جامع ترمذی
مترجم مع مختصر شرح
از تالیف
امام محمد بن عیسیٰ ترمذی
مترجم: مولانا فضل احمد صاحب مدظلہم
دار الاشاعت

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

جدید نظر ثانی شدہ کمپیوٹر ایڈیشن

جامع ترمذی

مترجم مع مختصر شرح

جلد اوّل

ازتالیف

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی

رحمۃ اللہ علیہ

مترجم، مولانا فضل احمد صاحب مدظلہ

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکرادا کیا جائے کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے ادارے کے ذریعہ دین اسلام کی نہایت اہم اور مفید کتب کوشائع کرنے کا موقع عطافرمایااورتبلیغ واشاعت کا یہ کام الحمدللہ مسلسل جاری ہے۔

اس ادارے کواب تک تفسیر،فقہ،سیرت نبوی ﷺ،تصوف،تاریخ جیسے موضوعات پرکتب شائع کرنے کے علاوہ حدیث کی کئی بڑی مستندومشہورکتب شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔جن میں اب تک اس کتاب سے قبل درج ذیل کتب شائع ہوکر مقبول ہوچکی ہیں۔

۱۔تفہیم البخاری ترجمہ وشرح صحیح بخاری شریف،۳جلد کامل۔
۲۔تجرید بخاری شریف عربی مع اردوترجمہ۔
۳۔تقریر بخاری اردو۔
۴۔ریاض الصالحین عربی مع اردوترجمہ۔
۵۔مظاہرحق جدیدشرح مشکوٰۃ شریف،۵جلد۔
۶۔تنظیم الاشتات اردوشرح مشکوٰۃ،۲حصے کامل۔
۳۔معارف الحدیث ترجمہ وتشریح، حصے کامل۔

زیرنظرکتاب جامع ترمذی مع ترجمہ وحواشی پیش خدمت ہے۔پہلے بھی اس کا اردوترجمہ شائع ہوچکا ہے۔فی زمانہ ترجمہ قدیم ہونے کی وجہ سے اس کی زبان سمجھ میں آنا مشکل ہوتا تھا۔اس لئے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ کوئی مستندصاحب علم اس کا اردوترجمہ دورحاضر کے لئے آسان زبان میں کردے اور جابجا مشکل مقامات پرتشریحی نوٹ کا بھی اضافہ کرکے اس کی افادیت عام آدمی تک بخوبی پہنچاسکے۔اس مقصد کے لئے کافی انتظاروجستجو کے بعدکئی صاحب علم حضرات کے مشورے سے جناب مولانا فضل احمد صاحب (تعارف علیحدہ تحریر ہے) سے درخواست کی گئی۔کافی پس وپیش اورادارے کی طرف سے مسلسل

اصرار کے بعد احقر کی فرمائش پر انہوں نے اس کام کا بیڑہ اٹھالیا اور تقریباً ۲ سال کے عرصہ میں یہ کام مکمل ہو سکا ہے۔ اس نسخہ میں ایک تبدیلی یہ بھی کر دی ہے کہ پوری کتاب میں باب نمبر اور حدیث نمبر ڈال دیئے ہیں تا کہ حوالہ دینا اور اسے تلاش کرنا آسان ہو جائے۔ اس سے کتاب کی افادیت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے جو پہلے سے طبع شدہ نسخوں میں نہیں ہے۔

حدیث کے کام کی اہمیت اور احتیاط کو پیش نظر رکھتے ہوئے ترجمہ وحواشی کا مسودہ دارالعلوم کراچی کے استاد حدیث جناب محمود اشرف صاحب کو دکھایا گیا۔ انہوں نے اس کے مختلف مقامات دیکھ کر پسندیدگی کا اظہار کیا اور ایک مضمون تحریر فرمایا جو سند کے طور پر کتاب کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ ہمیں کتاب میں شامل کرنے کے لئے ''امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ'' کے مستند و مفصل حالات کی تلاش تھی جو ہمیں جامع ترمذی کی مشہور اردو شرح درسِ ترمذی میں شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے تحریر کئے ہوئے مل گئے، وہ بھی بصد شکر یہ یہاں شامل کئے جارہے ہیں۔

تصحیح کے لئے بھی حتی الامکان کوشش کی ہے کہ بہتر سے بہتر ہو سکے اور انشاء اللہ توقع یہی ہے کہ اس میں قارئین کو شکایت نہ ہوگی۔ لیکن پھر بھی کوئی غلطی یا خامی محسوس ہو تو ادارے کو مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ فوری دور کیا جائے گا۔

احقر کے والد ماجد محمد رضی عثمانی صاحب مرحوم کی یہ بڑی خواہش تھی کہ صحاح ستہ کی کتب کو جدید ترجمہ وحواشی کے ساتھ شائع کیا جائے اور یہ کام انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں شروع کرادیا تھا۔ اس کا بنیادی خاکہ اور اس کام کا طریقہ بھی انہوں نے ہی بتایا تھا۔ اسی کے مطابق یہ کام اب بحسن وخوبی تیار ہو کر ہاتھوں میں ہے۔ اس وقت ان کی شدید کمی محسوس ہو رہی ہے۔ آپ سب حضرات سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ والد صاحب مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرما کر درجات عالیہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

آخر میں یہ بھی دعا فرمائیں کہ ہماری اس کوشش کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی زندگی کے تمام کاموں میں اخلاص عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

ناکارہ خلیل اشرف عثمانی

تعارف مترجم

جناب مولانا فضل احمد صاحب مدظلہ

میرے استاد محترم مولانا فضل احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف دینی علوم سے بخوبی آراستہ کیا بلکہ علوم جدیدہ پر بھی گہری نظر عطا فرمائی ہے۔ آپ تقریباً چوبیس سال سے درس وتدریس سے وابستہ ہیں اور اسکول وکالج سے لے کر یونیورسٹی تک تعلیم وتدریس کی خدمات انجام دیتے رہے ہیں اور طلباء میں آپ کو اپنے علمی مقام اور تدریسی اسلوب کی وجہ سے ایک خاص مقبولیت حاصل رہی ہے۔

آپ نے درس نظامی کی تکمیل مخزن العلوم عیدگاہ خانپور اور جامع العلوم بہاولنگر میں کی۔ فاضل عربی کی سند بھی آپ کے پاس ہے اور ترجمہ قرآن کی سند فضیلت بھی مولانا عبداللہ درخواستی صاحب کے مدرسہ سے حاصل کی۔ اس کے علاوہ علوم جدیدہ میں بھی مختلف اسناد حاصل کی ہیں۔ علوم اسلامیہ میں ایم۔اے کیا۔ دوسرا ایم۔اے آپ نے تاریخ اسلام میں کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے قانون میں ایل ایل بی اور تعلیم میں بی ایڈ کی ڈگری بھی حاصل کی۔ ابھی حال ہی میں آپ نے ایک علمی مقالہ ''مسئلہ انکارِ حدیث کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' پر ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی ہے۔

آج کل آپ جامعہ کراچی میں شعبہ علوم اسلامی میں استاد ہیں اور ایم اے کی جماعتوں کو پڑھا رہے ہیں۔ تدریس کے علاوہ تحریر کے میدان میں بھی مولانا محترم ایک خاص مقام رکھتے ہیں اور مختلف علمی ودینی رسائل میں آپ کے علمی، دینی اور تاریخی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ناشر

خلیل اشرف عثمانی

عرض مترجم

احمداللہ سبحانہ و تعالیٰ علی عظیم فضلہ و اشکرہ علی جزیل
احسانہ و أصلی و أسلم علی اشرف رسلہ و أفضل انبیائہ

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ کا گراں مایہ نسخہ، کتب صحاح ستہ کی مشہور و معروف کتاب ''جامع ترمذی'' کا آسان، عام فہم اردو زبان میں ترجمہ کرنے اور اس کے اہم و مشکل مقامات و موضوعات کی مستند، جامع و مختصر تشریح کے جس اہم کام کا آغاز اس کی توفیق و عنایت سے کیا تھا، بحمد اللہ اسی کی خصوصی عنایت کی بدولت آج یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اس انعام خداوندی پر میں اس کا جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔ میں یہاں پر اپنے استاد محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر امتیاز صاحب کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے اس اہم کام کی تکمیل میں قدم قدم پر میری نہ صرف رہنمائی فرمائی بلکہ اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازا۔ اگر میں اپنے عزیز ترین دوست جناب زاہد عبداللہ صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ بڑی زیادتی ہوگی کہ جنہوں نے اس کام کی تکمیل میں میرے ساتھ مثالی تعاون فرمایا۔

قبل اس کے کہ میں اس کے ناشر کا عمیق قلب سے شکر ادا کروں اس حقیقت کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس اہم ترین کام کی انجام دہی کے لئے مجھے ان کے اس والہانہ لگاؤ، مسلسل اصرار اور تقاضائے پیہم نے ہی آمادہ کیا ورنہ میں تو ہر دفعہ ان کی خواہش کو اپنی بے پناہ مصروفیات اور گھریلو حالات کی بناء پر ٹالتا ہی رہا۔ بہرحال میں اس کتاب کے ناشر میرے عزیز ترین تلمیذِ رشید جناب خلیل اشرف صاحب کا سپاس گزار ہوں کہ جن کی خصوصی توجہ اور جہدِ مسلسل کی بدولت یہ کتاب زیورِ طباعت سے آراستہ و پیراستہ ہو کر آپ کے مطالعہ کی زینت بنی۔

میں اپنے محترم برادرم معزز رفیق کار و مصنف ہادیٔ عالم ﷺ (غیر منقوط سیرت) جناب ولی رازی صاحب کا بھی انتہائی شکر گزار ہوں کہ جن کی تحریک اور دلچسپی سے اس نیک کام کی ابتداء ہوئی۔ آخر میں ان تمام احباب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس کام کی تکمیل اور اس کتاب کی طباعت میں مجھے کسی نہ کسی صورت میں ان کا تعاون حاصل رہا۔

ترجمہ و تشریح کے لئے جن امور کا خاص خیال رکھا اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

ا۔ ترجمہ نہایت سادہ، آسان، عام فہم اور بامحاورہ کرنے کا التزام کیا گیا۔

۲۔ تحت اللفظ ترجمہ سے اجتناب کیا گیا تا کہ مفہوم واضح اور ذہن نشین ہو جائے۔
۳۔ ترجمہ میں صحت کا خاص خیال رکھا گیا۔
۴۔ زبان و بیان میں معیار کے ساتھ ساتھ ادب و احترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا۔
۵۔ جدید تعلیم یافتہ احباب کی نفسیاتی ضرورتوں کو پیش نظر رکھا گیا۔
۶۔ قرآن کریم کی آیات مذکورہ کے ترجمہ میں بھی متعدد تراجم کو سامنے رکھ کر معیار صحت اور اعلیٰ ادبی مقام کی رعایت کے ساتھ ساتھ انہیں سلیس اور عام فہم اور بامحاورہ انداز میں پیش کرنے کی پوری پوری کوشش کی گئی۔
۷۔ حدیث کے بعض اہم اور مشکل الفاظ کی تشریح بھی حاشیہ میں کر دی گئی۔
۸۔ تشریحات کے لئے مختلف اہم مصادر اور مراجع جیسے جامع البیان، الجامع الاحکام القرآن، معارف القرآن، اعلاء السنن، معارف السنن، اوجز المسالک، فتح الباری، فضل الباری، ارشاد الساری، انوار الباری، عمدۃ القاری، تحفۃ الاحوذی، العرف الشذی، فتح الملہم، تقریر بخاری، درس ترمذی، مظاہر حق، عون المعبود، ہدایہ، امداد الفتاویٰ، فتاویٰ دار العلوم، امداد الاحکام، جواہر الفقہ، کتاب الفقہ، فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ وغیرہ سے خصوصی استفادہ کیا گیا ہے۔
۹۔ مسائل کی توضیحات میں قرآن وسنت کو بنیاد بناتے ہوئے مسلک امام ابوحنیفہؒ کا خصوصی لحاظ رکھا گیا۔ سابقہ ترجمہ میں یہ بات نہیں ہے۔
۱۰۔ تشریحی نوٹ میں معیار اور اختصار کے اصول کو اپنایا گیا ہے۔
۱۱۔ چونکہ یہ جامع ترمذی کی کوئی مبسوط و مفصل اردو شرح نہیں ہے۔ اسی لئے تشریحات کے لئے مشکل اور اہم موضوعات و مقامات کا انتخاب کیا گیا ہے۔

واجب الاحترام قارئین کرام و علماءِ عظام سے درخواست ہے کہ دوران مطالعہ اس کتاب میں جو خامیاں اور غلطیاں نظر آئیں از راہِ کرم بمعرفت ناشران سے ہمیں مطلع فرمائیں تا کہ نئے ایڈیشن میں ان کی اصلاح و تلافی کی جا سکے۔ میں اس کے لئے تمام اہل علم حضرات کا احسان مند و شکر گزار ہوں گا کیونکہ مجھے اپنے علمی بے مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ ویسے بھی انسان خطاء کا پتلا ہے۔

"الانسان مرکب من الخطا والنسیان"

قارئین کرام سے مزید التماس ہے کہ اپنی خصوصی دعاؤں میں مجھے، میرے اہل خانہ، ناشر اور ان کے اہل خانہ کو خصوصیت کے ساتھ یاد فرمائیں۔ خالق دوجہاں سے دل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ناچیز کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسے میرے لئے ذخیرۂ آخرت، نجات اخروی، وسیلۂ کامرانی و شادمانی اور ذریعۂ فلاحِ دارین بنائے۔ آمین۔

طالب رحمتِ خداوندی

فضل احمد

شعبۂ علوم اسلامی، کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

جناب مولانا محمود اشرف صاحب مدظلہم

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ازلی ہے اور احادیث طیبہ رسول اللہ ﷺ کے وہ کلمات مبارکہ ہیں جن میں آپ ﷺ کے قول وفعل کے ذریعہ قرآن مجید کے متن کے تشریح کی گئی ہے۔ جس طرح قرآن مجید رہتی دنیا تک راہِ ہدایت ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات بھی قیامت تک کے لئے مشعل راہ ہیں۔ جو شخص ختم نبوت کے عقیدہ پر ایمان رکھتا ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہوگا وہ خود بخود اس بات کا قائل ہوگا کہ جب تک خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت باقی ہے اس وقت تک آپ کی تعلیمات بھی باقی رہیں گی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا صحیح مطلب ومفہوم سمجھنا اور اس پر عمل کرنا احادیث طیبہ کے بغیر ناممکن ومحال ہے۔ اس لئے امت محمدیہ نے جس طرح قرآن مجید کے ایک ایک نقطے کی پوری پوری حفاظت کی ہے اسی طرح احادیث کو محفوظ کرنے کے لئے بھی امت نے اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ محدّثین نے احادیث کو جمع کرنے، صحیح کو ضعیف سے ممتاز کرنے اور ان کے راویوں کی چھان پھٹک کے لئے جو حیرت انگیز اور محیر العقول محنتیں برداشت کی ہیں ان کا اندازہ ہر اس شخص کو ہو سکتا ہے جس نے تاریخ حدیث اور محدّثین کی سیر وسوانح کا ذرا بھی خدا خوفی کے ساتھ مطالعہ کیا ہو۔ محدّثین کی انہیں عظیم المرتبت خدماتِ مقبولہ کا ثمرہ ہے کہ آج احادیث کا مستند ذخیرہ نکھری ہوئی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

وہ احادیث جن میں سے ایک ایک حدیث کے جمع کرنے کے لئے محدّثین نے اپنا خون پسینہ ایک کیا تھا۔ دور دراز کے سفر کئے تھے۔ بھوک، پیاس اور فقر وفاقہ کی اذیتیں بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کی تھیں، وہ سب احادیث آج ہمارے سامنے مدون کتابوں کی شکل میں اس طرح موجود ہیں کہ ان کے حصول کے لئے صفحات پلٹنے کے سوا اور کوئی تکلیف اٹھانی نہیں پڑتی۔ اللہ تعالیٰ ان جلیل القدر محدثین کو ان کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ اس لئے احادیث کی صحیح قدر ومنزلت کا اندازہ یا تو وہ محدّثین عظام کر سکتے تھے جنہوں نے اس کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں وقف کیں یا پھر وہ فقہاء

کرامؒ جنہوں نے ان احادیث سے مسائل کے استنباط کے لئے اپنی زندگیاں خرچ کیں۔ ہم جیسوں کے لئے تو یہی بڑی دولت ہے کہ دین کے وہ مسلمہ عقائد اور فقہی مسائل جو مستند علماء کرام رحمہم اللہ نے مرتب اور منقح شکل میں ہمارے سامنے پیش کر دیئے ہیں، ان پر مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہو جائیں تا کہ آخرت کی نجات کا سامان ہو جائے جو مقصود اصلی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ بہت سے صاحب جذبہ، دیندار حضرات کی خواہش ہوتی ہے کہ احادیث طیبہ کے مطالعہ سے اپنی زندگی کو منور اور اپنے ایمان کو تازگی عطا کریں۔ چونکہ یہ حضرات عربی سے نابلد ہوتے ہیں اس لئے حدیث کی اہم اور معروف کتابوں کے ترجمے شائع کئے جاتے ہیں۔ تا کہ یہ لوگ بھی اس ذخیرہ سے مستفید ہو سکیں۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی صحاح ستہ میں شامل مشہور کتاب ''جامع ترمذی'' کا یہ ترجمہ بھی ہے۔ جو اس وقت دارالاشاعت کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے۔ برادر عزیز خلیل اشرف عثمانی صاحب کی خواہش پر احقر نے اس ترجمہ کا چند جگہ سے مطالعہ واستفادہ کیا۔ نیز سابقہ ترجمہ سے موازنہ بھی کیا تو اندازہ ہوا کہ محترم و مکرم جناب مولانا فضل احمد صاحب کا کیا ہوا یہ ترجمہ پہلے ترجموں کے مقابلے میں زیادہ سلیس، عام فہم اور آسان ہے۔ اور انہوں نے اہم مقامات پر مفید حواشی کا اضافہ کر کے ایک اچھی خدمت انجام دی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف، مترجم، ناشر اور ان تمام لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائیں جنہوں نے اس مجموعہ کی ترتیب واشاعت میں کسی بھی طور پر حصہ لیا ہے۔

اس سے قبل کہ آپ حدیث شریف کی اس اہم کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل کریں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک اصولی بات ذہن نشین کر لی جائے تا کہ احادیث طیبہ کے مطالعہ سے کسی غلط نتیجہ پر نہ پہنچیں۔ وہ اصولی بات یہ کہ عام قاری کے لئے حدیث کی کسی بھی کتاب میں کوئی حدیث پڑھ کر اس سے کسی فقہی مسئلہ کے بارے میں حتمی رائے قائم کرنا ہرگز صحیح نہیں۔ جس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ اصول حدیث اور اصول فقہ سے قطع نظر وہ عام وجوہات جن کے لئے کسی زیادہ علم وتدبر کی ضرورت نہیں درج ذیل ہیں:

۱۔ ایک حدیث شریف جو کتاب کے کسی ایک باب میں کسی مناسبت سے ذکر کی گئی ہے اور جس میں ایک واقعہ یا مسئلہ بیان کیا جا رہا ہے اکثر متعدد راویوں سے مروی ہوتی ہے۔ ایک ہی کتاب کی مصنف اس حدیث کی ایک روایت جس میں اختصار ہوتا ہے باب کی مناسبت سے ایک جگہ پر ذکر کرتے ہیں۔ مگر وہی حدیث دوسرے راویوں کی روایت سے نسبتاً مفصل طریقہ سے دوسرے ابواب میں مذکور ہوتی ہے۔ جب تک حدیث کے وہ سب طرق روات سامنے نہ ہوں، آخری فیصلہ ممکن نہیں ہے۔

۲۔ بسا اوقات ایک حدیث، حدیث کی کسی کتاب میں مروی ہوتی ہے۔ مگر اس میں اختصار ہوتا ہے۔ وہی حدیث دوسری مستند کتابوں میں نسبتاً زیادہ تفصیل سے موجود ہوتی ہے۔ جس سے مسئلہ اور واقعہ کی صحیح اور پوری تفصیل سامنے آتی ہے۔ اس کے بغیر حتمی نتیجہ پر پہنچنا درست نہیں۔

۳۔ ہوسکتا ہے کہ جو حدیث آپ پڑھ رہے ہیں وہ سند کے اعتبار سے اتنی قوی نہ ہو اور اس کے مقابلہ میں دوسری احادیث نسبتاً زیادہ قوی سند کے ساتھ مروی ہوں۔

۴۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو حدیث آپ کے سامنے ہے وہ سند کے اعتبار سے اگرچہ عمدہ درجہ کی ہو مگر کسی آیت یا دوسری حدیث سے منسوخ یا مخصوص ہو چکی ہو۔ جب تک قرآن مجید اور تمام احادیث کا مکمل علم حاصل نہ ہو، ناسخ، منسوخ اور ترجیح کا

اندازہ نہیں ہوسکتا اور اس کے بغیر فیصلہ کرنا جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

۵۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حدیث شریف کا جو مطلب آپ سمجھ رہے ہیں یا اسے پڑھ کر آپ فوراً ایک نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں، وہ اس حدیث کا سرے سے مطلب و مفہوم ہی نہ ہو۔ اس کی مثالیں نہ صرف قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اکثر سامنے آتی رہتی ہیں بلکہ یہ معاملہ ہر ذو معنی اہم تصنیف کی تشریح اور قانون کی تعبیر کے سلسلہ میں آئے دن سامنے آتا رہتا ہے۔

۶۔ کئی مرتبہ حدیث کا ایک خاص شانِ ورود ہوتا ہے اور اس حدیث پر عمل کرنے میں بھی عامل، ماحول، عوامل اور وقت کی خصوصیت کو دخل ہوتا ہے۔ جس کا فیصلہ فقہاء، مجتہدین اور صوفیائے محققین ہی کر سکتے ہیں۔ محض مطالعہ کے زور پر ہر فیصلہ کرنا اپنے آپ کو رسوائی میں مبتلا کرنا ہے۔

۷۔ آخری بات یہ کہ احادیث طیبہ کے اس عظیم ذخیرہ کی عام فہم مثال ایسی ہے جیسے جان بچانے والی نادر اور قیمتی دواؤں کا عظیم ذخیرہ ہو جو انسانی زندگی کی بقاء اور صحت کا ضامن ہوتا ہے۔ مگر ہر دوا ہر شخص کے لئے ہر موقع پر مفید نہیں ہوتی۔ نہ ان دواؤں سے ہر شخص کو خود اپنا علاج کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ ورنہ ایسی اجازت خود اس کے حق میں مہلک ثابت ہوگی۔ بلکہ اس کے لئے ایسے طبیب حاذق کی ضرورت ہے جس کا علم و تجربہ اور فہم واضح دلائل سے ثابت ہو چکا ہے۔ اسی طرح دین و دنیا کی صلاح و فلاح کے احادیث طیبہ کے اس عظیم اور انمول ذخیرہ سے استنباط کے لئے وسیع علم، عمیق تفقہ، مثالی تقویٰ و طہارت اور خداداد نور بصیرت درکار ہے۔ اس کے بغیر استنباط کی اس وادی میں قدم رکھنا گمراہی کو دعوت دینا ہے۔ اس اصولی بات کو کہ احادیث کے مطالعہ کے دوران اپنی رائے اور فہم کو حرف آخر نہ سمجھا جائے، اگر احادیث کے مطالعہ میں پیش نظر رکھا جائے تو انشاء اللہ غلط فہمیوں اور الجھنوں سے نجات رہے گی اور اس کے نتیجہ میں احادیث طیبہ میں سے ہر حدیث ایمان کی قوت و حلاوت، روح کی پاکیزگی اور عمل میں خیر و برکت کا ذریعہ بنے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت پر ٹھیک ٹھیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمود اشرف عثمانی

عفا اللہ عنہ

مدرس دار العلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴

ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

امام ترمذیؒ کا پورا نام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ ہے۔کنیت ابوعیسیٰ اور وطن کی نسبت ''بوغی'' اور ''ترمذی'' ہے۔ علامہ بقاعیؒ فرماتے ہیں کہ آپ کے آباء واجداد شہر ''مرو'' کے باشندے تھے۔ پھر خراسان کے شہر ''ترمذ'' میں منتقل ہوگئے، جو دریائے جیحون کے کنارے ایک مشہور شہر تھا۔اس شہر سے بڑے بڑے علماء ومحدثین پیدا ہوئے۔اس لئے اس کو 'مدینۃ الرجال'' کہا جاتا ہے۔اس شہر سے چند فرسخ کے فاصلہ پر ''بوغ'' نامی قصبہ آباد تھا۔امام ترمذیؒ اسی قصبہ میں پیدا ہوئے۔اس لئے ان کو ''بوغی'' بھی کہتے ہیں اور ''ترمذی'' بھی۔لیکن چونکہ بوغ، ترمذ کے مضافات میں واقع تھا اس لئے ترمذی کی نسبت زیادہ مشہور ہوئی۔

لفظ ''ترمذ'' کے ضبط میں کئی اقوال ہیں۔

۱۔ضم الاول والثالث یعنی تُرمُذ۔

۲۔فتح الاول وکسر الثالث یعنی تَرمِذ۔

۳۔فتحہما یعنی تَرمَذ۔

۴۔کسرہما یعنی تِرمِذ اور یہ آخری قول زیادہ معروف ومقبول ہے۔

امام ترمذیؒ کا سن پیدائش ۲۰۹ ہجری اور بعض حضرات نے فرمایا کہ ۲۰۰ھ ہے۔لیکن پہلا قول زیادہ راجح ہے۔آپ کی وفات بالاتفاق ۲۷۹ ہجری میں ہوئی۔حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک مصرعہ میں ان کی تاریخ وفات جمع کی ہے:

عطر مداہ وعمرہ فی عین (ع)

۲۷۹ ۷۰

اس میں عطر کے اعداد دوسوانا سی ہوتے ہیں، جو ان کی تاریخ وفات ہے اور ع کا عدد ۷۰ ہے، جو ان کی کل مدت عمر ہے۔

امام ترمذیؒ نے پہلے اپنے وطن میں رہ کر علم حاصل کیا۔اس کے بعد طلب علم کے لئے حجاز، مصر، شام، کوفہ، خراسان اور بغداد وغیرہ کے سفر بھی کئے اور اپنے وقت کے بڑے بڑے شیوخ حدیث سے علم حاصل کیا۔جن میں امام بخاری،

امام مسلمؒ، امام ابوداؤد سجستانی، احمد بن منیع، محمد بن المثنی، محمد بن بشار، ہناد بن السری، قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، اسحٰق بن موسیٰ الانصاری جیسے جلیل القدر محدثین شامل ہیں اور ان کے علاوہ بھی سینکڑوں محدثین سے امام ترمذیؒ نے علم حاصل کیا۔

تمام اساتذہ امام ترمذیؒ کی بڑی قدر کیا کرتے تھے۔ امام بخاریؒ کو تو آپ سے بہت ہی تعلق تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ ایک موقع پر امام بخاریؒ نے امام ترمذی سے فرمایا **"ماانتفعت بک اکثر مما انتفعت بی"**..... حضرت شاہ صاحبؒ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر شاگرد ذہین اور ذی استعداد ہو تو استاذ اسے پڑھانے میں زیادہ محنت کرتا ہے۔ جس سے خود استاد کو فوائد پہنچتے ہیں۔

اس کے علاوہ امام ترمذیؒ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ وہ بعض احادیث میں اپنے استاذ امام بخاریؒ کے بھی استاذ ہیں۔ یعنی چند حدیثیں خود امام بخاریؒ نے ان سے سنی ہیں۔ چنانچہ امام ترمذیؒ نے اپنی جامع میں ایسی دو حدیثوں کے بارے میں تصریح کی ہے کہ یہ امام بخاریؒ نے مجھ سے سنی تھیں۔ ایک حدیث یہ کہ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا **"لایحل (۱) لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک"** امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا **"وقد سمع محمد بن اسمٰعیل منی ھذا الحدیث واستغربہ"**۔ اس طرح کتاب التفسیر میں سورۂ حشر کی تفسیر کے تحت ایک حدیث آئی ہے۔ وہاں بھی امام ترمذیؒ نے اسی قسم کی تشریح فرمائی ہے۔

امام ترمذیؒ غیر معمولی حافظہ کے مالک تھے، اور اس سلسلہ میں آپ کے کئی واقعات مشہور ہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے "بستان المحدثین" میں ان کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ان کو کسی شیخ سے احادیث کے دو صحیفے اجازۃً پہنچے تھے۔ ایک مرتبہ وہ سفر میں تھے کہ راستہ میں کسی منزل پر ان شیخ سے ملاقات ہوئی۔ امام ترمذیؒ نے چاہا کہ جو صحیفے ان کے پاس اجازۃً پہنچے ہیں، ان کو قرأت شیخ سے حاصل کرلیں۔ چنانچہ شیخ سے ان اجزاء کی قرأت کی درخواست کی۔ شیخ نے درخواست منظور فرمالی اور کہا وہ اجزاء لے آؤ۔ امام ترمذیؒ نے اپنے محمل جا کر ان اجزاء کو اپنے سامان میں تلاش کیا تو وہ نہ مل سکے اور پتہ چلا کہ وہ جزو تو گھر پر رہ گئے ہیں اور ان کی جگہ سادے کاغذ رکھے ہوئے ہیں۔ بڑے پریشان ہوئے، پھر یہ ترکیب کی کہ وہی سادہ کاغذ لے کر شیخ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ شیخ نے احادیث پڑھنا شروع کردیں اور امام ترمذیؒ سادہ کاغذ پر نظر جمائے یہ ظاہر کرتے رہے کہ لکھے ہوئے اجزاء کا شیخ کی قرأت سے موازنہ کررہے ہیں۔ اچانک شیخ کی نظر سادہ کاغذ پر پڑی تو شیخ نے ناراض ہوکر فرمایا **"اما تستحی منی؟"** اس موقع پر امام ترمذیؒ نے پورا واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ آپ نے جتنی احادیث سنائی ہیں وہ سب کی سب مجھے یاد ہوگئی ہیں۔ شیخ نے سنانے کا مطالبہ کیا تو امام ترمذیؒ نے من و عن تمام احادیث سنادیں۔ شیخ نے فرمایا **"لعلک استظھرتھا من قبل"** امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ آپ مجھے ان کے علاوہ کچھ احادیث سنائیں۔ چنانچہ شیخ نے مزید چالیس احادیث سنائیں اور امام ترمذیؒ نے فوراً وہ من و عن دھرادیں۔ شیخ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور فرمایا **"ما رأیت مثلک"**۔

امام ترمذیؒ کا ایک اور واقعہ مشہور ہے جو اب تک کسی کتاب میں نظر سے نہیں گذرا، لیکن اپنے متعدد مشائخ سے سنا ہے، اور وہ یہ کہ امام ترمذیؒ نابینا ہونے کے بعد ایک مرتبہ اونٹ پر سوار ہوکر حج کو تشریف لے جارہے تھے۔ راستہ میں ایک مقام پر

(۱) اخرجہ الترمذی ۲۱۷ ابواب المناقب، مناقب علی بن ابی طالبؓ۔

انہوں نے چلتے چلتے اپنا سر جھکا لیا اور دیگر رفقاء کو بھی ایسا کرنے کی ہدایت دی۔ رفقاء نے حیران ہو کر اس کی وجہ پوچھی تو امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ یہاں کوئی درخت نہیں ہے؟ ساتھیوں نے انکار کیا۔ تو امام ترمذیؒ نے گھبرا کر قافلہ کو روکنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کی تحقیق کرو، مجھے یاد ہے کہ عرصۂ دراز پہلے جب میں یہاں سے گزرا تھا اس جگہ ایک درخت تھا۔ جس کی شاخیں بہت جھکی ہوئی تھیں اور جو مسافروں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث تھا اور سر جھکائے بغیر اس کے نیچے سے گزرنا ممکن نہ تھا۔ شاید اب وہ درخت کسی نے کاٹ دیا ہے۔ اگر واقعہ ایسا نہیں ہے اور یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہاں درخت نہیں تھا اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا حافظہ کمزور ہو چکا ہے۔ لہٰذا میں روایت حدیث کو ترک کر دوں گا۔ لوگوں نے اتر کر آس پاس کے لوگوں سے تحقیق کی تو لوگوں نے بتایا کہ واقعتاً یہاں ایک درخت تھا، چونکہ وہ مسافروں کی پریشانی کا باعث تھا اس لئے اب اسے کٹوا دیا گیا ہے۔

حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ امام ترمذیؒ "اکمہ" یعنی مادرزاد نابینا تھے۔ لیکن حضرت شاہ صاحبؒ وغیرہ نے فرمایا کہ یہ قول درست نہیں، بلکہ وہ شروع میں نابینا نہ تھے، جیسا کہ ان کے بعض واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ ہاں آخری عمر میں خشیت الٰہی کے غلبہ کی وجہ سے بہت روتے تھے، جس کی وجہ سے بینائی جاتی رہی۔

امام ترمذیؒ کی کنیت "ابوعیسیٰ" ہے اور وہ اسی کنیت سے "جامع ترمذی" میں اپنے اقوال ذکر کرتے ہیں، لیکن اس میں کلام ہوا ہے کہ یہ کنیت رکھنا کہاں تک جائز ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہؒ میں ایک روایت ہے، جس میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے ابوعیسیٰ کنیت رکھنے سے منع فرمایا، جس کی وجہ آپ ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا اور اس کنیت سے فسادِ عقیدہ کا شبہ ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امام ترمذیؒ نے یہ کنیت کیوں اختیار کی؟ اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ امام ترمذیؒ کو ممانعت والی حدیث پہنچی نہیں ہوگی۔ لیکن یہ بات بہت مستبعد ہے کہ امام ترمذیؒ جیسے حافظِ حدیث سے ایسی معروف حدیث پوشیدہ رہ گئی ہو۔ اس لئے بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ ممانعت خلاف اولیٰ پر محمول ہے نہ کہ تحریم پر۔ لیکن اس پر بھی شبہ ہوتا ہے کہ اہل تقویٰ کے نزدیک ناجائز اور خلاف اولیٰ دونوں قسم کے افعال متروک ہونے میں برابر ہوتے ہیں اور امام ترمذیؒ ورع وتقویٰ کے جس مقام پر تھے، اس سے یہ بعید ہے کہ انہوں نے بلاوجہ اس خلاف اولیٰ کا ارتکاب کیا ہو، بعض لوگوں نے یہ بھی جواب دیا ہے کہ نہی تنزیہی ہے، اس لئے امام ترمذیؒ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ لیکن یہ بات بھی امام ترمذیؒ کے ورع وتقویٰ سے بعید ہے۔ اس لئے سب سے بہتر جواب یہ ہے کہ اس مسئلہ پر امام ابوداؤدؒ نے اپنی سنن میں ایک مستقل باب قائم کیا ہے اور اس میں حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ذکر کی ہے کہ انہوں نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت مغیرہؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ کنیت حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ میں اختیار کی تھی۔ آپ ﷺ کو اس کا علم تھا، لیکن آپ ﷺ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

اس حدیث کی بناء پر امام ترمذیؒ کا مسلک یہ ہوگا کہ یہ کنیت رکھنا ابتدائے اسلام میں فسادِ عقیدہ سے بچنے کے لئے ممنوع تھا، گویا کہ مصنف ابن ابی شیبہ کی ممانعت والی حدیث اسلام کے ابتدائی دور پر محمول ہے۔ پھر اسلامی عقائد کے راسخ ہو جانے کے بعد یہ ممانعت بھی ختم ہوگئی۔ چنانچہ جواز کا حکم حضرت شعبہؓ کی حدیث سے معلوم ہوا۔

امام ترمذیؒ کے بارے میں ان کے معاصرین اور بعد کے علماء نے زبردست توصیفی کلمات ارشاد فرمائے ہیں، جو

صاحب ''تحفۃ الاحوذی'' نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں ذکر کئے ہیں۔

امام ترمذیؒ کی تین کتب آج تک ان کی یادگار چلی آ رہی ہیں۔ایک ''جامع ترمذی'' دوسری کتاب کتاب ''الشمائل'' اور تیسری کتاب ''العلل''۔اس کے علاوہ ابن ندیمؒ نے ''فہرست'' میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک کتاب ''تاریخ'' بھی لکھی تھی اور حافظ ابن کثیرؒ نے ''البدایہ والنہایہ'' میں امام ترمذیؒ کے ترجمہ کے تحت ان کی ایک تفسیر کا بھی ذکر کیا ہے، لیکن ان کی یہ تفسیر اور تاریخ اب نایاب ہیں۔

یہاں یہ بھی واضح رہنا چاہئے کہ ''ترمذی'' کے نام سے تین بزرگ معروف ہیں۔ایک ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی صاحب الجامع ہیں جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا۔دوسرے ابوالحسین محمد بن الحسین الترمذی، یہ بھی جلیل القدر محدثین میں سے ہیں اور بخاری میں ان کی ایک روایت موجود ہے۔تیسرے امام حکیم ترمذیؒ جو صوفی اور مؤذن تھے۔اور جن کی کتاب ''نوادرالاصول'' کا تذکرہ پیچھے گذرا کہ وہ زیادہ تر احادیث ضعیفہ پر مشتمل ہے۔واللہ اعلم۔

جامع ترمذی اور اس کی خصوصیات

امام ترمذیؒ کی جامع ترمذی معروف اور غیر مختلف فیہ کتاب ہے۔اسے پوری امت نے باتفاق صحاح ستہ میں شامل سمجھا ہے۔حافظ شمس الدین ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ امام ترمذیؒ نے ''جامع ترمذی'' تالیف کرنے کے بعد اسے خراسان، حجاز، مصر اور شام کے علماء کے پاس پیش کیا، جب ان تمام علماء نے اسے پسند کیا اور اس کی تحسین کی، تب ان کی عمومی اشاعت فرمائی اور خود امام ترمذیؒ کا قول ہے:

''من كان عنده هذا الكتاب الجامع فكأن عنده' نبيا يتكلم''

اس کتاب میں بعض ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو کسی اور کتاب کو حاصل نہیں۔

۱۔ یہ کتاب بیک وقت جامع بھی ہے اور سنن بھی، اس لئے کہ اسے فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے۔

۲۔ اس کتاب میں احادیث کا تکرار نہیں۔

۳۔ اس میں امام ترمذیؒ نے تمام فقہاء کے بنیادی مستدلات کو جمع کیا ہے اور ہر ایک کے لئے جدا باب قائم کیا ہے۔

۴۔ ہر باب میں امام ترمذیؒ نے فقہاء کے مذاہب بالالتزام بیان کئے ہیں، جن کی وجہ سے یہ کتاب حدیث کے ساتھ فقہ کا بھی قابل قدر ذخیرہ بن گئی ہے۔

۵۔ امام ترمذیؒ ہر حدیث کے بارے میں اس کا درجہ استناد بھی بتاتے ہیں اور سند کی کمزوریوں کی تفصیل کے ساتھ نشاندہی کرتے ہیں۔

۶۔ ہر باب میں امام ترمذیؒ ایک یا دو تین احادیث بیان کرتے ہیں اور ان احادیث کا انتخاب کرتے ہیں جو عموماً دوسرے ائمہ نے نہیں نکالیں، لیکن ساتھ ہی ''**وفی الباب عن فلان وفلان**'' کہہ کر ان احادیث کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں جو اس باب میں آ سکتی ہیں۔چنانچہ بہت سے علماء نے صرف امام ترمذیؒ کی ''وفی الباب'' کی تخریج پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔

۷۔ اگر حدیث طویل ہوتو امام ترمذیؒ عموماً اس میں سے صرف وہ حصہ ذکر کرتے ہیں جو باب سے متعلق ہو، اسی لئے ترمذی کی احادیث مختصر اور چھوٹی ہیں اور انہیں یاد رکھنا آسان ہے۔

۸۔ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی علت یا اضطراب ہوتو امام ترمذیؒ اس کی مفصل تشریح فرماتے ہیں۔

۹۔ امام ترمذیؒ کا معمول ہے کہ وہ مشتبہ راویوں کا تعارف بھی کراتے ہیں، بالخصوص جو راوی نام سے مشہور ہیں، ان کی کنیت اور جو کنیت سے مشہور ہیں ان کا نام بیان فرماتے ہیں تا کہ اشتباہ باقی نہ رہے اور بعض اوقات اس پر بھی بحث کرتے ہیں کہ راوی کا مروی عنہ سے سماع ثابت ہے یا نہیں۔

۱۰۔ جامع ترمذی کی ترتیب بہت آسان ہے اور اس کے تراجم ابواب نہایت سہل ہیں اور اس سے حدیث کا تلاش کرنا بہت آسان ہے۔

۱۱۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی تمام احادیث کسی نہ کسی فقیہ کے ہاں معمول بہ ہیں۔ صرف دو حدیثوں کے بارے میں امام ترمذیؒ نے فرمایا ہے کہ وہ کسی کے نزدیک بھی معمول بہ نہیں۔ ایک بغیر عذر کے جمع بین الصلوٰتین (۱) کے سلسلہ میں اور دوسری شاربِ خمر (۲) کے قتل کے سلسلہ میں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حنفیہ کے ہاں یہ دونوں حدیثیں بھی معمول بہ ہیں۔ کیونکہ احناف پہلی حدیث کو جمع صوری پر اور دوسری حدیث کو سیاست پر محمول کرتے ہیں۔

۱۲۔ اگر چہ عام طور سے جامع ترمذی کو صحت کے اعتبار سے نسائی اور ابوداؤد کے بعد سمجھا جاتا ہے، لیکن حاجی خلیفہؒ نے ''کشف الظنون'' میں اس کو صحاح ستہ میں صحیحین کے بعد سب سے اعلیٰ مقام دیا ہے۔ نیز حافظ ابن حجرؒ نے ''تقریب التہذیب'' میں صحاح ستہ کے جو رموز مقرر کئے ہیں ان میں ابوداؤد اور نسائی کے درمیان رکھا ہے۔ حافظ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ جامع ترمذی کو صحیحین کے بعد سب سے اعلیٰ مقام ملنا چاہئے تھا۔ لیکن اس کا رتبہ اس لئے گھٹ گیا کہ اس میں مصلوب اور کلبی جیسے راویوں کی روایات آ گئیں، لیکن اگر امام ترمذیؒ کے طرزِ عمل کو دیکھا جائے تو صاحب ''کشف الظنون'' ہی کی رائے زیادہ راجح معلوم ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جامع ترمذی میں ضعیف راویوں کی روایات بھی اگر چہ آئی ہیں، لیکن ایسے مقامات پر امام ترمذیؒ نے ان روایات کے ضعف پر تنبیہ بھی فرمادی ہے۔ اس لئے ترمذی میں آنے والی روایات ضعیفہ بے خطر طریقہ پر آئی ہیں، اس لئے یہ ایک بے خطر کتاب ہے، چنانچہ ابوبکر حازمیؒ نے ''شروط الائمۃ الخمسۃ'' میں لکھا ہے کہ ترمذی کی شرط امام ابوداؤد کے مقابلہ میں ابلغ ہے، کیونکہ وہ حدیث کے ضعف پر تنبیہ کردیتے ہیں۔ **"فیصیر الحدیث عندہ من باب الشواھد والمتابعات"** اور ابوداؤد وغیرہ میں اس درجہ کا التزام نہیں۔ (۳)

---

(۱) ترمذی ص ۲۷ ج ۱ باب ماجاء فی الجمع بین الصلوٰتین ۱۲۔ (۲) ترمذی ص ۲۰۹ ج ۱، ابواب الحدود باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ ۱۲۔ (۳) وقال العلامۃ الکوثریؒ فی تعلیقہ علی شروط الحازمیؒ "قد اعترض علی الترمذی بانہ فی غالب الابواب یبدأ بالاحادیث الغریبۃ الاسناد غالباً ولیس ذٰلک بعیب فانہ رحمہ اللّٰہ یبین مافیھا من العلل ولھذا تجد النسائی اذا استوعب طرق الحدیث بدأ بما ھو غلط ثم یذکر بعد ذٰلک الصواب المخالف لہ واما ابوداؤد فکانت عنایۃ بالمتون اکثر ولھٰذا یذکر الطرق واختلاف الفاظھا والزیادات المذکورۃ فی بعضھا دون بعض فکانت عنایتہ بفقہ الحدیث اکثر فلھٰذا یبدأ بالصحیح من الاسانید وربما یذکر الاسناد المعلل بالکلیۃ (تعلیق شروط الائمۃ الخمسۃ فی ۴۴) ۱۲۔

۱۳- صحاح ستہ کی تدریس میں اس کتاب کو اس لحاظ سے سب سے زیادہ نمایاں مقام حاصل ہے کہ اکابر علماء خاص طور سے علماء دیوبند فقہ اور حدیث کے جملہ تفصیلی مباحث سب سے زیادہ اس کتاب میں بیان کرتے ہیں، یہ کتاب صحیح بخاری کے ہمسر اور بعض شیوخ حدیث کے طریقہ تدریس میں اس سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل رہی ہے۔ بلاشبہ ان خصوصیات میں مروجہ کتب حدیث میں کوئی کتاب جامع ترمذی کے برابر نہیں۔

امام ترمذی کی تصحیح و تحسین:

بعض حضرات نے امام ترمذیؒ کو تصحیح و تحسین کے معاملہ میں حاکم کی طرح متساہل قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس درجہ سے ان کی تصحیح اور تحسین کا کوئی اعتبار نہیں، اس کی وجہ حافظ ذہبیؒ نے یہ بیان کی ہے کہ امام ترمذیؒ نے ایسی بعض احادیث کو صحیح قرار دیا ہے جن کے راوی ضعیف ہیں اور بعض ایسی روایتوں کو حسن قرار دیا ہے جن کے راوی مجہول ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے مقامات بہت کم ہیں۔ احقر نے جستجو کی تو پوری جامع میں بمشکل دس یا بارہ مقامات ایسے ہیں جہاں امام ترمذیؒ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک وہ ضعیف ہیں، جہاں تک مجاہیل کی روایات کو حسن قرار دینے کا تعلق ہے تو عین ممکن ہے کہ وہ امام ترمذیؒ کے نزدیک مجہول نہ ہوں، اور انہیں ان راویوں کے بارے میں تحقیق ہوگئی ہو۔ نیز امام ترمذیؒ کی یہ عادت ہے کہ وہ ایسی حدیث کو جس میں کوئی راوی ضعیف ہو یا اس حدیث میں انقطاع پایا جا رہا ہو اسے تعدد طرق کی بناء پر حسن قرار دیتے ہیں اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ تعدد طرق کی بناء پر حدیث ضعیف حسن لغیرہ بن جاتی ہے۔ لہٰذا امام ترمذیؒ کی تحسین کے قابل اعتراض مقامات معدودے چند ہیں۔ ان کی بناء پر امام ترمذیؒ کو علی الاطلاق متساہل قرار دینا اور حاکم کی صف میں لا کھڑا کرنا انصاف سے بعید ہے۔ بالخصوص جبکہ ان مقامات پر بھی تاویل ممکن ہے اور جبکہ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ تصحیح یا تضعیف ایک امر اجتہادی ہے، جس میں محدثین کی آراء مختلف ہو سکتی ہیں۔ ہاں یہ درست ہے کہ اگر کسی حدیث کی تصحیح کے بارے میں امام ترمذیؒ منفرد ہوں اور دوسرے تمام ائمہ سے ان کی تضعیف منقول ہو تو اس صورت میں جمہور کے قول کا اعتبار کرنا چاہئے۔

جامع ترمذی اور موضوع احادیث:

اس میں کلام ہوا ہے کہ جامع ترمذی میں کوئی حدیث موضوع بھی ہے یا نہیں؟ علامہ ابن الجوزیؒ نے ''موضوعات کبریٰ'' میں ترمذی کی تیئیس (۲۳) احادیث کو موضوع بتلایا ہے۔ لیکن پیچھے معلوم ہو چکا ہے کہ ابن الجوزیؒ اس معاملہ میں ضرورت سے زیادہ متشدد ہیں اور انہوں نے صحیح مسلم اور صحیح بخاری بروایت حماد شاکر کی ایک ایک حدیث کو بھی موضوع کہہ دیا ہے۔ لہٰذا تحقیقی بات یہ ہے کہ جامع ترمذی کی کوئی حدیث موضوع نہیں ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے القول الحسن فی الذب عن السنن'' میں ان تمام روایات کی تحقیق کی ہے جو صحاح ستہ میں موجود ہیں اور ابن الجوزیؒ نے انہیں موضوع قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے ترمذی کی ان تیئیس (۲۳) احادیث پر بھی کلام کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی موضوع قرار دینا درست نہیں۔ (ملخص من مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۱۸۰ و ۱۸۱)

جامع ترمذی کی شروح:

جامع ترمذی کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی مقبولیت بخشی، چنانچہ اس کی متعدد تجریدات، مستخرجات، اور حواشی لکھے گئے، جن میں سے چند کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

ا۔ ''عارضۃ الاحوذی بشرح جامع الترمذی'' یہ قاضی ابوبکر ابن العربی کی تصنیف ہے، جو مالکیہ کے جلیل القدر فقہاء محدثین میں سے ہیں اور جو''احکام القرآن'' اور''العواصم من القواصم'' وغیرہ کے مصنف ہیں۔ یہ شرح متقدمین کے طریقہ پر مختصر ہے، لیکن بہت سے علمی فوائد پر مشتمل ہے، بعد کی شروح ترمذی کے لئے مآخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ وغیرہ بھی اس کا بکثرت حوالہ دیتے ہیں۔

۲۔ ''شرح ابن سید الناس'' علامہ ابن سید الناس آٹھویں نویں صدی ہجری کے مصنف ہیں، جن کی کتاب ''عیون الاثر'' سیرت طیبہ کے موضوع پر مآخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے بارے میں قاضی شوکانیؒ نے ''البدر الطالع فی اعیان القرن التاسع'' میں اور حافظ ابن حجرؒ نے ''الدرر الکامنۃ فی رجال المئۃ الثامنۃ'' میں نیز حاجی خلیفہؒ نے ''کشف الظنون'' میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے ترمذی کی ایک مفصل شرح لکھنی شروع کی تھی۔ لیکن ابھی تقریباً دس جلدیں لکھ پائے تھے اور ایک ثلث کتاب باقی تھی کہ وفات ہوگئی۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اگر یہ اپنی شرح کو علوم حدیث تک محدود رکھتے تو یہ مکمل ہو جاتی، لیکن اس میں انہوں نے بہت سے علوم وفنون کو جمع کرنا شروع کیا۔ اس لئے عمر ساتھ نہ دے سکی، پھر بعد میں حافظ زین الدین عراقیؒ نے جو حافظ ابن حجرؒ کے استاذ ہیں، اس شرح کو مکمل کرنا شروع کیا، لیکن علامہ سیوطیؒ کے قول کے مطابق وہ بھی تکمیل نہ کر سکے۔ لہٰذا یہ مفصل شرح کبھی طبع اور شائع نہ ہوسکی۔

۳۔ ''شرح ابن الملقن'' یہ علامہ سراج الدین ابن الملقن کی تصنیف ہے، جو علماء شافعیہ میں سے ہیں اور ساتویں صدی کے بزرگ ہیں۔ اس شرح کا تذکرہ بھی قاضی شوکانیؒ نے ''البدر الطالع فی اعیان القرن السابع'' میں کیا ہے۔ اس شرح کا اصل نام ''نفح الشذی علیٰ جامع الترمذی'' ہے اور اس میں صرف ان احادیث کی شرح کی گئی ہے جو ترمذی میں صحیحین اور ابوداؤد سے زائد ہیں۔

۴۔ ''شرح الحافظ ابن حجر'' حافظ ابن حجرؒ نے بھی ترمذی کی ایک شرح لکھی تھی۔ چنانچہ ''فتح الباری'' میں حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی معروف حدیث ''اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم'' الخ کی شرح کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ میں نے جامع ترمذی پر ایک شرح لکھی ہے۔ جس میں ثابت کیا ہے کہ بول قائماً کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں، لیکن حافظ ابن حجرؒ کی یہ شرح نایاب ہے۔

۵۔ ''شرح البلقینی'' جس کا نام ''العرف الشذی علیٰ جامع الترمذی'' ہے۔ یہ علامہ عمر بن رسلان البلقینیؒ کی تصنیف ہے جو مشہور فقہاء شافعیہ میں سے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ کے استاد ہیں۔

۶۔ ''شرح الحافظ ابن رجب البغدادی الحنبلی'' یہ مشہور حنبلی محدث اور فقیہ ہیں اور ''طبقات الحنابلۃ'' کے مصنف ہیں۔

۷۔ ''قوت المغتذی'' یہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی نہایت مختصر شرح ہے اور ہندوستان کے متعدد نسخ ترمذی کے حاشیہ پر چڑھی ہوئی ہے۔

۸۔ ''شرح العلامۃ طاہر پٹنی الگجراتی'' انہوں نے ''مجمع بحار الانوار'' (۱) میں حدیث ''اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث'' کی شرح کے تحت تذکرہ کیا ہے کہ میں نے ترمذی کا ایک حاشیہ لکھا ہے۔

۹۔ ''شرح السندھی''۔ یہ علامہ ابوطیب سندھیؒ کی تصنیف ہے اور مصر سے شائع ہوچکی ہے۔

۱۰۔ ''شرح العلامۃ سراج الدین السرہندی'' ان کی شرح بھی مصر ہی سے شائع ہوچکی ہے۔

۱۱۔ ''تحفۃ الاحوذی''۔ یہ قاری عبدالرحمٰن مبارک پوری کی تصنیف ہے جو اہل حدیث کے بلند پایہ عالم ہیں۔ انہوں نے ایک ضخیم جلد میں اس شرح کا مقدمہ بھی لکھا ہے، جو علم حدیث سے متعلقہ عمدہ مباحث پر مشتمل ہے۔ اس شرح میں انہوں نے حنفیہ کی خوب تردید کی ہے اور بسا اوقات حدود انصاف سے تجاوز کیا ہے۔ ان کا مأخذ زیادہ تر شوکانی کی ''نیل الاوطار'' ہے۔ اگر اس شرح میں سے حنفیہ کے خلاف تعصب کو نکال دیا جائے تو حلِ کتاب کے نقطۂ نظر سے یہ بہت اچھی شرح ہے۔

۱۲۔ ''الکوکب الدری علیٰ جامع الترمذی'' یہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کی تقریر ترمذی ہے، جسے ان کے شاگرد رشید حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلویؒ نے ضبط کیا ہے اور ان کے صاحبزادے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہم نے اس پر مفید حواشی لکھے ہیں۔ بلاشبہ حلِ ترمذی کے نقطۂ نظر سے یہ کتاب دریا بکوزہ کا مصداق ہے، اس میں مختصر جامع اور تشفی بخش تشریحات بھی ہیں اور علم و معرفت، تحقیق و تدقیق کے خزانے بھی، یہ ترمذی کی انتہائی بہترین اور مختصر شرح ہے، اس کا صحیح اندازہ جب ہوتا ہے جب انسان مطولات کے مطالعہ کے بعد اس کا مطالعہ کرے۔ خاص طور سے حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہم کے حواشی نے اس کے منافع کو دوچند کردیا ہے۔

۱۳۔ ''الورد الشذی'' یہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ کی تقریر ترمذی ہے۔ لیکن بغایت مختصر ہے۔

۱۴۔ ''اللباب فی شرح قول الترمذی وفی الباب'' یہ حافظ ابن حجرؒ کی تالیف ہے اور اس میں انہوں نے ان احادیث کی تخریج کی ہے جن کی طرف امام ترمذیؒ...... ''وفی الباب'' کہہ کر اشارہ فرماتے ہیں۔

۱۵۔ ''العرف الشذی تقریر جامع الترمذی''۔ یہ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی تقریر ترمذی ہے۔ جسے مولانا چراغ محمد صاحبؒ نے درس میں ضبط کیا ہے۔ اگرچہ یہ خاصی جامع تقریر ہے، لیکن اس میں ضبط کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ کیونکہ حضرت شاہ صاحبؒ اس پر نظر نہ فرما سکے۔ اسی لئے اس میں حضرت شاہ صاحبؒ کے علوم کا احاطہ نہیں ہوسکا۔

۱۶۔ ''معارف السنن''۔ یہ حضرت کشمیریؒ کے شاگرد خاص مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ کی تالیف ہے۔ اصل میں انہوں نے ''العرف الشذی'' کو درست کرنے اور اس کا تدارک کرنے کے لئے یہ کتاب لکھنی شروع کی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ اس نے ایک مستقل تصنیف اور شرح کی حیثیت اختیار کرلی۔ اس میں انہوں نے حضرت شاہ صاحبؒ کی تقریر کو بنیاد بنایا ہے، لیکن اس کے ساتھ اپنی تحقیق اور مطالعہ سے بے شمار مباحث کا اضافہ کیا ہے۔ ان کی عبارت انتہائی شگفتہ اور کلام بڑی حد تک منضبط ہے، جو

(۱) جلد۲ (طبع حیدرآباد دکن) ص۴ تحت تشریح لفظ ''خبث'' ۱۲

دوسری شروح حدیث میں بہت کمیاب ہے۔ آج کل ترمذی کی جتنی شروح دستیاب ہیں ان میں سب سے زیادہ مفصل اور جامع شرح ہے۔ لیکن یہ چھ جلدوں میں صرف کتاب الحج تک پہنچ سکی ہے، ان شروح کے علاوہ ترمذی پر تجریدیں اور مستخرجات بھی لکھی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل مولانا مبارک پوریؒ نے ''مقدمہ تحفۃ الاحوذی'' میں بیان کی ہے۔ (۱) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب۔

عہدِ حاضر میں اسنادِ حدیث:

جب سے صحاح ستہ اور احادیث کے دوسرے مجموعے مدون ہو کر دنیا میں پھیلے ہیں اور ان کے مصنفین کی طرف نسبت تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ اس وقت سے روایت حدیث کا یہ طریقہ کہ حدیث بیان کرنے والا اپنے آپ سے رسول کریم ﷺ تک تمام واسطوں کو بیان کرے متروک ہو چکا ہے اور اب اس کی زیادہ ضرورت بھی نہیں رہی۔ صرف حدیث کی کتاب کا حوالہ دے دینا کافی ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ کتابیں تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں، لیکن سلسلہ اسناد کو باقی رکھنے اور تبرک کی خاطر اکابر میں یہ معمول چلا آتا ہے کہ وہ ان کتب حدیث کی اسناد بھی محفوظ رکھتے ہیں، یہ طریقہ زیادہ قابل اعتماد بھی ہے اور باعث برکت بھی۔ چنانچہ ہر دور کے مشائخ حدیث ان کتابوں کے مصنفین تک اپنے سلسلہ سند کو محفوظ بھی رکھتے ہیں اور ساتھ ہی اس بات کی بھی کوشش کرتے ہیں کہ ان مصنفین تک واسطوں کی تعداد کم سے کم ہو تاکہ اپنی سند زیادہ سے زیادہ عالی ہو سکے، پھر بڑے مشائخ کے یہاں یہ بھی معلوم رہا ہے کہ وہ مصنفین کتب حدیث تک اپنی اسناد کے متعدد طرق کو ایک رسالہ کی صورت میں مرتب کر دیتے ہیں، جسے اصطلاح میں ''ثبت'' کہا جاتا ہے۔ پھر اختصار کی خاطر شیخ تلمیذ کو صرف ثبت کی اجازت دے دے، تو تمام کتب حدیث کی اجازت حاصل ہو جاتی ہے۔ ہمارے زمانہ میں صحاح ستہ کے مؤلفین تک ہماری سندوں کا مدار حضرت شاہ عبدالغنی صاحب مجددیؒ پر ہے، اور انہوں نے مصنفین کتب حدیث تک اپنی اسانید کے تمام طرق ایک رسالہ میں جمع کر دیئے ہیں جو ''الیانع الجنی'' کے نام سے چھپا ہوا ہے۔ پھر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ میں تمام اکابر دیوبند کی اسانید حضرت شاہ عبدالغنیؒ تک پہنچا کر جمع کر دی ہیں۔ جن کا نام ''الازدیاد السنی علی الیانع الجنی'' ہے، جو مکتبہ دارالعلوم کراچی سے چھپ چکا ہے۔

ہماری اسانید:

احقر کو جامع ترمذی اور دوسری کتب حدیث کی اجازت کئی شیوخ سے حاصل ہے۔ ان طرق کا بالآخر مدار حضرت شاہ محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت شاہ اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے آگے کی سند خود کتاب میں موجود ہے، اس لئے صرف حضرت شاہ اسحٰق صاحبؒ تک اپنی سند کے چند طریقے درج ذیل ہیں:۔

۱۔احقر کا سب سے عالی طریق یہ ہے: اجاز نی الشیخ محمد حسن محمد المشاط بالاجازۃ العامۃ

---

(۱) ذکر صاحب کشف الظنون ثلاث مختصرات الجامع الترمذی منها مختصر الجامع نجم الدین محمد بن عقیل الباسی الشافعی المتوفی ۷۲۹ھ و منها مختصر نجم الدین سلیمان بن عبدالقوی الطوفی الحنبلی المستوفی ۷۱۰ھ ومنها مائۃ حدیث منتقاۃ منه عوالی للحافظ صلاح الدین خلیل بن کیکلانی العلائی، و ذکر السیوطی فی التدریب انه لایختص المستخرج بالصحیحین فقداستخرج محمد بن عبدالملک بن ایمن علی سنن ابی دائود ابوعلی الطوسی علی الترمذی ۱۲ (مقدمۃ تحفۃ الاحوذی، ص ۱۹۰)

عن السید محمد بن جعفر القطانی عن الاستاذ ابی العباس احمد بن احمد البنانی الفاسی والشیخ ابوجیدۃ ابن الکبیر بن المجذوب الفاسی الفهروی والشیخ حبیب الرحمن الکاظمی الهندی نزیل المدینة المنورة والشیخ عبدالحق بن الشاہ محمد الهندی نزیل مکة والشیخ ابی الحسن علی بن ظاهر الوتری کلهم یروون عن الشیخ عبدالغنی المجددی الدهلوی صاحب الیانع الجنی"۔ سند سے ظاہر ہے کہ شیخ محمد حسن المشاط المالکی مدظلہ حضرت شاہ عبدالغنی کے صرف دو واسطوں سے شاگرد ہیں۔ احقر نے باقی کتب حدیث کی اجازت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے حرم مکہ میں سنن نسائی کا کچھ حصہ درساً پڑھا، شیخ مشاط کی اسانید ان کے مطبوعہ "ثبت" الارشاد الی معرفة الثبت میں موجود ہیں۔

۲۔ احقر نے جامع ترمذی درساً حضرت مولانا سلیم اللہ صاحب مدظلہم سے پڑھی، اور انہوں نے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ سے اور انہوں نے حضرت شیخ الہندؒ سے اور ان کو عام کتب حدیث کی اجازت حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے براہ راست بھی حاصل ہے اور حضرت مولانا گنگوہیؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے واسطہ سے بھی، نیز حضرت شیخ الہندؒ کو حضرت مولانا احمد علی سہارنپوریؒ، حضرت مولانا محمد مظہر نانوتویؒ اور حضرت مولانا قاری عبدالرحمن رحمہم اللہ سے بھی اجازت ہے۔ اور یہ تینوں حضرت شاہ محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۔ میں نے شمائل ترمذی، موطا امام مالکؒ کا کچھ حصہ قراءۃً اور باقی کتب حدیث اجازۃً اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ سے حاصل کیں اور انہوں نے حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے جامع ترمذی اور شمائل ترمذی کا درس لیا اور وہ حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد ہیں، نیز حضرت شاہ صاحبؒ کو علامہ حسین الجسر الطرابلسی مصنف "حصون حمیدیہ" سے بھی اجازت حاصل ہے اور امام ابوجعفر الطحاوی تک ان کی سند ان کے "ثبت" میں موجود ہے۔

۴۔ احقر کو تمام کتب کی اجازت عامہ حضرت مولانا محمد ظفر احمد صاحب عثمانیؒ سے براہ راست بھی حاصل ہے، جن کی اسانید ان کے "ثبت" میں موجود ہیں۔

۵۔ احقر کو تمام کتب حدیث کی اجازت عامہ حلب کے علامہ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ حلبی سے بھی حاصل ہے۔ وہ شام کے مشہور محدث شیخ الاسلام علامہ محمد زاہد الکوثریؒ کے شاگرد ہیں۔ علامہ کوثریؒ کی اسانید ان کے "ثبت" میں موجود ہیں۔

۶۔ احقر کو تمام کتب حدیث کی اجازت عامہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہم سے بھی حاصل ہے، جو مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ کے شاگرد ہیں۔

حدیث مسلسل بالاولیۃ:

متقدمین کے یہاں یہ معمول تھا اور بلادِ عربیہ میں اب تک ہے کہ اساتذۂ حدیث شاگرد کو حدیث کا درس شروع کراتے وقت سب سے پہلے ایک خاص حدیث پڑھاتے ہیں، جس کو "حدیث مسلسل بالاولیۃ" کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ہم سے لے کر امام زہری تک ہر شیخ نے یہ حدیث اپنے شاگرد کو سب سے پہلے پڑھائی ہے۔ اگرچہ یہ حدیث متعدد کتب میں موجود ہے اور ان کتب

کی اسناد کے ساتھ اس حدیث کی اسناد بھی وابستہ ہے۔ لیکن تبرکاً اس کو الگ سند متصل سے پڑھا جاتا ہے۔ یہ حدیث میں نے شیخ حسن المشاط مالکی مدظلہم سے حرم مکہ مکرمہ میں اولیت کے التزام کے ساتھ حاصل کی۔ چنانچہ تبرکاً میں بھی اپنے درس کا آغاز اسی حدیث سے کرتا ہوں۔

اس حدیث سے متعلق میری سند یہ ہے:

اخبرنی به الشیخ محمد حسن المشاط مالکی عن الشیخ حمدان وعن الشیخ محمد هاشم وغیر واحد قال هو اول حدیث سمعته منهم عن الشیخ محمد فالح المهنوی وهو اول قال المهنوی، انبأنا به السید محمد علی انبأنابه ابوحفص العطار وهو اول، انا ابوالحسن علی بن عبدالبر الونانی الشافعیؒ وهو اول، انا البرهان ابراهیم بن محمد النمروسی وهو اول، عن الامام عید بن علی النمرسی وهو اول عن الامام عبدالله بن سالم البصری.وهو اول عن الشمس البابلی وهو اول عن الشهاب احمدبن محمد الشلوی وهو اول، اناالجمال یوسف بن زکریا وهو اول، انا البرهان ابراهیم القلقشندی وهو اول، اناالعباس احمد بن محمد المقدسی الشهیر بالواسطی وهو اول انا الخطیب صدر الدین محمد بن محمد المیدومی وهو اول، اناالنجیب عبداللطیف بن عبدالمنعم الحرانی وهو اول قال اخبرنا الحافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی وهو اول انا ابوسعید اسماعیل بن ابی صالح وهو اول، انا والدی ابو صالح احمد بن عبدالملک المؤذن وهو اول، ثنا محمد بن زیان بن محمش وهو اول، انا ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البزاز وهو اول عن عبدالرحمٰن بن بشر وهو اول، انا سفیان بن عیینه وهو اول والیه انتهٰی التسلسل عن عمرو بن دینار بن ابی قاموس مولیٰ عبدالله بن عمرو بن العاص عن عبدالله بن عمرو رضی الله عنهم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الراحمون یرحمهم الرحمٰن تبارک و تعالیٰ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماءِ

اسی حدیث پاک پر ہم اس مقدمہ کو ختم کرتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین،

ضبطها ورتبها احقر تلامذه الشیخ ادام الله اقباله رشید اشرف عفی عنه، ۷ من شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ بیوم الجمعة المبارک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست عنوانات ترمذی شریف جلد اوّل

ابواب ومضامین	صفحہ
ابواب الطهارة	
کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں	۵۷
وضو کی فضیلت	۵۷
طہارت نماز کی کنجی ہے	۵۸
قضائے حاجت کے لئے جاتے ہوئے کی دعا	۵۸
بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا	۵۹
قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت	۵۹
قبلہ رو ہونے اور پشت کرنے کا جواز	۵۹
مسئلہ: حنفیہ کا مذہب	۶۰
کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا جواز	۶۰
مسئلہ: بیان تعارض	۶۱
قضائے حاجت کے وقت پردہ	۶۱
داہنے ہاتھ سے استنجاء مکروہ ہے	۶۱
پتھروں سے استنجاء کا بیان	۶۲
دو پتھروں سے استنجاء کرنا	۶۲
جن چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے	۶۳
پانی سے استنجاء کرنا	۶۳
نبی کریم ﷺ کا قضائے حاجت کے لئے دور جانا	۶۳
غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	۶۴
مسواک کا حکم	۶۴
نیند سے بیداری کے وقت ہاتھ دھونے کا حکم	۶۵
مسئلہ: تفصیل مذہب حنفیہ	۶۵
وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا	۶۵
مسئلہ: مذہب احناف	۶۶
کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم	۶۶
مسئلہ: امام شافعیؒ کا مسلک	۶۷
داڑھی کے خلال کا حکم	۶۷
سر کے مسح کو آگے سے کرنے کا حکم	۶۷
پیچھے سے سر کا مسح کرنا	۶۸
مسئلہ: مذہب احناف	۶۸
سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا	۶۸
سر کے مسح کے لئے نیا پانی لینا	۶۸
کانوں کا اندرونی وبیرونی مسح	۶۹
دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں	۶۹
مسئلہ: مذہب احنافؒ	۶۹
انگلیوں کے خلال کا حکم	۶۹
مسئلہ: مذہب احنافؒ	۷۰
ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے لئے جو سوکھی رہ جائیں	۷۰
وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کا دھونا	۷۰
وضو میں دو دو مرتبہ اعضاء کا دھونا	۷۱

ابواب ومضامین	صفحہ
وضو میں تین تین مرتبہ اعضاء کا دھونا	۷۱
اعضاء وضو ایک ایک، دو دو، تین تین مرتبہ دھونا	۷۲
بعض اعضاء دو مرتبہ بعض تین مرتبہ دھونا	۷۲
توضیح	۷۲
نبی کریم ﷺ کے وضو کے متعلق	۷۲
وضو کے بعد پانی چھڑکنا	۷۳
توضیح	۷۳
تکمیل وضو کے بیان میں	۷۴
وضو کے بعد رومال استعمال کرنا	۷۴
وہ دعائیں جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہیں	۷۵
ایک مُد سے وضو کرنا	۷۵
وضو میں پانی زیادہ بہانا مکروہ ہے	۷۵
ہر نماز کے لئے وضو کرنا	۷۶
مسئلہ: حضور ﷺ ایک وضو سے کتنی نمازیں پڑھتے تھے	۷۶
مرد عورت کا ایک برتن سے وضو کرنا	۷۷
عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کی کراہت	۷۷
عورت کے بچے ہوئے سے وضو کا جواز	۷۸
پانی کسی چیز سے ناپاک نہیں ہوتا	۷۸
پانی سے متعلق احکام	۷۹
مسئلہ: مذہب احناف	۷۹
دلائل حنفیہ	۸۰
توجیہ حدیث قلتین	۸۰
رکے ہوئے پانی سے پیشاب کی کراہت	۸۲
سمندر کا پانی پاک ہے	۸۲
مسائل متعلقہ بالحدیث	۸۲
مذہب احناف اور ان کے دلائل	۸۳
سمک طافی کا مسئلہ	۸۳
پیشاب سے شدت سے احتیاط کا حکم	۸۳
بول غلام کا نضح کرنا	۸۳
مسئلہ: مسلک احناف	۸۳
''نضح'' اور ''رش'' کے معنی	۷۴
بول مایوکل کا بیان	۸۴
مسائل متعلقہ بالحدیث	۸۵
مسئلہ: حرام چیز کا بطور دوا استعمال	۸۵
خروج ریح سے وضو کا ٹوٹنا اور اس سے متعلقہ مسائل	۸۶
نیند سے وضو ٹوٹنے کا حکم	۸۷
مذاہب ومسائل متعلقہ بالحدیث	۸۷
آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کا حکم	۸۸
آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۸۸
تفصیل وتوضیح حدیث باب	۸۸
اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کا حکم	۸۹
مسئلہ کی تفصیل	۸۹
مسِ ذکر سے وضو ٹوٹنے کا بیان	۸۹
مسِ ذکر سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان	۸۹
مسئلہ اور مسلک احنافؒ کی توضیح	۹۰
بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۹۰
حدیث عروہؓ اور مسلک احنافؒ	۹۰
قے اور نکسیر سے وضو کا حکم	۹۱
نبیذ سے وضو کا حکم اور اس کی توضیح	۹۲
دودھ کے بعد کلی کرنا	۹۳
بے وضو کو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے	۹۳
کتے کے جوٹھے کا حکم	۹۳
مسئلہ: مذہب احنافؒ	۹۴
بلی کے جوٹھے کا حکم	۹۴

ابواب ومضامین	صفحہ
مسح علی الخفین کا حکم	۹۴
مسافر اور مقیم کے لئے مسح علی الخفین کا بیان	۹۵
موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کا بیان	۹۶
ظاہر خفین پر مسح کرنا	۹۶
جوربین اور نعلین پر مسح کا بیان	۹۷
توضیح اور تشریح حدیث	۹۷
جوربین اور عمامہ پر مسح کرنا	۹۷
حدیث بلالؓ اور مذہب احنافؒ	۹۸
غسلِ جنابت کا بیان	۹۸
حدیث عائشہؓ اور غسلِ جنابت کا طریقہ	۹۸
غسل کے وقت عورت کا چوٹی کھولنا	۹۹
ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے	۹۹
غسل کے بعد وضو کا حکم	۹۹
وجوبِ غسل بالتقاء ختانین	۱۰۰
وجوبِ غسل بخروج منی	۱۰۰
کسی نے اپنے کپڑوں پر تری دیکھی اور احتلام یاد نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟	۱۰۱
منی اور مذی کے بیان میں	۱۰۱
مذی کا کپڑوں پر لگنے کا بیان	۱۰۱
ائمہ ثلاثہ اور جمہور کا مذہب	۱۰۱
کپڑوں پر منی لگ جائے تو کیا حکم ہے؟	۱۰۲
جنبی کا بغیر غسل کے سونا	۱۰۳
جنبی سوتے وقت وضو کر لے	۱۰۳
جنبی سے مصافحہ کا بیان	۱۰۳
عورت اگر خواب میں مرد کو دیکھے تو کیا حکم ہے؟	۱۰۳
غسل کے بعد عورت سے گرمی حاصل کرنا	۱۰۴
پانی کی عدم موجودگی میں جنبی تیمم کرے	۱۰۴

ابواب ومضامین	صفحہ
مستحاضہ کے متعلق	۱۰۵
مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے	۱۰۵
مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل سے پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟	۱۰۶
تحقیق مسئلہ ابواب اور حدیث حمنہ بنت جحشؓ	۱۰۶
مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے	۱۰۷
حائضہ کی نمازوں کی قضاء کا مسئلہ	۱۰۷
جنبی اور حائضہ تلاوت قرآن کر سکتے ہیں یا نہیں؟	۱۰۸
حائضہ سے مباشرت کے متعلق	۱۰۸
جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا اور ان کا جوٹھا	۱۰۹
حائضہ مسجد سے کچھ اٹھا سکتی ہے یا نہیں؟	۱۰۹
حدیث باب میں امام ابوحنیفہؒ کا مسلک اور دین	۱۰۹
حائضہ سے صحبت کی حرمت	۱۰۹
حائضہ سے صحبت کا کفارہ	۱۱۰
کپڑے سے حیض کا خون دھونے کا بیان	۱۱۰
عورتوں کے نفاس کی مدت کا بیان	۱۱۱
کئی بیویوں سے صحبت کے بعد ایک ہی غسل کرنا	۱۱۱
دوبارہ صحبت سے قبل وضو کرنا	۱۱۲
اقامت صلوٰۃ کے وقت تقاضائے حاجت کی صورت میں کیا کرے؟	۱۱۲
مسئلۃ الباب کی تحقیق	۱۱۲
گرد راہ دھونے سے متعلق	۱۱۳
تیمم کا بیان	۱۱۳
تیمم کا طریقہ اور توضیح وتشریح حدیث	۱۱۴
غیر جنبی کے لئے ہر حالت میں تلاوت قرآن جائز ہے	۱۱۴
جس زمین پر پیشاب کیا گیا ہو اس کا حکم	۱۱۴

ابواب ومضامین	صفحہ
ابواب الصلوٰۃ	۱۱۵
عن رسول اللہ ﷺ	۱۱۵
اوقات صلوٰۃ کا بیان	۱۱۵
اوقات صلوٰۃ سے متعلق تفصیل	۱۱۶
فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کا بیان	۱۱۸
نماز فجر میں اسفار کرنے کا حکم	۱۱۸
توضیح مسئلۃ الباب	۱۱۸
تعجیل ظہر کا مسئلہ	۱۱۸
مسئلہ مذہب احنافؒ اور ان کی دلیل	۱۱۹
گرمی کی شدت میں تاخیر ظہر کا بیان	۱۱۹
تعجیلِ عصر کا بیان	۱۲۰
تاخیر عصر کا بیان	۱۲۱
مذاہب ائمہ در مسئلۃ الباب	۱۲۱
وقت مغرب کا بیان	۱۲۱
عشاء کا وقت	۱۲۲
عشاء کی نماز میں تاخیر کا حکم	۱۲۲
قبل عشاء کراہت نوم اور بعد عشاء گفتگو کا بیان	۱۲۲
عشاء کے بعد قصہ گوئی کا جواز	۱۲۲
اول وقت کی فضیلت کا بیان	۱۲۳
حدیث ابن عمرؓ	۱۲۳
حدیث علیؓ بن ابی طالب	۱۲۴
حدیث ابن مسعودؓ	۱۲۴
حضرت عائشہؓ ام المؤمنین اور توضیح حدیث	۱۲۴
عصر کی نماز بھول جانے کا بیان	۱۲۵
اگر حاکم نماز میں تاخیر کرے تو نماز میں جلدی کرنے کا حکم	۱۲۵
بسببِ نیند نماز نکل جانے کا حکم	۱۲۵
نماز بھول جانے کا حکم	۱۲۶

ابواب ومضامین	صفحہ
جس شخص کی کئی نمازیں قضا ہوں وہ کس نماز سے شروع کرے؟	۱۲۶
نمازِ عصر کا وسطیٰ ہونے کا بیان	۱۲۷
عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے	۱۲۸
عصر کے بعد نماز پڑھنے کا حکم	۱۲۸
توضیح مذہبِ احنافؒ	۱۲۸
قبل مغرب نماز کا حکم	۱۲۹
مسئلہ: تفصیل مذاہب	۱۲۹
جو شخص غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہو اس کا حکم	۱۲۹
جمع بیان الصلوتین کا حکم	۱۳۰
مسلکِ احنافؒ در مسئلۃ الباب	۱۳۱
بدء الاذان کا بیان	۱۳۱
ترجیع الاذان کا مسئلہ	۱۳۲
اقامت ایک ایک مرتبہ کہنے کا بیان	۱۳۳
اقامت دو دو مرتبہ کہنے کا بیان	۱۳۳
ترسیل اذان کا حکم	۱۳۳
اذان کے دوران انگلی کان میں ڈالنے کا بیان	۱۳۴
تھویب الاذان فی الفجر کا بیان	۱۳۴
جو اذان کہے وہ تکبیر بھی کہے	۱۳۵
بلا وضو اذان دینا مکروہ ہے	۱۳۵
اقامت کہلوانے کا حق امام کو ہے	۱۳۶
اذان باللیل کا مسئلہ	۱۳۶
اذان کے بعد خروج عن المسجد کی کراہت	۱۳۷
سفر میں اذان کا بیان	۱۳۷
فضیلت اذان کا بیان	۱۳۷
امام مقتدیوں کا ضامن اور مؤذن امانتدار	۱۳۸
جب اذان ہو تو سامع کیا کہے؟	۱۳۸

ابواب ومضامین	صفحہ
اجرت اذان کی کراہت	۱۳۸
سامع اذان کے لئے مسنون دعا	۱۳۹
دعا سے متعلق دوسرا باب	۱۳۹
اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی	۱۴۰
فرض نمازوں کی تعداد کا مسئلہ	۱۴۰
نمازِ پنجگانہ کی فضیلت کا بیان	۱۴۰
جماعت کی فضیلت کا بیان	۱۴۱
جو شخص اذان سنے اور نماز میں نہ پہنچے	۱۴۱
جو شخص تنہا نماز پڑھے اور پھر جماعت پائے تو کیا حکم ہے؟	۱۴۲
جماعت ثانیہ کا مسئلہ	۱۴۲
عشاء اور فجر کی جماعت کی فضیلت	۱۴۳
صفِ اول کی فضیلت	۱۴۳
صفیں سیدھی کرنے سے متعلق	۱۴۴
حضور ﷺ کا ارشاد گرامی، توضیح	۱۴۴
ستونوں کے درمیان صف بنانا	۱۴۵
صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا	۱۴۵
مسئلۃ الباب کی تحقیق اور مذاہب احنافؒ	۱۴۵
دو افراد کی جماعت کا مسئلہ	۱۴۵
اس شخص کی نماز کا بیان جس کے ساتھ صرف دو افراد ہوں	۱۴۶
مردوں اور عورتوں کی جماعت	۱۴۷
مستحق امامت کا بیان	۱۴۸
امام کے لئے تخفیف قرأت کا حکم	۱۴۸
توضیح وتشریح حدیث	۱۴۹
نماز کی تحریک وتحلیل کا حکم	۱۴۹
تکبیر کے وقت انگلیاں کھلی رکھنا	۱۵۰
تکبیر اولیٰ کی فضیلت	۱۵۰
افتتاح صلوٰۃ کے متعلق دعا	۱۵۱
بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنا	۱۵۱
تسمیہ کو جہراً پڑھنا	۱۵۳
افتتاحِ قرأت فاتحہ سے کرنا	۱۵۳
بدون فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی	۱۵۳
آمین کا بیان	۱۵۳
تحقیق مسئلہ ”آمین بالجہر“ اور مذاہب ائمہ	۱۵۳
آمین کہنے کی فضیلت	۱۵۴
نماز میں دو مرتبہ سکتہ کا بیان	۱۵۵
نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنے کا بیان	۱۵۵
تکبیر عند الرکوع والسجود	۱۵۶
رفع یدین رکوع سے اٹھتے وقت	۱۵۶
تحقیق مسئلہ رفع الیدین	۱۵۷
مذاہب ائمہؒ اور ان کے دلائل	۱۵۷
مذاہب احنافؒ اور ان کے دلائل	۱۵۷
مذاہب احنافؒ اور ان کے مخالفین کے دلائل کے جوابات	۱۵۷
وجوہات ترجیح عدم رفع یدین	۱۵۷
رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا	۱۵۸
حالت رکوع میں ہاتھوں کا پسلیوں سے دور رکھنا	۱۵۸
تسبیح رکوع وسجود کا بیان	۱۵۹
رکوع وسجود میں امتناع قرأت	۱۵۹
رکوع اور سجود میں کمر سیدھی نہ کرنے کا بیان	۱۶۰
رکوع سے اٹھتے وقت کی دعا	۱۶۰
متعلق مسئلہ بالا	۱۶۱
سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں	۱۶۱
متعلق مسئلہ بالا	۱۶۲
سجدہ پیشانی اور ناک پر ہوتا ہے	۱۶۲
دوران سجدہ چہرہ کہاں رکھا جائے؟	۱۶۲

ابواب ومضامین	صفحہ
... اعضاء پر ہوتا ہے	۱۶۳
سجدہ میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا	۱۶۳
... فی السجدہ کا بیان	۱۶۴
سجدہ میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور پاؤں کھڑے رکھنا	۱۶۴
رکوع وسجود سے اٹھتے وقت کمر سیدھی کرنا	۱۶۵
تقدیم علی الامام فی الرکوع والسجود مکروہ ہے	۱۶۵
سجدتین کے درمیان اقعاء مکروہ ہے	۱۶۵
اقعاء کی اجازت کا بیان	۱۶۶
سجدتین کے درمیان کی دعا	۱۶۶
سجدے میں سہارا لینا	۱۶۷
سجدے سے کیسے اٹھا جائے؟	۱۶۷
متعلق مسئلہ بالا	۱۶۷
تشہد کا ثبوت	۱۶۷
تحقیق مسئلہ بالا	۱۶۸
تشہد خفیۃً پڑھنا	۱۶۸
تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	۱۶۹
تحقیق مسئلہ بالا	۱۶۹
تشہد میں اشارہ کرنا	۱۶۹
نماز میں سلام پھیرنا	۱۷۰
تحقیق مسئلہ بالا	۱۷۰
... سلام کا مسئلہ	۱۷۱
نماز کے بعد کی دعا	۱۷۱
نماز کے بعد امام کا دونوں جانب گھومنا	۱۷۲
... صلوۃ کا بیان	۱۷۲
ظہر کی نماز میں قرأت کا بیان	۱۷۵
ظہر اور عصر میں قرأت کا بیان	۱۷۵
مغرب میں قرأت کرنا	۱۷۶

ابواب ومضامین	صفحہ
عشاء میں قرأت کا بیان	۱۷۶
قرأت خلف الامام کا مسئلہ	۱۷۷
جہری نمازوں میں ترکِ قرأت خلف الامام	۱۷۷
تحقیق مسئلہ اور مذاہب ائمہ	۱۷۹
مذہب امام ابوحنیفہؒ اور ان کے دلائل	۱۷۹
استدلال شوافعؒ کا جواب	۱۷۹
مسجد میں داخل ہونے کی دعا	۱۸۰
تحیۃ المسجد کا بیان	۱۸۱
مقابر اور حمام کے علاوہ کل زمین کا مسجد ہونا	۱۸۱
مسجد بنانے کی فضیلت	۱۸۲
قبر کے قریب مسجد بنانے کی کراہت	۱۸۲
مسجد میں سونا	۱۸۲
مسجد میں خرید وفروخت، شعر گوئی وغیرہ کا حکم	۱۸۳
وہ مسجد تقویٰ جس کی بنیاد ہے	۱۸۳
مسجد قبا میں نماز کی فضیلت	۱۸۴
مساجد کے درمیان فضیلت	۱۸۴
مشی الی المسجد کا بیان	۱۸۴
انتظار صلوٰۃ میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت	۱۸۵
چٹائی پر نماز پڑھنا	۱۸۵
الصلوٰۃ علی الحصیر	۱۸۶
بساط پر نماز پڑھنا	۱۸۶
باغوں میں نماز کا بیان	۱۸۶
نمازی کے سُترہ کا بیان	۱۸۷
نمازی کے آگے سے گذرنے کا بیان	۱۸۷
نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتی	۱۸۷
نماز مرور کلب، حمار، اور عورت کے علاوہ کسی سے نہیں ٹوٹتی	۱۸۸
ایک کپڑے میں نماز پڑھنا	۱۸۸

ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ
قبلہ کی ابتداء کا بیان	۱۸۹	نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا	[illegible]
مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ	۱۸۹	بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا	[illegible]
اندھیرے میں بغیر استقبال قبلہ کے نماز پڑھنا	۱۹۰	نماز میں خشوع کا بیان	۲۰۳
جس چیز میں یا جس کی طرف نماز پڑھنا مکروہ ہے اس کا بیان	۱۹۱	پنجہ میں پنجہ ڈالنا نماز میں	[illegible]
بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم	۱۹۱	نماز میں دیر تک قیام کرنا	۲۰۴
سواری پر نماز پڑھنے کا بیان	۱۹۱	کثرت رکوع وسجود کا بیان	۲۰۴
سواری کی طرف نماز پڑھنا	۱۹۲	سانپ اور بچھو کا نماز میں قتل کرنا	۲۰۵
اقامت صلوٰۃ کے وقت کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے	۱۹۲	قبل السلام سجدۂ سہو ادا کرنا	۲۰۵
اونگھتے ہوئے نماز پڑھنا	۱۹۳	تفصیل مسئلہ اور اختلاف ائمہؒ	۲۰۵
جو کسی کی ملاقات کے لئے جائے تو ان کی امامت نہ کرے	۱۹۳	سلام وکلام کے بعد سجدۂ سہو کرنا	۲۰۶
امام کا دعا کے لئے اپنے کو مخصوص کرنا	۱۹۳	سجدۂ سہو میں تشہد پڑھنا	۲۰۷
خواہش مقتدیوں کے برخلاف امامت کرنا	۱۹۴	نماز میں کمی یا زیادتی کا شک ہونا	۲۰۷
اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے	۱۹۵	ظہر وعصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنے کا حکم	۲۰۸
مسئلہ متعلق بالا	۱۹۵	مسئلہ بالا میں اختلاف ائمہؒ	۲۰۸
دو رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہونا	۱۹۶	جوتے پہن کر نماز پڑھنا	۲۰۹
تفصیل مسئلہ بالا	۱۹۶	فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا	۲۰۹
قعدۂ اولیٰ کی مقدار کا بیان	۱۹۷	ترک قنوت کا بیان	۲۱۰
نماز میں اشارہ کرنا	۱۹۷	نماز میں چھینکنا	۲۱۰
مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تصفیق	۱۹۸	نماز میں کلام (بات کرنا) منسوخ ہونا	۲۱۱
نماز میں جمائی لینے کی کراہت	۱۹۸	صلوٰۃ التوبۃ	۲۱۱
بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے سے آدھا ہے	۱۹۸	بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے؟	۲۱۲
نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا	۱۹۹	تشہد کے بعد اگر حدث لاحق ہو جائے	۲۱۲
بچوں کا رونا سن کر نماز میں تخفیف کرنا	۲۰۰	بارش کے وقت گھروں میں نماز پڑھنا	۲۱۳
جوان لڑکی کی نماز بغیر چادر کے نہیں ہوتی	۲۰۰	نماز کے بعد تسبیح کا بیان	۲۱۳
نماز میں سدل مکروہ ہے	۲۰۱	بارش اور کیچڑ میں سواری پر نماز پڑھنا	۲۱۴
نماز میں کنکریاں ہٹانا	۲۰۱	اجتہاد فی الصلوٰۃ کا بیان	[illegible]
نماز میں پھونکیں مارنا	۲۰۲	قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا	[illegible]

ابواب ومضامین	صفحہ
دن رات میں بارہ رکعت سنت پڑھنے کی فضیلت	۲۱۶
فجر کی دوسنتوں کی فضیلت	۲۱۶
فجر کی سنتوں میں تخفیف اور قرأت کا بیان	۲۱۶
فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنا	۲۱۶
طلوع فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۱۷
فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا	۲۱۷
جب جماعت کھڑی ہوجائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۱۷
مسئلہ کی توضیح وتشریح	۲۱۸
فجر کی سنتوں کی قضاء کا مسئلہ	۲۱۸
فجر کی سنتوں کی قضاء طلوع آفتاب کے بعد	۲۱۸
ظہر سے پہلے کی چار سنتوں کا بیان	۲۱۹
بعد ظہر دو رکعات پڑھنا	۲۱۹
اسی سے متعلق دوسرا باب	۲۱۹
عصر سے قبل چار رکعات پڑھنا	۲۲۰
مغرب کے بعد کی سنتیں اور ان کی قرأت	۲۲۱
مغرب کی سنتیں گھر پر پڑھنا	۲۲۱
مغرب کے بعد کی چھ رکعات (اوابین)	۲۲۲
عشاء کے بعد دو رکعت سنت پڑھنا	۲۲۲
رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعات ہیں	۲۲۲
تہجد کی فضیلت	۲۲۳
آنحضرت ﷺ کی صلوٰۃ اللیل کی صفت	۲۲۳
اسی سے متعلق دوسرا باب	۲۲۴
اسی سے متعلق تیسرا باب	۲۲۴
ہر رات آسمان دنیا پر باری تعالیٰ کا نزول	۲۲۴
رات کو تلاوت قرآن کریم کا بیان	۲۲۵
نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت	۲۲۶

ابواب ومضامین	صفحہ
حدیث ابن عمرؓ	۲۲۶
ابواب الوتر	۲۲۶
عن رسول اللہ ﷺ	۲۲۶
فضیلت وتر کا بیان	۲۲۶
وتر کی عدم فرضیت کا بیان	۲۲۷
وتر پڑھے بغیر سونے کی کراہیت	۲۲۷
وتر کا رات کے شروع وآخر دونوں میں جواز	۲۲۸
رکعات وتر کی تعداد، وتر کی سات رکعات	۲۲۸
وتر کی پانچ رکعات کا بیان	۲۲۸
وتر میں تین رکعات کا بیان	۲۲۸
تفصیل وتحقیق مسئلۃ الباب	۲۲۹
مذاہب ائمہ ومذہب احنافؒ	۲۲۹
وتر میں ایک رکعت کا بیان	۲۲۹
وتر میں قرأت قرآن کا بیان	۲۳۰
قنوت وتر کا بیان	۲۳۰
مسئلہ مذہب احنافؒ	۲۳۱
جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے	۲۳۱
مسئلہ: مذاہب ائمہؒ وتر کی حیثیت کے بارے میں	۲۳۲
دلائل احناف رحمہم اللہ	۲۳۲
صبح سے پہلے وتر پڑھنا	۲۳۲
ایک رات میں دو وتر نہیں	۲۳۳
سواری پر وتر پڑھنا	۲۳۳
چاشت کی نماز کا بیان	۲۳۴
صلوٰۃ عند الزوال کا بیان	۲۳۵
صلوٰۃ الحاجت کا بیان	۲۳۶
صلوٰۃ الاستخارہ ودعائے استخارہ	۲۳۶

ابواب ومضامین	صفحہ
صلوٰۃ التسبیح کا بیان	۲۳۷
تفصیل صلوٰۃ التسبیح	۲۳۸
نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ	۲۳۸
فضیلت درود شریف	۲۳۹
اسی سلسلہ کی دوسری احادیث	۲۳۹
ابواب الجمعة	۲۴۰
یوم الجمعہ کی فضیلت	۲۴۰
جمعہ کے دن قبولیت کی ساعت	۲۴۰
ساعت قبولیت کے بارے میں دوسری روایات	۲۴۱
جمعہ کے دن غسل کا بیان	۲۴۲
جمعہ کے دن غسل کی فضیلت	۲۴۲
جمعہ کے روز وضو کرنے کا بیان	۲۴۳
جمعہ کے لئے جلدی کرنا	۲۴۴
بغیر عذر کے ترک جمعہ کا بیان	۲۴۴
کتنی دور سے جمعہ میں شریک ہونا واجب ہے؟	۲۴۴
تفصیل مسئلہ	۲۴۵
وقت جمعہ کا بیان	۲۴۵
منبر پر خطبہ پڑھنا	۲۴۵
دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۲۴۶
خطبہ مختصر پڑھنا	۲۴۶
منبر پر قرآن پڑھنا	۲۴۶
خطبہ دیتے وقت امام کی طرف چہرہ رکھنا	۲۴۷
امام کے خطبہ کے دوران آنے والا شخص دو رکعت پڑھے	۲۴۸
دوران خطبہ بات چیت کی کراہیت	۲۴۸
تفصیل اور مسئلۃ الباب ومذاہب ائمہؒ	۲۴۹
جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا	۲۴۹
دوران خطبہ احتباء مکروہ ہے	۲۴۹

ابواب ومضامین	صفحہ
منبر پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے	۲۵۰
جمعہ کی اذان	۲۵۰
امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا	۲۵۰
جمعہ کی نماز میں قرأت	۲۵۱
جمعہ کے روز فجر کی نماز کی قرأت کا بیان	۲۵۱
جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز	۲۵۲
جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پا سکے	۲۵۳
مسئلہ مذہب حنفیہ	۲۵۳
جمعہ کے دن قیلولہ	۲۵۳
جمعہ کے دن اونگھنے والا شخص کیا کرے	۲۵۳
جمعہ کے دن سفر کرنا	۲۵۴
جمعہ کو مسواک کرنا اور خوشبو لگانا	۲۵۴
ابواب العیدین	۲۵۵
عیدین کے لئے پیدل جانا	۲۵۵
عیدین میں خطبے سے قبل نماز پڑھنا	۲۵۵
عیدین کی نماز میں اذان واقامت کا نہ ہونا	۲۵۵
عیدین کی نماز میں قرأت	۲۵۵
عیدین کی تکبیرات کا بیان	۲۵۶
تفصیل مسئلہ اور احنافؒ کا مذہب	۲۵۷
عیدین سے قبل اور بعد کوئی نماز نہیں	۲۵۷
عیدین کے لئے عورتوں کا نکلنا	۲۵۷
عیدین کے لئے ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپسی	۲۵۸
نماز عید الفطر سے قبل کچھ کھانا	۲۵۸
ابواب السفر	۲۵۹
سفر میں قصر نماز پڑھنا	۲۵۹
اس بارے میں دوسری احادیث	۲۶۰

ابواب ومضامین	صفحہ
مدت قصر کا بیان	۲۶۰
سفر میں نوافل پڑھنا	۲۶۱
جمع بین الصلاتین فی السفر	۲۶۲
نماز استسقاء کا بیان	۲۶۳
صلوٰۃ الکسوف کا بیان	۲۶۴
نماز کسوف میں قرأت کی کیفیت کا بیان	۲۶۵
صلوٰۃ الخوف کا بیان	۲۶۵
تفصیل صلوٰۃ الخوف	۲۶۶
سجود القرآن کا بیان	۲۶۷
عورتوں کا مسجد جانا	۲۶۷
مسجد میں تھوکنے کی کراہت	۲۶۸
سورۂ انشقاق وسورۂ علق کا سجدہ	۲۶۸
سورۂ نجم کا سجدہ	۲۶۹
سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنا	۲۶۹
سورۂ ''ص'' کا سجدہ	۲۷۰
سورۂ ''حج'' میں سجدہ	۲۷۰
سجدۂ تلاوت میں کیا پڑھے؟	۲۷۰
جس کا وظیفہ رات کو چھوٹ جائے اسی دن میں مکمل کرے	۲۷۱
فرض نماز ادا کرنے کے بعد لوگوں کی امامت کرنا	۲۷۱
گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدہ کرنا	۲۷۲
رکوع وسجود میں امام سے پہلے اٹھنے کی ممانعت	۲۷۲
فجر کی نماز سے طلوع شمس تک مسجد میں بیٹھنا	۲۷۲
نماز میں کن انکھیوں سے دیکھنا	۲۷۳
اگر امام کو سجدہ میں پائے تو کیا کرے	۲۷۳
نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا	۲۷۴
دعا سے قبل اللہ کی حمد وثناء اور درود علی النبی ﷺ	۲۷۴
مسجدوں میں خوشبو کرنے کا بیان	۲۷۵
دن رات کی نماز دو دو رکعت ہے	۲۷۵
آنحضرت ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟	۲۷۵
عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا	۲۷۶
نفل نمازوں میں چلنا اور عمل کا بیان	۲۷۶
ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا	۲۷۷
مسجد کی طرف چلنا اور قدم اٹھانے کی فضیلت	۲۷۷
مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا	۲۷۷
اسلام قبول کرتے وقت غسل کرنا	۲۷۸
بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ کہنا	۲۷۸
قیامت کے دن وضو اور سجدوں کی وجہ سے اس امت کی نشانی	۲۷۹
وضو میں ابتداء بالیمین کرنا	۲۷۹
وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے؟	۲۷۹
دودھ پیتے بچہ کے پیشاب پر پانی بہانا	۲۷۹
جنبی کے لئے بعد وضو کھانے اور سونے کی اجازت	۲۸۰
نماز کی فضیلت	۲۸۰
نماز کی فضیلت کے بارے میں دوسرا باب	۲۸۱
ابواب الزکاۃ	۲۸۱
عن رسول اللہ ﷺ	۲۸۱
زکوٰۃ نہ دینے پر آنحضرت ﷺ سے منقول وعید	۲۸۱
زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد واجب ادا ہو گیا	۲۸۲
سونے اور چاندی کی زکوٰۃ	۲۸۳
اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ	۲۸۳
گائے، بیل کی زکوٰۃ کا بیان	۲۸۵
زکوٰۃ میں بہترین مال لینے کی کراہت	۲۸۵
کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ	۲۸۶
گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ نہیں	۲۸۶

ابواب ومضامین	صفحہ
شہد کی زکوٰۃ	۲۸۷
مال مستفاد پر جب تک سال نہ گزر جائے اس وقت تک زکوٰۃ نہیں	۲۸۷
مسلمانوں پر جزیہ نہیں	۲۸۸
زیورات کی زکوٰۃ کا بیان	۲۸۸
سبزیوں کی زکوٰۃ کا بیان	۲۸۹
نہری زمین کی کھیتی کی زکوٰۃ	۲۸۹
یتیم کے مال کی زکوٰۃ	۲۹۰
حیوان کے زخمی کرنے کی دیت کا بیان، دفن شدہ خزانہ کا حکم	۲۹۰
غلے وغیرہ میں اندازہ کرنا	۲۹۱
عاملین زکوٰۃ کی فضیلت	۲۹۱
زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والے پر وعید	۲۹۲
عاملین زکوٰۃ کو خوش کرنا	۲۹۲
مصارفِ زکوٰۃ، مالداروں سے لے کر فقراء میں تقسیم کرنا	۲۹۲
جس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے	۲۹۳
غیر مستحقین زکوٰۃ، جن کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں	۲۹۴
مقروض وغیرہ کا زکوٰۃ لینا	۲۹۴
اہل بیت رسول (ﷺ) اور ان کے غلاموں کا زکوٰۃ لینا	۲۹۵
عزیز واقرباء کو زکوٰۃ دینا	۲۹۵
مال میں زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے حقوق	۲۹۶
ادائیگی زکوٰۃ کی فضیلت	۲۹۷
قول ’’یاخذھا بیمینہ‘‘ میں علماء کے اقوال	۲۹۷
سائل کے حق کا بیان	۲۹۸
مؤلفۃ قلوب کو دینا	۲۹۸
زکوٰۃ میں دیا ہوا مال اگر وراثت میں ملے تو اس کا حکم	۲۹۹
صدقہ کرنے کے بعد واپس لینا	۲۹۹
میت کی طرف سے صدقہ کرنا	۳۰۰

ابواب ومضامین	صفحہ
بیوی کا شوہر کے مال میں سے خرچ کرنا	۳۰۰
صدقۃ الفطر کا بیان	۳۰۱
صدقۃ الفطر نماز سے قبل ادا کرنا	۳۰۲
وقت سے قبل زکوٰۃ ادا کرنا	۳۰۲
حدیث علیؓ بن ابی طالب	۳۰۳
تفصیل مسئلۃ الباب	۳۰۳
روایت ابو ہریرہؓ	۳۰۳
روایت سمرہ بن جندبؓ	۳۰۳
ابواب الصوم	۳۰۴
ماہِ رمضان المبارک کی فضیلت	۳۰۴
استقبال رمضان کے لئے روزہ نہ رکھنا	۳۰۴
یوم الشک میں روزہ رکھنا	۳۰۵
رمضان کے لئے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا	۳۰۵
روزہ رکھنا اور چھوڑنا چاند دیکھنے پر موقوف ہے	۳۰۶
مہینہ انتیس (۲۹) کا بھی ہونا	۳۰۶
شہادتِ رؤیت ہلال پر روزہ رکھنا	۳۰۶
عید کے دونوں مہینے ایک ساتھ نہیں گھٹتے	۳۰۷
ہر شہر کے لئے انہی کی رؤیت معتبر ہے	۳۰۷
کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے	۳۰۸
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن	۳۰۹
افطار دن کے اختتام اور شب کے شروع میں کیا جائے	۳۰۹
تعجیل افطار کا بیان	۳۰۹
سحری میں تاخیر کرنا	۳۱۰
صبح صادق کی تحقیق	۳۱۱
سفر کے دوران روزہ رکھنے کی کراہیت	۳۱۲
سفر کے دوران روزہ رکھنے کی اجازت	۳۱۲

ابواب ومضامین	صفحہ
محاربین کے لئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت	۳۱۳
حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو افطار کی اجازت	۳۱۳
میت کی طرف سے روزہ رکھنا	۳۱۴
روزے نہ رکھنے کا کفارہ	۳۱۵
روزہ میں قے ہو جانا	۳۱۵
روزہ میں عمداً قے کرنا	۳۱۵
حالت صوم میں بھول کر کھانا پینا	۳۱۶
قصداً روزہ توڑنا	۳۱۶
رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ	۳۱۶
روزہ کی حالت میں مسواک کرنا	۳۱۷
روزہ میں سرمہ لگانا	۳۱۷
روزہ میں بوسہ لینا	۳۱۸
حالت صوم میں بوس وکنار کرنا	۳۱۸
روزہ کی رات سے نیت کرنا	۳۱۸
نفل روزہ توڑنا	۳۱۹
نفل روزہ توڑ کر اس کی قضاء واجب ہے	۳۲۰
شعبان اور رمضان کے روزے ملانا	۳۲۱
تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے آخری پندرہ دنوں میں روزہ رکھنے کی کراہیت	۳۲۱
توضیح وتفصیل مسئلہ	۳۲۲
شب برأت کا بیان	۳۲۲
عاشورۂ محرم کا روزہ	۳۲۲
جمعہ کے دن روزہ رکھنا	۳۲۳
صرف یوم الجمعہ کا روزہ رکھنا	۳۲۳
ہفتہ کے دن روزہ رکھنا	۲۲۴
پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا	۲۲۴
بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھنا	۳۲۵

ابواب ومضامین	صفحہ
توضیح مسئلۃ الباب	۳۲۵
یوم عرفہ میں روزہ کی فضیلت	۳۲۵
توضیح مسئلۃ الباب	۳۲۵
عرفات میں یوم العرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے	۳۲۵
عاشورۂ محرم کے روزہ کے لئے ترغیب	۳۲۶
توضیح مسئلۃ الباب	۳۲۷
عاشورہ کا روزہ ترک کرنے کی اجازت	۳۲۷
یوم عاشورہ کی تعیین کا بیان	۳۲۷
عشرۂ ذی الحجہ میں روزے رکھنا	۳۲۷
عشرۂ ذی الحجہ میں اعمال صالحہ کی فضیلت	۳۲۸
شوال کے چھ روزوں کا بیان	۳۲۹
ہر ماہ تین روزے رکھنا	۳۲۹
فضیلت صوم کا بیان	۳۲۹
صوم الدہر (ہمیشہ روزہ رکھنا) کا بیان	۳۳۱
پے در پے روزے رکھنا	۳۳۱
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزہ کی ممانعت	۳۳۲
ایام تشریق میں روزہ رکھنا	۳۳۳
صائم کے لئے حجامت (پچھنے) لگوانا	۳۳۳
تفصیل مسئلۃ الباب اور مذاہب ائمہؒ	۳۳۳
حالت صوم میں پچھنے لگانے کی اجازت کا بیان	۳۳۴
صوم وصال کی کراہت	۳۳۴
صبح تک حالت جنابت میں رہتے ہوئے روزہ کی نیت کرنا	۳۳۵
بغیر اجازت شوہر کے بیوی کا نفل روزے رکھنا	۳۳۵
روزہ دار کا دعوت قبول کرنا	۳۳۵
قضاء رمضان کی تاخیر کا بیان	۳۳۶
روزہ دار کے سامنے کھانے پر صائم کی فضیلت	۳۳۶

ابواب ومضامین	صفحہ
حائضہ روزوں کی قضاء کرے، نماز کی نہیں	۳۳۷
صائم کے لئے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا	۳۳۷
مہمان کے لئے بدون اجازتِ میزبان کے روزہ رکھنا	۳۳۷
اعتکاف کا بیان	۳۳۸
شب قدر کا بیان	۳۳۸
شب قدر سے متعلق دوسری روایات	۳۴۰
سردیوں کے روزوں کا بیان	۳۴۰
اہل طاقت کے لئے روزہ رکھنا	۳۴۰
رمضان میں کھانا کھا کر سفر کرنا	۳۴۱
روزہ دار کو تحفہ دینا	۳۴۱
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے؟	۳۴۱
اعتکاف میں بیٹھنے کی نیت ہو اور دن گذر جائیں	۳۴۲
تفصیل مسئلۃ الباب اور اقوال ائمہؒ	۳۴۲
معتکف کا اپنی ضرورت کے لئے مسجد سے نکلنا	۳۴۲
تشریح حدیث باب	۳۴۲
رمضان کی راتوں میں قیام کرنا	۳۴۳
روزہ دار کو افطار کرانے کی فضیلت	۳۴۳
رمضان میں قیام شب کی ترغیب اور فضیلت	۳۴۴
روایت حضرت ابو ہریرہؓ	۳۴۴
ابواب الحج	۳۴۴
حرمت مکہ مکرمہ کا بیان	۳۴۴
حدیث باب اور اس کی ضروری توضیح	۳۴۴
حج اور عمرہ کا ثواب	۳۴۵
ترک حج پر وعید	۳۴۶
"زاد" اور "راحلہ" کی ملکیت سے حج کا فرض ہونا	۳۴۶
کتنے حج فرض ہیں؟	۳۴۶
نبی کریم ﷺ نے کتنے حج کئے؟	۳۴۷
آنحضرت ﷺ کے عمروں کی تفصیل	۳۴۷
آنحضرت ﷺ کے احرام باندھنے کی جگہ	۳۴۸
آپ ﷺ نے احرام کب باندھا؟	۳۴۸
حج افراد کا بیان	۳۴۹
توضیح روایت اور حج کی تین قسمیں	۳۴۹
جمع بین الحج والعمرۃ کا بیان (قران)	۳۴۹
توضیح مسئلۃ الباب اور افضل قسم کی تعیین	۳۴۹
تمتع کا بیان	۳۵۰
حدیث الباب کی احنافؒ کی طرف سے توضیح	۳۵۱
تلبیہ پڑھنے کا بیان	۳۵۱
تلبیہ اور قربانی کی فضیلت	۳۵۱
تلبیہ آواز بلند پڑھنا	۳۵۲
احرام باندھتے وقت غسل کرنا	۳۵۳
آفاقی کے لئے میقات کا بیان	۳۵۳
محرم کے لئے جو چیزیں پہننا ناجائز ہیں	۳۵۳
لنگی اور جوتوں کی عدم موجودگی میں شلوار اور موزوں کا استعمال کرنا	۳۵۴
قمیص یا جبہ پہن کر احرام باندھنا	۳۵۴
ان جانوروں کا بیان جن کا مارنا محرم کے لئے جائز ہے	۳۵۴
حالت احرام میں پچھنے لگوانا	۳۵۵
حالت احرام میں نکاح کی کراہیت	۳۵۵
محرم کے لئے نکاح کی اجازت کا بیان	۳۵۶
محرم کا شکار کا گوشت کھانا	۳۵۷
حالت احرلم میں شکار کا گوشت کھانے کی کراہت	۳۵۷
محرم کے لئے سمندری جانوروں کا شکار کرنا	۳۵۸
محرم کے لئے بجو کھانا	۳۵۸

ابواب و مضامین	صفحہ
دخول مکہ مکرمہ کے لئے غسل کرنا	۳۵۹
آنحضرت ﷺ مکہ مکرمہ میں بلندی کی طرف سے داخل اور پستی کی طرف سے نکلے	۳۵۹
نبی کریم ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے	۳۵۹
بیت اللہ پر نظر پڑتے ہاتھ اٹھانے کی کراہت	۳۵۹
کیفیت طواف کا بیان	۳۶۰
حجرِ اسود سے رَمل شروع اور اس پر ختم کرنا	۳۶۰
حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ دینا	۳۶۰
آنحضرت ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا	۳۶۱
حجرِ اسود کو بوسہ دینا	۳۶۱
سعی صفا سے شروع کرنا	۳۶۱
صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا	۳۶۲
سواری پر طواف کرنا	۳۶۲
فضیلت طواف کا بیان	۳۶۳
عصر اور فجر کے بعد دوگانہ طواف ادا کرنا	۳۶۳
دوگانہ طواف میں قرأت کا بیان	۳۶۴
ننگے ہو کر طواف کرنا حرام ہے	۳۶۴
کعبہ کے اندر جانے کا بیان	۳۶۴
بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا	۳۶۴
خانہ کعبہ کو توڑنا	۳۶۵
حطیم میں نماز پڑھنا	۳۶۵
مقام ابراہیم، حجر اسود اور رکن یمانی کی فضیلت	۳۶۵
منیٰ کی طرف جانا اور وہاں قیام کرنا	۳۶۶
منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حقدار ہے	۳۶۶
منیٰ میں قصر نماز پڑھنا	۳۶۷
عرفات میں کھڑے ہونا اور دعا کرنا	۳۶۷
عرفات پورا ٹھہرنے کی جگہ ہے	۳۶۸

ابواب و مضامین	صفحہ
مسئلہ و تشریح حدیث الباب	۳۶۹
عرفات سے واپسی کا بیان	۳۷۰
جو شخص مزدلفہ میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے اس کا حج ہو گیا	۳۷۰
ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا	۳۷۲
باب بلاعنوان	۳۷۲
مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے قبل نکلنا	۳۷۲
چھوٹی کنکریاں مارنا	۳۷۳
زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا	۳۷۳
سوار ہو کر کنکریاں مارنا	۳۷۳
رمی کیسے کی جائے؟	۳۷۴
رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے کی کراہت	۳۷۵
اونٹ اور گائے میں شراکت کا بیان	۳۷۵
قربانی کے اونٹ کا اشعار کرنا	۳۷۶
مسئلہ اور مذہب احناف اور حدیث باب	۳۷۶
باب بلاعنوان	۳۷۶
مقیم کا ہدی کی تقلید کرنا	۳۷۷
بکریوں کی تقلید (قلادہ ڈالنا)	۳۷۷
قریب المرگ ہدی کا حکم	۳۷۷
قربانی کے اونٹ پر سواری کا حکم	۳۷۸
حلق کے وقت سر کے کس جانب سے ابتداء کریں	۳۷۸
”حلق“ اور ”قصر“ کا بیان	۳۷۸
عورت کے لئے حلق کا حرام ہونا	۳۷۹
قبلِ ذبح حلق کرلے یا قبل رمی قربانی تو کیا حکم ہے؟	۳۷۹
احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے قبل خوشبو کا استعمال	۳۷۹
دورانِ حج ”تلبیہ“ کب ترک کیا جائے؟	۳۸۰
عمرہ میں تلبیہ کے ترک کا وقت	۳۸۰

ابواب ومضامین	صفحہ
طوافِ زیارت رات کو کرنا	۳۸۰
''ابطح'' کے مقام پر ٹھہرنا	۳۸۰
جو شخص ''ابطح'' میں نزول کرے	۳۸۱
''صبی'' (بچے) کا حج	۳۸۱
میت اور بوڑھی کی طرف سے حج بدل	۳۸۲
مندرجہ بالا مسئلہ سے متعلق دوسرا باب	۳۸۳
وجوبِ عمرہ کا بیان	۳۸۳
متعلق مسئلہ بالا	۳۸۳
عمرے کی فضیلت	۳۸۴
''تنعیم'' سے عمرہ کے لئے جانا	۳۸۴
''جعرانہ'' سے عمرہ کرنا	۳۸۴
رجب میں عمرہ کرنا	۳۸۵
ذی القعدہ میں عمرہ کی ادائیگی	۳۸۵
رمضان المبارک میں عمرہ کرنا	۳۸۵
تلبیہ حج کے بعد معذور ہو جانے والے کا حکم	۳۸۶
اشتراط فی الحج کا بیان	۳۸۶
متعلق مسئلہ بالا	۳۸۶
طواف افاضہ کے بعد عورت کو حیض آنا	۳۸۷
حائضہ کے لئے دورانِ حج کے جائز افعال	۳۸۷
جو شخص حج اور عمرہ کے لئے جائے اس کو چاہئے کہ آخر میں بیت اللہ سے ہو کر لوٹے	۳۸۸
قارن ایک ہی طواف کرے	۳۸۸
مہاجر مناسب حج کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ میں کتنے دن رہے؟	۳۸۹
حالت احرام میں وفات پانے والے کا بیان	۳۸۹
محرم آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو تو کیا کرے؟	۳۹۰
حالت احرام میں سر منڈانے کا حکم	۳۹۰
چرواہوں کے لئے ایک دن کی رمی چھوڑنے کا بیان	۳۹۱
باب بلا عنوان	۳۹۲
باب بلا عنوان	۳۹۳
باب بلا عنوان	۳۹۳
باب بلا عنوان	۳۹۳
ابواب الجنائز	۳۹۴
بیماری پر اجر و ثواب کے متعلق	۳۹۴
عیادت مریض کا بیان	۳۹۴
موت کی تمنا کرنے کی ممانعت	۳۹۵
مریض کے لئے دعا و دم کرنا	۳۹۶
وصیت کی ترغیب کے بیان میں	۳۹۶
''ثلث'' یا ''ربع'' مال کی وصیت کرنا	۳۹۶
حالت نزع میں مریض کو تلقین اور اس کے لئے دعا کرنا	۳۹۶
موت کی سختی کا بیان	۳۹۸
باب بلا عنوان	۳۹۸
باب بلا عنوان	۳۹۹
کسی کی موت کی خبر سن کر اعلان کرنا	۳۹۹
پہلے صدمہ کے وقت صبر کرنا	۴۰۰
میت کو بوسہ دینا	۴۰۰
میت کو غسل دینا	۴۰۰
میت کو مشک لگانا	۴۰۱
میت کو نہلانے کے بعد خود غسل کرنا	۴۰۱
کفن کس طرح دینا مستحب ہے؟	۴۰۲
باب بلا عنوان	۴۰۲
آنحضرت ﷺ کے کفن کا بیان	۴۰۲
اہل میت کا کھانا پکانا	۴۰۳

ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ
مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا	۴۰۳	شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا	۴۱۶
نوحہ کی حرمت کا بیان	۴۰۴	قبر پر نماز جنازہ پڑھنا	۴۱۶
میت پر بلند آواز سے رونا	۴۰۴	آنحضرت ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا	۴۱۷
میت پر بغیر آواز سے رونا جائز ہے	۴۰۵	مسئلہ: مذہب احناف اوران کی دلیل	۴۱۷
جنازے کے آگے چلنا	۴۰۶	نماز جنازہ کی فضیلت کا بیان	۴۱۸
جنازہ کے پیچھے چلنا	۴۰۷	دوسرا باب	۴۱۸
جنازہ کے پیچھے سوار ہوکر چلنا مکروہ ہے	۴۰۷	جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا	۴۱۸
سواری پر سوار ہونے کا جواز	۴۰۸	جنازہ دیکھ کر کھڑا نہ ہونے کا بیان	۴۱۹
جنازہ کو جلدی لے کر جانا	۴۰۸	"لحد" اور "شق" کے بارے میں حضور ﷺ کی حدیث	۴۱۹
شہدائے اُحد اور سیدنا حمزہؓ کا ذکر	۴۰۸	توضیح حدیث الباب	۴۲۰
باب آخر	۴۰۹	تدفین میت کے وقت کی دعا	۴۲۰
بلاعنوان	۴۰۹	قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا	۴۲۰
دوسرا باب	۴۱۰	قبروں کو زمین کے برابر کرنا	۴۲۱
جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا	۴۱۰	قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت	۴۲۱
مصیبت پر صبر کی فضیلت	۴۱۰	قبروں کو پختہ کرنا اوران پر لکھنا حرام ہے	۴۲۲
نماز جنازہ میں تکبیر کہنا	۴۱۱	قبرستان جانے کی دعا	۴۲۲
نماز جنازہ کی دعا	۴۱۱	زیارتِ قبور کی اجازت	۴۲۲
نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا	۴۱۲	عورتوں کے لئے زیارتِ قبور کی کراہت	۴۲۳
تشریح وتوضیح حدیث الباب	۴۱۳	عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا	۴۲۳
نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے شفاعت	۴۱۳	رات کو دفن کرنا	۴۲۳
طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ کی کراہیت	۴۱۳	میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا	۴۲۴
بچوں کی نماز جنازہ	۴۱۴	بیٹے کی وفات پر باپ کے لئے اجر وثواب	۴۲۴
پیدائش کے بعد بغیر روئے مرنے والے بچہ کی نماز جنازہ	۴۱۴	شہداء کون ہیں؟	۴۲۶
مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	۴۱۵	طاعون سے فرار ہونے کی کراہت	۴۲۶
مسئلہ اور مذاہب ائمہؒ	۴۱۵	اللہ سے ملاقات کی محبت کرنے والے کا بیان	۴۲۶
مرد وعورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو؟	۴۱۵	خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ	۴۲۷
مسئلہ اور مذہب احنافؒ اور حدیث باب	۴۱۶	مقروض کی نماز جنازہ	۴۲۷

ابواب ومضامین	صفحہ
عذاب قبر کا بیان	۴۲۸
مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا اجر وثواب	۴۲۹
جمعہ کے دن فوت ہونے والے کا بیان	۴۲۹
جنازہ میں جلدی کرنا	۴۳۰
تعزیت کی فضیلت	۴۳۰
نماز جنازہ میں رفع الیدین کرنا	۴۳۰
مؤمن کا دل قرض سے متعلق ہونے کا بیان	۴۳۱
ابواب النکاح	۴۳۱
نکاح کا انبیاءؑ کی سنت ہونا	۴۳۱
نکاح کا شرمگاہ کا محافظ ہونے کا بیان	۴۳۱
ترکِ نکاح کی ممانعت	۴۳۲
دینی اعتبار سے بہترین آدمی کے ساتھ نکاح کرنا	۴۳۲
تین خصلتیں دیکھ کر نکاح کرنے والے کا بیان	۴۳۳
منسوبہ (منگیتر) کو دیکھنا	۴۳۳
نکاح کا اعلان کرنا	۴۳۴
دولہا کو کیا دعا دی جائے	۴۳۴
صحبت کا ارادہ کرے تو کیا پڑھے؟	۴۳۵
جن اوقات میں نکاح مستحب ہے	۴۳۵
ولیمہ کا بیان	۴۳۵
توضیح وتشریح حدیث الباب	۴۳۶
داعی کی دعوت قبول کرنے کا بیان	۴۳۶
بغیر دعوت کے ولیمہ میں جانا	۴۳۶
کنواری لڑکی سے شادی کرنا	۴۳۷
بغیر اذن ولی کے نکاح کرنا	۴۳۷
روایت باب کی سند سے متعلق بحث	۴۳۸
مسئلہ اور مذاہب ائمہؒ	۴۳۹
مسلک احناف اور ان کے دلائل	۴۳۹
بغیر گواہوں کے نکاح کا بیان	۴۴۰
اقوال علماء اور اس کی تفصیل	۴۴۰
خطبہ نکاح کا بیان	۴۴۰
کنواری اور بیوہ سے اجازت لینا	۴۴۱
یتیم لڑکی پر نکاح کے لئے زبردستی کرنا	۴۴۲
اگر دو ولی دو مختلف جگہوں پر نکاح کر دیں تو	۴۴۳
غلام کا آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا	۴۴۳
عورتوں کے مہر سے متعلق روایات	۴۴۳
لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرنا	۴۴۵
مندرجہ بالا عنوان کی فضیلت	۴۴۵
جو کسی عورت سے نکاح کرے اور صحبت کئے بغیر طلاق دے دے تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟	۴۴۶
حلالہ سے متعلق روایت	۴۴۶
حلالہ کرنے اور کرانے والے کا بیان	۴۴۷
مسئلہ اور مذہب احنافؒ	۴۴۷
نکاح متعہ کا بیان	۴۴۷
نکاح شغار کی ممانعت	۴۴۸
شغار کے معنی اور تشریح	۴۴۸
خالہ، بھانجی اور پھوپھی، بھتیجی کو ایک نکاح میں نہیں رکھا جا سکتا	۴۴۹
انعقاد نکاح کے وقت شرط لگانا	۴۴۹
جو شخص دس نکاح کئے ہوئے ہو اور مسلمان ہو جائے	۴۵۰
جس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں اور وہ مسلمان ہو جائے	۴۵۰
اس شخص کا بیان جو حاملہ باندی خریدے	۴۵۰
اگر کسی باندی کا شوہر ہو تو اس سے صحبت کا حکم	۴۵۱
زنا کی اجرت کا حرام ہونا	۴۵۱
کسی کے پیغام پر پیغام نکاح بھیجنا	۴۵۱

ابواب ومضامین	صفحہ
عزل کا بیان	۴۵۳
کراہیت عزل کا بیان	۴۵۳
بیوہ اور کنواری کے لئے راتوں کی تقسیم کا معاملہ	۴۵۳
سوکنوں کے درمیان انصاف کرنا	۴۵۴
نکاح کے بعد مہر مقرر کرنے سے قبل مرنے والا شخص	۴۵۵
مسئلہ اور مذاہب ائمہؒ	۴۵۵
ابواب الرضاع	
جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہی رضاعت سے بھی حرام ہیں	۴۵۶
دودھ مرد کی طرف منسوب ہونے کا بیان	۴۵۶
ایک دو گھونٹ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی	۴۵۷
تشریح حدیث الباب	۴۵۷
رضاعت میں ایک عورت کی گواہی	۴۵۷
حرمت رضاعت صرف دو سال کی عمر تک ثابت ہے	۴۵۸
دودھ پلانے والی کے حق کی ادائیگی	۴۵۸
شادی شدہ باندی کو آزاد کرنا	۴۵۹
اولاد ہم بستر ہی کی ہوتی ہے	۴۵۹
جو شخص کسی عورت کو دیکھے اور اچھی لگے تو کیا کرے؟	۴۶۰
بیوی پر خاوند کا حق	۴۶۰
خاوند پر بیوی کا حق	۴۶۰
عورتوں کے ساتھ بدفعلی حرام ہے	۴۶۱
عورتوں کا بناؤ سنگھار کر کے باہر نکلنا	۴۶۲
غیرت کا بیان	۴۶۳
عورت کا اکیلے سفر کرنا	۴۶۳
غیر محرم عورتوں سے خلوت کی ممانعت	۴۶۴
باب بلا عنوان	۴۶۴
باب بلا عنوان	۴۶۵
باب بلا عنوان	۴۶۵
ابواب الطلاق	۴۶۶
طلاق سنت کا بیان	۴۶۶
توضیح حدیث، اقسام طلاق کا بیان	۴۶۶
تنبیہ، طلاق دینے کی تین قسمیں	۴۶۶
طلاق احسن	۴۶۷
طلاقِ حسن	۴۶۷
طلاقِ بدعی	۴۶۷
ملاحظہ	۴۶۷
غیر مدخولہ کے لئے صریح اور کنایہ الفاظ	۴۶۷
جو شخص اپنی بیوی کو لفظ ''البتۃ'' سے طلاق دے	۴۶۸
عورت سے کہنا کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے	۴۶۹
بیوی کو اختیار طلاق دینا	۴۷۰
مطلقہ بثلاث تطلیقات کے لئے سکنیٰ اور نفقہ	۴۷۰
مذاہب ائمہؒ	۴۷۰
نکاح سے قبل طلاق دینا	۴۷۰
باندی کے لئے دو ہی طلاقیں ہیں	۴۷۲
دل میں اپنی بیوی کو طلاق دینا	۴۷۲
ہنسی مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے	۴۷۲
خلع کے متعلق	۴۷۲
خلع لینے والی عورتوں کا بیان	۴۷۳
عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا	۴۷۴
جس شخص کے والد بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیں	۴۷۴
عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے	۴۷۴
مجنون اور پاگل کی طلاق کا بیان	۴۷۴
باب بلا عنوان	۴۷۵

ابواب ومضامین	صفحہ
وہ عورت جو خاوند کی وفات کے بعد وضع حمل کرے	۴۷۵
بیوہ کی عدت کا مسئلہ	۴۷۵
ظہار کرنے والے نے قبل ادائیگی کفارہ کے جماع کرلیا	۴۷۸
توضیح، ظہار کے معنی اور تشریح	۴۷۸
کفارۂ ظہار کا بیان	۴۷۸
ایلاء کا بیان	۴۷۹
توضیح، ایلاء کے لغوی اور اصطلاحی معنی	۴۷۹
ایلاء کی اقسام کا بیان	۴۷۹
لعان کا بیان	۴۸۰
توضیح، لعان کے معنی، تشریح اور شرائط	۴۸۱
بیوہ عدت کہاں گذارے؟	۴۸۱
مسئلہ مذہب امام ابوحنیفہؒ	۴۸۲
ابواب البیوع	۴۸۲
شبہات کو ترک کرنے کا بیان	۴۸۲
اکل ربوا کا بیان	۴۸۲
جھوٹ اور جھوٹی گواہی پر وعید	۴۸۳
تاجروں اور ان کے اسم کے بارے میں روایت	۴۸۳
جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے پر وعید	۴۸۴
تجارت کے لئے صبح جلدی نکلنا	۴۸۵
معینہ مدت تک ادھار کرنے کے جواز کا بیان	۴۸۵
شروط بیع کی کتابت کا بیان	۴۸۶
ناپ اور تول کا بیان	۴۸۷
نیلام کے ذریعہ خرید وفروخت کا بیان	۴۸۷
مدبر کی بیع کا بیان	۴۸۷
تاجروں کے استقبال کی ممانعت	۴۸۸
توضیح حدیث ووجہ ممانعت	۴۸۸

ابواب ومضامین	صفحہ
شہری آدمی، دیہاتی کی اشیاء فروخت نہ کرے	۴۸۸
توضیح حدیث ووجہ ممانعت	۴۸۸
محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت	۴۸۹
پھلوں کی پکائی سے قبل فروخت جائز نہیں	۴۸۹
اونٹنی کے حمل کے بچہ کی فروخت کی ممانعت	۴۹۰
دھوکے کی بیع کی کراہیت	۴۹۰
ایک بیع میں دو بیع کرنے کی کراہت	۴۹۱
جو شے پاس نہ ہو اس کی فروخت ممنوع ہے	۴۹۱
ولاء کے فروخت کرنے یا ہبہ کی ممانعت	۴۹۲
جانور کی عوض جانور کا بطور قرض بیچنا	۴۹۳
ایک غلام کو دو غلاموں کے بدلہ خریدنا	۴۹۳
گیہوں کے بدلہ گیہوں برابر بیچنا اور کمی بیشی کا عدم جواز	۴۹۳
توضیح حدیث، تعریف ربوا، اس کی اقسام	۴۹۴
رباءِ فضل اور رباءِ نسیہ	۴۹۴
قدر اور جنس کا بیان	۴۹۴
قیمت کی ادائیگی میں سکہ کی تبدیلی	۴۹۴
مالدار غلاموں اور کھجور کی پیوندکاری کے بعد فروخت	۴۹۵
بیع میں افتراق فریقین کے اختیار کا بیان	۴۹۵
باب بلا عنوان	۴۹۶
مسئلہ اختیارِ مجلس اور مذہب ائمہؒ	۴۹۷
جو شخص بیع میں دھوکہ کھا جائے	۴۹۷
مسئلہ اور مذہب احنافؒ	۴۹۷
بیع المصراۃ کا بیان	۴۹۸
بیع کے وقت جانور پر سواری کی شرط لگانا	۵۰۰
گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ حاصل کرنا	۵۰۰
جس ہار میں ہیرے اور سونا ہو اس کا خریدنا	۵۰۱
مسئلہ مذہب احنافؒ	۵۰۱

ابواب و مضامین	صفحہ
غلام یا باندی آزاد کرتے وقت ولاء کی شرط کا بیان	۵۰۱
باب بلا عنوان	۵۰۱
مکاتب اور بدل کتابت ادا کرے تو اس کا بیان	۵۰۲
دیوالیہ، مقروض کا مفلس ہو جانا اور اس کی ادائیگی	۵۰۲
مسلمان کے لئے ذمی کے ذریعہ شراب بیچنے کی ممانعت	۵۰۴
عاریت پر لی ہوئی چیز کی واپسی ضروری ہے	۵۰۴
غلہ کی ذخیرہ اندوزی کرنا	۵۰۵
محفلات کی بیع کا بیان	۵۰۵
جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال غصب کرنا	۵۰۶
بائع اور مشتری میں اختلاف کا بیان	۵۰۷
ضرورت سے زائد پانی کی فروخت	۵۰۷
نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت کی ممانعت	۵۰۸
کتے کی قیمت لینے کا بیان	۵۰۸
حجام کی اجرت کے جواز کا بیان	۵۰۸
کتے اور بلی کی قیمت حرام ہے	۵۰۹
مغنیات (گانے والیوں) کی بیع حرام ہے	۵۰۹
ماں اور اولاد یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا ممنوع ہے	۵۱۰
غلام خریدنے کے بعد عیب نظر آئے اور اس سے فائدہ حاصل کر چکا ہو تو کیا حکم ہے؟	۵۱۱
راہ گیر کیلئے راستہ کے گرے ہوئے پھل کھانے کی اجازت	۵۱۱
بیع میں استثناء کرنے کی ممانعت	۵۱۲
غلے کو ملکیت میں لینے سے قبل فروخت کی ممانعت	۵۱۲
کسی مسلمان کی بیع پر بیع کرنے کی ممانعت	۵۱۳
شراب کی خرید و فروخت کی ممانعت	۵۱۳
مالکوں کی اجازت کے بغیر جانوروں کا دودھ نکالنا	۵۱۴
مردار جانوروں کی کھال اور بتوں کی فروخت	۵۱۴
ہبہ کے بعد اس کو واپس لینا	۵۱۵

ابواب و مضامین	صفحہ
بیع عرایا اور اس کی اجازت	۵۱۵
نجش کی کراہیت اور اس کی تشریح	۵۱۷
ناپ تول کے وقت جھکاؤ رکھنا	۵۱۷
تنگ دست کے لئے قرضہ کی ادائیگی میں مہلت اور نرم روی	۵۱۷
تشریح حدیث اور مذہب احنافؒ	۵۱۸
بیع "منابذہ" اور "ملامسۃ" کا بیان	۵۱۸
غلہ وغیرہ کی قیمت کی پیشگی ادائیگی	۵۱۹
مشترکہ زمین میں سے حصہ دار حصہ کا بیچنا	۵۱۹
بیع "مخابرہ" اور "معاومہ" کا بیان	۵۲۰
بیوع میں ملاوٹ کرنا حرام ہے	۵۲۰
اونٹ یا کسی دوسرے جانور کو قرض لینا	۵۲۱
مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت	۵۲۲
اقوال اہل علم	۵۲۲
ابواب الاحکام	۵۲۳
قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ کی احادیث	۵۲۳
اجتہاد قاضی کا بیان جو خطا اور صواب دونوں ہوتا ہے	۵۲۴
قاضی کس طرح فیصلہ کرے	۵۲۴
عادل امام کے متعلق	۵۲۵
رعایا کے حاکم کے بارے میں	۵۲۵
غصہ کی حالت میں قاضی فیصلہ نہ کرے	۵۲۶
امراء کو تحفے تحائف دینا	۵۲۶
مقدمات میں رشوت لینے اور دینے کا بیان	۵۲۷
دعوت اور ہدیہ قبول کرنا	۵۲۷
حاکم کا فیصلہ کسی غیر مستحق کے لئے ہو تو غیر مستحق کا لینا	۵۲۷
مدعی کے لئے گواہ اور مدعا علیہ کے لئے قسم	۵۲۷
اگر گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا	۵۲۸

ابواب و مضامین	صفحہ
نبی کریم ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا	۵۲۸
توضیح حدیث اور مذاہب ائمہ	۵۲۹
ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کردے	۵۲۹
عمریٰ کا بیان	۵۳۱
عمریٰ کی تشریح اور اس کی صورتیں	۵۳۱
رقبیٰ کا بیان اور اس کی تشریح	۵۳۱
لوگوں کے درمیان صلح سے متعلق احادیث	۵۳۲
ہمسائے کی دیوار پر لکڑی رکھنا	۵۳۲
قسم دلانے والے کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے	۵۳۳
طریق میں اختلاف کی صورت میں کتنی چوڑائی رکھی جائے؟	۵۳۳
والدین کی جدائی کی صورت میں بچہ کو اختیار ہے	۵۳۳
باپ بیٹے کے مال میں سے لے سکتا ہے	۵۳۴
کسی سے کوئی چیز ٹوٹ جائے تو واپسی کا بیان	۵۳۴
مرد و عورت کی بلوغت کا بیان	۵۳۵
والد کی بیوی سے نکاح کرنا	۵۳۵
کھیتوں کو پانی دینے کا بیان	۵۳۵
توضیح حدیث	۵۳۶
جس شخص کے پاس غلام اور لونڈیوں کے علاوہ مال نہ ہو اور وہ موت کے وقت انہیں آزاد کردے	۵۳۶
رشتہ دار کا مالک ہوجانے سے وہ آزاد ہوجاتا ہے	۵۳۷
کسی کی زمین میں بغیر اجازت زراعت کرنا	۵۳۷
ہبہ اور اولاد کے درمیان مساوات رکھنا	۵۳۷
شفعہ کا بیان	۵۳۸
شفیع شفعہ کے وقت غائب ہو تو اس کا حکم	۵۳۸
جب حدود اور راستے متعین ہوجائیں تو شفعہ نہیں	۵۳۹
لقطہ اور گمشدہ اونٹ اور بکری کا بیان	۵۳۹
اس سلسلہ کی دوسری احادیث اور لقطہ کا حکم	۵۴۱
وقف سے متعلق احادیث	۵۴۲
حیوان اگر کسی کو زخمی کردے تو اس کا قصاص نہیں	۵۴۲
بنجر زمین کو آباد کرنے کا بیان	۵۴۳
موات کی توضیح و تشریح	۵۴۳
جاگیر دینے کا بیان	۵۴۳
درخت لگانے کی فضیلت کا بیان	۵۴۴
مزارعت کا بیان	۵۴۴
مزارعت کی تشریح اور اقوال علماء	۵۴۵
ابواب الدیات	۵۴۶
دیت میں اونٹوں کی مقدار کا بیان	۵۴۶
توضیح مسئلہ، دیت کی اقسام، اونٹ کی اقسام	۵۴۶
دیت میں دراہم کی مقدار کا بیان	۵۴۷
ایسے زخم جن میں ہڈی ظاہر ہوجائے ان کی دیت	۵۴۷
انگلیوں کی دیت	۵۴۸
معاف کردینے کا بیان	۵۴۸
جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو	۵۴۹
تفصیل مسئلہ مسلکِ احناف	۵۴۹
اقسام قتل کا بیان	۵۴۹
مؤمن کے قتل پر عذاب کی شدت کا بیان	۵۵۰
قیامت کے دن خون کے فیصلہ کا بیان	۵۵۰
باپ اگر بیٹے کو قتل کردے تو قصاص لیا جائے گا یا نہیں؟	۵۵۱
مسلمانوں کا خون صرف تین چیزوں سے حلال ہوتا ہے	۵۵۲
معاہد کو قتل کرنے کی ممانعت	۵۵۲
ولی مقتول کو قصاص اور معاف کرنے میں اختیار ہے	۵۵۲
مثلہ کی ممانعت	۵۵۲

ابواب ومضامین	صفحہ
حمل ضائع کرنے کی دیت	۵۵۴
مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے	۵۵۵
مسئلہ اور توضیح حدیث الباب	۵۵۶
کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے	۵۵۶
بیوی کو شوہر کی دیت میں سے ترکہ ملے گا	۵۵۶
قصاص کا بیان	۵۵۷
ملزم کو قید کرنے کا بیان	۵۵۷
مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا شخص شہید ہے	۵۵۷
قسامت کا بیان	۵۵۸
تفصیل قسامت	۵۵۸
ابواب الحدود	۵۵۹
جن لوگوں پر حد واجب نہیں ہوتی ان کا بیان	۵۵۹
حدود کو دفع کرنے کا بیان	۵۶۰
مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی	۵۶۰
تلقین فی الحدود کا بیان	۵۶۱
معترف کے اقرار سے رجوع کرنے سے حد ساقط ہو جاتی ہے	۵۶۱
توضیح وتشریح حدیث الباب	۵۶۲
حدود میں سفارش کی ممانعت	۵۶۳
رجم کی تحقیق	۵۶۳
رجم صرف شادی شدہ کے لئے ہے	۵۶۴
مندرجہ بالا مسئلہ سے متعلق	۵۶۵
اہل کتاب کے رجم کا بیان	۵۶۶
زانی کی جلاوطنی کا بیان	۵۶۶
حدود گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں	۵۶۶
باندیوں پر حدود قائم کرنا	۵۶۷

ابواب ومضامین	صفحہ
نشہ کرنے پر حد جاری کرنا	۵۶۸
شرابی کو کوڑے مارنے اور چار مرتبہ پینے پر قتل کا بیان	۵۶۸
کتنی قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا	۵۶۹
چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں ڈالنے کا بیان	۵۶۹
خائن، اچکے اور ڈاکہ کا بیان	۵۷۰
پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی وجہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا	۵۷۰
جہاد کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے	۵۷۰
بیوی کی باندی سے زنا کا حکم	۵۷۰
اگر کسی عورت سے زنا بالجبر کیا جائے	۵۷۱
جانور سے بدکاری کرنے والے کا بیان	۴۷۲
لواطت کرنے والے کی سزا	۵۷۲
مرتد کی سزا کا بیان	۵۷۳
جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار نکالے اس کی سزا	۵۷۳
جادوگر کی سزا	۵۷۴
غنیمت کا مال چرانے والے کی سزا کا بیان	۵۷۴
مخنث کہہ کر پکارنے والے کی سزا	۵۷۴
تعزیر کا بیان	۵۷۵
تعزیر کی تشریح وتوضیح	۵۷۵
ابواب الصَّید	۵۷۵
کتے کے شکار میں سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا ناجائز	۵۷۵
مجوسی کے کتے سے شکار کرنا	۵۷۶
باز کے شکار کا بیان	۵۷۷
شکار پر تیر چلانے کے بعد شکار غائب ہو جائے اور بعد میں ملے	۵۷۷
تیر لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پانے کا بیان	۵۷۷
معراض سے شکار کا حکم	۵۷۸

ابواب ومضامین	صفحہ
پتھر سے ذبح کرنے کا حکم	۵۷۸
بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر شکار کر کے کھانے کا حکم	۵۷۹
جنین کو ذبح کرنے کا بیان	۵۸۰
ذی ناب اور ذی مخلب کی حرمت	۵۸۰
زندہ جانور کا عضو کاٹنے کا بیان	۵۸۱
حلق اور لبہ سے ذبح کا بیان	۵۸۱
چھپکلی کو مارنے کا حکم	۵۸۱
سانپ کو مارنے کا حکم	۵۸۲
کتوں کو مارنے کا بیان	۵۸۲
کتا پالنے والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں	۵۸۳
بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کا حکم	۵۸۴
ناخن اور دانت وغیرہ سے مذبوح جانور کا حکم	۵۸۴
علماء احناف کا مذہب	۵۸۴
باب بلاعنوان	۵۸۴
ابواب الاضاحی	۵۸۵
قربانی کی فضیلت کے بیان میں	۵۸۵
دو مینڈھوں کی قربانی	۵۸۵
جس جانور کی قربانی مستحب ہے	۵۸۶
جس جانور کی قربانی جائز نہیں ہے	۵۸۶
جن جانوروں کی قربانی مکروہ ہے	۵۸۶
چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی	۵۸۷
قربانی میں شراکت کا بیان	۵۸۸
ایک بکری ایک گھر کے لئے کافی ہے	۵۸۹
نماز کے بعد قربانی کرنا	۵۹۰
تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے	۵۹۰
تین دن سے زیادہ کھانے کی اجازت	۵۹۰

ابواب ومضامین	صفحہ
فرع اور عتیرہ کا بیان	۵۹۱
عقیقہ کا بیان	۵۹۱
بچے کے کان میں اذان دینا	۵۹۲
عقیقہ کے بارے میں مختلف احادیث	۵۹۲
عشرہ ذی الحجہ میں ناخن وغیرہ کٹوانے کا بیان	۵۹۴
ابواب النذور والایمان	۵۹۵
اللہ کی نافرمانی میں نذر ماننا صحیح نہیں	۵۹۵
جو چیز ملکیت میں نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں	۵۹۶
غیر معین نذر کا کفارہ	۵۹۶
اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے پر قسم کھائے اور اس کام کے کرنے میں خیر دیکھے تو قسم توڑ دے	۵۹۶
کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ادا کرے	۵۹۶
قسم میں انشاء اللہ کہنا	۵۹۷
غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے	۵۹۷
چلنے کی استطاعت نہ ہونے کی باوجود نہ چلنے کی قسم کھانا	۵۹۸
نذر کی ممانعت	۵۹۹
نذر کو پورا کرنا	۵۹۹
آنحضرت ﷺ کی قسم کا بیان	۶۰۰
غلام آزاد کرنے کا ثواب	۶۰۰
اپنے خادم کو طمانچہ مارنے کا حکم	۶۰۰
میت کی طرف سے نذر پورا کرنے کا بیان	۶۰۱
آزاد کرنے کی فضیلت	۶۰۲
ابواب السیر	۶۰۲
جنگ سے قبل اسلام کی دعوت دینا	۶۰۲
شب خون مارنے اور حملہ کرنے کا بیان	۶۰۳
کفار کے گھروں کو آگ لگانا اور برباد کرنا	۶۰۴

ابواب ومضامین	صفحہ
مال غنیمت کا بیان	۶۰۴
گھوڑے کے لئے مال غنیمت میں حصہ	۶۰۵
لشکروں کا بیان	۶۰۵
مال فیٔ کسے دیا جائے	۶۰۵
کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا؟	۶۰۶
ذمی، مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہو تو کیا حکم ہے؟	۶۰۶
مشرکین کے برتن استعمال کرنا	۶۰۷
نفل کا بیان	۶۰۸
توضیح وتشریح حدیث	۶۰۸
کافر کو قتل کرنے والے کیلئے مقتول کا سلب اور سامان ہونا	۶۰۹
تقسیم سے قبل مال غنیمت کی فروخت کرنا	۶۰۹
قیدی، حاملہ عورتوں سے پیدائش سے قبل صحبت کی ممانعت	۶۰۹
مشرکین کے کھانے کا حکم	۶۱۰
قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا	۶۱۰
قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا	۶۱۰
عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت	۶۱۱
غلول کا بیان	۶۱۲
عورتوں کا جنگ میں شریک ہونا	۶۱۳
مشرکین کے ہدایا قبول کرنا	۶۱۳
سجدۂ شکر کا بیان	۶۱۴
عورت اور غلام کا امان دینا	۶۱۴
دھوکہ دہی کا بیان	۶۱۴
قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا	۶۱۵
کسی حکم کو پورا کرنا	۶۱۵
حلف کا بیان	۶۱۶
مجوسیوں سے جزیہ لینا	۶۱۶
ذمیوں کے مال میں سے کیا حلال ہے؟	۶۱۷

ابواب ومضامین	صفحہ
ہجرت کا بیان	۶۱۷
رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا	۶۱۷
بیعت توڑنے کا بیان	۶۱۸
غلام کی بیعت	۶۱۹
عورتوں کی بیعت	۶۱۹
بدر میں لڑنے والوں کی تعداد کا بیان	۶۱۹
خمس کا بیان	۶۲۰
تقسیم سے قبل مال غنیمت میں سے کچھ لینا	۶۲۰
اہل کتاب کو سلام کرنا	۶۲۰
مشرکین میں رہائش پذیر ہونے کی کراہت	۶۲۱
یہود ونصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دینے کا بیان	۶۲۱
آنحضرت ﷺ کے ترکہ کا بیان	۶۲۲
فتح مکہ کے وقت نبی کریم ﷺ کا فرمان	۶۲۳
قتال کا مستحب وقت	۶۲۳
طیرہ کا بیان	۶۲۴
جنگ کے متعلق آنحضرت ﷺ کی وصیت	۶۲۵
اس سلسلہ کی طویل حدیث	۶۲۵
ابواب فضائل الجہاد۔ فضائل جہاد	۶۲۶
جہاد کی فضیلت	۶۲۶
جہاد میں چوکیداری کرتے ہوئے موت آنے کی فضیلت	۶۲۷
دورانِ جہاد روزہ کی فضیلت	۶۲۷
جہاد میں مالی معاونت کی فضیلت	۶۲۸
مجاہدین کی خدمت کی فضیلت	۶۲۸
غازی کی تیاری اور تجہیز کی فضیلت	۶۲۹
جہاد میں قدموں کے گرد آلود ہونے کی فضیلت	۶۲۹
جہاد کے غبار کی فضیلت	۶۲۹

ابواب ومضامین	صفحہ
جہاد کرتے ہوئے بوڑھے ہو جانے کی فضیلت	۶۳۰
جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت	۶۳۰
جہاد میں تیر اندازی کی فضیلت	۶۳۱
جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت	۶۳۱
شہید کے ثواب کا بیان	۶۳۲
شہداء کی فضیلت اللہ کے نزدیک	۶۳۳
سمندر میں جہاد کی فضیلت	۶۳۴
ریاکاری یا دنیا کے لئے جہاد کرنا	۶۳۴
جہاد میں صبح وشام چلنے کی ہدایت	۶۳۵
بہترین لوگ کون ہیں؟	۶۳۶
شہادت کی دعا کرنا	۶۳۷
مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والوں پر اللہ کی مدد	۶۳۷
جہاد میں زخمی ہو جانے کی فضیلت	۶۳۸
کونسا عمل افضل ہے؟	۶۳۸
کونسا آدمی افضل ہے؟	۶۳۹
فضائل جہاد میں دوسری احادیث	۶۳۹
ابواب الجهاد	۶۴۱
اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت کی اجازت	۶۴۱
والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جانا	۶۴۲
ایک شخص کو بطور لشکر بھیجنا	۶۴۲
اکیلے سفر کی کراہت	۶۴۲
جنگ میں جھوٹ اور فریب کی اجازت	۶۴۳
آنحضرت ﷺ کے غزوات کی تعداد	۶۴۳
جنگ میں صف بندی اور ترتیب کا بیان	۶۴۳
جنگ کے وقت دعا کرنا	۶۴۴
جھنڈوں کا بیان (لواء)	۶۴۴

ابواب ومضامین	صفحہ
جھنڈوں کا بیان (رایۃ)	۶۴۴
شعار کا بیان	۶۴۵
آنحضرت ﷺ کی تلوار کا بیان	۶۴۵
جنگ کے وقت افطار کرنا (روزہ رکھنا)	۶۴۶
گھبراہٹ کے وقت نکلنا	۶۴۶
جنگ کے وقت ثابت قدم رہنا	۶۴۶
توضیح حدیث الباب	۶۴۷
تلواریں اور ان کی زینت	۶۴۷
زرہ کا بیان	۶۴۷
خود کا بیان	۶۴۸
گھوڑوں کی فضیلت	۶۴۸
خاص رنگ کے گھوڑوں کا بیان	۶۴۸
ناپسندیدہ گھوڑوں کا بیان	۶۴۹
گھڑ دوڑ کا بیان	۶۴۹
گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی کراہت	۶۵۰
فقراء مسلمین سے دعائے خیر کرانا	۶۵۰
گھوڑوں کے گلوں میں گھنٹیاں لٹکانا	۶۵۰
جنگ کا امیر مقرر کرنا	۶۵۱
امام کا بیان	۶۵۱
امام کی اطاعت کا بیان	۶۵۲
اللہ کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں	۶۵۲
جانوروں کو لڑانا اور چہرہ داغنا	۶۵۲
بلوغ کی حد اور مال غنیمت میں حصہ دینا	۶۵۳
شہید کے قرضہ کا بیان	۶۵۳
شہداء کی تدفین کا بیان	۶۵۴
مشورہ کا بیان	۶۵۴
کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے	۶۵۴

ابواب ومضامین	صفحہ
جہاد سے فرار ہونا	٦٥٥
سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرنا	٦٥٥
مال فئی کا بیان	٦٥٦
ابواب اللباس	٦٥٦
عن رسول اللہ ﷺ	٦٥٦
ریشم اور سونے کا بیان	٦٥٦
جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا	٦٥٧
باب بلا عنوان	٦٥٧
سرخ کپڑے پہننے کی اجازت	٦٥٧
کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مرد کے لئے کراہت	٦٥٨
پوستین پہننے کا بیان	٦٥٨
دباغت کے بعد مردار جانور کی کھال کا حکم	٦٥٨
کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت	٦٥٩
عورتوں کے دامن کی لمبائی	٦٦٠
اون کے کپڑے پہننا	٦٦٠
سیاہ عمامہ کا بیان	٦٦١
سونے کی انگوٹھی کی ممانعت	٦٦١
چاندی کی انگوٹھی کا بیان	٦٦٢
چاندی کا نگینہ پہننا	٦٦٢
دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	٦٦٢
انگوٹھی پر کچھ نقش کرانا	٦٦٣
تصویر کا بیان	٦٦٤
مصوروں کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا فرمان	٦٦٤
خضاب لگانے کا بیان	٦٦٤
لمبے بال رکھنا	٦٦٥
روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت	٦٦٥
سرمہ لگانے کا بیان	٦٦٦
صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی ممانعت	٦٦٦
مصنوعی بال جوڑنا	٦٦٦
ریشمی زین پوشی کی ممانعت	٦٦٧
آنحضرت ﷺ کے بستر مبارک کی تفصیل	٦٦٧
نئے کپڑے پہننے کی دعا	٦٦٨
جبہ پہننے کا بیان	٦٦٨
دانت پر سونا چڑھانے کا حکم	٦٦٩
درندوں کی کھال کے استعمال کی ممانعت	٦٦٩
آنحضرت ﷺ کی چپل کا بیان	٦٦٩
ایک چپل پہن کر چلنے کی کراہت	٦٦٩
مسئلہ بالا کی اجازت	٦٧٠
چپل کونسے پاؤں میں پہنی جائے	٦٧٠
کپڑوں میں پیوند لگانا	٦٧١
لوہے کی انگوٹھی کا بیان	٦٧٢
باب بلا عنوان	٦٧٣
ابواب الأطعمة	٦٧٣
آنحضرت ﷺ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے	٦٧٣
خرگوش کھانے کا بیان	٦٧٤
گوہ کے کھانے کا بیان	٦٧٤
بجو کھانے کا بیان	٦٧٤
گھوڑوں کا گوشت کھانا	٦٧٥
پالتو گدھوں کے گوشت کا حکم	٦٧٥
کفار کے برتنوں میں کھانے کا بیان	٦٧٦
چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو اس کا حکم	٦٧٦
بائیں ہاتھ سے کھانا پینا	٦٧٧

ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ
انگلیاں چاٹنا	۶۷۷	اونٹوں کا پیشاب پینے کا بیان	۶۸۸
گر جانے والے لقمہ کا بیان	۶۷۷	کھانا کھانے سے قبل اور بعد وضو کرنا	۶۸۸
کھانے کے درمیان سے کھانے کی کراہت	۶۷۸	کھانے سے قبل وضو نہ کرنا	۶۸۹
لہسن اور پیاز کھانے کی اجازت	۶۷۹	کدو کھانے کا بیان	۶۸۹
سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنا اور چراغ وغیرہ بجھانا	۶۸۰	تیل کا استعمال کرنا کھانے میں	۶۸۹
دو دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے کی کراہت	۶۸۰	باندی یا غلام کے ساتھ کھانا کھانا	۶۹۰
کھجور کی فضیلت	۶۸۰	کھانا کھلانے کی فضیلت	۶۹۰
کھانے کے بعد اللہ کی تعریف بیان کرنا	۶۸۱	رات کے کھانے کی فضیلت	۶۹۱
کوڑھی کے ساتھ کھانا کھانا	۶۸۱	کھانے کے وقت بسم اللہ کہنا	۶۹۱
مؤمن ایک آنت میں کھانا کھاتا ہے	۶۸۱	ہاتھوں میں چکنائی کی بو ہونے کی حالت میں سونا	۶۹۲
ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کافی ہونے کا بیان	۶۸۲	ایک دوسری حدیث	۶۹۲
ٹڈی کھانے کا بیان	۶۸۲	**ابواب الاشربة**	۶۹۳
جلالۃ کے گوشت اور دودھ کا حکم	۶۸۳	شراب پینے والے کا بیان	۶۹۳
مرغی کھانے کا بیان	۶۸۳	ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۶۹۴
سرخاب کا گوشت کھانے کا حکم	۶۸۴	جس شے کی بہت سی مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل بھی حرام ہے	۶۹۴
بھنا ہوا گوشت کھانا	۶۸۴	مشکوں میں نبیذ بنانے کا بیان	۶۹۵
تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت	۶۸۴	کدو کے تو بنے، سبز گھڑے اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانا	۶۹۵
آنحضرت ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنا	۶۸۵	توضیح حدیث الباب	۶۹۶
شوربا زیادہ کرنا	۶۸۵	مذکورہ برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت	۶۹۶
ثرید کی فضیلت کا بیان	۶۸۵	توضیح حدیث الباب	۶۹۶
گوشت نوچ کر کھانا	۶۸۶	مشک میں نبیذ بنانا	۶۹۶
چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی اجازت	۶۸۶	جن اشیاء سے نبیذ بنتی تھی ان کا بیان	۶۹۷
توضیح مسئلہ	۶۸۶	گدر اور تر کھجور کو ملا کر نبیذ بنانا	۶۹۷
آنحضرت ﷺ کا پسندیدہ گوشت	۶۸۶	سونے، چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت	۶۹۸
سرکہ کا بیان	۶۸۷	کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت	۶۹۸
تربوز کے ساتھ تر کھجور کھانا	۶۸۸	کھڑے ہو کر پینے کی اجازت	۶۹۹
ککڑی تر کھجور کے ساتھ کھانا	۶۸۸		

ابواب ومضامین	صفحہ
توضیح مسئلۃ الباب	۶۹۹
برتن میں پانی پیتے وقت سانس لینا	۶۹۹
دو سانس میں پانی پینا	۷۰۰
پینے کی چیز میں پھونک مارنا	۷۰۰
برتن میں سانس لینے کی کراہت	۷۰۱
مشک کے منہ سے پانی پینا	۷۰۱
اس کی اجازت	۷۰۱
داہنے ہاتھ والے پہلے پینے کے مستحق ہیں	۷۰۱
ساقی خود آخر میں پئے	۷۰۲
آنحضرت ﷺ کا پسندیدہ مشروب	۷۰۲
ابواب البر والصلة	۷۰۳
والدین کے ساتھ حسن سلوک	۷۰۳
والدین کے راضی کرنے کی فضیلت	۷۰۳
والدین کی نافرمانی اور ناراضگی کا بیان	۷۰۴
والد کے دوست کا اکرام کرنا	۷۰۴
خالہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا	۷۰۵
حق الوالدین	۷۰۵
قطع رحمی کا بیان	۷۰۶
صلہ رحمی کرنے کا بیان	۷۰۶
بیٹے کی محبت کا بیان	۷۰۷
بچوں پر شفقت کرنے کا بیان	۷۰۷
لڑکیوں کی پرورش کی فضیلت	۷۰۷
یتیم پر رحم کرنا	۷۰۹
بچوں پر رحم کرنا	۷۰۹
نصیحت کے متعلق	۷۱۱
مسلمان کا مسلمان پر شفقت کرنا	۷۱۱

ابواب ومضامین	صفحہ
مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا	۷۱۲
مسلمانوں سے عیب دور کرنا	۷۱۲
ترک ملاقات کی ممانعت	۷۱۳
بھائی کے ساتھ مروت کے ساتھ پیش آنا	۷۱۳
غیبت کے متعلق	۷۱۳
حسد کے متعلق	۷۱۴
آپس میں بغض رکھنے کی برائی	۶۱۴
آپس میں صلح کا بیان	۷۱۴
خیانت اور دھوکہ دہی کا بیان	۷۱۵
پڑوسی کے حقوق کا بیان	۷۱۶
خادم پر احسان کرنے کا بیان	۷۱۶
خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت	۷۱۷
خدام کو ادب سکھانا	۷۱۷
خادم کو معاف کرنے کا بیان	۷۱۷
اولاد کو ادب سکھانا	۷۱۸
ہدیہ قبول کر کے بدلہ میں کچھ دینا	۷۱۸
احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا	۷۱۹
نیک کاموں کے کرنے کا بیان	۷۱۹
منیحہ کا بیان	۷۲۰
راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا	۷۲۰
مجالس میں امانت کی اہمیت	۷۲۰
سخاوت کے متعلق روایت	۷۲۰
بخل کا بیان	۷۲۱
گھر والوں پر خرچ کرنا	۷۲۲
مہمان کا اکرام کرنا	۷۲۲
بیواؤں اور یتیموں کے لئے کوشش کرنا	۷۲۳
کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ کے ساتھ ملاقات کرنا	۷۲۳

ابواب ومضامین	صفحہ
سچ اور جھوٹ کا بیان	۷۲۴
فحش گوئی کے بیان میں حدیث رسول ﷺ	۷۲۴
لعنت بھیجنے کا بیان	۷۲۵
نسب کی تعلیم و تعلم کا بیان	۷۲۵
کسی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا کرنا	۷۲۶
گالی گلوچ کا بیان	۷۲۶
قول معروف کا بیان	۷۲۶
نیک مملوک (غلام) کی فضیلت	۷۲۷
معاشرت کا بیان	۷۲۷
بدگمانی کا بیان	۷۲۸
خوش مذاقی اور خوش طبعی کا بیان	۷۲۸
جھگڑے اور تکرار کا بیان	۷۲۹
حسن سلوک کا بیان	۷۳۰
محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنا	۷۳۰
تکبر اور کبر کا بیان	۷۳۰
حسن اخلاق سے متعلق احادیث	۷۳۱
احسان اور عفو و درگزر کا بیان	۷۳۲
مسلمان بھائیوں سے میل ملاقات کرنا	۷۳۳
حیاء کا بیان	۷۳۳
آہستگی اور عجلت کا بیان	۷۳۴
نرم دلی کا بیان	۷۳۴
مظلوم کی دعا کا بیان	۷۳۴
آنحضرت ﷺ کے اخلاق کا بیان	۷۳۵
حسن عہد کا بیان	۷۳۵
اخلاق عالیہ کے بارے میں احادیث	۷۳۶
لعن وطعن کا بیان	۷۳۶
غصہ کی زیادتی سے متعلق حدیث	۷۳۶

ابواب ومضامین	صفحہ
بڑوں کی تعظیم کرنا	۷۳۷
آپس کی ملاقات ترک کرنے والوں کا بیان	۷۳۷
صبر کرنے کا بیان	۷۳۷
ذی الوجہین (منہ پر طرفداری کرنے) کا بیان	۷۳۸
چغل خوری کرنے کا گناہ	۷۳۸
تامل اور کم گوئی کا بیان	۷۳۸
ان من البیان لسحراً۔ فرمان رسول اللہ ﷺ	۷۳۹
تواضع کا بیان	۷۳۹
ظلم کا بیان	۷۳۹
نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا	۷۳۹
مؤمن کی تعظیم کرنا	۷۴۰
تجربہ کا بیان	۷۴۰
جو شے اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا	۷۴۰
احسان کے بدلہ تعریف کرنا	۷۴۱
ابواب الطب	۷۴۱
پرہیز کا بیان	۷۴۱
دوا اور اس کی فضیلت	۷۴۲
مریض کو کیا کھلایا جائے؟	۷۴۲
مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے	۷۴۳
کلونجی کا بیان۔ حبۃ السوداء	۷۴۳
اونٹوں کا پیشاب پینے کا بیان	۷۴۳
زہر خورانی وغیرہ سے خودکشی کرنے کا بیان	۷۴۳
نشہ آور چیز سے علاج کرنا	۷۴۴
ناک میں دوا ڈالنا	۷۴۵
داغنے کی کراہیت کا بیان	۷۴۵
داغنے کے جواز کا بیان	۷۴۶

ابواب ومضامین	صفحہ
توضیح حدیث الباب	۷۴۶
حجامت (پچھنے) لگانے کا بیان	۷۴۶
مہندی سے دوا علاج کرنا	۷۴۷
جھاڑ پھونک اور دم کرنے کی کراہیت	۷۴۸
جھاڑ پھونک وغیرہ کرنے کی اجازت کا بیان	۷۴۸
توضیح مسئلۃ الباب	۷۴۹
معوذتین پڑھ کر پھونکنا	۷۴۹
نظر لگ جانے پر دم کرنے کا حکم	۷۴۹
نظر لگنا حق ہے	۷۵۰
مسئلۃ الباب کی وضاحت	۷۵۰
تعویذ، دم وغیرہ کر کے اجرت لینا	۷۵۰
دم اور ادویات کا بیان	۷۵۱
عجوہ اور کمأۃ کا بیان	۷۵۲
کاہن کی اجرت کا بیان	۷۵۳
گلے میں تعویذ وغیرہ ڈالنے کا بیان	۷۵۳
مسئلۃ الباب کی مزید تحقیق	۷۵۴
پانی سے بخار کم اور ہلکا کرنا	۷۵۴
بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا	۷۵۵
ذات الجنب کے علاج کا بیان	۷۵۵
سنا کے بیان میں	۷۵۶
شہد کا بیان	۷۵۶
رماد سے علاج کا بیان	۷۵۷
ابواب الفرائض	۷۵۸
میراث کی اصطلاحات	۷۵۸
ذوی الفروض	۷۵۹
عصبات	۷۶۰
ذوی الأرحام	۷۶۰
عینی بھائی بہن	۷۶۰
علاتی بھائی بہن	۷۶۰
اخیافی بھائی بہن	۷۶۰
جد صحیح	۷۶۰
جد فاسد	۷۶۰
جدہ صحیحہ	۷۶۰
جدہ فاسدہ	۷۶۰
ترکہ	۷۶۰
عول	۷۶۰
رد	۷۶۰
مناسخہ	۷۶۰
اولاد	۷۶۰
جدول سمجھنے کا طریقہ	۷۶۰
ذوی الأرحام کی اقسام اور ان کا حکم	۷۶۱
باب: مال وراثت کے حقدار وارث ہیں	۷۶۱
فرائض کی تعلیم کا بیان	۷۶۱
لڑکیوں کی میراث کا بیان	۷۶۱
بیٹیوں کے ساتھ پوتیوں کی میراث	۷۶۲
سگے بھائیوں کی میراث	۷۶۲
بیٹیوں اور بیٹوں کی میراث	۷۶۳
بہنوں کی میراث	۷۶۴
عصبات کی میراث	۷۶۴
دادا کی میراث	۷۶۴
دادی، نانی کی میراث	۷۶۵
باپ کی موجودگی میں دادی کی میراث	۷۶۵
ماموں کی میراث	۷۶۶

ابواب ومضامین	صفحہ
جس کی اس حالت میں موت آئے کہ وارث کوئی نہ ہو	۷۶۶
مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں	۷۶۷
قاتل کو میراث سے محروم کرنا	۷۶۸
شوہر کی دیت میں سے بیوی کا حصہ دینا	۷۶۸
میراث ورثاء کی اور دیت عصبہ پر واجب الادا ہے	۷۶۸
جو شخص کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہو	۷۶۹
جو شخص ولاء کا وارث نہیں ہوتا	۷۶۹
حدیث ثانی متعلقہ مسئلہ بالا	۷۶۹
ابواب الوصایا	۷۷۰
ثلث ۳/اموال کی وصیت	۷۷۰
وصیت کی ترغیب کا بیان	۷۷۱
آنحضرت ﷺ نے وصیت نہیں کی	۷۷۱
وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں	۷۷۲
قرض وصیت پر مقدم ہوگا	۷۷۳
موت کے وقت صدقہ کرنا یا غلام آزاد کرنا	۷۷۳
باب بلا عنوان	۷۷۳
ابواب الولاء والهبة	۷۷۴
ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے	۷۷۴
ولاء بیچنے یا ہبہ کرنے کی ممانعت	۷۷۴
باپ اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی کو باپ یا معتق کہنا	۷۷۵
جو شخص اپنے بیٹے کی نسبت کا انکار کردے	۷۷۵
قیافہ شناس کا بیان	۷۷۶
آنحضرت ﷺ کا ہدیہ کی ترغیب دلانا	۷۷۶
ہدیہ دینے یا ہبہ کے بعد واپس لینا	۷۷۶
حدیث ثانی متعلقہ مسئلہ بالا	۷۷۷

ابواب ومضامین	صفحہ
ابواب القدر	۷۷۷
توضیح مسئلہ تقدیر	۷۷۷
تقدیر کے مسئلہ میں بحث سے ممانعت	۷۷۸
توضیح اشکال	۷۷۸
بدبختی اور نیک بختی کے متعلق	۷۷۸
اعمال کی مقبولیت کا مدار خاتمہ پر ہے	۷۷۹
ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے	۷۸۰
توضیح حدیث الباب	۷۸۰
تقدیر کو صرف دعا ہی لوٹا سکتی ہے	۷۸۱
توضیح مسئلۃ الباب	۷۸۱
لوگوں کے قلوب اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں	۷۸۱
اللہ نے جنتیوں اور دوزخیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے	۷۸۱
عدویٰ، صفر اور ہامہ کی نفی	۷۸۳
تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا	۷۸۳
ہر شخص کی موت اس کی مقررہ جگہ پر آتی ہے	۷۸۴
رقیہ اور دوا تقدیر کو رد نہیں کر سکتے	۷۸۴
فرقہ قدریہ کا بیان	۷۸۴
رضاء بالقضاء کا بیان	۷۸۵
باب بلا عنوان	۷۸۵
ابواب الفتن	۷۸۷
تین جرموں کے علاوہ خون مسلم حرام ہے	۷۸۷
جان و مال کی حرمت	۷۸۸
کسی مسلمان کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے کی ممانعت	۷۸۸
مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت	۷۸۹
ننگی تلوار لینے دینے کی ممانعت	۷۸۹
جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے	۷۸۹

ابواب ومضامین	صفحہ
جماعت کی پابندی کرنا	۷۹۰
منکرات کو نہ روکنے پر اللہ کا عذاب نازل ہونا	۷۹۱
توضیح حدیث الباب	۷۹۱
امر بالمعروف نہی عن المنکر	۷۹۲
برائی ختم کرنے کے درجے	۷۹۲
باب متعلقہ مسئلہ بالا	۷۹۳
ظالم سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا سب سے افضل جہاد ہے	۷۹۳
نبی کریم ﷺ کا امت کے لئے تین دعائیں مانگنا	۷۹۴
جو شخص زمانہ فتنہ میں موجود ہو اس کے لئے کیا حکم ہے	۷۹۵
امانت داری کا اٹھ جانا	۷۹۵
امم سابقہ کی عادت کا اس امت میں ہونا	۷۹۶
درندوں کے کلام کا بیان	۷۹۶
چاند کے پھٹنے کا بیان	۷۹۷
زمین میں دھنسنے کا بیان	۷۹۷
توضیح۔ علاماتِ قیامت کا بیان	۷۹۸
دابۃ الارض کا خروج	۷۹۸
یاجوج وماجوج کا خروج	۷۹۸
آگ کا خروج	۷۹۸
دھوئیں کا چھانا	۷۹۸
تیز ہوا کا چلنا	۷۹۸
دھنسنے کا عذاب	۷۹۸
سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	۷۹۹
خروج یاجوج وماجوج	۷۹۹
خوارج کا بیان	۸۰۰
اثرہ کا بیان	۸۰۰
آپ ﷺ کا صحابہؓ کو قیامت تک کی خبریں دینا اور اس سلسلہ کی طویل حدیث	۸۰۲
اہل شام کی فضیلت	۸۰۳
حضور ﷺ کی حدیث باہمی قتل سے متعلق	۸۰۳
ایک فتنہ جو اندھیری راتوں کی طرح ہوگا	۸۰۴
قتل کا بیان	۸۰۵
لکڑی کی تلوار بنانے کا حکم	۸۰۶
قیامت کی علامات	۸۰۷
آنحضرت ﷺ کی بعثت قرب قیامت کی نشانی ہے	۸۰۹
ترکوں سے جنگ کا بیان	۸۱۰
کسریٰ کی ہلاکت کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا	۸۱۰
حجاز سے آگ نکلنے سے قبل قیامت قائم نہیں ہوگی	۸۱۱
تیس کذاب ظاہر ہونے سے قبل قیامت کا نہ آنا	۸۱۱
بنو ثقیف کے کذاب اور مبیر کا بیان	۸۱۱
تیسری صدی کے متعلق حدیث	۸۱۲
خلفاء کا بیان	۸۱۲
خلافت کا بیان	۸۱۳
خلفاء قیامت تک قریش ہی میں سے ہوں گے	۸۱۴
گمراہ حکمرانوں کا بیان	۸۱۴
مہدی کا بیان	۸۱۵
عیسیٰ بن مریم کے نزول کا بیان	۸۱۶
دجال کے بیان سے متعلق احادیث	۸۱۶
دجال کا خروج کہاں سے ہوگا	۸۱۷
دجال کے نکلنے کی نشانیاں	۸۱۸
فتنہ دجال کا بیان	۸۱۸
صفات دجال کا بیان	۸۲۱
دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا	۸۲۲
حضرت عیسیٰؑ بن مریم دجال کو قتل کریں گے	۸۲۲
ابن صیاد کا بیان	۸۲۳

ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ
توضیح احادیث باب	۸۲۳	توضیح مسئلۃ الباب	۸۳۸
باب بلاعنوان	۸۲۶	خواب بیان کرنے میں جھوٹ بولنے والا شخص	۸۳۸
ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت	۸۲۷	باب بلاعنوان	۸۳۸
فتن سے متعلق دوسری احادیث	۸۲۸	باب بلاعنوان	۸۳۸
توضیح حدیث حذیفہؓ	۸۳۰	ترازو اور ڈول کا بیان	۸۳۹
فتنوں کے بارے میں مختلف احادیث	۸۳۱	توضیح حدیث الباب	۸۴۰
ابواب الرؤیا	۸۳۳	حدیث عبداللہ بن عمرؓ	۸۴۰
مؤمن کا خواب نبوت کا ۴۶واں حصہ ہے	۸۳۳	توضیح حدیث بالا	۸۴۰
نبوت کے ختم اور مبشرات کے باقی رہنے کا بیان	۸۳۴	تعبیر الرؤیا سے متعلق مختلف احادیث اوران کی توضیح	۸۴۱
توضیح حدیث الباب	۸۳۵	**ابواب الشهادات**	۸۴۳
آنحضرت ﷺ کا فرمان اپنی رویت سے متعلق	۸۳۶	توضیح برائے ضابطہ شہادت	۸۴۳
خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھنے والے کے لئے حکم	۸۳۶	گواہی اور شہادت کے بارے میں قرآن حکیم کی ہدایت	۸۴۳
توضیح حدیث الباب	۸۳۶	جھوٹی شہادت کا بیان	۸۴۴
خواب کی تعبیر کا بیان	۸۳۸	شہادت اور گواہی کے متعلق آنحضرت ﷺ کے مختلف ارشادات	۸۴۴

جامع ترمذی شریف

جلد اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طہارت سے متعلق آنحضرت ﷺ سے مروی احادیث

باب ۱ ۔ مَاجَآءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

۱ ۔ حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد انا ابوعوانة عن سمار بن حرب ح قال وناهناد نا وكيع عن اسرائيل عن سماك عن مصعب ابن سعد عن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِطُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ وَقَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ

باب ۱۔ کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی۔

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی نماز بغیر طہارت کے اور کوئی صدقہ خیانت کے مال سے قبول نہیں ہوتا۔ نیز ہناد اپنی روایت میں بغیر طہور کی جگہ الّا بطہور نقل کرتے ہیں۔

ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس باب میں اصح اور احسن ہے۔ اس باب میں ابوالمیلح بن اسامہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوالمیلح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ابوالمیلح اسامہ کا نام عامر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام زید بن اسامہ بن عمیر الہذ ی ہے۔

باب ۲ ۔ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

۲ ۔ حدثنا اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نا معن بن عیسیٰ نا مالك بن انس ح وحدثنا قتيبة عن مالك عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ اَوْ نَحْوِ هٰذَا وَ اِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

باب ۲۔ وضو کی فضیلت

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان یا فرمایا مؤمن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ (یا اس طرح فرمایا) دھل جاتے ہیں جو اس کی آنکھوں سے سرزد ہوئے ہوتے ہیں اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ان سے سرزد ہونے والی تمام خطائیں پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک بھی سہیل سے، وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ سہیل کے والد ابو صالح کا نام ذکوان اور کنیت ابو صالح السمان (گھی بیچنے والا) ہے۔ ابو ہریرہؓ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عبد شمس اور بعض جن میں بخاری بھی شامل ہیں، کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو ہے اور یہی صحیح ہے۔ اس باب میں عثمانؓ، ثوبانؓ، صنابحؓ، عمرو بن عبسہؓ، سلیمانؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ صنابحی جو کہ حضرت صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں انہیں حضور ﷺ

سے سماع نہیں۔ کیوں کہ یہ شرفِ ملاقات کی غرض سے سفر ہی میں تھے کہ حضور ﷺ کی وفات ہوگئی۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ دوسرے صنابحی صنابح بن اعسر احمسیؓ ہیں یہ صحابی ہیں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں قیامت کے دن اور امتوں پر تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کرنے والا ہوں لہٰذا میرے بعد آپس میں نہ لڑنا۔

باب ۳۔ مَا جَآءَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

باب ۳۔ طہارت نماز کی کنجی ہے۔

۳۔ حدثنا هنا دو قتيبة ومحمود بن غيلان قالوانا وكيع عن سفيان وثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن نا سفيان عن عبدالله بن محمد بن عقيل بن محمد ابن الحنفية عن عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: طہارت نماز کی کنجی ہے اس کی تحریم تکبیر اور تحلیل سلام ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ اس باب کی اصح اور احسن حدیث ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل صدوق (سچے) ہیں بعض محدثین نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ امام احمد، اسحاق اور حمیدی، عبداللہ بن محمد بن عقیل کو حجت تسلیم کرتے ہیں۔ بخاری کہتے ہیں ان کی حدیث صحت کے قریب ہے۔ اس باب میں جابرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔

باب ٤۔ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب ۴۔ قضائے حاجت کے لئے جاتے ہوئے پڑھنے کی دُعا۔

۵۔ حدثنا قتيبة وهناد قالا نا وكيع عن شعبة عن عبدالعزيز بن صهيب عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِالْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے ہوئے فرماتے: ''اللهم انی اعوذبك'' (اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں) شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اور مرتبہ فرمایا: اعوذبالله من الخبث والخبيث اوالخبث والخبائث (میں شر سے اور اہل شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یا فرمایا ناپاک مذکر جنوں اور ناپاک مؤنث جنوں سے۔)

اس باب میں علیؓ، زید بن ارقمؓ، جابرؓ اور ابن مسعودؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث انسؓ اس باب میں اصح اور احسن ہے جب کہ زید بن ارقم کی روایت میں اضطراب ہے۔ ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ، قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر سعید، قاسم بن عوف شیبانی سے اور وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں۔ ہشام، قتادہ سے اور وہ بھی زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں۔ شعبہ اور معمر نے اسے قتادہ سے اور انہوں نے نضر بن انسؓ سے نقل کیا ہے۔ شعبہؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق سوال کیا تو کہنے لگے کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے دونوں سے نقل کیا ہو۔

۵۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبى نا حماد بن زيد عن عبدالعزيز بن صُهَيْب عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ بیت الخلاء جاتے تو فرماتے: اللهم انى اعوذبك من الخبث

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

والخبائث۔ (اے اللہ میں ناپاکی اور بُرے کاموں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

امام ترمذی اس حدیث کو حسن صحیح کہتے ہیں۔

باب ٥۔ مَا یَقُوْلُ اِذَاخَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ۔

باب۵۔ بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دُعا

٦۔ حدثنا محمد بن حمید بن اسمٰعیل نا مالك بن اسماعیل عن اسرائیل عن یوسف بن ابی بردة عن ابیه عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔

۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے ''غفرانك'' (اے اللہ میں تیری بخشش کا طلبگار ہوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اس لیے کہ ہم اسے اسرائیل کی روایت کے علاوہ کسی روایت سے نہیں جانتے اور اسرائیل، یوسف بن ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو بردہ بن ابو موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس الاشعری ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث کے سوا کسی اور حدیث کا مجھے علم نہیں۔

باب٦۔ فِی النَّهْیِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ

باب۶۔ قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُخ ہونے کی ممانعت

٧۔ حدثنا سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی نا سفیان ابن عیینة عن الزهری عن عطاء بن یزید اللیثی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِیْضَ قَدْ بُنِیَتْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

۷۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف رُخ نہ کرو اور نہ پُشت بلکہ مغرب یا مشرق کی طرف رخ کیا کرو۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب ہم شام گئے تو دیکھا کہ بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے تھے لہٰذا ہم رخ پھیر لیتے اور استغفار کرتے۔

اس باب میں عبداللہ بن حارثؓ اور معقل بن ابی ہیثمؓ (جنہیں معقل بن ابی معقل بھی کہتے ہیں) ابو ہریرہؓ، ابوامامہؓ اور سہل بن حنفی سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابوایوب اس باب میں احسن واصح ہے۔ ابوایوبؓ کا نام خالد بن زیدؓ اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب الزہری ہے ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ ابو ولید مکی کا کہنا ہے کہ شافعیؒ نے حضور ﷺ کے اسی قول کے متعلق فرمایا کہ یہ حکم جنگل کا ہے جب کہ اسی مقصد کیلئے بنے ہوئے بیت الخلاء میں قبلہ رُو ہونے کی اجازت ہے، اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ احمد بن حنبلؒ کے نزدیک قبلے کی طرف پشت کرنا جائز اور رُخ کرنا منع ہے خواہ بیت الخلاء ہو یا صحراء۔

توضیح:۔ یہ حکم مدینہ منورہ کا ہے اس لئے کہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے۔ (مترجم)

باب ٧۔ مَاجَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب۷۔ قبلہ رو ہونے اور پشت کرنے کا جواز

٨۔ حدثنا محمد بن بشارو محمد بن المثنیٰ قالانا وهب بن جریرنا ابی عن محمد بن اسحٰق عن ابان

۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُو ہونے سے منع فرمایا۔ پھر میں نے

بن صالح عن مجاهد عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

آپ ﷺ کی وفات سے ایک سال پہلے آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا۔

اس باب میں عائشہؓ، ابوقتادہ اور عمارؓ سے بھی احادیث منقول ہیں امام ترمذی کہتے ہیں۔ حدیث جابرؓ اس باب میں حسن غریب ہے۔ یہ حدیث ابن لہیعہ ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو قبلہ رُو ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ ہمیں اس کی خبر قتیبہ نے دی وہ اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جابرؓ کی حدیث ابن لہیعہ کی حدیث سے اصح ہے ابن لہیعہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں انہیں یحییٰ بن سعید قطان ضعیف کہتے ہیں۔ ہناد، عبدہ سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ اپنے چچا واسع بن حبان اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں حضرت حفصہؓ کے گھر پر چڑھا تو رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ان کا رخ شام اور پشت قبلے کی طرف تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک حضرت ابوایوبؓ کی روایت راجح اور اسی پر فتویٰ ہے لہٰذا نہ قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز ہے اور نہ پشت۔ اس لئے کہ یہ باتفاق محدثین اصح مافی الباب اور قولی ہے جب کہ مخالف روایات فعلی ہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ ایسی روایت میں تعارض کے وقت قولی احادیث کو ترجیح دی جائے گی۔ پھر ابوایوبؓ کی روایت واضح اور مخالف روایات غیر واضح ہیں کیونکہ ان میں بہت سے احتمالات ہیں۔

۱۔ احتمال ہے کہ آپ ﷺ کی پشت مبارک درحقیقت قبلہ کی طرف نہ ہو لیکن آپ ﷺ نے ابن عمرؓ کو دیکھ کر بتقاضۂ حیا اپنی ہیئت بدلی ہو۔

۲۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ آپ ﷺ کی پشت مبارک پوری طرح قبلہ کی طرف نہ ہو بلکہ تھوڑے سے منحرف ہوں اور حضرت ابن عمرؓ دور سے اس معمولی انحراف کا ادراک نہ کر سکے ہوں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۔ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

باب ۸۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

۹۔ حدثنا علی بن حجر انا شریك عن المقدام بن شریح عن ابیه عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا۔

۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: اگر کوئی کہے کہ حضور ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کی تصدیق نہ کرو کیوں کہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔

اس باب میں عمرؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے۔ عمرؓ کی حدیث عبدالکریم بن ابی المخارق سے منقول ہے۔ وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور ابن عمرؓ، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔ پھر میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ اس حدیث کو عبدالکریم ابن ابی المخارق نے مرفوع نقل کیا ہے لیکن ایوب سختیانی انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ نیز وہ محدثین کے نزدیک بھی ضعیف ہیں۔ عبیداللہ، نافع سے اور وہ ابن عمر سے نقل کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں جب سے مسلمان ہوا کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ یہ حدیث عبدالکریم کی حدیث سے اصح ہے جب کہ حدیث بریدہ غیر محفوظ ہے۔ اس باب میں نہی سے مراد نہی تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا تہذیب سے ناآشنا ہونے کی دلیل ہے۔

باب ۹۔ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب ۹۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا جواز

۱۰۔ حدثنا هناد نا وكيع عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِاَتَاَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِیْ حَتّٰی كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ۔

۱۰۔ ابووائل سے منقول ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور اس پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی لایا اور پیچھے ہٹنے لگا۔ لیکن حضور ﷺ نے مجھے بلایا۔ یہاں تک کہ میں بالکل ان کے نزدیک پہنچ گیا (پیچھے) پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ منصور اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے اور انہوں نے حذیفہؓ سے اعمش ہی کی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ حماد بن ابی سلیمان، عاصم بن بہدلہ ابووائل سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابووائل کی حدیث حذیفہؓ سے اصح ہے اور اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو جائز کہا ہے۔

مسئلہ: اس حدیث اور حضرت عائشہؓ کی حدیث میں تعارض نہیں ہے کیوں کہ حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کی عادت بیان کی ہے اور ایک مرتبہ سے خلاف عادت پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا۔ پھر ممکن ہے کہ حضرت عائشہؓ اس واقعے سے بے خبر ہوں کیوں کہ یہ گھر سے باہر کا واقعہ ہے یہ بھی ممکن ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی وجہ کپڑوں کو گندگی سے پاک رکھنا ہو۔ یا گھٹنے میں زخم کی وجہ سے آپ کے لیے بیٹھنا مشکل ہو۔ (مترجم)

باب ۱۰۔ فِی الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب ۱۰۔ قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا

۱۱۔ حدثنا قتيبة نا عبدالسلام بن حرب عن الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰی يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ۔

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑے نہ اٹھاتے جب تک زمین کے بالکل قریب نہ ہو جاتے۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں: محمد بن ربیعہ بھی اعمش سے اور وہ حضرت انسؓ سے اس حدیث کو ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔ پھر وکیع اور حماد نے اعمش سے روایت کیا ہے کہ اعمش نے کہا کہ ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جب حضور ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے نزدیک نہ ہو جاتے۔ یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اعمش نے انس بن مالکؓ یا کسی بھی صحابی سے کوئی حدیث نہیں سنی اور اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہے اور کنیت ابومحمد تھی۔

باب ۱۱۔ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ۔

باب ۱۱۔ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

۱۲۔ حدثنا محمد بن ابی عمر المكی ناسفيان بن عيينة عن معمر عن يحيیٰ بن ابی كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

۱۲۔ عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے آلہ تناسل کو داہنے ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ، سلیمانؓ، ابوہریرہؓ اور سہل بن حنیف سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوقتادہ کا نام حارث بن ربعی ہے۔ اہل علم اسی حکم پر عمل کرتے ہوئے سیدھے ہاتھ سے استنجاء کو مکروہ کہتے ہیں۔

باب ۱۲۔ اَلْاِسْتِنْجَآءِ بِالْحِجَارَةِ۔

۱۳۔ حدثنا هنّاد نا ابومعاوية عن الاعمش عن ابراهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَآءَ ةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْبِبَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْبِعَظْمٍ۔

باب ۱۲۔ پتھروں سے استنجاء کرنا چھونے سے منع فرمایا۔

۱۳۔ عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلمان رضی اللہ عنہ فارسی سے کہا گیا تمہارے نبی ﷺ نے تو تمہیں ہر چیز سکھائی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں آپ ﷺ نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُو ہونے سے منع کیا، داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے، تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے اور گوبر یا لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔

اس باب میں عائشہؓ، خزیمہ بن ثابت، جابر اور خلاد بن سائب سے بھی احادیث منقول ہیں۔ خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ابوعیسیٰ کہتے ہیں: سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہی قول صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہے ان کی رائے میں اگر پیشاب یا پاخانہ کا اثر پانی کے بغیر ختم ہو جائے تو پتھروں سے ہی استنجا کافی ہے۔ ثوری، ابن مبارک شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۱۳۔ اَلْاِسْتِنْجَآءِ بِالْحَجَرَيْنِ

۱۴۔ حدثنا هناد وقتيبة قالا نا وكيع عن اسرائيل عن ابى اسحاق عن ابى عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِيْ ثَلَاثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَ رَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا الرِّجْسُ۔

باب ۱۳۔ دو پتھروں سے استنجا کرنا۔

۱۴۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ قضائے حاجت کے لئے نکلے تو فرمایا: میرے لئے تین پتھر تلاش کرو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دو پتھروں اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پتھر لے لئے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور کہا کہ یہ ناپاک ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: قیس بن ربیع ابواسحٰق سے وہ ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے اسرائیل کی حدیث کی طرح ہی نقل کرتے ہیں۔ معمر اور عمار بن زریق بھی ابواسحاق سے وہ علقمہؓ سے اور وہ عبداللہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہیر، ابواسحاق سے وہ عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ اپنے والد اسود بن یزید سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ ان میں سے کونسی روایت اصح ہے تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے امام بخاریؒ سے پوچھا انہوں نے بھی کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ شاید ان کے نزدیک زہیر کی حدیث اصح ہے وہ ابواسحٰق سے وہ عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی کتاب میں بھی تحریر کیا ہے۔ اس باب میں میرے نزدیک اصح حدیث اسرائیل اور قیس کی ہے۔ وہ ابواسحٰق، وہ ابوعبیدہ اور وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ اسرائیل، ابواسحٰق کی روایت میں اور لوگوں کی نسبت اثبت اور احفظ ہیں۔ ان کی روایت کی متابعت قیس بن ربیع نے کی ہے میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنی کو کہتے ہوئے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے تھے کہ مجھ سے سفیان ثوری کی ابواسحٰق سے منقول جو احادیث فوت ہو گئیں اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر تکیہ کیا اس لیے کہ وہ ان کو پورا پورا بیان کرتے تھے۔ ابواسحٰق کہتے ہیں: زہیر کی روایات ابی اسحاق سے زیادہ قوی نہیں کیوں کہ زہیر کا ان سے سماع آخر وقت میں ہوا۔ میں نے احمد بن حسن کو کہتے ہوئے سنا کہ احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ جب تم زائدہ اور زہیر کی حدیث سنو تو کسی اور سے سننے کی پرواہ نہ کرو۔ اِلّا یہ کہ وہ ابواسحٰق سے مروی ہو۔ ابواسحٰق کا نام عمرو بن عبداللہ السبیعی الہمدانی ہے۔ ابوعبیدۃ بن

عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ان کا نام ہمیں معلوم نہیں۔ محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ عمرو بن مرہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمرو نے ابو عبیدہ بن عبداللہ سے پوچھا کیا تمہیں عبداللہ سے سنی ہوئی کچھ باتیں یاد ہیں تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔

باب ۱۴ ۔ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

۱۵ ۔ حدثنا هناد نا حفص بن غياث عن داؤد بن ابی هند عن الشعبی عن عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

باب۱۴۔ جن چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

۱۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گوبرا اور ہڈی سے استنجا نہ کرو۔ اس لئے کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، سلمانؓ، جابرؓ اور ابن عمرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: کہ یہ حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم وغیرہ سے بھی منقول ہے وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ لیلۃ الجن میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے پوری حدیث کو بیان کیا۔ شعبی کہتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کیوں کہ وہ تمہارے جن بھائیوں کی غذا ہے۔ اسمٰعیل کی روایت حفص بن غیاث سے اصح ہے اور اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہیں پھر اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۵ ۔ اَلْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَآءِ

۱۶ ۔ حدثنا قتيبة ومحمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب قالا ثنا ابو عوانة عن قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَا جَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَآءِ فَاِنِّىْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ۔

باب۱۵۔ پانی سے استنجاء کرنا

۱۶۔ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (عورتوں سے) فرمایا: کہ اپنے شوہروں سے کہو کہ وہ پانی سے استنجا کیا کریں۔ کیوں کہ مجھے ان سے شرم آتی ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

اس باب میں جریرؓ بن عبداللہ البجلی، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہلِ علم کا عمل ہے کہ وہ پانی سے استنجا کرنے کو اختیار کرتے ہیں گو کہ پتھروں سے استنجا کرنا بھی کافی ہے لیکن پانی کے استعمال کو مستحب اور افضل سمجھتے ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۶ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِى الْمَذْهَبِ

باب۱۶۔ رسول اللہ ﷺ کا قضائے حاجت کے لئے دور جانا۔

۱۷ ۔ حدثنا محمدبن بشار نا عبدالوهاب الثقفی عن محمد بن عمرو عن ابی سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ

۱۷۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے قضائے حاجت کا ارادہ کیا تو بہت دور گئے۔

سَفَرٍ فَاَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجَتَہٗ فَاَبْعَدَ فِی الْمَذْھَبِ۔

اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قراد، ابوقتادہ، جابر، یحیٰ بن عبید سے بھی روایت ہے۔ یحیٰ اپنے والد، ابوموسیٰ، ابن عباس اور بلال بن حارث سے روایت کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضور ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ پیشاب کرنے کے لیے جگہ تلاش کرنے کا اہتمام اس طرح فرماتے جس طرح کہ آرام کے لیے جگہ ڈھونڈنے کا اہتمام فرماتے۔ ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری ہے۔

باب ۱۷۔ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْبَوْلِ فِی الْمُغْتَسَلِ

باب ۱۷۔ غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

۱۸۔ حدثنا علیُّ بن حجر واحمد بن محمد بن موسی قالا انا عبداللّٰہ بن المبارك عن معمر عن اشعث عن الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِیْ مُسْتَحَمِّہٖ وَقَالَ اِنَّ عَامَّۃَ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ۔

۱۸۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص غسلخانے میں پیشاب کرے۔ اس لئے کہ عموماً وسوسہ اسی سے ہوتا ہے۔

اس باب میں ایک اور صحابی بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اوراشعث بن عبداللہ کے علاوہ کسی اور طریق سے اس کے مرفوع ہونے کا ہمیں علم نہیں۔ انہیں اشعث اعمٰی کہتے ہیں۔ بعض علماء غسلخانہ میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اکثر وساوس اسی سے ہوتے ہیں جب کہ بعض اہل علم جن میں ابن سیرین بھی ہیں اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ عموماً وسوسہ اسی سے ہوتا ہے تو فرمایا؛ ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ابن مبارک بھی غسل خانے میں پیشاب کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں بشرطیکہ پانی بہادیا جائے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے حبان سے اور انہوں نے ابن مبارک کے حوالے سے بیان کی ہے۔

باب ۱۸۔ مَاجَآءَ فِی السِّوَاكِ

باب ۱۸۔ مسواک کا حکم

۱۹۔ حدثنا ابو کریب ثناعبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے زید بن خالدؓ سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے نقل کی ہے ابوسلمہ کی ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالدؓ کی نبی ﷺ سے منقول احادیث دونوں ہی میرے نزدیک صحیح ہیں۔

۲۰۔ حدثنا ھناد نا عبدۃ عن محمد بن اسحق عن محمد بن اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ

۲۰۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا یہ قول نقل کیا کرتے تھے کہ اگر اپنی امت پر مشقت

الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُبْنُ خَالِدٍ يَّشْهَدُ الصَّلَوٰتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے اور عشاء کی نماز، رات کے تہائی حصے تک مؤخر کرنے کا ضرور حکم دیتا۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب زید رضی اللہ عنہ نماز کے لئے مسجد میں آتے تو مسواک ان کے کان پر ایسی ہوتی جیسے کاتب کا قلم ہوتا ہے اور اس وقت تک نماز نہ پڑھتے، جب تک مسواک نہ کر لیتے پھر اسے اسی جگہ رکھ لیتے۔

باب ۱۹۔ مَاجَآءَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

باب ۱۹۔ جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے۔

۲۱۔ حدثنا ابوالولید احمد بن بکار الدمشقی من ولد یسربن ارطاۃ صاحب النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم قال نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی سلمۃ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

۲۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں کوئی رات کی نیند سے جاگے تو اپنے ہاتھ کو دو یا تین مرتبہ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے۔ اس لئے کہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گذاری۔

اس باب میں ابن عمرؓ، جابرؓ اور حضرت عائشہؓ سے احادیث منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شافعی کہتے ہیں: میں ہر نیند سے بیدار ہونے والے کے لیے ہاتھ دھونا بہتر سمجھتا ہوں۔ اگر وہ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال لے تو مکروہ ہے لیکن اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا الا یہ کہ اس کے ہاتھ پر نجاست لگی ہو۔ احمد بن حنبل کے نزدیک رات کی نیند سے بیدار ہونے والا اگر برتن میں ہاتھ ڈال دے تو پانی بہا دینا بہتر ہے جب کہ اسحاق کہتے ہیں کہ کسی بھی وقت نیند سے بیدار ہو کر ہاتھ دھونے سے پہلے پانی میں نہ ڈالا جائے۔

مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک اس مسئلے میں تفصیل ہے۔ اگر ہاتھوں پر نجاست لگنے کا خیال ہو تو اس کے باوجود اس نے ہاتھ پانی میں ڈال دیا تو پانی ناپاک ہو گیا اس سے وضو یا غسل نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر نجاست نہ لگی ہو تو ہاتھ پانی میں ڈالنے سے ناپاک نہ ہو گا۔

باب ۲۰۔ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

باب ۲۰۔ وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۲۲۔ حدثنا نصربن علی و بشربن معاذ العقدی قالا نابشربن المفضل عن عبدالرحمٰن بن حرملۃ عن ابی ثقال الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ

۲۲۔ رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب اپنی دادی سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص وضو کی ابتداء میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو ہی نہیں

سُفْیَان ابْنِ حُرَیْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِیْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِاسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ۔

ہوتا۔

اس باب میں عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابوسعید الخدریؓ، سہل بن سعدؓ اور انسؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ امام احمدؒ کہتے ہیں: میں نے اس باب میں عمدہ سند کی کوئی حدیث نہیں پائی۔ اسحاقؒ کا کہنا یہ ہے کہ اگر قصداً تسمیہ چھوڑ دے تو وضو دوبارہ کرنا ہوگا اور اگر بھول کر یا حدیث کی تاویل کر کے چھوڑے تو وضو ہو جائے گا۔ بخاریؒ کہتے ہیں اس باب میں احسن حدیث رباح بن عبدالرحمٰنؒ کی ہے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں: رباح بن عبدالرحمٰن اپنی دادی سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں ان کے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔ ابوثقال المری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبدالرحمٰن ابوبکر بن حویطب ہیں۔ ان میں سے بعض راویوں نے اس حدیث کو ابوبکر بن حویطب سے نقل کر کے اسے ان کے دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وضو شروع کرتے وقت تسمیہ فرض نہیں ان کا کہنا ہے کہ جو تسمیہ نہ پڑھے، اس کا وضو کمال کو نہیں پہنچتا۔ (مترجم)

باب ٢١ ۔ مَاجَآءَ فِی الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

٢٣ ۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید وجریر عن منصور عن هلال بن یَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔

باب ٢١۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

٢٣۔ سلمہ بن قیس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب استنجاء کے لئے پتھر استعمال کرو تو طاق عدد میں لو۔

اس باب میں عثمانؓ، لقیط بن صبرۃ، ابن عباسؓ، مقدادؓ بن معدیکرب، وائلؓ بن حجر اور ابوہریرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں سلمہ بن قیسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے حکم میں اختلاف ہے۔ ابن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق کا قول یہ ہے کہ اگر مضمضہ اور استنشاق (کلی، ناک میں پانی ڈالنا) چھوڑ دیا اور نماز پڑھ لی تو نماز کو دہرائے۔ یعنی وضو اور غسل جنابت میں رہ جائے تو دوبارہ کرے اور اگر وضو میں چھوٹے تو نہ کرے۔ یہ قول سفیان ثوری اور بعض (١) اہل کوفہ کا ہے۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ دونوں میں ہی اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ دونوں ہی سنت ہیں۔ لہٰذا اعادہ واجب نہیں۔ یہ قول مالکؒ اور شافعیؒ کا ہے۔

باب ٢٢ ۔ اَلْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدٍ

٢٤ ۔ حدثنا یحییٰ بن موسی نا ابراهیم بن موسی نا خالد عن عمرو بن یحییٰ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا۔

باب ٢٢۔ کلی اور ناک میں ایک چلّو سے پانی ڈالنا درست ہے۔

٢٤۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک ہی چلّو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ کیا۔

---

(١) بعض اہل کوفہ سے مراد حنفیہ ہیں۔ (مترجم)

اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث حسن غریب ہے مالک اور ابن عیینہ وغیرہ نے بھی یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے نقل کی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے۔ ''کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے ناک میں بھی پانی ڈالا اور کلی بھی کی۔ اسے صرف خالد بن عبداللہ نے ذکر کیا ہے۔ خالد محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں چنانچہ بعض علماء کے نزدیک مضمضہ اور استنشاق کے لئے ایک چلو کافی ہے جبکہ بعض کے نزدیک دونوں کے لئے الگ پانی لینا مستحب ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں: اگر دونوں ایک چلّو سے کرے تو جائز اور اگر الگ الگ چلّو سے کرے تو میرے نزدیک بہتر ہے۔

مسئلہ: امام شافعی کا مسلک بھی بعینہٖ امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔

نوٹ: امام ترمذی سے امام شافعی کا مسلک نقل کرنے میں خطا ہوئی ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ ایک چلّو سے مضمضہ اور استنشاق افضل ہے اور جو مذہب اوپر بیان کیا گیا وہ دراصل حنفیہ کا ہے۔ (مترجم)

باب ۲۳۔ فِي تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ

۲۵۔ حدثنا ابن ابی عمر ناسفیان بن عُيَيْنَةَ عن عبدالكريم بن ابی المخارق اَبِیْ اُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ عَمَّارَبْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَ مَا يَمْنَعُنِیْ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ۔

باب۲۳۔ داڑھی کے خلال کا حکم

۲۵۔ حسان بن بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے داڑھی کا خلال کیا تو ان سے کہا گیا یا حسان نے کہا: کیا آپ داڑھی کا خلال کرتے ہیں؟ عمار کہنے لگے، کیوں نہ کروں جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابن ابی عمر بھی سفیان سے وہ سعید بن ابی عروبہؓ سے وہ قتادہؓ سے وہ حسان بن بلالؓ سے وہ عمارؓ سے اور عمارؓ حضور ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عائشہؓ، ام سلمہؓ، انسؓ، ابن ابی اوفیؓ اور ابوایوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے اسحاق بن منصور، احمد بن حنبل کے حوالے سے اور وہ ابن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں۔ عبدالکریم نے حسان بن بلال سے تخلیل کی حدیث نہیں سنی۔ یحییٰ بن موسیٰ نے بھی عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عامر بن شقیق سے انہوں نے ابووائل سے اور انہوں نے عثمان بن عفانؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں شئی فی ہذا الباب کہتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ، اکثر اہل علم اور امام شافعیؒ کا اسی پر عمل ہے۔ احمدؒ کہتے ہیں اگر خلال کرنا بھول جائے تو وضو ہو جاتا ہے جب کہ اسحاق کے نزدیک اگر بھول یا تاویل سے چھوڑے تو جائز ہے ورنہ دوبارہ وضو کرے۔

باب ٢٤۔ مَاجَآءَ فِیْ مَسْحِ الرَّأْسِ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ۔

٢٦۔ حدثنا اسحٰق بن موسى الانصاری نا معن مالك بن انس عن عمرو بن يحيىٰ عن اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَ اَدْبَرَبَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلٰى

باب۲۴۔ سر کا مسح آگے سے پیچھے کی طرف کرے۔

۲۶۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا تو دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے یعنی سر کے شروع سے ابتداء کی پھر اپنی گدی تک لے گئے پھر لوٹا کر وہیں تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پیر دھوئے۔

الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَمِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

اس باب میں معاویہؓ مقداد بن معدیکربؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ابوعیسیٰ کہتے ہیں۔عبداللہ بن زید کی حدیث اس باب کی اصح واحسن حدیث ہے۔یہی شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی قول ہے۔

باب ۲۵ ـ مَاجَآءَ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

باب ۲۵۔ پیچھے سے سر کا مسح کرنا۔

۲۷ ـ حدثنا قُتَيْبَةُ نا بشرابن المفضل عن عبد الله بن محمد بن عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِبْنِ عَفْرَآءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَ بِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا۔

۲۷۔ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے سر کا دو مرتبہ مسح کیا ایک مرتبہ پیچھے سے شروع کیا اور دوسری مرتبہ سامنے پھر دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کیا۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث اس سے اصح واجود ہے۔بعض اہلِ کوفہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں وکیع بن جراح بھی انہی میں سے ہیں۔

مسئلہ: حنفیہ کا عمل بھی عبداللہ بن زید ہی کی حدیث پر ہے اور اس پر فتویٰ ہے جہاں تک ربیع کی حدیث کا تعلق ہے درحقیقت آنحضرت ﷺ نے حضرت ربیع کے سامنے بیان جواز کے لیے مختلف کیفیات سے مسح کیا ہوگا۔لہٰذا جمہور بھی تمام صورتوں کے جواز کے قائل ہیں۔جب کہ عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث پر عمل افضل ہے۔(مترجم)

باب ۲۶ ـ مَاجَآءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

باب ۲۶۔ سر کا مسح ایک مرتبہ کیا جائے۔

۲۸ ـ حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن ابن عجلا ن عن عبدالله بن محمد بن عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِبْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَ ضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَ مَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْ غَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

۲۸۔ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے سر کا آگے اور پیچھے سے، دونوں کنپٹیوں کا اور کانوں کا ایک بار مسح کیا۔

اس باب میں علیؓ اور طلحہ بنت مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ابوعیسیٰ کہتے ہیں، ربیع کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی سندوں سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے مسح ایک ہی مرتبہ کیا۔اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔جن میں صحابہؓ اور دوسرے بعد کے علماء بھی شامل ہیں۔یہ قول جعفر بن محمدؒ، سفیان ثوریؒ، ابن المبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاق کا ہے ان سب کی رائے یہ ہے کہ مسح راس ایک ہی مرتبہ ہے۔

محمد بن منصور کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے جعفر بن محمد سے پوچھا: سر کا مسح ایک مرتبہ کافی ہوتا ہے تو کہنے لگے۔ہاں، اللہ کی قسم کافی ہوتا ہے۔

باب ۲۷ ـ مَاجَآءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَآءً جَدِيْدًا۔

باب ۲۷۔ سر کے مسح کے لئے نیا پانی لینا

۲۹ ـ حدثنا على بن خشرم نا عبدالله بن وهب نا

۲۹۔ عبداللہ بن زید فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کو وضو کرتے

عمرو بن الحارث عن حبان ابن واسع عن اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِمَآءٍ غَیْرِ فَضْلِ یَدَیْهِ۔

ہوئے دیکھا۔آپ ﷺ نے سر کا مسح دونوں ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی کے علاوہ سے کیا۔(اس کے لئے دوسرا پانی لیا)

ف:ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابن لہیعہ نے اس حدیث کوحبان بن واسع سے انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے عبداللہ بن زید سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح فرمایا۔اور عمرو بن حارث کی حبان سے روایت اصح ہے اس لیے کہ یہ حدیث اس کے علاوہ اور کئی طرق سے عبداللہ بن زیدؓ اور دوسرے راویوں سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے مسح رأس کے لیے نیا پانی لیا۔اکثر اہل علم کا تعامل اسی پر ہے ان سب کی رائے یہ ہے کہ مسح رأس کے لیے نیا پانی لیا جائے۔

باب ۲۸۔ مَسْحِ الْاُذُنَیْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

باب ۲۸۔کانوں کا اندرونی و بیرونی مسح

۳۰۔ حدثنا هناد نا ادریس عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَ اُذُنَیْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا۔

۳۰۔ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سر اور کانوں کا باہر اور اندر سے مسح کیا۔

اس باب میں ربیع سے بھی حدیث منقول ہے۔ابوعیسیٰ کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ کانوں کے اندر اور باہر کا مسح کیا جائے۔

باب ۲۹۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْاُذُنَیْنِ مِنَ الرَّأْسِ۔

باب ۲۹۔دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں۔

۳۱۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن سنان بن ربیعة عن شهر بن حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَیَدَیْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔

۳۱۔ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تو اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے،پھر سر کا مسح کیا اور فرمایا:کان سر میں داخل ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ قتیبہ،حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم یہ قول نبی (ﷺ) کا ہے یا ابوامامہؓ کا۔اس باب میں انسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ابوعیسیٰ کہتے ہیں اس حدیث کی سند درست نہیں ہے۔صحابہؓ وتابعین میں سے اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ کان سر میں داخل ہیں۔یہی قول سفیان ثوریؒ،ابن مبارکؒ،احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی ہے جب کہ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ کانوں کا سامنے کا حصہ چہرے میں اور پیچھے کا سر کے ساتھ کرنا پسندیدہ فعل ہے۔

مسئلہ: احناف بھی ابوامامہ کی ہی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ان کے نزدیک کانوں کے مسح کے لیے سر کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا مسنون ہے۔(مترجم)

باب ۳۰۔ فِیْ تَخْلِیْلِ الْاَصَابِعِ

باب ۳۰۔انگلیوں کے خلال کا حکم

۳۲۔ حدثنا قتیبةو هناد قالا نا وکیع عن سفیان عن

۳۲۔عاصم بن لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نقل

ابی هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کرو۔

اس باب میں ابن عباسؓ، مستوردؓ اور ابوایوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ وضو میں پیروں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اسحاقؒ مزید کہتے ہیں کہ ہاتھوں کی انگلیوں کا بھی خلال کرے اور ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی تخلیل اصابع (ہاتھوں اور پیروں کی) مسنون ہے۔ (مترجم)

۳۳۔ حدثنا ابراهیم بن سعید قال ثنا سعد بن عبد الحمید بن جعفر قال ثنا عبدالرحمٰن بن ابی الزناد عن موسی بن عقبة عن صالح مَوْلَی التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ

۳۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب وضو کرو تو ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرلیا کرو۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳٤۔ حدثنا قتيبة قال ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو عن ابی عبدالرحمٰن الْحُبُلِیِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِبْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِیِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ

۳۴۔ مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ جب وضو کرتے تو اپنے پیروں کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھنگلیا سے خلال کرتے۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابن لہیعہ کے علاوہ کسی اور سند سے نہیں جانتے۔

باب ۳۱۔ مَاجَآءَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

باب ۳۱۔ ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے لئے جو سوکھی رہ جائیں۔

۳۵۔ حدثنا قتيبة قال ثنا عبدالعزيز ابن محمد عن سهيل بن ابی صالح عن اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۳۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضو میں سوکھی رہ جانے والی ایڑیوں کے لئے دوزخ سے ہلاکت کی بددعا کی ہے۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، جابرؓ بن عبداللہ، عبداللہؓ بن حارث، معیقبؓ، خالدؓ بن ولید، شرحبیلؓ بن حسنہ، عمروؓ بن العاص اور یزید بن ابی سفیان سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں: ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے ایڑیوں اور تلووں کی دوزخ سے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ پیروں پر اگر جرابیں نہ ہوں تو مسح کرنا جائز نہیں۔

باب ۳۲۔ مَاجَآءَ فِی الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

باب ۳۲۔ وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کا دھونا

۳۶۔ حدثنا ابو کریب و هناد و قتیبة قالوا ثنا و کیع عن سفیان ح وثنا محمد بن بشار قال یحییٰ ابن سعید قال ثنا سفیان عن زید بن اسلم عن عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

۳۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک بار وضو کیا (یعنی اعضاء ایک ایک مرتبہ دھوئے)

اس باب میں عمرؓ، جابرؓ، بریدہؓ ابی رافعؓ اور ابن الفاکہؓ سے بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کی اصح اور احسن حدیث ہے۔ رشدین بن سعد وغیرہ اس حدیث کو ضحاک بن شرحبیل سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے اور وہ عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح روایت ابن عجلان، ہشام بن سعد، سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔

باب ۳۳۔ مَاجَآءَ فِی الْوُضُوْءِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ

باب ۳۳۔ وضو میں دو مرتبہ اعضاء دھوئے جائیں۔

۳۷۔ حدثنا ابو کریب ومحمد بن رافع قالا نازید بن حباب عن عبدالرحمٰن ابن ثابت بن ثوبان قال حدثنی عبداللّٰه بن الفضل عن عبدالرحمٰن بن هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ

۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو میں دو دو مرتبہ اعضاء کو دھوتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ابن ثوبان کے علاوہ کسی اور سند سے نہیں جانتے اور ابن ثوبان اسے عبداللہ بن فضل سے نقل کرتے ہیں یہ سند حسن صحیح ہے۔ اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو ہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا۔

باب ٣٤۔ مَاجَآءَ فِی الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب ۳۴۔ وضو میں اعضا کو تین تین مرتبہ دھونا

۳۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی عن سفیان عن ابی اسحاق عن ابی حَیَّةَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا

۳۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

اس باب میں عثمانؓ، ربیعؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابو امامہؓ، ابورافعؓ، عبداللہ بن عمروؓ، معاویہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، عبداللہ بن زیدؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں علیؓ کی حدیث اس باب کی احسن واصح حدیث ہے۔ اور عموماً اہل علم کا عملی رجحان اس طرح ہے کہ اعضاء وضو کا ایک ایک مرتبہ دھونا کافی ہے جب کہ دو دو بار افضل اور تین تین مرتبہ اس سے بھی افضل ہے۔ اس سے زیادہ نہیں یہاں تک کہ ابن مبارک کہتے ہیں کہ ڈر ہے کہ تین مرتبہ کی حد سے تجاوز کرنے میں گناہگار ہو جائے، احمدؒ اور اسحاقؒ کا کہنا ہے کہ تین مرتبہ سے زیادہ وہی دھوئے گا جو وہم میں مبتلا ہوگا۔

باب ۳۵۔ مَاجَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا

باب ۳۵۔ اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ، دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ دھونا۔

۳۹۔ حدثنا اسمٰعيل بن موسیٰ الفزاری نَاشَرِيْكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَمَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا وَ ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ

۳۹۔ حضرت ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ، دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا تو کہا: ہاں۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں: یہ حدیث وکیع نے بھی ثابت بن ابوصفیہ سے نقل کی ہے کہ انہوں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا آپ سے جابرؓ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا؟ تو فرمایا: ہاں ہم سے یہ حدیث قتیبہ اور ہناد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث ہم سے وکیع نے ثابت کے حوالے سے بیان کی ہے اور یہ شریک کی حدیث سے اصح ہے اس لیے کہ یہ کئی طرق سے مروی ہے۔ پھر یہ ثابت کی حدیث بھی امام وکیع کی روایت کے مثل ہے شریک کثیر الغلط ہیں اور ثابت بن ابوصفیہ کی کنیت ابوحمزہ ثمانی ہے۔

باب ۳٦۔ فِيْمَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهٗ ثَلٰثًا

باب ۳٦۔ وضو میں بعض اعضاء دو مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھونا

۴۰۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن یحییٰ عن اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

۴۰۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور نبی اکرم ﷺ کا بعض اعضاء کو ایک مرتبہ اور بعض کو تین مرتبہ دھونا کئی احادیث میں مذکور ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کو تین مرتبہ، بعض کو دو مرتبہ دھوئے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

توضیح: امام ترمذی نے یہاں پانچ ابواب مسلسل قائم کیے ہیں جن کا مقصد اعضاء مغسولہ کو دھونے کی تعداد کو بیان کرنا ہے۔ پہلے باب میں ایک مرتبہ دھونے کا، دوسرے میں دو دو مرتبہ، تیسرے میں تین تین مرتبہ، چوتھے میں مجموعی طور پر ان سب کا اور پانچویں میں ایک ہی وضو میں بعض اعضاء کو دو بار اور بعض کو تین بار دھونے کا ذکر ہے۔ یہ تمام صورتیں باتفاق جائز ہیں بشرطیکہ اعضاء اچھی طرح دھل جائیں۔ البتہ چونکہ آپ ﷺ کا معمول تین مرتبہ دھونے کا تھا۔ لہٰذا تین مرتبہ دھونا مسنون ہے۔ (مترجم)

باب ۳۷۔ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ

باب ۳۷۔ نبی ﷺ کے وضو کے متعلق کہ کیسا تھا؟

۴۱۔ حدثنا قتيبة وهناد قالا نا ابوالاحوص عن

۴۱۔ حضرت ابوحیہؒ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ

اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ حَیَّۃَ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ حَتّٰی اَنْقَاھُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلاَثًا وَاُسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا وَغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلاَثًا وَذِرَاعَیْہِ ثَلاَثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِہٖ مَرَّۃً ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَھُوْرِہٖ فَشَرِبَہٗ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ کَانَ طُھُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے دونوں ہاتھ خوب اچھی طرح دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ دھویا پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ اس کے بعد کھڑے ہو گئے اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا: کہ میں تم لوگوں کو دکھانا چاہتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کیسے وضو کیا کرتے تھے۔

اس باب میں حضرت عثمانؓ، عبداللہ بن زیدؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ربیعؓ اور عبداللہ بن انیسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ قتیبہ اور ہناد نے ہم سے روایت کی انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے اور انہوں نے عبد خیر سے حضرت علیؓ کے حوالے سے ابوحیہ کی حدیث کے مثل ذکر کیا ہے لیکن عبد خیر نے اس میں کچھ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔ کہتے ہیں: ''کان اذا فرغ من طھورہ اخذ من فضل طھورہ بکفہ فشربہ'' یعنی جب وہ وضو سے فارغ ہوتے تو بچے ہوئے پانی میں سے تھوڑا سا چلّو میں لیتے اور پی لیتے

ابوعیسیٰ کہتے ہیں: حضرت علیؓ کی حدیث ابواسحٰق ہمدانی نے ابوحیہ، عبد خیر اور حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے نقل کی ہے۔ پھر زائدہ بن قدامہ اور دوسرے کئی حضرات نے بھی خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے اور انہوں نے حضرت علیؓ سے وضو کی طویل حدیث نقل کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ یہی حدیث خالد بن علقمہ سے نقل کرتے ہوئے ان کے اور ان کے والد کے نام میں غلطی کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ مالک بن عرفطہ کہتے ہیں ابوعوانہ سے بھی منقول ہے وہ خالد بن علقمہ سے وہ عبد خیر سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں اور ابوعوانہ سے ایک اور طریق سے بھی مالک بن عرفطہ سے، شعبہ کی روایت کے مثل بیان کرتے ہیں جب کہ صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

باب ۳۸۔ فِی النَّضْحِ بَعْدَالْوُضُوْءِ

باب ۳۸۔ وضو کے بعد پانی چھڑکنا

۴۲۔ حدثنا نصر بن علی واحمد بن ابی عبیداللہ السلمی البصری قالا نا ابوقتیبۃ عن الحسن بن علی الھاشمی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَآءَ نِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاتَ فَانْتَضِحْ

۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا: اے محمد (ﷺ) جب وضو کرو تو پانی چھڑک لیا کرو۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد کو کہتے ہوئے سنا کہ: حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہیں۔ اس باب میں ابوالحکم بن سفیان، ابن عباسؓ، زید بن حارثہؓ اور ابوسعید بھی احادیث نقل کرتے ہیں بعض سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان کہتے ہیں اور اس حدیث میں اختلاف کرتے ہیں۔

توضیح: کچھ لوگوں کو پیشاب کے بعد وہم ہوتا ہے کہ استنجاء کے بعد بھی قطرے گر رہے ہیں اس وہم کے ازالہ کے لیے آنحضرت ﷺ نے پاجامے کی رومالی پر پانی کے چھینٹے مارنے کا حکم دیا تاکہ یہ وہم دور ہو جائے اور یہ سمجھے کہ یہ تو پانی کی وجہ سے گیلا ہے نہ کہ قطروں کی وجہ سے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۳۹۔ فی اسباغ الوضوء

۴۳۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم قال اَلا اَدُلُّکم علی ما یمحوا اللّٰہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدّرجات قالوا بلی یا رسول اللّٰہ قال اسباغ الوضوء علی المکارہ[1] وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصّلوۃ بعد الصّلوۃ فذلکم الرّباط

باب ۳۹۔ وضو مکمل کرنا

۴۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا وضو کو مشقت آمیز حالت میں پورا کرنا، مسجدوں کی طرف بکثرت جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط ہے یعنی سرحدوں کی حفاظت کرنے کے مترادف ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم سے قتیبہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن محمد بھی علاء سے اسی کی طرح کی حدیث کرتے ہیں۔ قتیبہ اپنی حدیث میں " فذلکم الرباط " کے الفاظ تین مرتبہ کہتے ہیں اس باب میں علیؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبیدہؓ جنہیں عبیدۃ بن عمروؓ کہا جاتا ہے، عائشہؓ، عبدالرحمٰن بن عائشؓ اور انس رضوان اللہ علیہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے علاء بن عبدالرحمٰن، ابن یعقوب الجہنی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

باب ۴۰۔ المندیل بعد الوضوء

۴۴۔ حدثنا سفیان ابن وکیع ناعبداللّٰہ بن وھب عن زید بن حباب عن ابی معاذ عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کانت لرسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم خرقۃ ینشّف بھا بعد الوضوء

باب ۴۰۔ وضو کے بعد رومال کا استعمال کرنا

۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کا ایک کپڑا (تولیہ) تھا۔ جس سے وضو کے بعد " اعضاء خشک کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ بھی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۴۵۔ حدثنا قتیبۃ قال ثنا رشدین بن سعد عن عبدالرحمن بن زیاد بن انعم عن عتبۃ بن حمید عن عبادۃ بن نسی عن عبدالرحمٰن بن غنم عن معاذ بن جبل قال رایت النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم اذا توضّأ مسح وجھہ بطرف ثوبہ

۴۵۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنا مشاہدہ نقل کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے تو اپنا چہرہ چادر کے کنارے سے پونچھتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس کی سند ضعیف ہے کیوں کہ رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد انعم افریقی ضعیف ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث بھی قوی نہیں اس باب میں حضور ﷺ سے منقول کوئی حدیث بھی صحیح نہیں۔ اور ابو معاذ

(۱) مکارہ مکرہ کی جمع ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اس حالت میں وضو کرنا جب کہ وہ مکروہ معلوم ہو جیسے کہ سخت سردی وغیرہ (مترجم)

کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ سلیمان بن ارقم ہیں یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ صحابہ میں سے بعض اہل علم وضو کے بعد رومال سے اعضاء کو خشک کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں وہ اس لیے کہ کہا جاتا ہے وضو کا پانی تولا جاتا ہے۔ سعید بن مسیب اور زہری سے بھی یہی منقول ہے۔ محمد بن حمید، ہم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم سے جریر نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے علی بن مجاہد نے مجھ ہی سے سن کر بیان کیا۔ انہوں نے ثعلبہ سے اور انہوں نے زہری سے کہ زہری نے کہا: میں وضو کے بعد رومال سے اعضاء کو پونچھنا اس لیے مکروہ سمجھتا ہوں کہ وضو وزن کیا جاتا ہے۔(۱)

باب ٤١ ۔ مَایُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

٤٦ ۔ حدثنا جعفر بن محمد بن عمران الثعلبی الکوفی نازید بن حباب عن معاویة بن صالح عن ربیعة بن زید الدمشقی عن ابی ادریس الخولانی وَاَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِّنَ الْجَنَّةِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَآءَ

باب ۴۱۔ وہ دعائیں جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔

۴۶۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے۔ "اشهدان لا اله الااللّٰه وحدهٗ لاشریك له واشهدان محمدًا عبدهٗ ورسولهٗ اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین" (ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں کر دے) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

اس باب میں انس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں: عمرؓ کی حدیث میں زید بن حبابؒ کی اس حدیث سے اختلاف کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن صالح وغیرہ یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ ربیعہ بن یزید سے وہ ابو ادریس سے وہ عقبہ بن عامر سے وہ عمر سے وہ ابو عثمان سے وہ جبیر بن نفیر سے اور وہ عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے۔

اس باب میں حضور ﷺ سے کوئی زیادہ روایتیں سندِ صحیح سے منقول نہیں، بخاری کہتے ہیں ابو ادریس نے عمرؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

باب ٤٢ ۔ اَلْوُضُوْءُ بِالْمُدِّ

٤٧ ۔ حدثنا احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا اسماعیل بن علیة عن ابی رَیْحَانَةَ عَنْ سَفِیْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ

باب ۴۲۔ ایک مُد سے وضو کرنا

۴۷۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا معمول یہ تھا کہ وضو ایک مُد (۲) پانی سے اور غسل ایک صاع (۳) پانی سے کرتے تھے۔

---

(۱) اس سے مراد وہ پانی ہے جو وضو کے بعد جسم پر باقی رہ جاتا ہے اور جذب ہو جاتا ہے۔ (مترجم)

(۲) مُد ایک پیمانے کی مقدار ہے جس کا وزن دو رطل کے برابر ہے جب کہ ایک رطل پانچ سو گرام کے برابر ہے واللہ اعلم (مترجم)

(۳) صاع بھی پیمانے کی مقدار ہے ایک صاع چار مُد کے برابر ہوتا ہے۔ یعنی چار کلو گرام واللہ اعلم (مترجم)

باب ٤٣ ۔ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ

باب۴۳۔ وضو میں پانی زیادہ بہانا مکروہ ہے۔

٤٨ ۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو داؤد نا خارجة بن مصعب عن يونس بن عبيد عن الحسن عن عتي بن ضمرة السعدي عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ

۴۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: وضو کے لئے ایک شیطان ہے اسے ولہان کہا جاتا ہے۔ لہذا پانی میں وسوسے سے بچو" یعنی پانی زیادہ خرچ کرنے سے بچو"۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں: ابی بن کعبؓ کی حدیث غریب ہے اس کی اسناد محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ اس لیے کہ ہم خارجہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے اسے سند کے ساتھ نقل کیا ہو۔ یہ حدیث حسن بصری سے بھی کئی سندوں سے ان ہی کا قول منقول ہے۔ اس باب میں حضور ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اور خارجہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں۔ انہیں ابن مبارک ضعیف کہتے ہیں۔

باب ٤٤ ۔ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

باب۴۴۔ ہر نماز کے لئے وضو کرنا۔

٤٩ ۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا مسلمة بن الفضل عن محمد بن اسحٰق عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءً وَّاحِدًا

۴۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے باوضو ہوں یا بے وضو۔ حمید کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگ کس طرح کرتے تھے؟ فرمایا: ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے (یعنی ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے بشرطیکہ کوئی حدث نہ ہو۔)

ابوعیسیٰ کہتے ہیں حضرت انسؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور محدثین کے ہاں عمرو بن عامر کی حدیث جو کہ انسؓ سے منقول ہے کہ بعض اہل علم کے نزدیک ہر نماز کے لیے وضو کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔

مسئلہ: امام نووی وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بغیر حدث کے وضو واجب نہیں ہوتا۔

٥٠ ۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيىٰ بن سعيد وعبدالرحمن بن مهدي قالا نا سفيان بن سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوٰتَ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَّالَمْ نُحْدِثُ

۵۰۔ حضرت عمر بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ: نبی ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا آپ کا کیا عمل تھا؟ فرمایا: ہم ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے بشرطیکہ ناقض پیش نہ آئے۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ کی ایک حدیث میں منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے باوضو ہوتے ہوئے وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اس حدیث کو افریقی نے ابوغطیف سے انہوں نے ابن عمرؓ اور انہوں نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے ہم سے اسے حسین بن حریث مروزی نے انہوں نے محمد بن یزید واسطی سے اور انہوں نے افریقی سے روایت

کیا ہے۔ اور یہ اسناد ضعیف ہے علیؒ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا تذکرہ کیا گیا تو فرمایا: یہ مشرقی اسناد ہے۔

توضیح: یہ حدیث ضعیف ضرور ہے لیکن مشرقی اسناد کی وجہ سے نہیں بلکہ افریقی راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ہے اسناد مشرقی سے مراد وہ سند ہے جو اہلِ کوفہ اور اہلِ بصرہ پر مشتمل ہو۔ اور اسناد مغربی اس سند کو کہتے ہیں جو اہل حجاز پر مشتمل ہو۔ امام نووی کہتے ہیں حدیث کی قوت وضعف کا مدار سند کی مشرقیت یا مغربیت پر نہیں۔ (مترجم)

باب ٤٥ ـ مَاجَآءَ اَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلٰوتِ لوضوءٍ واحدٍ

باب ۴۵۔ حضور ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے۔

٥١ ـ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدى عن سفيان عن علقمة بن مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلٰوتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ قَالَ عَمَدًا فَعَلْتُهُ

۵۱۔ سلیمان بن بریدرضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ جب مکہ فتح ہوا تو آپ ﷺ نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے قصداً ایسا کیا۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے علی بن قادم نے بھی سفیان ثوری سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ سفیان ثوری نے بھی یہ حدیث محارب بن دثار سے اور انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے نقل کی ہے کہ حضور ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اور اسے وکیع سفیان سے وہ محارب سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے بھی نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن مہدی وغیرہ سفیان سے وہ محارب بن دثار سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ حضور اکرم ﷺ سے ''مرسلاً'' روایت کرتے ہیں۔ یہ وکیع کی حدیث سے اصح ہے۔ اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں جب تک حدث نہ ہو بعض ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اس لیے کہ یہ مستحب ہے ان کی نیت افضلیت کی ہوتی تھی۔ افریقی سے روایت کیا جاتا ہے وہ ابوغطیف سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے باوضو ہوتے ہوئے وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ یہ اسناد ضعیف ہے۔ اس باب میں جابر بن عبداللہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر ایک ہی وضو سے پڑھی۔

باب ٤٦ ـ فِي وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

باب ۴۶۔ مرد عورت کا ایک برتن سے وضو کرنا

٥٢ ـ حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابى الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ غسل جنابت میں ایک ہی برتن سے نہاتے تھے۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی عام فقہاء کا قول ہے کہ مرد وعورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس باب میں علیؓ، عائشہؓ، ام ہانیؓ، انسؓ، ام حبیبہؓ، ام سلمہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں اور ابوالشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔

باب ٤٧ ۔ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

٥٣ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن سليمان التيمى عن ابى حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

باب ۴۷۔ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی کراہت

۵۳۔ بنی غفار کے ایک شخص سے منقول ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی کے استعمال سے منع فرمایا۔

اس باب میں عبداللہ بن سرجسؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں: بعض فقہاء نے عورت کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کو مکروہ کہا ہے۔ ان میں احمد اور اسحاق بھی شامل ہیں ان دونوں کے نزدیک اس کا استعمال مکروہ ہے جب کہ اس کے جوٹھے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٥٤ ۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالانا ابوداؤد عن شعبة عن عاصم قال سمعت ابا حاجب يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ اَوْ قَالَ بِسُوْرِهَا

۵۴۔ حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مرد کو عورت کے طہارت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا: یا آپ نے فرمایا: اس کے جوٹھے سے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابوحاجب کا نام سوادۃ بن عاصم ہے۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کرے اس میں محمد بن بشار شک نہیں کرتے۔

باب ٤٨ ۔ الرُّخْصَةُ فِى ذٰلِكَ

باب ۴۸۔ اس کے جواز سے متعلق۔

٥٥ ۔ حدثنا قتيبة نا ابو الا حوص عن سماك بن حرب عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُجْنِبُ

۵۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی نے ایک بڑے برتن سے غسل کیا۔ پھر حضور ﷺ نے اس سے وضو کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں حالتِ جنابت میں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پر تو جنابت کا اثر نہیں ہوتا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ٤٩ مَاجَآءَ اَنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ

باب ۴۹ پانی کسی چیز سے ناپاک نہیں ہوتا۔

۵۶ـ حدثنا هناد والحسن بن علي الخلال وغير واحد قالو انا ابواسامة عن الوليه بن كثير عن محمد بن كعب بن عبيدالله ابن عبدالله بن رافع ابنِ خَدِيجٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ

۵۶ـ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا ہم بضاعہ کنویں سے وضو کریں؟ وہ ایسا کنواں تھا کہ اس میں کرسف، کتے کا گوشت اور بدبو دار چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ ابواسامہ نے اس حدیث کو بہت اچھا کہا ہے۔ ابوسعیدؓ کی بئر بضاعہ کی حدیث کسی نے بھی ابواسامہ سے بہتر روایت نہیں کی۔ یہ حدیث حضرت ابوسعیدؓ سے کئی طرق سے منقول ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

باب ۵۰ـ مِنْهُ اٰخَرُ

باب ۵۰۔ اسی سے متعلق۔

۵۷ـ حدثنا هنادنا عبدة عن محمد بن اسحق عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عبيدالله بن عبدالله بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْئَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ

۵۷ـ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے جنگلوں کے پانی کا حکم پوچھا گیا۔ جس پر درندے اور چوپائے بار بار آتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اگر پانی دو مٹکے کی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں قلہ مٹکے کو کہتے ہیں جو پینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے کہ اگر پانی دو مشکوں کے برابر ہو تو وہ اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کی بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو یہ حضرات کہتے ہیں کہ قلتین پانچ مشکوں کے برابر ہوتے ہیں۔

مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک ماء قلیل وقوع نجاست سے ناپاک ہو جاتا ہے جب کہ ماء کثیر (جس کی مقدار وہ دردہ ہو یا اگر پانی کے ایک کنارے کو حرکت دی جائے تو دوسرے کنارے میں حرکت پیدا نہ ہو) (۱) ناپاک نہیں ہوتا۔ ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) عشر فی عشر (وہ دردہ) کی تحدید ائمہ مذہب سے منقول نہیں لیکن متاخرین نے عامۃ الناس کی سہولت کے لیے اس کو اختیار کیا ہے جب کہ دوسرا قول امام قدوری نے ذکر کیا ہے لیکن ماء کثیر میں علماء کا مسلک یہ ہے کہ اس کا مدار مبتلی بہ کی رائے پر ہے)۔

(۱)۔۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یتوضأ منہ (تم میں سے کوئی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس سے وضو کرے)۔

(۲)۔۔۔حضرت جابرؓ کی راویت" نھی رسول اللہ ان یبال فی الماء الراکد" یعنی آپ ﷺ نے جمع شدہ پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

(۳)......عن ابی ھریرۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استیقظ احدکم من منام فلا یغمسن یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیھا مرتین او ثلاثاً۔

(تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد اپنا ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے)۔

ان تینوں حدیثوں میں حضور اکرم ﷺ نے بغیر تحدید قلتین اور بغیر تغیر وصف کے پانی پر نجاست کا حکم لگایا ہے۔ یہ تمام احادیث صحیح ہیں اور پہلی حدیث اصح مافی الباب ہے لہٰذا نجاست بہر صورت موجب خبث ہے اس میں نہ تغییر اوصاف کی قید ہے اور نہ قلتین سے کم ہونے کی۔ مقدار کثیر اس سے مستثنیٰ ہے۔ جس کی دلیل سمندر کے پانی سے وضو وغیرہ کی احادیث ہیں۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پانی کثیر ہو تو وقوع نجاست سے نجس نہیں ہوتا۔ چونکہ قلیل و کثیر کی کوئی تحدید قابل اطمینان طریقے سے ثابت نہیں لہٰذا امام ابوحنیفہؒ نے اس تعیین کورائے مبتلی بہ پر چھوڑا ہے۔

جہاں تک حدیث قلتین کا تعلق ہے حنفیہ کی طرف سے اس کی متعدد توجیہات کی گئی ہیں جن میں سے دو حسب ذیل ہیں۔

۱: حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں پانی سے مراد ایک مخصوص پانی ہے جو مکہ اور مدینہ کے راستے میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ جو پہاڑی چشموں کا پانی ہوتا ہے اور اپنے معدن سے نکل کر نالیوں سے بہہ کر چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں جمع ہوجاتا ہے اس کی مقدار عموماً قلتین سے زائد نہیں ہوتی لیکن یہ پانی جاری ہوتا ہے اسی کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ نجس نہیں ہوتا۔ اس کی تائید حدیث کے ابتدائی جملے سے ہوتی ہے کہ آپ ﷺ سے جنگلوں کے پانی کا حکم پوچھا گیا"۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں گھروں میں پائے جانے والے پانی کے بارے میں سوال نہیں ہو رہا بلکہ صحراؤں کے پانی کے بارے میں پوچھا جارہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ پانی جاری تھا تو قلتین کی تحدید کی کیا ضرورت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تحدید نہیں بلکہ بیان واقعہ ہے اور شاید اس کا منشا یہ بھی ہو کہ قلتین سے کم پانی میں جاری ہونے کے باوجود تغیر پیدا ہونے کا امکان ہے۔

دوسری توجیہ یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک مدار خلوص اثر نجاست پر ہے۔ اگر کسی مقام پر مبتلی بہ کو یہ یقین حاصل ہو کہ قلتین کی مقدار میں خلوص نجاست نہیں ہوتا تو اس سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔

پھر چند وجوہ کی بنا پر حدیث قلتین کو مقادیر شرعیہ کے باب میں تحدید و تشریع کا مقام نہیں دیا جاسکتا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱: یہ امر مسلّم ہے کہ حجاز میں پانی بہت کم یاب تھا اور وہاں پانی کی نجاست وطہارت کے مسائل بکثرت پیش آتے رہتے تھے۔ اس کا تقاضا یہ تھا کہ اگر آنحضرت ﷺ نے قلت و کثرت کی کوئی حد مقرر فرمائی ہوتی تو صحابۂ کرامؓ میں یہ مقدار نہایت معروف مشہور ہونی چاہیے تھی۔ لیکن ایسا نہیں ہے صحابۂ کرامؓ کی اتنی بڑی تعداد میں سے اس حدیث کو روایت کرنے والے

سوائے ایک کمسن صحابی یعنی عبداللہ بن عمرؓ کے اور کوئی نہیں ہے یہ مسئلہ مقادیر شرعی سے متعلق ہے جن کے ثبوت کے لیے انتہائی مضبوط اور غیر محتمل دلائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ حدیث قلتین کو ضعیف نہ بھی کہا جائے تب بھی اس کا درجہ حسن سے اوپر نہیں جاتا جب کہ حنفیہ نے اس سلسلے میں جن احادیث سے استدلال کیا ہے وہ صحت کے اعلیٰ مقام پر ہیں اور حدیث قلتین ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

۲: دوسرے صحابۂ کرامؓ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے قلتین کو قلت و کثرت کا معیار بنایا ہو بلکہ اس ترک تقدیر پر صحابہ کا اجماع معلوم ہوتا ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ زمزم کے کنویں میں ایک مرتبہ ایک حبشی گر گیا تو کنویں کا پورا پانی نکالا گیا۔ حالانکہ پانی میں اثر بھی ظاہر نہیں ہوا تھا اور بلاشبہ یہ پانی قلتین سے بہت زیادہ تھا۔ یہ عمل صحابہ کے مجمع میں پیش آیا اور کسی صحابی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا لہٰذا یہ اجماع کے مثل ہے لہٰذا اس مسئلے میں راجح مسلک حنفیہ ہی کا ہے۔ (مترجم)

باب ۵۱ ـ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِى الْمَآءِ الرَّاكِدِ

باب ۵۱۔ رُکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

۵۸ ـ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

۵۸۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی رُکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جس سے اسے وضو کرنا ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۵۲ ـ مَاجَآءَ فِى الْمَآءِ الْبَحْرِ اَنَّهٗ طَهُوْرٌ

باب ۵۲۔ سمندر کا پانی پاک ہے

۵۹ ـ حدثنا قتيبة عن مالك ح وحدثنا الانصارى قال حدثنا معن قال حدثنا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِىْ بُرْدَةَ وَهُوَ بَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَؓ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ الطُّهُوْرُ مَاءُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ

۵۹۔ صفوان بن سلیم، سعید بن سلمہ (جو ابن ازرق کی اولاد میں سے ہیں) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مغیرہ بن ابی بردہ (جو بنی عبدالدار میں سے ہیں) انہوں نے بتایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے سنا کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں۔ اگر اس سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مُردار حلال ہے۔

اس باب میں جابرؓ اور فراسیؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اکثر فقہاء صحابہ کا قول ہے کہ سمندر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان میں ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابن عباسؓ شامل ہیں جب کہ بعض صحابہ کے نزدیک مکروہ ہے ان میں ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ بھی شامل ہیں۔ عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں وہ آگ ہے۔

مسئلہ: اس حدیث سے کئی مسائل متعلق ہیں جن میں سے ایک سمندری جانوروں کی حلت اور دوسرا سمک طافی (مردہ مچھلی) کا ہے۔ اوّل الذکر میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ مچھلی کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں۔ اس کے لیے احناف مندرجہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں۔ ان کی پہلی دلیل قرآن کریم کی آیت ہے۔

۱: ''**ویحرم علیهم الخبائث**'' یعنی خبائث ان پر حرام کیے گئے۔ خبائث سے مراد وہ جانور ہیں جن سے طبیعت انسانی گھن کرتی ہے اور مچھلی کے علاوہ تمام پانی کے جانور ایسے ہیں جن سے گھن آتی ہے۔

۲: ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''**حرمت علیکم المیتة**'' یعنی تم پر مُردار حرام کیا گیا اس سے وہ مُردار مستثنیٰ ہے جس کی تخصیص دلیل شرعی سے ہوتی ہو۔

۳۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، دارقطنی اور بیہقی وغیرہ میں مشہور حدیث ہے جو مرفوع بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ''**احلت لنا میتتان ودمان فاما المیتتان فالجراد والحوت**''......الخ یعنی ہمارے لیے دو مُردار اور دو خون حلال ہیں۔ مردار مچھلی اور ٹڈی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ جانور جن میں دم سائل نہیں ہوتا ان کی صرف دو قسمیں حلال ہیں اور چونکہ سمندر کے دوسرے جانور ان دو قسموں میں داخل نہیں لہٰذا وہ حرام ہیں۔

۴۔ حنفیہ کی چوتھی اور اہم ترین دلیل یہ ہے کہ حضور ﷺ کی پوری حیاتِ طیبہ میں آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے ایک مرتبہ بھی مچھلی کے علاوہ کسی اور پانی کے جانور کا کھایا جانا ثابت نہیں اگر یہ حلال ہوتے تو کبھی نہ کبھی آپ ﷺ بیان جواز ہی کے لیے سہی ضرور تناول فرماتے یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حلال نہیں ہیں۔

احناف حدیث باب کے متعلق کہتے ہیں کہ میتة میں اضافت استغراق کے لیے نہیں بلکہ عہد خارجی کے لیے ہے۔ لہٰذا اس حدیث کا مقصد یہ ہوا کہ سمندر کے وہ مخصوص مردار حلال ہیں جن کے جواز میں نص موجود ہے اور وہ مچھلی ہے۔ اگر فرض کرلیا جائے کہ اضافت استغراق کے لیے ہی ہے۔ تو الحل سے مراد یہاں حلال ہونا نہیں بلکہ طاہر ہونا ہے جو کہ کلام عرب میں بکثرت اسی معنی میں استعمال ہوتا جس کی دلیل یہ بھی ہے کہ سلسلہ کلام طہارت ہی سے چلا آ رہا ہے صحابہ کرامؓ کو شبہ تھا کہ سمندر میں مرنے والا جانور ناپاک ہو جاتا ہے اس شبہ کو ختم کرنے کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا: سمندر کا میتة طاہر رہتا ہے۔

دوسرا مسئلہ سمک طافی کا ہے اس سے مراد وہ مچھلی ہے جو پانی میں طبعی موت مر کر الٹی ہوگئی ہو۔ حنفیہ اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ ان کا استدلال ابوداؤد اور ابن ماجہ میں مذکور حضرت جابرؓ کی روایت سے ہے ''**قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ماالقی جزء منه فکلوه وملمات فیه وطفا فلا تأکلوه**''۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے سمندر پھینک دے یا چھوڑ کر چلا جائے اسے کھالو اور جو پانی ہی میں مر کر الٹی ہو جائے اسے مت کھاؤ۔ امام ابوداؤد نے یہ روایت مرفوعاً وموقوفاً

دونوں طرح روایت کی ہے راجح یہی ہے کہ یہ مرفوع ہے۔ امام بیہقی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی وجہ ابن سلیم کا ضعف بیان کیا ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن سلیم صحیحین کے راوی ہیں۔

اس کے علاوہ حنفیہ کے مسلک کی تائید آیت قرآنی ''حرمت علیکم المیتۃ'' سے بھی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ٥٣ ـ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

٦٠ ـ حدثنا هناد وقتيبة وابو كريب قالوا انا وكيع عن الاعمش قال سمعت مجاهدا يحدث عن طاوس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّعَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ

باب ۵۳۔ پیشاب سے شدت احتیاط کا حکم۔

۶۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کی وجہ کوئی بڑا گناہ نہیں۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا جب کہ دوسرا چغلخوری کرتا پھرتا تھا۔

اس باب میں زید بن ثابتؓ، ابوبکرہؓ، ابوھریرہؓ، ابوموسیؓ اور عبدالرحمٰن بن حسنہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ منصور نے یہ حدیث مجاہد سے اور انہوں نے ابنِ عباسؓ سے نقل کی ہے۔ لیکن اس میں طاؤس کا ذکر نہیں کیا جب کہ اعمش کی روایت اصح ہے۔ ابوبکر محمد بن ابان کے حوالے سے کہتے ہیں کہ ابراہیم کی اسناد میں اعمش، منصور سے احفظ ہیں۔ (یعنی زیادہ یاد رکھنے والے ہیں)۔

باب ٥٤ ـ مَاجَآءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ

٦١ ـ حدثنا قتيبة واحمد بن منيع قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيدالله بن عبدالله بن عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّهٗ عَلَيْهِ

باب ۵۴۔ دودھ پیتا بچہ جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

۶۱۔ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہ کہتی ہیں میں اپنے بیٹے کو لے کر حضور ﷺ کے پاس گئی اس نے ابھی تک کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا تو اس نے آپ ﷺ کے جسمِ مبارک پر پیشاب کر دیا چنانچہ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا۔

اس باب میں علیؓ، عائشہؓ، زینبؓ، لبابہؓ بنت حارث یہ فضل بن عباسؓ بن عبدالمطلب کی والدہ ہیں۔ ابوالسمحؓ، عبداللہ بن عمرو، ابولیلیٰؓ اور ابن عباسؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ اور یہ اس صورت میں ہے کہ دونوں ابھی کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ دونوں کا پیشاب دھویا جائے۔ البتہ دودھ پیتے لڑکے میں زیادہ مبالغہ ضروری نہیں تھوڑا دھونا ہی کافی ہے۔

حنفیہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں پیشاب سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے یہ احادیث عام ہیں کسی خاص پیشاب کی تخصیص نہیں کرتیں۔ پھر لڑکے ہی کے پیشاب سے متعلق حدیث میں ''صب علیه الماء'' یعنی اس پر پانی بہایا اور ''اتبعه الماء'' کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ ''صب'' کے معنی غسلِ خفیف کے بھی آتے ہیں۔ اور 'اتبعه الماء' (یعنی اس پر پانی بہایا) یہ دونوں لفظ غسل پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں۔ حضرات حنفیہ حضرت عائشہؓ سے منقول حدیث ''فقال صبوا علیه الماء صبا'' یعنی آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر خوب پانی بہاؤ'' سے بھی استدلال کرتے ہیں جو لڑکے کے پیشاب کو دھونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے۔

ان وجوہات کی بناء پر امام صاحب فرماتے ہیں کہ احادیث میں مذکور ''نضح'' اور ''رش'' کے الفاظ سے وہ معنی مراد لیے جائیں جو دوسری روایات کے مطابق ہوں اور وہ معنی ہیں غسل خفیف یعنی ہلکا دھونا۔ پھر یہی الفاظ جہاں چھینٹے مارنے کے معنی میں آتے ہیں اسی طرح غسل خفیف کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ لہٰذا حنفیہ ان الفاظ کے معنی غسل خفیف کے اس لیے لیتے ہیں کہ مختلف روایات میں تطبیق ہو جائے۔ البتہ یہ مسلم ہے کہ لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے گا اور لڑکے کے پیشاب میں غسل خفیف ہی کافی ہوگا۔ (مترجم)

باب ۵۵۔ مَاجَآءَ فِیْ بَوْلِ مَایُؤْکَلُ لَحْمُهٗ

باب ۵۵۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے پیشاب کا حکم۔

۶۲۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی ناعفان بن مسلم نا حماد بن سلمة انا حمید وقتادة و ثابت عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاُتِیَ بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ اَعْیُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ

۶۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے۔ انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تو حضور ﷺ نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں کے باڑے میں بھیج دیا اور فرمایا: ان کا دودھ اور پیشاب پیو لیکن انہوں نے حضور ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا، اونٹوں کو ساتھ لے گئے اور خود اسلام سے مرتد ہو گئے۔ جب انہیں حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں خلاف سے (یعنی دائیں ہاتھ کے ساتھ بایاں پاؤں اور داہنے پاؤں کے ساتھ بایاں ہاتھ) کاٹنے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیرنے کا حکم دیا۔ اور ان کو ''حرة'' (۱)

(۱) حرۃ: ایسی پتھریلی زمین کو کہتے ہیں جس میں بڑے بڑے سیاہ پتھر زمین پر ابھرے ہوئے ہوں۔ مدینہ میں مشرق اور مغرب میں دو ایسے قطعے تھے۔ جنہیں الحرة الشرقیة اور الحرة الغربیة کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرَى اَحدهُمْ يَكِدُّ الْاَرْضَ بِفِيهِ حَتّٰى مَاتُوْا وَرُبَما قَالَ حَمَّادٌ يَكْدَمُ الْاَرْضَ بِفِيهِ حَتّٰى مَاتُوْا

میں ڈال دیا گیا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک خاک چاٹ رہا تھا، یہاں تک کہ سب مر گئے۔ بعض اوقات حماد ''یکدم الارض بفیه حتی ماتوا'' کے الفاظ بیان کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت انسؓ سے یہ کئی سندوں سے منقول ہے۔ اکثر اہل علم کا بھی یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: حدیث میں دو فقہی مسئلے ہیں: حلال جانوروں کے پیشاب کا حکم اور دوسرا حرام چیز کو بطور دوا استعمال کرنا۔

اوّل الذکر میں امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ وہ ناپاک ہے لیکن امام صاحب اسے نجاست خفیفہ قرار دیتے ہیں۔ اس لیے کہ علماء و فقہاء کا اختلاف احکام میں تخفیف کا باعث ہوتا ہے حنفیہ اپنے مسلک پر حدیث ''استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه'' (یعنی پیشاب سے بچو کیونکہ عموماً قبر کا عذاب اسی وجہ سے ہوتا ہے) سے استدلال کرتے ہیں۔

ان کا دوسرا استدلال ترمذی کی حدیث نمبر ۶۱ سے ہے کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے......الخ

یہ دونوں احادیث عام اور شامل ہیں ان میں کسی پیشاب کی تخصیص نہیں مطلقاً پیشاب سے احتیاط کا حکم ہے۔

جب دو روایتیں متعارض ہو جائیں تو قیاس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے تاکہ تعارض دور کیا جا سکے۔ چنانچہ قیاس حنفیہ کے مسلک کو ترجیح دیتا ہے۔ اس لئے کہ حلال جانور کے پیشاب اور حرام جانور کے پیشاب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر ایک ناپاک ہے تو دوسرا بھی۔

پھر حدیث ''استنزهوا من البول......'' قولی اور محرم ہے اور اصول قاعدے کے مطابق محرم کو احتیاط کے طور پر ترجیح دی جائے گی۔ جب کہ حنفیہ حدیث باب کے متعدد جوابات دیتے ہیں۔

۱۔ حضور ﷺ کو وحی کے ذریعے خبر دی گئی ہو کہ ان کی شفاء اسی میں ہے۔

۲۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں پیشاب پینے کا حکم نہ دیا ہو بلکہ اس کے خارجی استعمال کا حکم دیا ہو۔

۳۔ یا آپ ﷺ کو اس کا علم ہو کہ وہ درحقیقت کفار ہیں جیسے کہ بعد میں وہ مرتد ہو گئے۔

دوسرا مسئلہ: حرام چیزوں کا بطور دوا استعمال: اگر اضطراری حالت ہو تو اس کا استعمال جائز ہے اور اگر جان کا خطرہ نہ ہو تو اختلاف ہے۔ (مترجم)

۶۳۔ حدثنا الفضل بن سهل الاعرج نا يحيىٰ بن غيلان نا يزيد بن زريع نا سليمان التَّيمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ

۶۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ان کی آنکھیں اس لئے پھوڑیں کہ انہوں نے بھی حضور ﷺ کے چرواہوں کی آنکھیں پھوڑی تھیں۔

سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس لیے کہ ہمارے علم میں نہیں کہ یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی اور نے یزید بن زریع سے روایت کی ہو۔ اور یہ آنکھوں میں سلائیں پھروانا قرآنی حکم "والجروح قصاص" کے مطابق تھا۔ محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کا فعل حدود کے نازل ہونے سے پہلے تھا۔

باب ٥٦ ـ مَاجَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

باب ۵۶۔ ہوا کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

٦٤ ـ حدثنا قتيبة وهناد و نا وكيع عن شعبة عن سهيل بن صالح عن اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْرِيْحٍ

۶۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وضو کرنے کی اس وقت تک ضرورت نہیں جب تک بو نہ آئے یا آواز نہ ہو۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسئلہ: خروج ہوا کے تیقن کی صورت میں باجماع وضو ٹوٹ جاتا ہے (مترجم)

٦٥ ـ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اِلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا

۶۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی مسجد میں ہو اور خروج ہوا کا اشتباہ ہو جائے تو اس وقت تک نہ نکلے جب تک آواز نہ سنے یا بُو نہ آئے۔

٦٦ ـ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالرزاق نا معمر عن همام بن مُنَبِّه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَايَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ

۶۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو حدث (نقضِ وضو) ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتے، جب تک وضو نہ کر لے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں عبداللہ بن زید، علی بن طلق، عائشہ، ابن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی علماء کا قول ہے کہ وضو اس وقت تک واجب نہیں ہوتا جب تک حدث نہ ہو اور وہ آواز نہ سنے یا بُو نہ آئے۔ ابن مبارک کہتے ہیں: اگر شک ہو تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس حد تک یقین ہو جائے کہ اس پر قسم کھا سکے، اور کہتے ہیں: کہ اگر عورت کی قُبل سے ریح نکلے، تو بھی اس پر وضو واجب ہے۔ شافعیؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک ریحِ قُبل سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ شیخ ابن الہمام کہتے ہیں یہ درحقیقت ریح ہی نہیں ہوتی بلکہ یہ محض عضلات کا اختلاج ہوتا ہے جو ناقضِ وضو نہیں۔ (مترجم)

باب ۵۷۔ اَلْوُضُوْءُ مِنَ النَّوْمِ

باب ۵۷۔ نیند سے وضو ٹوٹنے کا حکم۔

۶۷۔ حدثنا اسمٰعیل بن موسی وھنادو محمد بن عُبیدالمحاربی المعنی واحد قالوا نا عبدالسلام بن حرب عن ابی خالد الدالانی عن قتادة عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰی غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا یَجِبُ اِلَّا عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا ضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ

۶۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ سجدے میں سوئے ہوئے تھے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے یا فرمایا: لمبے لمبے سانس لینے لگے۔ پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ تو سوگئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وضو لیٹ کر سونے پر واجب ہوتا ہے۔ اس لئے کہ لیٹ جانے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے۔ اس باب میں عائشہ، ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۶۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ ابن سعید عن شعبة عن قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَنَامُوْنَ ثُمَّ یَقُوْمُوْنَ فَیُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّؤُوْنَ

۶۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کو نیند آجایا کرتی تھی۔ پھر اٹھ کر نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے صالح بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابن مبارک سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھے بیٹھے سہارا لے کر سو جائے؟ کہنے لگے: اس پر وضو واجب نہیں۔ کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث، سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے انہی کا قول نقل کیا ہے اور اس میں ابوالعالیہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اسے مرفوع کیا ہے۔ نیند سے وضو کے واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء جن میں ابن مبارکؒ، سفیان ثوریؒ اور امام احمدؒ شامل ہیں، کا قول یہ ہے کہ اگر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سوئے تو وضو واجب نہیں یہاں تک کہ لیٹ کر سوئے جب کہ بعض کہتے ہیں اگر اس کی عقل پر نیند غالب ہو جائے تو وضو واجب ہے یہ اسحاقؒ کا قول ہے۔ شافعیؒ کہتے ہیں: اگر کوئی بیٹھ کر سوتے ہوئے خواب دیکھے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے مقعد اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو وضو واجب ہے۔

توضیح: ائمہ اربعہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اگر نیند غالب ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔ اور نیند سے مراد جوڑوں کا ڈھیلا پڑ جانا ہے۔ پھر جمہور حضرت انسؓ سے مروی حدیث نمبر ۶۸ کے جواب میں کہتے ہیں کہ اسکسے مراد وہ نیند ہے جو غالب نہ ہو جس کی دلیل اس روایت کے بعض طرق میں یہ تصریح ملتی ہے کہ یہ نیند عشاء کی نماز کے انتظار میں تھی۔ نیز مسند بزار میں اسی روایت میں یہ الفاظ

مروی ہیں "فمنهم من يتوضأ ومنهم من لا يتوضأ" یعنی ان میں کچھ وضو کرتے اور کچھ نہ کرتے تھے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن کی نیند گہری اور غالب ہوتی تھی وہ وضو کرتے تھے۔ بصورتِ دیگر نہیں۔ (مترجم)

باب ۵۸۔ الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۶۹۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْمِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا بْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهٗ مَثَلًا

باب ۵۸۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا حکم

۶۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے چاہے وہ قروت (۱) کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ہم تیل کھانے اور گرم پانی کے استعمال کے بعد بھی وضو کیا کریں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھتیجے جب حضور ﷺ سے منقول حدیث سنو تو اس کے لئے مثالیں نہ دو۔

اس باب میں ام حبیبہ، ام سلمہ، زید بن ثابت، ابوطلحہ، ابوایوب اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم بھی احادیث بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جب کہ اکثر علماء صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا مسلک یہ ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

باب ۵۹۔ فِیْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۷۰۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة نا عبداللّٰه بن محمد بن عقیل سمع جابرا قال سفیان وحدثنا محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

باب ۵۹۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۷۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ پھر ایک انصاری عورت کے ہاں تشریف لے گئے اس نے آپ ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی۔ آپ ﷺ نے کھانا کھایا۔ پھر وہ ایک پلیٹ میں کھجیاں لائی۔ آپ ﷺ نے اس سے بھی کھجوریں کھائیں۔ پھر ظہر کے لئے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر واپس آئے تو وہ اس میں سے بچا ہوا گوشت لے کر دوبارہ حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

اس باب میں حضرت ابوبکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ لیکن ان کی حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح نہیں۔ اس لیے کہ اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابوبکرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے جب کہ صحیح یہ ہے کہ ابن عباسؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ حفاظِ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں اور یہ ابن سیرین سے کئی طرق سے منقول ہے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطاء، علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی حضرات ابن عباسؓ

(۱) قروت پنیر کو کہتے ہیں۔ دراصل "قروط" ترکی اور فارسی کا لفظ ہے۔ (مترجم)

سے اور وہ حضور ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اس میں ابو بکرؓ کا ذکر نہیں کرتے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابن مسعود، ابو رافعؓ، ام الحکمؓ، عمرو ابن امیہؓ، ام عامرؓ، سوید بن نعمانؓ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں سے اکثر اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ جیسے کہ سفیانؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور اسحاقؒ۔ ان سب کے نزدیک آگ پر پکے ہوئے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ یہی حضور ﷺ کا آخری عمل ہے۔ چنانچہ یہ حدیث پچھلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں آگ پر پکے ہوئے کے تناول سے وضو کا حکم دیا گیا تھا۔

توضیح: ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اس حدیث میں مذکور واقعہ میں آپ ﷺ کا ظہر کے لیے وضو فرمانا کسی حدث کی وجہ سے تھا نہ کہ کھانے کی وجہ سے (مترجم)

باب ٦٠۔ اَلْوُضُوْءُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

٧١۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن عبدالله بن عبدالله عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُا مِنْهَا وَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّؤُا مِنْهَا

باب ۶۰۔ اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کا حکم

۷۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے وضو کیا کرو۔ پھر بکری کے گوشت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اس سے وضو کی ضرورت نہیں۔

اس باب میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور اسید بن حضیرؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ نے عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے اسید بن حضیر سے نقل کی ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی براء بن عازب سے منقول حدیث صحیح ہے۔ یہی احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ عبیدۃ الضبی بھی عبداللہ بن عبداللہ رازی سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ ذوالغرہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے غلطی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اسید بن حضیر سے نقل کرتے ہیں جب کہ صحیح یہ ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں۔ اسحاق کہتے ہیں: اس باب میں آپ ﷺ سے منقول دو حدیثیں زیادہ صحیح ہیں۔ براء بن عازبؓ کی اور جابر بن سمرہؓ کی۔

مسئلہ: جمہور کا مسلک یہاں بھی یہی ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو واجب نہیں۔ اور حدیث میں وضو سے مراد ہاتھ منہ دھونا ہے اور یہ بھی استحباب کے لیے ہے۔ علامہ عثمانی فتح الملہم میں کہتے ہیں کہ اس معاملے میں بھی احکام بتدریج آئے ہیں پہلے مطلقاً آگ پر پکے ہوئے کے کھانے پر وضو کا حکم دیا پھر اونٹ کے گوشت پر، اس کے بعد یہ تمام احکام منسوخ ہو گئے۔ (مترجم)

باب ٦١۔ اَلْوُضُوْءُ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ

٧٢۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا يحيىٰ بن سَعِيْدَ الْقَطَّانِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

باب ۶۱۔ عضوِ خاص کو چھونے سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔

۷۲۔ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد بسرہ بنت صفوان سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے عضوِ خاص کو چھوا وہ وضو کیے بغیر نماز نہ پڑھے۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ

اس باب میں ام حبیبہ، ابوایوب، ابوہریرہ، اُردی بنت انیس، عائشہ، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، ہشام بن عروہؓ سے اسی کے مثل کئی حضرات نے روایت کیا ہے۔ وہ اپنے والد سے اور وہ بسرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابواسامہ اور کئی لوگوں نے بھی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔ ہم سے اسے اسحاق بن منصور نے اور انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔ ہم سے اسے اسحاق بن منصور نے اور انہوں نے ابواسامہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ ابوالزناد نے بھی یہ حدیث عروۃ سے انہوں نے بسرہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بھی بیان کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی الزناد بھی اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ بسرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہی صحابہ اور تابعین میں سے کافی حضرات کا قول ہے۔ جن میں اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ شامل ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں اس باب میں ''اصح'' حدیث بسرہؓ کی ہے جب کہ ابوزرعہ کا کہنا یہ ہے کہ اس باب کی ''اصح'' حدیث ام حبیبہؓ کی حدیث ہے اور یہ علاء بن حارث کی نقل کردہ حدیث ہے مکحول سے عنبسۃ بن ابی سفیان کے حوالے سے ام حبیبہ سے روایت کرتے ہیں لیکن امام بخاری کہتے ہیں کہ مکحول نے عنبسۃ بن ابی سفیان سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ مکحول نے کسی شخص کے واسطے سے عنبسۃ سے اس حدیث کے علاوہ دوسری احادیث نقل کی ہیں گویا کہ اس حدیث کو صحیح نہیں سمجھتے۔

باب ٦٢۔ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ

٧٣۔ حدثنا هناد نا ملازم بن عمرو عن عبدالله ابْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ اَوْبُضْعَةٌ مِنْهُ

باب ۶۲۔ عضوِ خاص کو چھونے سے وضو نہ کرنے کے بارے میں

۷۳۔ حضرت قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے اور وہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بھی تو بدن کا ہی ایک ٹکڑا ہے۔ راوی کا شک ہے کہ ''مضغہ'' فرمایا یا ''بضعۃ'' جب کہ معنی میں کوئی فرق نہیں۔

اس باب میں ابوامامہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: کئی صحابہ اور بعض تابعین سے منقول ہے کہ وہ عضوِ خاص کو چھونے سے وضو کو واجب قرار نہیں دیتے تھے۔ یہ قول اہل کوفہ (احناف) اور ابنِ مبارک کا ہے اور یہ حدیث اس باب کی احادیث میں سب سے بہتر ہے۔ اسے ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر بھی قیس بن طلق سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض محدثین محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے منقول حدیث اصح اور احسن ہے۔

توضیح: مذکورہ بالا احادیث میں تعارض ہے اور تعارض کے وقت قیاس کی طرف بھی رجوع کیا جاتا ہے اور قیاس حنفیہ کے مسلک ہی کی تائید کرتا ہے اس لیے کہ بول و براز وغیرہ جو بذاتِ خود نجس ہیں ان کا چھونا کسی کے نزدیک بھی ناقضِ وضو نہیں۔ لہٰذا اعضاء مخصوصہ جن کا طاہر ہونا متفق علیہ ہے ان کو چھونا بطریق اولیٰ ناقض نہیں ہونا چاہیے (مترجم)

باب ٦٣۔ ترك الوضوء من القبلة

٧٤۔ حدثنا قتيبة وهنادو ابو كريب و احمد بن منيع ومحمود بن غيلان وابو عمار قالوا نا وكيع

باب ۶۳۔ بوسہ لینے سے وضو نہ کرنے کے بارے میں۔

۷۴۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا اور پھر بغیر وضو

عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابتٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِہٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ ھِیَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِکَتْ

کے نماز کے لئے چلے گئے۔عروہ کہتے ہیں میں نے کہا: وہ آپ کے سوا کون ہوسکتی ہے تو ہنسنے لگیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس طرح کی روایات کئی صحابہ اور تابعین سے منقول ہیں۔سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ (حنفیہ) کا بھی یہی قول ہے کہ بوسے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔جب کہ مالک بن انسؒ، اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ اور کئی اہلِ علم صحابہ وتابعین کا قول یہ ہے کہ بوسے سے وضو واجب ہوجاتا ہے۔ہمارے اصحاب نے اس سے متعلق حضور ﷺ سے منقول حضرت عائشہؓ کی حدیث پر اس لیے عمل نہیں کیا کہ وہ سند میں ضعف کی وجہ سے ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے کہتے ہیں: (یعنی امام ترمذی) میں نے ابوبکر عطار بصری کو علی بن مدینی کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے: یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور کہا کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو بھی اس حدیث کو ضعیف کہتے ہوئے سنا۔ان کا کہنا ہے کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ابراہیم تیمی حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں کیا، یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ہمیں ابراہیم تیمی کے حضرت عائشہؓ سے سماع کا بھی علم نہیں۔اس باب میں حضور ﷺ سے منقول احادیث میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔

مسئلہ: حنفیہ کا مسلک عدم وجوب کا ہے جیسا کہ گزر چکا یہ اپنے مسلک پر اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں، امام ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے لیکن درحقیقت یہ صحیح علی شرط مسلم ہے (یعنی امام مسلم کی شروط پر) دراصل یہ حدیث دو طریق سے مروی ہے ایک ''عن حبیب بن ابی ثابت عن عروۃ عن عائشۃ'' اور دوسرا ''ابوروق عن ابراہیم التیمی عن عائشۃ''۔

عروہ کی روایت پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ عروہ سے مراد عروہ ابن الزبیر نہیں بلکہ عروہ المزنی ہیں جو مجہول ہیں۔

لیکن فی الواقع ان سے مراد عروۃ ابن الزبیر ہی ہیں جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ابن ماجہ میں ابواب الطہارۃ، باب الوضوء من القبلۃ میں یہ حدیث مروی ہے اس میں عروہ کے ساتھ ابن الزبیر کی صراحت موجود ہے۔

۲۔ سنن دارقطنی، مسند احمد اور مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی بعض میں ابن الزبیر اور بعض میں ابن اسماء کی تصریح ہے۔

۳۔ اس حدیث کے آخر میں ایک بے تکلفی کا جملہ ہے ''وہ آپ کے سوا کون ہوسکتی ہیں'' جس پر حضرت عائشہؓ ہنس دیتی ہیں۔یہ جملہ عروہ ابن الزبیر ہی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ آپ کے بھانجے ہیں۔

دوسرے طریق پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ابراہیم تیمی کا حضرت عائشہؓ سے سماع نہیں۔امام دارقطنی اپنی سنن میں اس حدیث کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ''اس حدیث کو معاویہ بن ہشام، ثوری سے وہ ابوالروق سے وہ ابراہیم تیمی سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں'' اس طریق میں ان کے والد کی وجہ سے حدیث متصل ہوگئی۔

لہٰذا ثابت ہوگیا کہ حدیثِ باب مسلم کی شرط پر صحیح اور قابلِ استدلال ہے اس لیے مبارکپوری سمیت بہت سے علماء اہلِ حدیث نے اس مسئلہ میں حنفیہ کی تائید کی ہے۔(مترجم)

باب ٦٤ـ الوضوء من القیء والرعاف　　قے اور نکسیر سے وضو کا حکم

۷۵۔ حدثنا ابو عبیدۃ بن ابی السفر و اسحٰق ابن منصور قال ابوعبیدۃ ثنا وقال اسحٰق انا عبدالصمد بن عبدالوارث قال حدثنی ابی عن حسین المعلم عن یحییٰ بن ابی کثیر قال حدثنی عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی عن یعیش بن الولید المخزومی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَعْدَانَ ابن ابی طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَآءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ

۷۵۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قے کی اور وضو کیا پھر میری جب دمشق کی مسجد میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ابودرداء نے کہا ہے اس لئے کہ آپ کے وضو کے لئے میں نے پانی ڈالا تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اکثر صحابہ وتابعین سے قے اور نکسیر پر وضو کرنا منقول ہے اور یہی قول سفیانؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحاق کا بھی ہے۔ جب کہ بعض جن میں مالکؒ اور شافعیؒ بھی ہیں، کے نزدیک اس سے وضو نہیں فاسد ہوتا۔ حسین بن معلم اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں۔ اور ان کی حدیث اس باب میں ''اصح'' ہے۔ معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہوئے غلطی کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: یعیش بن ولید سے روایت ہے وہ خالد بن معدان سے اور وہ ابودرداء سے روایت کرتے ہیں۔ اس سند میں انہوں نے اوزاعی کو ذکر نہیں کیا اور کہا: خالد بن معدان سے روایت ہے جب کہ صحیح معدان بن ابوطلحہ ہے۔

باب ٦٥۔ اَلْوُضُوْءُ بِالنَّبِیْذِ

باب ۶۵۔ نبیذ سے وضو کرنا(۱)

۷٦۔ حدثنا ھناد نا شریك عن ابی فزارۃ عن اَبِیْ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَافِیْ اِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِیْذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَیِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ

۷۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، تمہاری مشک میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: نبیذ ہے۔ فرمایا: کھجور پاک اور پانی پاک کرنے والا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے اسی سے وضو کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ابوزید، عبداللہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں، ابوزید محدثین کے نزدیک مجہول ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ ان کی کسی روایت کا ہمیں علم نہیں۔ بعض اہل علم (سفیان وغیرہ) نبیذ سے وضو کو جائز سمجھتے ہیں جب کہ بعض اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جیسے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ۔ اسحاقؒ کہتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس اس کے علاوہ پانی نہ ہو تو اس سے وضو کر کے تیمم کرنا میرے نزدیک بہتر ہے۔ جن کے نزدیک نبیذ سے وضو کرنا جائز نہیں ان کا قول قرآن کریم سے اقرب اور اشبہ ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''فلم تجد و اماء فتیمموا صعیدا طیبا'' یعنی پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک زمین سے تیمم کرلیا کرو۔

توضیح: اس مسئلے میں اختلاف اسی نبیذ میں ہے جو حلو (میٹھی) رقیق، غیر مطبخ اور نشہ نہ دینے والی ہو۔ جمہور حنفیہ متاخرین بھی عدم جواز کی روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔ امام طحاوی اور علامہ زیلعی جیسے محدثین نے بھی اس حدیث کے ضعف کو تسلیم کیا ہے۔ (مترجم)

(۱) نبیذ: انگور یا کھجور کی نچوڑی ہوئی شراب کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

باب ٦٦ ۔ اَلْمَضْمَضَةُ مِنَ اللَّبَنِ

۷۷۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهری عن عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا

باب۶۶۔باب دُودھ پی کرکُلی کرنا

۷۷۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دُودھ پیا......پھر پانی منگوا کرکُلی کی اور فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

اس باب میں سہل بن سعدؓ اور ام سلمہؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔بعض اہلِ علم کی رائے یہی ہے کہ دُودھ پی کرکُلی کی جائے یعنی یہ ان کے نزدیک مستحب ہے جب کہ بعض حضرات کے نزدیک ایسا نہیں ہے یعنی دُودھ کے بعد کلی کرنا ضروری نہیں۔

باب ٦٧ ۔ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

۷۸۔ حدثنا نصر ابن علی و محمد بن بشار قالا ابو احمد عن سفيان عن الضحاك بن عثمان عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ

باب۶۷۔بے وضو کے لئے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔

۷۸۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ پیشاب کررہے تھے کہ ایک شخص نے سلام کیا۔تو آپ ﷺ نے اسے جواب نہیں دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا اس وقت مکروہ ہے جب وہ قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہوا ہو۔بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے۔یہ اس باب کی ''احسن'' حدیث ہے۔اس باب میں مہاجر بن قنفذؓ، عبداللہ بن حنظلہؓ، علقمہ بن شفواء، جابرؓ اور براءؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک قضائے حاجت کے وقت سلام کرنا اور جواب دینا دونوں مکروہ ہیں۔جب کہ حالتِ حدث میں سلام مکروہ نہیں۔(مترجم)

باب ٦٨ ۔ مَاجَآءَ فِيْ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۷۹۔ حدثنا سوار بن عبداللّٰه العنبری نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ايوب عن محمد بن سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَا هُنَّ اَوْ اُخْرٰهُنَّ بِالتُّرَابِ وَ اِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً

باب۶۸۔کُتّے کے جوٹھے کا حکم

۷۹۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے مل کر اور اگر بلی کسی برتن میں منہ ڈالے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔

امام ترمذیؒ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے۔یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اسی طرح حضور ﷺ سے منقول ہے لیکن اس میں بلی کے جوٹھے سے ایک مرتبہ دھونے کا ذکر نہیں۔اس باب میں عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ دھونا کافی ہے ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے اسے تین مرتبہ دھونے کا حکم دیا۔ اسی روایت کی صحت کے متعدد قرائن ہیں۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کا ایک فتوی سات مرتبہ دھونے کا بھی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تثلیث کے فتویٰ کو وجوب اور تسبیع کو استحباب پر محمول کیا جائے گا تا کہ تعارض نہ ہو۔ قیاس سے بھی تثلیث کے وجوب کی ہی تائید ہوتی ہے اس لیے کہ وہ نجاسات جو غلیظ اور قطعی دلائل سے ثابت ہیں۔ (مثلاً بول و براز) جن میں کتے اور خنزیر کا (بول و براز) بھی شامل ہیں تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں اور اس پر علماء متفق ہیں۔ تو کتے کے جوٹھے میں جو نہ غلیظ ہے نہ قطعی اور نہ ہی بول و براز سے زیادہ مستقذر اس میں تسبیع کا حکم معقول کیسے ہوسکتا ہے۔ پھر مزید یہ کہ سات مرتبہ دھونے والی احادیث میں کافی اختلاف ہے کسی میں پہلی مرتبہ مٹی سے دھونے کسی میں ساتویں مرتبہ اور کسی میں آٹھویں مرتبہ دھونے کے الفاظ ہیں۔ لہٰذا ظاہر یہ ہے کہ سات مرتبہ کا حکم استحباب ہی کے لیے ہے کیونکہ کتے کے لعاب میں زہر زیادہ ہوتا ہے اس سے یقینی طور پر بچنے کے لیے یہ ہدایت دی گئی اور اسی لیے اسے مٹی سے مانجھنا بھی مستحب ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ٦٩ ـ مَاجَآءَ فِیْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

٨٠ـ حدثنا اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن اسحق بن عبدالله بن ابی طلحة عن حمیدة ابنة عبید بن رفاعة عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءً قَالَتْ فَجَآءَ تْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰی لَهَا الْاِنَآءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ يَا ابْنَةَ اَخِیْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ

باب ٦٩ ۔ بلی کے جوٹھے کا حکم

٨٠ ۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی منکوحہ کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابوقتادہ میرے پاس آئے۔ میں نے ان کے لئے وضو کا پانی بھرا۔ تو ایک بلی آئی اور پانی پینے لگی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن کو جھکا دیا۔ یہاں تک کہ اس نے پانی پیا۔ کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ انہوں نے مجھے جب اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے۔ اے بھتیجی تمہیں اس پر تعجب ہے؟ میں نے کہا: ہاں پھر کہنے لگے کہ حضور ﷺ نے فرمایا یہ ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے گرد گھومتی پھرتی ہے۔ راوی کو شک ہے کہ "طوافین" فرمایا یا "طوافات" طوافات مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہی صحابہ تابعین اور تبع تابعین جیسے کہ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے کہ بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اس باب کی احسن حدیث ہے۔ امام مالکؒ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے منقول اسی حدیث کو بہت اچھا نقل کیا ہے۔ اور ان کے علاوہ کسی نے بھی اسے مکمل روایت نہیں کیا۔

مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک بلی کو جوٹھا مکروہ ہے۔ (مترجم)

باب ٧٠ ـ اَلْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ

٨١ـ حدثنا هناد نا وكيع عن الاعمش عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا

باب ٧٠ ۔ موزوں پر مسح کرنا

٨١ ۔ حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمایا: کیوں نہ کروں جب میں

مُنْعُنِی وَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ قَالَ وَکَانَ یُعْجِبُھُمْ حَدِیْثُ جَرِیْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَہٗ کَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَۃِ

نے حضور ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اس لئے اہمیت دیتے تھے کہ وہ سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔

اس باب میں عمر، علی، حذیفہ، مغیرہ، سعد، بلال، ابوایوب، سلمان، بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، سہل بن سعد، یعلی بن مرۃ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابوامامہ، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم بھی احادیث بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ حدیث جریر حسن صحیح ہے۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں: میں نے جریر بن عبداللہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے موزوں پر مسح کیا جس پر میں نے ان سے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ میں نے ان سے کہا: کیا مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے یا بعد؟ جواب دیا: میں نے مائدہ کے نزول کے بعد ہی اسلام قبول کیا ہم سے اسے قتیبہ نے انہوں نے خالد بن زیاد ترمذی سے، انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے اور انہوں نے جریر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
جب کہ باقی حضرات نے اسے ابراہیم بن ادھم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے جریر کے حوالے سے بیان کیا ہے۔
اس حدیث میں تفسیر ہے۔ اس لیے کہ جن لوگوں نے موزوں پر مسح کے جواز سے انکار کیا ہے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ سورۂ مائدہ سے پہلے کی ہے لیکن جریرؓ نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

توضیح: ان کے حضرت جریرؓ کی حدیث کو اہمیت دینے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جریرؓ سورۂ مائدہ کی وضو کی آیت نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے۔ لہٰذا اس سے روافض وغیرہ کی تردید ہوتی ہے جو کہ موزوں پر مسح کو وضو کی آیت سے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ جب کہ موزوں پر مسح کے جواز پر امت کا اجماع ہے۔ (مترجم)

باب ۷۱۔ اَلْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِیْمِ

باب ۷۱۔ مسافر اور مقیم کے لئے موزوں پر مسح کرنا

۷۲۔ حدثنا قتیبۃ نا ابوعوانۃ عن سعید بن مسروق عن ابراھیم التیمی عن عمرو بن میمون عن ابی عبداللہ الْجَدَلِیُّ عَنْ خُزَیْمَۃَبْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمٌ

۷۲۔ حضرت خزیمہ بن ثابت، نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے موزوں پر مسح سے متعلق سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن تک اور مقیم کے لئے ایک دن کی مدت ہے۔

ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں علیؓ، ابوبکرۃؓ، ابو ہریرۃؓ، صفوان بن عسالؓ، عوف بن مالکؓ، ابن عمرؓ اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۸۳۔ حدثنا ھناد ابوالاحوص عن عاصم بن ابی النجود عن زربن حُبَیْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَلَیَا لِیَھُنَّ اِلَّا

۸۳۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ہم سفر میں ہوں تو تین دن، تین رات تک موزے نہ اتاریں۔ ہاں اگر (غسل) جنابت ہو تو اتاریں۔ لیکن قضائے حاجت یا نیند کے سبب نہیں۔

مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ

امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے حکم بن عتیبہ اور حماد، ابراہیم نخعی سے وہ ابوعبداللہ جدلی سے اور وہ خزیمہ بن ثابت سے نقل کرتے ہیں، یہ صحیح نہیں۔ علی بن مدینی یحییٰ کے ذریعے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مسح کی حدیث ابوعبداللہ جدلی سے نہیں سنی۔ زائدہ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم ابراہیم التیمی کے حجرے میں تھے۔ ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے۔ ابراہیم التیمی نے ہم سے موزوں پر مسح سے متعلق حدیث بیان کی۔ وہ عمرو بن میمون سے وہ ابوعبداللہ جدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے اور وہ حضور ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ بخاری کہتے ہیں اس باب میں احسن حدیث صفوان بن عسال کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ صحابہ، تابعین اور ان کے بعد کے اہل علم جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ شامل ہیں کا قول ہے۔ یعنی مقیم ایک دن ایک رات اور مسافر تین دن تین رات تک مسح کر سکتا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک مسح کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں۔ یہ قول مالک بن انسؒ کا ہے۔ لیکن مدت کا تعین ہی صحیح ہے۔

باب ۷۲۔ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلَهُ

باب ۷۲۔ موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا۔

باب ۷۳۔ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلَهُ

باب ۷۳۔ موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا۔

۸۴۔ حدثنا ابو الوليد الد مشقى نا الوليد ابن مسلم اخبرنى ثوربن يزيد عن رجاء بن حيوة عن كاتب الْمُغِيرَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهُ

۸۴۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔

امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ یہ کئی صحابہ اور تابعین کا قول ہے۔ مالک، شافعی اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں یہ حدیث ''معلول'' ہے۔ اسے ثور بن یزید سے ولید بن مسلم کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا۔ میں نے ابوزرعہ اور امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو ان دونوں نے جواب دیا۔ یہ صحیح نہیں اس لیے کہ ابن مبارک، ثور سے اور وہ رجاء سے نقل کرتے ہیں کہ رجاء نے کہا مجھے یہ حدیث حضرت مغیرہ کے کاتب سے پہنچی ہے اور یہ مرسل ہے کیوں کہ انہوں نے مغیرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

مسئلہ: حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک صرف موزوں کے اوپر مسح کرنا ضروری ہے ان کی دلیل حدیث نمبر ۸۵ ہے۔ جو ذیل میں مذکور ہے۔ (مترجم)

باب ۷۴۔ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِ هِمَا

باب ۷۴۔ موزوں کے اوپر مسح کرنا

۸۵۔ حدثنا على بن حجرنا عبدالرحمن بن ابى الزناد عن ابيه عن عروة بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

۸۵ حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کریم ﷺ کو موزوں کے اوپر (کے حصے پر) مسح کرتے ہوئے دیکھا:

امام ترمذی کہتے ہیں حدیث مغیرہ حسن ہے۔ اسے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد بھی اپنے والد سے وہ عروہ سے اور وہ مغیرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ کسی اور نے حضور ﷺ کا موزوں کے اوپر مسح کرنا عروہ سے اور انہوں نے مغیرہ سے نقل کیا ہو۔ یہ کئی علماء کا قول ہے سفیان ثوریؒ اور احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ مالک عبدالرحمٰن بن ابوزناد کو ضعیف سمجھتے تھے۔

توضیح: حنفیہ کا استدلال حدیث باب سے ہے اگرچہ بعض حضرات نے عبدالرحمٰن بن ابوزناد کی تضعیف کی ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ ان

کی احادیث مقبول ہیں۔ نیز ابوداؤد میں اسناد حسن کے ساتھ حضرت علیؓ کا ارشاد منقول ہے کہ: اگر دین کا تعلق رائے سے ہوتا تو موزوں کا نیچے سے مسح کرنا اوپر کرنے سے اولیٰ ہوتا جب کہ میں نے حضور ﷺ کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (مترجم)

باب ۷۵۔ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَ بَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب ۷۵۔ جوربین اور نعلین پر مسح کرنا

۸۶۔ حدثنا هناد و محمود بن غيلان قالا نا وكيع عن سفيان عن ابى قيس عن هزيل بن شرحبيل عَنِ الْمُغِيرَةِ بنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

۸۶۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے وضو کیا اور جوربین اور نعلین پر مسح کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی علماء کا قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ اس کے قائل ہیں ان کا کہنا ہے کہ جوربین پر مسح کرنا جائز ہے اگر چہ ان پر چمڑہ نہ چڑھا ہوا ہو۔ بشرطیکہ وہ ثخنین ہوں۔ اسی باب میں ابوموسیٰ بھی حدیث بیان کرتے ہیں۔

توضیح: جورب، سُوت یا اون کے موزوں کو کہتے ہیں اگر ایسے موزوں پر دونوں طرف چمڑا چڑھا ہو تو اسے مجلد کہتے ہیں اگر ان کے نیچے چمڑا چڑھا ہوا ہو تو اسے منعل کہتے ہیں۔ اور اگر وہ صرف چمڑے کے ہوں تو انہیں خفین کہتے ہیں۔ اور ثخنین سے مراد یہ ہے کہ وہ شفاف نہ ہوں۔ اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔ بغیر کسی چیز کے چپکے رہیں اور ان کو پہن کر اتنا چلا جا سکے جتنا کہ خف کو پہن کر چلا جا سکتا ہے۔ خفین، جوربین مجلّدین، جوربین منعلین اور جوربین ثخنین پر مسح باتفاق جائز ہے جب کہ نعلین (جوتوں) پر ائمہ اربعہ میں سے کسی نے بھی مسح کی اجازت نہیں دی۔ لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام ترمذی سے اس کی تصحیح میں تسامح ہوا ہے کیوں کہ محدثین کا اس حدیث کے ضعف پر اتفاق ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۷۶۔ مَاجَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

باب ۷۶۔ جوربین اور عمامہ پر مسح کرنا۔

۸۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيىٰ بن سعيد القطان عن سليمان التيمي عن بكر بن عبدالله المزني عن الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ

۸۷۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

بکر کہتے ہیں: میں نے اسے مغیرہ کے بیٹے سے سنا۔ محمد بن بشار ایک اور جگہ اسی حدیث کو ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے پیشانی اور عمامے پر مسح کیا۔ یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ سے کئی سندوں سے منقول ہے بعض اس میں پیشانی اور عمامے کا ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ بعض پیشانی کا ذکر کرتے ہیں جبکہ بعض پیشانی کا ذکر نہیں کرتے، احمد بن حسن کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان جیسا شخص نہیں دیکھا۔ اس باب میں عمرو بن امیہؓ، سلمانؓ، ثوبانؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی اہلِ علم کا قول ہے جن میں صحابہ (ابوبکرؓ، عمرؓ اور انسؓ) بھی شامل ہیں۔ یہی اوزاعی، احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے ان حضرات کے نزدیک عمامے پر مسح کرنا جائز ہے ہم سے قتیبہ بن سعید روایت کرتے ہیں ان سے

بشر بن مفضل ان سے عبدالرحمٰن بن اسحاق ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نقل کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے خفین پر مسح کے متعلق پوچھا تو جواب دیا: اے بھتیجے یہ سنت ہے پھر میں نے عمامے پر مسح کا پوچھا تو فرمایا: بالوں کا چھونا ضروری ہے۔ کئی علماء جن میں صحابہ و تابعین شامل ہیں کا مسلک یہ ہے کہ عمامے پر مسح کے ساتھ سر کا بھی مسح کرے۔ یہ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا قول ہے۔

۸۸۔ حدثنا هناد نا علی بن مسهر عن الا عمش عن الحكم عن ابی عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن كعب بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ

۸۸۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح کیا۔

مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک عمامے پر مسح کرنے سے فرض ادا نہیں ہوتا اس لیے کہ مسح رأس (سر کے مسح) کا حکم آیت قرآنی سے ثابت ہے اور عمامے پر مسح کرنے سے متعلق کوئی بھی روایت صریح نہیں ہے بلکہ ان میں تاویلات کے احتمالات ہیں لہٰذا یقین کو احتمال کی وجہ سے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۷۷۔ مَاجَآءَ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب ۷۷۔ غسلِ جنابت کے متعلق۔

۸۹۔ حدثنا هناد ثنا وكيع عن الا عمش عن سالم بن ابی الجعد عَنْ كُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهٖ مَیْمُوْنَةَ قَالَ وَضَعْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غُسْلاً فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَأَ الْاِنَاءَ بِشِمَالِهٖ عَلٰی یَمِیْنِهٖ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَاَفَاضَ عَلٰی فَرْجِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِیَدِهِ الْحَائِطَ وَالْاَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ فَاَفَاضَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ رِجْلَیْهِ

۸۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لئے پانی رکھا آپ ﷺ نے غسل جنابت کیا اور برتن کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر ہاتھ پانی میں ڈالا اور ستر پر پانی بہایا، پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر ملا۔ پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہایا پھر سارے جسم پر پانی بہایا۔ اس کے بعد اس جگہ سے ذرا ہٹ کر پاؤں دھوئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ام سلمہؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ، جبیر بن مطعمؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۰۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ بِغَسْلِ یَدَیْهِ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ یَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَیَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ یُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَآءَ ثُمَّ یُحْثِیْ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ

۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے شروع میں دھو لیا کرتے تھے، پھر استنجا اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اس طرح وضو کرتے پھر سر کے بالوں میں اچھی طرح پانی ڈالتے اور اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کو اہل علم نے غسلِ جنابت کے لیے اختیار کیا ہے کہ پہلے وضو کرے اور پھر تین مرتبہ سر پر پانی بہانے کے بعد اپنے پورے بدن پر پانی بہائے اور آخر میں پاؤں دھوئے۔ اسی پر علماء کا عمل ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ اگر کسی نے وضو نہیں کیا اور پورے بدن پر پانی بہایا تو بھی غسل ہو گیا۔ یہ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ۷۸۔ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

۹۱۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ایوب بن موسٰی المقربی عن عبداللّٰه بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي اَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّآءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِينَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ

باب ۷۸۔ کیا عورت غسل کے وقت چوٹی کھولے گی؟

۹۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں کہ اپنی چوٹی کو مضبوط باندھتی ہوں، کیا میں غسل جنابت کے لئے اسے کھولا کروں آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لینا تمہارے لئے کافی ہے پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ۔ پس تم پاک ہو گئیں یا فرمایا اب تم پاک ہو گئیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس پر علماء کا عمل ہے کہ اگر عورت غسل جنابت کرے تو سر پر پانی بہا دینا کافی ہے چوٹی کو کھولنا ضروری نہیں۔

باب ۷۹۔ مَاجَآءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

۹۲۔ حدثنا نصربن علی نا الحارث بن وجیه نا مالك بن دینار عن محمد بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ

باب ۷۹۔ ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے۔

۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو دھوؤ اور جسم کو صاف کرو۔

اس باب میں حضرت علیؓ اور حضرت انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور حارث قوی نہیں۔ ان سے کئی ائمہ روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث صرف انہوں نے مالک بن دینار سے نقل کی ہے۔ یہ حارث بن وجیہ ہیں جب کہ کبھی انہیں ابن وجبہ بھی کہتے ہیں۔

باب ۸۰۔ فِي الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۹۳۔ حدثنا اسمٰعیل بن موسٰی ثنا شریك عن اسحاق عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب ۸۰۔ غسل کے بعد وضو کا حکم

۹۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ صحابہ اور تابعین میں سے کئی علماء کا قول ہے کہ غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں۔

باب ۸۱۔ مَاجَآءَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

باب ۸۱۔ اگر ختانین (۱) مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۱) ختانین سے مراد مرد اور عورت کی شرمگاہ ہے۔ عورت کے لیے ختان کا لفظ یہاں تغلیباً استعمال ہوا ہے۔ تجاوز ختان، حشفہ کے دخول سے کنایہ ہے۔ (مترجم)

٩٤۔ حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن عبدالرحمن بن القاسم عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا

٩٤۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر ختنے کا مقام ختنے کے مقام سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جائے گا۔ میں نے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ فعل کیا اور اس کے بعد دونوں نے غسل کیا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور رافع بن خدیجؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

٩٥۔ حدثنا ہناد نا وکیع عن سفیان عن علی بن زید عن سعید بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

٩٥۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے کئی طرق سے منقول ہے کہ اگر ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول صحابۂ کرام (جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور عائشہؓ شامل ہیں) اور فقہاء تابعین اور ان کے بعد کے علماء (سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ) کا ہے کہ ختان سے ختان کے ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

باب ٨٢۔ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَآءَ مِنَ الْمَآءِ

باب ٨٢۔ منی کے خروج سے غسل فرض ہوتا ہے۔

٩٦۔ حدثنا احمد بن منیع نا عبداللّٰہ بن المبارک ثنا یونس بن یزید عن الزہری عن سہل بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِیَ عَنْهَا

٩٦۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابتدائے اسلام میں غسل اسی وقت فرض ہوتا تھا جب منی نکلے یہ رخصت کے طور تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا۔ (یعنی یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ غسل کے فرض ہونے کے لئے انزال (منی) ضروری نہیں)۔ (مترجم)

احمد بن منیع، ابن مبارک سے وہ معمر سے اور وہ زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور وجوب غسل کے لیے انزال کا ضروری ہونا ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح کئی صحابہ سے منقول ہے جن میں ابی بن کعبؓ اور رافع بن خدیجؓ بھی شامل ہیں۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے تو غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ انزال نہ ہوا ہو۔ علی بن حجر ابو جحان سے وہ عکرمہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: وجوبِ غسل کے لیے انزال کا ضروری ہونا احتلام میں ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جارود، وکیع کا یہ قول نقل کرتے تھے کہ ہم نے یہ حدیث شریک کے علاوہ کسی کے پاس نہیں پائی۔ اس باب میں عثمان بن عفانؓ، علیؓ بن ابی طالب، زبیرؓ، طلحہؓ، ابوایوب اور ابوسعید بھی آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا وجوبِ غسل خروجِ منی سے ہوتا ہے۔ ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابوعوف ہے۔ سفیان ثوری سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں ابوالجحاف نے خبر دی اور وہ پسندیدہ آدمی تھے۔

باب ۸۳۔ فِیمَنْ یَسْتَیْقِظُ وَیَرٰی بَلَلاً وَلاَ یَذْکُرُ احْتِلاَمًا

باب ۸۳۔ جو شخص نیند سے بیداری پر کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو۔

۹۷۔ حدثنا احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط عن عبداللّٰہ بن عمر عن عبیداللّٰہ بن عمر عن القاسم ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَ لَایَذْکُرُ اِحْتِلَامًا قَالَ یَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ یَرٰی اَنَّهٗ قَدِاحْتَلَمَ وَلَمْ یَجِدْ بَلَلاً قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ عَلَی الْمَرْأَةِ تَرٰی ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَآءَ شَقَآئِقُ الرِّجَالِ

۹۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نیند سے بیدار ہونے پر کپڑے گیلے پائے لیکن اسے احتلام یاد نہ ہو تو فرمایا: غسل کرے اور اس شخص کے متعلق بھی پوچھا گیا جسے یہ تو یاد ہو کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن کپڑے تر نہ ہوں تو آپ ﷺ نے جواب دیا: اس پر غسل ضروری نہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یارسول اللہ! اگر عورت ایسا دیکھے تو کیا وہ بھی غسل کرے۔ فرمایا: ہاں۔ عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں۔ (یعنی ان پر بھی غسل واجب ہے۔ (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن عمر نے عبیداللہ بن عمر سے نقل کی ہے۔ (یعنی حدیث عائشہؓ! کہ جب کپڑوں میں تری پائے اور خواب یاد نہ ہو) اور عبداللہ کو یحییٰ بن سعید حفظِ حدیث میں ضعیف کہتے ہیں اور یہ صحابہ اور تابعین میں سے کئی علماء کا قول ہے کہ اگر جاگنے پر تری دیکھے تو غسل کرے۔ احمدؒ اور سفیانؒ کا بھی یہی قول ہے بعض علماء تابعین کہتے ہیں کہ غسل جب واجب ہوتا ہے جب کہ تری منی کی ہو۔ یہ شافعیؒ اور اسحاق کا قول ہے۔ اور اگر احتلام تو یاد ہے لیکن کپڑے گیلے نہیں تو تمام اہلِ علم عدم وجوبِ غسل کے قائل ہیں۔

باب ۸۴۔ مَاجَآءَ فِی الْمَنِیِّ وَالْمَذِیِّ

باب ۸۴۔ منی اور مذی کے متعلق

۹۸۔ حدثنا محمد بن عمرو السواق البلخ نا هشیم عن یزید بن ابی زیادح ونا محمود بن غیلان نا حسین الجعفی عن زائدة عن یزید ابی زیاد عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ابی لیلیٰ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِیِّ فَقَالَ مِنَ الْمَذِیِّ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ

۹۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے مذی کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔

اس باب میں مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے مذی سے وضو اور منی سے غسل کا واجب ہونا حضرت علیؓ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے اور یہی اکثر علماءِ صحابہ اور تابعین کا قول ہے جن میں شافعی اور اسحاق بھی شامل ہیں۔

باب ۸۵۔ فِی الْمَذِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

باب ۸۵۔ مذی اگر کپڑے کو لگ جائے۔

۹۹۔ حدثنا هناد نا عبدة عن محمد ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِبْنِ عُبَیْدٍ هُوَابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کُنْتُ اَلْقٰی مِنَ الْمَذِیِّ شِدَّةً وَّعَنَاءً فَکُنْتُ

۹۹۔ سعید بن عبید سباق کے بیٹے۔ اپنے والد سے اور وہ سہل بن حنیف سے نقل کرتے ہیں کہ سہل نے کہا: مجھے مذی سے کافی پریشانی ہوتی تھی اس لئے کہ میں بار بار نہاتا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا

أُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ مِنْهُ

تذکرہ کیا اور اس کا حکم دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے وضو کرنا ہی کافی ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر وہ کپڑوں میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: پانی کا ایک چلّو لے کر اس جگہ چھڑک دو جہاں وہ لگی ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ کسی اور نے اس طرح کی کوئی حدیث محمد بن اسحاق کے علاوہ بھی نقل کی ہو۔ اہلِ علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر مذی کپڑوں میں لگ جائے تو بعض کے نزدیک اسے دھونا ضروری ہے جیسے کہ شافعی اور اسحاق، جب کہ بعض کہتے ہیں اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا ہی کافی ہے۔ احمد کہتے ہیں مجھے امید ہے کہ پانی چھڑکنا کافی ہوگا۔

مسئلہ: اس مسئلے میں ائمہ ثلاثہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ مذی لگے ہوئے کپڑے کو دھونا پڑے گا اگر چہ وہ غسل خفیف ہی ہو۔ (مترجم)

باب ٨٦۔ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب ۸۶۔ اگر منی کپڑے کو لگ جائے تو اس کا حکم

١٠٠۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَآءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيٰى اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَآءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّفْرُكَهٗ بِاَصَابِعِهٖ وَرُبَمَا فَرَكْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِيْ

۱۰۰۔ حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مہمان آیا۔ اسے زرد چادر دینے کا حکم دیا۔ وہ سویا اور اسے احتلام ہو گیا۔ اسے شرم محسوس ہوئی کہ چادر کو اس طرح بھیجے کہ اس میں احتلام کا اثر ہو (منی لگی ہو) اس نے اسے پانی میں ڈبو دیا اور پھر بھیج دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہماری چادر کیوں خراب کر دی اس کے لئے کافی تھا کہ اپنی انگلیوں سے اسے کھرچ دیتا۔ میں اکثر رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے اپنی انگلیوں کے ذریعے منی کھرچ کر پاک کرتی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی فقہاء جیسے کہ سفیانؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے کہ منی جب کپڑے کو لگ جائے تو کھرچ دینا کافی ہے دھونا ضروری نہیں اور اسی طرح منصور سے بھی روایت ہے وہ ابراہیم سے وہ ہمام بن حارث سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اعمش کی روایت کے مثل جو ابھی گزری، روایت کرتے ہیں۔ ابو معشر یہ حدیث ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش کی حدیث اصح ہے۔

١٠١۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابو معاوية عن عمرو بن ميمون بن مهران عن سليمان بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

۱۰۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے منی دھوئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے منی دھوئی، کھرچنے والی حدیث کی مخالف نہیں۔ اگر چہ کھرچنا بھی کافی ہے، پسند کیا جاتا ہے کہ منی کا اثر کپڑے پر نہ ہو۔ ابنِ عباسؓ کہتے ہیں منی تھوک کی طرح ہے اسے اپنے سے دُور کرے اگر چہ لکڑی سے ہو۔

باب ۸۷۔ فِی الْجُنُبِ یَنَامُ قَبْلَ اَنْ یَّغْتَسِلَ

۱۰۲۔ حدثنا ھناد نا ابوبکر بن عیاش عن الاعمش عن ابی اسحٰق عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَنَامُ وَھُوَ جُنُبٌ وَلَا یَمَسُّ مَآءً

باب ۸۷۔ جنبی کے بغیر غسل کئے، سونے سے متعلق۔

۱۰۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ جنابت میں سوجایا کرتے اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگاتے۔

ہناد، وکیع سے وہ سفیان سے اور وہ ابواسحاق سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ ابن مسیب وغیرہ کا یہی قول ہے اور کئی حضرات نے اسود سے روایت کیا ہے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے وضو کیا کرتے تھے۔ یہ ابواسحاق کی حدیث سے اصح ہے جو وہ اسود سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ حدیث ابواسحاق سے شعبہ، ثوری اور کئی حضرات نے روایت کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس میں ابواسحاق سے غلطی ہوئی ہے۔

باب ۸۸۔ فِی الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ

۱۰۳۔ حدثنا محمد بن المثنی نا یحییٰ بن سعید عن عبیداللّٰہ بن عمر عن نافع عن ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَھُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّأَ

باب ۸۸۔ جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے

۱۰۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنبی ہوتے ہوئے سوجائے؟ فرمایا: ہاں اگر وضو کرلے۔

اس باب میں عمارؓ، عائشہؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عمرؓ کی حدیث اس باب میں اصح اور احسن ہے۔ اور یہ صحابہ و تابعین میں سے کئی حضرات جیسے کہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاق کا قول ہے۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ اگر حالتِ جنابت میں کوئی سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کرے۔

باب ۸۹۔ مَاجَآءَ فِیْ مُصَافَحَۃِ الْجُنُبِ

۱۰۴۔ حدثنا اسحاق بن منصور نا یحییٰ بن سعید القطان نا حمید الطویل عن بکر بن عبداللّٰہ المزنی عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَقِیَہٗ وَھُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ اَوْ اَیْنَ ذَھَبْتَ قُلْتُ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجَسُ

باب ۸۹۔ جنبی سے مصافحے سے متعلق

۱۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا رسول اللہ ﷺ سے اس حالت میں سامنا ہوا کہ میں جنبی تھا چنانچہ میں آنکھ بچا کر نکل گیا۔ پھر غسل کیا اور آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہاں تھے؟ تم، یا فرمایا کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے کہا میں حالت جنابت میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

اس باب میں حذیفہؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اور کئی علماء جنبی سے مصافحہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنبی اور حائض کے پسینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۹۰۔ مَاجَآءَ فِی الْمَرْأَۃِ تَرٰی فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَا

باب ۹۰۔ اس عورت کے متعلق جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے۔

يَرَى الرَّجلُ

۱۰۵۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن هشام بن عروة عن ابیه عن زینب بنت اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ اُمُّ سُلَیْمٍ ابْنَةُ مِلْحَانَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَایَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ تَعْنِیْ غُسْلًا اِذَا هِیَ رَاَتْ فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَا یَرَی الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ اِذَا هِیَ رَاَتِ الْمَآءَ فَلْتَغْسِلْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَآءَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ

۱۰۵۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم بنت ملحان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ: اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت پر بھی غسل واجب ہے اگر وہ خواب میں اسی طرح دیکھے جس طرح مرد دیکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر وہ منی کو دیکھے تو غسل کرے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اے ام سلیم! تم نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اکثر فقہاء کا قول ہے کہ اگر عورت خواب میں اسی طرح دیکھے جیسے مرد دیکھتے ہیں اور منی خارج ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ یہی سفیان ثوری اور شافعی بھی کہتے ہیں۔

توضیح: علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ شہوت کے ساتھ منی کے خارج ہونے سے عورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (مترجم)

باب ۹۱۔ فِی الرَّجُلِ یَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْاَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب ۹۱۔ غسل کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا۔

۱۰۶۔ حدثنا هناد نا وکیع عن حریث عن الشعبی عن مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَمَا اغْتَسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَآءَ فَاسْتَدْفَأَبِیْ فَضَمَمْتُهٗ اِلَیَّ وَلَمْ اَغْتَسِلُ

۱۰۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آنحضرت ﷺ اکثر غسلِ جنابت کے بعد آتے اور میرے جسم سے گرمی حاصل کرتے تو میں انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیتی جب کہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کی اسناد میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہی کئی علماءِ صحابہ و تابعین کا قول ہے کہ اگر غسل کر لے تو بیوی کے بدن سے گرمی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ سونے میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ بیوی نے غسل نہ کیا ہو۔ شافعیؒ، احمدؒ، سفیان ثوریؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۲۔ اَلتَّیَمُّمُ لِلْجُنُبِ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمَاءَ

باب ۹۲۔ پانی کی عدم موجودگی میں جنبی تیمم کرے۔

۱۰۷۔ حدثنا محمد بن بشار و محمود بن غیلان قالا نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن خالد الحذّاء عن ابی قلابة عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیُمِسَّهٗ بَشَرَتَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَ قَالَ مَحْمُوْدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ اِنَّ الصَّعِیْدَ

۱۰۷۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ پاک مٹی مسلمان کا طہور ہے (پاک کرنے والی ہے) اگرچہ دس سال تک پانی نہ ملے۔ پھر اگر پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم سے لگائے (یعنی اس سے طہارت حاصل کرے) اور یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ محمود نے اپنی روایت میں "ان الصعید الطیب وضوء المسلم" کے الفاظ بیان کیے ہیں (دونوں کے معنی ایک ہی ہیں)۔

الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ

اس باب میں ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ کئی راویوں نے اسے خالد الحذاء سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے اور انہوں نے ابوذرؓ سے اسی طرح بیان کیا ہے یہ حدیث ایوب نے بھی ابوقلابہ سے انہوں نے بنی عامر کے ایک شخص سے اور انہوں نے ابوذرؓ سے نقل کی ہے۔ اور اس شخص کا نام نہیں لیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہی قول تمام فقہاء کا ہے کہ اگر جنبی اور حائضہ کو پانی میسر نہ ہو تو تیمم کریں اور نماز پڑھیں۔

باب ۹۳۔ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

۱۰۸۔ حدثنا هناد نا وكيع وعبدة وابو معاوية عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ قَالَ مُعَاوِيَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَ قَالَ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْئَ لَكِ الْوَقْتُ

باب ۹۳۔ مستحاضہ کے متعلق۔

۱۰۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ فرمایا: نہیں یہ رگ ہوتی ہے (یعنی رگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے یہ خون آتا ہے جو رحم سے علیحدہ ہوتی ہے مختصر یہ کہ اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں) حیض نہیں ہوتا۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب پورے ہو جائیں تو خون کو دھوڈالو (یعنی غسل کرلو) اور نماز پڑھو۔ ابو معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی حدیث میں فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے لئے وضو کرو یہاں تک کہ پھر وہی وقت آجائے۔ (یعنی حیض کا وقت۔ مترجم)

اس باب میں ام سلمہؓ بھی حدیث نقل کرتی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی علماء صحابہؓ تابعین، سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا قول ہے کہ جب مستحاضہ کے ایام حیض گذر جائیں تو غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

باب ۹۴۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۱۰۹۔ حدثنا قتيبة نا شريك عن اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ

باب ۹۴۔ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

۱۰۹۔ حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مستحاضہ کے متعلق فرمایا کہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز کو چھوڑ دے (جن دنوں میں اسے حیض آتا تھا) پھر غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے۔

علی بن حجر، شریک سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ شریک اس حدیث کو ابوالیقظان سے بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں۔ عدی کے دادا کا کیا نام ہے؟ امام بخاری ان کا نام نہیں جانتے تھے۔ پھر میں نے بخاری سے یحییٰ بن معین کا قول ذکر

کیا کہ ان کا نام دینار ہے تو انہوں نے پرواہ نہیں کی۔ احمد اور اسحاق مستحاضہ کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر ہر نماز کے لیے غسل کرلے تو بہ احتیاطاً افضل ہے اور اگر وضو پر اکتفاء کرے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تب بھی کافی ہے۔

باب ٩٥۔ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب ۹۵۔ مستحاضہ کے متعلق کہ وہ دو نمازیں ایک غسل سے پڑھ لے کرے۔

۱۱۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا زهير بن محمد عن عبدالله بن محمد بن عقيلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيُّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتُ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْسَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَاِذَارَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ اَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْثَلٰثَةً وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْ حِيْنَ تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَآءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَوِيْتِ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۱۰۔ ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے اور وہ اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے یہ قول نقل کرتے ہیں کہ مجھے استحاضہ بہت شدت اور زور سے آتا تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں استفتاء کیا اور انہیں بتانے کے لئے حاضر ہوئی۔ میں نے آپ ﷺ کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے ہاں پایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے استحاضہ آتا ہے اور بہت شدت کے ساتھ آتا ہے۔ میرے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟ اس نے مجھے نماز اور روزے سے روک دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے لئے کرسف (روئی) تجویز کرتا ہوں اس سے خون بند ہوجاتا ہے۔ کہنے لگیں وہ اس سے زیادہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: لنگوٹ باندھ لو عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لنگوٹ میں کپڑا رکھ لو عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو بہت زیادہ یہاں بہاتی ہوں آپ نے فرمایا میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ ان میں سے کسی ایک پر چلنا کافی ہے اور اگر تم دونوں پر قابو پالو تو تم جانتی ہی ہو۔ پھر فرمایا: یہ شیطان کا ایک لات مارنا ہے (یعنی اس سے استحاضہ جاری ہوتا ہے) یعنی جو دن استحاضہ سے پہلے حیض کے لئے مخصوص تھے) اور پھر غسل کرلو پھر جب دیکھو کہ پاک وصاف ہوچکی ہو تو چوبیس یا تئیس دن رات تک روزے رکھو اور نماز پڑھو۔ یہ تمہارے لئے کافی ہے پھر اسی طرح کرتی رہو جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور مدت حیض گذار کر طہر پر پاک ہوتی ہیں اور اگر ظہر کی نماز میں تاخیر اور عصر میں تعجیل کرسکو تو جب تم پاک ہو تو نہا کر ظہر اور عصر اکٹھی پڑھ لیا کرو پھر مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کرو اور پاک ہونے پر غسل کرو اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو۔ پس اسی طرح کرو فجر کے لئے بھی غسل کرو اور نماز پڑھو۔ اسی طرح کرتی رہو اور روزے بھی رکھتی ہو بشرطیکہ تم اس پر قادر ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں یہ

اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعۡجَبُ الۡاَمۡرَيۡنِ اِلَيَّ (دوسری) مجھے زیادہ پسند ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے عبید اللہ بن عمرو الرقی، ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے اور انہوں نے اپنی والدہ حمنہ سے نقل کیا ہے۔ لیکن ابن جریج انہیں عمر بن طلحہ کہتے ہیں جب کہ صحیح عمران بن طلحہ ہی ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو کہا یہ حدیث حسن ہے احمد بن حنبل بھی اسے حسن صحیح کہتے ہیں۔ احمد اور اسحاق مستحاضہ کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر وہ اپنے حیض کی ابتداء اور انتہاء جان سکتی ہو۔ (اس کی ابتداء خون کے سیاہ ہونے سے اور انتہا زرد ہونے سے ہوتی ہے) تو اس کا حکم فاطمہ بنت جحش کی حدیث کے مطابق ہوگا۔ اور اگر ایسی مستحاضہ ہے جس کے حیض کے دن معروف ہیں۔ تو وہ اپنے مخصوص دنوں میں نماز چھوڑ دے اور پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر خون مستقل آنے لگے اور اس کے ایام پہلے سے معروف نہ ہوں اور نہ ہی وہ خون کی رنگت سے فرق کر سکتی ہو تو اس کا حکم بھی حمنہ بنت جحش کی حدیث کے موافق ہوگا۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگے تو خون کے شروع ہی میں پندرہ دن تک نماز چھوڑ دے اگر پندرہ دن یا اس سے پہلے پاک ہوگئی تو وہی اس کے حیض کے دن ہیں۔ اور اگر خون پندرہ دن سے تجاوز کر گیا تو چودہ دن کی نماز قضا کرے اور ایک دن و رات کی نماز چھوڑ دے کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت یہی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی ہے۔ ابن مبارکؒ بھی اسی پر عمل کرتے ہیں جب کہ ان سے اس کے خلاف بھی منقول ہے۔ بعض اہل علم جن میں عطاء بن ابی رباح بھی ہیں، کہتے ہیں کم سے کم حیض کی مدت ایک دن رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے۔ مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ، اوزاعیؒ اور ابو عبیدہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۶۔ مَاجَاءَ فِي الۡمُسۡتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغۡتَسِلُ عِنۡدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

باب ۹۶۔ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے۔

۱۱۱۔ حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عَنۡ عُرۡوَةَ عَنۡ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتۡ اسۡتَفۡتَتۡ اُمُّ حَبِيۡبَةَ ابۡنَةُ جَحۡشٍ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتۡ اِنِّيۡ اُسۡتَحَاضُ فَلَا اَطۡهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرۡقٌ فَاغۡتَسِلِيۡ ثُمَّ صَلِّيۡ فَكَانَتۡ تَغۡتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۱۱۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے حیض آتا ہے اور پھر میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم غسل کرو اور نماز پڑھو پھر وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

قتیبہ کہتے ہیں: لیث نے کہا کہ ابن شہاب نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ام حبیبہؓ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا بلکہ یہ ان کی اپنی طرف سے تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث زہری سے بھی منقول ہے۔ وہ عمرہ اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ام حبیبہؓ نے پوچھا...... الخ بعض علماء کہتے ہیں کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرلیا کرے۔ نیز اوزاعی نے بھی یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کی ہے۔

باب ۹۷۔ مَاجَاءَ فِي الۡحَائِضِ اَنَّهَا لَا تَقۡضِي الصَّلٰوةَ

باب ۹۷۔ حائضہ عورت نمازوں کی قضا نہ کرے۔

۱۱۲۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَتَقْضِی اِحْدٰنَا صَلٰوتَهَا اَیَّامَ مَحِیْضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُوْرِیَّةٌ اَنْتِ قَدْ کَانَتْ اِحْدٰنَا تَحِیْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَآءٍ

۱۱۲۔حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے حضر عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی حیض کے دنوں نماز کی قضا کرے۔عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کیا تم حروریہ (۱) ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو اسے قضاء کا حکم نہ ہوتا تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ حائضہ نماز کی قضاء نہ کرے۔تما فقہاء اس پر متفق ہیں کہ حائضہ روزے کی تو قضاء کرے گی لیکن نماز کی نہیں۔

باب ۹۸۔ مَاجَآءَ فِی الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ اَنَّهُمَا لَا یَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ

باب ۹۸۔جنبی اور حائضہ کے قرآن نہ پڑھنے کے متعلق۔

۱۱۳۔ حدثنا علی بن حجر والحسن بن عرفة قالا نا اسمٰعیل بن عیاش عن موسیٰ بن عقبة عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ

۱۱۳۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابن عمر کی حدیث کو ہم اسماعیل بن عیاش کی حدیث کے نہیں جانتے وہ موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنبی اور حائضہ قرآ نہ پڑھیں یہی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں سے اکثر اہلِ علم کا قول ہے جیسے کہ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، اسحاق اور احمد، یہ حضرا کہتے ہیں: حائضہ اور جنبی کے لیے کسی آیت کے ایک ٹکڑے یا حرف وغیرہ سے زیادہ پڑھنے کی ممانعت ہے جب کہ تسبیح وتہلیل کی اجازت د ہیں۔ترمذی کہتے ہیں میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ اسمٰعیل بن عیاش اہلِ عراق اور اہلِ حجاز سے منکر احادیث روایت کر ہیں۔گویا ان کی متفرد روایات کو امام بخاریؒ ضعیف سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسماعیل بن عیاش کی وہی روایات معتبر ہیں جو وہ اہلِ شام سے نقل کرتے ہیں۔امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اسماعیل بن عیاش بقیہ (راوی کا نام) سے بہتر ہیں۔بقیہ، ثقہ لوگوں سے بہت سی منکر حدیثیں نقل کرتے ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں مجھے احمد بن حسن نے یہ باتیں بتائیں اور کہا کہ میں نے احمد بن حنبل سے یہ باتیں سنی تھیں۔

باب ۹۹۔ مَاجَآءَ فِیْ مُبَاشِرَةِ الْحَائِضِ

باب ۹۹۔حائضہ سے مباشرت سے متعلق۔

۱۱۴۔ حدثنا بندار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی عن سفیان عن منصور عن ابراهیم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا حِضْتُ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَتَّزِرَ ثُمَّ یُبَاشِرُنِیْ

۱۱۴۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب میں حائضہ ہوتی نبی کریم ﷺ مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے اور پھر میرے ساتھ بوس وکنار کرتے۔

اس باب میں ام سلمہؓ اور میمونہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں حدیثِ عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہ صحابہ اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم کا قول ہے۔شافعی، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

(۱) حروریہ: یہ خوارج کا ایک فرقہ ہے۔(مترجم)

باب ۱۰۰ ۔ مَاجَآءَ فِی مُوَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ سُوْرِ هِمَا

باب ۱۰۰۔ جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور ان کے جوٹھے سے متعلق

۱۱۵ ۔ حدثنا عباس العنبری ومحمد ابن عبدالاعلی قالا نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا معاوية بن صالح عن الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكُلْهَا

۱۱۵۔ حرام بن معاویہ اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سعد نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ کھالیا کرو۔

اس باب میں عائشہؓ اور انسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں عبداللہ بن سعد کی حدیث حسن غریب ہے اور یہ تمام علماء کا قول ہے کہ حائضہ کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جب کہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے۔ بعض اس کی اجازت دیتے ہیں اور بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔

باب ۱۰۱ ۔ مَاجَآءَ فِی الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّیْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب ۱۰۱۔ حائضہ کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے۔

۱۱۶ ۔ حدثنا قتيبة نا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن ثابت بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ اِنِّیْ حَائِضٌ قَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِیْ يَدِكِ

۱۱۶۔ قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے بوریا لانے کا حکم دیا۔ کہتی ہیں میں نے کہا میں حائضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہی تمام اہلِ علم کا قول ہے۔ ہمیں ان میں اختلاف کا علم نہیں کہ حائضہ کے مسجد میں سے کوئی چیز لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، سفیان ثوریؒ اور جمہور امت کا مسلک یہ ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا اس میں ٹھہرنا یا اس سے گزرنا جائز نہیں۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے جو ابوداؤد میں مذکور ہے "**فانی لااحل المسجد لحائض ولا جنب**" میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔ اس باب کی حدیث کے متعلق قاضی عیاض کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو بوریاں لانے کا حکم اس وقت دیا جب وہ خود مسجد میں تھے اور اعتکاف میں تھے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۰۲ ۔ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ الْحَائِضِ

باب ۱۰۲۔ حائضہ سے صحبت کی حرمت سے متعلق

۱۱۷ ۔ حدثنا بندار نا يحيیٰ بن سعيد وعبدالرحمٰن بن مهدی وبهز بن اسد قالوا نا حماد بن سلمة

۱۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے حائضہ سے صحبت کی یا عورت کے پیچھے سے آیا، یا کسی کاہن (۱)

(۱) کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو غیب کی باتیں بیان کرے اور معرفت اسرار کون کا مدعی ہو۔ (مترجم)

عن حکیم الاثرم عن ابی تَمِیمَةَ الْهُجَیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِامْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْکَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَبِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کے پاس گیا۔بے شک اس نے جو کچھ محمد مصطفٰی (ﷺ) پر نازل ہوا اس کا انکار کیا (کفر کیا)۔

امام ترمذی کہتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے وہ ابو تمیمہ الہجیمی سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، اس حدیث کا اہلِ علم کے نزدیک معنی سختی اور وعید کا ہے اور حضور اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو حائض کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ ﷺ کفارے کا حکم فرماتے۔ بخاری اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیتے ہیں ابو تمیمہ الہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے۔

باب ۱۰۳۔ مَاجَآءَ فِی الْکَفَّارَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب ۱۰۳۔اس کے کفارے سے متعلق۔

۱۱۸۔ حدثنا علی بن حجر نا شریك عن خصیف عن مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلَی امْرَاَتِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ یَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ

۱۱۸۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی سے حیض کے دنوں میں جماع کرلے فرمایا کہ آدھا دینار صدقہ کرے۔

۱۱۹۔ حدثنا الحسین بن الحریث نا الفضل بن موسیٰ عن ابی حمزة السکری عن عبدالکریم عن مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِیْنَارٌ وَاِنْ کَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ

۱۱۹۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر خون سرخ رنگ کا ہو تو ایک دینار اور اگر زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کفارے کی حدیث حضرت ابن عباسؓ سے مرفوع اور موقوف دونوں طرح منقول ہے اور یہ بعض علماء کا قول ہے۔احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں کہ استغفار کرے اس پر کفارہ نہیں۔بعض تابعین جیسے کہ سعید بن جبیر اور ابراہیم سے بھی ابن مبارک کے قول کے مثل منقول ہے (جمہور کے نزدیک کفارے کا حکم منسوخ ہے۔استغفار کرنا چاہیے)

باب ۱۰۴۔ مَاجَآءَ فِیْ غَسْلِ دَمِ الْحَیْضِ مِنَ الثَّوْبِ

باب ۱۰۴۔کپڑے سے حیض کا خون دھونے سے متعلق۔

۱۲۰۔حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَةَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ یُصِیْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُتِّیْهِ ثُمَّ

۱۲۰۔حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور اکرم ﷺ سے اس کپڑے کا حکم دریافت کیا جس میں حیض کا خون لگ گیا ہو! آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کھرچ ڈالو (ہاتھ سے) پھر پانی ڈال کر ملو۔ پھر اس پر پانی بہاؤ اور اسی کپڑے میں نماز پڑھو۔

اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّيْ فِيهِ

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ام قیس بنت محصنؓ سے بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں خون کو دھونے کی حضرت اسماءؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر کپڑے میں خون لگا ہو اور اس کو دھونے سے پہلے اگر کوئی شخص اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔ تو بعض علماءِ تابعین کہتے ہیں کہ اگر خون ایک درہم کی مقدار میں تھا اور اسے دھوئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز لوٹانی پڑے گی۔ یہ سفیان ثوری اور ابنِ مبارک کا قول ہے جب کہ بعض اہلِ علم تابعین وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس کے لیے نماز لوٹانا ضروری نہیں۔ یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ شافعی کہتے ہیں کہ اس کا دھونا واجب ہے اگر چہ وہ ایک درہم سے کم مقدار میں ہی ہو۔

باب ۱۰۵ ـ مَاجَآءَ فِيْ كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَاءُ

باب ۱۰۵۔ عورتوں کے نفاس کی کتنی مدّت ہے؟

۱۲۱ ـ حدثنا نصر بن علی نا شجاع بن الولید ابو بدرعن علی بن عبدالاعلی عن ابی سھل عن مُسة الْاَزْدِيَةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قالت كَانَتِ النُّفَسَآءُ تَجْلِسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَكُنَّا نُطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ

۱۲۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نُفَساء (وہ عورتیں جن کو نفاس کا خون آتا ہو) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر چھائیوں کی وجہ سے بٹنا(۱) ملتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں ہم اس حدیث کو ابو سہل کی روایت کے علاوہ کسی اور کی روایت سے نہیں جانتے وہ مسۃ الازدیہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔ ابو سہل کا نام کثیر بن زیاد ہے بخاری کہتے ہیں علی بن عبدالاعلی اور ابو سہل ثقہ ہیں۔ وہ بھی اس حدیث کو ابو سہل کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے۔ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں سے تمام اہلِ علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ نفساء چالیس دن تک نماز ترک کردے۔ الّا یہ کہ اس سے پہلے پاک ہو جائے (خون بند ہو جائے) تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر چالیس دن کے بعد بھی خون بند نہ ہو تو اکثر علماء کہتے ہیں کہ نماز ترک نہ کرے۔

یہ اکثر فقہاء کا قول ہے جیسے کہ سفیان ثوریؒ، ابنِ مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ، حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ: اگر پاک نہ ہو تو پچاس روز تک نماز نہ پڑھے جب کہ عطاء بن ابی رباح اور شعبی سے ساٹھ دن تک نماز کا ترک کرنا منقول ہے۔

باب ۱۰۶ ـ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب ۱۰۶۔ کئی بیویوں سے صحبت کرنے کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرنے سے متعلق

۱۲۲ ـ حدثنا بندار نا ابو احمد نا سفیان عن معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

۱۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سب بیویوں سے صحبت کرتے اور آخر میں ایک غسل کر لیتے۔

اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث انس صحیح ہے اور یہ کئی علماء کا قول ہے۔ جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں کہ اگر وضو کیے بغیر دوبارہ صحبت کرلے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ محمد بن یوسف بھی اسے سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: ابو عروہ سے روایت ہے وہ ابو خطاب سے اور وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔ ابو عروہ کا نام معمر بن راشد اور ابو خطاب کا قتادہ بن دعامہ ہے۔

(۱) یہ ایک خوشبودار مسالہ ہوتا ہے جو جسم کو صاف اور ملائم کرنے کے لیے مَلا جاتا ہے۔ (مترجم)

باب ۱۰۷ ۔ مَاجَآءَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّأَ

۱۲۳ ۔ حدثنا هناد نا حفص بن غياث عن عاصم الاحول عن ابى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا ۔

باب ۱۰۷۔ اگر دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کر لے۔

۱۲۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو دونوں مرتبہ کے درمیان وضو کر لے۔

اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمر بن خطابؓ کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول کئی علماء نے اختیار کیا ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر دوبارہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس سے پہلے وضو کر لے۔ ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد اور ابوسعید خدریؓ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

باب ۱۰۸ ۔ مَاجَآءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ

۱۲۴ ۔ حدثنا هنادنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهٗ وَكَانَ اِمَامَ الْقَوْمِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ

باب ۱۰۸۔ اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور تم میں سے کسی کو تقاضۂ حاجت ہو تو پہلے بیت الخلا جائے۔

۱۲۴۔ ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عروہ نے کہا کہ ایک نماز کی تکبیر ہوئی تو عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے آگے بڑھا دیا جب کہ وہ خود قوم کے امام تھے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب نماز کی اقامت ہو اور کسی کو تقاضہ حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

اس باب میں عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ثوبانؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں عبداللہ بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہے، اسی طرح مالک بن انس، یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حفاظِ حدیث، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ ایک شخص سے اور وہ عبداللہ بن ارقمؓ سے نقل کرتے ہیں اور یہ کئی علماءِ صحابہ اور تابعین کا قول ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو تو نماز کے لیے نہ کھڑا ہو۔ مزید کہتے ہیں کہ اگر نماز شروع کرنے کے بعد تقاضۂ حاجت ہوا تو نماز نہ توڑے۔ بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ اگر تقاضۂ حاجت شدید نہ ہو تو نماز پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: حنفیہ کے ہاں اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حاجت کا تقاضا شدید تو نہ ہو لیکن نماز سے توجہ ہٹا دے اور خشوع جاتا رہے تو اس حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تقاضا معمولی ہو تو یہ ترک جماعت کا عذر نہیں۔ (مترجم)

باب ۱۰۹ ۔ مَاجَآءَ فِى الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطِيءِ

۱۲۵ ۔ حدثنا قتيبة نا مالك بن انس عن محمد ابن عمارة عن محمد بن اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ اِنِّىْ امْرَاَةٌ اُطِيْلُ ذَيْلِىْ وَاَمْشِىْ فِى الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

باب ۱۰۹۔ گرد راہ دھونے سے متعلق۔

۱۲۵۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں ایسی عورت ہوں کہ اپنا دامن لمبا رکھتی اور ناپاک جگہوں سے گذرتی ہوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو اس کے بعد کا راستہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَابَعْدَهٗ پاک کردیتا ہے۔

عبداللہ بن مبارک اس حدیث کو مالک بن انس سے وہ محمد بن عمارہ سے وہ محمد بن ابراہیم سے وہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔ یہ وہم ہے کیوں کہ وہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے اور وہ ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں اور یہی صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود سے بھی یہ حدیث منقول ہے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور گرد راہ کی وجہ سے وضونہیں کرتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ کئی اہل علم کا قول ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر شخص ناپاک جگہ سے گذرے تو اسے پاؤں دھونا ضروری نہیں۔ لیکن اگر نجاست گیلی ہو تو اسے دھوئے۔

باب ۱۱۰۔ مَاجَآءَ فِی التَّيَمُّمِ

باب ۱۱۰۔ تیمّم کا بیان۔

۱۲۶۔ حدثنا ابو حفص عمرو بن علی الفلاس نا يزيد بن زريع نا سعيد عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبدالرحمٰن بن ابزٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِبْنِ يَاسِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

۱۲۶۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں پر تیمم کا حکم دیا۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں حدیث عمار حسن صحیح ہے اور ان سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ یہ قول کئی اہل علم صحابہ جیسے کہ علیؓ، عمارؓ، ابن عباسؓ اور کئی تابعین جیسے کہ شعبی، عطاء اور مکحول کا ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ تیمّم ایک ہی مرتبہ منہ اور ہتھیلیوں کے لیے ہاتھ مارنا ہے۔ یہی احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے۔ جب کہ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ تیمّم میں دو مرتبہ ہاتھ مارے جاتے ہیں ایک بار منہ کے لیے اور دوسری بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ ان علماء میں ابن عمر، جابر، ابراہیم اور حسن شامل ہیں۔ یہی قول سفیان ثوری، مالک، ابن مبارک اور شافعی کا بھی ہے۔ (۱) تیمّم کے متعلق یہی بات عمار سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: تیمّم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے۔ یہ عمار سے کئی سندوں سے منقول ہے ان سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ ہم نے بغلوں اور شانوں تک نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تیمّم کیا۔ بعض اہل علم نے حضرت عمارؓ کی حضور اکرم ﷺ سے منقول حدیث جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے کو ضعیف کہا ہے اس لیے کہ شانوں اور بغلوں تک والی حدیث بھی انہی سے منقول ہے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں عمار کی منہ اور ہتھیلیوں پر تیمّم والی حدیث صحیح ہے۔ اور ان کی دوسری حدیث کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک تیمّم کیا ان سے مروی منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کی مخالف نہیں اس لیے کہ عمار نے یہ ذکر نہیں کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں اس کا حکم دیا تھا بلکہ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے اس اس طرح کیا پھر جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے منہ اور ہتھیلیوں کا حکم دیا۔ اس کی دلیل حضرت عمارؓ کا حضور اکرم ﷺ کے بعد تیمم کے متعلق فتویٰ ہے کہ تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے۔ اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ انہوں نے اس وقت تک ایسا کیا جب تک آنحضرت ﷺ نے انہیں سکھا نہیں دیا۔ ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے انہوں نے سعید بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن خالد قرشی سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابن عباسؓ سے تیمّم کے متعلق پوچھا گیا تو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں وضو کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے

(۱) احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہ تیمّم میں دو مرتبہ ہاتھ مارے جائیں گے۔ (مترجم)

''فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق''یعنی اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور تیمم کے متعلق فرمایا ''فامسحوا بوجوهكم وايديكم منه''یعنی اس سے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما''یعنی چور مرد اور عورت کا ہاتھ کاٹ دو۔ سنّت سے ثابت ہے کہ ہاتھ گٹوں تک کاٹا جاتا ہے لہٰذا تیمم بھی چہرے اور ہاتھوں کا ہے (یعنی گٹوں تک) امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

توضیح: حضرت ابن عباسؓ کے آیت سرقہ پر قیاس کا مطلب بعض حضرات نے یہ لیا کہ وہ تیمم کو چوری میں ہاتھ کاٹے جانے کی سزا پر قیاس کررہے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ درحقیقت حضرت ابن عباسؓ آیت تیمم میں لفظ ''ایدی'' کے اطلاق سے استدلال کررہے ہیں اور اس کی نظیر میں آیت سرقہ کو پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ لفظ کا لفظ پر قیاس ہے۔ جمہور نے حضرت ابن عباسؓ کے اس قیاس کے معارضہ میں تیمم کو وضو پر قیاس کیا ہے اور یہ معنی کا معنی پر قیاس ہے۔ اس کو اس لیے بھی ترجیح حاصل ہے کہ تیمم وضو کا خلیفہ ہے۔ لہٰذا یہ زیادہ ممکن ہے کہ وضو میں مرفقین کا ذکر کر کے تیمم کو بھی اسی پر محمول کیا گیا ہو۔ لہٰذا تیمم میں دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کرنے میں ہی احتیاط ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)(۱)

باب ۱۱۱۔ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَالَمْ يَكُنْ جُنُبًا

باب ۱۱۱۔ اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو اس کے لئے ہر حال میں قرآن پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

۱۲۷۔ حدثنا ابو سعيد الاشج نا حفص بن غياث وعقبة بن خالد قالا نا الاعمش وابن ابى ليلىٰ عن عمرو بن مرة عن عبدالله ابْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَالَمْ يَكُنْ جُنُبًا

۱۲۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر حالت میں ہمیں قرآن پڑھایا کرتے تھے، سوائے اس کے کہ حالتِ جنابت میں ہوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے اور یہی کئی اہلِ علم صحابہ اور تابعین کا قول ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ بے وضو شخص کے لیے قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن مصحف میں اس وقت تک نہ پڑھے جب تک کہ باوضو نہ ہو۔ شافعی، سفیان ثوری، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۱۲۔ مَاجَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيْبُ الْاَرْضَ

باب ۱۱۲۔ اس زمین کے متعلق جس پر پیشاب کیا گیا ہو۔

۱۲۸۔ حدثنا ابن عمرو سعيد بن عبدالرحمٰن المخزومى قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا

۱۲۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی شخص مسجد میں داخل ہوا، آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اس شخص نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا تو کہنے لگا: اے اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ پس آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم نے بڑی وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ (یعنی رحمت کو)

(۱) مرفقین کہنیوں کو کہتے ہیں (مترجم)

(۲) جامع ترمذی کے بعض نسخوں میں اس کا یہ عنوان مذکور ہے۔ (مترجم)

تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَّاءٍ اَوْدَلْوًا مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ

ابھی تھوڑی ہی دیر نہ گزری تھی کہ اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا اور لوگ اس کی طرف دوڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر پانی کا ایک ڈول بہادو۔ آپ ﷺ نے ''سجلا'' فرمایا یا ''دلواً'' دونوں کے معنی ایک ہی ہیں پھر فرمایا تم لوگ آسانی کے لئے بھیجے گئے ہو نہ کہ سختی کے لئے۔

سعید کہتے ہیں کہ سفیان اور یحییٰ بن سعید بھی حضرت انس بن مالکؓ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ ابن عباسؓ اور واثلہ بن اسقع سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس پر بعض اہل علم کا عمل ہے یہی قول احمد اور اسحاق کا بھی ہے۔ یہ حدیث یونس نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے بھی روایت کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے رحم والا

اَبْوَابُ الصَّلٰوةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ابواب نماز سے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث

باب ۱۱۲۔ مَاجَآءَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

باب ۱۱۲۔ اوقات نماز جو نبی اکرم ﷺ سے نقل کیے گئے۔

۱۲۹۔ حدثنا هنادبن السری نا عبدالرحمٰن بن ابی الزناد عن عبدالرحمٰن بن الحارث بن عیاش بن ابی ربیعة عن حکیم وهو ابن عباد قال احبرنی نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهٖ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ

۱۲۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے بیت اللہ کے نزدیک میری دو مرتبہ امامت کی۔ پہلی مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سایہ جُوتی کے تسمے کی طرح تھا۔ پھر عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر تھا پھر مغرب سورج غروب ہونے کے بعد جب روزہ دار افطار کرتا ہے، پڑھی۔ پھر عشاء شفق کے غائب ہونے پر پڑھی۔ اور فجر کی نماز اس وقت پڑھی جب صبح صادق ظاہر ہوئی اور جس وقت روزہ دار کے لئے کھانا حرام ہوتا ہے اور دوسری مرتبہ ظہر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو گیا جس وقت کل عصر پڑھی تھی۔ پھر عصر ہر چیز کا سایہ دُگنا ہونے پر، مغرب پہلے دن کے وقت اور پھر عشاء تہائی رات کے گزر جانے پر پڑھیں جب کہ فجر زمین کے روشن ہو جانے پر پڑھی۔ پھر جبرئیلؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے محمد (ﷺ) یہ آپ سے

كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

پہلے انبیاء کا وقت ہے اور ان دونوں کے درمیان وقت ہے۔ (یعنی نماز کا)۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابو موسیٰ، ابو مسعودؓ، ابو سعیدؓ، جابرؓ، عمرو بن حزم، براءؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۰۔ حدثنا احمد بن محمد بن موسیٰ نا عبداللّٰہ بن المبارك اخبرنی حسین بن علی بن الحسین اخبرنی وهب بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ

۱۳۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے میری امامت کی پھر حضرت ابن عباس کی حدیث کے مثل (معنی) ذکر کی اور اس میں ''**لوقت العصر بالامس**'' یعنی: کل عصر کے وقت پڑھی (ظہر کی نماز)۔

جابرؓ کی حدیث مواقیت عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار اور ابو زبیر نے حضرت جابرؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس حدیث کے مانند نقل کی ہے جو وہب بن کیسان، جابرؓ سے اور وہ حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں روایت کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حسن صحیح غریب ہے اور حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بخاری کہتے ہیں اوقات نماز کی تعیین سے متعلق احادیث میں سے اصح حدیث جابرؓ کی حدیث ہے۔

باب ۱۱۳۔ بَابٌ مِّنْهُ

باب ۱۱۳۔ اسی سے متعلق۔

۱۳۱۔ حدثنا هناد نا محمد بن فضيل عن الاعمش عن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَ اٰخِرًا وَ اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَ اِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَ اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَ اِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ وَ اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَ اِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَ اِنَّ اَوَّلَ

۱۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے لئے اوّل اور آخر وقت ہے۔ ظہر کی نماز کا اوّل وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور آخر وقت جب عصر کا وقت شروع ہو اور عصر کا اول وقت اس کا وقت ہونے اور آخر وقت جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا سورج غروب ہونے سے شروع اور اس کا آخر وقت شفق کے غائب ہونے تک ہے۔ عشاء کا اول وقت شفق کے غائب ہونے پر اور آخر وقت آدھی رات تک ہے۔ اور فجر کا اول وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر اور آخر وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَ اِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے بخاری کو کہتے ہوئے سنا کہ: اعمش کی مجاہد سے منقول مواقیت کی حدیث محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول حدیث سے اصح ہے۔ محمد بن فضیل کی حدیث میں محمد بن فضیل سے خطاء ہوئی ہے۔
ہناد ہم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان سے ابواسامہ نے، ان سے ابواسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے اور ان سے مجاہد نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ کہا جاتا ہے کہ نماز کے لیے اول اور آخر ہے اور پھر محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں یعنی اسی معنی ہیں۔

۱۳۲۔ حدثنا احمد بن منيع و الحسن بن صباح البزارو احمدبن محمد بن موسى المعنى واحد قالوا ثنا اسحق بن يوسف الازرق عن سفيان عن عَلْقَمَةَبْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ اَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرُوَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَخَّرَالْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ

۱۳۲۔ سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور نمازوں کے اوقات کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ رہو انشاء اللہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے صبح صادق کے طلوع ہونے پر اقامت کہی۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے زوال آفتاب کے وقت اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی، آپ ﷺ نے پھر انہیں حکم دیا انہوں نے اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی، اس وقت سورج بلندی پر چمک رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے جب سورج غروب ہوگیا تو مغرب کا حکم دیا پھر عشاء کا حکم دیا تو انہوں نے شفق کے غائب ہونے پر اقامت کہی پھر دوسرے دن آپ ﷺ نے حکم دیا اور فجر خوب روشنی میں پڑھی پھر ظہر کا حکم دیا تو اسے خوب ٹھنڈا وقت کر کے پڑھا (یعنی تاخیر سے پڑھی) پھر عصر کا حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی جب کہ سورج کا وقت پہلے دن سے زیادہ مؤخر تھا۔ پھر مغرب کا حکم دیا تو اسے شفق کے غائب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے پڑھا۔ پھر عشاء کا حکم دیا تو اس کی اقامت رات کے تیسرے حصے کے گزر جانے پر کہی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نمازوں کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے۔ اس شخص نے کہا میں حاضر ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نمازوں کے اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔

باب ۱۱۴۔ ماجاء فی التغليس بالفجر

باب ۱۱۴۔ فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنے سے متعلق۔

۱۳۳۔ حدثنا قتيبة عن مالك بن انس قال ونا الانصارى نامعن نا مالك عن يحيىٰ بن سعيد عَنْ

۱۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو عورتیں واپس آتیں۔ (انصاری کہتے ہیں) اور اپنی

عَمْرَة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَالِهٖ وَسَلَّم لَيُصَلِّي الصُّبح فَيَنصرِفُ مُتلفّفاتٍ بمُرُوْطِهِنَّ مَايُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعاتٍ

چادروں میں لپٹی ہوئی گزرتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔ قتیبہ ''متلففات'' کی جگہ ''متلفعات'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں اس کا معنی بھی لپٹنے ہی کا ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ، انسؓ اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اور اس کو کئی صحابہ نے اختیار کیا ہے جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ اور علماء تابعین شامل ہیں، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ ان کے نزدیک فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔

باب ١١٥ ۔ مَاجَآءَ فِي الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

باب ۱۱۵۔ فجر کی نماز روشنی میں پڑھنے سے متعلق

١٣٤ ۔ حدثنا هناد نا عبدة عن محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر ابن قتادة عن محمود بن لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

۱۳۴۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھو اس میں زیادہ ثواب ہے:

اس باب میں ابو برزہؓ، جابرؓ، اور بلال سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے بھی محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے اور محمد بن عجلان بھی اسے عاصم بن عمر بن قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں رافع بن خدیجؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی صحابہ تابعین علماء کا مسلک یہی ہے کہ فجر روشنی میں پڑھی جائے اور یہ سفیان ثوری کا قول ہے، شافعی اور احمد کہتے ہیں کہ اسفار کا معنی یہ ہے کہ فجر واضح ہو جائے تا کہ اس میں شک نہ رہے یہ نہیں کہ دیر سے نماز پڑھی جائے۔

توضیح: شافعیہ کی مذکورہ تاویل کہ اسفار کے معنی وضوح فجر کے ہیں خلاف ظاہر ہے۔ پھر اس حدیث کے بعض طرق اس تاویل کی نفی کرتے ہیں چنانچہ نسائی میں اس کے یہ الفاظ مروی ہیں۔ ''**ما اسفر تم بالصبح فانه اعظم بالا جر**'' یعنی فجر جتنی روشنی میں پڑھو گے اتنا ہی زیادہ اجر کا باعث ہے۔ حافظ ابن حجر نے المطالب العالیہ میں اسے اس طرح نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''**اصبحوا الصلوٰة الفجر فانكم كلا اصبحتم بها كان اعظم للاجر**'' کہ فجر کی نماز دیر سے پڑھو جتنی تاخیر کرو گے اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو برزہ اسلمی کی ایک طویل روایت ہے جس میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ فجر کا اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار افضل ہے لہٰذا قولی روایات میں اسی کا حکم دیا گیا ہے لیکن عملاً آپ ﷺ اندھیرے میں بھی بکثرت نماز پڑھتے تھے کیوں کہ اکثر صحابہ تہجد کی نماز پڑھنے کے عادی تھے لہٰذا ان کی سہولت کی خاطر فجر کا جلدی پڑھنا ہی بہتر تھا۔ جیسا کہ خود حنفیہ کے نزدیک رمضان میں تغلیس (اندھیرے میں پڑھنا) بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ١١٦ ۔ مَاجَآءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

باب ۱۱۶۔ ظہر میں تعجیل سے متعلق۔

١٣٥ ۔ حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن حكيم بن جبير عن ابراهيم عن الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ

۱۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ظہر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی کرنے والا نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی ابوبکر

احدًا کَانَ اَشدَّ تَعْجِیلًا لِلظُّھر مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وسَلّم وَلَا مِنْ اَبِی بَکرٍ وَّلَا مِنْ عُمَرَ

رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ سے۔

اس باب میں جابر بن عبداللہؓ، خبابؓ، ابو برزہؓ، ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، انسؓ اور جابر بن سمرۃؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن ہے۔ صحابہ اور تابعین میں سے اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔ علی یحیٰی بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ: شعبہ نے حکیم بن جبیر کے بارے میں ان کی (ابن مسعودؓ کی) حضور اکرم ﷺ سے منقول حدیث (جس کے الفاظ یہ ہیں "من سال الناس وله مايغنيه" یعنی جس نے لوگوں سے سوال کیا اور اس کے پاس اتنا تھا کہ اس کے لیے کافی تھا کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ یحیٰی کا کہنا ہے کہ ان سے سفیان اور زائدہ روایت کرتے ہیں اور یحیٰی کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بخاری کہتے ہیں ظہر کی تعجیل میں حکیم بن جبیر سے بھی حدیث منقول ہے۔ وہ سعید بن جبیر سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ ہم سے حسن بن علی حلوانی نے روایت کی کہ انہیں عبدالرزاق نے خبر دی انہیں معمر نے اور انہیں زہری نے کہ: مجھے انس بن مالکؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج کے زوال کا وقت ہوا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

مسئلہ: حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک ظہر میں سردی میں تعجیل اور گرمی میں تاخیر افضل ہے۔ ان کی ایک دلیل آئندہ آنے والی حدیث ہے۔ "**كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا اشتد البرد بكر بالصلوٰة واذا اشتد الحر ابرد بالصلاة**" یعنی نبی ﷺ کا معمول تھا کہ اگر سردی زیادہ ہوتی تو نماز میں جلدی کرتے اور اگر گرمی زیادہ ہوتی تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھتے (یعنی تاخیر کرکے) یہ روایت صحیح اور صریح ہے جو حنفیہ کے مسلک پر دلالت کرتی ہے۔ (مترجم)۔

باب ۱۱۷ ـ مَاجَآءَ فِی تَاخِیرِ الظُّھرِ فِی شِدَّۃِ الْحَرِّ

۱۳۶ ـ حدثنا قتيبة نا الليث عن بن شهاب عن سعيد بن المسيب و اَبِی سَلْمَۃَ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیحِ جَھَنَّمَ

باب ۱۱۷۔ سخت گرمی میں ظہر دیر سے پڑھنے کے متعلق

۱۳۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب گرمی شدت اختیار کر جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، ابوذرؓ، ابن عمرؓ، مغیرہؓ اور قاسم بن صفوان بھی احادیث نقل کرتے ہیں قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے علاوہ ابوموسیٰ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ عمرؓ سے بھی اس باب میں حدیث منقول ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے ظہر کی نماز میں شدید گرمی میں تاخیر کا مسلک اختیار کیا ہے۔ یہی قول ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں ظہر میں تاخیر اس وقت کی جائے گی جب لوگ نماز کے لیے دور سے آتے ہوں۔ لہٰذا اکیلا نماز پڑھنے والا یا وہ شخص جو اپنی قوم میں نماز پڑھتا ہو اس کے لیے میں بہتر سمجھتا ہوں کہ شدید گرمی میں بھی نماز میں تاخیر نہ کرے امام ترمذی کہتے ہیں جن حضرات نے شدید گرمی میں ظہر میں تاخیر کا مذہب اختیار کیا ہے وہ اتباع کے لیے بہتر ہے۔ جہاں تک امام شافعی کے اس قول کا تعلق ہے کہ اس کی اجازت اس شخص کے لیے ہے۔

ابوذرؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ بلالؓ نے ظہر کی نماز کے لیے اذان دی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال ٹھنڈا ہونے دو پھر انہوں نے ٹھنڈا ہونے دیا۔ اگر مطلب وہی ہوتا جو امام شافعیؒ کہتے ہیں تو ایسے وقت میں ٹھنڈا کرنے کا کوئی مطلب نہیں تھا کیونکہ سفر میں سب ساتھ تھے دُور سے نہیں آتے تھے۔

۱۳۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبة عن مهاجر ابی الحسن عن زید بن وَهْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ سَفَرٍ وَّمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِی الظُّهْرِ قَالَ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ

۱۳۷۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز کی اقامت کا ارادہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا ہونے دو پھر انہوں نے چاہا کہ اقامت کہیں لیکن حضور ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر اقامت کہی اور نماز پڑھی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش سے ہے۔(۱) لہٰذا ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

باب ۱۱۸۔ مَاجَآءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الْعَصْرِ

باب ۱۱۸۔ عصر میں تعجیل سے متعلق۔

۱۳۸۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِهَا لَمْ یَظْهَرِ الْفَیْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا

۱۳۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جب کہ سورج (۲) ان کے آنگن میں تھا اور سایہ ان کے آنگن کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔

اس باب میں انسؓ، ابواردیؓ، جابرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی احادیث منقول ہیں اور رافع سے عصر کی نماز میں تاخیر کی حدیث بھی منقول ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ جیسے کہ حضرت عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عائشہؓ، انسؓ اور کئی تابعین عصر کی نماز تعجیل کا مسلک اختیار کرتے ہیں اور تاخیر کو کراہت پر محمول کرتے ہیں۔ یہ قول عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی ہے۔

۱۳۹۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِیْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّیْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا كَانَتْ بَیْنَ

۱۳۹۔ حضرت علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بصرہ میں ان کے گھر گئے۔ جب کہ انہوں نے (علاء نے) ظہر کی نماز پڑھ لی تھی ان کا گھر مسجد کے ساتھ تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھڑے ہو اور عصر کی نماز پڑھو۔ راوی کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور عصر پڑھی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ تو منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا رہے یہاں تک کہ جب وہ

(۱) بعض حضرات نے اس حدیث میں لفظ ''من'' کا تشبیہہ قرار دیا ہے۔ یعنی گرمی کی شدت، جہنم کی تپش کے مشابہ ہے۔ یہ حدیث کے لحاظ سے زیادہ قرین قیاس ہے۔ (مترجم)

(۲) سورج سے مراد دھوپ ہے۔ (مترجم)

قَرْنِي الشَّيْطَانِ قام فنقرار بَعًا لَّايَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا اِلَّا قَلِيلًا

شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوجائے تو اٹھے اور چار چونچیں مارلے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو کم یاد کرے۔

امام ترمذی اس حدیث کو حسن صحیح کہتے ہیں۔

باب ۱۱۹ ۔ مَاجَآءَ فِيْ تَاخِيرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب ۱۱۹۔عصر کی نماز میں تاخیر سے متعلق۔

۱۴۰ ۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن علیة عن ایوب عن اَبِیْ مَلِيكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ

۱۴۰۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر میں تم لوگوں سے زیادہ جلدی کرتے اور تم لوگ عصر میں آپ ﷺ سے زیادہ جلدی کرتے ہو۔

امام ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث ابن جریجؒ سے بھی منقول ہے وہ ابن ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

مسئلہ: احناف کے نزدیک عصر کو سورج کے زرد ہونے سے پہلے تک مؤخر کرنا افضل ہے۔ان کی ایک دلیل حدیث باب ہے اور دوسری حدیث مسند احمد میں حضرت رافع بن خدیجؓ کی حدیث ہے کہ "اِن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأ مربتأخير صلٰوة العصر"یعنی آنحضرت ﷺ عصر کی نماز میں تاخیر کا حکم دیا کرتے تھے۔امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کیوں کہ امام صاحب کی تضعیف کی وجہ راوی عبدالواحد ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان کے معدلین کی تعداد جارحین سے زیادہ ہے اس لیے ان کی حدیث درجہ حسن سے کم نہیں۔احناف کی تیسری دلیل عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول اثر ہے کہ وہ عصر تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔

جہاں تک حدیث ۱۴۰ سے تعجیل عصر پر استدلال کا تعلق ہے تو یہ صحیح نہیں کیوں کہ یہ واقعہ حجاج بن یوسف کے زمانے کا ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ نمازیں بہت تاخیر سے پڑھتا تھا اور بعض اوقات وقت بھی نکال دیتا تھا۔لہٰذا علاء بن عبدالرحمٰن کا ظہر پڑھ کر آنا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ عصر کا بالکل ابتدائی وقت تھا۔اگر ایسا بھی ہو تب بھی حضرت انسؓ کا نماز پڑھنا تعجیل عصر کی افضلیت کی دلیل نہیں۔یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت انسؓ استحبابِ تعجیل کے قائل ہوں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ علاء بن عبدالرحمٰن نے ظہر کی نماز حجاج کے ساتھ ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد پڑھی ہو۔اور جب حضرت انسؓ کے پاس آئے ہوں تو تاخیر عصر کا مستحب وقت شروع ہو چکا ہو۔

آپ ﷺ کے قول ''یہ منافق کی نماز ہے'' سے بھی تاخیر عصر کی کراہت پر استدلال درست نہیں اس لیے کہ اس سے مراد سورج کے زرد ہونے تک تاخیر کرنا ہے جب کہ حنفیہ سورج کے زرد سے پہلے تک تاخیر کو مستحب کہتے ہیں واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۲۰ ۔ مَاجَآءَ فِيْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب ۱۲۰۔مغرب کے وقت کے متعلق

۱۴۱ ۔ حدثنا قتيبة نا حاتم بن اسمٰعيل عن يزيد بن ابى عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

۱۴۰۔حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ابن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈوب کر پردے میں چھپ جاتا۔

اس باب میں جابرؓ، زید بن خالدؓ، انسؓ، رافع بن خدیجؓ، ابوایوبؓ، ام حبیبہؓ اور عباسؓ بن عبدالمطلب سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ حضرت عباسؓ کی حدیث موقوفاً بھی منقول ہے اور وہ اصح ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں۔سلمہ ابن الاکوع کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اکثر اہل علم

کا قول ہے جن میں صحابہ اور تابعین شامل ہیں کہ مغرب کی نماز میں تعجیل کرنی چاہیے۔ اور اس میں تاخیر کو مکروہ کہتے ہیں یہاں تک کہ بعض علماء کہتے ہیں: مغرب کے لیے ایک ہی وقت ہے۔ ان کا استدلال حضور اکرم ﷺ سے منقول حدیث جبریل سے ہے (کہ جبرئیل نے ایک ہی وقت میں اس نماز کی امامت کی تھی) یہی قول ابن مبارک اور شافعی کا بھی ہے۔

باب ۱۲۱۔ مَاجَآءَ فِی وَقْتِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ

۱۴۲۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا ابوعوانة عن ابی بشر عن بشير بن ثابت عن حبيب بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ

باب ۱۲۱۔ عشاء کے وقت سے متعلق

۱۴۲۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس نماز کے وقت کے متعلق سب سے بہتر جانتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ اسے تیسری تاریخ کے چاند کے غروب(۱) ہونے کے وقت پڑھتے تھے۔ (یعنی عشاء کی نماز)

ابوبکر محمد بن ابان بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ ابوعوانہ سے اسی اسناد سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ہشیم نے ابوبشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے اور انہوں نے نعمان بن بشیرؓ سے نقل کی ہے۔ اس میں ہشیم نے ''بشیر بن ثابت'' کا ذکر نہیں کیا۔ ہمارے نزدیک ابوعوانہ کی حدیث اصح ہے اس لیے کہ یزید بن ہارون بھی شعبہ سے اور وہ ابوبشر سے ابوعوانہ کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۲۔ مَاجَآءَ فِی تَاْخِيْرِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ

۱۴۳۔ حدثنا هناد نا عبدة عن عبيدالله بن عمر عن سعيد الْمُقْبَرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ

باب ۱۲۲۔ عشاء کی نماز میں تاخیر سے متعلق

۱۴۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گراں گزرنے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز کو تہائی رات یا آدھی رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔

اس باب میں جابر بن سمرہؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابوبرزہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعید خدریؓ، زید بن خالدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے جن میں صحابہ اور تابعین شامل ہیں ان کا کہنا ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر کرنی چاہیے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۲۳۔ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

۱۴۴۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم اناعوف قال احمد ونا عبادبن عباد هو المهلبی واسمٰعيل بن علية جميعا عن عوف عن سيار بْنِ سَلَامَةَ عَنْ

باب ۱۲۳۔ عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کے متعلق۔

۱۴۴۔ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عشاء پڑھنے سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

---

(۱) تیسری تاریخ کا چاند سورج کے غروب ہونے کے تقریباً ڈھائی یا پونے تین گھنٹے بعد غروب ہوتا ہے۔ (مترجم)

اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِیْثَ بَعْدَھَا

اس باب میں عائشہؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابو برزہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہلِ علم عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ کہتے ہیں جب کہ بعض اس کی اجازت دیتے ہیں۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ اکثر احادیث کراہت سے متعلق ہیں۔ جب کہ بعض علماء رمضان میں عشاء سے پہلے سونے کی اجازت دیتے ہیں۔

باب ۱۲۴۔ مَاجَآءَ فِی السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

۱۴۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَسْمَرُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فِی الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنَا مَعَھُمَا

باب ۱۲۴۔ عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کے متعلق

۱۴۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے امور کے متعلق باتیں کیا کرتے تھے۔ میں ان کے ساتھ ہوتا تھا۔

اس باب میں عبداللہ بن عمرو، اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیثِ عمر حسن ہے۔ یہ حدیث حسن بن عبیداللہ نے بھی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بنو جعفر کے ایک شخص سے جسے قیس یا ابن قیس کہا جاتا ہے انہوں نے عمرؓ سے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔ یہ حدیث ایک طویل قصے میں ہے۔ صحابہ، تابعین، اہلِ علم کا اس میں اختلاف ہے کہ عشاء کے بعد باتیں کرنے کا کیا حکم ہے؟ علماء کی ایک جماعت نے اسے مکروہ کہا ہے جب کہ بعض اس شرط کے ساتھ اجازت دیتے ہیں کہ باتیں علم یا ضروری حاجتوں سے متعلق ہوں۔ اور اکثر احادیث میں اس کی رخصت ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے منتظر (۱) یا مسافر کے علاوہ کسی کو عشاء کے بعد باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

باب ۱۲۵۔ مَاجَآءَ فِی الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

۱۴۶۔ حدثنا ابوعمار الحسین بن الحریث نا الفضل بن موسی عن عبداللّٰہ بن عمر الْعُمَرِیُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْغَنَّامِ عَنْ عَمَّتِہٖ اُمِّ فَرْوَۃَ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِھَا

باب ۱۲۵۔ اوّل وقت کی فضیلت سے متعلق۔

۱۴۶۔ قاسم بن غنام اپنی چچی ام فروہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: نماز اوّل وقت میں پڑھنا۔

۱۴۷۔ حدثنا احمد بن منیع نا یعقوب بن الولید المدنی عن عبداللّٰہ بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

۱۴۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز اوّل وقت میں پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور آخر وقت میں اللہ کی طرف سے بخشش ہے۔

(۱) یعنی جس نے ابھی عشاء کی نماز نہ پڑھی ہو۔ (مترجم)

الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ

اس باب میں علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔

۱۴۸۔ حدثنا قتيبة نا عبدالله بن وهب عن سعيد بن عبدالله الجهني عن محمد بن عمر بن علي بن ابى طالب عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَاعَلِيُّ ثَلَاثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَقْتُهَا وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا اَتَتْ وَقْتُهَا وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا

۱۴۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو، نماز کا جب وقت ہوجائے۔ جنازہ جب حاضر ہوجائے اور غیر شادی عورت جب اس کا ہم پلہ رشتہ مل جائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ام فروہؓ کی حدیث عبداللہ بن عمر العمری کے سوا کسی نے نقل نہیں کی اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محدثین اس حدیث میں اضطراب کرتے ہیں۔ (اسے ضعیف سمجھتے ہیں)

۱۴۹۔ حدثنا قتيبة نا مروان بن معاوية الفزاری عن ابى يعفور عن الوليد بن الْعَيْزَارِ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّالْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۴۹۔ ابوعمرو شیبانی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو مستحب اوقات میں پڑھنا۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کی خدمت کرنا۔ میں نے کہا اس کے علاوہ: آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مسعودی، شعبہ، شیبان اور کئی حضرات نے اس حدیث کو ولید بن عیزار سے نقل کیا ہے۔

۱۵۰۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن خالد بن زيد عن سعيد بن ابى هلال عن اسحاق بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

۱۵۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے دو مرتبہ کے علاوہ کبھی نماز آخری وقت میں نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں نماز کے لیے اول وقت افضل ہے۔ جو چیزیں اس پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ کا اس عمل کو اختیار کرنا ہے کیونکہ وہ لوگ افضل چیز ہی کو اختیار کرتے اور کبھی نہ ترک کرتے تھے۔ یہ حضرات اوّل وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث ہم سے ابو ولید مکی نے بحوالہ امام شافعی بیان کی ہے۔

توضیح: یہاں امام ترمذیؒ نے پانچ احادیث ذکر کی ہیں حنفیہ کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں اوّل وقت سے مراد اول

وقت مستحب ہے اور اس تاویل کی دلیل تاخیر پر دلالت کرنے والی احادیث ہیں جن کا بیان گزر چکا ہے جیسا کہ خود امام شافعیؒ نے بھی عشاء میں یہی تاویل کی ہے۔ جہاں تک امام ترمذیؒ کے اس قول کا تعلق ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور ابوبکرؓ وعمرؓ نے یہی اختیار کیا ہے یہ تاخیر والی احادیث کے خلاف ہے جن میں خلفائے راشدین کا تاخیر سے نماز پڑھنا ثابت ہے۔ (مترجم)

باب ۱۲۶ ۔ مَاجَآءَ فِی السَّھْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ

باب ۱۲۶۔ عصر کی نماز بھول جانے سے متعلق۔

۱۵۱ ۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُهٗ وَمَا لُهٗ

۱۴۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کا گھر اور مال لُٹ گیا۔

اس باب میں بریدہؓ اور نوفل بن معاویہؓ سے بھی حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اسے زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔

باب ۱۲۷ ۔ مَاجَآءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوۃِ اِذَا اَخَّرَھَا الْاِمَامُ

باب ۱۲۷۔ اگر حاکم نماز میں تاخیر کرے تو نماز میں جلدی کرنے کا حکم۔

۱۵۲ ۔ حدثنا محمد بن موسی بالبصری نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ابی عمران الجونی عن عبداللّٰہ بن الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اُمَرَآءٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ صَلَّیْتَ لِوَقْتِھَا کَانَتْ لَکَ نَا فِلَةً وَاِلَّا کُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَکَ

۱۵۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر میرے بعد ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو فوت کریں گے، تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ اگر تم نے وقت پر نماز پڑھ لی تو امام کے ساتھ تمہاری نماز نفل ہو جائے گی ورنہ تم نے اپنی نماز کی تو حفاظت کر ہی لی۔

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابوذر حسن صحیح ہے اور یہی اکثر اہلِ علم کا قول ہے کہ اگر امام نماز میں تاخیر کرتا ہو تو وہ اپنی نماز وقت پر پڑھ لے اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے یہ ان کے نزدیک مستحب ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک پہلی نماز ہی فریضہ ہوگی۔ ابوعمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

مسئلہ: اس مسئلہ میں حنفیہ کا کہنا ہے کہ فرض کی ادائیگی کے بعد اگر جماعت کھڑی ہو تو صرف ظہر اور عصر میں بہ نیت نفل شریک ہو سکتے ہیں باقی اوقات میں نہیں۔ (مترجم)

باب ۱۲۸ ۔ مَاجَآءَ فِی النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوۃِ

باب ۱۲۸۔ سو جانے کے سبب نماز چھوٹ جانے سے متعلق

۱۵۳ ۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ثابت البنانی عن عبداللّٰہ بن رباح الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ ذَکَرُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَوْمَھُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ

۱۵۳۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے وقت سوتے رہ جانے کا تذکرہ کیا تو فرمایا: نیند میں قصور وار نہیں۔ قصور تو جاگتے ہوئے (نہ پڑھنے پر ہے) ہے لہٰذا اگر کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا سو یا رہ جائے تو یاد آتے ہی نماز پڑھے۔

تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ فَاِذَا نسِيَ اَحَدُكُم صَلٰوةً اَوْنَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا

اس باب میں ابن مسعود، ابومریم، عمران بن حصین، جبیر بن مطعمؓ، ابوجحیفہؓ، عمرو بن امیہ الضمریؓ اور ذومخبر جونجاشی کے بھتیجے ہیں، سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں قتادہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے یا بھول جائے اور جب اسے یاد آئے یا جاگے تو وہ وقت مکروہ ہو جیسے کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب بعض علماء کہتے ہیں وہ جس وقت اٹھے یا یاد آئے اسی وقت نماز ادا کرے اگرچہ مکروہ اوقات ہی ہوں یہ احمد، اسحاق، شافعی اور مالک کا قول ہے جب کہ بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ اس وقت تک نہ پڑھے جب تک سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے۔ (یعنی مکروہ وقت ختم نہ ہو جائے۔)

مسئلہ:۔ آخر الذکر قول حنفیہ کا ہے۔ وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جو ان اوقات میں نماز پڑھنے کی ممانعت کرتی ہیں۔ (مترجم)

باب ۱۲۹۔ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

باب ۱۲۹۔ اس شخص کے متعلق جو نماز بھول جائے۔

۱۵۴۔ حدثنا قتيبة وبشربن معاذة قالا نا ابوعوانة عَنْ قتادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا

۱۵۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے۔

اس باب میں سمرہؓ اور قتادہؓ بھی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ حضرت علیؓ سے بھی ایسے شخص کے متعلق جو نماز کو بھول گیا ہو منقول ہے کہ وہ اس وقت پڑھ لے جب اسے یاد آئے خواہ وقت ہو یا نہ ہو۔ یہ احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے لیکن ابوبکرہؓ سے منقول ہے کہ وہ عصر کی نماز میں سوتے رہ گئے اور سورج غروب ہونے کے وقت آنکھ کھلی تو اس وقت تک نماز نہ پڑھی جب تک سورج غروب نہ ہو گیا۔ اہل کوفہ کی ایک جماعت کا یہی مسلک ہے جب کہ ہمارے اصحاب نے علیؓ بن ابی طالب کا قول اختیار کیا ہے۔

باب ۱۳۰۔ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوٰتُ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

باب ۱۳۰۔ اس شخص کے متعلق جس کی بہت سی نمازیں فوت ہو گئی ہوں، کس نماز سے شروع کرے۔

۱۵۵۔ حدثنا هنادنا هشيم عن ابى الزبير عن نافع بن جبير ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوٰتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ

۱۵۵۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے فرمایا: مشرکین نے غزوۂ خندق کے روز نبی اکرم ﷺ کو چار نمازوں سے روک دیا یہاں تک کہ رات بھی اللہ نے جتنی چاہی گزر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی پھر اقامت کہی اور ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر پڑھی پھر اقامت کے بعد مغرب اور پھر اقامت کے بعد عشاء کی نماز پڑھی۔

اس باب میں ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عبداللہ کی سند میں کوئی حرج نہیں۔ الا یہ کہ ابوعبیدہ نے عبداللہ سے نہیں سنا۔ اور یہی اہل علم میں سے بعض حضرات کا مسلک ہے کہ اگر نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ادا کرتے ہوئے ہر نماز کے لیے اقامت کہتا جائے اور اگر ایسا نہ کرے تو بھی جائز ہے یہی قول شافعی کا بھی ہے۔

۱۵۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن یحیی بن ابی کثیرنا ابو سلمة ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ یَسُبُّ كُفَّارَ قُرَیْشٍ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُ اُصَلِّی الْعَصْرَ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّیْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّاْنَا فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

۱۵۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے غزوۂ خندق کے دن کفارہ قریش کو بہت برا بھلا کہتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ ! میں عصر کی نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج ڈوبنے والا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ راوی کہتے ہیں پھر ہم بطحان میں اترے۔ حضور اکرم ﷺ نے وضو کیا پھر ہم نے بھی وضو کیا اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی۔ اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا۔ پھر اس کے بعد مغرب پڑھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۱۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی اَنَّهَا الْعَصْرُ

باب ۱۳۱۔ عصر کی نماز وسطیٰ ہونے سے متعلق

۱۵۷۔ حدثنا هنادنا عبدة عن سعید عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الْعَصْرِ

۱۵۷۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صلوٰۃ وسطیٰ کے متعلق فرمایا کہ وہ عصر کی نماز ہے۔

۱۵۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد الطیالسی وابو النصر عن محمد بن طلحة ابن مصرف عن زبید عن مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الْعَصْرِ

۱۵۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں علیؓ، عائشہؓ، حفصہؓ، ابوہریرہؓ اور ابوہاشم بن عتبہؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ بخاری، علی بن عبداللہ کے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ حسن کی سمرہؓ سے نقل کردہ حدیث حسن ہے۔ انہوں نے ان سے سنا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں نماز وسطیٰ کے متعلق حدیث سمرہ حدیث حسن ہے اور یہ صحابہ وغیرہ میں سے اکثر علماء کا قول ہے حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت عائشہؓ کہتے ہیں: نماز وسطیٰ ظہر کی نماز ہے جب کہ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ نماز وسطیٰ فجر کی نماز کو کہتے ہیں ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ سے وہ قریش بن انس سے اور وہ حبیب بن شہید کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے

(یعنی حبیب سے) کہا کہ حسن سے پوچھو کہ عقیقہ کی حدیث انہوں نے کس سے سنی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تو جواب دیا سمرہ بن جندب سے امام ترمذی کہتے ہیں امام بخاری نے مجھے یہ حدیث سنائی وہ علی بن عبداللہ سے اور وہ قریش بن انس سے اس حدیث کو نقل کرتے ہیں۔ بخاری کہتے ہیں حسن کا سمرہؓ سے سماع صحیح ہے اور اس حدیث کو اس پر بطور حجت پیش کرتے ہیں۔

باب ۱۳۲۔مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الْفَجْرِ

باب ۱۳۱۔عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۵۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم اخبر نا منصور وهو ابن زاذان عَنْ قتادة انا اَبُو الْعَالِيَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۵۷۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے سنا جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو میرے لئے ان سب میں محبوب ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک سورج طلوع ہو جائے۔اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

اس باب میں علیؓ، ابن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، عقبہ بن عامرؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، سمرہ بن جندبؓ، سلمہ بن الاکوعؓ، عبداللہ بن عمروؓ، معاذؓ صنابحی (انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نہیں) عائشہؓ، کعب بن مرہؓ، ابوامامہؓ، عمرو بن عنبسہؓ، یعلیٰ بن امیہؓ اور معاویہؓ احادیث بیان کرتے ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کی حضرت عمرؓ سے منقول حدیث حسن صحیح ہے۔اور یہ اکثر فقہاء وصحابہ اور ان کے بعد کے علماء کا قول ہے کہ یہ حضرات فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ جہاں تک قضاء نمازوں کا تعلق ہے ان کی فجر اور عصر کے بعد ادائیگی میں کوئی مضائقہ نہیں۔علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید کے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف تین چیزیں سنی ہیں۔ حدیث عمر کہ حضور اکرم ﷺ نے عصر اور فجر کی نماز کے بعد غروب آفتاب اور طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا، حدیث ابن عباسؓ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ میرے متعلق کہے کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں'' اور حدیث علیؓ: ''قاضی تین قسم کے ہیں''۔

باب ۱۳۳۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب ۱۳۳۔عصر کے بعد نماز پڑھنے کے متعلق۔

۱۶۰۔ حدثنا قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهٗ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهٗ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا

۱۶۰۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اس لئے کہ ان کے پاس کچھ مال آ گیا تھا جس میں مشغولیت کی وجہ سے آپ ﷺ ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکے تھے اس کے بعد آپ ﷺ نے دوبارہ کبھی ایسا نہیں کیا۔(عصر کے بعد نماز نہیں پڑھی)۔

اس باب میں عائشہؓ، ام سلمہؓ، میمونہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے۔کئی حضرات نے نبی اکرم ﷺ سے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا نقل کیا ہے۔یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ ﷺ نے

عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا: حدیث ابن عباس اصح ہے اس لیے کہ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے پھر دوبارہ نہ پڑھیں۔ زید بن ثابتؓ سے بھی ابن عباسؓ کی حدیث کے مثل منقول ہے۔ حضرت عائشہؓ سے اس باب میں کئی احادیث منقول ہیں ان سے مروی ہے کہ "حضور ﷺ ان کے پاس عصر کے بعد اس طرح کبھی داخل نہ ہوئے کہ آپ ﷺ نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔ اور ان سے بواسطہ ام سلمہؓ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک۔ اس پر اکثر علماء کا اجماع ہے کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ لیکن ان دونوں اوقات میں نماز نہ پڑھنے کے حکم سے طواف کے بعد مکہ میں نماز پڑھنا مستثنیٰ ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے اس بارے میں (طواف کے نوافل کی) اجازت نقل کی گئی ہے۔ اہلِ علم میں سے ایک جماعت کا یہی قول ہے جن میں صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء شامل ہیں (یعنی اجازت کا) یہ قول شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی ہے۔ جب کہ اہلِ علم صحابہؓ اور ان کے بعد کے حضرات کا قول یہ ہے کہ طواف کے نوافل بھی ان اوقات میں مکروہ ہیں یہ قول سفیان ثوری، مالک بن انسؒ اور بعض اہلِ کوفہ (احناف) کا ہے۔

توضیح: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا امت کے حق میں ممنوع ہے۔ حضرت عائشہؓ کی جس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے ہمیشہ ان رکعات کو پڑھنے کا بیان ہے امام صاحب اسے حضور اکرم ﷺ کی خصوصیت قرار دیتے ہیں ان کا استدلال ان تمام احادیث سے ہے۔ جن میں عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔ (مترجم)

باب ۱۳۴۔ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب ۱۳۴۔ مغرب سے پہلے نماز پڑھنے سے متعلق

۱۶۱۔ حدثنا هنادنا وكيع عن كهمس بن الحسين عن عبدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ

۱۶۱۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ لہٰذا جو چاہے اسے پڑھ سکتا ہے۔

اس باب میں عبداللہ بن زبیرؓ بھی حدیث بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عبداللہ بن مغفل حسن صحیح ہے۔ صحابۂ کرامؓ میں مغرب سے پہلے نماز پڑھنے میں اختلاف ہے۔ بعض مغرب سے پہلے نماز کو جائز قرار نہیں دیتے۔ اور کئی صحابہ سے منقول ہے کہ وہ مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ اگر پڑھ لے تو بہتر ہے اور یہ ان دونوں کے نزدیک مستحب ہے۔

مسئلہ: حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک مغرب سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ احناف کی دلیل سنن دار قطنی، بیہقی اور مسند بزار میں مذکور یہی روایت ہے جس میں مغرب کو مستثنیٰ کیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ "قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ان عند كل اذانين ركعتين ما خلا صلوٰة المغرب" یعنی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے۔ یہ روایت حیان بصری سے مروی ہے اور وہ صدوق ہیں۔ مختصر یہ کہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا روایات کی رُو سے جائز ہے لیکن ان کا ترک افضل معلوم ہوتا ہے جس کی پہلی وجہ یہ ہے، کہ احادیث میں تعجیل مغرب کی تاکید بڑی اہمیت کے ساتھ وارد ہوئی ہے اور یہ رکعتیں اس کے منافی ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ صحابۂ کرامؓ کی اکثریت یہ رکعتیں نہیں پڑھتی تھی اور احادیث کا صحیح مفہوم تعامل صحابہ ہی سے معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ عام طور سے صحابہ نے اسے ترک کیا ہے اسی لیے ان کا ترک ہی بہتر معلوم ہوتا ہے ہاں اگر کوئی پڑھے تو بھی قابلِ ملامت نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۱۳۵۔ مَاجَاءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ

باب ۱۳۵۔ جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا

اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

ہو اس کے متعلق۔

١٦٢۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس زید بن اسلم عن عطاء بن یسارو عن بسر بن سعید وعن الاعرج یُحَدِّثُوْنَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

۱۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے غروب شمس سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی (یعنی پڑھ لی) اس کی نماز عصر ادا ہوگئی۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ یہی ہمارے اصحاب شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے اس حدیث کے ان حضرات کے نزدیک یہ معنی ہیں کہ یہ حکم صاحب عذر کے لیے ہے مثلاً کوئی شخص سوتارہ گیا یا بھول گیا۔ اور اس وقت اٹھایا یاد آیا جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا تھا۔

باب ١٣٦۔ مَاجَآءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ

باب ۱۳۶۔ دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے سے متعلق

١٦٣۔ حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِیْنَةِ مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا تُحْرَجَ اُمَّتَهٗ

۱۶۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو ملا کر بغیر کسی خوف اور بارش کے مدینۂ منورہ میں پڑھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: آنحضرت ﷺ نے چاہا کہ امت پر تکلیف نہ ہو۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث ان سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اسے جابر بن زید، سعید بن جبیرؒ اور عبداللہ بن شقیق العقیلی نے روایت کیا ہے حضرت ابن عباسؓ سے نبی اکرم ﷺ سے اس کے خلاف بھی منقول ہے۔

١٦٤۔ حدثنا ابو سلمة یحیی بن خلف البصری نا المعتمر بن سلیمان عن ابیه عن حنش عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰی بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ

۱۶۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک وقت میں دو نمازیں بغیر عذر جمع کیں وہ ابواب کبائر میں سے ایک باب میں داخل ہوا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حنش ابوعلی رحبی بن قیس ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں امام احمد انہیں ضعیف سمجھتے ہیں۔ اہل علم کا مسلک یہی ہے کہ دو نمازوں کے درمیان جمع صرف سفر یا عرفات میں جائز ہے۔ بعض اہل علم تابعین مریض کے لیے اس کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ بارش میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ یہ شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ امام شافعی مریض کے لیے دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا جائز قرار نہیں دیتے۔

مسئلہ: اس مسئلے میں احناف کا قول یہ ہے کہ جمع حقیقی کسی بھی صورت میں جائز نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو ہاں البتہ عرفات اور مزدلفہ میں جمع جائز ہے جب کہ جمع صوری جائز ہے یعنی ظہر کو مؤخر کرے یہاں تک کہ آخری وقت میں پڑھے اور عصر کو مقدم کر کے بالکل شروع میں پڑھے۔ اس طرح دونوں نمازیں بھی وقت پر ہو گئیں۔ اسی صورت کے جواز پر متعدد احادیث منقول ہیں۔ جس میں سے ایک حضرت عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے اپنے مؤذن کو حکم دیا کہ مغرب میں آخری وقت تک تاخیر کرے اور عشاء کے لیے شروع وقت میں اذان دے اور پھر فرمایا: حضور اکرم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے (یعنی سفر میں) جہاں تک حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کا تعلق ہے تو وہ باجماع متروک ہے یا جمع صوری پر محمول ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۱۳۷۔ مَاجَاءَ فِیْ بَدْءِ الْاَذَانِ

۱۶۵۔ حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابی نا محمد بن اسحٰق عن محمد بن اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْیَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ لَرُؤْیَا حَقٌّ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَنْدٰی وَاَمَدُّ صَوْتًا مِّنْكَ فَاَلْقِ عَلَیْهِ مَا قِیْلَ لَكَ وَلْیُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَآءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَجُرُّ اِزَارَهٗ وَهُوَ یَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَیْتُ مِثْلَ الَّذِیْ قَالَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ اَثْبَتُ

باب ۱۳۷۔ اذان کی ابتداء سے متعلق

۱۶۵۔ محمد بن عبداللہ بن زید اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں جب صبح ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہیں اس خواب کے متعلق بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خواب سچا ہے۔ تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ! وہ تم سے بلند آواز والے ہیں اور انہیں وہ کچھ سکھاؤ جو تمہیں بتایا گیا ہے اور وہ اس کو بلند آواز سے کہیں چنانچہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ کہتے ہوئے حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ ﷺ کو سچا دین دے کر بھیجا میں نے بھی اسی طرح خواب دیکھا ہے جیسے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا (یعنی اذان دی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں یہی بات پکی ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث ابراہیم بن سعد سے بھی منقول ہے وہ محمد بن اسحاق سے اس سے طویل اور مکمل حدیث نقل کرتے ہیں اس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ بیان کرتے ہیں اور اقامت کے ایک ایک بار عبداللہ بن زید ابن عبد ربہ ہیں، ابن عبد رب بھی کہا جاتا ہے ہمیں ان کی رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے اذان کی اس حدیث کے علاوہ کسی روایت کے صحیح ہونے کا علم نہیں اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی کی بھی نبی کریم ﷺ سے روایات ہیں یہ عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔

۱۶۶۔ حدثنا ابوبکر بن ابی النضرنا الحجاج بن محمد قال قال ابن جریج انا نافع عن ابن عمر قال كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَوَ لَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ

۱۶۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو جمع ہوتے اور نماز کے اوقات کا اندازہ کرتے تھے ان میں سے کوئی آواز نہیں لگاتا تھا۔ ایک دن اس موضوع پر آپس میں بات ہوئی بعض نے کہا، نصاریٰ کے ناقوس کی طرح ایک ناقوس بنایا جائے۔ بعض نے کہا یہودیوں کے سنکھ کی طرح ایک سنکھ بناؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ایک شخص کو نماز کے لئے پکارنے بھیج دو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال کھڑے ہو اور نماز کے لئے آواز لگاؤ۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۸۔ مَاجَآءَ فِى التَّرْجِيْعِ فِى الْاَذَانِ

باب ۱۳۸۔ اذان میں ترجیع سے متعلق۔(۱)

۱۶۷۔ حدثنا بشر بن معاذ ثنا ابراھیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورة قال اخبرنی ابی و جَدِّيْ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهٗ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مِثْلَ اَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ

۱۶۷۔ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بٹھایا اور اذان کا ایک ایک حرف سکھایا۔ ابراہیم کہتے ہیں ہماری اذان کی طرح بشر کہتے ہیں میں نے ان سے کہا: دوبارہ کہیے (اذان) تو انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان بیان کی۔

ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں ابومحذورہؓ کی اذان سے متعلق حدیث صحیح ہے اور ان سے کئی سندوں سے منقول ہے اسی پر مکہ میں بھی عمل ہے اور یہ شافعی کا قول ہے۔

۱۶۸۔ حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی نا عفان نا همام عن عامر الاحول عن مکحول عن عبداللّٰه بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

۱۶۸۔ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اذان میں (۱۹) انیس کلمات سکھائے تھے اور اقامت (تکبیر) میں سترہ (۱۷) کلمات۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومحذورہ کا نام سمرہ بن مغیرہؓ ہے۔ بعض اہل علم کا اذان کے متعلق یہی مذہب ہے اور ابومحذورہؓ سے تکبیر کا ایک ایک مرتبہ کہنا بھی منقول ہے۔

---

(۱) ترجیع کے معنی اذان میں شہادتین کو دو مرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دو مرتبہ بلند آواز سے کہنے کے ہیں۔ (مترجم)

باب ۱۳۹ ۔ مَاجَآءَ فِیْ اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

۱۶۹ ۔ حدثنا قتيبة نا عبد الوهاب الثقفي ويزيد بن زريع عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ

باب ۱۳۹۔ تکبیر کے ایک ایک مرتبہ کہنے سے متعلق

۱۶۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان، دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم دیا گیا۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ صحابہ اور تابعین میں سے بعض اہل علم کا قول ہے۔ شافعی، مالک، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

باب ۱۴۰ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى

۱۷۰ ۔ حدثنا ابو سعيد الا شج نا عقبة بن خالد عن ابن ابی ليلیٰ عن عمرو بن مرة عن عبدالرحمٰن بن اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

باب ۱۴۰۔ تکبیر میں دو دو مرتبہ کہنے سے متعلق

۱۷۰۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان دو دو مرتبہ کہی جاتی تھی اذان بھی اور اقامت بھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث کو وکیع نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن زید نے اذان کے متعلق خواب دیکھا تھا۔ شعبہ عمرو بن مرہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید نے اذان کو خواب میں دیکھا۔ یہ ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اصح ہے۔ عبداللہ بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں اذان اور اقامت دونوں دو دو مرتبہ کہی جائیں گی۔ یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کا ہے۔(۱)

باب ۱۴۱ ۔ مَاجَآءَ فِی التَّرَسُّلِ فِی الْاَذَانِ

۱۷۱ ۔ حدثنا احمد بن الحسن نا المعلی بن اسد نا عبدالمنعم وهو صاحب السقاء نا يحيى بن مسلم عن الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِیْ اَذَانِكَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَمَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَآءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ

باب ۱۴۱۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنے سے متعلق

۱۷۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر اذان کہو اور جب اقامت کہو تو تیز تیز کہو۔ اور اذان اور تکبیر میں اتنا وقت رکھو کہ کھانے والا کھانے سے، پینے والا پینے سے اور تقاضہ حاجت والا قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔ اور تم لوگ اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

---

(۱) اہل کوفہ سے مراد احناف ہیں۔ (مترجم)

عبد بن حمید ہم سے روایت کرتے ہیں ان سے یونس بن محمد نے اور ان سے عبدالمنعم نے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ہم جابر کی اس حدیث کو عبدالمنعم کی سند کے علاوہ نہیں جانتے اور یہ سند مجہول ہے۔

باب ۱۴۲۔ مَاجَآءَ فِی اِدْخَالِ الْاَصْبُعِ الْاُذُنَ عِنْدَ الْاَذَانِ

باب ۱۴۲۔ اذان دیتے ہوئے انگلی کان میں ڈالنی چاہیے۔

۱۷۲۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالًا یُؤَذِّنُ وَیَدُوْرُ وَیُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاَصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَیْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَاءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَیْنَ یَدَیْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَکَزَهَا بِالْبَطْحَآءِ فَصَلّٰی اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْهِ قَالَ سُفْیَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً

۱۷۲۔ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا وہ اپنے منہ کو ادھر ادھر پھیرتے، ان کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ اپنے سرخ خیمے میں تھے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ چمڑے کا تھا۔ بلال رضی اللہ عنہ آگے آگے عصا(۱) لے کر چلے اور اسے میدان (بطحاء) میں گاڑ دیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے اس کی طرف نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کے اردگرد کتے اور گدھے چل رہے تھے (یعنی اس لاٹھی کے آگے) آپ ﷺ کے جسم مبارک پر سرخ حلّہ تھا۔ (۲) گویا کہ میں آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں سفیان کہتے ہیں میرا خیال ہے وہ یمنی چادر کا ہوگا۔

امام ترمذی کہتے ہیں ابوجحیفہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ یہ حضرات مؤذن کے لیے اذان کے دوران انگلیوں کو کانوں میں ڈالنے کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں تکبیر کہتے ہوئے بھی انگلیاں کانوں میں ڈالے یہ قول اوزاعی کا ہے۔ ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

باب ۱۴۳۔ مَاجَآءَ فِی التَّثْوِیْبِ فِی الْفَجْرِ

باب ۱۴۳ فجر کی اذان میں تثویب کے متعلق۔ (۳)

۱۷۳۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو احمد الزبیری نا ابو اسرائیل عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

۱۷۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی لیلیٰ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فجر کی نماز کے علاوہ کسی دوسری نماز میں تثویب نہ کرو۔

---

(۱) عنزہ: ایسے عصا کو کہتے ہیں جس کے نیچے لوہا لگا ہوا ہو۔ (مترجم)

(۲) حلّہ: اگر چادر اور تہبند ایک ہی قسم کا ہو تو اسے حلہ کہتے ہیں۔ (مترجم)

(۳) تثویب سے مراد فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا۔ (مترجم)

اس باب میں ابومحذورہؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں بلال کی حدیث کو ہم اسرائیل ملائی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابواسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتبہ سے نہیں سنی۔ امام صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے حسن بن عمارہ سے اور انہوں نے حکم بن عتبہ سے روایت کیا ہے۔ ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن ابواسحاق ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ تثویب کی تفسیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کا کہنا ہے کہ تثویب یہ ہے کہ فجر کی اذان میں "الصلاۃ خیر من النوم" کہے یہ ابن مبارک اور احمد کا قول ہے۔ اسحاق نے اس کے معنی کچھ اور بیان کیے ہیں ان کا کہنا ہے کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے بعد یہ چیز نئی نکالی ہے کہ اذان دینے کے بعد اگر لوگ تاخیر کریں تو مؤذن اذان اور اقامت کے درمیان "قدقامت الصلوٰۃ حی علی الفلاح" کے الفاظ کہے۔ یہی اسحاق بھی کہتے ہیں کہ تثویب کو اہل علم مکروہ سمجھتے ہیں اسے لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے بعد نکالا ہے۔ ابن مبارک اور احمد کی تثویب کے متعلق تفسیر کہ یہ فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے الفاظ کہنا ہے یہی قول صحیح ہے۔ اسے تثویب بھی کہا جاتا ہے۔ یہی اہل علم نے اختیار کیا ہے۔ عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ وہ فجر کی نماز میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہتے تھے۔ مجاہد سے منقول ہے کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اس میں اذان ہو چکی تھی ہم چاہتے تھے کہ وہاں نماز پڑھیں۔ مؤذن نے تثویب کی تو عبداللہ بن عمر مسجد سے نکل آئے اور کہا: اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو اور وہاں نماز نہیں پڑھی۔ عبداللہ بن عمرؓ اس تثویب کو مکروہ سمجھتے تھے جو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد پیدا کی ہے۔

باب ۱۴۴ ـ مَاجَاءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

۱۷۴ ـ حدثنا هناد نا عبدة و يعلى عن عبدالرحمٰن بن زياد بن انعم عن زياد بن نعيم الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِبْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ اُوَذِّنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءَ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

باب ۱۴۴۔ جو اذان کہے اسی کے تکبیر کہنے سے متعلق

۱۷۴۔ حضرت زیاد بن حارث رضی اللہ عنہ صدائی فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ فجر کی اذان کہوں۔ میں نے اذان کہی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے جب اقامت کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا اذان تو صدائی نے دی ہے اور جس نے اذان دی ہے۔ وہی اقامت کہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں حدیث زیاد کو ہم افریقی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور افریقی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے احمد کہتے ہیں میں افریقی کی حدیث نہیں لکھتا۔ ترمذی کہتے ہیں بخاری انہیں قوی کہا کرتے اور کہتے کہ ان کی حدیث صحت کے قریب ہے۔ اس پر اکثر علماء کا عمل ہے کہ جو اذان دے وہی اقامت کہے۔

باب ۱۴۵ ـ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْاَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

۱۷۵ ـ حدثنا علی بن حجر نا الوليد بن مسلم عن معاوية بن يحيى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ

باب ۱۴۴۔ بے وضو اذان دینا مکروہ ہے۔

۱۷۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بغیر وضو کے اذان نہ دے۔

یحییٰ بن موسیٰ، عبداللہ بن وہب سے وہ یونس سے اور وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: جس شخص کا وضو نہ ہو وہ اذان نہ دے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ ابوہریرہؓ کی حدیث کو وہب بن منبہ نے مرفوع نہیں کیا اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے اصح ہے۔ زہری نے ابوہریرہؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ نیز اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ بغیر وضو کیے اذان دینے کا کیا حکم ہے بعض اسے مکروہ کہتے ہیں یہ شافعی اور اسحاق کا قول ہے جبکہ بعض اہل علم اس کی اجازت دیتے ہیں یہ سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام احمد کا قول ہے۔

باب ١٤٦ ـ مَاجَاءَ اَنَّ الْإِمَامَ اُحَقُّ بِالْإِقَامَةِ

١٧٦ ـ حدثنا يحيى بن موسى نا عبدالرزاق نا اسرائيل اخبرني سماك بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَبْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى اِذَا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ

باب۱۴۶۔ اقامت کا حق امام کا ہے۔(۱)

۱۷۶۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن اقامت میں اس وقت تک تاخیر کرتے، جب تک آنحضرت ﷺ کو نکلتے ہوئے دیکھ نہ لیتے۔ جب انہیں دیکھتے تو اقامت کہتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں جابر بن سمرہ کی حدیث حسن ہے اور سماک کی حدیث کو ہم اس روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض اہل علم اسی طرح کہتے ہیں کہ مؤذن کو اذان کا اور امام کو اقامت کا اختیار ہے۔

باب ١٤٧ ـ مَاجَاءَ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ

١٧٧ ـ حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَأْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

باب۱۴۷۔ رات کو اذان دینے سے متعلق

۱۷۷۔ حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بلال تو رات کو اذان دے دیتے ہیں۔ تم لوگ کھاتے پیتے رہا کرو۔ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، عائشہؓ، انیسہؓ، انسؓ، ابوذرؓ اور سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا رات کو اذان دینے میں اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر مؤذن نے رات ہی کو اذان دے دی تو کافی ہے۔ اور اس کا لوٹانا ضروری نہیں۔ یہ قول ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر رات کو اذان دے تو دوبارہ دینا ضروری ہے یہ سفیان ثوری کا قول ہے۔ حماد بن سلمہ ایوب سے، وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بلالؓ نے رات کو اذان دی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ندا لگائیں کہ بندہ سو گیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے صحیح وہی ہے جو عبداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمرؓ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ بلال تو رات کو اذان دیتے ہیں تم لوگ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہو۔ اور عبدالعزیز بن ابی رواد نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے مؤذن نے رات کو اذان دی تو حضرت عمرؓ نے اسے دوبارہ اذان دینے کا حکم دیا۔ یہ صحیح نہیں اس لیے کہ نافع کی حضرت عمرؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ شاید حماد بن سلمہ

(۱) اس کا مطلب یہ ہے کہ اقامت اسی وقت کہی جائے جب امام چاہے۔ (مترجم)

نے اس حدیث کا ارادہ کیا ہو۔ صحیح روایت عبیداللہ بن عمر اور کئی حضرات کی ہے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر اور زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان دے دیتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اگر حماد کی حدیث صحیح ہوتی تو اس روایت کے کوئی معنی نہ ہوتے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بلالؓ رات کو اذان دے دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اس حدیث میں آئندہ کے لیے حکم دیا ہے کہ بلالؓ تو رات کو اذان دیتے ہیں اگر آپ ﷺ نے انہیں طلوع فجر سے پہلے دوبارہ اذان دینے کا حکم دیا ہوتا تو یہ نہیں کہتے کہ بلالؓ رات کو اذان دیتے ہیں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں حماد بن سلمہ کی ایوب سے مروی حدیث غیر محفوظ ہے اسے ایوب، نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں اس میں حماد بن سلمہ کو خطا ہوئی ہے۔

باب ۱۴۸۔ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

باب ۱۴۸۔ اذان کے بعد مسجد کے باہر جانا مکروہ ہے۔

۱۷۷۔ حدثنا هناد ثنا وكيع عن سفيان عن ابراهيم بن مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

۱۷۸۔ حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ ایک شخص عصر کی اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اس شخص نے ابو القاسم کی نافرمانی کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس باب میں عثمانؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ صحابہ اور ان کے بعد کے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اذان کے بعد مسجد سے بغیر عذر کے کوئی شخص نہ نکلے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی ضروری کام ہو۔ ابراہیم نخعی سے منقول ہے کہ مؤذن کے اقامت کہنے تک نکل سکتا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ اس کے لیے ہے جس کے پاس نکلنے کے لیے عذر ہو۔ ابو شعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے یہ اشعث بن ابو شعثاء کے والد ہیں۔ یہ حدیث اشعث بن ابو شعثاء نے بھی اپنے والد سے نقل کی ہے۔

باب ۱۴۹۔ مَاجَآءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

باب ۱۴۹۔ سفر میں اذان سے متعلق

۱۷۹۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ لَنَا إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا

۱۷۹۔ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سفر کرو۔ تو اذان کہو، اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امامت کرے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ سفر میں اذان دی جائے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اقامت ہی کافی ہے اذان تو اس کے لیے ہے جو لوگوں کو جمع کرنا چاہے پہلا قول اصح ہے اور یہی احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ۱۵۰۔ ماجآء في فضل الاذان

باب ۱۵۰۔ اذان کی فضیلت

۱۸۰۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی ثنا ابو تمیلة نا ابو حمزة عن جابر عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ

۱۸۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات برس تک ثواب کی نیت سے اذان دیتا رہے اس کے لئے دوزخ سے براءت لکھ دی گئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس باب میں ابن مسعودؓ، ثوبانؓ، معاویہؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس غریب ہے۔ ابو تمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح اور ابو حمزہ سکری کا محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفر کو علماء نے ضعیف کہا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے روایت لینا ترک کر دیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے جارود کو کہتے ہوئے سنا کہ وکیع کہتے ہیں: اگر جابر جعفر نہ ہوتے تو اہل کوفہ حدیث کے بغیر رہ جاتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو فقہ کے بغیر۔

باب ۱۵۱۔ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ

باب ۱۵۱۔ امام مقتدیوں کا ضامن اور مؤذن امانت دار ہے۔

۱۸۱۔ حدثنا هناد نا ابو الاحوص وابو معاوية عن الاعمش عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ

۱۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ضامن اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ ائمہ کو ہدایت پر رکھ اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس باب میں عائشہؓ، سہل بن سعدؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث سفیان ثوری، حفص بن غیاث اور کئی حضرات نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے۔ اسباط بن محمد اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے ابو صالح سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ میں نے ابو زرعہ سے سنا: ابو صالح کی ابو ہریرہؓ سے منقول حدیث، انہی کی حضرت عائشہؓ سے منقول حدیث سے اصح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے بخاری کو کہتے ہوئے سنا حدیث ابو صالح بحوالہ عائشہؓ سے منقول حدیث سے اصح ہے۔ اور علی بن مدینی سے مذکور ہے کہ ابو صالح کی ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ثابت نہیں اور نہ ہی ابو صالح کی حضرت عائشہؓ سے منقول حدیث۔

باب ۱۵۲۔ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب ۱۵۲۔ مؤذن جب اذان دے تو سننے والا کیا کہے؟

۱۸۲۔ حدثنا اسحق بن موسى الانصاری نا معن نا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن الزهری عن عطاء بن يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا

۱۸۲۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے (یعنی وہی کلمات کہو)

سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

اس باب میں ابورافعؓ، ابوہریرہؓ، ام حبیبہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن ربیعہؓ، عائشہؓ، معاذ بن انسؓ اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوسعید کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح معمر اور کئی راوی زہری سے مالک کی حدیث کی مانند بیان کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن اسحاق نے یہ حدیث زہری سے روایت کی ہے۔ وہ سعید بن میسب سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب کہ مالک کی روایت اصح ہے۔

باب ۱۵۳۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا

باب ۱۵۳۔ مؤذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے۔

۱۸۳۔ حدثنا هناد نا ابو زبيد عن اشعث عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اِنَّ مِن اٰخِرِمَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذَ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا

۱۸۳۔ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مجھے آخری وصیت یہ تھی کہ ایسا مؤذن مقرر کروں جو اپنی اذان پر اجرت نہ لے۔

امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عثمان حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ مؤذن کے لیے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے اور مؤذن کے لیے مستحب ہے کہ ثواب اخروی کے لیے اذان دے۔

باب ۱۵۴۔ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَآءِ

باب ۱۵۴۔ مؤذن جب اذان دے تو سننے والا کیا دعا پڑھے؟

۱۸۴۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن الحكيم بن عبدالله بن قيس عن عامر بْنِ سعدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ حِيْنَ يُؤَذِّنُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ

۱۸۴۔ سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے بعد یہ کہے "وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له وان محمدًا عبدهٗ ورسولهٗ رضيت بالله ربا وبالاسلام ديناً و بمحمد رسولا" (یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کی ربوبیت، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے لیث بن سعد کی حکیم بن عبداللہ بن قیس کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

باب ۱۵۵۔ مِنْهُ اَيْضًا

باب ۱۵۵۔ اسی سے متعلق۔

۱۸۵۔ حدثنا محمد بن سهل بن عسكر البغدادى و ابراهيم يعقوب قالا نا على بن عياش نا شعيب بن ابى حمزة نا مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

۱۸۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سننے کے بعد یہ کہا: "اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوٰة القائمة ات محمد الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا ن الذى وعدته" (ترجمہ: اے اللہ اس کامل دعا کے

وَسلَّم مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مالک اور نماز قائمہ کے پروردگار محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے) تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی۔

امام ترمذی کہتے ہیں جابرؓ کی حدیث محمد بن منکدر کی روایت سے حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ اسے شعیب بن ابی حمزہ کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔

باب ۱۵۶۔ مَا جَآءَ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

باب ۱۵۶۔ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دُعا رد نہیں کی جاتی

۱۸۶۔ حدثنا محمود نا وكيع وعبدالرزاق وابو احمد وابو نعيم قالوانا سفيان عن زيد العمى عن ابى اياس مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

۱۸۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اذان اور اقامت کے درمیان دعا کبھی رد نہیں کی جاتی۔ (یعنی ہمیشہ قبول ہوتی ہے)

امام ترمذی کہتے ہیں حدیث انسؓ حسن ہے اور اسے ابن اسحاق ہمدانی نے برید بن ابی مریم سے انہوں نے انسؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔

باب ۱۵۷۔ مَاجَآءَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ

باب ۱۵۷۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

۱۸۷۔ حدثنا محمد بن يحيى نا عبدالرزّاق انا معمر عَنِ الزُّهْرِی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِیَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهٗ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ اِنَّ لَكَ بِهٰذَا الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ

۱۸۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر شب معراج میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر ان میں کمی کی گئی یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں۔ پھر آواز دی گئی: اے محمد ﷺ ہمارے قول میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ کے لئے ان پانچ کا پچاس کے برابر ثواب ہے۔

اس باب میں عبادہ بن صامتؓ، طلحہ بن عبداللہؓ، ابوقتادہؓ، ابوذرؓ، مالک بن صعصعہؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۵۸۔ فِیْ فَضْلِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ

باب ۱۵۷۔ پنجگانہ نماز کی فضیلت۔

۱۸۸۔ حدثنا على بن حجر نا اسمٰعيل بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

۱۸۸۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ، آئندہ جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ يَغْشَ الْكَبَائِرَ

(صغیرہ گناہوں کا) بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

اس باب میں جابرؓ، انسؓ اور حنظلہؓ اسیدی سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۹ ۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب ۱۵۹۔ جماعت کی فضیلت۔

۱۸۹ ۔ حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عُمَر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

۱۸۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اسی طرح نافع نے بھی ابن عمرؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جماعت کی نماز منفرد کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے اکثر راویوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ پچیس درجے، سوائے ابن عمرؓ کے کہ انہوں نے فرمایا ستائیس درجے۔

۱۹۰ ۔ حدثنا اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا

۱۹۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت سے نماز ادا کرنے والے شخص کی نماز اس کے اکیلا پڑھنے سے پچیس درجے افضل ہوتی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۰ ۔ مَاجَآءَ فِيْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا يُجِيْبُ

باب ۱۶۰۔ جو شخص اذان سنے اور نماز کے لئے نہ پہنچے۔

۱۹۱ ۔ حدثنا هناد نا وكيع عن جعفر بن برقان عن يزيد بْنَ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِیْ اَنْ يَّجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی اَقْوَامٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ

۱۹۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیوں کا ڈھیر جمع کریں پھر میں نماز کا حکم دوں اور تکبیر کہی جائے پھر ان کے گھروں کو جلا دوں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، ابوالدرداء، ابن عباسؓ، معاذ بن انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور کئی صحابہ سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سنے اور نماز کے لیے مسجد میں حاضر نہ ہو۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ تغلیظ اور تشدید کے معنی میں ہے اور کسی شخص کے لیے جماعت کو ترک کرنے کی اجازت نہیں الّا یہ کہ کوئی عذر ہو۔ مجاہد کہتے ہیں:

ابن عباسؓ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو دن میں روزے رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو لیکن نہ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جماعت میں فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ ہم سے اسے ہناد نے روایت کیا ہے وہ محاربی سے وہ لیث سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص جمعہ اور جماعت میں قصداً نہ حاضر ہوتا ہو یا تکبر کی وجہ سے یا جماعت کو حقیر سمجھ کر۔

باب ١٦١ ـ مَاجَآءَ فِيُ الرَّجُلِ يُصَلِّيُ وَحْدَهٗ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

باب ۱۶۱۔ اس شخص کے متعلق جو اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے۔

١٩٢ ـ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا يعلى بُنِ عَطَاءٍ نَا جَابِرِبن يَزِيُدَبْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيُ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اِنْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيُ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَه مَعَهٗ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تَرْعُدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيُ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيُ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ

۱۹۲۔ جابر بن یزید الاسود اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں شریک تھا۔ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز مسجد خیف میں پڑھی جب نماز ختم ہوئی تو آنحضرت ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور دو آدمیوں کو دیکھا کہ انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ پس ان کو لایا گیا ان کی رگیں خوف سے پھڑکنے لگیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ انہوں نے عرض کیا ہم نے اپنی منزلوں میں نماز پڑھ لی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو اگر تم نے اپنی منزلوں میں نماز پڑھ بھی لی ہو اور پھر تم جماعت والی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو وہ تمہارے لئے نفل ہوگی۔

اس باب میں محجنؓ اور یزید بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ یزید بن اسود کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی علماء کا قول ہے۔ شافعی، سفیان ثوری، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پالے تو تمام نمازیں جماعت میں لوٹا سکتا ہے۔ اور اگر مغرب اکیلے پڑھی ہو پھر جماعت مل گئی تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اور اس میں ایک رکعت ملا کر اسے جفت کر دے نیز جو نماز اس نے اکیلے میں پڑھی ہوگی وہی فرض ہوگی۔

باب ١٦٢ ـ مَاجَآءَ فِيُ الْجَمَاعَةِ فِيُ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ مَرَّةً

باب ۱۶۲۔ اس مسجد میں دوسری جماعت سے متعلق جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو۔

١٩٣ ـ حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد بن ابى عروبة عن سليمان الناجى عن ابى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيُ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهٗ

۱۹۳۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھ لینے کے بعد آیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے ساتھ کون تجارت کرے گا۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لی (یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جائے تا کہ جماعت کا ثواب دونوں کو مل جائے ورنہ وہ شخص اس سے محروم رہتا)

اس باب میں ابوامامہؓ، ابوموسیٰؓ اور حکم بن عمیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث حسن ہے اور یہی قول صحابہ وتابعین میں سے کئی اہل علم کا ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو۔ اس میں دوبارہ جماعت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء کا کہنا ہے کہ وہ اپنی اپنی نماز پڑھیں گے (یعنی جماعت نہیں کریں گے) یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک، مالک اور شافعی کا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ وہ الگ الگ نماز پڑھیں۔

باب ١٦٣ ـ ماجآءَ فِیْ فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِ فِیْ جَمَاعَةٍ

باب ۱۶۳۔ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

١٩٤ ـ حدثنا محمود بن غيلان نابشر بن السّرى نا سفيان عن عثمان بن حكيم عن عبدالرّحمٰن بْنِ اَبِیْ عُمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَالْعِشَآءَ فِیْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ

۱۹۴۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس کے لئے آدھی رات (کی عبادت) کا ثواب ہے اور جس نے عشاء اور فجر دونوں جماعت کے ساتھ پڑھیں گویا کہ ساری رات جاگا۔ (یعنی پوری رات عبادت کرنے کا ثواب ہے)

اس باب میں ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ، عمارہؓ ابن ابورویبہؓ، جندبؓ، ابی بن کعبؓ، ابوموسیٰؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

١٩٥ ـ حدثنا محمود بن بشارنا يزيد بن هارون نا داؤد بن ابى هند عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُ وااللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ

۱۹۵۔ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ لہٰذا اللہ کی پناہ نہ توڑو۔

امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عثمان حسن صحیح ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے بھی بحوالہ عثمان موقوفاً منقول ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت عثمانؓ ہی سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

١٩٦ ـ حدثنا عباس العنبرى نا يحيى بن كثير ابوغسان العنبرى عن اسمعيل الكحال عن عبداللّٰه بن اَوْسٍ الْخُزَاعِى عَنْ بُرَيْدَةَالْاَسْلَمِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِالْمَشَّائِيْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۹۶۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ الاسلمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی بشارت دو۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ١٦٤ ـ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

باب ۱۶۴۔ پہلی صف کی فضیلت۔

١٩٧ ـ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن

۱۹۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سهيل بن ابى صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُها وشَرُّها اَوَّلُهَا

مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف اور سب سے بدتر آخر صف ہے جب کہ عورتوں کی صفوں میں سب سے بہتر آخری صف ا سب سے بدتر پہلی صف ہے۔

اس باب میں جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، ابو عائشہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ پہلی صف کے لیے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لیے ایک مرتبہ استغفار کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے پر کیا اجر ہے اور وہ بغیر قرعہ اندازی کے اسے حاصل نہ کر سکیں تو بے شک قرعہ ڈالنے لگیں۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری ہم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے معن سے اور انہوں نے مالک سے اسے نقل کیا ہے۔ قتیبہ، مالک سے وہ سمی سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ حضور اکرم ﷺ سے اس کے مثل نقل کرتے ہیں۔

باب ١٦٥ ـ مَاجَآءَ فِى اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ

باب ۱۶۵۔ صفیں سیدھی کرنے سے متعلق۔

١٩٨ ـ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن سماك بُنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَوِّىْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَاٰى رَجُلًا خَارِجًا صدره عن القوم فقال لتسوّن صفوفكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ

۱۹۸۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو درست فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ نکلے تو ایک شخص کو دیکھا اس کا سینہ صف سے بڑھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنی صفوں کو سیدھا کرو (برابر کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دے گا۔

اس باب میں جابر بن سمرہؓ، براءؓ، جابر بن عبداللہؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں نعمان بن بشیر کی حدیث حسن صحیح ہے نیز حضور اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ صفوں کو سیدھا کرنا، نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے۔ حضرت عمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ صفیں سیدھی کرنے کے لیے ایک آدمی مقرر کرتے اور اس وقت تک تکبیر نہ کہتے جب تک انہیں بتا نہ دیا جاتا کہ صفیں سیدھی ہو گئیں۔

باب ١٦٦ ـ مَاجَآءَ لِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

باب ۱۶۶۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد کہ اہل بصیرت وعقل میرے قریب رہا کریں۔

١٩٩ ـ حدثنا نصر بن على الجهضمى ثنا يزيد بن زريع نا خالد الحذآء عن ابى معشر عن ابراهيم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ اُو لُوالْاَحْلَامِ وَ النُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ

۱۹۸۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے اہل بصیرت وعقل لوگ میرے قریب کھڑے ہوں۔ پھر جو ان کے قریب ہوں (یعنی بصیرت وعقل میں) اور آپس میں اختلاف نہ کرو تا کہ تمہارے دلوں میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور بازاروں کے شور وغل سے باز رہو۔

اس باب میں ابی بن کعبؓ، ابنِ مسعودؓ، ابوسعیدؓ، براءؓ اور انسؓ سے بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ کو مہاجرین اور انصار کا ان کے قریب رہنا پسند تھا تا کہ وہ آپ ﷺ سے مسائل سیکھیں اور یاد رکھیں۔ اور خالد الحذاء خالد بن مہران ہیں ان کی کنیت ابوالمنازل ہے میں نے بخاری کو کہتے ہوئے سنا کہ خالد الحذاء(۱) نے کبھی کوئی جوتا نہیں بنایا وہ ایک جوتے بنانے والے کے پاس بیٹھا کرتے تھے اسی کی طرف منسوب ہو گئے۔ ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

توضیح: یہ حکم اس لیے تھا کہ اگر استخلاف(۲) کی ضرورت ہو تو امامت کے لائق کوئی شخص فوراً مل جائے، بھولنے کی صورت میں لقمہ دیا جا سکے اور یہ آنحضرت ﷺ کی نماز کو اچھی طرح دیکھ کر دوسروں تک پہنچا سکیں۔ (مترجم)

باب ١٦٧ ـ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيْ

باب ۱۶۷۔ ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے۔

٢٠٠ ـ حدثنا هنادنا وكيع عن سفيان عن يحيى بن هانى بن عروة الْمُرَادِيْ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيْرٍمِّنَ الْاُمَرَآءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

۲۰۰۔ عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ہم نے امراء میں سے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی ہمیں لوگوں نے مجبور کیا تو ہم نے دوستونوں کے درمیان نماز پڑھی اور جب فارغ ہوئے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس سے پرہیز کیا کرتے تھے۔

اس باب میں قرہ بن ایاس مزنی بھی حدیث بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء ستونوں کے درمیان صف بنانے کو مکروہ سمجھتے ہیں یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے جب کہ بعض اہلِ علم اس کی اجازت دیتے ہیں۔

باب ١٦٨ ـ مَاجَآءَ فِى الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ

باب ۱۶۸۔ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے سے متعلق۔

٢٠١ ـ حدثنا هنادنا ابوالاحوص عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ اَخَذَ زِيَادُبْنُ اَبِى الْجَعْدِ بِيَدِيْ وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِيْ عَلٰى شَيْخٍ يُقَالُ لَهٗ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الشَّيْخُ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ

۲۰۱۔ ہلال بن یساف کہتے ہیں زیاد بن ابی الجعد نے رقہ کے مقام پر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ ایک شیخ کے پاس لے گئے۔ انہیں وابصہ بن معبد کہا جاتا ہے وہ قبیلہ بنی اسد سے تھے۔ زیاد نے کہا مجھ سے اس شیخ نے روایت کی کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے نماز پڑھی (اور شیخ سُن رہے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

(۱) الحذاء جوتے بنانے والے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

(۲) استخلاف کے معنی یہ ہیں کہ اگر بوقتِ ضرورت امام کو نماز ترک کر کے جانا پڑے تو امام کسی شخص کو اپنی جگہ امامت کے لیے آگے کر سکے (مترجم)

اس باب میں علی بن شیبانؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے کسی شخص کے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ اگر اس نے اکیلے نماز پڑھی تو اسے لوٹانی ہوگی۔ یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس کی نماز ہو جائے گی۔ یہ سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا قول ہے۔ اہل کوفہ میں سے بھی علماء کی ایک جماعت وابصہ کی حدیث پر عمل کرتی ہے ان حضرات کا کہنا بھی یہی ہے کہ جس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی ہو وہ نماز کو دہرائے ان میں حماد بن ابی سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع شامل ہیں۔ حدیث حصین، ہلال بن یساف سے کئی راویوں نے ابوالاحوص کی زیاد بن ابوالجعد سے اور ان کی وابصہ سے روایت کے مثل بیان کی ہے۔ حصین کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے وابصہ کا زمانہ پایا ہے محدثین کا اس بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے ہلال عمرو بن راشد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ حصین کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے وہ زیاد بن ابی جعد سے اور وہ وابصہ بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث عمرو بن مرّۃ کی حدیث سے اصح ہے۔ اس لئے کہ ہلال بن یساف سے کئی احادیث اسی سند کے ساتھ مروی ہیں کہ وہ زیاد بن ابی جعد سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرّۃ سے وہ زیاد بن ابی جعد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ ہلال بن یساف سے وہ عمرو بن راشد سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں کہ ''ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا'' امام ترمذی کہتے ہیں جارود وکیع کے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر کسی شخص نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو اسے لوٹائے گا۔

مسئلہ: حنفیہ نے اس میں تفصیل بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ایسے وقت پہنچے جب کہ صف مکمل ہو چکی ہو تو پیچھے اکیلے کھڑے ہونے والے شخص کو چاہیے کہ وہ کسی اور شخص کے آنے کا انتظار کرے۔ اگر رکوع تک کوئی نہ آئے تو اگلی صف سے کسی کو کھینچ کر اس کے ساتھ نماز پڑھے۔ البتہ اگر اس میں ایذاء کا اندیشہ ہو یا لوگ جاہل ہوں اور اس عمل سے کسی فتنے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھ لینا جائز ہے حنفیہ اپنے مسلک پر حضرت ابوبکرہؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ انہوں نے تنہا کھڑے ہو کر نبی کریم ﷺ کے ساتھ رکوع کر لیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''زادک اللّٰہ حرصا ولا تعد'' یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو زیادہ کرے دوبارہ ایسا نہیں کرنا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ صفوں کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حدیثِ باب کے متعلق یہ حضرات کہتے ہیں نماز کو لوٹانے کا یہ حکم استحباب پر محمول ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۶۹۔ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَهٗ رَجُلٌ

۲۰۲۔ حدثنا قتیبة نا داؤد بن عبدالرحمٰن العطار عن عمرو بن دینار عن کریب مولی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ وَّرَآئِیْ

باب ۱۶۹۔ اس شخص کے متعلق جس کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایک ہی شخص ہو۔

۲۰۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرا سر پیچھے سے پکڑا اور داہنی طرف کھڑا کر دیا۔

فجَعَلنِیْ عَنْ یَّمِینِہٖ

اس باب میں انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابنِ عباس حسن صحیح ہے۔ اہل علم صحابہ اور بعد کے علماء کا یہی عمل ہے کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی شخص ہو تو امام کے دائیں کھڑا ہوگا۔

باب ۱۷۰۔ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ مَعَ الرَّجُلَیْنِ

باب ۱۷۰۔ اس شخص کے متعلق جس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے دو آدمی ہوں۔

۲۰۳۔ حدثنا بندار محمد بن بشر نا محمد بن ابی عدی قال انبانا اسمٰعیل بن مسلم عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃُ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا ثَلٰثَۃً اَنْ یَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا

۲۰۳۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اگر ہم تین شخص ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھ کر امامت کرے۔

اس باب میں ابنِ مسعود اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ سمرہؓ کی حدیث غریب ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ اگر تین آدمی ہوں تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔ حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے علقمہ اور اسود کی امامت کی تو ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں کھڑا کیا۔ اور اسے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا۔ اور بعض حضرات اسماعیل بن مسلم کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں تھا۔

باب ۱۷۱۔ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ مَعَہٗ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ

باب ۱۷۱۔ اس شخص کے متعلق جو مردوں اور عورتوں کی امامت کرے۔

۲۰۴۔ حدثنا اسحٰق الانصاری نا معن نا مالک عن اسحٰق بن عبداللّٰہ بنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَدَّتَہٗ مُلَیْکَۃَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْہُ فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِکُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُہٗ (۱) بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ صَفَفْتُ عَلَیْہِ اَنَا وَالْیَتِیْمُ وَرَآئَہٗ وَالْعُجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

۲۰۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کی اپنے پکائے ہوئے کھانے سے دعوت کی۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور اپنی چٹائی اٹھائی جو کافی پرانی ہونے کی وجہ سے کالی ہوگئی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے۔ میں نے اور یتیم (۲) نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی بڑی بی ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے۔

(۱) نضح کے معنی چھینٹے مارنے کے ہیں جب کہ اس سے دھونا بھی مراد لیا جاتا ہے احتمال ہے کہ یہاں دھونے کے معنی ہی مراد ہوں کیوں کہ چھینٹے مارنے سے تو نہ صرف میل زیادہ ہو جاتی ہے بلکہ کپڑوں کو بھی لگ جاتی ہے۔

(۲) یتیم: ایک صحابی ہیں ان کا نام ضمیرہ بن ضمیرہ ہے۔ (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں حضرت انسؓ کی حدیث صحیح ہے اور اس پر اہلِ علم کا عمل ہے کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی آدمی اور عورت ہو تو آدمی امام کے دائیں اور عورت پیچھے کھڑی ہوگی۔ بعض علماء اس حدیث سے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ بچے کی نماز ہی نہیں۔ لہٰذا انسؓ نے آپ ﷺ کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھی لیکن یہ صحیح نہیں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یتیم کے ساتھ کھڑا کیا تھا۔ اگر آپ ﷺ یتیم کی نماز کو معتبر نہ سمجھتے تو انہیں انسؓ کے ساتھ کھڑا نہ کرتے بلکہ انسؓ کو اپنی داہنی طرف کھڑا کرتے۔ حضرت موسیٰ بن انسؒ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے دائیں کھڑا کیا۔ اس حدیث میں اس بات پر بھی دلالت ہے کہ یہ نفل نماز تھی آپ ﷺ نے برکت کے ارادے سے ایسا کیا تھا۔

باب ۱۷۲ ۔ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

۲۰۵ ۔ حدثنا هنادنا ابو معاوية الاعمشح وثنا محمود بن غيلان نا ابومعاوية وابن نمير عن الاعمش عن اسماعيل بن رجاء الزُّبَيْدِیْ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِراءة سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَجْلِسُ عَلٰی تَكْرِمَتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

باب ۱۷۲۔ امامت کا کون زیادہ مستحق ہے؟

۲۰۵۔ حضرت اوس بن ضمعج، ابو مسعود انصاری سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کی امامت ان میں سے بہترین قرآن پڑھنے والا کرے۔ اگر قرأت میں برابر ہوں تو وہ جو سنت کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا امامت کرے۔ نیز کوئی شخص اپنی ملکیت یا غلبے کی جگہ ماموم نہ بنایا جائے اور کوئی شخص گھر والے کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر نہ بیٹھے

محمود نے اپنی حدیث میں ''اكبر هم سنا'' کی جگہ ''اقدمهم سنا'' کے الفاظ کہے ہیں۔ اس باب میں ابو سعیدؓ، انس بن مالکؓ، مالک بن حویرثؓ اور عمرو بن سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ ابو مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اس پر اہلِ علم کا عمل ہے کہ امامت کا زیادہ مستحق وہ ہے جو قرأت میں افضل اور سنت سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو۔ یہ حضرات کہتے ہیں گھر کا مالک امامت کا زیادہ مستحق ہے بعض حضرات کہتے ہیں اگر اس نے کسی اور کو امامت کی اجازت دے دی تو اس کے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ بعض اسے مکروہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صاحبِ خانہ کی امامت سنت ہے۔ احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں آپ ﷺ کا فرمان کہ کوئی شخص اپنی ملکیت یا غلبے کی جگہ ماموم نہ بنایا جائے اور نہ کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی مسند پر بغیر اجازت بیٹھے۔ لیکن اگر کوئی اس کی اجازت دے تو مجھے امید ہے کہ دونوں باتوں کی اجازت ہوگی۔ ان کے نزدیک صاحبِ خانہ کی اجازت سے امامت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

باب ۱۷۳ ۔ مَاجَآءَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

۲۰۶ ۔ حدثنا قتيبة نا المغيرة بن عبدالرحمن عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّ

باب ۱۷۳۔ اگر کوئی امامت کرے تو قرأت میں تخفیف کرے۔

۲۰۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی امامت کرے تو (قرأت) تخفیف کرے۔ اس لئے کہ مقتدیوں میں چھوٹے، ضعیف، مریض سب ہی ہیں۔ اور جب اکیلا

اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفُ فَاِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَاِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ يَشَآءُ

پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔

اس باب میں عدی بن حاتمؓ، انسؓ، جابر بن سمرہؓ، مالک بن عبداللہ، ابوواقدؓ، عثمان بن ابی العاصؓ، ابومسعودؓ، جابر بن عبداللہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ امام کو چاہیے کہ نماز کو طویل نہ کرے تا کہ ضعیف، بوڑھے اور مریض لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ ابوزناد کا نام ذکوان اور اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز المدینی ہیں ان کی کنیت ابوداؤد ہے۔

۲۰۷۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِيْ تَمَامٍ

۲۰۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے خفیف اور مکمل نماز پڑھانے والے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: تخفیف کا مطلب یہ ہے کہ ہر نماز میں قدر مسنون سے آگے نہ بڑھے۔ یعنی قرأت میں تخفیف کرے اس کا دوسرے ارکان کی ادائیگی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لہٰذا رکوع و سجود میں تین سے زائد تسبیحات پڑھنا بلا کراہت جائز ہے کیوں کہ آنحضرت ﷺ سے رکوع و سجود میں دس تسبیحات پڑھنا ثابت ہے۔ (مترجم)

باب ۱۷۴۔ مَاجَآءَ فِيْ تَحْرِيمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيلِهَا

باب ۱۷۴۔ نماز کی تحریم و تحلیل سے متعلق۔

۲۰۸۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا محمد بن فضيل عن ابى سفيان طريف السعدى عن اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَةٍ فِيْ فَرِيْضَةٍ اَوْغَيْرِهَا

۲۰۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طہارت نماز کی کنجی ہے اس کی تحریم (۱) تکبیر اور تحلیل (۲) سلام ہے جو شخص کسی نماز میں خواہ وہ فرض ہو (یا نفل وغیرہ) سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث اسناد کے اعتبار سے حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث سے بہت بہتر اور اصح ہے۔ حدیث ابوسعیدؓ ہم نے کتاب الوضو میں بیان کی ہے۔ اس پر علماء صحابہ اور ان کے بعد کے علماء کا عمل ہے۔ یہی قول سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی ہے کہ نماز کی تحریم، تکبیر اور تحلیل سلام سے ہے۔ امام ترمذی، ابوبکر محمد بن ابان سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اللہ کے نوے ناموں کو ذکر کر کے نماز شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو اس کی نماز جائز نہیں اور

(۱) تحریم سے مراد یہ ہے کہ تکبیر کہتے ہی تمام مفسدات نماز حرام ہو جاتے ہیں۔ (مترجم)

(۱) تحلیل سے مراد یہ ہے کہ سلام کے بعد وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جن کو نماز میں کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اگر سلام پھیرنے سے پہلے کسی کا وضو ٹوٹ جائے میں اس کا حکم کروں گا کہ وضو کرے اور واپس آ کر سلام پھیرے اس کی نماز اس طرح ہے۔ ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

باب ۱۷۵ ۔ فِیْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّکْبِیْرِ

باب ۱۷۵۔ تکبیر کہتے وقت انگلیاں کھلی رکھی جائیں۔

۲۰۹ ۔ حدثنا قتیبة وابو سعید الاشج قالا نا یحییٰ بن یمان عن ابن ابی ذئب عن سعید بن سَمْعَان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ

۲۰۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو اپنی انگلیاں سیدھی رکھتے۔(۱)

امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث، کئی حضرات ابن ابی ذئب سے وہ سعید بن سمعان سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کی انگلیوں کو سیدھا کر کے اوپر لے جاتے۔ یہ روایت یحییٰ بن یمان کی روایت سے اصح ہے۔ ابن یمان نے اس حدیث میں خطا کی ہے۔

۲۱۰ ۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا عبیداللّٰه بن عبد المجید الحنفی نا ابن اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ مَدًّا

۲۱۰۔ حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو انگلیوں کو سیدھا کر کے دونوں ہاتھ اوپر لے جاتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ عبداللہ اس حدیث کو یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اصح سمجھتے تھے ان کا کہنا ہے کہ یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

باب ۱۷۶ ۔ فِیْ فَضْلِ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰى

باب ۱۷۶۔ تکبیر اولیٰ کی فضیلت

۲۱۱ ۔ حدثنا عتبة بن مکرم ونصر ابن علی قالا ناسلم بن قتیبة عن طعمة بن عمرو عن حبیب بن اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِكُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰى کُتِبَ لَهٗ بَرَآءَتَانِ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَ بَرَآءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ

۲۱۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چالیس دن تک تکبیر (۲) اولیٰ کے ساتھ خالص اللہ کے لئے نماز پڑھی اس کی دو چیزوں سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔ جہنم سے نجات اور نفاق سے برأت۔

---

(۱) نشر: دو معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک انگلیوں کو سیدھا رکھنا اور دوسرے انگلیوں کو پھیلا کر رکھنا۔ یہاں پہلے معنی مراد ہیں (مترجم)

(۲) تکبیر اولیٰ کے متعلق بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ امام کے قرأت شروع کرنے سے پہلے تک کا وقت ہے۔ بعض سے تکبیر تحریمہ میں شریک ہونے پر اور بعض رکوع تک کے وقت پر محمول کرتے ہیں۔ اکثر فقہاء آخری قول کی طرف مائل ہیں۔ (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ سے مرفوعاً بھی منقول ہے ہم نہیں جانتے کہ اسے مسلم بن قتیبہ کے علاوہ کسی اور نے مرفوع کیا ہو مسلم بن قتیبہ طعمہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اسے حبیب بن ابی حبیب بجلی نے حضرت انس بن مالکؓ سے انہی کا قول نقل کیا ہے۔ صناد بھی یہ حدیث وکیع سے وہ خالد طہمان سے وہ حبیب بن حبیب بجلی سے اور وہ انسؓ سے انہی کا قول نقل کیا ہے اسے مرفوع نہیں کیا۔ اسماعیل بن عیاش، عمارہ بن غزیہ سے وہ انس بن مالکؓ سے وہ عمر بن خطابؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے۔ کیوں کہ عمارہ بن غزیہ کا حضرت انس بن مالکؓ کو پانا ثابت نہیں۔

باب ۱۷۷۔ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۲۱۲۔ حدثنا محمد بن موسى البصرى نا جعفر بن سليمان الضبعى عن على بن على الرفاعى عن ابى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ دالْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ ونَفْثِهٖ

باب ۱۷۷۔ نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے۔

۲۱۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے۔ **سبحانک اللّٰھم وبحمد**...... **غیرک** تک پڑھتے (ترجمہ: اے اللہ تیری ذات پاک ہے ہم تیری پاک تعریف کے ساتھ بیان کرتے ہیں تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند وبرتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پھر فرماتے **الله اكبر كبيرا**۔ (اللہ بہت بڑا اور بزرگی والا ہے) پھر فرماتے "**اعوذبالله السميع العليم من الشيطان الرجيم ونفخه ونفثه**" (یعنی میں شیطان مردود کے تکبر، وسوسے اور سحر سے، اللہ رب العزت کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے اور جاننے والا ہے۔

اس باب میں علی، عبداللہ بن مسعود، جابر، عائشہؓ، جبیر بن مطعمؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابو سعید اس باب کی مشہور ترین حدیث ہے علماء کی ایک جماعت اسی حدیث پر عمل پیرا ہے جب کہ اکثر علماء کہتے ہیں نبی کریم ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے "سبحانك اللّٰهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك" عمر بن خطاب اور ابن مسعودؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ اکثر تابعین اور ان کے علاوہ علماء کا یہی عمل ہے۔ حضرت ابو سعیدؓ کی حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید، علی بن علی پر کلام کرتے ہیں اور امام احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔

۲۱۳۔ حدثنا الحسن بن عرفة ويحيى بن موسى قالا نا ابو معاوية عن حارثة بن ابى الرجال عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

۲۱۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے: "سبحانك اللّٰهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك"

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو ہم اس کے علاوہ کسی سے نہیں جانتے۔ اور حارثہ کا حافظہ قوی نہیں تھا۔ ابو الرجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

باب ۱۷۸۔ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الْجَھْرِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۱۷۸۔ بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنے سے متعلق

۲۱۴۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراھیم نا سعید الجریری عن قیس بن عَبَایَة عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَاَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْغَضَ اِلَیْہِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ یَعْنِیْ مِنْہُ وَقَالَ قَدْ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍوَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَقُوْلُھَا فَلَا تَقُلْھَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

۲۱۴۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے نماز میں بسم اللہ... زور سے پڑھتے ہوئے سنا کہا: بیٹے یہ تو نئی چیز ہے (بدعت) نئی چیزوں سے بچ کر رہو۔ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو اسلام میں بدعات پیدا کرنے کا اپنے والد سے زیادہ دشمن نہیں دیکھا ان کے والد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ کسی نے بھی بسم اللہ'' زور سے نہیں پڑھی۔ لہٰذا تم بھی جب نماز پڑھو تو اسے زور سے نہ پڑھا کرو، اور قرأت الحمدللہ رب العالمین سے شروع کیا کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں عبداللہ بن مغفلؓ کی حدیث حسن ہے اور اس پر اکثر علماء جیسے کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ وغیرہ اور تابعین کا عمل ہے۔ یہی سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بغیر آواز کے پڑھے زور سے نہ پڑھے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی تسمیہ (بسم اللہ پڑھنا) مسنون ہے اور اسے ہر حال میں یعنی نماز سری ہو یا جہری آہستہ پڑھنا افضل ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۷۹۔ مَنْ رَأَی الْجَھْرَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۱۷۹۔ بسم اللہ کا زور سے پڑھنا

۲۱۵۔ حدثنا احمد بن عبدۃ نا المعتمر بن سلیمان قال حدثنی اسمعیل بن حماد عن اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَہٗ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۱۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض علماء صحابہ کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ جن میں ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ ابن زبیرؓ شامل ہیں۔ صحابہ کے بعد تابعین میں سے بھی کچھ حضرات یہی کہتے ہیں کہ تسمیہ زور سے پڑھے۔ یہی شافعی، اسمٰعیل بن حماد بن ابوسلیمان اور ابوخالد والبی کوفی (جن کا نام ہرمز ہے) کا قول ہے۔

باب ۱۸۰۔ فِی افْتِتَاحِ الْقِرَاءَۃِ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

باب ۱۸۰۔ الحمدللہ رب العالمین سے قرأت شروع کی جائے۔

۲۱۶۔ حدثنا قتیبة نا ابو عوانة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

۲۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ، قرأت "**الحمدللہ رب العالمین**" سے شروع کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی پر صحابہ، تابعین اور ان کے بعد اہلِ علم حضرات کا عمل تھا۔ سب قرأت کو سورۂ فاتحہ سے شروع کرتے۔ اس حدیث کے معنی یہ نہیں کہ وہ حضرات سورۂ فاتحہ سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے تھے بلکہ یہ ہے کہ وہ سورۃ سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ "بسم اللہ" سے شروع کیا جائے اور جہری نمازوں میں بسم اللہ بھی زور سے پڑھی جائے۔ جب کہ سری نمازوں میں آہستہ پڑھی جائے۔

باب ۱۸۱۔ مَاجَآءَ اَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب ۱۸۱۔ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۲۱۷۔ حدثنا ابن ابی عمر وعلی بن حجر قالا نا سفیان عن الزهری عن محمود بِنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۲۱۷۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس کی نماز نہیں ہوئی۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، قتادہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں، عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر اکثر علماء صحابہ جیسے کہ عمر بن خطابؓ، جابر بن عبداللہؓ اور عمران بن حصینؓ وغیرہ عمل کرتے ہیں۔ یہ حضرات کہتے ہیں کوئی نماز سورۂ فاتحہ کے بغیر صحیح نہیں ابن مبارک، شافعیؒ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۸۲۔ مَاجَآءَ فِي التَّاْمِيْنِ

باب ۱۸۲۔ آمین کہنے سے متعلق۔

۲۱۷۔ حدثنا ابن ابی عمرو علی بن حجر قالانا سفیان عن سلمة بن كهيل عن حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ وَقَالَ اٰمِيْنَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ

۲۱۸۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا (نماز میں) کہ آپ ﷺ نے "**غیر المغضوب علیهم ولا الضالین**" پڑھا اور فرمایا "آمین" اور یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے آواز کو کھینچا۔

اس باب میں علیؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث حسن ہے، صحابہ، تابعین اور بعد کے اہل علم میں سے کئی حضرات کا یہ مسلک ہے کہ "آمین" کہتے ہوئے آواز کے ساتھ کہا جائے نہ کہ بغیر آواز کے۔ یہ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ شعبہ، مسلم بن کہیل سے وہ حجر ابوالعنبس سے وہ علقمہ بن وائل سے، اور وہ اپنے والد سے اس حدیث کو بھی نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے "**غیر المغضوب علیهم ولا الضالین**" پڑھا اور آہستہ سے "آمین" کہا۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے بخاری سے سنا کہ سفیان کی حدیث اس باب میں شعبہ کی حدیث سے اصح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث میں کئی جگہ خطاء کی ہے۔ شعبہ نے کہا: حجر ابوالعنبس سے روایت ہے جب کہ یہ حجر بن عنبس ہیں اور ان کی کنیت ابوسکن ہے۔ دوسرے یہ کہ شعبہ نے اس میں علقمہ بن وائل کا ذکر زیادہ کیا

ہے۔ جب کہ اس میں علقمہ نہیں ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ حجر بن عنبس، وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے آمین کہتے ہوئے آواز آہستہ کی جب کہ وہاں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے آمین زور سے کہا۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے اس حدیث کے متعلق ابوزرعہ سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ سفیان کی حدیث اصح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں علاء بن صالح اسدی نے مسلم بن کہیل سے سفیان کی حدیث کے مثل روایت کی ہے۔ ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے مسلم بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سفیان کی حدیث کی مانند حدیث نقل کی ہے جو سفیان سلمہ بن کہیل سے بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ اور ثوری ''آمین'' آہستہ کہنے کو افضل قرار دیتے ہیں۔ ان کا استدلال شعبہ کی مذکورہ حدیث سے ہے جس پر امام ترمذی نے اعتراضات کیے ہیں اور ضعیف قرار دیا ہے۔ ان کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ شعبہ نے سلمہ بن کہیل کے استاذ کا نام حجر ابوالعنبس ذکر کیا ہے جب کہ صحیح حجر بن العنبس ہے۔ دوسرا یہ کہ شعبہ نے حجر بن عنبس اور وائل بن حجر کے درمیان علقمہ کا واسطہ بڑھا دیا ہے۔ تیسرا یہ کہ انہوں نے حدیث کے متن میں ''مدبّها صوته'' کی جگہ ''خفض بها صوته'' روایت کیا ہے۔

ان تمام اعتراضات کے جواب میں علامہ عینی نے ''عمدۃ القاری'' میں مفصل بحث کی ہے۔ پہلے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حجر کے والد اور بیٹے دونوں کا نام عنبس تھا لہٰذا انہیں حجر بن عنبس یا حجر ابوعنبس دونوں ہی طریقوں سے پکارا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر بھی تہذیب تہذیب میں اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے، کئی مرتبہ ایک روایت کو بلاواسطہ اور بالواسطہ سن کر دونوں طرح روایت کیا جاسکتا ہے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ چنانچہ حجر بن عنبس نے یہ روایت ایک مرتبہ براہِ راست وائل بن حجرؓ اور دوسری مرتبہ علقمہ بن وائل کے واسطے سے سنی۔ اس کی دلیل یہ ہے ابوداؤد طیالسی نے بھی اس روایت کی تخریج کی ہے۔ امام ترمذی کے تیسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ شعبہ کو محدثین نے امیر المومنین فی الحدیث قرار دیا ہے لہٰذا ان کی امامت وثقاہت مسلم ہے۔ ان پر یہ بدگمانی قطعاً بلا دلیل ہے۔ کہ انہوں نے ''مدبّها صوته'' کی جگہ ''خفض'' نقل کر دیا ہو۔ مذکورہ بحث سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ شعبہ کی حدیث صحیح اور قابلِ استدلال ہی نہیں بلکہ راجح ہے۔ اس کی چند وجوہ ہیں۔

(۱) سفیان ثوری اگرچہ زور سے آمین کہنے کی حدیث کے راوی ہیں لیکن ان کا مسلک شعبہ کی روایت کے مطابق ہے۔

(۲) شعبہ کی روایت پر عمل کرنے سے سفیان کی روایت کو بالکلیۃ ترک کرنا لازم نہیں آتا مثلاً یہ کہ ''مدّ'' سے مراد الف اور ''ی'' کو کھینچنا ہے جب کہ سفیان کی روایت پر عمل کرنے سے شعبہ کی روایت کو مطلقاً ترک کرنا پڑتا ہے۔

(۳) اگر بالفرض آنحضرت ﷺ سے زور سے آمین کہنا ثابت ہو تو یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے ایسا کیا ہو۔ اس کے بعد یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف صرف افضلیت کا ہے۔ ورنہ دونوں طریقوں کے جواز پر فریقین کا اتفاق ہے لہٰذا اس کو وجہ نزاع بنانا کسی طرح درست نہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۸۳۔ مَاجَآءَ فِی فَضْلِ التَّامِیْنَ

باب ۱۸۳۔ آمین کی فضیلت

۲۱۹۔ حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نازيد بن حباب قال حدثنى مالك بن انس نا الزهرى عن سعيد بن المسيب وَاَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ

۲۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام (سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیوں کہ فرشتے بھی اس وقت آمین کہتے ہیں اور جس شخص کی آمین

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلاَئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

فرشتوں کے آمین سے مل جاتی ہے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۴۔ مَاجَآءَ فِی السَّکْتَتَیْنِ

باب ۱۸۴۔ نماز میں دو مرتبہ خاموشی اختیار کرنا

۲۲۰۔ حدثنا محمد بن المثنی ناعَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَکْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَکْتَةً فَکَتَبْنَا اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَکَتَبَ اُبَیٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِیْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَاهَاتَانِ السَّکْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِیْ صَلٰوتِهٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَ اِذَا قَرَاَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ وَکَانَ یُعْجِبُهٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ اَنْ یَّسْکُتَ حَتّٰی یَتَرَادَّ اِلَیْهِ نَفَسُهٗ

۲۲۰۔ حضرت سعید، قتادہ سے اور قتادہ حسن سے نقل کرتے ہیں کہ سمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے (۱) یاد کیے ہیں۔ اس پر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا اور کہا کہ ہمیں تو ایک ہی سکتہ یاد ہے۔ چنانچہ ہم نے ابی بن کعب کو مدینہ لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ کو صحیح یاد ہے۔ سعید کہتے ہیں ہم نے قتادہ سے کہا وہ سکتے کیا ہیں؟ فرمایا: جب نماز شروع کرتے (تکبیر اولیٰ کے بعد) اور جب قرأت سے فارغ ہوتے۔ پھر بعد میں فرمایا: جب ''ولا الضالین'' پڑھتے۔ راوی کہتے ہیں انہیں ہی قراءت سے فارغ ہونے سے فارغ ہونے کے بعد والا سکتہ بہت پسند آتا تھا یہاں تک کہ سانس ٹھہر جائے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث سمرہؓ حسن ہے۔ اور یہ کئی علماء کا قول ہے کہ نماز شروع کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہنا اور قراءت سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر سکوت کرنا مستحب ہے۔ یہ احمد، اسحاق اور ہمارے اصحاب کا قول ہے۔

باب ۱۸۵۔ مَاجَآءَ فِیْ وَضْعِ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۱۸۵۔ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے۔

۲۲۱۔ حدثنا قتیبة نا ابو الاحوص عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا فَیَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ

۲۲۱۔ قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہماری امامت کرتے اور اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔

اس باب میں وائل بن حجرؓ، غطیف بن حارثؓ، ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور سہلؓ بن سہل سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہلب کی حدیث حسن ہے اسی پر صحابہ تابعین اور ان کے بعد کے اہلِ علم کا عمل ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے۔ بعض کا کہنا ہے کہ ہاتھوں کو ناف کے اوپر باندھے اور بعض کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے باندھے یہ سب ان حضرات کے نزدیک جائز ہے۔ ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

---

(۱) سکتہ سے مراد خاموش رہنا ہے۔ (مترجم)

باب ۱۸۶ ـ مَاجَآءَ فِی التَّکْبِیْرِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب ۱۸۶ـ رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا

۲۲۲ـ حدثنا قتیبة نا ابوالاحوص عن ابی اسحٰق عن عبدالرحمٰن بن الاسود عن علقمة عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِیَامٍ وَقُعُوْدٍ وَّاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ

۲۲۲ـ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ (نماز کے دوران) جب بھی جھکتے یا اٹھتے، کھڑے ہوتے یا بیٹھتے تکبیر کہتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے

اس باب میں ابوہریرہؓ، انسؓ، ابن عمرؓ، ابو مالک اشعریؓ، ابوموسیٰ، عمران بن حصینؓ، وائل بن حجرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے
امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عبداللہ بن مسعودؓ حسن صحیح ہے۔ اس پر صحابہ کا عمل ہے جیسے کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان اور حضرت علیؓ وغیرہ۔ تابعین عام فقہاء اور علماء کا بھی یہی قول ہے۔

۲۲۳ـ حدثنا عبداللّٰه بن منیر قال سمعت علی بن الحسین قال انا عبداللّٰه بن المبارك عن ابی جریج عن الزهری عن ابی بکر بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُکَبِّرُ وَهُوَ یَهْوِیْ

۲۲۳ـ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جھکتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، یہی صحابہ، تابعین اور بعد کے علماء کا قول ہے کہ رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے۔

باب ۱۸۷ ـ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ

باب ۱۸۷ـ رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا

۲۲۴ـ حدثنا قتیبة و ابن ابی عمر قالا ثنا سفیان بن عیینة عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْهِ وَ اِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَکَانَ لَا یَرْفَعُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ

۲۲۴ـ حضرت سالم اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں "وکان لایرفع بین السجدتین" کے الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔ (ترجمہ: آپ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں فضل بن صباح بغدادی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ زہری سے اسی سند سے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں عمرؓ، علیؓ، وائل بن حجرؓ، مالک بن حویرثؓ، انسؓ، ابوحمیدؓ، ابو اسیدؓ، سہل بن سعدؓ، محمد بن مسلمؓ، ابو قتادہ ابوموسیٰؓ، جابرؓ، اور عمرؓ لیثی سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ جیسے کہ ابن عمرؓ، جابر بن عبداللہ، ابوہریرہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن زبیر وغیرہ اور تابعین میں سے حسن بصری، عطاء طاؤس، مجاہد، نافع، سالم بن عبداللہ سعید بن جبیر وغیرہ اور آئمہ میں سے عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے (یعنی رفع یدین کا) عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں جو شخص ہاتھ اٹھاتا ہے اس کی حدیث ثابت ہے۔ زہری کی سالم سے بحوالہ ان کے والد مروی حدیث ذکر کرتے ہیں۔ ابن مسعودؓ کی حدیث ثابت نہیں ہے کہ "آنحضرت ﷺ ہاتھ پہلی بار ہی اٹھاتے تھے" یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔ احمد بن عبدہ آملی نے وہب بن زمعہ۔ انہوں نے سفیان بن عبدالملک سے اور انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے یہ بات روایت کی ہے۔

۲۲۔ حدثنا هنادنا و كيع عن سفيان عن عاصم بن ـيب عن عبدالرحمٰن بِنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ ـبْدُاللّٰهِ بن مسعود ألا أصلّى بكم صلوة رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى ـلّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِىْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

۲۲۵۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ آنحضرت ﷺ کی نماز ادا کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔(۱)

اس باب میں براء بن عازب سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیثِ ابن مسعود حسن ہے صحابہ تابعین میں سے اہلِ علم کا یہی قول ہے سفیان اور اہلِ کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رفع یدین نہ کرنے کے مسلک کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی پر ان کا عمل ہے واضح رہے کہ ائمہ کے درمیان یہ اختلاف صرف افضلیت کا ہے نہ کہ جواز وعدم جواز کا۔ اور دونوں طریقے فریقین کے نزدیک بغیر کسی کراہت کے جائز ہیں۔ جہاں تک روایات کا تعلق ہے تو درحقیقت آنحضرت ﷺ سے دونوں قسم کی روایات ثابت ہیں۔ حنفیہ اس کا انکار نہیں کرتے ہاں جو حضرات رفع یدین کے احادیث سے ثابت ہونے کا انکار کرتے ہیں ان کی تردید ضرور کرتے ہیں۔ یہ بھی مسلم ہے کہ اسناد کے لحاظ سے رفع یدین کے اثبات میں مذکورہ روایات کی تعداد زیادہ ہے جب کہ اس کے ترک کی تصریح کرنے والی روایات تعداد میں کم ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ احناف کے مسلک پر وہ احادیث بھی دلالت کرتی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی نماز کو بیان کرتی ہیں اس لیے کہ اگر رفع یدین متواتر ہوا ہوتا تو ضرور اس کا ذکر ان روایات میں آتا۔ یہاں ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ رفع یدین نہ کرنا بھی احادیث سے ثابت اور یہی طریقہ راجح اور افضل ہے نہ کہ رفع یدین کے متعلق احادیث پر جرح کرنا۔ امام بخاریؒ نے جزء رفع یدین میں یہ دعویٰ کیا ہے ترک رفع پر کوئی حدیث سنداً ثابت نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں امام بخاری سے تسامح ہوا ہے چنانچہ بہت سے محدثین نے ان کی تردید کی ہے۔ اس لیے کہ ترکِ رفع یدین پر بہت سی صحیح روایات مذکور ہیں جن میں سے چند یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

(ا) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے دوستوں سے فرمایا کہ "میں تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا" امام ترمذی نے ابنِ مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ابنِ مسعودؓ کی عدم رفع والی حدیث ثابت نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے عدم رفع کے متعلق دو احادیث مروی ہیں ایک جو اوپر گذری اور دوسری جس میں ابنِ مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلی مرتبہ کے بعد ہاتھ نہیں اٹھائے (یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد) حضرت عبداللہ بن مبارک کا یہ قول دوسری روایت کے متعلق ہے۔ اس لیے کہ سنن نسائی میں یہی حدیث خود حضرت عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے۔ لہٰذا ان کے قول کو پہلی روایت پر بھی محمول کرنا صحیح نہیں۔ پھر امام ترمذی نے خود بھی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہی حدیث مستقل سند کے ساتھ نقل کی ہے (یعنی حدیث ۲۲۵) جس کو وہ حسن کہتے ہیں۔ یعنی یہ امام ترمذی کے نزدیک بھی قابلِ استدلال ہے۔ لہٰذا یہ ثابت ہو گیا کہ عبداللہ بن مبارک کا مذکورہ بالا قول اس روایت کے متعلق نہیں۔ اس حدیث کو بہت سے محدثین نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے جن میں امام ترمذی، ابن عبدالبر، ابن حزم اور حافظ ابن حجر وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اس وجہ سے اس کے قابلِ استدلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

(ب) حنفیہ کی دوسری دلیل حضرت براء بن عازبؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو ہاتھوں کو کانوں کے قریب تک اٹھاتے اور اس کے بعد دوبارہ ایسا نہ کرتے یعنی دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (ج) حضرت ابن عباسؓ سے منقول حدیث جسے طبرانی نے مرفوع اور ابن ابی شیبہ نے موقوف روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ سات جگہوں پر اٹھائے جاتے ہیں۔ اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی اور موقع پر رفع یدین کا ذکر نہیں۔ (د) حضرت عباد بن زبیرؓ کی روایت حافظ ابن حجر نے الدرایہ فی تخریج احادیث الهدایہ میں مرفوع نقل کی ہے۔ کہ "رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھاتے اور پھر فارغ ہونے تک دوبارہ ہاتھ نہیں اٹھاتے"۔

---

(۱) رفع یدین کے معنی ہاتھ اٹھانا ہے۔ (مترجم)

(ر) ان مرفوع احادیث کے علاوہ حنفیہ کے مسلک کی تائید میں بے شمار آثارِ صحابہ وتابعین ملتے ہیں جن میں سے ایک حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں ہے کہ مجاہدؒ کہتے ہیں میں نے ابنِ عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھائے۔رفع یدین کی افضلیت کے قائل حضرات کی سب سے اہم دلیل حضرت ابن عمرؓ ہی سے منقول ہے۔چنانچہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ راوی کا عمل اگر اس کی اپنی روایت کردہ حدیث کے خلاف ہو تو روایت پر عمل نہیں کیا جاتا۔

اس مختصر بحث کے بعد رفع یدین کے نہ کرنے کی روایات کو ترجیح دینے کی چند وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت ابن مسعودؓ کی روایت میں کوئی اضطراب نہیں اور نہ ہی ان کا عمل اس کے خلاف منقول ہے جب کہ حضرت ابن عمرؓ کی روایتوں میں اختلاف بھی ہے اور خود ان کا عمل بھی اس کے خلاف ہے۔

(۲) احادیث کے تعارض کے وقت صحابۂ کرام کے تعامل کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔جب ہم اس پہلو سے دیکھتے ہیں تو کئی کبارِ صحابہ کا تعامل عدم رفع کا پاتے ہیں جب کہ رفع کے اثبات میں منقول روایات زیادہ تر کمسن صحابہ سے مروی ہیں۔

(۳) اہلِ مدینہ اور اہلِ کوفہ کا تعامل ترکِ رفع کا رہا ہے جب کہ دوسرے شہروں میں دونوں ہی موجود رہے ہیں۔

(۴) حضرت ابنِ مسعودؓ کی روایت کے تمام راوی فقیہ ہیں اور خود ابنِ مسعودؓ رفع یدین کے تمام راویوں سے بھی افقہ ہیں اور حدیث جو مسلسل فقہاء سے مروی، دوسری احادیث کے مقابلے میں راجح ہوتی ہے۔

ان دلائل سے عدم رفع یدین کی افضلیت واضح ہو جاتی ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۸۸۔ مَاجَآءَ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ فِی الرُّکُوْعِ

۲۲۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابوبکر بن عیاش نا اَبُوْحُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّکَبَ سُنَّۃٌ فَخُذُوْا بِالرُّکَبِ

باب ۱۸۸۔رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا۔

۲۲۔حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھٹنوں کو پکڑنا تمہارے لئے سنت ہے۔ لہٰذا (رکوع میں) گھٹنوں کو پکڑو۔

اس باب میں سعدؓ، انسؓ، ابوحمیدؓ، ابو اسیدؓ، سہل بن سعدؓ، محمد بن مسلمہؓ اور ابنِ مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔اسی پر صحابہ، تابعین اور بعد کے اہلِ علم کا عمل ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں، صرف حضرت ابن مسعودؓ اور ان کے بعض دوستوں سے مروی ہے۔کہ یہ حضرات تطبیق کرتے تھے(۱)۔تطبیق اہل علم کے نزدیک منسوخ ہو چکی ہے۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں ہم تطبیق کیا کرتے تھے پھر اس سے منع کر دیا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

باب ۱۸۹۔ مَاجَآءَ اَنَّہٗ یُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ فِی الرُّکُوْعِ

۲۲۷۔ حدثنا بندار نا ابو عامر العقدی نا فلیح بن سُلَیْمَانَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَھْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْحُمَیْدٍ وَّاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَھْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

باب ۱۸۹۔رکوع میں دونوں ہاتھ کو پسلیوں سے دور رکھنا

۲۲۷۔حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوحمید رضی اللہ عنہ، ابو اسید رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے جمع ہو کر رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ شروع کیا۔ابوحمید نے کہا میں آپ ﷺ کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ جانتا ہوں بے شک رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں اپنے ہاتھوں کو اس طرح گھٹنوں پر رکھا، جیسے کہ انہیں پکڑے ہوئے ہوں اور انہیں کمان کی تانت کی طرح

(۱) تطبیق: دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر التجاء کرنے والے کی کیفیت کو کہتے ہیں۔واللہ اعلم (مترجم)

وَالِهٖ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَانَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ

کس کر رکھتے اور پسلیوں سے علیحدہ رکھتے۔

اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث انس حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ رکوع وسجود میں ہاتھوں کو پسلیوں سے علیحدہ رکھا جائے۔

باب ۱۹۰۔ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب ۱۹۰۔ رکوع اور سجود میں تسبیح سے متعلق۔

۲۲۸۔ حدثنا علی بن حجر انا عیسی بن یونس عن ابن ابی ذئب عن اسحق بن یزید الهذلی عن عون بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ

۲۲۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' پڑھے۔ (اگر پڑھ لیا) تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے۔ اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہے۔ اس پر اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ اس کی کم سے کم تعداد ہے۔

اس باب میں حذیفہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث کی سند متصل نہیں اس لیے کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ کی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ملاقات ثابت نہیں اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ رکوع اور سجدے میں کم از کم تین تسبیحات پڑھنا مستحب ہے۔ ابن مبارک سے مروی ہے کہ امام کے لیے کم از کم پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھنا مستحب ہے۔ تا کہ نمازی تین تسبیحات پڑھ سکیں اسحٰق بن ابراہیم بھی اسی کے قائل ہیں۔

۲۲۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد قال انبأنا شعبة عن الاعمش قال سمعت سعد بن عبيدة يحدث عن المستورد عن صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَ سَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ

۲۲۹۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجود میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے۔ اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو اللہ تعالیٰ سے (رحمت) طلب کرتے اور جب کسی عذاب کی آیت پر پہنچتے تو توقف کرتے اور اس عذاب سے پناہ مانگتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور انہوں نے شعبہ سے اس کے مثل حدیث نقل کی ہے۔

باب ۱۹۱۔ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب ۱۹۱۔ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے۔

۲۳۰ ۔ حدثنا اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك نافع عن ابراهيم بن عبداللّٰه بن حُنَينٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّكُوْعِ

۲۳۰۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے، عصفر (۱) کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سونے کی انگوٹھی (مرد کے لئے) پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی حضرت علیؓ کی حدیث کو حسن کہتے ہیں ۔علماء صحابہ اور تابعین وغیرہ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

باب ۱۹۲ ۔ مَاجَآءَ فِيمَنْ لَايُقِيمُ صُلْبَهٗ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب ۱۹۲۔ جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

۲۳۱ ۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابومعاوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا يَعْنِی صُلْبَهٗ فِی الرُّكُوْعِ وَفِی السُّجُوْدِ

۲۳۱۔حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رکوع اور سجدے میں کمر کو سیدھا نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی (یہ اطمینان اور سکون کے ساتھ نماز کے ارکان ادا کرنے سے کنایہ ہے(۲)۔(مترجم)

اس باب میں علی بن شیبانؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابومسعودؓ حسن صحیح ہے اور اس پر صحابہ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ انسان رکوع اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا رکھے۔شافعی، احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔جس کی دلیل آنحضرت ﷺ کا یہ قول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز میں رکوع اور سجدے کے دوران کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ابو معمر کا نام عبداللہ بن سنجرہ ہے۔اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

باب ۱۹۳۔ مَايَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ عَنِ الرُّكُوْعِ

باب ۱۹۳۔جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

۲۳۲ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد الطيالسی نا عبدالعزيز بن عبداللّٰه بن ابی سلمة الماجشون نا عمی عبدالرحمٰن الاعرج عن عبيداللّٰه بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

۲۳۲۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے اٹھتے ہوئے فرماتے "سمع الله لمن حمده، ربنا ولک الحمد ملا السماوات والارض وملأما بينهما وملأماشئت من شیء بعد" (ترجمہ: اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی اے اللہ اس زمین و آسمان اور جو کچھ ان

(۱) عصفر نباتات کی ایک قسم ہے جو عرب میں معروف ہے اور معصفر اس کپڑے کو کہتے ہیں جسے اس سے رنگ دیا گیا ہو۔اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔(مترجم)

(۲) اس کا مقصد یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان اور سکون سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر استقرار پکڑ جائیں۔(مترجم)

وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُمِلْأَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَمَا مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بُعْدُ

دونوں کے درمیان ہے۔ اور اس کے بعد جس قدر تو چاہے، تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔)

اس باب میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابن ابی اوفیؓ، جحیفہؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ فرض اور نفل تمام نمازوں میں اس دعا کو پڑھے جب کہ اہلِ کوفہ صرف نوافل میں پڑھنے کے قائل ہیں۔

باب ۱۹٤ ـ مِنْهُ اٰخَرُ

باب۱۹۴۔ اسی سے متعلق۔

۲۳۳ ـ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن سمی عن ابی صالح عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۲۳۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام "سمع الله لمن حمده" کہے تو کہو "ربنا ولك الحمد"، جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ اور تابعین وغیرہ میں سے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو مقتدی "ربناولک الحمد" کہیں۔ احمد کا بھی یہی قول ہے۔ ابنِ سیرین کہتے ہیں کہ مقتدی بھی امام کی طرح ہی کہے۔ "سمع اللہ لمن حمدہ ربناولک الحمد" یہ شافعی اور اسحاق کا بھی قول ہے۔

باب ۱۹۵ ـ مَاجَآءَ فِیْ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِی السُّجُوْدِ

باب۱۹۵۔ سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں۔

۲۳٤ ـ حدثنا سلمة بن شبيب وعبدالله ابن منيرو احمد بن ابراهيم الدورقی والحسن بن علی الحلوانی وغير واحد قالوا نا يزيد ابن هارون نا شريك عَنْ عَاصِمُ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

۲۳۴۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا آپ ﷺ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور اٹھتے ہوئے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

حسن بن علی نے اپنی حدیث میں کہا کہ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ شریک نے عاصم بن کلیب سے اس کے علاوہ کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے شریک کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے۔ اکثر علماء کا عمل اسی پر ہے کہ گھٹنوں کو

ہاتھوں سے پہلے رکھا جائے اور جب (سجدے سے) اٹھے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھائے۔ ہمام نے اس حدیث کو عاصم سے مرسل روایت کیا ہے اور اس میں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۱۹۶۔ اٰخِرُ مِنْه

۲۳۵ ۔ حدثنا قتيبة نا عبدالله ابن نافع عن محمد بن عبيدالله بن الحسن عن ابى الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِىْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ

باب ۱۹۶۔ اسی سے متعلق۔

۲۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ نماز کے دوران اونٹ کی طرح بیٹھے۔ (ہاتھ پہلے رکھنے کو اونٹ کے بیٹھنے سے مشابہت دی ہے اس لئے کہ اونٹ بھی پہلے آگے سے جھکتا ہے (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث غریب ہے اسے ہم ابو زناد کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے بھی روایت ہے وہ اپنے والد سے، وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ ضعیف کہتے ہیں۔

باب ۱۹۷ ۔ مَاجَآءَ فِى السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

۲۳۶ ۔ حدثنا بندار نا ابو عامر نا فُلَيْحُ بن سليمان قال حدثنى عباس بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدِ نِالسَّاعِدِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَمَنْكِبَيْهِ

باب ۱۹۷۔ سجدہ، پیشانی اور ناک پر کیا جاتا ہے۔

۲۳۶۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے۔ بازوؤں کو پسلیوں سے علیحدہ اور ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔

اس باب میں ابن عباسؓ، وائل بن حجرؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیثِ ابو حمید حسن صحیح ہے اور اسی پر اہلِ علم کا عمل ہے کہ سجدہ، ناک اور پیشانی پر کیا جائے۔ اگر کوئی صرف پیشانی پر کرے یعنی ناک کو زمین پر نہ رکھے تو بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے اور بعض دوسرے حضرات کا کہنا ہے کہ ناک زمین پر رکھنا بھی ضروری ہے۔ اور صرف پیشانی پر سجدہ کرنا کافی نہیں۔

باب ۱۹۸ ۔ مَاجَآءَ اَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِذَا سَجَدَ

۲۳۷ ۔ حدثنا قتيبة ناحفص بن غياث عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَيْنَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهٗ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ

باب ۱۹۸۔ جب سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے؟

۲۳۷۔ ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے براء بن عازب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو چہرہ کہاں رکھتے تھے؟ فرمایا: دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔

اس باب میں وائل بن حجرؓ اور ابوحمیدؓ سے بھی روایت ہے۔ براء کی حدیث حسن غریب ہے اور اس کو بعض علماء نے اختیار کیا ہے کہ ہاتھ کانوں کے قریب رہیں۔

باب ۱۹۹ ۔ مَاجَآءَ فِی السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ

۲۳۸ ۔ حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن ابن الهادی عن محمد بن ابراهيم عن عامر بن سعد بن اَبِیْ وَقَاصٍ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ

باب ۱۹۹۔ سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے۔

۲۳۸۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

اس باب میں ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، جابرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی حدیث عباس کو حسن صحیح کہتے ہیں۔ اہلِ کوفہ کا اسی پر عمل ہے۔

۲۳۹ ۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ وَّلَا يَكُفُّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِيَابَهٗ

۲۳۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ کہ آپ ﷺ کو (سجدے میں) بال اور کپڑے سنبھالنے سے منع کیا گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۰۰ ۔ مَاجَآءَ فِی التَّجَافِیْ فِی السُّجُوْدِ

۲۴۰ ۔ حدثنا ابو كريب نا ابو خالد الاحمر عن داو'د بن قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِیْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكْبَةٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ قَالَ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عُفْرَتَیْ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ وَ اَرٰی بَيَاضَهٗ

باب ۲۰۰۔ سجدے میں اعضا کو الگ الگ رکھنا۔

۲۴۰۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں اپنے والد کے ساتھ نمرہ (۱) کے مقام پر قاع (۲) میں تھا کہ کچھ سوار گزرے۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو میں ان کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھتا۔

---

(۱) نمرہ: عرفات میں ایک جگہ کا نام ہے۔ (مترجم)

(۲) قاع: چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

اس باب میں ابن عباسؓ، ابو حسینہؓ، جابرؓ، احمر بن جزءؓ، میمونہؓ، ابو حمیدؓ ابو اسیدؓ ابو مسعودؓ، سہل بن سعدؓ محمد بن مسلمہؓ، براء بن عازبؓ، عدی بن عمیرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں عبداللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے ہم اسے داؤد بن قیس کے علاوہ کسی اور روایت سے نہیں جانتے اور نہ ہی عبداللہ بن اقرم سے رسول اللہ ﷺ کی اس کے علاوہ کوئی روایت جانتے ہیں۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ احمر بن جزء صحابی ہیں ان سے ایک حدیث منقول ہے۔ عبداللہ بن ارقم زہری، حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کاتب ہیں اور عبداللہ بن اقرم خزاعی اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۲۰۱۔ مَاجَآءَ فِي الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

باب ۲۰۱۔ سجدے میں اعتدال سے متعلق

۲۴۱۔ حدثنا هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ

۲۴۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ کرے۔ اور بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبلؓ، براءؓ، انسؓ، ابو حمیدؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی اس حدیث کو حسن صحیح کہتے ہیں اس پر علماء کا عمل ہے کہ سجدے میں اعتدال کرے۔ اور ان حضرات کے نزدیک (بازوؤں کو) بچھانا یا درندوں کی طرح بیٹھنا مکروہ ہے۔

۲۴۲۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ

۲۴۲۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سجدے میں اعتدال کرو۔ تم میں سے کوئی بھی نماز کے دوران اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۰۲۔ مَاجَآءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب ۲۰۲۔ سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور پاؤں کھڑے رکھنا۔

۲۴۳۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبد الرحمٰن نا المعلى بن اسدنا وهيب عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهيم عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ

۲۴۳۔ حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پیروں کو کھڑا رکھنے کا حکم دیا۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ معلّٰی نے حماد بن معدہ سے، انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اور انہوں نے عامر بن سعد سے اسی حدیث کے مثل روایت کی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم دیا"۔ اس حدیث میں انہوں نے عامر بن سعید کے والد کا ذکر نہیں کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حضرات محمد بن عجلان سے

وہ محمد بن ابراہیم سے اور وہ عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ "آنحضرت ﷺ نے ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا حکم دیا"۔ یہ حدیث مرسل اور وہیب کی حدیث سے اصح ہے۔ اسی پر اہل علم کا اجماع ہے۔

باب ۲۰۳ ۔ مَاجَآءَ فِي اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ

باب ۲۰۳۔ جب رکوع یا سجدے سے اٹھے تو پیٹھ (کمر) سیدھی کرے۔

۲۴۴ ـ حدثنا احمد بن محمد بن موسى نا ابن المبارك نا شعبة عن الحكم عن عبدالرحمن بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَ اِذَا سَجَدَ وَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ

۲۴۴۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران جب رکوع کرتے یا رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے یا سجدے سے سر اٹھاتے تو (یہ تمام افعال) تقریباً ایک دوسرے کے برابر ہوتے۔

اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے اور شعبہ سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں براء کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۰۴ ـ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّبَادِرَ الْاِمَامَ فِي الرُّكُوْعِ والسُّجُوْدِ

باب ۲۰۴۔ رکوع اور سجدے میں امام سے پہل کرنا مکروہ ہے۔

۲۴۵ ـ حدثنا بندار ثنا عبدالرحمان بن مهدى نا سفيان عن اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنُ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدَ

۲۴۵۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ براء نے ہم سے روایت کی (وہ جھوٹے نہیں ہیں) اور کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے، جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کمر کو نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ (ﷺ) سجدے میں نہ جا چکتے پھر ہم سجدہ کرتے۔

اس باب میں انسؓ، معاویہؓ، ابن مسعدہؓ صاحب الجیوش اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث براء حسن صحیح ہے۔ اہلِ علم اسی پر عمل پیرا ہیں کہ مقتدی حضرات امام کی ہر فعل میں تابعداری کریں اور اس وقت تک رکوع میں نہ جائیں جب تک امام نہ چلا جائے۔ اور اس وقت تک رکوع سے سر نہ اٹھائیں جب تک امام نہ کھڑا ہو جائے۔ ہمیں علماء کے درمیان اس مسلک میں اختلاف کا علم نہیں۔

باب ۲۰۵ ـ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب ۲۰۵۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا مکروہ ہے۔

۲۴۶ ـ حدثنا عبدالله بن عبد الرحمٰن نا عبيد الله

۲۴۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے

بن موسیٰ نا اسرائیل عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

فرمایا: اے علی! میں تمہارے لئے وہ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اس چیز کو برا سمجھتا ہوں جس کو اپنے لئے برا سمجھتا ہوں۔ تم دونوں سجدوں کے درمیان اقعا نہ کیا کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو ہمیں ابواسحاق کے علاوہ کسی اور کے حضرت علیؓ سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ ابواسحاق، حارث سے اور وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض علماء حارث اعور کو ضعیف کہتے ہیں اور اکثر اہلِ علم اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس باب میں عائشہؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۲۰۶ ۔ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

باب ۲۰۶۔ اقعاء کی اجازت کے متعلق

۲۴۷ ۔ حدثنا يحيى بن موسى نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا اِبْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوٗسًا يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ

۲۴۷۔ ابن جریج، ابوزبیر سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دونوں پاؤں پر اقعاء کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: یہ سنت ہے ہم نے کہا: ہم اسے آدمی پر ظلم سمجھتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: بلکہ یہ تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اقعاء میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ اہلِ مکہ میں سے بعض علماء وفقہاء کا قول ہے جب کہ اکثر اہلِ علم سجدوں کے درمیان اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

باب ۲۰۷ ۔ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب ۲۰۷۔ دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے؟

۲۴۸ ۔ حدثنا سلمة بن شبيب نا زيد بن حباب عن كامل ابى العلاء عن حبيب بن ابى ثابت عن سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَ اَهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

۲۴۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان (نماز میں) یہ دعا پڑھتے تھے۔ "اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واجبرنی واھدنی وارزقنی" (ترجمہ: اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میری مصیبت اور نقصان کی تلافی کر، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق دے۔)

حسن بن علی خلال، یزید بن ہارون سے وہ زید بن حباب سے اور وہ کامل ابوالعلاء سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کو غریب کہتے ہیں یہ اسی طرح حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ یہ دعا فرائض ونوافل تمام نمازوں میں پڑھنا جائز ہے۔ بعض راوی حضرات یہ حدیث ابوعلاء کامل سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

---

(۱) اقعاء کی دو تفسیریں کی گئی ہیں، (۱) آدمی کولھوں پر بیٹھے اور پاؤں اس طرح کھڑے کرے، کہ گھٹنے کندھوں کے مقابل آجائیں اور دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک لے۔ یہ صورت باتفاق مکروہ ہے۔ (۲) دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے کر کے ان پر بیٹھ جائے۔ اس کے بارے میں اختلاف ہے حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ صورت بھی باتفاق مکروہ ہے۔ (مترجم)

باب ۲۰۸ ۔ مَاجَاءَ فِی الْاِعْتِمَادِ فِی السُّجُوْدِ

باب ۲۰۸۔ سجدے میں سہارا لینا۔

۲۴۹ ۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابی عجلان عن سمی عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰی اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ

۲۴۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ سجدے میں اعضاء کو علیحدہ علیحدہ رکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گھٹنوں کا سہارا لے لیا کرو۔ (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ ٹکالیا کرو۔ واللہ اعلم مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابوصالح کی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن لیث اسے اسی سند سے ابو العجلان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اور کئی حضرات سمی سے وہ نعمان بن ابی عیاش سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت لیث کی روایت سے اصح ہے۔

باب ۲۰۹ ۔ كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ

باب ۲۰۹۔ سجدے سے کیسے اٹھا جائے؟

۲۵۰ ۔ حدثنا علی بن حجر نا هشيم عن خالد الحذاء عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِیِّ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فَكَانَ اِذَا كَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰی يَسْتَوِیَ جَالِسًا

۲۵۰۔ حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نماز کے دوران طاق رکعات میں اس وقت تک نہ کھڑے ہوتے جب تک اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہلِ علم کا عمل ہے۔ ہمارے رفقاء بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۲۱۰ ۔ مِنْهُ اَيْضًا

باب ۲۱۰۔ اسی سے متعلق

۲۵۱ ۔ حدثنا يحيی بن موسی نا ابو معاوية نا خالد بن اياس ويقال خالد ابن الياس عن صالح مَوْلَی التَّوْأَمَةِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ

۲۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں دونوں پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث پر ہی اہلِ علم کا عمل ہے کہ پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر کھڑا ہو جائے (یعنی بیٹھے نہیں) خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں انہیں خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے صالح مولیٰ توامہ، صالح بن ابی صالح ہیں اور ابو صالح کا نام نبہان مدنی ہے۔

باب ۲۱۱ ۔ مَاجَآءَ فِی التَّشَهُّدِ

باب ۲۱۱۔ تشہد کے متعلق

۲۵۲ ۔ حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدروقی

۲۵۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

ناعبیداللّٰہ الاشجعی عن سفیان الثوری عن ابی اسحٰق عن الاسود بن یزید عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَنْ نَّقُوْلَ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم دوسری رکعت میں بیٹھیں تو یہ پڑھیں التحیات للّٰہ والصلوٰۃ...... حدیث کے آخر تک (ترجمہ: تمام تعریفیں اور بدنی عبادات (نماز وغیرہ) اور مالی عبادات (زکوٰۃ وغیرہ) اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی (ﷺ) آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے سوا کوئی عبادات کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اس باب میں ابن عمرؓ، جابرؓ، ابوموسیٰ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ان سے کئی اسناد سے مروی ہے۔ یہ حدیث آپ ﷺ سے مروی تمام احادیث میں اصح ہے (یعنی تشہد کے باب میں اور اسی پر اکثر علماء صحابہ تابعین اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۲۱۲۔ مِنْهُ اَیْضًا

باب ۲۱۲۔ اسی سے متعلق

۲۵۳ ۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابی الزبیر عن سعید بن جبیر وَ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَکَانَ یَقُوْلُ التَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ

۲۵۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن سکھاتے۔ چنانچہ فرماتے: التحیات المبارکات۔ آخر حدیث تک۔ (ترجمہ: تمام بابرکت تعریفات اور تمام مالی و بدنی عبادات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک و صالح بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے بھی یہ حدیث ابوزبیر سے لیث بن سعد کی روایت کی مانند بیان کی ہے۔ ایمن بن نابل مکی نے بھی یہ حدیث ابوزبیر سے روایت کی ہے لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ امام شافعی تشہد میں اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ (یعنی یہ دعا پڑھتے ہیں)

باب ۲۱۳۔ مَاجَآءَ اَنَّہٗ یُخْفِی التَّشَھُّدَ

باب ۲۱۳۔ تشہد بغیر آواز کے پڑھنا

۲۵۴ ۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحٰق عن عبدالرحمٰن بن الاسود عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یُّخْفی التَّشَھُّدُ

۲۵۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تشہد (یعنی التحیات.....الخ) آہستہ (بغیر آواز) پڑھنا سنت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

باب ٢١٤ ۔ كَيْفَ الْجُلُوْسُ فِي التَّشَهُّدِ

٢٥٥ ۔ حدثنا ابو كريب نا عبدالله بن ادريس عن عاصم بن كليب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قدمتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِيْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى

باب ۲۱۴۔ تشہد میں کیسے بیٹھا جائے۔

۲۵۵۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ آیا تو سوچا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ جب تشہد کے لئے بیٹھے تو اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر علماء کا قول ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہلِ کوفہ اسی کے قائل ہیں۔

باب ٢١٥ ۔ مِنْهُ اَيْضًا

٢٥٦ ۔ حدثنا بندار نا ابوعامر العقدی نا فليح بن سليمان الْمَدَنِيُّ نَا عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّ اَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاَصْبَعِهٖ يَعْنِى السَّبَّابَةَ

باب ۲۱۵۔ اسی سے متعلق۔

۲۵۶۔ حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو حمید، ابو اسید رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے، اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ شروع کر دیا۔ چنانچہ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ ﷺ تشہد کے لئے بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا، اور سیدھے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا۔ پھر سیدھا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بعض علماء کا قول ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں کہ آخری تشہد میں تورک (۱) کرے اس مسلک پر یہ حضرات ابوحمیدؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ مزید کہتے ہیں کہ پہلے تشہد میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھا۔

باب ٢١٦ ۔ مَاجَآءَ فِي الْاِشَارَةِ

٢٥٧ ۔ حدثنا محمود بن غيلان ويحيى بن موسى قالا نا عبدالرزاق عن معمر عن عبيد الله بن

باب ۲۱۶۔ تشہد میں اشارے سے متعلق

۲۵۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز میں جب بیٹھتے تو دایاں ہاتھ گھٹنے پر رکھتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی

(۱) تورک۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کولھے پر بیٹھ کر بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکال دے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر دے یا پھر دونوں پاؤں دائیں طرف کر دے۔ (مترجم)

عمر عن نافع عَنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْہَامَ یَدْعُوْبِہَا وَیَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ بَاسِطَہَا عَلَیْہِ

انگلی کو اٹھاتے اور دعا کرتے۔آپ کا بایاں ہاتھ بھی گھٹنے پر ہوتا اور اس کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوتیں۔

اس باب میں عبداللہ زبیرؓ،نمیر خزاعیؓ،ابو ہریرہؓ،ابوحمیدؓ اور وائل بن حجرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی حدیثِ ابن عمرؓ کو حسن غریب کہتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ہم اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔بعض صحابہ اور تابعین اسی پر عمل کرتے ہیں یعنی یہ حضرات تشہد میں اشارے کا مسلک اختیار کرتے ہیں۔یہی ہمارے اصحاب کا قول ہے۔

باب ۲۱۷۔ مَاجَآءَ فِی التَّسْلِیْمِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب ۲۱۷۔نماز میں سلام پھیرنا

۲۵۸ ۔ حدثنا بندارنا عبدالرحمٰن بن مھدی نا سفیٰن عن ابی اسحٰق عن ابی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

۲۵۸۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ،حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ دائیں اور بائیں سلام پھیرتے اور فرماتے"السّلام علیکم ورحمة اللّٰه، السّلام علیکم ورحمة اللّٰه"یعنی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔

اس باب میں سعد بن ابی وقاصؓ،ابن عمرؓ،جابر بن سمرہؓ،براء،عمار،وائل بن حجرؓ،عدی بن عمیرہؓ اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ اور بعد کے اہل علم کی اکثریت کا عمل ہے۔یہ قول سفیان ثوری،ابن مبارک،احمد اور اسحاق کا بھی ہے۔

باب ۲۱۸۔ مِنْہُ اَیْضًا

باب ۲۱۸۔اسی سے متعلق

۲۵۹ ۔ حدثنا محمد بن یحیی النیسابوری نا عمرو بن ابی سلمة عن زھیر بن محمد عن ھشام بن عروة عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ تَسْلِیْمَۃً وَاحِدَۃً تِلْقَآءَ وَجْہِہٖ ثُمَّ یَمِیْلُ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ شَیْئًا

۲۵۹۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ،فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں ایک سلام چہرے کے سامنے کی طرف پھیرتے پھر داہنی طرف تھوڑا سا جھکتے۔

اس باب میں سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: ہم حضرت عائشہؓ کی حدیث کو اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔امام بخاری کہتے ہیں: اہلِ شام، زہیر بن محمد سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔اہل عراق کی روایت ان سے اشبہ بہتر ہے۔بخاری اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ شاید جو زہیر بن محمد شام گئے وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں۔شاید وہ کوئی اور ہیں جن کا نام تبدیل کردیا گیا ہے۔بعض علماء نماز میں ایک سلام پھیرنے کے قائل ہیں جب کہ دو سلام پھیرنے والی روایات اصح ہیں اور اسی پر علماء کی اکثریت عمل پیرا ہے جن میں صحابہ،تابعین اور بعد کے علماء شامل ہیں۔صحابہ اور تابعین وغیرہ کی ایک جماعت فرض نماز میں ایک سلام کی قائل ہے۔امام شافعی کہتے ہیں اگر چاہے تو ایک سلام پھیرے اور اگر چاہے کہ دو سلام پھیرے تو دو سلام پھیرے۔

باب ۲۱۹ ۔ مَاجَاءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

۲۶۰ ۔ حدثنا علی بن حجر نا عبداللّٰہ بن المبارك والھقل بن زیاد عن الاوزاعی عن قرة بن عبدالرحمٰن عن الزھری عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا تَمُدُّهٗ مَدًّا

باب ۲۱۹۔ سلام کو حذف کرنا سنّت ہے۔(۱)

۲۶۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلام کو حذف کرنا سنّت ہے۔ علی بن حجر فرماتے ہیں کہ ابن مبارک فرماتے تھے اس میں مدنہ کیا کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اس کو مستحب کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: تکبیر اور سلام دونوں میں وقف کیا جائے۔ ہقل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ امام اوزاعیؒ کے کاتب تھے۔

باب ۲۲۰ ۔ مَایَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ

۲۶۱ ۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویة عن عاصم الاحول عن عبداللّٰہ بن الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَا یَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

باب ۲۲۰۔ سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے؟

۲۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (نماز سے) سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے "**اللّٰھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذاالجلال والاکرام**" (ترجمہ: یا اللہ تو ہی سلام ہے اور سلامتی تجھ ہی سے ہے تو بڑی برکت والا، عزت والا اور بزرگی والا ہے)۔

ہناد، مروان بن معاویہ اور ابومعاویہ سے اور وہ عاصم احول سے اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں "**تبارکت یا ذاالجلال والاکرام**" اور اس باب میں ثوبانؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد فرماتے "**لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحییٖ ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔ اللّٰھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجدمنک الجد**" (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور تعریف اسی کیلئے ہیں زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یا اللہ جو تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں۔ اور جو تو نہ دینا چاہے وہ کوئی نہیں دے سکتا۔ کسی کوشش کرنے والے کی کوئی کوشش کام نہیں آتی) اور یہ بھی پڑھتے۔ "**سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین**" (ترجمہ: آپ کا رب بڑی عظمت والا اور ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

۲۶۲ ۔ حدثنا احمد بن محمد بن موسی قال اخبرنی ابن المبارك نا الاوزاعی نا شداد ابو عمار قال حدثنی اَبُوْا اَسْمَاءَ الرَّحْبِیُّ قَالَ ثَوْبَانَ مَوْلٰی

۲۶۲۔ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر کہتے "انت السلام ومنك السلام تبارك یا ذا الجلال

(۱) سلام کو حذف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ "ورحمۃ اللہ" کی "ہ" پر وقف کر دیا جائے۔ یعنی اس کی حرکت ظاہر نہ کی جائے۔ یا پھر یہ کہ اس کے مد والے حروف کو زیادہ نہ کھینچا جائے۔ یہ دونوں تفسیریں صحیح ہیں اور دونوں پر ہی عمل کرنا چاہئے۔ (مترجم)

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

والاکرام"

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

باب ۲۲۱ ـ مَاجَآءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ عَنْ يَّسَارِهٖ

باب ۲۲۱۔نماز کے بعد (امام کا) دونوں جانب گھومنا۔

۲۶۳ ـ حدثنا قتيبة نا ابوالاحوص عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ

۲۶۳۔قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔کہ انہوں نے فرمایا: آقائے نامدار ﷺ ہماری امامت کرتے اور (فراغت کے بعد) دونوں جانب سے گھوم کر بیٹھتے کبھی دائیں طرف سے اور کبھی بائیں طرف سے۔

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں ہلب کی حدیث حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جس طرف سے چاہے گھوم کر بیٹھے چاہے تو دائیں جانب سے اور چاہے تو بائیں جانب سے یہ دونوں ہی نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں۔حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ اگر آپ ﷺ کو داہنی طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو دائیں طرف سے گھومتے اور اگر بائیں طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو بائیں طرف سے گھوم کر بیٹھتے۔

باب ۲۲۲ ـ مَاجَآءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ

باب ۲۲۲۔پوری نماز کی صفت

۲۶۴ ـ حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن يحيى بن علي بن يحيى بن خلّاد بن رافع الزرقي عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَ نَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ...... فَقَالَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

۲۶۴۔حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی سا شخص آیا اور خفیف (۱) سی نماز پڑھ کر فارغ ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔وہ شخص واپس ہوا اور دوبارہ نماز پڑھ کر پھر حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ہر مرتبہ وہ آتا اور سلام کرتا اور آپ ﷺ اسے یہی کہتے کہ جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔اس پر لوگ گھبرا گئے اور ان پر یہ بات شاق گزری کہ جس نے خفیف نماز پڑھی گویا کہ پڑھی ہی نہیں۔چنانچہ اس شخص نے آخر میں عرض کیا مجھے

(۱) خفیف سے مراد ارکان و واجبات نماز کو اطمینان کے ساتھ ادا نہ کرنا ہے۔(مترجم)

وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلٰوتَهٗ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ وَعَلِّمْنِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَ اُخْطِئُ فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ اَيْضًا فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَاْ وَ اِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَ هَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَ اِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ قَالَ وَكَانَ هٰذَا اَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاُوْلٰى اِنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا

ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اسی طرح وضو کرو پھر اذان دو اور اقامت کہو پھر اگر تمہیں قرآن میں سے کچھ یاد ہو تو پڑھو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کرو۔ اور لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھو۔ پھر رکوع کرو۔ اور اطمینان کے ساتھ کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر اطمینان سے بیٹھو پھر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو تمہاری نماز میں کمی ہوگی۔ رفاعہ کہتے ہیں کہ یہ چیز ہم لوگوں کے لئے پہلی چیز سے آسان تھی کہ جو کمی رہ گئی وہ تمہاری نماز میں کمی ہوئی اور پوری کی پوری نماز بیکار نہیں گئی۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمار بن یاسرؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں حضرت رفاعہ کی حدیث حسن ہے اور انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۲۶۵ ـ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا عبيدالله بن عمر قال اخبرني سعيد بن ابي سعيد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ

۲۶۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص اور بھی داخل ہوا۔ اور نماز پڑھی۔ پھر آیا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے پڑھی تھی پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور اس سے فرمایا: جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین مرتبہ ایسا ہی کیا اس شخص نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا دین دے کر بھیجا میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا مجھے سکھایئے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو (تکبیر تحریمہ) اور پھر قرآن میں سے جو کچھ یاد ہو پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر سیدھے ہو اور

اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا

سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اٹھو اور اطمینان سے بیٹھو اور پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث ابن نمیر نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے اور اس میں سعید مقبری کے والد کا ذکر نہیں کیا کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کی روایت عبیداللہ بن عمرؓ سے اصح ہے۔ سعید مقبری نے ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں۔ اور اپنے والد سے بحوالہ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ ابو سعیدہ مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابو سعد ہے۔

۲۶۶ ـ حدثنا محمد بن بشار والحسن بن علی الحلوانی وغیر واحد قالوا نا ابوعاصم نا عبدالحمید بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُوْلُ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا مَا كُنْتَ اَقْدَمَنَالَهُ صُحْبَةً وَلَا اَكْثَرَ نَالَهُ اِتْيَانًا قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهٗ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ

۲۶۶۔ محمد بن عمرو بن عطاء، ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید کو کہتے ہوئے سنا اس وقت وہ دس صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے جن میں ابو قتادہ بن ربعی بھی شامل ہیں۔ کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ صحابہ نے فرمایا: تم نہ حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں ہم سے پہلے آئے اور نہ ہی تمہاری حضور اکرم ﷺ کے ہاں زیادہ آمد و رفت تھی۔ ابو حمید نے فرمایا یہ تو صحیح ہے۔ صحابہ نے فرمایا: بیان کرو۔ ابو حمید نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے۔ جب رکوع کرنے لگتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے نہ سر کو جھکاتے اور نہ ہی اونچا کرتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور معتدل کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی پھر سجدے کے لئے زمین کی طرف جھکتے اور اللہ اکبر کہتے اور بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں نرمی کے ساتھ قبلہ رُخ کر دیتے پھر بایاں پاؤں موڑ کر اس پر اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی۔ پھر سجدے کے لئے سر جھکاتے اور اللہ اکبر کہتے پھر کھڑے ہوتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ یہاں تک کہ جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے جیسے کہ نماز کے شروع

حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ کَمَا صَنَعَ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ کَذٰلِكَ حَتّٰی کَانَتِ الرَّکْعَةُ الَّتِیْ تَنْقَضِیْ فِیْهَا صَلٰوتُهٗ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی شِقِّهٖ مُتَوَرِّکًا ثُمَّ سَلَّمَ

میں کیا تھا پھر اسی طرح کرتے یہاں تک کہ ان کی نماز کی آخری رکعت آجاتی۔ چنانچہ بائیں پاؤں کو ہٹاتے اور کولھے پر تورک کے ساتھ بیٹھ جاتے اور پھر سلام پھیر دیتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور "اذا قام من السجدتین" سے مراد یہ ہے کہ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔ محمد بن بشار، حسن بن علی حلوانی اور کئی حضرات ابو عاصم سے وہ عبدالحمید بن جعفر سے اور وہ محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو حمید کو دس صحابہ کی موجودگی میں جن میں ابو قتادہ بھی شامل ہیں۔ کہتے ہوئے سنا کہ...... الحدیث پھر یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں عاصم نے عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے یہ حروف زیادہ بیان کیے ہیں کہ پھر صحابہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح نماز پڑھی۔

باب ۲۲۳۔ مَاجَآءَ فِی الْقِرَاءَةِ فِی الصُّبْحِ

باب ۲۲۳۔ فجر کی نماز میں قرأت سے متعلق

۲۶۷ ۔ حدثنا هنادنا وکیع عن مسعرو سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِبْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی

۲۶۷۔ زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی پہلی رکعت میں "والنخل باسقات" (۱) پڑھتے ہوئے سنا۔

اس باب میں عمرو بن حریث، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن سائب، ابو برزہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں قطبہ بن مالک کی حدیث حسن صحیح ہے آپ ﷺ سے فجر کی نماز میں سورۂ واقعہ کا پڑھنا بھی منقول ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ فجر میں ساٹھ سے لے کر سو آیتوں تک تلاوت کیا کرتے تھے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے "اذا الشمس کورت" (سورۂ تکویر) پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو موسیٰؓ کو لکھا کہ فجر میں طوال مفصل (۲) پڑھا کرو۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور یہی سفیان ثوری، ابن مبارک، اور امام شافعی کا قول ہے۔

باب ۲۲۴۔ مَاجَآءَ فِی الْقِرَاءَةِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب ۲۲۴۔ ظہر اور عصر میں قرأت کے متعلق۔

۲۶۸ ۔ حدثنا احمد بن منیع نایزید ابن هارون نا حماد بن سلمة عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِبْنِ

۲۶۸۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ بروج اور والسماء والطارق اور اسی طرح کی

(۱) یہ آیت سورۂ "ق" کی ہے یعنی آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں یہ سورت پڑھی (مترجم)

(۲) سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک طوال مفصل، سورۂ بروج سے سورۂ البینۃ تک اوساط مفصل اور سورۂ البینۃ سے آخر تک قصار مفصل ہے۔ (مترجم)

سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا

سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں خبابؓ، ابوسعیدؓ، ابوقتادہؓ، زید بن ثابتؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جابر بن سمرۃؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز میں سورۃ ''الم سجدہ'' پڑھی۔

ایک اور جگہ مروی ہے کہ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری میں پندرہ آیتوں کے برابر پڑھتے تھے۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰؓ کو خط لکھا کہ ''ظہر کی نماز میں اوساط مفصل پڑھا کرو''۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ عصر کی قرأت مغرب کی قرأت کی طرح ہے۔ اس میں قصار مفصل پڑھے۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: عصر کی نماز قرأت میں مغرب کے برابر رکھی جائے اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ظہر میں عصر سے چار گنا زیادہ قرأت کی جائے۔

باب ٢٢٥ ـ مَاجَاۤءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب۲۲۵۔ مغرب میں قرأت سے متعلق۔

٢٦٩ ـ حدثنا هناد عن عبدة عن محمد بن اسحاق عن الزهري عن عبيدالله بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

۲۶۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں ہماری طرف تشریف لائے آپ ﷺ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورۃ مرسلات پڑھی، اور اس کے بعد وفات تک یہ سورت نہ پڑھی (یعنی مغرب میں)

اس باب میں جبیر بن مطعم، ابن عمرؓ، ابوایوبؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ حدیث ام فضل حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۃ اعراف پڑھی۔ یہ بھی مروی ہے کہ مغرب میں سورۃ طور پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھا کرو۔ حضرت ابوبکرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مغرب میں قصار مفصل پڑھی۔ امام ترمذی کہتے ہیں اسی پر علماء کا عمل ہے اور یہ ابن مبارک، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں: مالک کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ مغرب میں لمبی سورتوں کو مکروہ سمجھتے تھے جیسے کہ سورۃ طور اور مرسلات شافعی کہتے ہیں میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ مستحب سمجھتا ہوں کہ مغرب میں یہ سورتیں پڑھی جائیں۔

باب ٢٢٦ ـ مَاجَاۤءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْعِشَاۤءِ

باب۲۲۶۔ عشاء میں قرأت سے متعلق۔

٢٧٠ ـ حدثنا عبدة بن عبدالله الخزاعي نا زيد بن الحباب نا ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ

۲۷۰۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں سورۃ شمس اور اسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں براء بن عازب سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں بریدہؓ کی حدیث حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عشاء میں "والتین والزیتون" پڑھی۔ حضرت عثمانؓ بن عفان کے بارے میں مروی ہے کہ عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے۔ جیسے سورۂ منافقون اور اس طرح کی سورتیں۔ صحابہؓ اور تابعین کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اس سے کم اور زیادہ دونوں طرح پڑھا ان کے نزدیک اس باب میں وسعت ہے۔ اس میں آپ ﷺ سے مروی احادیث میں سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے **"والشمس وضحها"** اور **"والتين والزيتون"** پڑھی۔

۲۷۱ ۔ حدثنا هنادنا ابو معاوية عن يحيى ابن سعيد الانصارى عن عدى بن ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرَأَفِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں "والتین والزیتون" پڑھی۔

باب ۲۲۷ ۔ مَاجَآءَ فِي الْقِرَاءَ ةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب ۲۲۷۔ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

۲۷۲ ۔ حدثنا هنادنا عبدة بن سليمان عن محمد بن اسحق عن مكحول عن محمود بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمْ تَقْرَؤُنَ وَرَآءَ اِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىْ وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْبِهَا

۲۷۰۔ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ ﷺ کے لئے قرأت میں مشکل پیش آئی۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: شاید تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا، ہاں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرو کیوں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، ابوقتادہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں عبادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث زہری محمود بن ربیع سے اور وہ عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ اصح ہے۔ اکثر صحابہ اور تابعین کا مسئلہ قراءۃ حلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنا) میں اسی حدیث پر عمل ہے۔ یہ مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ ان کے نزدیک امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت کرنی چاہیے۔

باب ۲۲۸ ۔ مَاجَآءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَ ةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَآءَ ةِ

باب ۲۲۸۔ اگر امام زور سے پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے۔

۲۷۳ ۔ حدثنا الانصارى نامعن نا مالك عن ابن شهاب ابن اكيمة اللَّيْثِىْ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ

۲۷۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا: تم میں سے کسی نے میرے ساتھ پڑھا؟ ایک شخص نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ ! آپ ﷺ

جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَآءَ ةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِىَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّىٓ اَقُوْلُ مَالِىٓ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فيما يجهر فيه رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوٰاتِ بِالْقِرَاءَ ةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

نے فرمایا: میں بھی سوچنے لگا کہ قرآن پڑھنے میں مجھے کیوں کش مکش ہو رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا۔ یعنی ان نمازوں میں جن میں رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنتے تھے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، جابرؓ بن عبداللہؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے۔ انہیں عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا ہے زہری کے بعض اصحاب اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: اس کے بعد جب لوگ آپ ﷺ کو قرأت کرتے ہوئے سنتے تو قرأت سے باز رہتے۔ اس حدیث سے ان حضرات پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا جو امام کی اقتداء میں قرآن پڑھنے کے مسلک پر عمل کرتے ہیں اس لیے کہ اس کے راوی بھی ابوہریرہؓ ہیں اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص اور نامکمل ہے۔ ان سے حدیث نقل کرنے والے راوی نے کہا۔ میں کبھی کبھی امام کی اقتداء میں نماز پڑھتا ہوں۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا: دل میں پڑھ لیا کرو۔ ابوعثمان نہدی بھی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں اعلان کروں کہ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ محدثین حضرات نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ اگر امام زور سے قرأت کرے تو مقتدی نہ پڑھے۔ مزید کہتے ہیں کہ سکتوں کے درمیان پڑھ لے۔ علماء کا امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے چنانچہ اکثر صحابہ، تابعین اور بعد کے علماء کہتے ہیں کہ مقتدی کو پڑھنا چاہیے۔ یہ قول مالک، ابن مبارک، شافعی اور اسحاق کا ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ فرمایا: میں اور کئی لوگ امام کے پیچھے پڑھتے ہیں۔ سوائے اہل کوفہ کے۔ جو شخص نہ پڑھے میں اس کی نماز کو جائز سمجھتا ہوں۔ امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کے مسئلے میں بعض علماء نے تشدید کی ہے۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے خواہ وہ تنہا ہو یا جماعت میں اس کی نماز نہیں ہوتی۔ یہ حضرات، حضرت عبادہ بن صامت کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ پھر عبادہ بن صامت آنحضرت ﷺ کے بعد بھی امام کے پیچھے پڑھتے اور آپ ﷺ کے اس قول سے استدلال کرتے تھے کہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہ امام شافعی اور اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا یہ قول کہ ''سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی'' اکیلے نماز پڑھنے والے پر محمول ہے۔ ان کا استدلال جابرؓ کی حدیث سے ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس شخص نے کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں۔ الّا یہ کہ وہ امام کی اقتداء میں ہو۔ امام احمد کہتے ہیں، یہ معنی حضور اکرم ﷺ کے صحابی (جابرؓ) نے بیان کیے ہیں کہ یہ حدیث منفرد کی نماز پر محمول ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ امام احمد یہ مسلک اختیار کرتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص سورۂ فاتحہ نہ چھوڑے۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن سے وہ ابونعیم وہب بن کیسان سے اور وہ جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت بھی ایسی پڑھی جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گویا کہ اس نے نماز ہی نہیں پڑھی۔ لیکن امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والا اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسئلہ: قرأت فاتحہ خلف الامام (امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا) کا مسئلہ ابتداء سے ہی معرکۃ الآراء رہا ہے اسے نماز کے اختلافی مسائل میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس موضوع پر فریقین کی جانب سے اتنی کتابیں لکھی گئیں جن سے پورا ایک کتب خانہ تیار کیا جا سکتا ہے لیکن یہاں اس مسئلے میں حنفیہ کا مسلک اور ان کے دلائل مختصر طور پر پیش کیے جائیں گے۔

احناف کا قرأت خلف الامام کے متعلق مسلک یہ ہے کہ امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ نماز جہری (بلند آواز سے قرأت والی) ہو یا سری (آہستہ پڑھنے والی نماز) اس مسلک پر استدلال کرتے ہوئے احناف سب سے پہلے قرآن کریم کی سورۂ اعراف کی یہ آیت پیش کرتے ہیں "**واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون**" (ترجمہ: جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے)۔ یہ آیت قرأت کے وقت صرف سننے اور خاموش رہنے کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ سورۂ فاتحہ قرآن ہی میں سے ہے لہٰذا اس سے قرأت فاتحہ خلف الامام کی بھی ممانعت ہوتی ہے۔ امام بیہقی حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بعض صحابہ امام کے پیچھے پڑھتے تھے۔ اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ لہٰذا یہ آیت حنفیہ کے مسلک پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے۔ حنفیہ کے اس استدلال پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اس میں سننے کا حکم دیا گیا ہے جو جہری نمازوں میں تو ہو سکتا ہے لیکن سری نمازوں میں ممکن نہیں۔ لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں اس لیے کہ اس آیت میں دو چیزوں کا حکم دیا گیا ہے ایک سننا اور دوسرا خاموش رہنا۔ لہٰذا استماع (سننا) جہری نمازوں میں اور انصات (خاموش رہنا) سری نمازوں کے لیے ہے۔ حنفیہ کی دوسری دلیل حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی طویل روایت (جو امام مسلم نے صحیح مسلم میں ذکر کی ہے) ہے کہ ...... **فقال: اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا**"...... یعنی جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ نیز حضرت ابوہریرہؓ کی سنن نسائی میں مذکور روایت میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ "جب امام قرأت کرے" تو خاموش رہو۔ چنانچہ ان دونوں حدیثوں میں مطلقاً خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو فاتحہ اور سورت دونوں کے لیے عام ہے۔ لہٰذا دونوں کے درمیان تفریق کے لیے کسی تیسری دلیل کی ضرورت ہے جو کہ موجود نہیں۔ کیونکہ یہاں آپ ﷺ ہر عمل کے متعلق طریقہ بتا رہے ہیں۔ اگر فاتحہ اور سورت کی قرأت میں کوئی فرق ہوتا تو یہاں ضرور بیان کیا جاتا۔ چونکہ آپ ﷺ نے یہاں "قرأ"[1] کا صریح لفظ استعمال کیا ہے لہٰذا اس کا تقاضا یہی ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو۔ لہٰذا اس حکم کے متعلق یہ کہنا کہ صرف جہری نمازوں کے لیے ہے بعید ہے۔ اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ جب بھی امام پڑھے تم لوگ خاموش رہو۔)

احناف اپنے مسلک کے لیے دلیل کے طور پر حضرت ابوہریرہؓ کی وہ حدیث بھی پیش کرتے ہیں جو امام ترمذی نے ذکر کی ہے (حدیث ۲۷۳)۔ یہ حدیث حنفیہ کے مسلک پر صریح دلیل ہی نہیں بلکہ یہ بھی واضح کرتی ہے کہ اس واقعے کے بعد صحابۂ کرامؓ نے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قرأت ترک کر دی تھی۔ نیز اس حدیث میں یہ تاویل بھی ممکن نہیں کہ سورت پڑھنے سے منع کیا گیا ہے نہ کہ فاتحہ سے، کیونکہ اس میں امام کے پیچھے نہ پڑھنے کی علت بھی بیان کی گئی ہے کہ اس سے منازعہ ہوتا ہے یعنی امام کش مکش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جس طرح یہ علت سورۂ پڑھنے میں پائی جاتی ہے بالکل اسی طرح فاتحہ پڑھنے میں بھی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔ لیکن امام ترمذیؒ اس حدیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے مروی ہے کہ انہوں نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے متعلق فرمایا "**اِقرأ بها في نفسك**" تم اسے دل میں پڑھو۔ جہاں تک اس قول کا تعلق ہے تو یہ حضرت ابوہریرہؓ کا اپنا اجتہاد ہے کیونکہ یہ بات

---

[1] ...... قراء پڑھنے کے معنی میں آتا ہے۔ (مترجم)

انہوں نے کسی سائل کے جواب میں فرمائی ہے اور صحابہ کا اجتہاد، موضوع احادیث کے مقابلے میں حجت نہیں ہوتا، پھر بعض حضرات اس کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ ''فی نفسہ'' کا محاورہ انفرادیت پر بھی محمول ہوتا ہے۔ لہٰذا اس توجیہ کے مطابق اس کے معنی یہ ہوئے کہ جب تم اکیلے ہو تو فاتحہ پڑھا کرو۔

حنفیہ کی چوتھی دلیل حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو اس کے لیے امام کی قرأت ہی کافی ہے''۔ یہ حدیث صحیح بھی ہے اور صریح بھی کیوں کہ اس میں یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے۔ مزید یہ کہ اس میں فاتحہ اور سورت کی قرأت میں کوئی تفریق نہیں کی گئی۔ لہٰذا جس طرح سورۃ کی قرأت کافی ہے اسی طرح سورۂ فاتحہ کی قرأت بھی کافی ہے۔ حاصل یہ کہ مقتدی کا قرأت کو ترک کرنا اس حدیث کے ضمن میں نہیں آتا کہ جو شخص فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ پھر صحابۂ کرامؓ کا مسلک اور معمول بھی حنفیہ ہی کے مسلک کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ علامہ عینیؒ ''عمدۃ القاری'' میں تقریباً اسّی صحابۂ کرام کا امام کی اقتداء میں قرأت نہ کرنے کا مسلک نقل کرتے ہیں جن میں خلفائے اربعہؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت جابرؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی شامل ہیں۔ یہ تمام آثار مع اسانید مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ اور الطحاوی میں مذکور ہیں۔ (۱)

جہاں تک امام شافعی اور امام کے پیچھے قرأت کرنے والوں کے استدلال کا تعلق ہے ان کی سب سے قابل اعتماد دلیل حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث نمبر ۲۷۲ ہے، یہ حدیث اگرچہ ان حضرات کے مسلک پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے۔ لیکن یہ حدیث صحیح نہیں کیوں کہ امام احمد، حافظ ابن عبدالبر اور بعض دوسرے محدثین اسے معلول کہتے ہیں۔ ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ یہ حدیث تین طریقوں سے مروی ہے۔ کسی راوی نے وہم اور غلطی سے پہلی دو روایتوں کو خلط ملط کر کے یہ تیسری روایت بنا دی ہے جو امام ترمذی نے ذکر کی ہے۔ علماء محدثین اس وہم کی ذمہ داری مکحول پر ڈالتے ہیں۔ اس وہم کی پوری تفصیل علامہ ابن تیمیہ نے فتاویٰ میں ذکر کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (مترجم)

باب ۲۲۹۔ مَاجَآءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ

۲۷۴۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراهیم عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

باب ۲۲۹۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۲۷۴۔ عبداللہ بن حسن اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اور وہ اپنی دادی فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود شریف پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے ''**رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک**'' (ترجمہ: اے اللہ میری مغفرت فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے نکلتے تو بھی درود شریف پڑھتے ور فرماتے ''رب اغفرلی ذنوبی و افتح لی ابواب فضلك'' (ترجمہ: اے اللہ میری مغفرت فرما اور میرے لئے اپنے

---

(۱) یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ احناف کے مسلک پر دلالت کرنے والی احادیث و آثار صحابہ کا احصاء یہاں ممکن نہیں۔ لہٰذا اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے چند دلائل پیش کیے گئے ہیں۔

فضل کے دروازے کھول دے)۔

علی بن حجر کہتے ہیں کہ اسماعیل بن ابراہیم نے مجھ سے کہا کہ پھر میں نے مکہ میں عبداللہ بن حسن سے ملاقات کی اور اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: جب آپ داخل ہوتے تو فرماتے ''رب افتح لی ابواب رحمتک'' اور جب نکلتے تو فرماتے ''رب افتح لی ابواب فضلک'' اس باب میں ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں فاطمہؓ کی حدیث حسن ہے اس کی سند متصل نہیں کیوں کہ فاطمہ بنت حسینؓ، فاطمہ کبریٰ کو نہ پاسکیں۔ حضرت فاطمہؓ، نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد صرف چند ماہ زندہ رہیں۔

باب ۲۳۰۔ مَاجَآءَ إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

باب ۲۳۰۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے۔

۲۷۵ ـ حدثنا قتيبة بن سعيد نا مالك بن انس عن عامر بن عبدالله ابن الزبير عن عمرو بن سُلَيْم الزُّرَقِي عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ

۲۷۵۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔

اس باب میں جابرؓ، ابوامامہؓ، ابوہریرہؓ، ابوذرؓ اور کعب بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوقتادہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عجلان اور کئی راویوں نے اس حدیث کو عامر بن عبداللہ بن زبیرؓ سے مالک بن انس کی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔ سہیل بن ابی صالح اس حدیث کو عامر بن عبداللہ بن زبیر سے وہ عمرو بن سلیم سے وہ جابر بن عبداللہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے صحیح حدیث ابوقتادہؓ کی ہے اور اسی پر ہمارے اصحاب کا عمل ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا اس کے لیے مستحب ہے بشرطیکہ اسے کوئی عذر نہ ہو۔ علی بن مدینی کہتے ہیں سہیل بن ابی صالح کی حدیث غلط ہے۔ مجھے اس کی خبر اسحاق بن ابراہیم نے علی بن مدینی کے حوالے سے دی ہے۔

باب ۲۳۱۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

باب ۲۳۱۔ مقبرے اور حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے۔

۲۷۶ ـ حدثنا ابن ابى عمرو ابوعمّار الحسين بن حريث قالا نا عبدالعزيز بن محمد عن عمرو بن يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

۲۷۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقبرے اور حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے۔

اس باب میں علیؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوہریرہؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوامامہؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حضرات روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے پوری زمین مسجد اور پاک کرنے والی کر دی گئی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث عبدالعزیز بن محمد سے دو طریق سے مروی ہے۔ بعض نے اس میں ابوسعیدؓ کا ذکر کیا ہے اور بعض نے نہیں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔

سفیان ثوری، عمرو بن یحیٰی سے وہ اپنے والد سے وہ ابوسعید سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن اسحاق اسے عمرو بن یحیٰی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ ان کی اکثر روایات ابوسعید کے واسطے سے منقول ہیں۔ لیکن انہوں نے ابوسعید کا ذکر نہیں کیا گویا کہ ثوری کی عمرو بن یحیٰی سے، ان کی اپنے والد سے اور ان کی آنحضرت ﷺ سے مروی حدیث اثبت اور اصح ہے۔

باب ۲۳۲۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ بُنْیَانِ الْمَسْجِدِ

باب ۲۳۲۔ مسجد بنانے کی فضیلت۔

۲۷۷ ۔ حدثنا بندار نا ابوبكر الحنفي نا عبدالحميد بن جعفر عن ابيه عن محمود بن لَبِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ

۲۷۷۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اسی کی مثل گھر بنائیں گے۔

اس باب میں ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ، ام حبیبہؓ، ابوذرؓ، عمرو بن عبسہؓ، واثلہ بن اسقعؓ، ابوہریرہؓ اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عثمان حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ فرمایا: جس نے اللہ کے لیے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ نے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا۔ یہ حدیث قتیبہ بن سعید، نوح بن قیس سے وہ عبدالرحمٰن مولیٰ قیس سے وہ زیاد نمیری سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمود بن لبید نے رسول اللہ ﷺ کو پایا اور محمود بن ربیع نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے۔ یہ مدینہ کے دو چھوٹے بچے ہیں۔

باب ۲۳۳۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّتَّخَذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

باب ۲۳۳۔ قبر کے پاس مسجد بنانے کی کراہت۔

۲۷۸ ۔ حدثنا قتيبة نا عبدالوارث بن سعيد عن محمد بن جحادة عن اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

۲۷۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی حدیث ابن عباس کو حسن صحیح کہتے ہیں۔

باب ۲۳٤۔ مَاجَآءَ فِی النَّوْمِ فِی الْمَسْجِدِ

باب ۲۳۴۔ مسجد میں سونا

۲۷۹ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهري عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ

۲۷۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔ جب کہ ہم جوان تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں مسجدوں کو سونے اور قیلولہ کرنے کی جگہ نہ بناؤ۔ اہل علم کی ایک جماعت ابن عباسؓ کے قول پر عمل پیرا ہے

باب ۲۳۵ ۔ مَاجَآءَ فِیُ کَرَاهِیَةِ الْبَیْعِ وَالشِّرَآءِ وَاِنُشَادِ الضَّالَةِ وَ الشِّعْرِفِی الْمَسْجِدِ

باب ۲۳۵۔ مسجد میں خرید فروخت کرنا، گم شدہ چیزوں کے متعلق پوچھ گچھ کرنا اور شعر کہنا مکروہ ہے۔

۲۸۰ ۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عَنُ عَمْرِو بُنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَیْعِ وَالشِّرَآءِ فِیْهِ وَ اَنْ یَّتَحَلَّقَ النَّاسُ فِیْهِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

۲۸۰۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں شعر کہنے، خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

اس باب میں بریدہؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث حسن ہے اور عمرو بن شعیب، عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں میں نے احمد اور اسحاق وغیرہ کو اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے سنا۔ اور شعیب بن محمد کو عبداللہ بن عمرو سے سماع ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جس نے عمرو بن شعیب میں کلام کیا ہے اس نے اس لیے انہیں ضعیف کہا ہے کہ وہ اپنے دادا کی کتاب سے نقل کرتے تھے گویا کہ انہوں نے یہ احادیث اپنے دادا سے نہیں سنیں۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے۔ علماء کی ایک جماعت مسجد میں خرید و فروخت کرنے کو مکروہ کہتی ہے۔ یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ بعض تابعین اس کی اجازت دیتے ہیں حضور اکرم ﷺ سے مروی کئی احادیث سے مسجد میں اشعار کہنے کی اجازت ثابت ہے۔

باب ۲۳۶ ۔ مَاجَآءَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی

باب ۲۳۶۔ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔

۲۸۱ ۔ حدثنا قتيبة نا حاتم بن اسمٰعیل عن انيس بن ابی یحیی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ قَالَ امْتَرٰی رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی فَقَالَ الْخُدْرِیُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُهُوَ مَسْجِدُ قُبَا فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا یَعْنِیْ مَسْجِدَهٗ وَفِیْ ذٰلِكَ خَیْرٌ كَثِیْرٌ

۲۸۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو خدرہ، اور بنو عمرو کے دو آدمیوں میں اس بات پر تکرار ہوگئی کہ وہ کون سی مسجد ہے جو تقویٰ پر بنی ہے۔ خدری نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے اور دوسرے نے کہا: وہ مسجد قباء ہے۔ چنانچہ وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی ہے یعنی آپ ﷺ کی مسجد۔ اور اس میں بہت خیر ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکر علی ابن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے یحیی بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ان میں کوئی حرج نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

باب ۲۳۷۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی مَسْجِدِ قُبَاءِ

۲۸۲ ۔ حدثنا محمد بن العلاء ابو کریب و سفیان بن و کیع قالا نا ابو اسامة عن عبدالحمید بْنِ جَعْفَرٍ نَا اَبِی الْاَبْرَدِ مَوْلٰی بَنِی خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَیْدَ ابْنَ ظَهِیْرِ الْاَنْصَارِیَّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوۃُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ کَعُمْرَۃٍ

باب ۲۳۷۔ مسجد قباء میں نماز پڑھنا

۲۸۲۔ ابو ابرد مولیٰ بنی خطمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد قباء میں نماز پڑھنا اس طرح ہے کہ جیسے کسی نے عمرہ ادا کیا۔

اس باب میں سہیل بن حنیفؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیثِ اُسیدؓ حسن غریب ہے اور ہمیں علم نہیں کہ اسید بن ظہیر کی اس کے علاوہ کوئی حدیث صحیح ہو اور اسے بھی ابو اسامہ کی عبدالحمید بن جعفر سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابو ابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

باب ۲۳۸۔ مَاجَآءَ فِیْ اَیِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ

۲۸۳ ۔ حدثنا الانصاری نامعن نامالك ح وثنا قتیبة عن مالك عن زید بن رباح عن ابی عبیدالله بن ابی عبدالله الْاَغر عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰه الاغر عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

باب ۲۳۸۔ مساجد کے درمیان فضیلت۔

۲۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجے بہتر ہے۔ سوائے مسجد حرام کے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبداللہ کے بجائے زید بن رباح کا ذکر کیا ہے وہ ابو عبداللہ اغر سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبداللہ اغر کا نام سلمان۔ یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کئی سندوں سے مروی ہے۔ اس باب میں علیؓ، میمونہؓ، ابو سعیدؓ، جبیر بن مطعمؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، ابن عمرؓ اور ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۴ ۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن عبدالملك بن عمیر عن قَزْعَةَ مِنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی

۲۸۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کے لئے (زیارت کی غرض سے) سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام (بیت اللہ) میری مسجد (مسجد نبوی ﷺ) اور مسجد اقصیٰ۔

امام ترمذی اسے حسن صحیح کہتے ہیں۔

باب ۲۳۹۔ مَاجَآءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

۲۸۵ ۔ حدثنا محمد بن عبدالملك ابن

باب ۲۳۹۔ مسجد کی طرف جانے سے متعلق

۲۸۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ابی الشوارب نایزید بن زریع نا معمر عن الزهری عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

فرمایا: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (مسجد کی طرف) دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون کے ساتھ آؤ پس (جماعت میں) جو ملے پڑھو۔ اور جو نکل جائے اسے پورا کرو۔

اس باب میں ابو قتادہؓ، ابی بن کعبؓ ابو سعیدؓ، زید بن ثابتؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں مسجد کی طرف جانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو جلدی چلے بلکہ بعض کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ دوڑتے ہوئے جاتے تھے جب کہ بعض حضرات جلدی کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک آہستہ اور وقار کے ساتھ جانا بہتر ہے۔ یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس مسئلے میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث پر عمل کیا جائے۔ اسحاق کا کہنا ہے کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسن بن علی خلال، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سعید بن مسیّب سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے ابو سلمہؓ کی حدیث کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح عبدالرزاق، سعید بن مسیّب سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی عمر بھی سفیان سے وہ زہری سے وہ سعید بن مسیّب سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

باب ۲۴۰ ـ مَاجَآءَ فِی الْقُعُوْدِ فِی الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

باب ۲۴۰۔ نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت۔

۲۸۶ ـ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا معمر عن همام بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا دَامَ یَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِی الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ یُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ یَااَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ فُسَآءٌ اَوْضُرَاطٌ

۲۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب تک کسی نماز کا انتظار کرتا ہے گویا کہ وہ اس وقت تک نماز ہی میں (مشغول) ہے اور فرشتے اس کے لئے اس وقت تک یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اسے حدث نہیں ہو جاتا "**اللّٰهم اغفر له اللّٰهم ارحمه**" (اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما) اس پر حضر موت کے ایک شخص نے عرض کیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدث کیا ہے؟ پس انہوں نے فرمایا ہوا کا اخراج ہے خواہ آواز سے ہو یا بغیر آواز۔

اس باب میں حضرت علیؓ، ابو سعیدؓ، انسؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔

توضیح: یہ فضیلت ہر قسم کے نماز کے انتظار کے لیے ہے خواہ وہ انتظار مسجد کے اندر ہو یا باہر۔ (مترجم)

باب ۲۴۱ ـ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْخُمْرَةِ

باب ۲۴۱۔ چٹائی پر نماز پڑھنا۔(۱)

(۱) یہاں امام ترمذی نے تین باب مسلسل قائم کیے ہیں چنانچہ "خمرہ" اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا کھجور کا ہو۔ "حصیر" اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں کھجور کے ہوں۔ جب کہ کچھ حضرات یہ بھی کہتے ہیں "خمرہ" چھوٹی چٹائی اور "حصیر" بڑی چٹائی کو کہتے ہیں۔ اور "بساط" ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے۔ (مترجم)

۲۸۷ ۔ حدثنا قتیبة نا ابوالأحوص عن سماك بن حرب عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ

۲۸۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں ام حبیبہؓ، ابن عمرؓ، ام سلمہؓ، عائشہؓ، میمونہؓ اور ام کلثومؓ بنت ابوسلمہؓ بن عبدالاسد سے بھی روایت ہے۔ ان کو نبی کریم ﷺ سے سماع نہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ بعض اہل علم کا قول ہے۔ احمد اور اسحاق کہتے ہیں: حضور اکرم ﷺ کا چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ''خمرہ'' چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

باب ۲۴۲ ۔ مَاجَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب ۲۴۲۔ بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا

۲۸۸ ۔ حدثنا نصر بن علی نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابی سفيان عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى حَصِيْرٍ

۲۸۸۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بڑی چٹائی پر نماز پڑھی۔

اس باب میں انسؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن ہے اور اس پر اکثر اہلِ علم کا عمل ہے جب کہ علماء کی ایک جماعت زمین پر نماز پڑھنے کو مستحب کہتی ہے۔

باب ۲۴۳ ۔ مَاجَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ

باب ۲۴۳۔ بساط پر نماز پڑھنا

۲۸۹ ۔ حدثنا هناد نا وكيع عن شعبة عن ابی التياح الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى كَانَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ

۲۸۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے خوش طبعی کرتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابوعمیر نغیر نے کیا کیا؟ (۱) پھر ہمارا بچھونا دھویا گیا اور آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر صحابہ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ قالین یا چٹائی وغیرہ پر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

باب ۲۴۴ ۔ مَاجَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِيْطَانِ

باب ۲۴۴۔ باغوں میں نماز پڑھنا

۲۹۰ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد نا الحسن بن ابی جعفر عن ابی الزبير عن ابی الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ

۲۹۰۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باغ میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: حیطان کے معنی باغ کے ہیں۔

---

(۱) ''نغیر'' نغر کی تصغیر ہے۔ یہ چڑیا کی طرح چھوٹا سا پرندہ ہوتا ہے اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں معاذؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے حسن بن ابوجعفر کی روایت کے علاوہ کسی اور روایت سے نہیں جانتے۔ حسن بن ابوجعفر کو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

باب ۲۴۵۔ مَاجَآءَ فِی سُتْرَةِ الْمُصَلِّیْ

باب ۲۴۵۔ نمازی کے سُترے سے متعلق

۲۹۱ ۔ حدثنا قتیبة وھناد قالانا ابو الاحوص عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلَ مُؤْخَرَةِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِیْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَآءِ ذٰلِكَ

۲۹۱۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھے اور کسی کے اس کے آگے سے گزرنے کی پرواہ نہ کرے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، سہل بن ابی حثمہؓ، ابن عمرؓ، سبرہ بن معبدؓ، ابوجحیفہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث طلحہ حسن صحیح ہے اور اہلِ علم اسی پر عمل پیرا ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امام کا سُترہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے لیے کافی ہے۔

باب ۲۴۶۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

باب ۲۴۶۔ نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے۔

۲۹۲ ۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَبْنَ خَالِدِ الْجُھَنِیَّ اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ جُھَیْمٍ یَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوْ جُھَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَھْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً

۲۹۲۔ بُسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے (کسی شخص کو) ابو جہیم کے پاس بھیجا تاکہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کا حکم معلوم کر سکیں۔ ابوجہیم نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس فعل پر کیا عذاب ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے پر ترجیح دے۔ ابو النضر کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں چالیس دن کہا، مہینے کہا یا چالیس سال۔

اس باب میں ابوسعید خدریؓ، ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوجہیم کی حدیث حسن صحیح ہے۔ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے سو سال تک کھڑے ہو کر انتظار کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے نماز پڑھتے ہوئے سامنے سے گزرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

باب ۲۴۷۔ مَاجَآءَ اَنَّهٗ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ

باب ۲۴۷۔ نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتی۔

۲۹۳۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نایزید بن زُریع نا معمر عن الزھری عن

۲۹۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں فضل کے ساتھ گدھی پر سوار تھا۔ ہم لوگ منیٰ میں پہنچے تو آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ رضی

عبید اللہ بن عَبْدِاللّٰہ بْنِ عُتْبَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ

اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے ہم اترے اور صف میں مل گئے۔ گدھی ان کے (نمازیوں کے) آگے پھرنے لگی اور اس سے نماز نہیں ٹوٹی۔

اس باب میں عائشہؓ، فضل بن عباسؓ اور ابنِ عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابنِ عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ، تابعین اور بعد کے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے یہ حضرات کہتے ہیں کہ نماز کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی۔ یہ سفیان ثوری اور امام شافعی کا بھی قول ہے۔

باب ۲۴۸۔ مَاجَاءَ اَنَّهٗ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

باب ۲۴۸۔ نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی۔

۲۹۴۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا یونس ومنصور بن زاذان عن حمید بُنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْكَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ فَمَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا اَخِيْ سَاَلْتَنِيْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ

۲۹۴۔ حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں میں نے ابوذر سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر یا فرمایا، درمیانی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کالے کتے، گدھے یا عورت کے گزرنے سے ٹوٹ جائے گی میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کالے اور سفید یا سرخ کی کیا قید ہے تو فرمایا: بھائی تم نے مجھ پر ایسا ہی سوال کیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، حکم غفاریؓ، ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوذرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں ان کا کہنا ہے: عورت، گدھے یا کالے کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ کالے کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جب کہ گدھے اور عورت کے بارے میں میرے ہاں کچھ تفصیل ہے۔ اسحاق کہتے ہیں کہ سوائے کالے کتے کے کسی چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

توضیح: جمہور اس مسلک پر عمل پیرا ہیں کہ نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتی ان کا استدلال حدیث نمبر ۲۹۳ سے ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حدیث نمبر ۲۹۴ میں قطع سے مراد نماز کا فاسد ہونا نہیں بلکہ خشوع وخضوع کا ختم ہونا ہے۔ کیوں کہ ان تینوں چیزوں میں شیطانی اثرات کا دخل ہے۔ (مترجم)

باب ۲۴۹۔ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب ۲۴۹۔ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۲۹۵۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن هشام هو ابن عروة

۲۹۵۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَبْنِ اَبِیْ سَلْمَةَ اَنَّهٗ رَآٰ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلاً فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، جابرؓ، سلمہ بن اکوعؓ، انسؓ، عمرو بن اسیدؓ، ابوسعیدؓ، کیسانؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ، ام ہانیؓ، عمار بن یاسرؓ طلق بن علیؓ، اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں عمر بن سلمہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ، تابعین اور ان کے بعد اکثر علماء کا عمل ہے کہ: ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ دو کپڑوں میں نماز پڑھے۔

باب ۲۵۰۔ فِیْ اِبْتِدَاءِ الْقِبْلَةَ

باب ۲۵۰۔ قبلے کی ابتداء کے متعلق

۲۹۶۔ حدثنا هناد نا وکیع عن اسرائیل عن اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ صَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُحِبُّ اَنْ یُّوَجَّهَ اِلَی الْکَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّهَ اِلَی الْکَعْبَةِ وَکَانَ یُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰی رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰی قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُکُوْعٌ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ یَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَنَّهٗ قَدْ وَجَّهَ اِلَی الْکَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُکُوْعٌ

۲۹۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے، ان کی چاہت یہ تھی کہ کعبہ کی طرف پڑھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "قدنریٰ تقلب سے شطرالمسجد الحرام" تک۔ لہٰذا آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف رخ کرلیا جسے وہ پسند کرتے تھے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اور پھر انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو رکوع میں تھے، ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا تو اس نے کہا: کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ پھیرلیا۔ راوی کہتے ہیں اس پر ان لوگوں نے رکوع ہی میں اپنے رخ پھیر لئے۔

آیت کے معنی یہ ہیں (ہم آپ ﷺ کے منہ کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں اس لیے ہم آپ ﷺ کو اسی قبلے کی طرف متوجہ کردیں گے جس میں آپ کی مرضی ہے۔ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، عمارہ بن اوسؓ، عمرو بن عوف مزنیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں براءؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اسے سفیان ثوری بھی ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں، ہناد، وکیع سے وہ سفیان سے اور وہ عبداللہ بن دینار سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: وہ لوگ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۲۵۱۔ مَاجَآءَ اَنَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

باب ۲۵۱۔ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

۲۹۷۔ حدثنا محمد بن ابی معشر نا ابی عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

۲۹۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرق اور مغرب کے درمیان کا پورا حصہ قبلہ ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

یحییٰ بن موسیٰ بھی محمد بن ابومعشر سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث انہی سے کئی طرق سے مروی ہے۔بعض علماء ابومعشر کے حافظے میں کلام کرتے ہیں۔ان کا نام نجیح مولیٰ بنی ہاشم ہے۔امام بخاری ان سے روایت نہیں کرتے جب کہ کچھ حضرات روایت کرتے ہیں۔بخاری کے نزدیک عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے مروی حدیث ابومعشر کی حدیث سے اقدس اور اصح ہے۔عثمان سعید مقبری سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔حسن بن بکر مروزی، معلیٰ بن منصور سے وہ عبداللہ بن جعفر مخرمی سے وہ عثمان بن محمد اخنسی سے وہ سعید مقبری سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔عبداللہ بن جعفر مخرمی اس لیے کہا گیا کہ یہ مسور بن مخرمہ کی اولاد میں سے ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور کئی صحابہ سے مروی ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ان میں عمر بن خطابؓ، علی بن ابی طالبؓ اور ابن عباسؓ شامل ہیں۔ابن عمر فرماتے ہیں اگر مغرب تمہارے دائیں ہاتھ اور مشرق بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو اگر تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو درمیان میں قبلہ ہے۔ابن مبارک کہتے ہیں۔مشرق اور مغرب کے درمیان قبلے کا حکم اہلِ مشرق کے لیے ہے۔ان کے نزدیک اہل مرو[1] کو بائیں طرف جھکنا چاہیے۔

توضیح: یہ حکم اہل مدینہ کے لیے ہے کیوں کہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے۔(مترجم)

باب ۲۵۲ ـ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

باب ۲۵۲۔ جو شخص اندھیرے میں قبلے کی طرف منہ کیے بغیر نماز پڑھ لے۔

۲۹۸ ـ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا اشعث بن سعيد السَّمَّان عن عاصم بن عُبَيْدِاللّٰه عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِبْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط

۲۹۸۔حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ہم ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اندھیری رات میں سفر کر رہے تھے اور قبلے کا رُخ نہیں جانتے تھے چنانچہ ہر شخص نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے اس واقعے کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی **"فاینما تولوا فثم وجه اللّٰه"** (ترجمہ: تم جس طرف بھی منہ کرو اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کی اسناد قوی نہیں کیوں کہ اسے ہم اشعث سمان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔اور اشعث بن سعید ابوربیع سمان حدیث میں ضعیف ہیں۔اکثر اہلِ علم کا یہی مسلک ہے کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اندھیرے میں قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھ لے، پھر نماز پڑھ لینے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھی ہے تو اس کی نماز جائز ہے یعنی ہوگئی یہ سفیان ثوری، ابنِ مبارک، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

---

(۱) یہ ایک شہر کا نام ہے۔(مترجم)

باب ۲۵۳۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ مَا یُصَلّٰی اِلَیْهِ وَفِیْهِ

باب ۲۵۳۔ جس چیز میں یا جس کی طرف نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۲۹۹۔ حدثنا محمود بن غیلان حدثنا المقرئ قال نا یحییٰ بن ایوب عن زید ابن جبیرة عن داؤد بن الْحُصَیْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّصَلّٰی فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَھْرِ بَیْتِ اللّٰهِ

۲۹۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا: بیت الخلاء میں، مذبح خانے میں، قبر پر، راستے میں، حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور بیت اللہ کی چھت پر۔

علی بن حجر، سوید بن عبدالعزیز سے وہ زید بن جبیرہ سے وہ داؤد بن حصین سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے اسی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں اس باب میں ابو مرثدؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث کی اسناد قوی نہیں۔ زید بن جبیرہ کے حفظ میں کلام ہے۔ لیث بن سعد بھی اس حدیث کو عبداللہ بن عمر عمری سے روایت کرتے ہیں، وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ عمر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے (اسی کے مثل) روایت کرتے ہیں۔

ابن عمرؓ کی حدیث لیث بن سعد کی حدیث سے اشبہ اور اصح ہے۔ عبداللہ بن عمر عمری کو محدثین حافظے کی وجہ سے ضعیف کہتے ہیں جن میں یحییٰ بن سعید قطان بھی شامل ہیں۔

باب ۲۵۴۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَ اَعْطَانِ الْاِبِلِ

باب ۲۵۴۔ بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا۔

۳۰۰۔ حدثنا ابو کریب نا یحیی بن ادم عن ابی بکر بن عیاش عن ھشام عن ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ

۳۰۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو، اور اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نہ پڑھو۔

ابو کریب، یحییٰ بن آدم سے وہ ابو بکر بن عیاش، وہ ابو حصین سے وہ ابو صالح سے، وہ ابو ہریرہؓ سے، اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں جابر بن سمرہؓ، براءؓ، سبرہؓ بن معبد الجہنی، عبداللہ بن مغفلؓ ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب اسی پر عمل کرتے ہیں۔ یہی قول احمد اور اسحاق کا بھی ہے۔ ابو حصین کی ابو صالح سے بواسطہ ابو ہریرہؓ، حضور اکرم ﷺ سے مروی حدیث غریب ہے اور اسے اسرائیل نے ابو حصین سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے موقوف روایت کیا ہے نہ کہ مرفوع۔ ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید سے، وہ شعبہ سے وہ ابو تیاح ضبعی سے اور وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو تیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

باب ۲۵۵۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الدَّابَةِ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ بِهٖ

باب ۲۵۵۔ سواری پر نماز پڑھنا باوجودیکہ وہ (قبلہ کی طرف نہ ہو) پھرتی رہے۔

۳۰۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع ویحیی بن ادم قالا نا سفیان عن اَبِی الزُّبَیرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی حَاجَةٍ فَجِئْتُهٗ وَهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ نَحْوَالْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّکُوْعِ

۳۰۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا جب میں واپس آیا تو آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف نماز پڑھ رہے تھے، اور سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔

اس باب میں انسؓ، ابن عمرؓ ابوسعیدؓ اور عامر بن ربیعہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور راویوں نے انہی سے نقل کی ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں اختلاف کا علم نہیں۔ یہی علماء کا قول ہے کہ نفل نماز سواری پر پڑھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ وہ قبلہ رخ ہو یا نہ ہو۔

باب ۲۵۶۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی الرَّاحِلَةِ

باب ۲۵۶۔ سواری کی طرف نماز پڑھنا

۳۰۲۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابو خالد الاحمر عن عبید اللّٰه ابن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِلٰی بَعِیْرِهٖ اَوْرَاحِلَتِهٖ وَ کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَیْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ

۳۰۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اونٹ یا فرمایا سواری کی طرف نماز پڑھی اور آپ ﷺ اپنی سواری پر بھی نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا رُخ کسی بھی طرف ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی بعض علماء کا قول ہے کہ اونٹ کو سُترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

باب ۲۵۷۔ مَاجَآءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَاُوْا بِالْعَشَآءِ

باب ۲۵۷۔ نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو جائے اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے۔

۳۰۳۔ حدثنا قتیبة ناسفیان بن عیینة عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَاُوْا بِالْعَشَآءِ

۳۰۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس حدیث کو جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کھانا حاضر ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو کھانا پہلے کھالو۔

اس باب میں عائشہؓ، ابن عمرؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ جیسے کہ ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابن عمر کا اسی پر عمل ہے احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ کھانا پہلے کھائے اگرچہ جماعت نکل جائے۔ میں نے جارود کو وکیع کے حوالے سے اس حدیث کے متعلق کہتے ہوئے سنا کہ اگر کھانے کے خراب ہونے کا ڈر ہو تب کھانا پہلے کھائے۔ لیکن جس مسلک پر بعض صحابہ وغیرہ کا عمل ہے زیادہ پیروی کے لائق ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو اس کا دل کسی چیز کی وجہ سے مشغول نہ ہو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہم نماز کے لیے اس وقت تک نہیں کھڑے ہوتے جب تک ہمارا دل کسی اور چیز میں لگا ہوا ہو۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کھانا لگ جائے اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں ابن عمرؓ نے امام کی قرأت سنتے ہوئے بھی کھانا کھایا۔ ہمیں اس کی خبر ہناد نے دی وہ عبدہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

باب ۲۵۸۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلوٰۃِ عِنْدَ النُّعَاسِ

۳۰۴۔ حدثنا هارون بن اسحٰق الهمداني نا عبدة بن سليمان الكلابي عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْ قُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ فَلَعَلَّهٗ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ

باب ۲۵۸۔ اُونگھتے وقت نماز پڑھنا۔

۳۰۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اونگھنے لگے تو جا کر سوئے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے۔ کیوں کہ اگر تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنے کی نیت کرے اور اپنے آپ کو گالیاں دینے لگے۔

اس باب میں انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے

باب ۲۵۹۔ مَاجَآءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

۳۰۵۔ حدثنا هنادو محمود بن غيلان قالا نا وكيع عن ابان بن يزيد العطار عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاتِيْنَا فِيْ مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلوٰةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ

باب ۲۵۹۔ جو کسی کی ملاقات کے لئے جائے وہ ان کی امامت نہ کرے۔

۳۰۵۔ بدیل بن میسرہ عقیلی، ابو عطیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: مالک بن حویرث ہماری نماز پڑھنے کی جگہ پر ہمارے پاس آیا کرتے اور ہمیں احادیث سناتے چنانچہ ایک روز نماز کا وقت ہوگیا۔ ہم نے ان سے کہا: آپ نماز پڑھائیے۔ انہوں نے کہا: تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تاکہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیوں امامت نہیں کررہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ جو کسی قوم کی زیارت کے لئے جائے ان کی امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی نماز پڑھائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ وغیرہ میں سے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ صاحب منزل امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں اگر صاحب منزل (صاحب خانہ) اجازت دے دیں تو کوئی مضائقہ نہیں کہ امامت کرائے۔ اسحاق بھی مالک بن حویرث کی حدیث پر عمل پیرا ہیں اور اس مسئلے میں شدت اختیار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر صاحب خانہ اجازت بھی دے دے تب بھی نماز نہ پڑھائے۔ اور اسی طرح اگر ان کی مسجد میں ان کی ملاقات کے لیے جائے تو بھی نماز نہ پڑھائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے۔

باب ۲۶۰۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّخُصَّ الْاِمَامُ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ

۳۰۶۔ حدثنا علي بن حجرنا اسمٰعيل بن عياش قال حدثني حبيب بن صالح عن يزيد بن شريح عن ابی حی الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ

باب ۲۶۰۔ امام کا دعا کے لئے خود کو مخصوص کرنا مکروہ ہے۔

۳۰۶۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لئے اجازت لینے سے پہلے اس کے گھر میں جھانکنا حلال نہیں۔ اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا کہ وہ اس گھر میں داخل ہوگیا اور کوئی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ اَنْ یَّنْظُرَ فِیْ جَوْفِ بَیْتِ امْرِیءٍ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا یَؤُمَّ قَوْمًا فَیَخُصَّ نَفْسَهٗ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا یَقُوْمَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ

شخص، کسی کی امامت کرتے ہوئے ان لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لئے دعا مخصوص نہ کرے اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان سے خیانت کی او نماز میں تقاضۂ حاجت (پیشاب پاخانہ) کو روک کر کھڑا نہ ہو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ثوبانؓ کی حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث معاویہ بن صار سے بھی مروی ہے وہ سفر بن نسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابوامامہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث یز بن شریح سے بھی مروی ہے۔ وہ ابوہریرہؓ اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں یزید بن شریح کی حدیث ابوحی موذن کی ثوبانؓ سے مروی حدیث سے اسناد کے اعتبار سے اجود اور مشہور ہے۔

باب ۲۶۱ ۔ مَاجَآءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ

باب ۲۶۱۔ جو شخص مقتدیوں کے نہ چاہتے ہوئے بھی امامت کرے۔

۳۰۷۔ حدثنا عبدالاعلی بن واصل الکوفی نا محمد بن قاسم الاسدی عن الفضل بن دَاهِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَ رَجُلٌ سَمِعَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ یُجِبْ

۳۰۷۔ حضرت حسن، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ک رسول اللہ ﷺ نے تین شخصوں پر لعنت بھیجی ہے۔ جو مقتدیوں کے ن چاہتے ہوئے بھی امامت کرے، اور وہ عورت جو اپنے خاوند ک ناراضگی میں رات گزارے اور وہ شخص جو ''حی علی الفلاح'' سنے او جماعت کے لئے نہ آئے۔

اس باب میں ابن عباسؓ، طلحہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں انسؓ کی حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ یہ حسن نے رسول اللہ ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے اور انہیں ضعیف کہتے ہیں یہ حافظ نہیں ہیں۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک مقتدیوں کے نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی امامت کرنا مکروہ ہے لیکن اگر امام ظالم نہ ہو تو گناہ اسی پر ہوگا جو اس کی امامت کو پسند نہیں کرے گا۔ احمد اور اسحاق اس مسئلے میں کہتے ہیں کہ اگر ایک یا دو تین شخص نہ چاہتے ہوں تو امامت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں یہاں تک کہ اکثریت اس سے بیزار ہو۔ ہناد، جریر سے وہ منصور سے وہ ہلال بن یساف سے وہ زیاد بن ابوجعد سے اور وہ عمرو بن حارث بن مصطلق سے روایت کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ ''سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں کے لیے ہے: عورت جو شوہر کی نافرمانی کرے اور وہ امام جو مقتدیوں کے ناراض ہونے کے باوجود امامت کرے'' جریر، منصور کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے امام کے متعلق پوچھا تو فرمایا: اس سے مراد ظالم امام ہے۔ اگر وہ سنت پر قائم ہو تو مقتدی گناہ گار ہوں گے یعنی جو اس کے بیزار ہوں گے۔

۳۰۸۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا علی بن الحسن نا الحسین بن واقد قَالَ نَا اَبُوْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۳۰۸۔ حضرت ابوغالب، ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) ایک فرار ہونے والا غلام یہاں تک

عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَ اِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

کہ واپس چلا جائے۔ دوسری وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے وہ امام جس کے مقتدی اس سے بیزار ہوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اور ابو غالب کا نام حزور ہے۔

باب ۲۶۲۔ مَاجَآءَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

باب ۲۶۲۔ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۳۰۹۔ حدثنا قتيبة نا الليث عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَ اِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ

۳۰۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سے گرے اور آپ ﷺ کو چوٹ آ گئی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: امام اس لئے یا فرمایا امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب رکوع سے اٹھے تو تم بھی اٹھو، جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھو۔

اس باب میں عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کا اسی حدیث پر عمل ہے جن میں جابر بن عبداللہؓ، اسید بن حضیرؓ اور ابو ہریرہؓ وغیرہ شامل ہیں۔ یہی امام احمد اور اسحاق کا قول ہے بعض علماء کہتے ہیں: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں گے تو نماز نہیں ہوگی۔ یہ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور شافعی کا قول ہے۔

مسئلہ: جمہور علماء جیسے امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام ابو یوسف، سفیان ثوری، ابو ثور اور امام بخاری کا مسلک یہ ہے کہ غیر معذور مقتدی، معذور امام (جو بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو) کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی ان حضرات کا استدلال قرآن کریم کی آیت "وقوموا للّٰہ قانتین" سے ہے (ترجمہ: اور کھڑے ہوا کرو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے۔ اس حکم سے معذور لوگ مستثنیٰ ہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے "لایکلف اللّٰہ نفساً" (ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔ چنانچہ غیر معذور لوگوں کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت ہے کیوں کہ قیام نماز فرض ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۲۶۳۔ مِنْهُ اَيْضًا

باب ۲۶۳۔ اسی سے متعلق

۳۱۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا شبابة عن شعبة عن نعيم بن ابى هند عن ابى وائل عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ مَرَضِهٖ

۳۱۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے اپنے مرض وفات میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

الَّذِی مَاتَ فِیهِ قَاعِدًا

امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو“۔ان سے یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ مرض میں نکلے اور ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔آپ ﷺ نے ان کے پہلو میں نماز پڑھی۔لوگ ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے اور ابوبکر حضور ﷺ کی ان سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن ابوزیاد نے روایت کی ہے وہ شبابہ بن سوار سے وہ محمد بن طلحہ سے وہ حمید سے وہ ثابت سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں ابوبکرؓ کے پیچھے کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھی۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔یحییٰ بن ایوب نے حمید سے اور انہوں نے حضرت انسؓ سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔اس کے علاوہ بھی کئی راوی اسے حمید سے اور وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں ثابت کا نام نہیں لاتے لیکن جس میں ثابت کا تذکرہ ہے وہ حدیث اصح ہے۔

باب ٢٦٤ ۔ مَاجَآءَ فِی الْاِمَامِ یَنْهَضُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ نَاسِیًا

٣١١ ۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا ابْنِ اَبِیْ لَیْلیٰ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ صَلّیٰ بِنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ سَلَّمَ ثُمَّ سجد سجدتی السهو وهو جالسٌ ثم حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِیْ فَعَلَ

باب ۲۶۴۔دو رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہو جانا۔

۳۱۱۔شعبی کہتے ہیں مغیرہ بن شعبہ نے ایک مرتبہ ہماری امامت کی اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے۔چنانچہ لوگوں نے ان سے تسبیح کہی اور انہوں نے لوگوں سے۔جب نماز پوری ہوئی تو سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا جب کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا، جیسا انہوں نے کیا۔

اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، سعدؓ اور عبداللہ بن بحینہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث کئی طرق سے انہی سے مروی ہے۔بعض لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔امام احمد ان کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ صدوق (سچے) ہیں لیکن میں ان سے اس لیے روایت نہیں کرتا کہ صحیح اور سقیم (ضعیف) میں پہچان نہیں رکھتے۔ان کے علاوہ بھی جو اس طرح کا ہو میں اس سے روایت نہیں کرتا۔یہ حدیث کئی طرق سے مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے۔سفیان جابر سے وہ مغیرہ بن شبیل سے وہ قیس بن ابی حازم سے اور وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔جابر جعفی کو بعض علماء ضعیف کہتے ہیں۔یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے ان سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے (تشہد سے پہلے) تو نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے۔بعض حضرات کہتے ہیں کہ سلام پھیرنے سے پہلے اور بعض کہتے ہیں کہ سلام پھیرنے کے بعد کرے۔جو حضرات سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنے کے قائل ہیں ان کی حدیث اصح ہے اسے زہری نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اور انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے روایت کیا ہے۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن، یزید بن ہارون سے وہ مسعودی سے اور وہ زیاد بن علاقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: مغیرہ بن شعبہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔جب دو رکعت پڑھ چکے تو بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے۔چنانچہ مقتدیوں نے تسبیح کی یعنی سبحان اللہ کہا تو انہیں بھی کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔جب نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا۔سجدہ سہو کے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مغیرہ بن شعبہ ہی سے کئی طرق سے مروی ہے۔

باب ٢٦٥ ۔ مَاجَآءَ فِی مِقدَارِ القُعُودِ فِی الرَّکعَتَینِ الاُولَیَینِ

باب ۲۶۵۔ قعدۂ اولیٰ کی مقدار۔

٣١٢ ۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد هو الطیالسی نا شعبة نا سعد بن ابراهیم قال سمعت اَبَا عُبَیدَةَ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الرَّکعَتَینِ الاُولَیَینِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضفِ قَالَ شُعبَةُ ثُمَّ حَرَّکَ سَعدٌ شَفَتَیهِ بِشَیءٍ فَاَقُولُ حَتّٰی یَقُومَ فَیَقُولُ حَتّٰی یَقُومَ

۳۱۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دو رکعتیں پڑھنے پر تشہد اول میں بیٹھتے تو گویا کہ وہ گرم پتھروں پر بیٹھے ہوں (یعنی جلدی سے اٹھے) شعبہ کہتے ہیں پھر سعد نے ہونٹ ہلائے اور کچھ کہا چنانچہ میں نے کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوتے تو سعد نے بھی کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ الا یہ کہ ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع نہیں۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ تشہد اول میں دیر نہ لگائی جائے اور تشہد اول کے علاوہ قعدہ اولیٰ میں کچھ نہ پڑھا جائے۔ مزید کہتے ہیں اگر تشہد کے علاوہ کچھ پڑھے تو سجدہ سہو کرے۔ شعبی وغیرہ۔ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

باب ٢٦٦ ۔ مَاجَآءَ فِی الاِشَارَةِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۲۶۶۔ نماز میں اشارہ کرنا۔

٣١٣ ۔ حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن بکیر بن عبدالله بن الاشج عن نابل صاحب العباء عن ابنِ عُمَرَ عَن صُهَیبٍ قَالَ مَرَرتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّی فَسَلَّمتُ عَلَیهِ فَرَدَّ اِلَیَّ اِشَارَةً وَّقَالَ لَا اَعلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِشَارَةً بِاَصبَعِهٖ

۳۱۳۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پاس سے گزرا تو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اشارے سے جواب دیا۔ راوی کو شک ہے۔ کہ شاید صہیب نے یہ بھی کہا کہ انگلی سے اشارہ کر کے جواب دیا۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

٣١٤ ۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا هشام بن سعد عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ قُلتُ لِبِلَالٍ کَیفَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَرُدُّ عَلَیهِم حِینَ کَانُوا یُسَلِّمُونَ عَلَیهِ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ کَانَ یُشِیرُ بِیَدِهٖ

۳۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ جب نماز میں ہوتے اور کوئی سلام کرتا تو کیسے جواب دیا کرتے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صہیب کی حدیث حسن ہے ہم اسے لیث کی بکیر سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: ''میں نے بلالؓ سے کہا: جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو مسجد بنو عمرو بن عوف میں نماز پڑھتے ہوئے سلام کرتے تو آپ ﷺ کس طرح جواب دیتے تھے۔ کہنے لگے: اشارہ کر دیتے تھے۔ میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس لئے کہ صہیبؓ کا قصہ بلالؓ کے قصے کے علاوہ ہے۔ اگر چہ ابن عمرؓ نے دونوں سے روایت کیا ہے۔ احتمال ہے کہ انہوں نے دونوں سے سنا ہو۔

باب ۲۶۷۔ مَاجَآءَ اَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَآءِ

باب ۲۶۷۔ مردوں کے لیے تسبیح (۱) اور عورتوں کے لیے تصفیق (۲) سے متعلق۔

۳۱۵۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَآءِ

۳۱۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کے لیے تسبیح اور عورتوں کے لیے تصفیق ہے (یعنی اگر امام بھول جائے تو اسے متنبہ کرنے کے لیے)

اس باب میں علیؓ، سہل بن سعدؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں ''میں حضور اکرم ﷺ سے جب اجازت مانگتا تو اگر آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو تسبیح کرتے'' امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۲۶۸۔ مَاجَآءَ فِى كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِى الصَّلٰوةِ

باب ۲۶۸۔ نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے۔

۳۱۶۔ حدثنا على بن حجر انا اسمعيل بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِى الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَااسْتَطَاعَ

۳۱۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز میں جمائی لینا شیطان سے ہے اگر کسی کو جمائی آئے تو منہ بند کر کے جہاں تک ہو سکے روکنے کی کوشش کرے۔

اس باب میں ابوسعید خدریؓ اور عدی بن ثابتؓ کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کی ایک جماعت نماز میں جمائی لینے کو مکروہ کہتی ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں میں کھنگار سے جمائی کو واپس کر دیتا ہوں۔

باب ۲۶۹۔ مَاجَآءَ اَنَّ الصَّلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ

باب ۲۶۹۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے۔

۳۱۷۔ حدثنا على بن حجر نا عيسى بن يونس نا الحسين المعلم عن عبدالله اِبْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّاهَا نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ

۳۱۷۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے متعلق سوال کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کھڑے ہو کر نماز پڑھے وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے اس کے لیے بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔

---

(۱) تسبیح کے معنی سبحان اللہ کہنا ہے۔ (مترجم)

(۲) تصفیق سے مراد یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو الٹے ہاتھ کی پشت پر مارا جائے۔ (مترجم)

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ اور سائب سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں عمران بن حصینؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بھی اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے لیکن وہ اس میں کہتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ اگر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے۔ اس حدیث کو ہناد، وکیع سے وہ ابراہیم بن طہمان سے اور وہ معلم سے اسی اسناد سے نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں ہم کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کے مثل بیان کی ہو۔ ابو اسامہ اور کئی راوی حسین بن معلم سے عیسیٰ بن یونس کی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث نفل نمازوں پر محمول ہے۔ محمد بن بشار ابن ابی عدی سے وہ اشعث بن عبدالملک سے اور وہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: نفل نماز چاہے تو کھڑے ہو کر پڑھے چاہے تو بیٹھ کر یا پھر لیٹ کر پڑھے۔ جب کہ مریض کی نماز کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ کہ اگر وہ بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بعض علماء کہتے ہیں کہ دائیں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے۔ اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ سیدھا لیٹ کر پاؤں قبلے کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے۔ سفیان ثوری اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں۔ ''جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لیے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے'' کہ یہ حدیث صحیح شخص کے لیے ہے جو معذور نہ ہو۔ جہاں تک مریض یا معذور آدمی کا تعلق ہے اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ بعض احادیث کا مضمون سفیان کے اس قول کے مطابق ہے۔

باب ۲۷۰۔ فِيمَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

باب ۲۷۰۔ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا۔

۳۱۸۔ حدثنا الانصاری نامعن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن السائب بن يزيد عن المطلب بن ابی وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا

۳۱۸۔ حضرت حفصہؓ (ام المؤمنین) فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپؐ وفات سے ایک سال قبل نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے۔ اور اس میں جب کوئی سورت پڑھتے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہے یہاں تک کہ وہ طویل سے طویل ہوتی جاتی۔

اس باب میں ام سلمہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں حدیث حفصہؓ حسن صحیح ہے۔ آنحضرت ﷺ سے مروی کہ آپ ﷺ رات کو بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب ان کی قرأت میں تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے پھر رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ اگر کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت کرتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے امام احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہے گویا کہ دونوں حدیثیں صحیح اور معمول بہ ہیں۔

۳۱۹۔ حدثنا الانصاری نامعن نا مالك عن ابی النصر عن اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ

۳۱۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پس قرأت بھی بیٹھ کر کرتے اور جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت شروع کر دیتے، پھر رکوع و سجود کرتے اور

جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَ تِهٖ قَدْرَ مَا یَكُوْنُ ثَلَاثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَ سَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انا خالد وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ كَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَ اِذَا قَرَأَ وَ هُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

۳۲۰۔عبداللہ بن شقیق حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا آپ ﷺ کافی رات تک کھڑے ہو کر اور کافی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اگر کھڑے ہوتے ہوئے قرأت کرتے تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۷۱۔ مَاجَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِیِّ فِی الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ

باب ۲۷۱۔ نبی کرم ﷺ نے فرمایا: میں جب بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں۔

۳۲۱۔ حدثنا قتیبة نامروان بن معاویة الفزاری عن حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِیِّ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ

۳۲۱۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم جب میں نماز کے دوران بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف (ہلکی) کر دیتا ہوں تاکہ اس کی ماں پریشان نہ ہو جائے۔

اس باب میں ابوقتادہؓ، ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

باب ۲۷۲۔ مَاجَآءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ

باب ۲۷۲۔ جوان لڑکی کی نماز بغیر چادر کے مقبول نہیں۔

۳۲۲۔ حدثنا هناد نا قبیصة عن حماد بن سلمة عن قتادة عن ابن سیرین عن صَفِیَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ

۳۲۲۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوان لڑکی کی بغیر چادر کے نماز قبول نہیں (یعنی بغیر چادر اوڑھے)۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ سر کو ڈھانپے بغیر بالغ عورت کی نماز نہیں ہوتی۔ یہ امام شافعی کا قول ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ عورت کے بدن کا کوئی بھی حصہ اگر کھلا ہو تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ شافعی کہتے ہیں: کہا گیا ہے کہ اگر اس کے پاؤں کھلے رہ جائیں تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی۔

باب ۲۷۳۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۲۷۳۔ نماز میں سدل مکروہ ہے۔(۱)

۳۲۳۔ حدثنا هنادنا قبیصة عن حماد بن سلمة عن عسل بن سفیان عَنْ عطاء عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوةِ

۳۲۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابوجحیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کو ہم عطاء کی ابوہریرہؓ سے مرفوع روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ وہ عسل بن سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ سدل کا نماز میں کیا حکم ہے؟ بعض علماء اسے مکروہ کہتے ہوئے یہ توجیہ کرتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا فعل ہے جب کہ بعض سدل کو اس صورت میں مکروہ کہتے ہیں کہ جسم پر ایک ہی کپڑا ہو لیکن اگر کرتے یا قمیص پر سدل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ امام احمد کا قول ہے۔ ابن مبارک بھی نماز میں سدل کو مکروہ کہتے ہیں۔

باب ۲۷۴۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ

باب ۲۷۴۔ نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے

۳۲۴۔ حدثنا سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ

۳۲۴۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو کنکریاں نہ ہٹائے اس لیے کہ رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔

۳۲۵۔ حدثنا الحسین بن حریث نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابوسلمة بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَیْقِیْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَّاحِدَةً

۳۲۵۔ حضرت معیقیبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں کنکریاں ہٹانے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: اگر ضروری ہٹانی ہوں تو ایک مرتبہ ہٹالو۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں علی بن ابی طالبؓ، حذیفہؓ، جابر بن عبداللہؓ اور معیقیبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابوذرؓ کی حدیث حسن ہے۔ آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے کنکریاں ہٹانے کو مکروہ کہا ہے اور فرمایا: اگر ضروری ہٹانی ہوں تو ایک مرتبہ ہٹالو۔ گویا کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ہٹانے کی اجازت دی ہے۔ علماء بھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔

---

(۱) سدل کا معنی یہ ہے کہ چادر یا رومال وغیرہ کو سر یا کندھوں پر رکھ کر اس کے دونوں سرے نیچے چھوڑ دیئے جائیں یا پھر ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر رکوع اور سجود ادا کیے جائیں اور دونوں ہاتھ بھی چادر کے اندر داخل ہوں۔ (مترجم)

باب ۲۷۵۔ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِی الصَّلٰوةِ

۳۲۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا عباد بن العوام نا میمون ابو حمزة عن ابی صالح مَوْلٰی طَلْحَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ

باب ۲۷۵۔ نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے۔

۳۲۶۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکے کو جسے ہم افلح کہتے تھے دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا تو پھونک مارتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے افلح اپنے چہرے کو خاک آلودہ ہونے دو۔

احمد بن منیع کہتے ہیں کہ عباد نماز میں پھونکنے کو مکروہ سمجھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ احمد بن منیع کہتے ہیں: ہم اسی قول پر عمل کرتے ہیں امام ترمذی کہتے ہیں بعض حضرات نے یہ حدیث ابوحمزہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ لڑکا ہمارا مولیٰ تھا اس کا نام رباح تھا۔ احمد بن عبدہ الضبی، حماد بن زید سے اور وہ میمون ابوحمزہ سے اسی اسناد سے اسی کے مثل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ یہ لڑکا ہمارا غلام تھا اسے رباح کہا جاتا تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں ام سلمہؓ کی حدیث کی اسناد قوی نہیں۔ بعض علماء میمون ابوحمزہ کو ضعیف کہتے ہیں۔ نماز میں پھونکیں مارنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر کوئی نماز میں پھونک دے تو دوبارہ نماز پڑھے یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے۔ جب کہ بعض کہتے ہیں کہ نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ۲۷۶۔ مَاجَاءَ فِی النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۲۷۶۔ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

۳۲۷۔ حدثنا ابو کریب نا ابو اسامة عن هشام بن حسان عن محمد بن سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

۳۲۷۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نماز میں اختصار کو مکروہ کہتی ہے۔ اختصار یہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنے پہلو (کوکھ) پر ہاتھ رکھے۔ بعض حضرات پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں۔ ابلیس کے متعلق مروی ہے کہ جب چلتا ہے تو پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

باب ۲۷۷۔ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِفِی الصَّلٰوةِ

باب ۲۷۷۔ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۳۲۸۔ حدثنا یحیی بن موسی نا عبدالرزاق انا ابن جریج عن عمران بْنِ مُوْسٰى سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّهٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَهُوَ يُصَلِّیْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَهٗ فِیْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ

۳۲۸۔ سعید بن ابی سعید مقبری اپنے والد سے اور وہ ابورافع سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حسن بن علی کے پاس سے گزرے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور (بالوں کا) جوڑا گدی پر باندھا ہوا تھا۔ ابورافع نے اسے کھول دیا۔ اس پر حضرت حسن نے ان کی طرف غصے سے دیکھا تو انہوں نے

اِلَیهِ الْحَسَنُ مُغْضِبًا فَقَالَ اَقْبَلُ عَلٰی صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّیْطَانِ

کہا اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ یہ شیطان کی مماثلت ہے۔

اس باب میں ام سلمہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابورافعؓ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ نماز میں بالوں کو باندھنا مکروہ ہے۔ عمران بن موسیٰ قریشی مکی اور ایوب بن موسیٰ کے بھائی ہیں۔

باب ۲۷۸۔ مَاجَآءَ فِی التَّخَشُّعِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۲۷۸۔ نماز میں خشوع سے متعلق

۳۲۹۔ حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰه بن المبارك نا لیث بن سعد نا عبد ربه بن سعید عن عمران بن ابی انس عن عبداللّٰه بن نافع بن العمیاء عن رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَهُّدٌ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَ تَضَرُّعٌ وَ تَمَسْكُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْكَ یَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلَی رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا

۳۲۹۔ حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز دو دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت کے بعد تشہد (التحیات) ہے۔ بارگاہِ خداوندی میں عاجزی، خوف اور مسکین بننا اور دونوں ہاتھوں کو اٹھانا ہے راوی کہتے ہیں یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اپنے منہ کی طرف کر کے بلند کرنا اور کہنا اے رب اے رب۔ اور جو اس طرح نہ کرے وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابنِ مبارک کے علاوہ دوسرے راوی اس حدیث میں یہ کہتے ہیں ''من لم یفعل ذٰلک فهو خداج'' جو اس طرح نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں میں نے بخاری سے سنا کہ شعبہ نے یہ حدیث عبدربہ سے روایت کرتے ہوئے کئی جگہ خطا کی ہے۔ انہوں نے کہا: ''عن انس بن ابی انیس'' جب کہ یہ ''عمران بن ابی انیس'' ہے اور کہا ''عن عبداللّٰه بن حارث'' جب کہ یہ ''عبداللہ بن نافع بن عمیاء عن ربیعہ بن حارث'' ہے۔ شعبہ کہتے ہیں ''عن عبداللّٰه بن حارث عن المطلب عن النبی ﷺ'' اور درحقیقت یہ اس طرح ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب، فضل بن عباس سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں لیث بن سعد کی حدیث شعبہ کی حدیث سے اصح ہے۔

باب ۲۷۹۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ التَّشْبِیْكِ بَیْنَ الْاَصَابِعِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۲۷۹۔ پنجے میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے۔

۳۳۰۔ حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا

۳۳۰۔ حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کا ارادہ کر کے نکلے تو اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے کیوں کہ وہ نماز میں ہے۔

اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یُشَبِّکَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِیْ صَلٰوةٍ

امام ترمذی کہتے ہیں کعب بن عجرہ کی حدیث کوئی راویوں نے ابن عجلان سے لیث کی حدیث کے مثل نقل کیا ہے شریک، محمد بن عجلان سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

باب ۲۸۰۔ مَاجَآءَ فِیْ طُوْلِ الْقِیَامِ فی الصّلٰوة

۳۳۱۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

باب ۲۸۰۔ نماز میں دیر تک قیام کرنا۔

۳۳۱۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی نماز افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔

اس باب میں عبداللہ بن حبشیؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی طرق سے جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے۔

باب ۲۸۱۔ مَاجَآءَ فِیْ کَثْرَةِ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۳۳۲۔ حدثنا ابو عمار نا الولید بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَیْطِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْیَعْمُرِیُّ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَنْفَعُنِی اللّٰهُ بِهٖ وَیُدْخِلُنِیَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَکَتَ عَنِّیْ مَلِیًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِیْتُ اَبَاالدَّرْدَآءِ فَسَاَلْتُهٗ عَمَّاسَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً

باب ۲۸۱۔ رکوع اور سجدے زیادہ کرنا۔

۳۳۲۔ اوزاعی، ولید بن ہشام معیطی سے اور وہ معدان بن طلحہ یعمری سے روایت کرتے ہیں کہ معدان نے کہا میں نے ثوبانؓ (جو رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ تھے) سے ملاقات کی اور کہا: مجھے ایسا عمل بتائیے کہ اس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے اور جنت میں داخل کر دے ثوبان تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم سجدے زیادہ کیا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کا ایک درجہ بلند اور اس کا ایک گناہ کم کر دیتے ہیں۔ معدان کہتے ہیں پھر میں نے ابو درداءؓ سے ملاقات کی تو ان سے بھی یہی سوال کیا۔ ابو درداءؓ نے بھی یہی کہا کہ: سجدے زیادہ کیا کرو کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ کوئی بندہ جب اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند اور اس کا ایک گناہ کم کر دیتے ہیں۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور فاطمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ثوبانؓ کی رکوع اور سجود میں کثرت والی حدیث حسن صحیح ہے۔ چنانچہ علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ نماز میں قیام کا لمبا کرنا رکوع اور سجود کی کثرت سے زیادہ افضل ہے جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ رکوع و سجود کی کثرت قیام کی طوالت سے افضل ہے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں دو حدیثیں مروی ہیں اور آپ ﷺ نے اس میں کسی کی افضلیت کا فیصلہ نہیں فرمایا: اسحاق کہتے ہیں دن میں رکوع اور سجود افضل ہیں۔

جب کہ رات کو قیام میں طوالت افضل ہے۔ البتہ اگر کسی شخص نے رات کی نماز کے لیے کچھ وقت مخصوص کیا ہو تو رات میں بھی رکوع اور سجود ہی افضل ہیں کیوں کہ جب وہ اپنے مخصوص وقت پر پہنچے گا تو رکوع وسجود کا نفع الگ ملے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں اسحاق نے اس لیے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز اسی طرح ہوتی تھی۔ لہٰذا انہوں نے بھی قیام کو افضل قرار دیا۔ جب کہ آپ کی دن کی نماز طول قیام سے متصف نہیں ہوا کرتی تھی۔

باب ۲۸۲ ۔ مَاجَاءَ فِيُ قَتُلِ الْاَسُوَدَيُنِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۳۳ ۔ حدثنا علي بن حجر انا اسمٰعيل بن علية عن علي بن المبارك عن يحيى بن ابى كثير عن ضمضم بُنِ جَوُسٍ عَنُ اَبِيُ هُرَيُرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتُلِ الْاَسُوَدَيُنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقُرَبِ

باب ۲۸۲۔ سانپ اور بچھو کو نماز میں مارنا۔

۳۳۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کالی چیزوں کو نماز میں بھی مارنے کا حکم دیا۔ بچھو اور سانپ۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور ابو رافعؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر بعض صحابہ وغیرہ کا عمل ہے یہی احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء بچھو اور سانپ کو نماز میں قتل کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔ ابراہیم کہتے ہیں نماز میں عین مشغولیت ہوتی ہے لیکن پہلا قول اصح ہے۔

باب ۲۸۳ ۔ مَاجَآءَ فِيُ سَجُدَتَيِ السَّهُوِ قَبُلَ السَّلَامِ

۳۳۴ ۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عبدالرحمن الْاَعُرَجِ عَنُ عَبُدِاللّٰهِ بُنِ بُحَيُنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيُفُ بَنِيُ عَبُدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَامَ فِيُ صَلٰوةِ الظُّهُرِ وَعَلَيُهِ جُلُوُسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجُدَتَيُنِ يُكَبِّرُ فِيُ كُلِّ سَجُدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبُلَ اَنُ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَ هُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوُسِ

باب ۲۸۳۔ سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرنا۔

۳۳۴۔ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدیؓ جو بنو عبدالمطلب کے حلیف (ہم قسم) ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں تشہد اول کے بجائے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدے کیے۔ اور یہ قعدۂ اولیٰ کے عوض میں تھے جسے آپ ﷺ بھول گئے تھے۔

اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار، عبدالاعلیٰ اور ابوداؤد سے وہ دونوں ہشام سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے اور وہ محمد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ اور سائب قاریؓ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابن بحینہؓ کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ یہ شافعی کا بھی قول ہے کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم دوسری احادیث کے لیے ناسخ کا درجہ رکھتا ہے اور مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ کا آخری فعل یہی تھا۔ احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کے تشہد پر بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے گا۔ یعنی ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق۔ عبداللہ بن بحینہ: عبداللہ بن مالک بن بحینہ ہیں مالک ان کے والد اور بحینہ ان کی والدہ ہیں۔ مجھے یہ اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی کے حوالے سے بتایا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کیا

جائے یا سلام سے پہلے؟ بعض کے نزدیک سلام کے بعد کیے جائیں گے۔ یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے ۔بعض کا مسلک ہے کہ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے ہے اور یہ اکثر فقہائے مدینہ کا قول ہے جیسے کہ یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ شافعی بھی یہی کہتے ہیں اس مسئلے میں تیسرا قول یہ ہے کہ اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور اگر کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے۔ یہ مالک بن انس کا قول ہے۔ امام احمد کہتے ہیں۔ جس صورت میں جس طرح حضور اکرم ﷺ سے سجدہ سہو مروی ہے اسی صورت سے کیا جائے۔ ان کے نزدیک اگر دو رکعتوں کے بعد تشہد میں بیٹھنے کے بجائے کھڑا ہو جائے تو ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے اور اگر ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لے تو سلام کے بعد کرے اور اگر ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر لیا ہو تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے (یعنی نماز پوری کر کے) لہٰذا جو جس طرح حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے اسی پر عمل کیا جائے۔ اور اگر کوئی ایسی صورت ہو جائے جس میں آپ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں تو ہمیشہ سجدہ سہو سلام سے پہلے کیا جائے اسحاق بھی امام احمد کے قول ہی کے قائل ہیں صرف معمولی سا فرق ہے کہ جس بھول کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کوئی حدیث مروی نہ ہو وہ اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور اگر کمی ہو تو نماز سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

باب ٢٨٤ ۔ مَاجَآءَ فِی سَجْدَتَیِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب ۲۸۴۔ سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا۔

٣٣٥ ۔ حدثنا اسحق بن منصور نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرِ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِی الصَّلٰوةِ اَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَاسَلَّمَ

۳۳۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں تو آپ ﷺ سے کہا گیا کیا نماز میں زیادتی کردی گئی یا آپ ﷺ بھول گئے چنانچہ آپ ﷺ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

امام ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٣٦ ۔ حدثنا هناد و محمود بن غيلان قالا نا ابومعاوية عن الاعمش عن ابراهيم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ

۳۳۶۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بات کرنے بعد سجدہ سہو کے دو سجدے کیے۔

اس باب میں معاویہؓ، عبداللہ بن جعفرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

٣٣٧ ۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشم عن هشام بن حسان عن محمد بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَجَدَ هُمَا بَعْدَ السَّلَامِ

۳۳۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے سلام کے بعد دونوں سجدے کیے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب اور کئی راوی ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں اور ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے کہ اگر ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہے بشرطیکہ سجدہ سہو کرے اگر چہ چوتھی رکعت میں نہ بھی بیٹھا ہو۔ یہ شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں اور چوتھی رکعت التحیات کے برابر نہیں بیٹھا تو نماز فاسد ہوگئی۔ یہ سفیان ثوری اور بعض اہلِ کوفہ کا قول ہے۔

باب ۲۸۵۔ مَاجَآءَ فِی التَّشَهُّدِ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ

۳۳۸۔ حدثنا محمد بن یحیی نا محمد بن عبداللّٰہ الانصاری قال اخبرنی اشعث عن ابن سیرین عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃعَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهٰی فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ

باب ۲۸۵۔ سجدہ سہو میں تشہد پڑھنا۔

۳۳۸۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس میں بھول گئے چنانچہ دو سجدے کیے اور پھر تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، ابن سیرین، ابومہلب سے (جو ابو قلابہ کے چچا ہیں) دوسری حدیث روایت کرتے ہیں۔ محمد نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے اور انہوں نے ابو مہلب سے روایت کی ہے ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام معاویہ بن عمرو ہے۔ عبدالوہاب ثقفی، ہشیم اور کئی راوی، خالد حذاء سے اور وہ ابو قلابہ سے یہ حدیث طویل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر لیا۔ ایک شخص جسے خرباق کہتے ہیں کھڑا ہوا......الخ۔ علماء کا سجدہ سہو کے تشہد میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور بعض کا کہنا ہے کہ اس میں تشہد اور سلام نہیں ہے۔ اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدے کرے تو تشہد پڑھے۔ یہ امام احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ اگر سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کرے تو تشہد نہ پڑھے۔

باب ۲۸۶۔ فِیْمَنْ یَّشُکُّ فِی الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

۳۳۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم نا هشام الدَّسْتَوَائِیُ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ اَحَدُنَا یُصَلِّیْ فَلَا یَدْرِیْ کَیْفَ صَلّٰی فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَمْ یَدْرِ کَیْفَ صَلّٰی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

باب ۲۸۶۔ جسے کمی یا زیادتی میں شک ہو اس کے متعلق

۳۳۹۔ یحییٰ بن ابی کثیر، عیاض بن ہلال سے نقل کرتے ہیں کہ ہلال نے ابو سعیدؓ سے کہا: کہ ہم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ کتنی پڑھی تو کیا کرے؟ ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور بھول جائے کہ کتنی (رکعتیں، پڑھی ہیں تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

اس باب میں عثمانؓ، ابن مسعودؓ، عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن ہے اور ابوسعید سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی دو اور ایک (رکعت) میں شک میں پڑ جائے تو انہیں ایک سمجھے۔ اور اگر دو اور تین میں شبہ ہو تو دو سمجھے اور اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ ہمارے اصحاب اسی پر عمل پیرا ہیں جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر شک ہو جائے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو دوبارہ نماز پڑھے۔

٣٤٠ ـ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَیَلْبِسُ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

۳۴۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا اور شبہ پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ (نمازی) یہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی نماز (رکعتیں) پڑھی۔ اگر تم میں سے کوئی ایسی صورت پائے تو بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کرے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٤١ ـ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا ابراهیم بن سعد قال حد ثنی محمد بن اسحق عن مکحول عن کریب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَهٰی اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰی اَوْ ثِنْتَیْنِ فَلْیَبْنِ عَلٰی وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثِنْتَیْنِ صَلّٰی اَوْثَلَاثًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثِنْتَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰی اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثَلَاثٍ وَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ

۳۴۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص نماز میں یہ بھول جائے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا ایک تو وہ ایک ہی شمار کرے اور اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو شمار کرے پھر اگر تین یا چار کے متعلق شبہ ہو تو تین شمار کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہی سے اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔ اسے زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

باب ٢٨٧ ـ مَاجَآءَ فِی الرَّجلِ یُسَلِّمُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِنَ الظُّهرِ وَالْعَصرِ

باب ۲۸۷۔ جو شخص ظہر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (بھول کر)

٣٤٢ ـ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ایوب بن ابی تمیمة وهو السختیانی عن محمد بن سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ

۳۴۲۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین نے آپ ﷺ سے عرض کیا: نماز کم ہو گئی یا آپ ﷺ بھول گئے یا رسول اللہ (ﷺ)! آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین نے صحیح کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور باقی کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے جیسے کہ وہ سجدہ کیا کرتے تھے یا اس سے

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اُثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ

طویل پھر تکبیر کہی اور اٹھے اور اس کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کیا جیسے پہلے کیا کرتے تھے یا اس سے طویل کیا۔

اس باب میں عمران بن حصینؓ، ابن عمرؓ اور ذوالیدین سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس حدیث کے بارے میں اختلاف ہے۔ اہل کوفہ کہتے ہیں کہ اگر کلام کرلیا تو دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی چاہے بھول کر ہو، جہالت کی وجہ سے ہو یا کسی بھی وجہ سے ہو۔ ان کا کہنا ہے کہ حدیث باب نماز میں کلام کی ممانعت سے پہلے کی ہے۔ شافعی اس حدیث کو صحیح جانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کا کہنا ہے یہ اس حدیث سے اصح ہے جس میں آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزے دار اگر بھول کر کچھ کھا پی لے تو قضا نہ کرے کیوں کہ یہ تو اللہ کا اس کو عطا کردہ رزق ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ یہ حضرات روزے دار کے عمداً کھانے اور بھول کر کھانے میں تفریق کرتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے۔ امام احمد، حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیثِ باب کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر امام نے اس گمان کے ساتھ بات کی کہ وہ نماز پوری پڑھ چکا ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ پوری نہیں ہوئی تو نماز کو مکمل کرے۔ اور جو مقتدی یہ جانتے ہوئے بات کرے کہ اس کی نماز نامکمل ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ ان کا استدلال اس سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں فرائض میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ لہٰذا ذوالیدینؓ کا بات کرنا اس لیے تھا کہ ان کے خیال میں نماز مکمل ہو چکی تھی لیکن اس موقع پر ایسا نہیں تھا۔ اب کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی صورت میں بات کرے کیوں کہ اب فرائض میں کمی بیشی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ احمد کا کلام بھی اسی کے مشابہ ہے۔ اسحاق کا قول بھی امام احمد ہی کے قول کی طرح ہے۔ (یعنی اس باب میں)۔

باب ۲۸۸ ۔ مَاجَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

باب ۲۸۸۔ جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا

۳۴۳ ۔ حدثنا علي بن حجر نا اسمٰعيل بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ .سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَم

۳۴۳۔ حضرت سعید بن یزید ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں میں نماز پڑھا کرتے تھے؟ حضرت انسؓ نے فرمایا: ہاں

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن ابی حبیبہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عمرو بن حریثؓ، شداد بن اوسؓ اوس ثقفیؓ، ابو ہریرہؓ اور عطاء (بنو شیبہ کے ایک شخص) سے بھی روایت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں حدیثِ انسؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر اہلِ علم کا عمل ہے۔

باب ۲۸۹ ۔ مَاجَآءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ الْفَجْرِ

باب ۲۸۹۔ فجر کی نماز میں دعاءِ قنوت پڑھنا۔

۳۴۴ ۔ حدثنا قتيبة ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

۳۴۴۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر اور مغرب کی نماز میں دعاءِ قنوت پڑھا کرتے تھے۔

كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

اس باب میں علیؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاریؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت براءؓ کی حدیث حسن صحیح ہے فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ فجر میں قنوت پڑھنے کے قائل ہیں شافعی بھی اس کے قائل ہیں۔ احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ قنوت اس صورت میں پڑھے جب کہ مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہوگئی ہو اور اگر کوئی مصیبت آجائے تو امام کے لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کے لشکر کے لیے دعا کرے۔

باب ۲۹۰ ـ فِي تَرْكِ الْقُنُوْتِ

باب ۲۹۰ ـ قنوت کو ترک کرنا

۳۴۵ ـ حدثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُبْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْجَعِيْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ

۳۴۵ ـ احمد بن منیع، یزید بن ہارونؒ سے اور وہ ابو مالک اشجعی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا: ابا جان آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علی بن ابی طالبؓ سب کے پیچھے نماز پڑھی ہے حضرت علیؓ کے ساتھ تو یہیں کوفہ میں تقریباً پانچ سال تک (نماز پڑھتے رہے) کیا یہ حضرات قنوت پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا: بیٹے یہ نئی چیز نکلی ہے (بدعت ہے)

صالح بن عبداللہ، ابوعوانہ سے اور وہ ابو مالک اشجعی سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر علماء کا عمل ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر فجر میں قنوت پڑھے تو بہتر ہے اور اگر نہ پڑھے تو بھی بہتر ہے۔ یہ قنوت نہ پڑھنے کو اختیار کرتے ہیں جب کہ ابن مبارک فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھنے کے مسلک پر عمل پیرا ہیں امام ترمذی کہتے ہیں ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

باب ۲۹۱ ـ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۲۹۱ ـ نماز میں چھینکنا۔

۳۴۶ ـ حدثنا قتيبة نا رفاعة بن يحيى بن عبدالله بن رفاعة بن رافع الزرقي عن عَمِّ اَبِيْهِ مُعَاذِبْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا

۳۴۶ ـ حضرت رفاعہ بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی نماز کے دوران مجھے چھینک آگئی چنانچہ میں نے کہا: الحمدللّٰہ حمداً کثیرا طیبا مبارکا فیه مبارکا علیه کمایحب ربناویرضی (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اس کے اندر اور اوپر جیسے ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے" پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بات کرنے والا کون ہے؟ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا کہ نماز میں کس نے بات کی تھی؟ پھر بھی کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا: نماز میں کس نے بات کی تھی؟ اس مرتبہ رفاعہ بن رافع بن عفراء نے عرض کیا، میں ہوں یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کہا تھا؟

مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ اِبْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا

میں نے کہا: الحمدللہ حمدا ...الخ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تیس سے زیادہ فرشتے اس پر ٹوٹ پڑے کہ کون اسے لے کر آسمان کی طرف جائے۔

اس باب میں انسؓ، وائل بن حجرؓ اور عامر بن ربیعہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں رفاعہ کی حدیث حسن ہے بعض علماء کے نزدیک یہ واقعہ نفل نماز کا ہے کیونکہ کئی تابعین کہتے ہیں کہ اگر کسی کو فرض نماز کے دوران چھینک آجائے۔ تو اپنے دل میں الحمدللہ کہے۔ اور اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دیتے۔

باب ۲۹۲ ۔ فِیْ نَسْخِ الْكَلَامِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۲۹۲۔ نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

۳۴۷ ۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم انا اسمٰعيل بن ابى خالد عن الحارث بن شبيل عن ابى عمرو الشَّيْبَانِىْ عَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ" فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

۳۴۷۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوتے تو اپنے ساتھ کھڑے ہوئے شخص کے ساتھ بات کر لیتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "وقوموا للّٰه قانتين" چنانچہ ہمیں خاموش رہنے اور باتیں کرنے سے ممانعت کا حکم دیا گیا۔

اس باب میں ابنِ مسعودؓ اور معاویہ بن حکمؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں زید بن ارقمؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء اس پر عمل کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص بھول کر یا قصداً کلام کرے اسے نماز دہرانا ہوگی۔ یہ ثوری اور ابنِ مبارک کا قول ہے۔ جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں اگر قصداً بات کرے تو نماز لوٹائے اور اگر جہالت یا بھول کر بات کرے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ یہ امام شافعی کا قول ہے۔

باب ۲۹۳ ۔ ماجاء فى الصلوٰة عندالتوبة

باب ۲۹۳۔ توبہ کی نماز (صلوٰۃ توبہ)

۳۴۸ ۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن عثمان بن المغيرة عن عَلِىِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِىِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّىْ كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ اَنْ يَّنْفَعَنِىْ بِهٖ وَ اِذَا حَدَّثَنِىْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِىْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ "وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

۳۴۸۔ حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں میں نے علیؓ سے سنا کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سنتا تھا تو وہ اللہ کے حکم سے مجھے اتنا نفع دیتی تھی جتنا وہ چاہتا تھا اور اگر میں کسی صحابی سے کوئی بات سنتا تو اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم کھاتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا۔ مجھ سے ابوبکرؓ نے بیان کیا اور انہوں نے سچ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں کہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کرے پھر نماز پڑھے اور استغفار کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ کرے۔ (یعنی اس کے لیے معافی یقینی ہے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله..." الخ اور وہ لوگ جن سے کسی گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے یا وہ

ذَکَرُوا اللّٰهَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ

اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

اس باب میں ابو مسعودؓ اور ابو درداءؓ، انسؓ، ابو امامہؓ معاذؓ، واثلہؓ اور ابوالیسرؓ (جن کا نام کعب بن عمرو ہے) سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث کو ہم عثمان بن مغیرہ کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے۔ ان سے شعبہ اور کئی راوی نقل کرتے ہوئے ابو عوانہ کی حدیث کی طرح مرفوع کرتے ہیں۔ سفیان ثوری اور مسعر نے بھی اسے موقوفاً نقل کیا ہے۔ جب کہ مسعر سے یہی حدیث مرفوعاً بھی منقول ہے۔

باب ۲۹۴ ـ ماجاء متی یؤمر الصبی بالصلوة

۳۴۹ ـ حدثنا علی بن حجر انا حرملة بن عبدالعزیز بن الربیع بن سبرة الجهنی عن عمه عبدالملك بن الرَّبِیعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِیَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَیْهَا ابْنَ عَشَرَةٍ

باب ۲۹۴ ـ بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے۔

۳۴۹ ـ حضرت ابن سبرہ جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بچے سات برس کی عمر کو پہنچیں تو انہیں نماز سکھاؤ اور جب دس برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پر مارو (یعنی مار کر پڑھاؤ)

اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں سبرہ بن معبد جہنی کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی پر عمل کا کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ دس سال کی عمر کے بعد اس نے جو نمازیں چھوڑی ہوں انہیں قضاء کرے۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ سبرہ معبد جہنی بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ابن عوسجہ ہیں۔

باب ۲۹۵ ـ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۳۵۰ ـ حدثنا احمد بن محمد نا ابن المبارك انا عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ان عبدالرحمٰن بن رافع وبکرابن سَوَادَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ یَعْنِی الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ

باب ۲۹۵ ـ تشہد کے بعد اگر حدث ہو جائے۔

۳۵۰ ـ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے حدث (وضو ٹوٹ جائے) لاحق ہو جائے تو اس کی نماز ہو گئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں علماء اس کی سند کے متعلق مضطرب ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھ چکا ہو اور سلام سے پہلے حدث ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی۔ جب کہ بعض علماء کا کہنا یہ ہے کہ اگر تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے اگر حدث ہو جائے تو نماز لوٹانا ہو گی یہ امام شافعی کا قول ہے امام احمد کہتے ہیں۔ اگر تشہد نہیں پڑھا اور سلام پھیر لیا تو نماز ہو گئی۔ اس کی دلیل آپ ﷺ کا قول ہے کہ ''نماز کی تحلیل اس کا سلام ہے'' اور تشہد سلام سے زیادہ ضروری نہیں۔ کیوں کہ آپ ﷺ دو رکعتوں سے فراغت پر کھڑے ہو گئے تھے اور تشہد نہیں پڑھا تھا۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں، اگر تشہد کر لے اور سلام نہ پھیرے تو اس کی نماز ہو جائے گی ان کی دلیل ابن مسعودؓ کی حدیث ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے انہیں تشہد سکھایا تو فرمایا: جب تم اس سے۔ فارغ ہو جاؤ تو تم نے اپنا عمل پورا کر لیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن زیاد، افریقی ہیں۔ بعض محدثین انہیں ضعیف کہتے ہیں جن میں یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔

باب ۲۹۶۔ مَاجَاءَ اِذَا کَانَ مَطَرٌ فَالصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ

۳۵۱۔ حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا ابو داؤد الطیالسی نا زهیر بن معاویة عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْیُصَلِّ فِیْ رَحْلِهٖ

باب ۲۹۶۔ اگر بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا۔

۳۵۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بارش ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے قیام کی جگہ نماز پڑھنا چاہے اسے اس کی اجازت ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ، سمرہؓ، ابو ملیحؓ (اپنے والد سے) اور عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

علماء حضرات بارش اور کیچڑ میں جمعہ اور جماعت کے ترک کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ میں نے ابوزرعہ سے سنا کہ: عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں: میں نے بصرہ میں ان تین آدمیوں سے زیادہ حافظ نہیں دیکھا۔ علی ابن مدینی، ابن شاذکوفی اور عمرو بن علی، ابو ملیح اسامہ کا نام عامر ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔

باب ۲۹۷۔ مَاجَآءَ فِی التَّسْبِیْحِ فِیْ اِدْبَارِ الصَّلٰوۃِ

۳۵۲۔ حدثنا اسحق بن ابراهیم بن حبیب بن الشهید وعلی بن حجر قالا نا کتاب بن بشیر عن خصیف عن مُجَاهِدٍ وَعِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَآءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِیَاءَ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ یُعْتِقُوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِیْنَ مَرَّةً وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّةً وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشَرَ مَرَّاتٍ فَاِنَّکُمْ تُدْرِکُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَکُمْ وَلَا یَسْبِقُکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ

باب ۲۹۷۔ نماز کے بعد تسبیح کے متعلق

۳۵۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ: مالدار لوگ اس طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں جیسے کہ ہم، ان کے پاس مال بھی ہے جس سے غلام آزاد کرتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم لوگ نماز پڑھ چکو تو تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ، چونتیس (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر اور دس (۱۰) مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو۔ اس کے پڑھنے سے تم ان لوگوں کے درجات کو پہنچ جاؤ گے جو تم سے پہلے چلے گئے اور تمہارے بعد کوئی تم سے سبقت نہیں لے سکے گا۔

اس باب میں کعب بن عجرہؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، زید بن ثابتؓ، ابو درداءؓ، ابن عمرؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو شخص انہیں اختیار کر لیتا ہے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ، (۳۳) مرتبہ الحمد للہ، اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ اور پھر سوتے وقت دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔

باب ۲۹۸۔ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الدَّابَّةِ فِی الطِّیْنِ وَالْمَطَرِ

باب ۲۹۸۔ بارش اور کیچڑ میں سواری پر نماز پڑھنا۔

۳۵۳۔ حدثنا یحیی ابن موسیٰ نا شبابة بن سوار نا عمر بن الرماح عن کثیر ابْنِ زَیَادٍ عَنْ عَمْرِوبْن عُثْمَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ اِنَّهُمْ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ فَانْتَهَوْا اِلٰی مَضِیْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَمُطِرُوْا السَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰی بِهِمْ یُوْمِیُ اِیْمَآءً یَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّکُوْعِ

۳۵۳۔ عمرو بن عثمان بن یعلیٰ بن مرہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حضرات آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک تنگ جگہ پر پہنچے تو نماز کا وقت ہوگیا۔ اسی اثناء میں اوپر سے بارش برسنے لگی اور نیچے کیچڑ ہوگیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے سواری ہی پر اذان دی اور اقامت کہی پھر اپنی سواری کو آگے کیا اور اشارے سے نماز پڑھتے ہوئے ان کی امامت کی، آپ ﷺ سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے کیونکہ اسے صرف عمرو بن رباح بلخی روایت کرتے ہیں یہ اور کسی کی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ ان سے کئی علماء روایت کرتے ہیں اور یہ انس بن مالک ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارش اور کیچڑ میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھی، علماء کا اسی پر عمل ہے اور یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ۲۹۹۔ مَاجَآءَ فِی الْاِجْتِهَادِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب ۲۹۹۔ نماز میں اجتہاد کرنا۔

۳۵۴۔ حدثنا قتیبة وبشر بن معاذ قالا نا ابو عوانة عن زیاد بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِیْلَ لَهٗ اَتَتَکَلَّفُ هٰذَا وَ قَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا

۳۵۴۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھول گئے۔ چنانچہ آپ ﷺ سے کہا گیا: آپ ﷺ اس طرح تکلیف اٹھاتے ہیں؟ جب کہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

اس باب میں ابوہریرہ ؓ اور عائشہ ؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں مغیرہ بن شعبہ ؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۰۰۔ مَاجَآءَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الصَّلٰوۃُ

باب ۳۰۰۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

۳۵۵۔ حدثنا علی بن نصر علی الجهضمی نا سهل بن حماد بن همام قال حدثنی قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَیْثِ بْنِ قَبِیْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ

۳۵۵۔ حضرت حریث بن قبیصہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو دعا کی کہ یا اللہ مجھے نیک ہم نشین عطا فرما۔ کہتے ہیں میں ابوہریرہ ؓ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان سے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ سے نیک ہم نشین کے لیے دعا کی تھی لہٰذا مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنایئے جو آپ نے سنی ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اس سے مجھے فائدہ پہنچائیں۔ ابوہریرہ ؓ نے

جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَ اِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَةٍ شَيْئًا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَامَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قیامت کے دن بندے سے جب اس کے اعمال کا حساب ہوگا تو نماز کا سب سے پہلے ہوگا۔ اگر یہ صحیح ہوئی تو کامیاب ہوگیا اور نجات پالی۔ اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو یہ بھی نقصان اور گھاٹے میں رہا اگر فرائض میں کچھ نقص ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کے نوافل کو دیکھو اگر ہوں تو ان سے اس کی کو پورا کردو پھر اس کا ہر عمل اسی طرح ہوگا۔ (یعنی اسی طرح حساب کیا جائے گا)۔

اس باب میں تمیم داری سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے بواسطہ ابوہریرہؓ ہے۔ حضرت حسن کے بعض دوست حسن سے اور وہ قبیصہ بن حریث سے اس حدیث کے علاوہ احادیث بھی نقل کرتے ہیں اور مشہور قبیصہ بن حریث ہی ہے۔ انس بن حکیم بھی ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

باب ۳۰۱۔ مَاجَآءَ فِيْمَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ مَالَهٗ مِنَ الْفَضْلِ

باب ۳۰۱۔ جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعتیں سنت پڑھے اس کی فضیلت۔

۳۵۶۔ حدثنا محمد بن رافع نا اسحق بن سليمان الرازی نا المغيرة بن زياد عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَالْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

۳۵۶۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ بارہ (۱۲) رکعت سنت نماز پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائیں گے۔ چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

اس باب میں ام حبیبہؓ، ابوہریرہؓ، ابوموسیٰ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث اس سند سے غریب ہے۔ مغیرہ بن زیاد کے حافظے کے متعلق بعض علماء کا کلام ہے۔

۳۵۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا مؤمل نا سفيان الثوری عن ابی اسحق عن المسيب بن رافع عن عنبسة بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ

۳۵۷۔ حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن اور رات میں بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔ چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے۔ (دن کے شروع کی)۔

وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ

امام ترمذی کہتے ہیں عنبسہ کی ام حبیبہؓ سے اس باب میں مروی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے عنبسہ ہی سے منقول ہے۔

باب ۳۰۲۔ مَاجَآءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

باب ۳۰۲۔ فجر کی دو سنتوں کی فضیلت۔

۳۵۸۔ حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا ابو عوانة عن قتادة عن زراة بن اوفي عن سعد بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

۳۵۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو سنتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

اس باب میں علیؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۳۰۳۔ مَاجَآءَ فِيْ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا

باب ۳۰۳۔ فجر کی سنتوں میں تخفیف کرنا اور قرأت کے متعلق۔

۳۵۹۔ حدثنا محمود بن غيلان وابو عمار قالا نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن ابی اسحاق عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

۳۵۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ایک ماہ تک دیکھتا رہا۔ آپ ﷺ فجر کی دو سنتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں ہم ابن عمرؓ کی حدیث کو ثوری کی ابو اسحاق سے روایت کے متعلق ابو احمد کی حدیث کے علاوہ نہیں جانتے اور یہ حدیث حسن ہے۔ لوگوں کے نزدیک معروف یہ ہے کہ اسرائیل، ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ ابو احمد سے بھی یہ حدیث بواسطہ اسرائیل مروی ہے۔ نیز ابو احمد زبیری ثقہ اور حافظ ہیں کہتے ہیں میں نے بندار سے سنا: کہ میں نے ابو احمد زبیری سے بہتر حافظ نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

باب ۳۰۴۔ مَاجَآءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب ۳۰۴۔ فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنا۔

۳۶۰۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا عبداللّٰه بن ادريس قال سمعت مالك بن انس عن النضر عن اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِيْ وَاِلَّا خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ

۳۶۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو بات کر لیتے ورنہ نماز کے لیے چلے جاتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ طلوع فجر کے بعد فجر کی نماز پڑھنے تک باتیں کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔ الّا یہ کہ، اللہ کا ذکر کرے یا کوئی ضروری بات ہو۔ یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ۳۰۵۔ مَاجَآءَ لَاصَلٰوۃَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَکْعَتَیْنِ

باب ۳۰۵۔ طلوع فجر کے بعد دوسنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔

۳۶۱۔ حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی نا عبدالعزیز بن محمد عن قدامۃ بن موسیٰ عن محمد بن الحصین عن ابی علقمۃ عَنْ یَسَارٍ مَوْلٰی بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَیْنِ

۳۶۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کے طلوع ہونے کے بعد فجر کی دوسنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور حفصہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے قدامہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ان سے کئی حضرات روایت کرتے ہیں اور اسی پر علماء کا اجماع ہے کہ طلوع فجر کے بعد سوائے دو رکعتوں کے کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ: فجر کے طلوع ہونے کے بعد فجر کی دوسنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

باب ۳۰۶۔ مَاجَآءَ فِی الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

باب ۳۰۶۔ فجر کی دوسنتوں کے بعد لیٹنے سے متعلق۔

۳۶۲۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدیٰ نا عبدالواحد بن زیاد نا الاعمش عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ

۳۶۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی فجر کی دوسنتیں پڑھ لے، تو دائیں کروٹ پر لیٹ لے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں ابوہریرہؓ کی حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ کر فارغ ہوتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ مستحب جانتے ہوئے ایسا کرنا چاہیے۔

باب ۳۰۷۔ مَاجَآءَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ

باب ۳۰۷۔ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔

۳۶۳۔ حدثنا احمد بن منیع ناروح بن عبادۃ نا زکریا ابن اسحٰق نا عمرو بن دینار قال سمعت عطاء بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا

۳۶۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے اس فرض کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

اس باب میں ابن بحینہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبداللہ بن سرجسؓ، ابن عباسؓ اور حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے۔ اور ایوب، رقاء بن عمر، زیاد بن سعد، اسماعیل بن مسلم اور محمد بن حجادہ بھی عمرو بن دینار سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ یہ حضرات اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک مرفوع حدیث اصح ہے۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔ عیاش بن عباس قتبانی مصری، ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ اگر نماز کی اقامت ہو جائے تو کوئی شخص فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھے۔ یہ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

توضیح: بہت سے فقہاء صحابہ سے مروی ہے کہ یہ حضرات فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے بعد بھی سنتیں ادا کرتے تھے کیوں کہ ان کے متعلق احادیث میں بہت تاکید آئی ہے۔ حنفیہ بھی یہی مسلک اختیار کرتے ہیں۔ بشرطیکہ جماعت کے بالکل نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو۔ پھر فجر میں قرأت بھی چوں کہ طویل ہوتی ہے اس لیے ان کا ادا کر لینا ہی بہتر ہے کیو کہ طحاوی میں حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابو درداءؓ اور ابو عثمان نہدیؒ وغیرہ سے مروی ہے کہ یہ حضرات جماعت کھڑی ہونے کے بعد بھی فجر کی سنتیں پڑھا کرتے تھے۔ (مترجم)

باب ۳۰۸۔ مَاجَآءَ فِيْمَنْ تَفُوْتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

باب ۳۰۸۔ جس کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد انہیں پڑھ لے۔

۳٦٤۔حدثنا محمد بن عمرو السواق نا عبدالعزيز بن محمد عن سعد بن سعيد عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَدِّهٖ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِيْ اُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَا اِذًا

۳٦٤۔ حضرت محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے تو نماز کی اقامت ہوگئی میں نے آپ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم ﷺ پیچھے کی طرف گھومے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے قیس ٹھہر جاؤ دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھو گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں کوئی حرج نہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم محمد بن ابراہیم کی اس طرح کی روایت سعد بن سعید کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: عطاء بن ابو رباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سنی۔ یہ حدیث مرسلاً مروی ہے۔ اہل مکہ کی ایک جماعت اس حدیث پر عمل پیرا ہے۔ ان کے نزدیک فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے تک دو سنتیں پڑھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں اور قیس یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ قیس بن عمرو ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ قیس بن فہد ہیں۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض راوی یہ حدیث سعد بن سعید سے اور وہ محمد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نکلے تو قیس کو دیکھا" .... الخ

باب ۳۰۹۔ مَاجَآءَ فِيْ اِعَادَتِهَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب ۳۰۹۔ فجر کی سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے۔

۳۶۵۔ حدثنا عقبة بن المكرم العمى البصرى نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ

۳۶۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر کی دو سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں ہم اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ حضرت ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ ان کا فعل یہی تھا۔ بعض اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ یہی سفیان ثوری، شافعی، احمد، اسحاق اور ابن مبارک کا قول ہے امام ترمذی کہتے ہیں کہ سوائے عمرو بن عاصم کلابی کے کسی نے یہ حدیث ہمام سے اسی اسناد سے اسی کے مثل روایت کی ہو۔ قتادہؓ کی حدیث مشہور ہے وہ نضر بن اوس سے، وہ بشیر بن نہیک سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی گویا کہ اس نے فجر کی پوری نماز پائی۔

باب ۳۱۰۔ مَاجَآءَ فِى الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب ۳۱۰۔ ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنا

۳۶۶۔ حدثنا بندار نا ابو عامر نا سفيان عن ابى اسحاق عن عاصم بن ضَمُرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

۳۶۶۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے۔ ابوبکر عطار کہتے ہیں کہ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے اور وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ''ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی حدیث پر فضیلت جانتے تھے'' اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ جن میں صحابہ اور بعد کے علماء شامل ہیں کہ ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت سنت پڑھے۔ یہی سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق کا قول ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے یعنی ان کے نزدیک دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرنا چاہیے۔ یہ امام شافعی اور امام احمد کا قول ہے۔

باب ۳۱۱۔ مَاجَآءَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب ۳۱۱۔ ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا۔

۳۶۷۔ حدثنا احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا

۳۶۷۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں پڑھیں۔

اس باب میں حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۱۲۔ بَابٌ اٰخَرُ

باب ۳۱۲۔ اسی سے متعلق دوسرا باب

۳۶۸۔ حدثنا عبدالوارث بن عبيد اللّٰه العتكى

۳۶۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اگر ظہر سے پہلے چار

المروزی نا عبداللّٰہ بن المبارك من خالد الحذاء عن عبداللّٰہ بُنِ شقیق عَنُ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمُ یُصَلِّ اَرُبَعًا قَبُلَ الظُّهُرِ صَلَّاهُنَّ بَعُدَهَا

رکعتیں نہ پڑھتے تو نماز کے بعد پڑھتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابن مبارک کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ قیس بن حذاء اس حدیث کو شعبہ سے اور وہ خالد حذاء سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اسے شعبہ سے قیس کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۶۹۔ عَنُ اُمِّ حَبِیُبَةَ قَالَتُ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ مَنُ صَلَّی قَبُلَ الظُّهُرِ اَرُبَعًا وَّبَعُدَهَا اَرُبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّارِ

۳۶۹۔ حضرت ام حبیبہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد چار چار رکعتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دیتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ اور سند سے بھی مروی ہے۔

۳۷۰۔ حدثنا ابوبکر محمد بن اسحق البغدادی حدثنا عبداللّٰہ بن یوسف التنیسی الشامی حدثنا الهیثم بن حمید قال اخبرنی العلاء بن الحارث عن الُقَاسِمِ اَبِی عَبُدِالرَّحُمٰنِ عَنُبَسَةَ بُنِ اَبِی سُفُیَانَ قَالَ سَمِعُتُ اُخُتِی اُمَّ حَبِیُبَةَ زَوُجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ تَقُوُلُ سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوُلُ مَنُ حَافَظَ عَلٰی اَرُبَعِ رَكَعَاتٍ قَبُلَ الظُّهُرِ وَاَرُبَعٍ بَعُدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ

۳۶۹۔ حضرت عنبسہ بن ابوسفیانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن ام المؤمنین ام حبیبہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعتیں پڑھنے کی عادت ڈالی (انہیں نہیں چھوڑا) اللہ تعالیٰ دوزخ کو اس کے لیے حرام کر دیں گے۔

امام ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور قاسم، قاسم بن عبدالرحمٰن اور ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولی ہیں، ثقہ ہیں، شام کے رہنے والے اور ابوامامہ کے دوست ہیں۔

باب ۳۱۳۔ مَاجَآءَ فِی الْاَرُبَعِ قَبُلَ الْعَصُرِ

باب ۳۱۳۔ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا

۳۷۱۔ حدثنا بندار محمد بن بشار نا ابو عامر نا سفیان عن ابی اسحاق عن عاصم بُنِ ضَمُرَةَ عَنُ عَلِیٍّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیُ قَبُلَ الُعَصُرِ اَرُبَعَ رَكَعَاتٍ یَفُصِلُ بَیُنَهُنَّ بِالتَّسُلِیُمِ عَلَی الُمَلَآئِكَةِ الُمُقَرَّبِیُنَ وَمَنُ تَبِعَهُمُ مِنَ

۳۷۱۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور مسلمانوں و مؤمنوں میں سے ان کے متبعین پر سلام بھیج کر فصل کر دیتے تھے (یعنی دو دو رکعتیں پڑھتے تھے)۔

اَلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ

اس باب میں ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں علیؓ کی حدیث حسن ہے اسحاق بن ابراہیم نے یہ اختیار کیا ہے کہ عصر کی چار سنتوں کے درمیان سلام نہ پھیرے (یعنی دو دو کر کے نہ پڑھے) وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے درمیان تشہد سے فصل کرتے تھے۔ امام شافعی اور احمد دن اور رات کی نمازوں کو دو دو کر کے پڑھنے کے قائل ہیں۔ ان حضرات نے ''فصل'' اختیار کی ہے۔

۳۷۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا

۳۷۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کرے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۳۱۴۔ مَاجَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةَ فِيْهِمَا

باب ۳۱۴۔ مغرب کے بعد کی دو سنتیں اور ان میں قرأت سے متعلق۔

۳۷۳۔ حدثنا محمد بن المثنیٰ نا بدل بن المحبر نا عبدالملك بن معدان عن عاصم بن بهدلة عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَاسَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

۳۷۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی بار رسول اللہ ﷺ کو مغرب اور فجر کی دو سنتوں میں سورۂ کافرون، اور سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے عبدالملک بن معدان کی عاصم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

باب ۳۱۵۔ مَاجَآءَ اَنَّهٗ يُصَلِّهِمَا فِي الْبَيْتِ

باب ۳۱۵۔ مغرب کی سنتیں گھر پر پڑھنا

۳۷۴۔ حدثنا احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ

۳۷۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں گھر پر پڑھیں۔

اس باب میں رافع بن خدیجؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۵۔ حدثنا الحسن بن على الحلوانى نا عبدالرزاق نا معمر عن ايوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَشَرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

۳۷۵۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دس رکعتیں یاد کی ہیں کہ آپ دن اور رات میں انہیں پڑھا کرتے تھے۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو اس کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد۔ اور مجھے حفصہؓ نے بتایا کہ فجر سے پہلے آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھا

رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّھْرِ وَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ ھا وَ رَکْعَتَیْنِ بعد المغرب وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ وَحَدَّثَتْنِی حَفْصَۃُ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَکْعَتَیْنِ

کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسن بن علی، عبدالرزاق سے، وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۱۶۔ مَاجَآءَ فِی فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب ۳۱۶۔ مغرب کے بعد چھ رکعت نفل پڑھنا۔

۳۷۶۔ حدثنا ابوکریب یعنی محمد بن العلاء الھمدانی الکوفی نازید بن الحباب نا عمر بن ابی خثعم عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَھُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ سَنَۃً

۳۷۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان بری بات نہ کرے تو اسے بارہ (۱۲) سال تک عبادت کا ثواب ملے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے حضور اکرم ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں' امام ترمذی کہتے ہیں ابوہریرہؓ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے زید بن خباب کی عمر بن ابی خثعم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیث ہیں اور انہیں بہت ضعیف کہتے ہیں۔

باب ۳۱۷۔ مَاجَآءَ فِی رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

باب ۳۱۷۔ عشاء کے بعد دو رکعت سنت پڑھنا۔

۳۷۷۔ حدثنا ابوسلمۃ یحیی ابن خلف نا بشر بن المفضل عن خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ رَکْعَتَیْنِ وَ بَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَیْنِ وَبَعْدَ الْعِشَآءِ رَکْعَتَیْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَیْنِ

۳۷۷۔ حضرت عبداللہ بن شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: آپ ﷺ ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں، عشاء کے بعد دو رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۱۸۔ مَاجَآءَ اَنَّ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی

باب ۳۱۸۔ رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔

۳۷۸۔ حدثنا قتیبۃ نا اللیث عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۳۷۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِكَ وِتْرًا

نماز دو دو رکعتیں ہے اگر تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور آخری نماز کو وتر سمجھو۔

اس باب میں عمرو بن عبسہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں۔ابنِ عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔اور اسی پر اہلِ علم کا عمل ہے۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں کر کے پڑھی جائے۔سفیان ثوری، ابنِ مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۳۱۹۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

باب ۳۱۹۔ رات کی نماز کی فضلیت

۳۷۹۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن ابی بشر عن حميد بن عبدالرحمن الحميری عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ

۳۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد افضل ترین روزے محرم کے مہینے کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔

اس باب میں جابرؓ، بلالؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے۔ابو بشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور وہ جعفر بن ابو وحشیہ ہیں۔

باب ۳۲۰۔ مَاجَآءَ فِیْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ باللیل

باب ۳۲۰۔ آنحضرت (ﷺ) کی نمازِ شب کی کیفیت

۳۸۰۔ حدثنا اسحق بن موسى الانصاری نامعن نا مالك عن سعيد بن ابی سعيد الْمَقْبُرِیْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلی ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ

۳۸۰۔ حضرت ابوسلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کی کیفیت دریافت کی تو فرمایا: حضور اکرم ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (۱۱) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں اس طرح پڑھتے تھے کہ ان کے حسن کے بارے میں اور ان کی تطویل کے بارے میں مت پوچھو پھر چار پڑھتے ان کے حسن اور طوالت کے متعلق بھی نہ پوچھو اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۱۔ حدثنا اسحق بن موسى الانصاری نا معن بن عيسى نا مالك عن ابن شهاب عن عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

۳۸۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ وتر کرتے۔ پھر جب اس سے فارغ ہوتے تو دائیں کروٹ لیٹ جاتے۔

كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدیٰ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شَقِّهِ الْاَيْمَنِ

قتیبہ، مالک سے اور وہ ابنِ شہاب سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۲۱۔ بَابٌ مِّنْهُ

باب ۳۲۱۔ اسی سے متعلق۔

۳۸۰۔ حدثنا ابو کریب نا وکیع عن شعبة عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً

۳۸۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۲۲۔ بَابٌ مِّنْهُ

باب ۳۲۲۔ اسی سے متعلق

۳۸۳۔ حدثنا هنادنا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابراهيم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

۳۸۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نو (۹) رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور فضل بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ سفیان نے اسے اعمش سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے نقل کی۔ وہ یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان سے اور وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں امام ترمذی کہتے ہیں: اکثر روایات میں آنحضرت ﷺ کا تیرہ (۱۳) رکعات پڑھنا مروی ہے جب کہ کم سے کم نو (۹) رکعتیں منقول ہیں۔

۳۸٤۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً

۳۸۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ رات کو نیند کی وجہ سے یا آنکھ لگ جانے کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباس (ابن عبدالعظیم عنبری)، عتاب بن مثنی سے اور وہ بہز بن حکیم سے روایت کرتے ہیں کہ "زرارہ بن اوفیٰ بصرہ کے قاضی تھے اور قبیلہ بنو قشیر کی امامت کرتے تھے ایک دن فجر کی نماز میں انہوں نے پڑھا" **فاذا نقر في الناقور فذلك يومئذ يوم عسير** " (ترجمہ: جب پھونکا جائے گا صور تو وہ دن بہت سخت ہوگا) اور بیہوش ہو کر گرے اور فوت ہو گئے۔ جن لوگوں نے انہیں ان کے گھر پہنچایا ان میں میں بھی شامل تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: سعد بن ہشام، عامر انصاری کے بیٹے ہیں اور ہشام بن عامر صحابی ہیں۔

باب ۳۲۳۔ فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

باب ۳۲۳۔ اللہ تعالیٰ ہر رات دنیا کے آسمان پر آتے ہیں۔

۳۸۵۔ حدثنا قتيبة نا يعقوب بن عبدالرحمٰن الاسكندرانى عن سهيل بن ابى صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۳۸۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات کے تہائی حصے کے گزرنے پر دنیا کے آسمان پر

اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِىْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَسْاَلُنِىْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَلَهٗ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ

اترتے اور فرماتے ہیں: ''میں بادشاہ ہوں، کون مجھ سے دعا مانگتا ہے۔ میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون مجھ سے سوال کرتا ہے۔ میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون مجھ سے مغفرت کا طلبگار ہے میں اس کی مغفرت کروں؟ پھر اسی طرح فرماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔

اس باب میں علی بن ابی طالبؓ، ابوسعیدؓ، رفاعہ جہنیؓ، جبیر بن مطعمؓ، ابن مسعودؓ، ابودرداءؓ اور عثمان بن ابی عاصؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بہت سی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اترتے ہیں'' یہ روایت اصح ہے۔

باب ۳۲۴۔ مَاجَآءَ فِى الْقِرَآءَةِ بِاللَّيْلِ

باب ۳۲۳۔ رات کو قرأت کرنا۔

۳۸۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن اسحق نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانى عن عبدالله بن رباح الْاَنْصَارِىِّ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَ اَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّىْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ اِنِّىْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ و اَطْرُدُ الشَّيْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِيْلًا

۳۸۶۔ حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا: میں (رات کو تمہارے پاس سے گزرا تو تم قرآن پڑھ رہے تھے اور آواز بہت دھیمی تھی حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں جس سے مناجات کر رہا تھا اس کو سنا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آواز تھوڑی سی اونچی رکھا کرو پھر حضرت عمرؓ سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم بھی پڑھ رہے تھے اور آواز بلند تھی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں سونے والوں کو جگاتا اور شیطانوں کو بھگاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ذرا آہستہ پڑھا کرو۔

اس باب میں عائشہؓ، ام ہانیؓ، انسؓ، سلمہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۸۷۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن معاوية بْنِ مَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَ رُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْاَمْرِ سَعَةً

۳۸۷۔ حضرت عبداللہ بن ابوقیسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: آنحضرت ﷺ کی رات کو قرأت کیسی تھی؟ فرمایا: آپ ﷺ ہر طرح قرأت کرتے کبھی دھیمی آواز سے اور کبھی بلند آواز سے۔ میں نے کہا: الحمدللہ...... الخ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث بھی صحیح غریب ہے۔ ابوقتادہؓ کی حدیث بھی غریب ہے۔ اُسے یحییٰ بن اسحاق حماد بن سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں جب کہ اکثر حضرات اس حدیث کو ثابتؓ سے اور وہ عبداللہ بن رباح سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۳۸۸۔ حدثنا ابوبكر محمد بن نافع البصرى نا عبدالصمد بن عبدالوارث عن اسمٰعيل بن مسلم

۳۸۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی ایک ہی آیت پڑھ پڑھ کر پوری رات گزار دی۔

العبدے عن ابی المتوکل النّاجیُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاٰیَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَةً

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۳۲۵۔ مَاجَآءَ فِی فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَیْتِ

باب ۳۲۵۔ نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۳۸۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر نا عبداللّٰہ بن سعید بن ابی ھند عن سالم ابی النضر عن یسر بن سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال افضل صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ

۳۸۹۔ حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرض نماز کے علاوہ تمہاری افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

اس باب میں عمر بن خطابؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرۃؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن سعدؓ اور زید بن خالد جہنیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابونصر اسے مرفوعاً اور بعض حضرات اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں جب کہ مالکؒ ابوالنضر سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔ اور مرفوع حدیث اصح ہے۔

۳۹۰۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبداللّٰہ بن نمیر عن عبید اللّٰہ بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

۳۹۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ (یعنی قبرستان کی طرح نمازوں سے خالی نہ رکھو)۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کے ابواب

باب ۳۲۶۔ مَاجَآءَ فِی فَضْلِ الْوِتْرِ

باب ۳۲۶۔ وتر کی فضیلت

۳۹۱۔ حدثنا قتیبة ثنا اللیث بن سعد فی عن یزید بن أبی حبیب عن عبداللّٰہ بن راشد الزوفی عن عبداللّٰہ بن ابی مُرَّةَ الزَّوْفِیُ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوةٍ هِیَ خَیْرٌلَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ

۳۱۹۔ خارجہ بن حذافہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (یعنی) ''وتر'' یہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عشاء اور طلوع فجر کے درمیانی وقت میں مقرر فرمایا ہے۔

اس باب میں ابوہریرۃؓ، عبداللہ بن عمروؓ، بریدہؓ اور ابوبصرۃؓ (صحابی) سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: خارجہ بن حذافہؓ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یزید بن ابوحبیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض محدثین کو اس حدیث میں وہم ہوا ہے۔ ان کا کہنا ہے: عبداللہ بن راشد الزرقی اور یہ وہم ہے۔

باب ۳۲۷۔ مَاجَآءَ اِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

۳۹۲۔ حدثنا ابو کریب نا ابوبکر بن عیاش نا ابواسحٰق عن عاصم بُنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلٰوتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلٰكِنَّ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَآ اَهْلَ الْقُرْاٰنِ

باب ۳۲۷۔ وتر فرض نہیں۔

۳۹۲۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح فرض نہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ طاق (تنہا) ہے۔ اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ ابواسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: (وتر فرض نماز کی طرح فرض نہیں لیکن سنت ہے آپ ﷺ نے اسے سنت بنایا) ہمیں اس کی خبر بندار نے انہیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور انہیں سفیان نے دی۔ اور یہ ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے۔ منصور بن معتمر بھی ابواسحاق سے ابوبکر بن عیاش کی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔

باب ۳۲۸۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

۳۹۳۔ حدثنا ابو کریب نا زکریا ابن ابی زائدة عن اسرائیل عن عیسی بن ابی عزة عن الشعبی عن ابی ثور الازدی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ

باب ۳۲۸۔ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے۔

۳۹۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ سونے سے پہلے وتر پڑھا کروں۔

عیسیٰ بن ابوعزہ کہتے ہیں کہ شعبی شروع رات میں پڑھتے اور پھر سوتے تھے۔ اس باب میں ابوذرؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ابوثور کا نام حبیب بن ابوملیکہ ہے۔ علماء صحابہ اور بعد کے علماء کی ایک جماعت نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوئے۔ آنحضرت رسول اللہ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ ڈر ہو کہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو شروع میں ہی وتر پڑھے۔ اس لیے کہ رات کے آخری حصے میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور یہی افضل ہے کہ ہم سے یہ حدیث ہناد نے روایت کی وہ ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابو سفیان سے وہ جابر سے اور وہ حضور اکرم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۳۲۹۔ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاٰخِرِهٖ

۳۹۴۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابوبکر بن عیاش نا ابوحصین عن یحیی بن وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْ تَرَاَوَّلِهٖ وَ اَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ حِيْنَ مَاتَ فِيْ وَجْهِ السَّحَرِ

باب ۳۲۹۔ وتر رات کے شروع اور آخر دونوں وقتوں میں جائز ہے۔

۳۹۴۔ مسروق نے عائشہؓ سے حضور اکرم رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا فرمایا: پوری رات میں جب چاہتے وتر پڑھ لیتے۔ کبھی رات کے شروع میں کبھی درمیانی حصے میں اور کبھی رات کے آخری حصے میں۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ رات کے آخری حصے (سحر کے وقت) میں وتر پڑھا کرتے تھے۔ (یعنی آخری ایام میں)۔

امام ترمذی کہتے ہیں، ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔ اس باب میں علی، جابر ابو مسعود انصاری اور ابو قتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہلِ علم نے وتر کو رات کے آخری حصے میں پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

باب ۳۳۰۔ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

باب ۳۳۰۔ وتر کی سات رکعتیں۔

۳۹۵۔ حدثنا هنادنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن يحيى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُوْ تِرُ بِثَلٰثَ عَشَرَةَ فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعُفَ اَوْ تَرَ بِسَبْعٍ

۳۹۵۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۱۳ رکعتیں وتر پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب بوڑھے اور ضعیف ہو گئے تو سات رکعتیں پڑھنے لگے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ام سلمہؓ کی حدیث حسن ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ وتر میں ۱۳، ۱۱، ۹، ۷، ۳، ۲ اور ایک رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں: ''آنحضرت رسول اللہ ﷺ وتر میں تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھتے تھے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وتر سمیت تیرہ (۱۳) پڑھتے تھے۔ چنانچہ رات کی نماز بھی وتر کی طرف منسوب ہوگئی۔ اس میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہے ان کا استدلال حضور اکرم رسول اللہ ﷺ سے مروی اس حدیث سے ہے کہ ''اے اہلِ قرآن وتر پڑھا کرو'' اس کا مقصد تہجد کی نماز ہے یعنی تہجد کو بھی (مجازاً) وتر کہتے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے اہل قرآن کو تہجد کا حکم فرمایا۔

باب ۳۳۱۔ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

باب ۳۳۱۔ وتر کی پانچ رکعات پڑھنا

۳۹۶۔ حدثنا اسحق بن منصور انا عبدالله بن نمير نا هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

۳۹۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں پر مشتمل تھی اس میں سے پانچ رکعتیں وتر پڑھتے اور ان کے دوران نہیں بیٹھتے تھے پھر آخری رکعت میں بیٹھتے۔ پھر جب مؤذن اذان دیتا تو کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے جو بہت ہلکی ہوتیں۔

اس باب میں ابو ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ وغیرہ نے یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر کی پانچ رکعتیں ہیں۔ مزید یہ کہ ان کے دوران بیٹھے نہیں صرف آخری رکعت میں بیٹھے۔

باب ۳۳۲۔ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلٰثٍ

باب ۳۳۲۔ وتر میں تین رکعتیں ہیں۔

۳۹۷۔ حدثنا هنادنا ابوبكر بن عياش عن ابى اسحق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ

۳۹۷۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے اور ان میں نو مفصل کی سورتیں پڑھتے تھے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں سے آخری سورۂ اخلاص ہوتی تھی۔

اس باب میں عمران بن حصینؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابوایوبؓ، عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ سے بھی روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ، ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ حضور اکرم رسول اللہ ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اس طرح نقل کرتے ہوئے ابی بن کعبؓ کا ذکر نہیں کرتے جب کہ بعض حضرات عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ سے اور وہ ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں علماء صحابہ وغیرہ کی ایک جماعت اسی پر عمل کرتی ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔ سفیان کہتے ہیں: اگر چاہو تو پانچ رکعتیں پڑھو اور چاہو تو تین اور اگر چاہو کہ ایک رکعت پڑھو تو بھی صحیح ہے۔ اور میرے نزدیک تین رکعت وتر پڑھنا مستحب ہے یہ ابن مبارک اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے۔

مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں جو کہ متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ دو سلاموں کے ساتھ تین رکعتیں پڑھنا احناف کے نزدیک جائز نہیں۔ یہ حضرات دلیل کے طور پر کئی احادیث پیش کرتے ہیں۔

(۱) ترمذی ہی میں مذکور حدیث ابوسلمہ (۳۸۰) اس حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ آپ ﷺ تین رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۲) حدیث نمبر ۳۹۹: اس میں بھی تین ہی رکعات کا ذکر ہے۔

(۳) حدیث نمبر ۳۹۷: اس میں بھی تین رکعات کی تصریح ہے جو ابھی گزری ہے یعنی حدیثِ باب

(۴) حدیث نمبر ۴۰۰: حضرت عائشہؓ کی حدیث اس میں بھی صراحت کے ساتھ تین رکعتوں کا ذکر ہے۔

یہ تمام احادیث وتر کی تین رکعات پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہیں۔ جہاں تک دوسری روایات کا تعلق ہے تو دراصل ان میں ایک سے لے کر تیرہ (۱۳) رکعات تک کا ذکر ہے۔ اور ان روایات میں وتر سے مراد پوری نمازِ شب ہے۔ جیسے کہ امام ترمذیؒ نے بھی امام اسحٰق بن راہویہ کا قول نقل کیا ہے جہاں تک حضرت عائشہؓ کی حدیث کا تعلق ہے کہ ''آپ ﷺ وتر میں پانچ رکعتیں پڑھتے اور درمیان میں نہیں بیٹھتے تھے''۔ تو درحقیقت ان پانچ رکعتوں میں دو رکعت نفل بھی شامل ہے، اور نہ بیٹھنے سے مراد کافی دیر تک بیٹھ کر دعا وذکر وغیرہ کرنا ہے نہ کہ قعدہ کی نفی۔

رہ گیا مسئلہ ان تینوں رکعات میں ایک ہی سلام پھیرنے کا، تو اس کی دلیل یہ ہے کہ وتر کی تین رکعات کی جتنی روایات اوپر ذکر کی گئیں ان میں سے کسی میں بھی دو سلاموں کا ذکر نہیں۔ اگر آنحضرت رسول اللہ ﷺ کا معمول دو سلاموں کے ساتھ تین رکعات پڑھنے کا ہوتا تو یہ ایک غیر معمولی بات ہوتی جس کا ذکر صحابۂ کرام ضرور کرتے اس لیے یہی کہا جائے گا کہ آپ ﷺ یہ تین رکعتیں معمول کے مطابق مغرب کی نماز کی طرح ایک ہی سلام کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

صحابۂ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت جن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابہ بھی شامل ہیں۔ یہ تمام حضرات بھی ایک سلام کے ساتھ تین رکعات پڑھنے کے قائل ہیں۔ ان کی روایات وآثار مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ اور طحاوی وغیرہ میں موجود ہیں لہٰذا حنفیہ کا مسلک آثارِ صحابہ سے بھی مؤید ہے۔ (واللہ اعلم مترجم)

باب ۳۳۳۔ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

۳۹۸۔ حدثنا قتيبة نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيْلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَّكَانَ

باب ۳۳۲۔ وتر میں ایک رکعت پڑھنا۔

۳۹۷۔ حضرت انس بن سیرینؒ کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کیا میں فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت لمبی کروں! فرمایا: نبی اکرم ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے اور پھر آخر میں ایک رکعت وتر اور فجر کی دو رکعتیں اس وقت پڑھتے جب فجر کی اذان سنتے۔

يُصَلِّيُ الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهٖ

اس باب میں عائشہؓ، جابرؓ، فضل بن عباسؓ، ابوایوبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض صحابہ اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ دو رکعتوں اور تیسری رکعت کے درمیان فصل کرے (سلام پھیرے) اور تیسری رکعت وتر کی پڑھے۔ یہ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ۳۳۴۔ مَاجَآءَ مَا يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

باب ۳۳۴۔ وتر نماز میں کیا پڑھے؟

۳۹۹۔ حدثنا علی بن حجر ناشریك عن ابی اسحق عن سعيد بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وقل يآيها الكافرون وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ

۳۹۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورۂ اعلیٰ (سبح اسم ربک الاعلیٰ) سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ یعنی ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھتے تھے۔

اس باب میں علیؓ، عائشہؓ اور عبدالرحمٰن بن ابزی بھی ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص اور معوذ تین بھی پڑھیں (**قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس**) جسے صحابۂ کرام اور ان کے بعد کے علماء کی اکثریت نے اختیار کیا ہے وہ یہی ہے کہ "**سبح اسم ربک الاعلیٰ**"، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص، تینوں میں ہر رکعت میں ایک سورت پڑھے (یعنی سورۂ اعلیٰ پہلی رکعت میں اور دوسری میں سورۂ کافرون اور تیسری میں سورۂ اخلاص۔ مترجم)

۴۰۰۔ حدثنا اسحق بن ابراهيم بن حبيب بن شهيدالبصری نا محمد بن سلمة الحرانی عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ

۴۰۰۔ حضرت عبدالعزیز بن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ نے سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ وتر کے میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آپ ﷺ پہلی رکعت میں "**سبح اسم ربک الاعلیٰ**" دوسری میں "**قل یاایھاالکفرون**" اور تیسری میں "قل ھواللہ احد" اور معوذ تین پڑھتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یہ عبدالعزیز، ابن جریج کے والد اور عطاء کے ساتھی ہیں، اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری بھی عمرہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔

باب ۳۳۵۔ مَاجَآءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ

باب ۳۳۵۔ وتر میں قنوت پڑھنا۔

۴۰۱۔ حدثنا قتيبة نا ابوالاحوص عن ابی اسحق عن بريد بنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَآءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۰۱۔ ابوحوراء کہتے ہیں کہ حسن بن علیؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تاکہ میں انہیں وتر میں پڑھا کروں (وہ یہ ہیں **اللھم اھدنی**...... سے آخر حدیث تک۔ اس دعا کا ترجمہ: (اے اللہ

وَالِهٖ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْ لُهُنَّ فِی الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَا فِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ

مجھے ہدایت کر ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت عطا کی، مجھے عافیت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت بخشی (یعنی آفتوں اور مصیبتوں سے بچا) اور مجھ سے ان لوگوں کے ساتھ محبت کر جن سے تو نے محبت کی اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو میرے مقدر میں لکھ دی گئیں۔ بے شک تو جس چیز کا چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور تجھے کوئی حکم نہیں دیتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا۔ اے پروردگار تو بابرکت ہے اور تیری ہی ذات بلند و برتر ہے۔

اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے اس سند سے ابوحوراء سعدی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ اور آپ ﷺ سے مروی قنوت کے متعلق روایات میں اس سے بہتر روایت کا ہمیں علم نہیں۔ علماء کا قنوت کے متعلق اختلاف ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پورا سال قنوت پڑھے اور ان کے نزدیک قنوت کی دعا رکوع سے پہلے پڑھنا مختار ہے۔ یہ بعض علماء کا بھی قول ہے اور یہی قول سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحاق اور اہل کوفہ کا بھی ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ وہ صرف رمضان کے دوسرے پندرہ دن میں رکوع کے بعد قنوت پڑھا کرتے تھے۔ بعض اہل علم نے بھی یہی مسلک اختیار کیا ہے اور یہی شافعی اور احمد کا قول ہے۔

مسئلہ: امام ترمذی نے یہاں حنفیہ (اہل کوفہ) کا مسلک ذکر کردیا ہے۔

ان حضرات کی دلیل ابن ماجہ میں حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ "**ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کا ن یوتر فیقنت قبل الر کوع**" یعنی آنحضرت ﷺ وتر پڑھتے اور ان میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ احناف کے پاس اس مسئلے میں مرفوع حدیث بھی ہے اور حضرت ابن مسعودؓ کا اثر بھی جو کہ اوپر مذکور ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۳۳۶۔ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ اَوْیَنْسٰی

باب ۳۳۶۔ جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا پڑھے بغیر سو جائے۔

۴۰۲۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم عن ابیه عن عطاء بن یَسَّارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِیَهٗ فَلْیُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ

۴۰۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اسے یاد آجائے تو پڑھ لے۔

۴۰۳۔ حدثنا قتیبة نا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ ابیه اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ

۴۰۳۔ حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی وتر پڑھے بغیر سو جائے تو صبح ہونے پر پڑھے۔

یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے میں نے ابوداؤد سنجری (یعنی سلیمان بن اشعث) سے سنا کہ انہوں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: ان کے بھائی عبداللہ میں کوئی مضائقہ نہیں اور میں نے امام بخاری کو علی بن عبداللہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف کہتے ہوئے سنا۔ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں۔ بعض اہل کوفہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ جب یاد آجائے تو وتر پڑھے اگر چہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد یاد آئے۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے۔

مسئلہ: احناف اور جمہور کے درمیان وتر کے وجوب اور سنیت میں مشہور اختلاف ہے۔ احناف اس کو واجب قرار دیتے ہیں۔ ان کے دلائل میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث باب۔ اس میں وتر کی قضاء کا حکم دیا گیا ہے اور قضا کا حکم واجبات میں ہوتا ہے سنن میں نہیں۔

(۲) حضرت خارجہ بن حذافہ کی حدیث جو ترمذی میں باب ۳۲۶ وتر کی فضیلت حدیث ۳۹۱ ہے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان اللّٰه امدکم'' ......الخ۔ لفظ ''امد'' مدد کرنے اور اضافہ کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اس کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے۔ اگر وتر سنت ہوتے تو ان کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف ہوتی جیسے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر (رمضان) کے روزے فرض کیے اور میں نے اس کی راتوں کا قیام سنت بنا دیا۔ لہٰذا ''ان اللّٰه امدکم'' میں اللہ تعالیٰ کی طرف اضافے کی نسبت اس کے وجوب پر دلالت کرتی ہے۔

(۳) حضرت علیؓ کی حدیث یہ بھی ترمذی ہی میں حدیث ۳۹۲ ہے اس میں فرمایا گیا۔ ''**فاوتروا یا اهل قرآن**'' اس میں امر کا صیغہ استعمال کیا گیا جو وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

(۴) نبی کریم ﷺ نے وتر ہمیشہ پڑھے اور انہیں کبھی ترک نہیں کیا اور اس کے ترک کرنے والے کے متعلق فرمایا ''**من لم یوتر فلیس منا**'' جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

یہ تمام دلائل وتر کے واجب ہونے پر دلالت کرتے ہیں لیکن یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ احناف اور جمہور کے درمیان یہ اختلاف لفظی ہے اس لیے کہ ائمہ ثلاثہ مالکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک سنت اور فرض کے درمیان کوئی درجہ نہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان دونوں کے درمیان واجب کا درجہ ہے گویا کہ دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ وتر کا مرتبہ فرض سے نیچے اور سنن مؤکدہ سے اوپر ہے۔ کیونکہ ائمہ ثلاثہ بھی اسے آکد السنن مانتے ہیں لہٰذا دونوں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۳۳۷۔ مَاجَآءَ فِیُ مُبَادَرَةِ الصُّبحِ بِالُوِتُرِ

باب ۳۳۷۔ صبح سے پہلے وتر پڑھنا۔

۴۰۴۔ حدثنا احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة نا عبیداللّٰه عَنُ نَافِعٍ عَنِ ابُنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ بَادِرُوا الصُّبحَ بِالُوِتُرِ

۴۰۴۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر ادا کرلیا کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۵۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا عبد اَبِیُ نَضُرَةَ عَنُ اَبِیُ سَعِیدِ الخدریَّ اَنَّ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ

۴۰۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر صبح ہونے سے پہلے پڑھو۔

وَالِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا

٤٠٦ ۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

۴۰۶۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب فجر طلوع ہوئی تو رات کی نمازوں (تہجد وغیرہ) اور وتر کا وقت ختم ہو گیا۔ لہٰذا فجر کے طلوع ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں سلیمان بن موسیٰ اس لفظ کو بیان کرنے میں منفرد ہیں آپ ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا: ''فجر کے بعد وتر نہیں'' اور یہ کئی علماء کا قول ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ فجر کے بعد وتر نہیں ہیں۔

باب ۳۳۸۔ مَاجَاءَ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَيْلَةٍ

باب ۳۳۸۔ ایک رات میں دو وتر نہیں۔

٤٠٧ ۔ حدثنا هناد نا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبداللّٰه بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَيْلَةٍ

۴۰۷۔ قیس بن طلق بن علیؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا: ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ علماء کا اس شخص کے متعلق اختلاف ہے جو رات کے شروع میں وتر پڑھے اور پھر آخری حصے میں دوبارہ پڑھے۔ چنانچہ بعض علماء کہتے ہیں کہ وتر توڑ دے اور ان کے ساتھ ایک رکعت ملا کر جو چاہے پڑھ لے پھر نماز کے آخر میں وتر پڑھے اس لیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں پڑھے جاتے۔ یہ صحابہ، ان کے بعد کے علماء اور امام اسحاق کا قول ہے۔ بعض علماء صحابہ کا کہنا ہے کہ اگر رات کے شروع میں وتر پڑھ کر سو گیا پھر آخری حصے میں اٹھا تو جتنی چاہے نماز پڑھے وتر کو نہ توڑے اور انہیں اسی طرح چھوڑ دے۔ یہ سفیان ثوری، مالک بن انس، احمد اور ابن مبارک کا بھی قول ہے یہ زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے وتر کے بعد نماز پڑھی۔

٤٠٨ ۔ حدثنا محمد بن بشار نا حماد بن مسعدة عن میمون بن موسی المرائی عن الحسن عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ

۴۰۸۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت ابو امامہؓ، عائشہؓ اور کئی صحابہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

باب ۳۳۹۔ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب ۳۳۹۔ سواری پر وتر پڑھنا

٤٠٩ ۔ حدثنا قتيبة نا مالك بن انس عن ابی بکر بن عمر بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ

۴۰۹۔ حضرت سعید بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ میں ان سے پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے فرمایا: تم کہاں تھے؟ میں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے کہا: تیرے

كُنْتَ فَقُلْتُ اَوْ تَرْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَايْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی اسوۂ حسنہ نہیں، میں نے آپ ﷺ کو سواری پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ سواری پر وتر پڑھ لے اور یہی شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ وتر سواری پر نہ پڑھے۔ اگر وتر پڑھنا چاہے تو اُترے اور زمین پر پڑھے۔ یہ بعض اہل کوفہ کا قول ہے۔

باب ۳۲۰۔ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى

باب ۳۲۰۔ چاشت کی نماز۔

۴۱۰۔ حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق حدثني موسى بن غلان بن انس عن عمه ثمامة بن انس بن مالك عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ

۴۱۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی نماز بارہ رکعت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل بناتے ہیں (دن چڑھنے کے بعد سے زوال تک کے وقت میں)

اس باب میں ام ہانیؓ، ابوہریرہؓ، نعیم بن ہمارؓ، ابوذرؓ، عائشہؓ، ابوامامہؓ، عتبہ بن عبد اسلمیؓ، ابن ابی اوفیؓ، ابوسعیدؓ، زید بن ارقمؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں انسؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۴۱۱۔ حدثنا ابوموسى محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَارَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

۴۱۱۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں مجھے ام ہانی کے علاوہ کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں داخل ہوئے، غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی، میں نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے اتنی خفیف نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اتنا ضرور تھا کہ آپ ﷺ رکوع اور سجدے پوری طرح کر رہے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے گویا کہ احمد کے نزدیک اس باب کی اصح روایت ام ہانی ہی کی حدیث ہے نعیم کے بارے علماء میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں نعیم بن خمار اور بعض ابن ہمار کہتے ہیں انہیں ابن ہمار اور ابن ہمام بھی کہا جاتا ہے جب کہ صحیح ابن ہمار ہی ہے۔ ابونعیم کو اس میں وہم ہو گیا ہے وہ ابن خمار کہتے ہیں۔ انہوں نے اس میں خطا کی ہے اور پھر نعیم اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان واسطہ چھوڑ دیا ہے۔ مجھے یہ عبد بن حمید نے ابونعیم کے حوالے سے بتایا۔

۴۱۲۔ حدثنا ابو جعفر السمناني نا محمد بن الحسين نا ابو مسهر نا اسمعيل بن عياش عن

۴۱۲۔ حضرت ابوذرؓ، حضور اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ: اے بنی آدم تو میرے لیے دن کے شروع میں چار رکعت پڑھ۔

بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن جبیر بن نفیر عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّهٗ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ

میں تیرے دن بھر کے کاموں کو پورا کروں گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث غریب ہے۔ وکیع، نضر بن شمیل اور کئی ائمہ حدیث اس حدیث کو نہاس بن قہم سے روایت کرتے ہیں اور ہم نہاس کو اس حدیث ہی سے پہچانتے ہیں۔

۴۱۳۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی البصری نا یزید بن زریع عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

۴۱۳۔ نہاس بن قہم، شداد بن ابو عمار سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چاشت کی دو رکعت ہمیشہ پڑھیں اس کے گناہ معاف کر دیے گئے۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۱۴۔ حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا محمد بن ربیعة عن فضیل ابن مرزوق عن عطیة الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُهَا وَیَدَعُهَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْ

۴۱۴۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چاشت کی نماز پڑھنے لگتے تو ہم کہتے ہیں اب آپ ﷺ اسے نہیں چھوڑیں گے۔ پھر جب آپ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے اب آپ ﷺ اسے نہیں پڑھیں گے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۳۴۱۔ مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوةٍ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب ۳۴۱۔ زوال کے وقت نماز پڑھنا

۴۱۵۔ حدثنا ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا ابوداؤد الطیالسی نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح هو ابوسعید المؤدب عن عبدالكریم الْجَزَرِیِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِیْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ اُحِبُّ اَنْ یَّصْعَدَلِیْ فِیْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ

۴۱۵۔ حضرت عبداللہ بن سائبؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ زوال کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے اور فرماتے یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرا نیک عمل اوپر جائے۔

اس باب میں علیؓ اور ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث عبداللہ بن سائب حسن غریب ہے۔ آنحضرتؐ سے مروی ہے کہ زوال کے بعد چار رکعت نماز ایک ہی سلام سے پڑھا کرتے تھے۔

باب ۳۴۲۔ مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوةِ الْحَاجَةِ

۴۱۶۔ حدثنا علی بن عیسی بن یزید البغدادی ناعبداللّٰہ بن بکرا السمی دنا عبداللّٰہ بن منیر عن عبداللّٰہ بن ابی بکر عن فائدین عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَی اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

باب ۳۴۲۔ نماز حاجت پڑھنا

۴۱۶۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور پھر یہ پڑھے۔ لا الٰہ الا اللہ...... حدیث کے آخر تک۔ (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو چشم پوشی اور بخشش کرنے والا ہے اور عرشِ عظیم کا مالک ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام عالم کا رب ہے۔ اے اللہ: میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جن پر تیری رحمت ہوتی ہے اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں۔ اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہ بخشے بغیر، میرے کسی غم کو دور کئے بغیر، میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو، پورا کیے بغیر نہ چھوڑنا، اے رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد میں کلام ہے۔ اور فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں، ان کی کنیت ابوورقاء ہے۔

باب ۳۴۳۔ مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ

۴۱۷۔ حدثنا قتیبة نا عبدالرحمٰن بن ابی الموالی عن محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وأسئالك من فضلك العظيم فأنك تقدر وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعِيْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعِيْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ

باب ۳۴۳۔ استخارے کی نماز

۴۱۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن سکھاتے تھے فرماتے: اگر تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر یہ پڑھے: اللھم انی استخیرک...... سے ثم ارضنی بہٖ تک پڑھے اور اپنی حاجت کا نام لے (یعنی لفظ ہذا الامر کی جگہ حاجت کا نام لے) (ترجمہ: اے اللہ میں تیرے علم کے وسیلے سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے قدرت مانگتا ہوں۔ اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا۔ تو ہر چیز کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ تو تو پوشیدہ چیزوں کو بھی جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ مقصد میرے لیے، میرے دین، دنیا، آخرت، زندگی یا فرمایا: اس جہان میں اور آخرت کے دن جہان میں بہتر ہے تو اسے میرے لیے مہیا فرما دے۔ اور اگر تو اسے میرے دین،

اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ قَالَ وَ یُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ

میری زندگی اور آخرت یا فرمایا اس جہان یا اس جہان کے لیے بُرا سمجھتا ہے تو مجھے اس سے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور میرے لیے جہاں بھلائی ہو وہ مہیا فرما پھر اس سے مجھے راضی کر)۔

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں، جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور وہ ایک مدنی ہیں جو کہ ثقہ ہیں۔ سفیان نے ان سے ایک حدیث اور کئی ائمہ حدیث ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

باب ٣٤٤ ـ مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوةِ التَّسْبِیْحِ

٤١٨ ـ حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء نازید بن حباب نالعکلی ناموسی بن عبیدة قال حدثنی سعید بن ابی سعید مولی ابی بکر بن محمد بْنِ عَمْرِوبْنِ حزمٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ یَا عَمِّ اَلَا اَصِلُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یَا عَمِّ صَلِّ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَاِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَ ةُ فَقُلِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ تَرْکَعَ ثُمَّ ارْکَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسجد فقلها عشراً ثم ارفع راسك فقلها عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ هِیَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِیْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ وَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَ هَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ اَنْ تَّقُوْلَهَا فِیْ یَوْمٍ قَالَ اِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعْ اَنْ تقولها فی یوم فَقُلْهَا فِیْ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِیْ جُمُعَةٍ فَقُلْهَا فِیْ شَهْرٍ فَلَمْ یَزَلْ یَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰی قَالَ فَقُلْهَا فِیْ سَنَةٍ

باب ۳۴۴۔ صلوٰۃ تسبیح

۴۱۸۔ حضرت ابورافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عباسؓ سے کہا: چچا! کیا میں آپ کے ساتھ سلوک نہ کروں، کیا میں آپ کو نہ دوں، کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ عباسؓ نے فرمایا: کیوں نہیں یارسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: چچا چار رکعت پڑھیئے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے یہ پندرہ مرتبہ پڑھیئے "اللّٰہ اکبر والحمدللّٰہ وسبحان اللّٰہ" پھر رکوع کیجئے اور رکوع میں دس مرتبہ یہی پڑھیئے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ، پھر اٹھ کر دس مرتبہ، پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ اور پھر سجدے سے اٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی پڑھیئے یہ ہر رکعت میں ۷۵ پچھتر مرتبہ ہوا اور چاروں رکعتوں میں تین سو (۳۰۰) مرتبہ ہوا۔ اگر آپ کے گناہ عالج (۱) کی ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں گے تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے گا، عباسؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے ہر روز کون پڑھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر روزانہ نہ پڑھ سکو تو جمعہ کے دن اور اگر جمعہ کو بھی نہ پڑھ سکو تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھو۔ پھر آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے، یہاں تک کہ فرمایا تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ابورافع کی روایت سے غریب ہے۔

(۱) عالج ایک جگہ کا نام ہے جہاں ریت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ (مترجم)

۴۱۹۔ حدثنا احمد بن محمد ابن موسی نا عبداللّٰہ بن المبارك عن عكرمة بن عمار قال حدثنی اسحٰق بن عبداللّٰہ بْنِ ابی طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيْ مَا شِئْتِ يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ

۴۱۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ام سلیمؓ صبح کے وقت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، مجھے ایسے کلمات سکھایئے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔ فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمدللہ پڑھو اور جو چاہو مانگو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں ہاں۔ (یعنی عطا کرتا ہے)

اس باب میں ابن عباسؓ عبداللہ بن عمروؓ فضل بن عباسؓ اور ابورافعؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صلاۃ تسبیح میں حضور اکرم ﷺ سے کئی احادیث مروی ہیں لیکن ان میں بہت سی صحیح نہیں۔ ابن مبارک اور کئی علماء بھی صلاۃ تسبیح اور اس کی فضیلت کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ احمد بن عبدہ الضبی ابو وہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: اللہ اکبر کہے اور پھر یہ پڑھے "**سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک**" اس کے بعد پندرہ مرتبہ یہ پڑھے۔ "**سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر**" پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر دس مرتبہ "**سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر**" پڑھے۔ پھر رکوع میں دس مرتبہ، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی پڑھے اور چار رکعتیں اسی طرح پڑھے یہ ہر رکعات میں ۷۵ تسبیحات ہوئیں ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اور اگر نماز شب پڑھ رہا ہو تو میرے نزدیک دو رکعتوں پر سلام پھیرنا بہتر ہے۔ اگر دن میں پڑھ رہا ہو تو اگر چاہے تو دو رکعت پر سلام پھیرے اور چاہے تو آخر میں سلام پھیرے (یعنی چار رکعات پڑھ کر) ابو وہب کہتے ہیں مجھے عبدالعزیز (یہ ابن ابی رزمہ ہیں) نے عبداللہ کے متعلق کہا کہ ان کا کہنا ہے: وہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ "**سبحان ربی العظیم**" اور سجدے میں پہلے "**سبحان ربی الاعلیٰ**" تین مرتبہ پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے" احمد بن عبدہ وہب بن زمعہ سے اور وہ عبدالعزیز (ابن ابی رزمہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: اگر اس نماز میں بھول جائے تو کیا سجدہ سہو کے دونوں سجدوں میں بھی دس دس مرتبہ تسبیحات پڑھے؟ فرمایا: نہیں یہ تین سو تسبیحات ہی ہیں۔

باب ۳۴۵۔ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

باب ۳۴۵۔ نبی اکرم ﷺ پر کس طرح درود بھیجا جائے۔

۴۲۰۔ حدثنا محمد بن غيلان قال حدثنی ابواسامة عن مسعر والا جلح ومالك بن مغول عن الحكم ابن عتيبة عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا

۴۲۰۔ کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام بھیجنا تو جان لیا۔ آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: **اللھم صل علی محمد** سے **انک حمید مجید** تک (یعنی دوسرے حمید مجید تک) کہتے ہیں کہ ابو اسامہ نے اعمش کے حوالے سے، انہوں نے حکم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا باركت على ابراهيم انك حميد مجيد۔ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامة وَزَادَنِيْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ انہوں نے کہا کہ ہم درود میں "وعلینا معهم" یعنی ہم پر بھی ان کے ساتھ (درود بھیج) کے الفاظ بھی کہتے ہیں۔ (یعنی یہ زیادہ بیان کیا ہے)

(درود کا ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ تو محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسے کہ تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بزرگی والا اور برتر ہے۔) اس باب میں علیؓ، ابوحمیدؓ، ابومسعودؓ، طلحہؓ، بریدہؓ، زید بن خارجہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کعب بن عجرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

باب ۳٤٦۔ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

باب ۳۴۶۔ درود کی فضیلت۔

٤٢١۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة قال ثنا موسىٰ بن يعقوب الزمعي حدثني عبدالله بن كيسان ان عبدالله بْنِ شَدَّاد اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً

۴۲۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے آپ ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے اور اس کے حصے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

٤٢٢۔ حدثنا علي بن حجر نا اسمٰعيل بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

۴۲۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں۔

اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ، عامر بن ربیعہؓ، عمارؓ، ابوطلحہؓ، انسؓ اور ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اور کئی علماء سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا رحمت بھیجنا اور ملائکہ کا درود بھیجنا یعنی استغفار کرنا ہے۔

٤٢٣۔ حدثنا ابوداؤد سليمان بن مسلم البلخي

۴۲۳۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے

المصاحفي نا النضر بن شميل عن ابی قرة الاسدی عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درمیان اس وقت تک رکی رہتی ہے جب تک تم رسول اللہ ﷺ پر درود نہ بھیجو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: علاء بن عبدالرحمٰن، یعقوب کے بیٹے اور حرقہ کے مولیٰ ہیں اور علاء تابعین میں سے ہیں انہوں نے انس بن مالکؓ سے احادیث سنی ہیں جب کہ عبدالرحمٰن، یعقوب یعنی علاء کے والد بھی تابعی ہیں انہوں نے ابو ہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ سے احادیث سنی ہیں۔ اور یعقوب کبار تابعین میں سے ہیں۔ عمر بن خطابؓ سے بھی ملاقات کی اور ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔

٤٢٤ ـ حدثنا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِعْ فِيْ سُوْقِنَا اِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ

۴۲۴۔ عباس بن عبدالعظیم عنبری، عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ مالک بن انس سے وہ علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: ہمارے بازار میں کوئی شخص اس وقت تک خرید و فروخت نہ کرے جب تک دین میں خوب سمجھ بوجھ نہ حاصل کر لے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے متعلق ابواب

باب ٣٤٧ ـ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۳۴۷۔ جمعہ کے دن کی فضیلت

٤٢٥ ـ حدثنا قتيبة نا المغيرة بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۲۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج نکلنے والے دنوں میں بہترین دن جمعے کا دن ہے۔ اسی دن آدمؑ پیدا کیے گئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے، اسی دن اس سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

اس باب میں ابولبابہؓ، سلیمانؓ، ابوذرؓ، سعید بن عبادہ اور اوسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

باب ٣٤٨ ـ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب ۳۴۸۔ جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی۔

٤٢٦ ـ حدثنا عبداللّٰه بن الصباح الهاشمی البصری نا عبداللّٰه بن عبدالمجيد الحنفی نا محمد بن ابی حميد نا موسیٰ بن وردان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

۴۲۶۔ حضرت انس بن مالکؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مبارک گھڑی تلاش کرو جس کی جمعے کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ملنے کی امید ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِیْ تُرْجیٰ فِی یَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلیٰ غَیْبُوْبَةِ الشَّمْسِ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ وہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن حمید ضعیف ہیں انہیں بعض علماء نے حافظے میں ضعیف کہا ہے۔ انہیں حماد بن ابوحمید کہا جاتا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابوابراہیم انصاری یہی ہیں جو منکر الحدیث ہیں۔ بعض صحابہ وغیرہ کہتے ہیں کہ وہ گھڑی عصر سے غروب آفتاب تک ہے (یعنی قبولیت کی) یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے امام احمد کہتے ہیں اکثر احادیث میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں قبولیت کی امید ہے وہ عصر کی نماز کے بعد ہے یہ بھی امید ہے کہ زوال آفتاب کے بعد ہو۔

٤٢٧۔ حدثنا زِیَادُبْنُ اَیُّوْبَ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرِالْعَقَدِیُّ ثَنَا کَثِیْرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ عَوْفِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا یَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَّةُ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ حِیْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَی انْصِرَافٍ مِّنْهَا

۴۲۷۔ زیاد بن ایوب بغدادی، ابوعامر عقدی سے وہ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک وقت ایسا ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ سے اس وقت میں سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا کرتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ کون سا وقت ہے یارسول اللہ ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کی اقامت سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک۔

اس باب میں ابوموسیٰؓ، ابوذرؓ، سلمانؓ، عبداللہ بن سلامؓ، ابولبابہؓ اور سعد بن عبادہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں عمرو بن عوف کی حدیث حسن غریب ہے۔

٤٢٨۔ حدثنا اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن یزید بن عبدالله بن الهاد عن محمد بن ابراهیم عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَّا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یُّصَلِّیْ فَیَسْأَلُ اللّٰهَ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَلَقِیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَکَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَیَّ قَالَ هِیَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلیٰ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَکَیْفَ تَکُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

۴۲۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنوں میں بہترین دن جمعے کا دن ہے اس دن آدم پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے، اسی دن نکالے گئے۔ اس میں ایک وقت ایسا ہے کہ اگر اس میں مسلمان بندہ نماز پڑھتا اور اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا کرتے ہیں۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلام سے ملاقات کی تو ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں وہ گھڑی جانتا ہوں۔ میں نے کہا پھر مجھے بتایئے اور بخل سے کام نہ لیجئے۔ انہوں نے کہا: عصر سے غروب آفتاب تک۔ میں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص اس وقت نماز پڑھتا اور اللہ سے سوال کرتا ہے'' ...... میں نے کہا اس وقت میں تو نماز نہیں پڑھی جاتی اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا: حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کہیں نماز کے انتظار میں بیٹھے گویا کہ وہ

وَسَلَّمَ لَايُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلَّى فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

نماز میں ہے۔میں نے کہاہاں فرمایا ہے انہوں نے کہا یہ بھی اسی طرح ہےاور حدیث میں طویل قصہ ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔اور ''اخبرنی بھا و لا تضنن بھا علی'' کے معنی یہ ہیں کہ اس میں میرے ساتھ بخل نہ کرو۔الضنین: بخیل کو اور ''الظنین'' اسے کہتے ہیں جس پر تہمت لگائی جائے۔

باب ۳۴۹۔ مَاجَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۳۴۹۔ جمعے کے دن غسل کرنا۔

۴۲۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا سفیان بن عیینۃ عَنِ الزُّهْرِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

۴۲۹۔سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے اسے غسل کرنا چاہیئے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، جابرؓ،عمرؓ، براءؓ، عائشہؓ اور ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں۔ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔زہری سے بھی یہ حدیث مروی ہے وہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ہم سے قتیبہ نے ان سے لیث بن سعد نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر نے ان سے عبداللہ بن عمر نے اور عبداللہ بن عمرؓ نے حضور اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی ہے امام بخاری کہتے ہیں: زہری کی سالم سے مروی حدیث جس میں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔اور عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی ان کے والد سے روایت۔دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔زہری کے بعض دوست زہری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر کی اولاد میں سے کسی نے ابن عمر کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطابؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صحابی داخل ہوئے۔حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ کون سا وقت ہے؟ (یعنی آنے کا) انہوں نے کہا: میں نے اذان سنی اور صرف وضو کیا زیادہ دیر تو نہیں لگائی۔حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ بھی کہ غسل کی جگہ وضو کیا (یعنی دیر بھی کی اور غسل بھی نہیں کیا) جب کہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کا حکم دیا۔ہم سے یہ حدیث محمد بن ابان نے عبدالرزاق کے حوالے سے بیان کی ہے وہ معمر سے اور وہ زہری سے روایت کرتے ہیں۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے زہری سے یہ حدیث روایت کی ہے اور مالک اس حدیث کو زہری سے اور وہ سالم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔عمرؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے......اور حدیث ذکر کی۔امام ترمذی کہتے ہیں میں نے بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو کہا: زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے روایت صحیح ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ مالک سے بھی اسی کے مثل حدیث مروی ہے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۳۵۰۔ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب ۳۵۰۔ جمعے کے دن غسل کرنے کی فضیلت

۴۳۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان وابو حباب یحیی بن ابی حیۃ عن عبداللّٰہ بن عیسی عن یحیی بن الحارث عن ابی الْاَشْعَثِ.

۴۳۰۔حضرت اوس بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعے کے دن غسل کیا، غسل کروایا، اور مسجد جلدی گیا، امام کا ابتدائی خطبہ پایا، امام کے نزدیک ہوا اور خطبے کو سنا اور اس دوران

الصُّنْعَانِی عَنْ اَوْسِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَغَسَّلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَدَنَاوَ اسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا اَجْرُ سَنَۃٍ صِیَامِھَا وَقِیَامِھَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ وَکِیْعٌ اغْتَسَلَ ھُوَ وَغَسَّلَ امْرَاَتَہٗ وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْ غَسَّلَ رَاْسَہٗ وَاغْتَسَلَ

خاموش رہا تو اس کو ہر ہر قدم پر ایک سال تک روزے رکھنے اور تہجد پڑھنے کا اجر دیا جاتا ہے۔ محمود اس حدیث میں کہتے ہیں کہ وکیع نے کہا: اس نے غسل کیا اور اپنی بیوی کو غسل کروایا۔ ابن مبارک سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: جس نے اپنے سر کو دھویا اور غسل کیا۔

اس باب میں ابوبکرؓ، عمران بن حصینؓ، ابوذرؓ، سلمانؓ، ابوسعیدؓ، ابن عمرؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: اوس بن اوسؓ کی حدیث حسن ہے۔ ابوالاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

باب ۳۵۱۔ فِی الْوُضُوْءِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ

باب ۳۵۱۔ جمعہ کے دن وضو کے بیان میں

۴۳۱۔ حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی نا سعید بن سفیان الجحدری نا شعبة عن قتادة عن الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَبِھَا وَنِعِمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ

۴۳۱۔ حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل زیادہ افضل ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں سمرہؓ کی حدیث حسن ہے۔ حضرت قتادہؓ کے بعض ساتھی اسے قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ سمرہ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات نے اسے قتادہ سے، انہوں نے حسن سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ علماء صحابہ اور ان کے بعد کے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ جمعہ کے دن غسل کیا جائے۔ ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کی جگہ وضو بھی کیا جاسکتا ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت عمرؓ کا عثمانؓ کو یہ کہنا ہے کہ: وضو بھی کافی ہے تمہیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا غسل کا حکم وجوب کے لیے ہے تو حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ سے کہتے: جاؤ اور غسل کرو۔ پھر یہ حضرت عثمانؓ سے چھپا ہوا نہ ہوتا کیوں کہ وہ یہ حکم جانتے تھے لیکن اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے نہ کہ واجب۔

۴۳۲۔ حدثنا هنادنا ابومعاوية عن الاعمش عن ابی صالح عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَدَنٰی وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا

۴۳۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور امام سے نزدیک ہوکر بیٹھا، پھر خطبہ سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس جمعے اور دوسرے جمعے کے درمیان ہونے والے اس کے گناہ بخش دیئے گئے اور مزید تین دن کے گناہ بھی بخش دیئے گئے لیکن جو کنکریوں سے کھیلتا رہا اس نے لغو کام کیا (اس کے لیے یہ اجر نہیں ہے)

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۵۲۔ مَاجَآءَ فِی التَّبْکِیْرِ اِلَی الْجُمُعَةِ

باب ۳۵۲۔ جمعہ کے لیے جلدی جانا۔

۴۳۳۔ حدثنا اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك عن سمّی عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بقرةً ومن رَّاح فی السّاعة الثالثة فكانّما قرب كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَ مَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَآئِكَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

۴۳۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعے کے دن اچھی طرح غسل کیا اور اول وقت میں مسجد گیا۔ گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی پیش کی پھر جو شخص دوسری گھڑی میں گیا گویا کہ اس نے گائے کی قربانی پیش کی، جو تیسری گھڑی میں گیا گویا کہ اس نے سینگ والے دنبے کی قربانی پیش کی، پھر جو چوتھی گھڑی میں گیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے اللہ کی راہ میں مرغی ذبح کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا وہ اس طرح ہے جیسے کہ اس نے اللہ کی راہ میں ایک انڈہ خرچ کیا۔ اور جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۵۳۔ مَاجَآءَ فِی تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ

باب ۳۵۳۔ بغیر عذر کے جمعہ کا ترک کرنا

۴۳۴۔ حدثنا علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن محمد بن عمرو عن عبیدة بْنِ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الْجَعْدِ یَعْنِی الضَّمْرِیَّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ فِیْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُبْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِهٖ

۴۳۴۔ حضرت عبیدہ بن سفیان، ابو جعد (یعنی الضمری جو محمد بن عمر کے قول کے مطابق صحابی بھی ہیں) سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے نہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابو جعدؓ کی حدیث حسن ہے میں نے امام بخاری سے ابو جعد ضمری کا نام پوچھا تو انہیں نہیں معلوم تھا انہوں نے کہا: میں ان کی حضور اکرم ﷺ سے صرف یہی روایت جانتا ہوں۔ امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو ہم محمد بن عمرو کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

باب ۳۵۴۔ مَاجَآءَ مِنْ كَمْ یُوْتٰی اِلَی الْجُمُعَةِ

باب ۳۵۴۔ کتنی دور سے جمعے میں شرکت کے لیے آنا واجب ہے۔

۴۳۵۔ حدثنا عبد بن حمید ومحمد بن مدوبة قالا ثنا الفضل بن دکین نا اسرائیل عَنْ ثُوَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ قُبَآءَ عَنْ اَبِیْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَآءَ

۴۳۵۔ ثویر، اہل قباء میں سے ایک شخص اور وہ اپنے والد سے (جو صحابی ہیں) نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قباء سے جمعہ کے لیے حاضر ہوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں ہم اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس باب میں آنحضرت ﷺ سے مروی احادیث میں سے کوئی بھی صحیح نہیں آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر واپس پہنچ سکے (یعنی جمعہ پڑھنے کے بعد) اس حدیث کی سند ضعیف ہے یہ معارک بن عباد کی عبداللہ بن سعید مقبری سے روایت ہے اور یحییٰ بن سعید قطان، عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ جمعہ کس پر واجب ہے۔ چنانچہ بعض علماء کہتے ہیں جمعہ اس کے لیے ضروری ہے جو نماز پڑھ کر رات سے پہلے پہلے گھر پہنچ جائے۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ اس پر واجب ہے جو اذان سنے۔ یہ شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا کہ ہم احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یہی مسئلہ چھڑا کہ جمعہ کس پر واجب ہے لیکن امام احمد نے اس سے متعلق آنحضرت ﷺ سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے کہا کہ اس مسئلے میں حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث مروی ہے۔ امام احمد نے پوچھا: حضور اکرم ﷺ سے؟ میں نے کہا: ہاں۔

٤٣٦ ـ حدثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ثَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ

۴۳۶۔ حجاج بن نصیر، معارک بن عباد سے وہ عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ اس پر واجب ہے جو رات ہونے سے پہلے اپنے گھر پہنچ جائے۔

احمد بن حسن کہتے ہیں امام احمد یہ سن کر غصہ میں آ گئے اور فرمایا: اپنے رب سے استغفار کرو۔ اپنے رب سے استغفار کرو۔ امام احمد نے ایسا اس لیے کیا وہ اسے حدیث نہیں سمجھتے تھے کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔

مسئلہ: اس مسئلے میں امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ شہر میں رہنے والے اور شہر کے مضافات (جہاں تک شہر کی ضروریات پوری ہوتی ہوں) میں رہنے والوں پر واجب ہے۔ (مترجم)

باب ٣٥٥ ـ مَاجَاءَ فِيْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب ۳۵۵۔ جمعہ کی نماز کا وقت

٤٣٧ ـ حدثنا احمد بن منيع نا سريج بن النعمان نا فليح بن سليمان عن عثمان ابن عبدالرحمٰن التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ

۴۳۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ اس وقت پڑھا کرتے تھے۔ جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

یحییٰ بن موسیٰ، داؤد طیالسی سے وہ فلیح بن سلیمان سے وہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی سے اور وہ حضرت انسؓ نے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں سلمہ بن اکوعؓ، جابرؓ اور زبیر بن عوامؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر علم کا اجماع ہے کہ جمعہ کا وقت آفتاب کے ڈھل جانے پر ہوتا ہے جیسے کہ ظہر کی نماز کا یہی قول شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز آفتاب کے زوال سے پہلے پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: جو شخص جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھ لے اسے لوٹانا ضروری نہیں۔

باب ٣٥٦ ـ مَاجَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب ۳۵۶۔ منبر پر خطبہ پڑھنا

٤٣٨ ـ حدثنا ابو حفص عمرو بن علی الغلاس نا

۴۳۸۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تنے کے پاس

عثمان بن عمرو یحیی بن کثیر ابو غسان العنبری قالا ثنا معاذ بن العلاء عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ اِلٰی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰی اَتَاهُ فَالْتَزَمَهٗ فَسَکَنَ

کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ منبر پر خطبہ دینے لگے تو تنا رونے لگا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اسے چمٹالیا۔ اس طرح وہ چپ ہوا۔

اس باب میں انسؓ، جابرؓ، سہل بن سعدؓ، ابی بن کعبؓ، ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور معاذ بن علاء بصرہ کے رہنے والے ہیں جو ابو عمرو بن علاء کے بھائی ہیں۔

باب ۳۵۷۔ مَاجَآءَ فِی الْجُلُوْسِ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ

باب ۳۵۷۔ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

۴۳۹۔ حدثنا حمید بن مسعدة البصری نا خالد بن الحارث نا عبیداللّٰه بن عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ یَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَا یَفْعَلُوْنَ الْیَوْمَ

۴۳۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے جیسے لوگ آج کل کرتے ہیں۔

اس باب میں ابن عباسؓ، جابرؓ بن عبداللہ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء بھی یہی کہتے ہیں کہ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کران کے درمیان فصل کردے۔

باب ۳۵۸۔ مَاجَآءَ فِیْ قَصْرِ الْخُطْبَةِ

باب ۳۵۸۔ خطبہ مختصر پڑھنا

۴۴۰۔ حدثنا قتیبة وھناد قالا نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَکَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا

۴۴۰۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا۔ آپ ﷺ کی نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ زیادہ طویل اور نہ ہی زیادہ مختصر)

اس باب میں عمار بن یاسرؓ اور ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: جابر بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۵۹۔ مَاجَآءَ فِی الْقِرَآءَةِ عَلَی الْمِنْبَرِ

باب ۳۵۹۔ منبر پر قرآن پڑھنا

۴۴۱۔ حدثنا قتیبة نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَی الْمِنْبَرِ "وَنَادَوْا یَامَالِكُ الْاٰیَةَ"

۴۴۱۔ صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "ونادوا یامالک"..... الآیۃ

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایت ہے یعلی بن امیہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ یہ ابن عیینہ کی حدیث ہے۔ علماء کی ایک جماعت اسی پر عمل پیرا ہے کہ خطبے میں قرآن کی آیات پڑھی جائیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر امام خطبہ دیتے ہوئے قرآن پاک کی کوئی آیت نہ پڑھے تو خطبہ دوبارہ پڑھے۔

باب ۳۶۰۔ فِیْ اِسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ اِذَا خَطَبَ

۴۴۲۔ حدثنا عباد بن یعقوب الکوفی نا محمد بن الفضل بن عطیة عن منصور عن ابراھیم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَااسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنٰهُ بِوُجُوْهِنَا

باب ۳۶۰۔ خطبہ دیتے وقت امام کی طرف چہرہ رکھنا۔

۴۴۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے منبر پر تشریف لے جاتے تو ہم اپنے چہرے آپ ﷺ کی طرف کر دیتے تھے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے منصور کی حدیث کو ہم محمد بن فضل بن عطیہ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں۔ ہمارے احباب کے نزدیک یہ ذاہب الحدیث[۱] ہیں۔ صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ امام کی طرف چہرہ کرنا مستحب ہے۔ یہ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی حدیث ثابت نہیں۔

باب ۳۶۱۔ فِی الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ

باب ۳۶۱۔ امام کا خطبہ دیتے ہوئے آنے والا شخص دو رکعت پڑھے۔

۴۴۳۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَصَلَّیْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ فَارْکَعْ

۴۴۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور پڑھو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۴۔ حدثنا محمد بن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن محمد بن عجلان عَنْ عَیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِیْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیَّ دَخَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ یَخْطُبُ فَقَامَ یُصَلِّیْ فَجَآءَ الْحَرَسُ لِیُجْلِسُوْهُ فَاَبٰی حَتّٰی صَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَیْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ کَادُوْا لَیَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاَتْرُکَهُمَا بَعْدَ شَیْءٍ رَاَیْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ اِنَّ رَجُلًا جَآءَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْ هَیْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ

۴۴۴۔ حضرت عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو مروان خطبہ دے رہا تھا۔ انھوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اس پر محافظ انھیں بٹھانے کے لئے آئے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے پھر جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم ان کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے یہ لوگ تو آپ پر ٹوٹ پڑے تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں انھیں (دو رکعتوں) رسول اللہ ﷺ سے دیکھ لینے کے بعد کبھی نہ چھوڑتا۔ پھر قصہ ذکر کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک میلا کچیلا شخص آیا۔ اس وقت آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا، اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ خطبہ دیتے رہے۔

[۱] ... یعنی حدیثوں کو بھلا دیتے ہیں۔ (مترجم)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ اگر امام کے خطبے کے دوران آتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی کا حکم دیتے تھے۔ ابو عبدالرحمٰن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے ابن ابی عمر سے سنا کہ ابن عیینہ، محمد بن عجلان کو ثقہ اور مامون فی الحدیث کہتے ہیں۔ اس باب میں جابرؓ، ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابو سعید خدریؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں: جب امام کے خطبہ دیتے ہوئے داخل ہو تو بیٹھ جائے، نماز نہ پڑھے۔ یہ سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا قول ہے جب کہ پہلا قول اصح ہے۔ قتیبہ، علاء بن خالد قرشی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن بصری کو دیکھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو امام خطبہ پڑھا رہا تھا۔ انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر بیٹھے۔ یعنی انہوں نے اس میں اسی حدیث پر عمل کیا۔

باب ۳۶۲۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب ۳۶۲۔ امام کے خطبہ دینے کے دوران بات کرنے کی کراہیت۔

۴۴۵۔ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن عقيل عن الزهرى عن سعيد بن الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا

۴۴۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر امام خطبہ دے رہا ہو تو اس دوران اگر کسی نے کسی کو صرف اتنا کہا کہ چپ رہو تو بھی اس نے لغو بات کی۔

اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ امام کے خطبے کے دوران بات کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی دوسرا بات کرے تو اسے بھی اشارے ہی سے منع کرے۔ لیکن سلام کا جواب دینے اور چھینک کے جواب میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء دونوں کی اجازت دیتے ہیں جن میں احمد اور اسحاق بھی شامل ہیں جب کہ بعض علماء تابعین وغیرہ اسے مکروہ سمجھتے ہیں اور یہی امام شافعی کا بھی قول ہے۔

مسئلہ: حدیث باب ہی سے استدلال کرتے ہوئے۔ امام ابو حنیفہ، مالک اور فقہائے کوفہ یہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں۔ یعنی یہ حضرات خطبہ کے دوران داخل ہونے والے شخص کے لیے دو رکعت نماز پڑھنا بھی جائز نہیں سمجھتے۔ احناف اپنے مسلک پر دلائل پیش کرتے ہوئے قرآن کریم کی آیت "**واذا قرئ القرآن فاستمعواله وانصتوا**"......الآیۃ (یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو) بھی پیش کرتے ہیں۔ اس پر بحث پیچھے بھی گزر چکی ہے اتنا ہی کافی ہے کہ خطبۂ جمعہ بھی اس حکم میں شامل ہے گویا کہ اس کا سبب نزول نماز ہی کے بارے میں ہے لیکن اس کے عموم میں خطبہ بھی شامل ہے۔

جہاں تک باب ۳۶۱ حدیث ۴۴۳ کا تعلق ہے در حقیقت اس واقعہ کے علاوہ آنحضرت ﷺ سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے خطبہ کے دوران آنے والے کسی شخص کو نماز پڑھنے کے لیے فرمایا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ بھی خطبہ سے پہلے کا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لیے منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک صاحب جن کا نام سلیک بن بدبہ غطفانی تھا داخل ہوئے۔ وہ انتہائی بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے فقر و فاقہ کی کیفیت دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے مناسب سمجھا کہ تمام صحابہ ان کی حالت سے اچھی طرح واقف ہو جائیں۔ اس لیے انہیں کھڑا کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اور جتنی دیر وہ نماز پڑھتے رہے آپ ﷺ خاموش رہے۔ خطبہ شروع نہیں فرمایا بعد میں آپ ﷺ نے صحابۂ کرامؓ کو ان پر صدقہ کرنے کی ترغیب بھی کی جس پر صحابۂ کرامؓ نے انہیں خوب صدقہ دیا۔ اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک خاص واقعہ ہے جسے قواعد کلیہ کے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی تائید صحیح مسلم کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں

کہ ''جاء سلیک الغطفانی یوم الجمعه و رسول اللّٰهﷺ قاعد علی المنبر ''یعنی جمعہ کے دن سلیک غطفانی آئے تو آنحضرتﷺ خطبہ دینے کے لئے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ بات معروف ہے کہ آپﷺ خطبہ ہمیشہ کھڑے ہو کر دیا کرتے تھے۔ لہٰذا بیٹھنے کا مطلب یہی ہے کہ آپﷺ نے ابھی خطبہ شروع نہیں فرمایا تھا۔

پھر اس روایت سے تحیۃ المسجد پر استدلال بھی مشکل ہے اس لیے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو اور دو رکعت نماز پڑھو۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ سلیکؓ بیٹھ چکے تھے لہٰذا بیٹھنے کے بعد تحیۃ المسجد فوت ہو گئی۔

جہاں تک احناف کے مسلک کا تعلق ہے اسے آثار صحابہ کی بھی تائید حاصل ہے چنانچہ علامہ نووی کے مطابق حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا بھی یہی مسلک تھا۔

حاصل یہ ہوا کہ یہ ایک مخصوص واقعہ تھا جس سے ہمیشہ خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد کا حکم مستنبط کرنا غلط ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۳۶۳۔ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّخَطِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب ۳۶۳۔ جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانے کی کراہت

۴۴۶۔ حدثنا ابو کریب نا رشید بن سعد عن زبان بن فائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِبْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جَسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ

۴۴۶۔ سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جاتا ہے اسے جہنم پر جانے کے لیے پُل بنایا جائے گا۔

اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں سہل بن معاذ بن انس جہنی کی حدیث غریب ہے ہم اسے رشدین بن سعد کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے چنانچہ علماء نے اس مسئلہ میں شدت کا موقف اختیار کیا ہے۔ بعض علماء رشدین بن سعد کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

باب ۳۶۴۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ

باب ۳۶۴۔ امام کے خطبہ دینے کے دوران احتباء مکروہ ہے۔(۱)

۴۴۷۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی والعباس بن محمد الدوری قالا نا ابو عبدالرحمن المقری عن سعید بن ابی ایوب قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْمَرْحُوْم عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الحَبوۃِ یَوْم الْجُمُعَةِ وَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ

۴۴۷۔ سہل بن معاذ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ آنحضرتﷺ نے جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران حبوہ سے منع فرمایا۔(۲)

---

(۱) احتباء دونوں گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر اوپر کی طرف کرنا اور کولہوں پر بیٹھ کر کمر اور ٹانگوں کو کسی کپڑے سے باندھ دینا یا دونوں ہاتھوں سے پکڑ لینا اور اگر اس طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے تو یہ اقعاء ہے جس کی تفسیر پیچھے گزر چکی ہے۔ (مترجم)

(۲) حبوۃ احتباء ہی کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔ علماء کی ایک جماعت جمعہ کے خطبے کے دوران حبوہ کو مکروہ کہتی ہے جب کہ بعض حضرات جیسے کہ عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ اس طرح بیٹھنے کو جائز کہتے ہیں یہی امام احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے کہ خطبہ کے دوران اس طرح بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ٣٦٥۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِیْ عَلَى الْمِنْبَرِ

٤٤٨۔ حدثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاهُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَ اَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ

باب ٣٦٥۔ منبر پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے۔

۴۴۸۔ احمد بن منیع، ہشیم سے اور وہ حصین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے بشر بن مروان کے خطبہ دیتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر یہ سنا کہ: اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے اور نکمے ہاتھوں کو خراب کرے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے زیادہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہشیم نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٦٦۔ مَاجَآءَ فِیْ اَذَانِ الْجُمُعَةِ

٤٤٩۔ حدثنا احمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط عن ابن ابی ذئب عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَالنِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ

باب ۳۶۶۔ جمعہ کی اذان

۴۴۹۔ حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں، حضور اکرم ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں (جمعہ کی) اذان امام کے نکلنے پر ہوا کرتی تھی پھر نماز کی اقامت ہوتی اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے زوراء (مدینہ کے بازار میں ایک دیوار ہے جس پر کھڑے ہو کر موذن اذان دیتے تھے۔ مترجم) پر تیسری اذان زیادہ کی۔ (یعنی بشمول تکبیر کے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٦٧۔ مَاجَآءَ فِی الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

٤٥٠۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوداؤد الطيالسی نا جرير بن حازم عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ

باب ۳۶۷۔ امام کے منبر سے اترنے کے بعد بات کرنا۔

۴۵۰۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ منبر سے اترتے تو بوقت ضرورت بات کر لیتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کو ہم جریر بن حازم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے میں نے امام بخاری سے سنا کہ جریر بن حازم کو اس حدیث میں وہم ہو گیا ہے اور صحیح ثابت کی حضرت انسؓ سے مروی حدیث ہے کہ انہوں نے فرمایا: (ایک مرتبہ) اقامت کہی جانے کے بعد ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ بعض لوگ اونگھنے لگے۔ بخاری کہنے لگے۔ حدیث تو یہ ہے۔ جب کہ جریر بن حازم کبھی کبھی وہم کر جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ صدوق ہیں مزید کہتے ہیں کہ انہیں ثابت کی انس سے مروی اس

حدیث میں بھی وہم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اقامت ہو جائے تو اس وقت نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو' امام بخاری فرماتے ہیں کہ حماد بن زید سے مروی ہے کہ وہ ثابت بنانی کے پاس تھے تو حجاج صواف نے یحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے عبداللہ بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لیے اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو' اس پر جریر وہم میں مبتلا ہو گئے انہیں یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث ثابت نے انسؓ سے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۴۵۱۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عبدالرزاق نا معمر عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَمَا زَالَ يُكَلِّمُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ

۴۵۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ایک شخص آپ ﷺ سے باتیں کر رہا تھا اور قبلے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا تھا۔ وہ باتیں کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے بعض حضرات کو آنحضرت ﷺ کے کافی دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے اونگھتے ہوئے دیکھا۔

باب ۳۶۸۔ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

باب ۳۶۸۔ جمعہ کی نماز میں قرأت

۴۵۲۔ حدثنا قتيبة نا حاتم بن اسمٰعيل عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ له تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَاُ هُمَا بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا

۴۵۲۔ حضرت عبیداللہ بن ابی رافع (آنحضرت ﷺ کے مولی) فرماتے ہیں کہ مروان، حضرت ابوہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین نامزد کر کے مکہ چلا گیا حضرت ابوہریرہؓ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھی عبیداللہ کہتے ہیں میں نے ابوہریرہؓ سے ملاقات پر کہا کہ آپ ﷺ نے یہ دو سورتیں اس لیے پڑھیں کہ حضرت علیؓ کوفہ میں یہی پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

اس باب میں ابن عباسؓ، نعمان بن بشیرؓ اور ابوعنبہ خولانی سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ جمعہ کی نماز میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

باب ۳۶۹۔ مَاجَاءَ مَايَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب ۳۶۹۔ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

۴۵۳۔ حدثنا علي بن حجر نا شريك عن مخول بن راشد عن مسلم البطين عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ

۴۵۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ سجدہ (الم تنزیل ....) اور سورۂ دہر (اہل اتی علی الانسان) پڑھا کرتے تھے۔

السَّجْدَةِ وَ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ

اس باب میں سعدؓ، ابنِ مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسے سفیان ثوری اور کئی حضرات نے مخول سے روایت کیا ہے۔

باب ٣٧٠ ـ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَ هَا

باب ۳۷۰۔ جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

٤٥٤ ـ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن الزهری عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ

۴۵۴۔ سالم اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابنِ عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عمرؓ سے بواسطہ نافع بھی مروی ہے۔ اس پر بعض علماء کا عمل ہے اور یہی امام شافعی اور امام احمد کا قول ہے۔

٤٥٥ ـ حدثنا قتيبة نَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ

۴۵۵۔ نافع ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر فرمایا: حضور اکرم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٥٦ ـ حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَالْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

۴۵۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ (کی نماز) کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسن بن علی، علی بن مدینی سے اور وہ سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں ثبت سمجھتے تھے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور بعد چار چار رکعت نماز پڑھتے تھے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے، کہ انہوں نے جمعہ کے بعد، پہلے دو اور پھر چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں اسحاق کا کہنا ہے کہ اگر جمعہ سے پہلے مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت اور اگر گھر میں پڑھے تو دو رکعت پڑھے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ''حضور اکرم ﷺ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعت پڑھا کرتے تھے''۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے چار رکعت پڑھے''۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ہی یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد مسجد میں دو اور پھر چار رکعت نماز پڑھی۔ یہ بات ہم سے ابن عمرؓ نے سفیان کے حوالے سے روایت کی ہے وہ ابن جریج سے اور وہ عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے ابن عمرؓ کو جمعہ کے بعد پہلے دو اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمر بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا: میں نے زہری سے بہتر حدیث بیان کرنے والا نہیں دیکھا اور نہ ہی دولت کو ان سے زیادہ حقیر جاننے والا دیکھا، ان کے نزدیک درا ہم اونٹ کی مینگنی کے برابر حیثیت رکھتے تھے امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے ابن عمرؓ سے بحوالہ سفیان بن عیینہ سنا کہ سفیان کہا کرتے تھے کہ عمرو بن دینار، زہری سے بڑے ہیں۔

باب ۳۷۱۔ فِیْ مَنْ یُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

باب ۳۷۱۔ جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پا سکے

۴۵۷۔ حدثنا نصر بن علی وسعید بن عبدالرحمٰن وغیر واحد قالوا ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رکعة فقد أدرك الصلٰوة

۴۵۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے نماز کی ایک رکعت مل گئی اسے نماز مل گئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر ایک رکعت ملی تو دوسری رکعت اس کے ساتھ ملا لے اور اگر امام کے قعدہ کی حالت میں پہنچے تو چار رکعت پڑھے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

مسئلہ: اس مسئلے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ قعدہ میں اگر سلام سے پہلے پہلے شریک ہو گیا تو دو ہی رکعت بطور جمعہ پڑھے گا۔

ان کا استدلال حضرت ابو ہریرہؓ ہی کی صحیح بخاری میں مذکور روایت سے ہے کہ ''اذا أتیتم الصلاة فعلیکم بالسکینة فما أدرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا'' یعنی جب تم نماز کے لیے آؤ تو اطمینان اور سکون کے ساتھ چلو جتنی نماز مل جائے پڑھو اور جو نکل جائے اسے پورا کرو۔ چونکہ اس میں جمعہ یا غیر جمعہ کی کوئی تفصیل نہیں لہٰذا جمعہ بھی اس حکم کے عموم میں داخل ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۳۷۲۔ فِی الْقَائِلَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب ۳۷۲۔ جمعہ کے دن قیلولہ

۴۵۸۔ حدثنا علی بن حجر نا عبدالعزیز بن ابی حازم عبداللّٰه بن جعفر عن اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَاكُنَّا نَتَغَدّٰی فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِیْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۴۵۸۔ حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے زمانے میں کھانا بھی جمعہ کے بعد کھاتے اور قیلولہ بھی جمعے کے بعد ہی کرتے۔

اس باب میں انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں سہل بن سعدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۷۳۔ مَنْ یَّنْعَسُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِنَّهٗ یَتَحَوَّلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ

باب ۳۷۳۔ جو شخص جمعہ کے دن اونگھنے لگے اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے۔

۴۵۹۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا عبدة بن سلیمان وابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحٰق عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَیَتَحَوَّلُ عَنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

۴۵۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص جمعہ کے دن اونگھنے لگے تو اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۷۴۔ مَاجَآءَ فِی السَّفَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۶۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابومعاویة عن الحجاج عن الحکم عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَافِی الْاَرْضِ مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ

باب ۳۷۴۔ جمعہ کے دن سفر کرنا۔

۴۶۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ اتفاق سے اسی روز جمعہ تھا۔ ان کے ساتھی صبح روانہ ہو گئے۔ عبداللہ نے کہا میں پیچھے رہ جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھ سکوں پھر ان سے جا ملوں گا۔ جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو پوچھا کہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کے ساتھ جانے سے کس چیز نے منع کیا؟ عرض کیا: میں چاہتا تھا کہ آپ (ﷺ) کے ساتھ نماز پڑھ لوں اور پھر ان سے جا ملوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے اتنا مال صدقہ بھی کر دو تو ان کے صبح ہونے کی فضیلت تک نہیں پہنچ سکتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ہم نہیں جانتے علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے اور وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے انہیں گنا۔ یہ حدیث ان پانچ میں نہیں گویا کہ یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سنی۔ جمعہ کے دن سفر کرنے کے متعلق علماء میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو۔ جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر صبح ہو جائے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر سفر کے لیے روانہ ہو۔

باب ۳۷۵۔ فِی السِّوَاكِ وَالطِّیْبِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۶۱۔ حدثنا علی بن الحسن الکوفی نا ابو یحیی بن سعید بن ابراهیم التیمی عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یَّغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْیَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِیْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَالْمَآءُ لَهٗ طِیْبٌ

باب ۳۷۵۔ جمعہ کو مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

۴۶۱۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک گھر کی خوشبو لگائے اور اگر نہ ہو تو پانی ہی اس کے لیے خوشبو ہے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ اور ایک انصاری شیخ سے بھی روایت ہے۔ احمد بن منیع ہشیم سے اور وہ یزید بن ابی زیاد سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں براء کی حدیث حسن ہے اور ہشیم کی روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی سے بہتر ہے۔ اسماعیل بن ابراہیم تیمی حدیث میں ضعیف ہیں۔

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کے ابواب

باب ۳۷۶۔ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ

٤٦٢ ۔ حدثنا اسمٰعيل بن موسى نا شريك عن ابى اسحق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَ اَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ

باب ۳۷۶۔ عیدین کے لیے پیدل جانا۔

۴۶۲۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ (عید کے روز) عیدگاہ کی طرف پیدل جانا اور گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھالینا سنت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ عید کی نماز کے لیے پیدل نکلنا مستحب ہے اور یہ کہ بغیر عذر کے کسی (سواری) پر سوار نہ ہو۔

باب ۳۷۷۔ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

٤٦٣ ۔ حدثنا محمد بن المثنى نا ابواسامة عن عبيدالله عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ

باب ۳۷۷۔ عیدین میں خطبے سے پہلے نماز پڑھنا۔

۴۶۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ عیدین میں نماز خطبے سے پہلے پڑھتے اور پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔

اس باب میں جابرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ عید کی نماز سے پہلے خطبہ دینے والا شخص مروان بن حکم تھا۔

باب ۳۷۸۔ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

٤٦٤ ۔ حدثنا قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

باب ۳۷۸۔ عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔

۴۶۴۔ حضرت جابر بن سمرۃؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز کئی مرتبہ بغیر اذان و اقامت کے پڑھی۔

اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: جابر بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس پر علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے کہ عیدین یا کسی نفل نماز کے لیے اذان نہ دی جائے۔

باب ۳۷۹۔ اَلْقِرَاۗءَةُ فى الْعِيْدَيْنِ

٤٦٥ ۔ حدثنا قتيبة نا ابوعوانة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن حبيب بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُفِى الْعِيْدَيْنِ وَفِى الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ

باب ۳۷۹۔ عیدین کی نماز میں قرأت

۴۶۵۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "هل اتاك حديث الغاشية" پڑھا کرتے تھے اور اگر کبھی عید جمعہ کے دن ہوتی تو بھی یہی دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں پڑھتے۔

رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَمَا اجْتَمَعَافِى يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا

اس باب میں ابوواقدؓ، سمرہ بن جندبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں نعمان بن بشیرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح سفیان ثوری اور معمر بھی ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابوعوانہ کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کے متعلق اختلاف ہے۔ کوئی ان سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر روایت کرتا ہے وہ اپنے والد سے وہ حبیب بن سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ حبیب بن سالم کی ان کے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔

یہ نعمان بن بشیر کے مولیٰ ہیں اور ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ابن عیینہ سے مروی ہے کہ وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ان حضرات کی روایت کے مثل بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ عیدین کی نمازوں میں سورۂ ''ق'' اور ''اقتربت الساعة'' پڑھا کرتے تھے۔ یہ امام شافعی کا بھی قول ہے۔

٤٦٦ ـ حدثنا اسحق بن موسى الانصارى نامعن بن عيسى نا ملك عن ضمرة بن سعيد الْمَازَنِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهٖ فِى الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

۴۶۶۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہؒ فرماتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے ابوواقد لیثیؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کیا پڑھا کرتے تھے۔ ابو واقد نے کہا: آنحضرت ﷺ ''ق والقرآن المجید'' اور ''اقتربت الساعة وانشق القمر'' پڑھتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد، ابن عیینہ سے اور وہ ضمرہ بن سعید سے اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

باب ٣٨٠ ـ فِى التَّكْبِيْرِ فِى الْعِيْدَيْنِ

باب ۳۸۰۔ عیدین کی تکبیرات

٤٦٧ ـ حدثنا مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء المدينى نا عبداللّٰه بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِى الْعِيْدَيْنِ فِى الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِى الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

۴۶۷۔ کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

اس باب میں عائشہؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کثیر کے دادا کی حدیث حسن ہے اور اس باب میں آنحضرت ﷺ سے مروی احادیث میں احسن ہے۔ کثیر کے دادا کا نام عمرو بن عوف مزنی ہے۔ اسی پر بعض علماء صحابہ کا عمل ہے۔ اسی حدیث کی مانند حضرت ابوہریرہؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مدینہ میں اسی طرح امامت کی یہی قول اہل مدینہ، شافعی، مالک، احمد اور اسحاق کا ہے۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے عید کی نماز میں ۹ تکبیریں کہیں۔ پانچ قرأت سے پہلے پہلی رکعت میں اور چار

دوسری رکعت میں قرأت کے بعد، رکوع کی تکبیر کے ساتھ۔ کئی صحابہؓ سے اسی کے مثل مروی ہے۔ اور یہ اہل کوفہ اور سفیان ثوری کا قول ہے۔

مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک زائد تکبیرات صرف چھ ہیں۔ تین پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد۔

ان کا استدلال سنن ابوداؤد میں مکحول کی روایت سے ہے کہ "سعید بن عاصیؓ نے ابوموسیٰ اشعریؓ اور حذیفہ بن یمانؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کس طرح تکبیرات کہا کرتے تھے (یعنی کتنی) ابوموسیٰ نے فرمایا: چار تکبیریں۔ جیسے کہ جنازے میں۔ اس پر حذیفہ نے ان کی تصدیق فرمائی"۔

اس حدیث میں چار تکبیروں کا ذکر ہے ان میں سے ایک تکبیر تحریمہ اور تین زائد ہیں۔

جہاں تک حدیثِ باب کا تعلق ہے اس کا مدار کثیر بن عبداللہ پر ہے جو نہایت ضعیف ہے۔ امام ترمذی کی اس حدیث کی تحسین پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا ہے۔ (مترجم)

باب ۳۸۱۔ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا

باب ۳۸۱۔ عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں

۴۶۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد الطیالسی انبانا شعبة عن عدی بن ثابت قال سمعت سعید بن جبیر یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

۴۶۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے روز گھر سے نکلے اور دو رکعتیں (عید کی نماز) پڑھیں نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے اور یہی شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے جب کہ علماء صحابہ کی ایک جماعت عید سے پہلے یا بعد نماز پڑھنے کی قائل ہے لیکن پہلا قول اصح ہے۔

۴۶۹۔ حدثنا الحسین بن حریث ابو عمار نا وکیع عن ابان بن عبداللّٰه البجلی عن ابی بکر بن حفص وَهُوَ ابْنُ عُمَرَبْنَ سَعِيْد بن ابی وقاص عن ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَّلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ

۴۶۹۔ حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ وہ عید کے لیے گھر سے نکلے اور عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۸۲۔ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءَ فِی الْعِيْدَيْنِ

باب ۳۸۲۔ عیدین کے لیے عورتوں کا نکلنا

۴۷۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا منصور وهو ابن زاذان عن ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ

۴۷۰۔ حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کے لیے کنواری لڑکیوں، جوان عورتوں، پردہ دار عورتوں اور حائضہ عورتوں کو

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُخْرِجُ الْاَبْکَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضَ فِی الْعِیْدَیْنِ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَ یَشْهَدْنَ دَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

نکلنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ حائضہ عورتیں عید گاہ سے باہر رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کسی عورت کی چادر نہ ہو تو؟ فرمایا: اس کی بہن اسے اپنی چادر اعارۃً (ادھار) دے دے۔

احمد بن منیع، ہشام سے وہ ہشام بن حسان سے وہ حفصہ بنت سیرین سے اور وہ ام عطیہؓ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ام عطیہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کو عیدین کے لیے جانے کی اجازت دیتے ہیں اور بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ ابن مبارک سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: آج کل میں عورتوں کے لیے عیدین کے لیے نکلنا مکروہ سمجھتا ہوں لیکن اگر وہ نہ مانے تو اس کا شوہر اسے میلے کپڑوں میں بغیر زینت کے نکلنے کی اجازت دے دے اور اگر زینت کرے تو اس کے شوہر کو اسے نکلنے سے منع کر دینا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ''اگر رسول اللہ ﷺ عورتوں کی ان چیزوں کو دیکھتے جو انھوں نے نئی نکالی ہیں تو انھیں مسجد جانے سے منع فرما دیتے۔ جس طرح کہ بنو اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا، سفیان ثوری سے بھی یہی مروی ہے کہ وہ عورتوں کا عیدین کے لیے نکلنا مکروہ سمجھتے تھے۔

باب ۳۸۳۔ مَاجَآءَ فِیْ خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْعِیْدَیْنِ فِیْ طَرِیْقٍ وَّرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِیْقٍ اٰخر

باب ۳۸۳۔ آنحضرت ﷺ عیدین کی نماز کے لیے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس۔

۴۷۱۔ حدثنا عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلی الکوفی وابوزرعة قالانا محمد بن الصلت عن فلیح بن سلیمان عن سعید بُنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدَیْنِ فِیْ طَرِیْقٍ رَجَعَ فِیْ غَیْرِہٖ

۴۷۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز کے لیے جس راستے سے جاتے اس سے واپس تشریف نہ لاتے تھے بلکہ دوسرے راستے سے واپس آتے۔

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابورافع سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے اسے ابو تمیلہ اور یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان سے وہ سعید بن حارث سے اور وہ جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں علماء کے نزدیک اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے عید کے لیے ایک راستے سے جانا اور کسی دوسرے راستے واپس آنا مستحب ہے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے گویا کہ یہ حدیث اصح ہے۔

باب ۳۸۴۔ فِی الْاَکْلِ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

باب ۳۸۴۔ عید الفطر کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھانا۔

۴۷۲۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا عبدالصمد ابن عبدالوارث عن ثواب بُنِ عُتْبَۃَ

۴۷۲۔ حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے لیے اس وقت تک نہ جاتے جب تک کچھ کھانہ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ

لیتے جب کہ عید الاضحیٰ میں اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

اس باب میں علیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں بریدہ بن حصیب اسلمیؓ کی حدیث غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں میں ثواب بن عتبہ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا۔ علماء حضرات کا مسلک یہی ہے کہ عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ کھالینا مستحب ہے پھر اگر کھجور کھائے تو یہ اس سے بھی بہتر ہے لیکن عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے۔

٤٧٣۔ حدثنا قتيبة نا هشيم عن محمد بن اسحق عن حفص ابن عبيدالله بن انس عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى

۴۷۳۔ حضرت انسؓ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آقائے دو جہاں ﷺ عید الفطر کے دن نماز کے لیے نکلنے سے پہلے کھجوریں تناول فرماتے تھے۔

اَبْوَابُ السَّفَرِ

سفر کے ابواب

باب ٣٨٥۔ التَّقْصِيْرِ فِي السَّفَرِ

باب ۳۸۵۔ سفر میں قصر نماز پڑھنا

٤٧٤۔ حدثنا عبدالوهاب بن عبدالحكم الوراق البغدادى نا يحيى بن سليم عن عبيدالله عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَ هَا وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْكُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا

۴۷۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ سفر کیا۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہ پڑھتے۔ عبداللہؓ فرماتے ہیں: اگر میں ان سے پہلے یا بعد بھی کچھ پڑھنا چاہتا تو فرض ہی کو مکمل کر لیتا۔

اس باب میں عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، انسؓ، عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن غریب ہے ہم اسے یحییٰ بن سلیم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے وہ اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے وہ آل سراقہ کے ایک شخص سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عطیہ عوفی، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے اور بعد نفل نماز پڑھا کرتے تھے یہ بھی صحیح ہے کہ آپ ﷺ سفر میں قصر نماز پڑھتے۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ بھی اپنے دورِ خلافت کے اوائل میں قصر ہی پڑھتے۔ اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ جب کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی تھیں لیکن آپ ﷺ اور صحابۂ کرامؓ سے مروی حدیث پر ہی عمل ہے اور یہی شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے الّا یہ کہ امام شافعی سفر میں قصر کو اجازت پر محمول کرتے ہیں یعنی اگر وہ نماز پوری پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔

۴۷۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا علی بن زید بن جُدعان عن ابی نضرۃ قال سُئِل عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ خِلَافَتِهٖ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۷۵۔ حضرت ابونضرۃ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ سے مسافر کی نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت میں چھ آٹھ سال تک ان حضرات کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی دو دو رکعتیں ہی پڑھیں۔

۴۷۶۔ حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن محمد بن المنكدر وابراهيم بن ميسرة اَنَّهُمَا سَمِعَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الظهر بالمدينة اربعاً وبذى الحليفة العصر ركعتين

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۷۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت ادا کی اور پھر ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۴۷۷۔ حدثنا قتيبة نا هشيم عن منصور بن زاذان عن ابن سيرين عن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۷۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ مدینہ سے مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کو اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ تھا۔ اور راستے میں دو رکعتیں پڑھیں۔

باب ۳۸۶۔ مَاجَآءَ فِيْ كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ

باب ۳۸۶۔ کتنی مدت قصر پڑھی جائے گی؟

۴۷۸۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا يحيى ابن ابى اسحق الْحَضْرَمِيُّ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا

۴۷۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم حضور ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کے لیے روانہ ہوئے آپ ﷺ نے دو رکعتیں (قصر) پڑھی۔ راوی نے انسؓ سے پوچھا: آنحضرت ﷺ نے مکہ میں کتنے دن قیام کیا؟ فرمایا: دس روز۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے بعض سفروں میں انیس دن تک بھی قیام کیا اور دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔ چنانچہ اگر ہمارا قیام انیس دن یا اس سے کم مدت کا ہوتا تو ہم بھی قصر ہی پڑھتے اور اگر اس سے زیادہ رہتے تو پوری نماز پڑھتے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جو دس دن قیام کرے وہ

پوری نماز پڑھے، ابن عمرؓ پندرہ دنؒ اور دوسری روایت میں بارہ دن قیام کرنے والے کے متعلق پوری نماز کا حکم دیتے تھے۔ قتادہ اور عطاء خراسانی، سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص چار دن تک قیام کرے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ جب کہ داؤد بن ابی ہند ان سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (حنفیہ) پندرہ دن تک قصر کا مسلک اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پندرہ دن قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے، امام اوزاعی بارہ دن قیام کی نیت پر پوری نماز پڑھنے کے قائل ہیں جب کہ شافعی، مالک اور احمد کا یہ قول ہے کہ اگر چار دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔ اسحاق کہتے ہیں کہ اس باب میں قوی ترین مذہب ابن عباسؓ کی حدیث کا ہے کیوں کہ وہ نبی کریم سے روایت کرتے ہوئے آپ ﷺ کے بعد بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ اگر انیس دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔ پھر اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ اگر رہنے کی مدت متعین نہ ہو تو قصر ہی پڑھے چاہے سال گزر جائیں۔ (یعنی اس کا ارادہ اور نیت نہ ہو کہ اتنے دن رہے گا)۔

۴۷۹۔ حدثنا هنادنا ابو معاوية عن عاصم الاحول عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا

۴۷۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے سفر کیا اور انیس دن تک قصر نماز پڑھتے رہے۔ ہم بھی اگر انیس دن سے کم قیام کریں تو قصر، اور اگر اس سے زیادہ رہیں تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۳۸۷۔ مَاجَآءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب ۳۸۷۔ سفر میں نوافل پڑھنا۔

۴۸۰۔ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن صفوان بن سليم عن ابى بسرة الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهٗ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ

۴۸۰۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے۔ میں نے آپ ﷺ کو زوال آفتاب کے وقت ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں کہ براء کی حدیث غریب ہے میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے لیث بن سعد کی روایت کے علاوہ اسے نہیں پہچانا انہیں ابو بسرہ غفاری کا نام معلوم نہیں لیکن انہیں اچھا سمجھتے ہیں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے یا بعد نوافل نہیں پڑھتے تھے۔ انہی سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سفر میں نفل نماز پڑھتے تھے۔ لہٰذا علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے بعض صحابہ سفر میں نوافل پڑھنے کے قائل ہیں اور یہی امام احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے جب کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ نماز سے پہلے یا بعد کوئی نوافل نہ پڑھے جائیں چنانچہ جو لوگ ممانعت کرتے ہیں وہ حضرات رخصت پر عمل پیرا ہیں لہٰذا جو پڑھ لے اس کے لیے بہت بڑی فضیلت ہے اور یہی اکثر علماء کا قول ہے کہ سفر میں نوافل پڑھے جا سکتے ہیں۔

۴۸۱۔ حدثنا علی بن حجر نا حفص بن غیاث عن حجاج عن عَطِیَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ

۴۸۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھیں۔

۴۸۲۔ حدثنا محمد بن عبید المحاربی نا علی بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنْ عَطِیَّةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ فِی الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ وصلیت معه فی السفر الظُّهر رکعتین وبعدها رکعتین وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ وَلَمْ یُصَلِّ بَعْدَهَا شَیْئًا وَالْمَغْرِبَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءٌ ثَلَاثَ رَکَعَاتٍ لَا یَنْقُصُ فِیْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِیَ وِتْرُ النَّهَارِ وَ بَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ

۴۸۲۔ ابن ابی لیلیٰ، عطیہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر اور حضر میں نمازیں پڑھیں آپ ﷺ حضر میں ظہر کی چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھتے اور ان کے بعد کچھ نہ پڑھتے۔ جب کہ مغرب حضر اور سفر دونوں میں برابر (تین رکعات) ہی ہے۔ اس میں کوئی کمی نہیں اور یہ دن کے وتر ہیں اس کے بعد آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاری کہتے تھے میں نے ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے بہتر نہیں دیکھی۔

باب ۳۸۸۔ مَاجَآءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ

باب ۳۸۸۔ دو نمازوں کو جمع کرنا۔

۴۸۳۔ حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَیْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰی اَنْ یَجْمَعَهَا اِلَی الْعَصْرِ فَیُصَلِّیَهُمَا جَمِیْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَی الظُّهْرِ وَ صَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ثُمَّ سَارَ وَکَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا مَعَ الْعِشَآءِ وَ اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَآءَ فَصَلَّهَا بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۴۸۳۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کے موقع پر اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے اور پھر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھتے اور اگر زوال کے بعد کوچ کرتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ ہی پڑھ لیتے اور پھر روانہ ہوتے پھر مغرب سے پہلے کوچ کی صورت میں مغرب کو عشاء تک مؤخر کرتے اور مغرب کے بعد کوچ کی صورت میں عشاء کو معجّل کرتے اور مغرب کے ساتھ ہی پڑھ لیتے۔

اس باب میں علیؓ، ابن عمرؓ، عبداللہ بن عمرؓ، انسؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، اسامہ بن زیدؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث علی بن مدینی سے بھی مروی ہے وہ احمد بن حنبل سے اور وہ قتیبہ سے روایت کرتے ہیں۔ معاذؓ کی حدیث غریب ہے کیوں کہ اس کی روایت میں قتیبہ منفرد ہیں ہمیں علم نہیں کہ لیث سے ان کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ لیث کی یزید بن ابی حبیب سے مروی حدیث غریب ہے۔ وہ ابوطفیل سے اور وہ معاذؓ سے روایت کرتے ہیں جب کہ علماء کے نزدیک معاذؓ کی یہ حدیث معروف ہے کہ ابوزبیر، ابوطفیل سے اور وہ معاذؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ''آنحضرت ﷺ نے غزوۂ تبوک میں ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کیا'' اس حدیث کو

قرۃ بن خالد، سفیان ثوری، مالک اور کئی حضرات نے ابوزبیر مکی سے روایت کیا ہے شافعی بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جب کہ احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے ایک وقت میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

٤٨٤ ـ حدثنا هنادنا عبدة عن عبيدالله بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتُغِيْثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَاَخَّرَالْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

۴۸۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ان کے بعض اہل واقارب کی طرف سے ان سے مدد مانگی گئی جس پر انہیں جلدی جانا پڑا۔ انہوں نے مغرب کو شفق کے غائب ہونے تک مؤخر کیا اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی پھر ہمیں بتایا کہ اگر حضور اکرم ﷺ کو جلدی ہوتی تو آپ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٨٩ ـ مَاجَآءَ فِي الصَّلٰوةِ الْاِسْتِسْقَآءِ

باب ۳۸۹۔ نماز استسقاء کے متعلق

٤٨٥ ـ حدثنا يحيى بن موسٰى نا عبدالرزاق نا معمر عن الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِبْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَآءَةِ فِيْهِمَا وَحَوَّلَ رِدَآئَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

۴۸۵۔ عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کی طلب کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھائیں جن میں بلند آواز سے قرأت کی پھر اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا، قبلہ کی طرف رخ کیا، دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، اور بارش کے لیے دعا کی۔

اس باب میں ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور ابواللحم سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے جن میں شافعی، احمد اور اسحاق بھی شامل ہیں۔ عبداللہ بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

٤٨٦ ـ حدثنا قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابى هلال عن يزيد بن عبدالله عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ

۴۸۶۔ ابواللحم فرماتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو تیل کے پتھروں کی جگہ بارش کے لیے دعا کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے۔(۱)

امام ترمذی کہتے ہیں: قتیبہ نے بھی ابواللحم سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا ہے ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ ان کے مولی عمیر آنحضرت ﷺ سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں اور وہ صحابی ہیں۔

٤٨٧ ـ حدثنا قتيبة نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ اِسْحَاقَ وَهُوَابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۸۷۔ قتیبہ، حاتم بن اسماعیل سے وہ ہشام بن اسحاق سے (جو ابن عبداللہ بن کنانہ ہیں) اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ولید بن عقبہ جب مدینہ کے امیر تھے تو انہیں حضرت ابن عباسؓ سے حضور اکرم ﷺ کی نماز استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں ان کے پاس

(۱) احجار الزیت: تیل کے پتھر (یہ مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے۔ (مترجم)

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُبْتَذِلاً مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ

آیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بغیر زینت کے عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ عید گاہ پہنچے۔ آپ ﷺ نے تمہارے ان خطبوں کی طرح کوئی خطبہ نہیں پڑھا۔ بلکہ دعا، عاجزی اور تکبیر کہتے ہوئے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز پڑھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمود بن غیلان، وکیع سے وہ سفیان سے وہ ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں متخشعا یعنی ڈرتے ہوئے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شافعی کا یہی قول ہے کہ نماز استسقاء عید کی نماز کی طرح پڑھے۔ پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہے۔ یہ ابن عباسؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں امام ترمذی کہتے ہیں کہ مالک بن انس سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: نماز استسقاء میں عید کی نماز کی طرح تکبیریں نہ کہے۔

باب ۳۹۰۔ فِي الصَّلٰوةِ الْكُسُوْفِ

باب ۳۹۰۔ سورج گرہن کی نماز۔

۴۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى ابن سعيد عن سفيان عن حبيب بن ابى ثابت عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا

۴۸۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کسوف کی نماز پڑھی، اس میں قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔(۱)

اس باب میں علیؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، نعمان بن بشیر، مغیرہ بن شعبہؓ، ابومسعودؓ، ابوبکرہ، سمرہؓ، ابن مسعودؓ، اسماء بنت ابوبکر، ابن عمرؓ، قبیصہؓ ہلالی، جابر بن عبداللہؓ، ابوموسیٰؓ، عبدالرحمٰن بن سمرہؓ اور ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ ''آپ ﷺ نے نماز کسوف میں دو رکعتوں میں چار رکوع کیے'' یہ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے نماز کسوف میں قرأت کے متعلق علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن کے وقت بغیر آواز قرأت کرے جب کہ بعض بلند آواز سے پڑھنے کے قائل ہیں۔ جیسے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ مالک، احمد اور اسحاق، اسی کے قائل ہیں کہ بلند آواز سے پڑھے لیکن امام شافعی بغیر آواز پڑھنے کا کہتے ہیں پھر یہ دونوں چیزیں، آپ ﷺ سے ثابت ہیں کہ ''آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے''۔ یہ بھی صحیح ہے کہ ''آپ ﷺ نے چار سجدوں میں چھ رکوع کیے''۔ چنانچہ علماء کے نزدیک کسوف کی مقدار کے ساتھ جائز ہیں۔ یعنی اگر کسوف لمبا ہو تو چھ رکوع اور چار سجدے کرنا جائز ہے لیکن اگر چار رکوع، چار سجدے کرے اور قرأت لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں میں نماز باجماعت پڑھی جائے۔

۴۸۹۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابى شوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهرى عَنْ

۴۸۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ لمبی

(۱) کسوف سورج گرہن کو کہتے ہیں (مترجم)

عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَ ۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَ ۃَ وَھِیَ دُوْنَ الْاُوْلٰی ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَھُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ

قرأت کی پھر لمبا رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قرأت کی لیکن پہلی رکعت سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا اور اسے بھی لمبا کیا۔ لیکن پہلے رکوع سے کم پھر کھڑے ہوئے اس کے بعد سجدہ کیا اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں کہ دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کرے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر دن میں نماز پڑھ رہا ہو تو پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر سورۂ بقرہ کے برابر بغیر آواز قرأت کرے پھر طویل رکوع کرے جیسے کہ اس نے قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر پھر سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورۂ آل عمران کے برابر تلاوت کرے۔ اس کے بعد اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے **سمع اللہ لمن حمدہ** کہے پھر اچھی طرح دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں رکوع کے برابر رکے پھر کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورۂ نساء کے برابر قرأت کرے اور اسی طرح رکوع میں بھی ٹھہرے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر سورۂ مائدہ کے برابر قرأت کرے پھر اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اٹھائے اور سجدے کرے اور اس کے بعد التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔

باب ۳۹۱۔ کَیْفَ الْقِرَاءَ ۃُ فِی الْکُسُوْفِ

باب ۳۹۱۔ نماز کسوف میں قرأت کیسے کی جائے؟

۴۹۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن الاسود بن قیس عن ثعلبۃ بن عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَہٗ صَوْتًا

۴۹۰۔ حضرت سمرہؓ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسوف کی نماز پڑھائی جس میں ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی (قرأت میں)۔

اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں سمرہ بن جندبؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض علماء نے قرأت سریہ ہی کو اختیار کیا ہے۔ اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۱۔ حدثنا ابوبکر محمد بن ابان نا ابراھیم بن صدقۃ عن سفیان بن حسین عن الزھری عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْکُسُوْفِ وَجَھَرَ بِالْقِرَاءَ ۃِ فِیْھَا

۴۹۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے نمازِ کسوف پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسحاق فزاری بھی سفیان بن حسین سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور مالک، احمد اور اسحاق اسی حدیث کے قائل ہیں۔

باب ۳۹۲۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ الْخَوْفِ

باب ۳۹۲۔ خوف کے وقت نماز پڑھنے کے متعلق

۴۹۲۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عَنِ الزُّهْرِی عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِی مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامُوْا هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ

۴۹۲۔ سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے نماز خوف میں ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑھی جب کہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل لڑتا رہا پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے اور انہوں نے آکر آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں دوسری رکعت پڑھی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ اور اس گروہ نے کھڑے ہوکر اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کی اس کے بعد دوسرا گروہ کھڑا ہوا اور اس نے بھی اپنی دوسری رکعت پڑھی۔

اس باب میں جابرؓ، حذیفہؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، ابن مسعودؓ، ابوبکرہؓ، سہل بن ابوحثمہؓ اور ابوعیاش زرقیؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیاش کا نام زید بن ثابت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: امام مالک، نماز خوف میں سہل بن ابی حثمہ ہی کی روایت پر عمل کرتے ہیں۔ اور یہی شافعی کا قول ہے جب کہ امام احمد کہتے ہیں کہ نماز خوف آپ ﷺ سے کئی طرح مروی ہے میں اس باب میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث سے صحیح روایت نہیں جانتا۔ چنانچہ وہ بھی اسی طریقے کو اختیار کرتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سے صلاۃ خوف میں کئی روایات ثابت ہیں۔ ان سب پر عمل کرنا جائز ہے۔ یعنی یہ بقدر خوف ہے۔ اسحاق کہتے ہیں ہم سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو دوسری روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے موسیٰ بن عقبہ بھی نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۹۳۔ حدثنا محمد بن بشار عن یحیی بن سعید القطان نا یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوّات بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَجُوْهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَّ يَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِیْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَقَامِ اُولٰئِكَ وَيَجِیْءُ اُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَ يَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِیَ لَهٗ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ

۴۹۳۔ سہل بن ابی حثمہؓ نماز خوف کے متعلق فرماتے ہیں امام قبلے کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جب کہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے اور انہی کی طرف رخ کیے رہے۔ پھر امام پہلے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھیں اور دو سجدے کرنے کے بعد دوسری جماعت کی جگہ دشمن کے مقابل آجائیں اور وہ جماعت آکر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھیں اور دو سجدے کرے

یہ امام کی دوسری اور جماعت کی پہلی رکعت ہوگی۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوجائیں اور دوسری رکعت پڑھیں اور سجدے کریں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں، میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے مجھے بتایا کہ شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم سے وہ قاسم سے وہ اپنے والد سے

عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ وَقَالَ لِیْ اُکْتُبْهُ اِلٰی جَنْبِهٖ وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِیْثَ وَلٰکِنَّهٗ مِثْلَ حَدِیْثِ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ

وہ صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حثمہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت کے مثل بیان کرتے ہیں۔ پھر یحییٰ بن سعید نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث کو اس کے ساتھ لکھ دو مجھے یہ حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث ہی کے مثل ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے مرفوع نہیں کیا یحییٰ بن سعید انصاری کے ساتھی بھی اسے موقوف ہی روایت کرتے ہیں جب کہ شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کے حوالے سے اسے مرفوع روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انسؓ، یزید بن رومان سے وہ صالح بن خوات سے اور وہ ایک ایسے شخص سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں جو نمازِ خوف آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہی مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے اور یہ کئی راویوں سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دونوں گروہوں کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی۔ جو آپ ﷺ کے لیے دو اور ان دونوں کے لیے ایک ایک رکعت تھی۔

باب ۳۹۳۔ مَاجَآءَ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب ۳۹۳۔ قرآن کے سجدوں کے متعلق

۴۹۴۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا عبداللّٰہ بن وھب عن عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی ھلال عن عمر الدِّمِشْقِیُّ عَنْ اُمِّ الدرداء عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْدٰی عَشَرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ

۴۹۴۔ حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیارہ سجدے کیے جن میں سورۂ نجم والا سجدہ بھی شامل ہے۔

اس باب میں ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ اور عمرو بن عاصؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابو درداءؓ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے سعید بن ابو ہلال کی عمر دمشقی سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے عبداللہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن صالح سے وہ لیث بن سعد سے وہ خالد بن یزید سے وہ سعید بن ابو ہلال سے اور وہ عمر (یہ ابن حیان دمشقی ہیں) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: مجھے کسی خبر دینے والے نے خبر دی وہ ام درداءؓ سے اور وہ ابو درداء سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا: ''میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ گیارہ سجدے کیے جن میں سورۂ نجم کا سجدہ بھی شامل ہے''۔ یہ حدیث سفیان بن وکیع کی عبداللہ بن وہب سے مروی حدیث سے اصح ہے۔

باب ۳۹۴۔ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ

باب ۳۹۴۔ عورتوں کا مسجد جانا۔

۴۹۵۔ حدثنا نصر بن علی نا عیسی بن یونس عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِئْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهٗ وَاللّٰهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ یَتَّخِذْنَهٗ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ

۴۹۵۔ مجاہد کہتے ہیں ہم ابن عمرؓ کے پاس تھے کہ انہوں نے کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی اجازت دو''۔ اس پر ان کے بیٹے نے کہا: اللہ کی قسم ہم ان کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے۔ کیوں کہ یہ اسے فساد کا حیلہ بنائیں گی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: اللہ تیرے ساتھ ایسے کرے اور ویسے کرے (یعنی بد دعا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَاْذَنُ

دی) میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ اجازت نہیں دیں گے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور زینبؓ سے بھی روایت ہے جو عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۹۵۔ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْبُزَاقِ فِی الْمَسْجِدِ

باب ۳۹۵۔ مسجد میں تھوکنے کی کراہت

۴۹۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن منصور عن ربعی بن حِرَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْمَحَارِبِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ یَّمِیْنِکَ وَلٰکِنْ خَلْفَکَ اَوْتِلْقَآءَ شِمَالِکَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِکَ الْیُسْرٰی

۴۹۶۔ حضرت طارق بن عبداللہ محاربیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز میں ہو تو اپنے دائیں طرف نہ تھوکو بلکہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، ابن عمرؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں طارق کی حدیث حسن صحیح ہے۔ میں نے جارود سے وکیع کے حوالے سے سنا کہ: ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معتمر اہل کوفہ میں اثبت ہیں۔

۴۹۷۔ حدثنا قتیبۃ نا ابو عوانۃ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا

۴۹۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۹۶۔ فِی السَّجْدَۃِ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

باب ۳۹۶۔ سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ کرنا۔

۴۹۸۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا سفیان بن عیینۃ عن ایوب بن موسی عن عطاء بن سَیْنَا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ وَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

۴۹۸۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ **"اقرأ باسم ربک الذی خلق"** اور **"اذا السماء انشقت"** میں سجدہ کیا۔

قتیبہ، سفیان سے وہ یحییٰ بن سعید سے وہ ابوبکر بن محمد بن حزم سے وہ عمر بن عبدالعزیز سے وہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اس حدیث میں چار تابعی ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس پر اکثر علماء کا عمل ہے کہ **"اذا السماء انشقت** اور **"اقرأ باسم ربک الذی خلق"** دونوں سورتوں میں سجدہ ہے۔

باب ۳۹۷۔ مَاجَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

۴۹۹۔ حدثنا هارون بن عبدالله البزازنا عبدالصمد بن عبدالوارث نا ابی عن ایوب عَن عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قال سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وسَلَّمَ فِيهَا يَعْنِي وَالنَّجْمِ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ

باب ۳۹۷۔ سورۂ نجم میں سجدہ

۴۹۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۂ ''نجم'' میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ سورۂ ''نجم'' میں سجدہ کیا جائے۔ جب کہ بعض صحابہ وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ ''مفصل'' میں کوئی سجدہ نہیں۔ یہ مالک بن انس کا بھی قول ہے۔ لیکن پہلا قول اصح ہے۔ جو سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے۔

باب ۳۹۸۔ مَاجَآءَ فِي مَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فِيهِ

۵۰۰۔ حدثنا يحيى بن موسىٰ نا وكيع عن ابن ابی ذئب عن يزيد بن عبدالله بن قسط عن عطاء بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

باب ۳۹۸۔ جو سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرے۔

۵۰۰۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی لیکن آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: زید بن ثابتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس لیے سجدہ نہیں کیا کہ زید نے جب پڑھا تو انہوں نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ جو شخص سجدے کی آیت سنے اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ مزید کہتے ہیں کہ اگر اس حالت میں سنا کہ وضو سے نہیں تھا تو جب وضو کرے اس وقت سجدہ کرے۔ یہ سفیان ثوری، اہل کوفہ اور اسحاق کا قول ہے بعض علماء کا کہنا ہے کہ سجدہ اس کے لیے ہے جو کرنا چاہے اور ثواب وفضیلت کی چاہت رکھتا ہے لہٰذا اس کا ترک کرنا بھی جائز ہے۔ ان کی دلیل حضرت زیدؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ ''میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی اور آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا''۔ پس اگر سجدہ واجب ہوتا تو آپ ﷺ زید کو اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ اور آنحضرت ﷺ خود سجدہ نہ کر لیتے۔ ان کی دوسری دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے کہ انہوں نے منبر پر سجدے کی آیت پڑھی اور اتر کر سجدہ کیا۔ پھر دوسرے جمعے کو دوبارہ وہی آیت پڑھی تو لوگ سجدے کے لیے مستعد ہو گئے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ سجدہ ہم پر فرض نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم چاہیں تو سجدہ کریں چنانچہ نہ انہوں نے سجدہ کیا اور نہ ہی لوگوں نے۔

باب ۳۹۹۔ مَاجَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِي صٓ

۵۰۱۔ حدثنا ابن عمر نا سفيان عن ايوب عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

باب ۳۹۹۔ سورۂ ''ص'' میں سجدہ

۵۰۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کو سورۂ ''ص'' میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں یہ واجب سجدوں میں سے نہیں۔

وَلَيۡسَتۡ فِيۡ عَزَائِمِ السُّجُوۡدِ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں علماء صحابہ وغیرہ کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس میں سجدہ کرے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے لیکن بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ نبی کی توبہ ہے لہٰذا یہاں سجدہ واجب نہیں۔

باب ٤٠٠۔ فِي السَّجۡدَةِ فِي الۡحَجِّ

۵٠۲۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن مشرح بن هَامَانَ عَنۡ عُقۡبَةَ بۡنِ عَامِرٍ قَالَ قُلۡتُ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ فُضِّلَتۡ سُوۡرَةُ الۡحَجِّ بِاَنَّ فِيۡهَا سَجۡدَتَيۡنِ قَالَ نَعَمۡ وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡجُدۡهَا فَلَا يَقۡرَأۡهَا

باب ۴۰۰۔ سورۂ ''حج'' میں سجدہ۔

۵۰۲۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول ﷺ! سورۂ حج کو دوسری سورتوں پر فضیلت دی گئی کیونکہ اس میں دو سجدے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو سجدہ کرنا نہ چاہے وہ اسے نہ پڑھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ اور ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''سورہ حج کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں''۔ یہ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے جب کہ بعض کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے یہ سفیان ثوری، مالک اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

باب ٤٠١۔ مَاجَآءَ مَا يَقُوۡلُ فِيۡ سُجُوۡدِ الۡقُرۡاٰنِ

۵٠۳۔ حدثنا قتيبة نا محمد بن يزيد ابن خنيس نا الحسن بن محمد بن عبيدالله بن ابى يزيد قال قال لى ابن جريج يا حسن اَخۡبَرَنِيۡ عُبَيۡدُاللّٰهِ ابۡنُ اَبِيۡ يَزِيۡد عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنِّيۡ رَاَيۡتُنِي اللَّيۡلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيۡ اُصَلِّيۡ خَلۡفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدۡتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوۡدِيۡ فَسَمِعۡتُهَا وَهِيَ تَقُوۡلُ اَللّٰهُمَّ اكۡتُبۡ لِيۡ بِهَا عِنۡدَكَ اَجۡرًا وَضَعۡ عَنِّيۡ بِهَا وِزۡرًا وَاجۡعَلۡهَا لِيۡ عِنۡدَكَ ذُخۡرًا وَتَقَبَّلۡهَا مِنِّيۡ كَمَا تَقَبَّلۡتَهَا مِنۡ عَبۡدِكَ دَاوٗدَ قَالَ الۡحَسَنُ قَالَ لِيۡ بۡنُ جُرَيۡجٍ قَالَ لِيۡ جَدُّكَ قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَجۡدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ سَمِعۡتُهٗ يَقُوۡلُ مِثۡلَ مَا اَخۡبَرَهُ الرَّجُلُ مَنۡ قَوۡلِ الشَّجَرَةِ

باب ۴۰۱۔ قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟

۵۰۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رات کو سوتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا پھر میں نے اسے کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میرے لیے اس سجدے کا ثواب لکھ اور اس کی وجہ سے میرے گناہ کم کر اور اسے اپنے پاس میرے لیے ذخیرۂ آخرت بنا اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول فرمایا۔ حسن کہتے ہیں کہ ابن جریج نے مجھے بتایا کہ تمہارے دادا نے مجھے ابن عباسؓ کے حوالے سے کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بھی سجدے میں وہی دعا پڑھ رہے تھے جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی (وہ دعا ''اللهم اكتب'' ...... سے ''من عبدک داؤد'' تک ہے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے غریب ہے ہم اسے ان کی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۰۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالوھاب الشقفی التقفی نا خالد الحذاء عن اَبِی الْعَالِیَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ ۔

۵۰۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ دعا (''سجدوجہی'' سے آخر تک پڑھا کرتے تھے) یعنی میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور اپنی قوت وقدرت سے اس میں کان اور آنکھ بنائی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۰۲۔ مَاذُکِرَفِیْ مَنْ فَاتَہٗ حِزْبُہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَقَضَاہُ بِالنَّھَارِ

باب ۴۰۲۔ جس کا کوئی وظیفہ رات کو چھوٹ جائے وہ اُسے دن میں پڑھ لے۔

۵۰۵۔ حدثنا قتیبۃ نا ابو صفوان عن یونس عن ابن شھاب ان السائب یزید وعبیداللّٰہ اَخْبَرَاہُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَاَ مَابَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ

۵۰۵۔ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں میں نے عمر بن خطابؓ سے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا رات کا وظیفہ یا اسکا کچھ حصہ چھوٹ گیا ہو وہ فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان اسے پڑھ لے۔ وہ اس کے لیے اس طرح لکھا جائے گا جیسے کہ اس نے رات ہی کو پڑھا ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے۔ ان سے حمید اور کئی حضرات نے روایت کی ہے۔

باب ۴۰۳۔ مَاجَآءَ مِنَ التَّشْدِیْدِ فِی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب ۴۰۳۔ جو شخص رکوع یا سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اس کے متعلق وعید

۵۰۶۔ حدثنا قتیبۃ نا حماد بن زید عن محمد بن زیاد وھو ابو الحارث البصری ثِقَۃٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَیْبَۃُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ زِیَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا یَخْشٰی

۵۰۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام سے پہلے سر اٹھالیتا ہے اسے بات سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا بنا دیں قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد بن کہا کہ ابوہریرہؓ نے ''اما یخشیٰ'' کا لفظ کہا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور ان کی کنیت ابوحارث ہے۔

باب ۴۰۴۔ مَاجَآءَ فِی الَّذِیْ یُصَلِّی الْفَرِیْضَۃَ ثُمَّ یَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِکَ

باب ۴۰۴۔ جو شخص فرض نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی امامت کرے۔

۵۰۷۔ حدثنا قتیبۃ نا حماد بن زید عن عمرو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ کَانَ

۵۰۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ معاذ بن جبلؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان کی

يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ

امامت کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر ہمارے اصحاب شافعی، احمد اور اسحاق کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز کی امامت کرے باوجودیکہ وہ اسے پڑھ بھی چکا ہے تو مقتدیوں کے لیے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ ان کی دلیل حضرت جابرؓ کی حدیث ہے جس میں حضرت معاذؓ کا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ سے مروی ہے۔ ابو درداء سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا۔ جو مسجد میں داخل ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جارہی ہو لیکن وہ ظہر سمجھ کر ان کے ساتھ شریک ہو جائے؟ انہوں نے فرمایا: اس کی نماز ہو گئی لیکن اہل کوفہ کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اگر امام عصر کی نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی اسے ظہر سمجھ رہے ہوں اور اس کی اقتداء میں ظہر کی نماز پڑھ لیں تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیوں کہ امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہے۔ (وہ ظہر کی اور امام عصر کی نیت کیے ہوئے ہے)۔

باب ٤٠٥ ـ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

باب ۴۰۵۔ گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدے کی اجازت

٥٠٨ ـ حدثنا احمد بن محمد نا عبدالله بن المبارك نا خالد بن عبدالرحمٰن قال حدثني غالب القطان عن بكر بن عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ

۵۰۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے وکیع بھی یہ حدیث خالد بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔

باب ٤٠٦ ـ مَاذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

باب ۴۰۶۔ فجر کی نماز کے بعد طلوع تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے۔

٥٠٩ ـ حدثنا قتيبة نا ابوالاحوص عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۵۰۹۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہتے یہاں کہ سورج نکل آتا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥١٠ ـ حدثنا عبدالله بن معاوية الجمحي البصري نا عبدالعزيز بن مسلم نا ابو ظلال عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ

۵۱۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھ کر سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے لیے ایک حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ

الشَّمۡسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکۡعَتَیۡنِ کَانَتۡ لَهٗ کَاَجۡرِ حَجَّةٍ وَّ عُمۡرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ

فرمایا: پورا پورا پورا (یعنی پورا ثواب)

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے ابوظلال کے متعلق پوچھا تو کہا: وہ مقارب الحدیث ہیں (یعنی ان کی احادیث صحت کے قریب ہیں) ان کا نام ہلال ہے۔

باب ۴۰۷۔ مَاذُکِرَ فِی الۡاِلۡتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۴۰۷۔ نماز میں کن انکھیوں سے دیکھنا

۵۱۱۔ حدثنا محمود بن غیلان وغیر واحد قالوا نا الفضل بن موسی عن عبداللّٰه بن سعید بن ابی هند عن ثور بن زَیۡدٍ عَنۡ عِکۡرِمَةَ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَلۡحَظُ فِی الصَّلٰوةِ یَمِیۡنًا وَّ شِمَالًا وَلَا یَلۡوِیۡ عُنُقَهٗ خَلۡفَ ظَهۡرِهٖ

۵۱۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز کے دوران دائیں اور بائیں دیکھتے تھے لیکن اپنی گردن پیچھے کی طرف نہیں گھماتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے وکیع اپنی روایت میں فضل بن موسیٰ سے اختلاف کرتے ہیں۔ محمود بن غیلان وکیع سے وہ عبداللہ بن سعید بن ابو ہند سے اور وہ عکرمہؓ کے بعض دوستوں سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز میں ادھر ادھر دیکھ لیتے تھے (یعنی بغیر گردن موڑے صرف آنکھوں سے) اور پھر مذکورہ بالا حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۵۱۲۔ حدثنا مسلم بن حاتم البصری ابوحاتم نا محمد بن عبداللّٰه الانصاری عن ابیه عن علی بن زید عن سعید بن الۡمُسَیَّبِ عَنۡ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِیَّاكَ وَالۡاِلۡتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الۡاِلۡتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ هَلَکَةٌ فَاِنۡ کَانَ لَابُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الۡفَرِیۡضَةِ

۵۱۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹے نماز کے دوران ادھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز کرو۔ اس لیے کہ یہ ہلاکت ہے اگر دیکھنا ضروری ہی ہو تو نفل نماز میں دیکھ لو۔ فرض نماز میں نہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۱۳۔ حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا ابوالاخوص عن اشعث بن ابی الشعثاء عن ابیه عن مَسۡرُوۡقٍ عَنۡ عَائِشَةَ قَالَتۡ سَاَلۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الۡاِلۡتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَاخۡتِلَاسٌ یَخۡتَلِسُهُ الشَّیۡطَانُ مِنۡ صَلٰوةِ الرَّجُلِ

۵۱۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے دوران ادھر اُدھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا جھپٹا مارنا ہے۔ شیطان آدمی کی نماز سے جھپٹا مار لیتا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۴۰۸۔ مَاذُکِرَ فِی الرَّجُلِ یُدۡرِكُ الۡاِمَامَ سَاجِدًا

باب ۴۰۸۔ اگر کوئی شخص امام کو سجدے میں پائے تو کیا کرے۔

كَيْفَ يَصْنَعُ

۵۱۴۔حدثنا هشام بن يونس الكوفي نا المحاربي عن الحجاج بن ارطاة عن ابی اسحق عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَىٰ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ

۵۱۴۔علی اور عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ سے اور وہ معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے تو امام خواہ کسی بھی حال میں ہو تم اسی طرح کرو جس طرح امام کر رہا ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔اسے اس روایت کے علاوہ کسی اور کے متصل کرنے کا ہمیں علم نہیں اسی پر علماء کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص امام کے سجدے میں ہونے کی حالت میں آئے تو وہ بھی سجدہ کرے۔لیکن اگر اس کا رکوع چھوٹ جائے تو اس کے لیے سجدے میں ملنا رکعت کے لیے کافی نہیں۔عبداللہ بن مبارک بھی یہی کہتے ہیں کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے جب کہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ شاید وہ شخص سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی بخش دیا جائے۔

باب ۴۰۹۔ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب ۴۰۹۔نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے۔

۵۱۵۔ حدثنا احمد بن محمد نا عبدالله بن المبارك نا معمر عن يحيى بن اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ

۵۱۵۔حضرت عبداللہ بن ابی قتادہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر نماز کی اقامت ہو جائے تو تم لوگ اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نکلتے ہوئے دیکھ نہ لو۔

اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔ان کی روایت غیر محفوظ ہے امام ترمذی کہتے ہیں ابوقتادہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔علماء صحابہ کی ایک جماعت لوگوں کے کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنے کو مکروہ سمجھتی ہے بعض علماء کہتے ہیں۔کہ اگر امام کے مسجد میں ہوتے ہوئے اقامت ہو تو اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ کہے۔ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۴۱۰۔ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَآءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَآءِ

باب ۴۱۰۔دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا۔

۵۱۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن ادم نا ابو بكر بن عياش عن عاصم عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

۵۱۶۔حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آپ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ایک ساتھ تھے۔جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی۔پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا۔پھر اپنے لیے دعا کی۔آپ ﷺ نے فرمایا: مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔دو مرتبہ اسی طرح فرمایا۔

وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ

اس باب میں فضالہ بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ عبداللہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ احمد بن حنبل یہی حدیث یحییٰ بن آدم سے مختصراً بیان کرتے ہیں۔

باب ۴۱۱۔ مَا ذُکِرَ فِی تَطْیِیْبِ الْمَسَاجِدِ

باب ۴۱۱۔ مسجدوں میں خوشبو کرنے کے متعلق

۵۱۷۔ حدثنا محمد بن حاتم البغدادی نا عامر بن صالح الزبیری ناھشام بن عروۃ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِبِنَا الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ وَ اَنْ یَتَنَظَّفَ وَیَتَطَیَّبَ

۵۱۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے محلوں میں مسجدیں بنانے، انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان میں خوشبو (چھڑکنے) کا حکم دیا۔

ہناد، عبدہ اور وکیع سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ "آپ ﷺ نے حکم دیا کہ......" پھر اسی کے مثل بیان کرتے ہیں۔ اور یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔ ابن ابی عمر بھی سفیان بن عیینہ سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دور میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا یعنی قبیلوں میں۔

باب ۴۱۲۔ مَاجَآءَ اِنَّ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی

باب ۴۱۲۔ رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعت ہے۔

۵۱۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مھدی نا شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن علی الْاَزْدِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی

۵۱۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعتیں ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں شعبہ کے ساتھیوں میں اس حدیث کے متعلق اختلاف ہے بعض اسے موقوف اور بعض مرفوع روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ عمری، نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ حضور ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں جب کہ ابن عمرؓ کی آنحضرت ﷺ سے یہ روایت صحیح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے کئی ثقہ راوی عبداللہ بن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں کرتے۔ عبیداللہ سے بواسطہ نافع مروی ہے کہ ابن عمرؓ رات کو دو دو رکعتیں اور دن میں چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن و رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے یہ شافعی اور احمد کا قول ہے بعض کا کہنا ہے کہ صرف رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور اگر دن میں نوافل پڑھے جائیں تو چار چار پڑھے جائیں گے۔ جیسے کہ ظہر وغیرہ سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں یہی سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق کا بھی قول ہے۔

باب ۴۱۳۔ کَیْفَ کَانَ یَتَطَوَّعُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالنَّھَارِ

باب ۴۱۳۔ آنحضرت ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟

۵۱۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وھب بن جریر ناشعبۃ عن اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَۃَ قَالَ

۵۱۹۔ عاصم بن ضمرہؓ کہتے ہیں ہم نے علیؓ سے آنحضرت ﷺ کی دن کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: تم میں اتنی سکت نہیں۔ ہم نے کہا

سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَالظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

اگر کسی میں اتنی سکت ہو تو۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: جب سورج اس طرف (یعنی مشرق میں) اتنا ہوتا جتنا کہ عصر کے وقت اس طرف (مغرب کی طرف) ہوتا ہے تو آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر جب سورج مشرق کی طرف اس جگہ ہوتا جہاں ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے تو چار رکعتیں پڑھتے پھر ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے۔ پھر عصر سے پہلے دو دو کر کے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان ملائکہ مقربین انبیاء و مرسلین اور مؤمنوں و مسلمانوں میں سے ان کے متبعین پر سلام بھیجتے۔

محمد بن مثنٰی، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ ابو اسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علیؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دن میں نوافل کے متعلق مروی احادیث میں یہ سب سے بہتر ہے۔ ابن مبارک اس حدیث کی تضعیف کرتے تھے میرے خیال میں اس کا سبب یہی ہوگا کہ اس طرح کی روایات آپ ﷺ سے صرف اسی طریق سے مروی ہیں واللہ اعلم۔ یعنی عاصم بن ضمرہ بحوالہ علیؓ بیان کرتے ہیں۔ عاصم بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ علی، بن مدینی، یحیٰی بن سعید قطان کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا: ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کو حارث کی حدیث کے مقابلے میں افضل سمجھتے تھے۔

باب ٤١٤ ـ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ لُحُفِ النِّسَآءِ

باب ۴۱۴۔ عورتوں کی چادر میں نماز پڑھنے کی کراہت۔

٥٢٠ ـ حدثنا محمد بن عبدالاعلى نا خالد بن الحارث عن اشعث وهو ابن عبدالملك عن محمد بن سيرين عن عبدالله بن شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَآئِهٖ

۵۲۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی بیویوں کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور آپ ﷺ سے اس میں اجازت بھی مروی ہے۔

باب ٤١٥ ـ مَايَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

باب ۴۱۵۔ نفل نماز میں چلنے اور عمل کے متعلق (یعنی جو جائز ہے)

٥٢١ ـ حدثنا ابوسلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل عن برد بن سنان عن الزهرى عن عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۲۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ گھر آئی تو آپ ﷺ گھر کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے چل کر میرے لیے دروازہ کھولا اور پھر اپنی جگہ واپس چلے گئے حضرت عائشہؓ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ

فرماتی ہیں کہ دروازہ قبلے کی طرف ہی تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ٤١٦ ۔ مَاذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

باب ۴۱۶۔ ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا۔

٥٢٢ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد قال انبانا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ عَبْدَاللّٰهِ عَنْ هٰذَ الْحَرْفِ غَيْرِ اٰسِنٍ اَوْ يَاسِنٍ قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَأْتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَالدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ

۵۲۲۔ اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے سنا کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہؓ سے اس حرف کے متعلق پوچھا کہ "غیر اٰسن" ہے یا "غیر یاسن" عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے علاوہ پورا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہاں ہاں۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا: کچھ لوگ قرآن مجید کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کوئی ردی کھجوروں کو بکھیرتا ہے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا (یعنی دل پر اثر نہیں کرتا) مجھے ایسی متشابہ سورتوں کا علم ہے جنہیں آنحضرت ﷺ آپس میں ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے علقمہ سے کہا تو انہوں نے ابن مسعودؓ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا اس پر انہوں نے فرمایا: وہ مفصل کی بیس سورتیں ہیں جن میں سے دو دو کو نبی کریم ﷺ ایک رکعت میں جمع کرتے تھے۔(۱)

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤١٧ ۔ مَاذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ فِيْ خُطَاهُ

باب ۴۱۷۔ مسجد کی طرف چلنے کی فضلیت اور ان قدموں کے اجر کے متعلق۔

٥٢٣ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبة عن الاعمش سمع ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهٗ اَوْ قَالَ لَا يُنْهِزُهٗ اِلَّا اِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

۵۲۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لیے نکلتا ہے بشرطیکہ اُسے نماز کے علاوہ کسی اور چیز نے نہ نکالا ہو، یا فرمایا نہ اٹھایا ہو تو اس کے ہر قدم پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند اور ایک گناہ کم کرتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤١٨ ۔ مَاذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِيْ

باب ۴۱۸۔ مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا (نوافل وغیرہ) افضل

(۱) ان سورتوں کی تفصیل معارف السنن میں موجود ہے۔ ج۵ ص۱۳۹

اَلْبَیْتِ اَفْضَلُ ہے۔

۵۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابراهیم بن ابی الْوزیر نا محمد بن مُوسٰی عَنْ سَعِیْدِبْنِ اِسْحَاقَ بْنِ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوۃِ فِی الْبُیُوْتِ

۵۲۴۔سعید بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بنو اشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی۔ چنانچہ کچھ لوگ نوافل پڑھنے لگے۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو چاہیئے کہ یہ نماز گھروں میں پڑھو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ہم اس روایت کے علاوہ اسے نہیں جانتے اور صحیح وہ ہے جو عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد گھر میں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔'' حذیفہ سے یہ بھی مروی ہے کہ ''آنحضرت ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء تک نماز میں پڑھنے میں مشغول رہے۔'' پس اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب کے بعد مسجد میں بھی نماز پڑھی۔

باب ۴۱۹۔ فِی الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا یُسْلِمُ الرَّجُلُ

باب ۴۱۹۔جب کوئی شخص مسلمان ہو تو غسل کرے

۵۲۵۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن الاغر الصباح عن خلیفة ابن حُصَیْنٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّغْتَسِلَ وَیَغْتَسِلَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ

۵۲۵۔حضرت قیس بن عاصمؓ فرماتے ہیں کہ وہ اسلام لائے تو حضور اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے نہانے کا حکم دیا۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔اسی پر علماء کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرے تو اس کے لیے غسل کرنا اور کپڑے دھونا مستحب ہے۔

باب ۴۲۰۔ مَاذُکِرَ مِنَ التَّسْمِیَةِ فِیْ دُخُوْلِ الْخَلَآءِ

باب ۴۲۰۔بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ کہنا۔

۵۲۶۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی نا الحکم بن بشیر بن سلمان نا خلاد الصفار عن الحکم بن عبداللّٰه النصری عن اَبِیْ اِسْحٰق عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَتْرُ مَابَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَآءَ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ

۵۲۶۔حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء جائے تو ''بسم اللہ'' پڑھ لے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اس کی سند قوی نہیں۔حضرت انسؓ سے بھی اس باب میں کچھ مروی ہے۔

باب ۴۲۱۔ مَا ذُكِرَ مِنْ سِيمَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۴۲۱۔ قیامت کے دن وضو اور سجدوں کی وجہ سے اس امت کی نشانی۔

۵۲۷۔ حدثنا ابو الوليد الدمشقي نا الوليد بن مسلم قال قال صفوان بن عمرو اخبرني يزيد بن خُمَيْر عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِّنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ

۵۲۷۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے چہرے سجدوں کی وجہ سے اور ہاتھ پیر وضو کی وجہ سے چمک رہے ہونگے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی عبداللہ بن بُسرؓ کی روایت سے۔

باب ۴۲۲۔ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

باب ۴۲۲۔ وضو داہنی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے۔

۵۲۸۔ حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن اشعث بن ابي الشعثآء عن ابيه عن مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ

۵۲۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طہارت (وضو وغیرہ) میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے اسی طرح کنگھی کرتے وقت اور جوتی پہنتے وقت بھی داہنی طرف سے ہی شروع کرنا پسند کرتے تھے۔

ابو شعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۲۳۔ ذِكْرُ قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَآءِ فِي الْوُضُوْءِ

باب ۴۲۳۔ وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے؟

۵۲۹۔ حدثنا هناد نا وكيع عن شريك عن عبدالله بن عيسى عن ابن جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنَ الْمَآءِ

۵۲۹۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وضو کے لیے دو رطل پانی کافی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس کے یہ الفاظ شریک کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے کہ "رسول اللہ ﷺ ایک مکوک (مد) سے وضو اور پانچ مکوک سے غسل کیا کرتے تھے"۔(۱)

باب ۴۲۴۔ مَا ذُكِرَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ

باب ۴۲۴۔ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے۔

۵۳۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة عن ابي حرب بن ابي الاسود عن اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ

۵۳۰۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیتے بچوں کے پیشاب کے متعلق فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دینا کافی ہے جب کہ لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے قتادہؓ کہتے ہیں یہ اس صورت میں ہے کہ کھانا نہ کھانے لگیں۔ اگر کھانے لگیں تو

(۱) اس کی تفصیل باب: "ایک مد پانی سے وضو کرنا" میں گذر چکی ہے۔ (مترجم)

وَيُغْسَلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا

دونوں کا ہی دھویا جائے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اس حدیث کو ہشام دستوائی نے قتادہ کی روایت سے مرفوع اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ ہی کی روایت سے موقوف روایت کیا ہے۔

باب ٤٢٥۔ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْاَكْلِ وَالنَّوْمِ اِذَا تَوَضَّأَ

باب ۴۲۵۔ جنبی اگر وضو کر لے تو اس کے لیے کھانے اور سونے کی اجازت ہے۔

٥٣١۔ حدثنا هنادنا قبيصة عن حماد بن سلمة عن عطاء الخرا سانى عن يحيى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيَشْرِبَ اَوْ يَنَامَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ

۵۳۱۔ حضرت عمارؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنبی کے متعلق فرمایا: کہ اگر وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو اسی طرح وضو کر لے جیسے نماز کے لیے کرتا ہے۔

باب ٤٢٦۔ مَا ذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ

باب ۴۲۶۔ نماز کی فضیلت۔

٥٣٢۔ حدثنا عبدالله بن ابى زياد نا عبيدالله بن موسى نا غالب ابوبشر عن ايوب بن عائذ الطائى عن قيس بن مسلم عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اُمَرَآءِ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ اَوْلَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِيْ كِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهٗ لَا يَرْبُوْا لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ

۵۳۲۔ حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے کعب بن عجرہ میں تجھے ان امراء سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ جو شخص ان کے دروازوں پر آ کر ان کے جھوٹ کو سچ اور ان کے ظلم میں ان کی اعانت کرے گا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ حوض پر نہ آ سکے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص ان کے دروازوں پر آیا، یا اگر نہ بھی آیا صرف اس نے ان کے جھوٹ کو سچ اور ظلم میں اعانت نہ کی وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں ایسا شخص میرے حوض پر آ سکے گا۔ اے کعب بن عجرہ نماز دلیل و حجت اور روزہ مضبوط ڈھال ہے۔ جب کہ صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ کوئی گوشت ایسا نہیں جو حرام مال سے پرورش پاتا ہو اور آگ کا حقدار نہ ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ میں نے بخاری سے اس کے متعلق پوچھا، وہ بھی اسے عبیداللہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسے بہت غریب کہتے ہیں۔ بخاری کہتے ہیں ہم سے اس حدیث کی روایت نمیر نے کی ہے اور وہ عبیداللہ بن موسیٰ سے غالب کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

باب ٤٢٧ ۔ بَابٌ مِّنْهُ

٥٣٣ ۔ حدثنا موسی بن عبدالرحمٰن الکوفی نا زید بن الحباب نا معاویة بن صالح قال حدثنی سلیم بن عامر قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَ اَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَ اَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ مُنْذُكَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۲۷۔اسی سے متعلق

۵۳۳۔حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے پروردگار اللہ رب العزت سے ڈرو، پنجگانہ نماز پڑھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے حاکم کی اطاعت کرو، اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابوامامہؓ سے پوچھا: آپ نے یہ حدیث کب سے سن رکھی ہے۔ فرمایا: جب میں تیس سال کا تھا اس وقت سنی تھی۔

اٰخِرُ اَبْوَابِ الصَّلٰوةِ

یہاں نماز کے ابواب ختم ہوگئے

باب ٤٢٨ ۔ اَبْوَابُ الزَّكٰوةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۲۸۔رسول اللہ ﷺ سے مروی ابواب زکوٰۃ

بَابُ مَاجَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ مِنَ التَّشْدِيْدِ

زکوٰۃ نہ دینے پر آنحضرت (ﷺ) سے منقول وعید۔

٥٣٤ ۔ حدثنا هنادنا بن السّریّ نا ابومعاوية عن الاعمش عن معرور بنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَرَاٰنِيْ مُقْبِلًا فَقَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَالِيْ لَعَلَّهٗ اُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْبَقَرًا لَمْ يُوَدِّ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَآءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا

۵۳۴۔حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ مجھے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ قیامت کے دن خسارہ پانے والے ہیں۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں: میں نے سوچا کیا ہوگیا شاید میرے متعلق کچھ اُترا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مالدار لوگ ہیں الا یہ کہ جو ادھر ادھر دے پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بنا کر دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ جو شخص مرتے وقت اونٹ گائے وغیرہ بغیر زکوٰۃ کے چھوڑ کر جاتا ہے قیامت کے دن یہی جانور اس سے زیادہ طاقتور اور موٹا ہوکر آئے گا اور اس کو اپنے کھروں تلے روندتے اور سینگ مارتے ہوئے گزر جائے گا۔ جب وہ

عَادَتْ عَلَيْهِ أُولٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ

گزر جائے گا۔ تو پچھلا جانور لوٹے گا اور اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی اسی کے مثل روایت ہے حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ زکوۃ کے مانع پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے''جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود بھی روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابوذرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوذر کا نام جندب بن سکن ہے انہیں ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔ عبداللہ بن منیر، عبید اللہ بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے اور وہ حکیم بن ویلم سے روایت کرتے ہیں کہ ضحاک بن مزاحم نے کہا: ''اکثرون'': یعنی مالدار سے مراد دس ہزار والے ہیں۔

باب ٤٢٩ ۔ مَاجَآءَ إِذَا اَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

باب۴۲۹۔ اگر زکوۃ ادا کر دی تو واجب ادا ہو گیا۔

٥٣٥ ۔ حدثنا عمر بن حفص الشيباني نا عبدالله بن وهب نا عمرو بن الحارث عن دراج عن ابي حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

۵۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو جو تم پر واجب تھا وہ تم نے ادا کر دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے جب زکوۃ کا تذکرہ کیا تو ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہاں اگر تم اپنی خوشی سے خیرات وغیرہ دینا چاہو۔ ابن ہبیرہ، عبدالرحمٰن بن حجیرہ بصری ہیں۔

٥٣٦ ۔ حدثنا محمد بن اسمٰعيل ثنا علي بن عبدالحميد الكوفي ناسليمان بن المغيرة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَّبْتَدِئَ الْاَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَثٰى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ رَفَعَ السَّمَآءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ اللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا خمس صلواتٍ فى اليوم والليلة فقال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم قال فبالذى أرسلك أ الله امرك بهٰذا فقال نعم قال فإن رسولك زعم لنا أنك تزعم أن علينا صَوْمَ شَهْرٍ

۵۳۶۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہماری تمنا ہوتی تھی کہ کوئی عاقل دیہاتی شخص آئے اور حضور اکرم ﷺ سے سوال کرے تو ہم بھی موجود ہوں ہم اس خیال میں تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) آیا اور آپ ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور کہا: اے محمد ﷺ آپ ﷺ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور کہا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا: قسم ہے اس رب کی جس نے آسمانوں کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کا گاڑا۔ کیا اللہ ہی نے آپ کو بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا: آپ کا قاصد کہتا ہے کہ آپ ﷺ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض بتاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا۔ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا: آپ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ ہم پر ہر سال ایک ماہ کے روزے رکھنا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے

فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِىْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا اُجَاوِزُ هُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ

آپ کو بھیجا۔ کیا یہ حکم بھی اللہ ہی نے دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا: آپ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمارے اموال پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اعرابی نے کہا: اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو بھیجا: اس کا حکم بھی اللہ ہی نے دیا ہے! آپ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا: آپ کا قاصد دعویٰ کرتا ہے کہ آپ ﷺ ہم میں سے جو صاحب استطاعت ہو اس کے لیے بیت اللہ کا حج فرض قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو رسول بنایا: کیا یہ حکم بھی اللہ ہی نے دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو دین حق دے کر بھیجا میں اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی اس سے زیادہ کروں گا پھر وہ اٹھ کر چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اعرابی سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن ہے۔ اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ بعض محدثین اس حدیث سے یہ حکم مستنبط کرتے ہیں کہ استاد کے سامنے پڑھنا اور پیش کرنا سماع ہی کی طرح جائز ہے۔ ان کی دلیل اعرابی کی یہ حدیث ہے کہ اس نے آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا جس پر آپ ﷺ نے اقرار کیا۔

باب ۴۳۰۔ مَاجَآءَ فِىْ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

۵۳۷۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابى الشوارب نا ابو عوانة عن ابى اسحق عن عاصم بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ لَيْسَ لِىْ فِىْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةِ شَىْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

باب ۴۳۰۔ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

۵۳۷۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تو معاف کر دی۔ لہٰذا چاندی کی زکوٰۃ ہر چالیس درہم پر ایک درہم ادا کرو۔ پھر مجھے ایک سو نوے (۱۹۰) درہم میں سے زکوٰۃ نہیں چاہیے ہاں اگر وہ دو سو ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ ہے)۔

اس باب میں ابوبکر صدیقؓ اور عمرو بن حزمؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اعمش اور ابو عوانہ وغیرہ ابو اسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی راوی بھی ابو اسحاق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو کہا: میرے نزدیک دونوں صحیح ہیں۔ ممکن ہے کہ ابو اسحاق دونوں سے روایت کرتے ہوں۔

باب ٤٣١ ـ مَاجَآءَ فِیْ زَكٰوةَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

٥٣٨ ـ حدثنا زیادبن ایوب البغدادی وابراهیم بن عبدالله الهروی۔ومحمد بن کامل المروزی المعنی واحد قالوا نا عباد بن العوام عن سفیان بن حسین عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ یُخْرِجْهُ اِلٰی عُمَّالِهٖ حَتّٰی قُبِضَ فَقَرَنَهٗ بِسَیْفِهٖ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰی قُبِضَ وَعُمَرُ حَتّٰی قُبِضَ۔ وَكَانَ فِیْهِ فِیْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَفِیْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِیْ خَمْسَ عَشَرَةَ ثَلٰثُ شِیَاهٍ وَفِیْ عِشْرِیْنَ اَرْبَعُ شِیَاهٍ وَفِیْ خَمْسٍ وَ عِشْرِیْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ فَفِیْهَا حِقَّةٌ اِلٰی سِتِّیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا اِبْنَتَالَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ وَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِی الشَّآءِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاةٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِیَاهٍ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِیْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ مِائَةً وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِیَّةِ وَلَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَیْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ اِذَا جَآءَ الْمُصَدِّقُ قَسَمَ اَثْلَاثًا اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِیَارٌ وَّثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَّثُلُثٌ شِرَارٌ وَّاَخَذَالْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ یَذْكُرِالزُّهْرِیُّ الْبَقَرَ

باب ۴۳۱۔اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

۵۳۸۔حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔کہ آنحضرت ﷺ نے کتاب زکوٰۃ لکھوائی۔لیکن ابھی اپنے عمال کو بھیج نہ پائے تھے کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے اسے اپنی تلوار کے پاس رکھ دیا تھا۔آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات تک اس پر عمل کیا۔پھر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک۔اس میں یہ تھا کہ پانچ اونٹوں پر ایک بکری، دس اونٹوں پر دو بکریاں، پندرہ اونٹوں پر تین بکریاں، بیس اونٹوں پر چار بکریاں، پچیس سے پینتیس تک ایک سال کی اونٹنی، پینتیس سے پینتالیس تک دو سال کی اونٹنی، پینتالیس سے ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی، ساٹھ سے پچھتر تک چار سال کی اونٹنی۔اگر اس سے زیادہ ہوں، تو نوے تک دو سال کی دو اونٹنیاں، اگر اس سے زیادہ ہوں، تو ایک سو بیس اونٹوں تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں، اور اگر ایک سو بیس سے بھی زیادہ ہوں۔تو ہر پچاس اونٹوں پر ایک تین سال کی اونٹنی اور ہر چالیس اونٹوں پر ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ ہے۔جب کہ بکریوں میں چالیس بکریوں پر ایک بکری، یہاں تک کہ ایک سو بیس ہوجائیں۔پھر ایک سو بیس سے دو سو بکریوں تک دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور پھر ہر سو بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔اگر اس سے زیادہ ہوں تو سو تک کوئی زکوٰۃ نہیں۔پھر متفرق اشخاص کی بکریاں یا اونٹ جمع نہ کیے جائیں۔اور اسی طرح کسی ایک شخص کی متفرق نہ کی جائیں تاکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنی پڑے۔اور اگر ان میں دو شریک ہوں تو آپس میں برابر تقسیم کرلیں مزید یہ کہ زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار جانور نہیں لیا جائے گا زہری کہتے ہیں کہ جب زکوٰۃ لینے والا آئے تو بکریوں کے تین حصے کرے ایک بہترین، دوسرا متوسط اور تیسرا اس سے کم درجے کا اور پھر متوسط میں سے زکوٰۃ لے جب کہ زہری نے گائے کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا۔

اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، ابوذرؓ، انسؓ اور بہز بن حکیمؓ سے بھی روایت ہے۔بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے اور اکثر فقہاء کا اسی پر عمل ہے۔یونس بن زید اور کئی راوی بھی اس حدیث کو زہری سے بحوالہ سالم موقوف روایت کرتے ہیں جب کہ سفیان بن حسین نے اسے مرفوع روایت کیا ہے۔

باب ۴۳۲۔ مَاجَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْبَقَرِ

۵۳۹۔ حدثنا محمد بن عبید المحاربی و ابو سعید الاشج قالا نا عبدالسلام بن حرب عن خصیف عن ابی عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ ثَلٰثِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِیْعٌ اَوْ تَبِیْعَةٌ وَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةٌ

باب ۴۳۲۔ گائے بیل کی زکوٰۃ۔

۵۳۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیس گائے یا بیل پر ایک گائے یا بیل اور ہر چالیس گائے یا بیل پر دو سال کی گائے زکوٰۃ میں دی جائے۔

اس باب میں معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ عبدالسلام بن حرب نے بھی خصیف سے اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالسلام ثقہ اور حافظ ہیں۔ شریک یہ حدیث خصیف سے وہ ابوعبیدہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۵۴۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ بَقَرَةً تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَةً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةً وَّ مِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْ عِدْلَہٗ مَعَافِرَ

۵۴۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ تیس گائے پر ایک سال کی ایک گائے یا بیل اور چالیس پر دو سال کی گائے زکوٰۃ لوں۔ اور پھر ہر جوان آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑے (جزیہ کے طور پر) لوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض حضرات اسے سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے اور وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ "آنحضرت ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا......الخ۔ اور یہ حدیث اصح ہے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ عمرو بن مرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ: آپ کو عبداللہ کی کچھ باتیں یاد ہیں تو فرمایا: نہیں۔

باب ۴۳۳۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَخْذِ خِیَارِ الْمَالِ فِی الصَّدَقَةِ

باب ۴۳۳۔ زکوٰۃ میں بہترین مال لینے کی کراہت۔

۵۴۱۔ حدثنا ابوکریب نا وکیع نا زکریا بن اسحاق المکی نا یحیی بن عبداللہ بن صیفی عن اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ کِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰہَ

۵۴۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا: تم اہل کتاب کی ایک قوم پر سے گزرو گے لہٰذا انہیں دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اسے قبول کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن و رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ یہ بھی قبول کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے اموال پر بھی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر غریبوں کو دی جاتی ہے اگر وہ لوگ اسے بھی قبول کرلیں تو تم ان کے بہترین مال میں سے زکوٰۃ لینے سے

افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

پرہیز کرنا۔ (یعنی بہترین چیز نہ لینا) اور مظلوم کی بددعا سے بچنا۔ کیونکہ اس بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابومعبد، ابن عباسؓ کے مولی ہیں۔ ان کا نام نافذ ہے۔

باب ٤٣٤ ۔ مَاجَآءَ فِى صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالتَّمْرِ وَالْحُبُوْبِ

باب ۴۳۴۔ کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ

٥٤٢ ۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدى نا سفيان وشعبة و مالك بن انس عن عمرو بن يحيى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ قَالَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذُوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

۵۴۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اسی طرح پانچ اوقیہ چاندی سے کم پر اور پانچ اوسق سے کم غلے پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۱)

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ شعبہ سے وہ مالک بن انس سے وہ عمرو بن یحییٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے عبدالعزیز کی عمرو بن یحییٰ سے مروی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اور یہ انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے اسی پر علماء کا عمل ہے کہ پانچ اوسق سے کم غلے وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں۔ اوسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے لہٰذا پانچ اوسق تین سو صاع ہوئے۔ جب کہ آنحضرت کا صاع ۵⅓ رطل کا ہوتا تھا۔ اور اہل کوفہ کا صاع آٹھ رطل کا۔ اور یہ کہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ پانچ اوقیہ دوسو درہم ہوئے اور نہ ہی پانچ سے کم اونٹوں پر زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ اگر ان کی تعداد پچیس تک پہنچ جائے تو ایک سال کی اونٹنی اور اگر اس سے کم ہوں تو ہر پانچ پر ایک بکری زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔

باب ٤٣٥ ۔ مَاجَآءَ لَيْسَ فِى الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ صَدَقَةٌ

باب ۴۳۵۔ گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ نہیں۔

٥٤٣ ۔ حدثنا محمد بن العلاء ابو كريب ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن سفيان وشعبة عن عبدالله بن دينار عن سليمان بن يسار عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۵۴۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ نہیں۔

---

(۱) اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے لہٰذا یہ کل دوسو درہم ہوئے جو ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہیں۔ (مترجم)

(۲) اوسق، وسق کی جمع ہے یہ ایک پیمانہ ہے جو ساٹھ صاع کے برابر ہوتا ہے۔ مفتی محمد شفیع صاحب کی تحقیق کے مطابق ایک وسق پانچ من ڈھائی سیر اور پانچ اوسق پچیس من۔

عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيۡسَ عَلَى الۡمُسۡلِمِ فِيۡ فَرَسِهٖ وَ لَا عَبۡدِهٖ صَدَقَةٌ

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور علیؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے لیے رکھے ہوئے غلاموں پر زکوٰۃ نہیں۔ہاں اگر یہ تجارت کے لیے ہوں تو ان پر سال گزر جانے کے بعد ان کی قیمتوں پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

باب ۴۳۶۔ مَاجَآءَ فِي زَكٰوةِ الۡعَسَلِ

۵۴۴۔ حدثنا محمد بن يحيى النيسابورى نا عمرو بن ابى سلمة التنيسى عن صدقة بن عبدالله عن موسى بن يسار عن نَافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الۡعَسَلِ فِيۡ كُلِّ عَشَرَةِ اَزۡقٍ زِقٌّ

باب ۴۳۶۔شہد کی زکوٰۃ

۵۴۴۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ﷺ نے فرمایا: شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ ادا کی جائے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابو سیارہ متعیؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عمرؓ کی حدیث کی سند میں مقال ہے۔اور اس باب میں آنحضرت ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔یہی احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے۔بعض علماء کہتے ہیں کہ شہد پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

باب ۴۳۷۔ مَاجَآءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الۡمَالِ الۡمُسۡتُفَادِ حَتّٰى يَحُوۡلَ عَلَيۡهِ الۡحَوۡلُ

۵۴۵۔ حدثنا يحيى بن موسى نا هارون بن صالح الطلحى نا عبدالرحمٰن بن زيد بن اسلم عَنۡ اَبِيۡهِ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسۡتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَحُوۡلَ عَلَيۡهِ الۡحَوۡلُ

باب ۴۳۷۔ مال مستفاد پر جب تک سال نہ گزر جائے اس وقت تک زکوٰۃ نہیں۔

۵۴۵۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے زکوٰۃ کا نصاب مکمل ہونے کے بعد مال پایا اس پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں جب تک اس پر سال نہ گزر جائے۔

اس باب میں سراء بنت نبہان سے بھی روایت ہے۔محمد بن بشار، عبدالوہاب ثقفی سے وہ ایوب سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ''جس نے زکوٰۃ کا نصاب مکمل ہونے کے بعد مال پایا اس پر اللہ کے نزدیک ایک سال مکمل ہونے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی حدیث سے اصح ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: اسے ایوب، عبیداللہ اور کئی حضرات بھی نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔انہیں احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ ضعیف کہتے ہیں۔اور یہ کثیر الغلط ہیں یہ حدیث کئی صحابہ سے مروی ہے کہ ''مال مستفاد پر سال مکمل ہونے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی''۔ (۱) شافعی، مالک، احمد بن حنبل اور اسحاق کا یہی قول ہے۔جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر اس کے پاس مال

(۱) مال مستفاد: اس مال کو کہتے ہیں جو زکوٰۃ کا نصاب مکمل ہونے کے بعد سال کے دوران حاصل ہوا ہو۔جیسے کہ ہبہ یا میراث وغیرہ۔(مترجم)

مستفاد کے علاوہ اتنا مال ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہے تو مال مستفاد پر بھی زکوٰۃ ادا کرے اگر ایسا نہ ہو اور سب کا سب ہی مال مستفاد ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں یہاں تک کہ ایک سال مکمل ہو جائے۔ اگر سال مکمل ہونے سے پہلے مال مستفاد حاصل کر لے تو اسے چاہیے کہ پہلے مال کے ساتھ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دے۔ یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

باب ٤٣٨ ـ مَاجَآءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

باب ۴۳۸۔ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

٥٤٦ ـ حدثنا يحيى بن اقسم نا جرير عن قابوس بن ابى ظَبْيَان عن اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُصْلِحُ قِبْلَتَانِ فِىْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

۵۴۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک جگہ دو قبلے والوں کا رہنا ٹھیک نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ واجب نہیں۔

ابو کریب، جریر سے اور وہ قابوس سے اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کی حدیث قابوس بن ابی ظبیان سے اور وہ اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی نصرانی اسلام قبول کر لے تو اس سے جزیہ معاف ہو جائے گا۔ آنحضرت ﷺ کا یہ قول کہ ''مسلمانوں پر جزیہ عشور واجب نہیں'' اس سے مراد جزیہ ہی ہے۔ اس حدیث سے اس کی تفسیر ہوتی ہے کیوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عشور یہود و نصاریٰ کے لیے ادا کرنا ضروری ہے مسلمانوں کے لیے نہیں۔

باب ٤٣٩ ـ مَاجَآءَ فِى زَكٰوةِ الْحُلِىِّ

باب ۴۳۹۔ زیور کی زکوٰۃ۔

٥٤٧ ـ حدثنا هنادنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى وائل عن عمرو بن الحارث بن المصطلق عن ابن اخى زينب اِمْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۴۷۔ حضرت عبد اللہؓ کی بیوی زینبؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے عورتو! صدقہ دیا کرو خواہ اپنے زیوروں ہی سے دو۔ اس لیے کہ قیامت کے دن جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہوگی۔

محمود بن غیلان، ابوداؤد سے وہ شعبہ سے اور وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ ابووائل، عمرو بن حارث، جو عبد اللہؓ کی بیوی زینب کے بھتیجے ہیں۔ زینب سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتی ہیں۔ یہ ابو معاویہ کی حدیث سے اصح ہے ابو معاویہ کو حدیث میں وہم ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں عمرو بن حارث عن ابن اخى زينب جب کہ صحیح یہ ہے۔ عمرو بن الحارث بن اخى زينب۔ عمرو بن شعیب سے بھی مروی ہے وہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے کہ آنحضرت ﷺ نے ''زیور میں زکوٰۃ کا کہا'' اس کی سند میں مقال ہے۔ لہٰذا بعض علماء صحابہ اور تابعین کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ ہے یعنی اگر سونے چاندی کا ہو۔ یہ قول سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا ہے۔ بعض صحابہ جیسے کہ عائشہؓ ابن عمرؓ، جابر بن عبد اللہؓ اور انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح بعض فقہاء تابعین سے بھی مروی ہے اور یہی مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

۵۴۸۔ حدثنا قتیبة نا ابنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهٗ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُّسَوِّرَ كُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَا زَكٰوتَهٗ

۵۴۸۔عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ کی آگ کے دو کنگن پہنائے؟ کہنے لگیں: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو مثنی بن صباح نے بھی عمرو بن شعیب سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں۔ اس باب میں آنحضرت سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

باب ۴۴۰۔ مَاجَآءَ فِي زَكٰوةِ الْخَضْرَوَاتِ

باب ۴۴۰۔ سبزیوں کی زکوٰۃ۔

۵۴۹۔ حدثنا علی بن خشرم نا عیسٰی بن یونس عن الحسن عن محمد بن عبدالرحمٰن بن عبید بن عیسی بن طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَضْرَوَاتِ وَهِيَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ

۵۴۹۔ حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو لکھا کہ سبزیوں یعنی ترکاریوں وغیرہ کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ان میں کچھ نہیں (یعنی زکوٰۃ نہیں)

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ اس باب میں حضور ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اور یہ روایت موسی بن طلحہ سے مرسلا مروی ہے وہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ علماء کا عمل اسی پر ہے کہ سبزیوں (ترکاری) پر زکوٰۃ نہیں امام ترمذی کہتے ہیں: حسن، حسن بن عمارہ ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ شعبہ انہیں ضعیف کہتے ہیں جب کہ ابن مبارک ان سے روایت نہیں کرتے۔

باب ۴۴۱۔ مَاجَآءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالْاَنْهَارِ وَغَيْرِهَا

باب ۴۴۱۔ نہری زمین کی کھیتی پر زکوٰۃ

۵۵۰۔ حدثنا ابو موسی الانصاری نا عاصم بن عبدالعزیز مدینی نا الحارث بن عبدالرحمٰن بن ابی باب عن سلیمان بن يَسَارٍ وَبُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

۵۵۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کھیتی بارش کے پانی یا نہروں کے پانی سے ہو اس کا دسواں حصہ اور جسے جانوروں (یا رہٹ اور ٹیوب ویل وغیرہ) کے ذریعے سینچا گیا ہو اس کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

اس باب میں انس بن مالکؓ، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید بھی آنحضرت ﷺ سے مرسلا روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ کی آنحضرت ﷺ سے مروی حدیث صحیح ہے اور اسی پر اکثر فقہاء کا عمل ہے۔

۵۵۱۔ حدثنا احمد بن الحسن نا سعید بن ابی مریم نا ابن وھب قال حدثنی یونس عن ابنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَنَّ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْکَانَ عَثَرِیًّا الْعُشُوْرَ وَ فِیْمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۱۔ سالم اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بارانی اور نہری زمین کی زراعت یا عشری زمین پر دسواں حصہ زکوٰۃ مقرر فرمائی جب کہ خود پانی دینے والی زمین کے لیے بیسواں حصہ مقرر فرمایا۔(۱)

باب ۴۴۲۔ مَاجَآءَ فِیْ زَکٰوةِ مَالِ الْیَتِیْمِ

باب ۴۴۲۔ یتیم کے مال کی زکوٰۃ۔

۵۵۲۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا ابراهیم بن موسی نا الولید بن مسلم عن المثنّٰی بنِ الصبّاحِ عَنْ عَمْرِو بَنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِیَ یَتِیْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْهِ وَلَا یَتْرُکْهُ حَتّٰی تَاْکُلَهُ الصَّدَقَةُ

۵۵۲۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور فرمایا: جو کسی مالدار یتیم کا ولی ہو، اسے چاہیے کہ اس مال سے تجارت کرتا رہے ایسے ہی نہ چھوڑ دے تا کہ ایسا نہ ہو کہ زکوٰۃ دیتے دیتے اس کا مال ختم ہو جائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے اس لیے کہ مثنی بن صباح ضعیف ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے خطبہ پڑھا......الخ اور پھر یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ کئی صحابہ کے نزدیک یتیم کے مال پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ان میں عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ شامل ہیں۔ یہی قول مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی ہے۔ علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ یتیم کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ یہ قول سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا بھی ہے۔ عمرو بن شعیب، عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص ہیں۔ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے احادیث سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں کلام کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ہمارے نزدیک ضعیف ہیں جس نے بھی ان کی تضعیف کی ہے اس کا کہنا ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا کی کتاب سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اکثر علماء محدثین ان کی حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہیں جن میں احمد اور اسحاق شامل ہیں۔

باب ۴۴۳۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْعَجْمَآءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ

باب ۴۴۳۔ حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں، دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ۔

۵۵۳۔ حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب و اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۵۵۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیوان کے کسی کو زخمی کرنے پر اور کسی کے کنویں یا کان میں گر کر زخمی یا ہلاک ہونے پر کوئی دیت نہیں۔ پھر دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ زکوٰۃ ادا

(۱) اس سے مراد وہ اشجار وغیرہ ہیں جو پانی کے کنارے ہوتے ہیں اور انہیں پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ خود ہی اپنی جڑوں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

کرنا واجب ہے۔

اس باب میں انسؓ بن مالکؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبادہ بن صامتؓ، عمرو بن عوفؓ مزنی اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی اس حدیث کو حسن صحیح کہتے ہیں۔

باب ٤٤٤ ۔ مَاجَآءَ فِي الْخَرْصِ

باب ۴۴۴۔ غلّے وغیرہ میں اندازہ کرنا۔

٥٥٤۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد الطيالسي نا شعبة قال اَخْبَرَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِبْنِ نِيَارٍ يَقُوْلُ جَآءَ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ

۵۵۴۔ خبیب بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مسعود بن نیار سے نقل کرتے ہیں کہ سہل بن ابی حثمہؓ ہماری مجلس میں تشریف لائے۔ اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اندازہ لگالو تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اور اگر تیسرا حصہ نہیں چھوڑتے تو کم از کم چوتھا چھوڑ دو (یعنی یہ حصہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے)۔

اس باب میں عائشہؓ، عتاب بن اُسید اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اکثر علماء کا عمل سہل بن ابی حثمہؓ کی حدیث پر ہی ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ خرص سے مراد یہ ہے کہ پھلوں کے پکنے کا وقت قریب آنے پر حاکم ایک تخمینہ لگانے والے کو بھیجتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس سے کتنی مقدار میں پھل وغیرہ اترے گا۔ اس اندازہ لگانے والے کو ''خارص'' کہتے ہیں۔ خارص اندازہ لگانے کے بعد انہیں اس کا عشر بتا دیتا ہے کہ پھلوں کے اترنے پر اتنی زکوٰۃ ادا کرنا۔ اس کے بعد مالک کو اختیار ہے کہ وہ اس پھل وغیرہ کا جو جی میں آئے کرے۔ لیکن وقت آنے پر مقررہ مقدار ادا کرے گا بعض علماء اس کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ مالک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

٥٥٥۔ حدثنا ابو عمرو مسلم بن عمروالحذاء المديني نا عبدالله بن نافع عن محمد بن صالح النمار عن ابن شهاب عن سعيد بن الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَّخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا

۵۵۵۔ حضرت عتاب بن اسیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خارص کو لوگوں کے پھلوں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ اسی اسناد سے یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انگوروں کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا: کہ یہ بھی کھجوروں ہی کی طرح اندازہ کر کے خشک انگوروں کی صورت میں دی جائے گی جس طرح کھجور کی زکوٰۃ خشک کھجور سے دی جاتی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن جریج اسے ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو کہا: ابن جریج کی حدیث غیر محفوظ ہے اور سعید بن مسیب کی عتاب بن اسید سے روایت اصح ہے۔

باب ٤٤٥ ۔ مَاجَآءَ فِی الْعَامِلِ عَلَی الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

باب۴۴۵۔ انصاف کے ساتھ زکوۃ لینے والے عامل کے متعلق

٥٥٦ ۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا یزید بن عیاض عن عاصم بن عمر بن قتادة ح وحدثنا محمد بن اسمٰعیل نا مَحْمُوْدُ بْنُ لَبِیْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَامِلُ عَلَی الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِهٖ

۵۵۶۔ حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ انصاف کے ساتھ زکوۃ لینے والا عامل جب تک گھر نہ لوٹے اس طرح ہے جیسے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا غازی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جب کہ محمد بن اسحاق کی حدیث اصح ہے۔

باب ٤٤٦ ۔ مَاجَآءَ فِی الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ

باب۴۴۶۔ زکوۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے متعلق۔

٥٥٧ ۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعید بْنِ سَنَان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا

۵۵۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ام سلمہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اس لیے کہ احمد بن حنبل نے سعد بن سنان کے متعلق کلام کیا ہے۔ لیث بن سعد سے بھی ایسی ہی روایت ہے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے اور وہ حضرت انسؓ بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا کہ صحیح نام۔ ''سنان بن سعد'' ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان کہ ''زکوۃ میں زیادتی کرنے والا زکوۃ نہ دینے والے کی طرح ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر بھی اتنا ہی گناہ ہے جتنا زکوۃ ادا کرنے والے پر ہے۔

باب ٤٤٧ ۔ مَاجَآءَ فِیْ رِضَی الْمُصَدِّقِ

باب۴۴۷۔ زکوۃ لینے والے کو راضی کرنا

٥٥٨ ۔ حدثنا علی بن حجر نا محمد بن یزید عن مجالد عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا یُفَارِقَنَّكُمْ اِلَّا عَنْ رِضًی

۵۵۸۔ حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس زکوۃ کا عامل آئے تو اسے خوش کر کے بھیجا کرو۔

ابوعمار، سفیان سے وہ داؤد سے وہ شعبی سے وہ جریر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں داؤد کی شعبی سے مروی حدیث مجالد کی حدیث سے اصح ہے۔ مجالد کو بعض علماء ضعیف کہتے ہیں اور وہ کثیر الغلط ہیں۔

باب ٤٤٨ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِيَآءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَآءِ

باب ۴۴۸۔ زکوٰۃ مال داروں سے لے کر فقراء میں دی جائے۔

٥٥٩ ۔ حدثنا علي بن سعيد الكندي نا حفص بن غياث عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَآئِنَا فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَآءِ نَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَاَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا

۵۵۹۔ عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے پاس آنحضرت ﷺ کا عاملِ زکوٰۃ آیا اور مالداروں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد ہمارے غریبوں میں تقسیم کردی۔ میں اس وقت یتیم اور کمسن تھا۔ چنانچہ اس نے مجھے بھی ایک اونٹنی دی۔

اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی ابن جحیفہ کی حدیث کو حسن غریب کہتے ہیں۔

باب ٤٤٩ ۔ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

باب ۴۴۹۔ جس کیلئے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

٥٦٠ ۔ حدثنا قتيبة وعلي بن حجر قال قتيبة حدثنا شريك وقال علي انا شريك المعنى واحد عن حكيم بن جبير عن محمد بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن يَزِيْد عَنْ اَبِيهِ عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَتُهُ فِي وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْ كُدُوحٌ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ

۵۶۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص کفایت کے بقدر مال موجود ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس سوال کی وجہ سے اس کا منہ چھلا ہوا ہوگا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کفایت کے بقدر مال کتنا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔ راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے "خموش، کدوح یا خدوش" میں سے کوئی لفظ فرمایا۔ (تینوں کے معنی ایک ہی ہیں)

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے حکیم بن جبیر پر اس حدیث کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان سے اور وہ حکیم بن جبیر سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ اس پر شعبہ کے ساتھی عبداللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا کاش کہ شعبہ کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی۔ سفیان نے کہا: حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے؟ کہنے لگے ہاں: سفیان کہنے لگے میں نے زبید کو بھی محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ اسی پر ہمارے بعض علماء کا عمل ہے اور یہی ثوری، عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں لیکن بعض علماء حکیم بن جبیر کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس یا اس سے زیادہ درہم بھی ہوں تو بھی اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ محتاج ہو۔ یہ شافعی اور دوسرے علماء وفقہاء کا قول ہے۔

باب ٤٥٠ ۔ مَاجَآءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

٥٦١ ۔ حدثنا محمد بن بشار و نا داؤد الطيالسى نا سفيان ح وثنا محمود بن غيلان نا عبدالرزاق نا سفيان عن سعد بن ابراهيم بْنِ يَزِيْد عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِىْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ

باب ۴۵۰۔جس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

۵۶۱۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کسی امیر اور تندرست وقوی شخص کے لیے زکوٰۃ حلال نہیں۔

اس باب میں حبشی بن جنادہؓ، ابوہریرہؓ اور قبیصہ بن مخارقؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ بھی سعد بن ابراہیم کے حوالے سے اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔اس حدیث کے علاوہ بھی آپ ﷺ سے مروی ہے کہ امیر، تندرست اور قوی شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔لیکن اگر کوئی شخص قوی ہونے کے باوجود محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس صورت میں اسے زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ علماء کے نزدیک ادا ہو جائے گی۔چنانچہ ان علماء کے نزدیک اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ایسے شخص کو سوال کرنا جائز نہیں۔

٥٦٢ ۔ حدثنا على بن سعيد الكندى نا عبدالرحيم بن سليمان عن مجالد عن عَامِرٍ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جَنَادَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اَتَاهُ اَعْرَابِىٌّ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهٖ فَسَاَلَهٗ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حُرِّمَتِ الْمَسْاَلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَاتَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِىْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِىْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِىَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِىْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ

۵۶۲۔حبشی بن جنادہ سلولی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات میں کھڑے تھے کہ ایک اعرابی نے آکر آپ ﷺ کی چادر کا کونہ پکڑ کر سوال کیا آپ ﷺ نے اسے کچھ دیا تو وہ چلا گیا۔سوال کرنا اسی وقت حرام ہوا چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: امیر اور تندرست وقوی شخص کے لیے سوال کرنا جائز نہیں۔ہاں اگر کوئی فقیر یا سخت حاجت مند ہو تو اس کے لیے جائز ہے۔اور جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کا منہ چھلا ہوا ہوگا۔ایسا شخص جہنم کے گرم پتھروں سے بھنا ہوا گوشت کھاتا ہے جو چاہے کم کھائے اور جو چاہے زیادہ۔

محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے اور وہ عبدالرحیم بن سلیمان سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ٤٥١ ۔ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

باب ۴۵۱۔مقروض وغیرہ کا زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

٥٦٣ ۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن بكير بن عبدالله بن الاشج عن عياض بنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ

۵۶۳۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے پھل خریدے۔اسے ان میں اتنا نقصان ہوا کہ وہ

الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ

مقروض ہوگیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اسے صدقہ دو لیکن لوگوں کے صدقہ دینے کے باوجود اس کا قرض ادا نہ ہوسکا تو آپ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا: جو تمہیں مل جائے لے لو اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

اس باب میں عائشہؓ، جویریہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۵۲ ۔ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَمَوَالِيْهِ

باب ۴۵۲۔ آنحضرت ﷺ، آپ ﷺ کے اہل بیت اور غلاموں کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

۵٦٤ ۔ حدثنا بندار نا مكي ابن ابراهيم و يوسف بن سعيد الضبعي قالا نا بَهْزُبْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَةٌ هِيَ اَمْ هَدِيَّةٌ فَاِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ اَكَلَ

۵٦۴۔ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں اگر کوئی چیز پیش کی جاتی تو پوچھتے: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ نہ کھاتے اور اگر ہدیہ ہوتا تو کھالیتے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، سلمانؓ، انسؓ، حسن بن علیؓ، ابوعمیرہ معرف بن واصل کے دادا رشید بن مالکؓ، میمونؓ، مہرانؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابورافعؓ اور عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ بھی عبدالرحمٰن بن ابوعقیل سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں: بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: بہز بن حکیم کی حدیث حسن غریب ہے۔

۵٦٥ ۔ حدثنا محمد بن المثنّٰى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحكم عن ابن اَبِي رَافِعٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اَصْحِبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

۵٦۵۔ حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنومخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے ابورافعؓ سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تمہیں بھی حصہ دوں۔ ابورافعؓ نے کہا: میں آپ ﷺ سے پوچھے بغیر تمہارے ساتھ نہیں جاسکتا۔ چنانچہ وہ آنحضرت (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ ہمارے لیے حلال نہیں اور کسی قوم کے غلام بھی انہی میں سے ہوتے ہیں۔ (یعنی جس قوم کے لیے یہ جائز نہیں ان کے غلاموں کے لیے بھی جائز نہیں کیوں کہ وہ انہی میں سے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابورافع آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کا نام اسلم ہے۔ اور ابن ابی رافع، عبیداللہ بن ابی رافع ہیں یہ علی بن ابی طالب کے کاتب ہیں۔

باب ۴۵۳ ۔ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِي الْقَرَابَةِ

باب ۴۵۳۔ عزیز واقارب کو زکوٰۃ دینا۔

۵۶۶۔ حدثنا قتیبة نا سفیان بن عیینة عن عاصم عن حفصة بنت سیرین عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَىٰ تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَآءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَىٰ ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ

۵۶۶۔سلمان بن عامر کہتے ہیں کہ آنحضرت (ﷺ) نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی روزہ کھولے تو کھجور سے کھولے کیوں کہ یہ برکت کا باعث ہے اور اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے کھولے کیوں کہ یہ پاک کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا: مسکین کو زکوۃ دینے پر ایک مرتبہ زکوۃ دینے کا اور اقرباء کو زکوۃ دینے پر دو مرتبہ صدقے کا ثواب ہے، ایک مرتبہ صدقے کا اور دوسری مرتبہ صلہ رحمی کا۔

اس باب میں جابرؓ، زینبؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔زینب، عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔رباب، رائح کی والدہ اور صلیع کی بیٹی ہیں۔اسی طرح سفیان ثوری بھی، عاصم سے وہ حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے وہ اپنے چچا سلمان بن عامر سے اور وہ آنحضرت (ﷺ) سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔شعبہ، عاصم سے وہ حفصہ بنت سیرین سے اور وہ سلمان بن سیرین سے روایت کرتی ہیں اور رباب کا ذکر نہیں کرتیں۔سفیان اور ابن عیینہ کی حدیث اصح ہے۔اسی طرح ابن عون اور ہشام بن حسان بھی حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے اور وہ سلمان بن عامر سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۴۵۴۔ مَاجَآءَ أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ

باب ۴۵۴۔مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہوتا ہے۔

۵۶۷۔ حدثنا محمد بن مدویه نا الاسود بن عامر عن شریك عن ابی حمزه عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَأَلْتُ أَوْسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ الْاٰيَةَ

۵۶۷۔حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں میں نے یا کسی نے آنحضرت ﷺ سے زکوۃ کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے پھر آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی "لیس البران تو لوا وجوهکم" الآیۃ۔(ترجمہ: سارا کمال اسی میں نہیں کہ تم اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو۔کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں، سوال کرنے والے (فقیروں) اور غلاموں کو آزاد کرانے کیلئے مال خرچ کرے......الخ۔سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۷)۔

۵۶۸۔ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن نا محمد بن الطفیل عن شریك عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ

۵۶۸۔عامر، فاطمہ بنت قیس سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس کی سند قوی نہیں۔ابوحمزہ میمون اعور ضعیف ہیں۔بیان اور اسمٰعیل بن سالم اسے شعبی سے انہی کا قول روایت کرتے ہیں۔یہی اصح ہے۔

باب ٤٥٥ _ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

٥٦٩ _ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن سَعِيْد المقبرى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَ اِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْا فِیْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ

باب ۴۵۵ _ زکوۃ ادا کرنے کی فضیلت

۵۶۹ _ سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص جب اپنے حلال مال میں سے زکوۃ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ حلال مال ہی قبول کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس مال کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتے ہیں گو کہ وہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو۔ پھر وہ رحمٰن کے ہاتھ میں بڑھنے لگتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔

اس باب میں عائشہؓ، عدی بن حاتمؓ، انسؓ، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، حارثہ بن وہبؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٧٠ _ حدثنا محمد بن اسماعيل نا موسى بن اسمٰعيل نا صدقة بن موسىٰ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قَالَ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِیْ رَمَضَانَ

۵۷۰ _ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا۔ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لیے شعبان کے روزے۔ پوچھا گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: رمضان میں کیا جانے والا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

٥٧١ _ حدثنا عقبة بن مكرم البصرى نا عبدالله ابن عيسى الخزاز عن يونس بن عبيد عن الحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ

۵۷۱ _ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو بجھاتا اور بری موت کو دور کرتا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

٥٧٢ _ حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا وكيع نا عباد بن منصور نا القاسم بن محمد قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَ يَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ حَتّٰى اَنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ

۵۷۲ _ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتے اور اپنے داہنے ہاتھ میں لے کر اس کی پرورش کرتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھتے بڑھتے اُحد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے اس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے۔ "**وهو الذى يقبل**

اُحُدٍ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَالَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ۔ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ

التوبة... الخ'' یعنی وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا، صدقات لیتا، سود کو مٹاتا اور صدقات کی پرورش کرتا (اور انہیں بڑھاتا) ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عائشہؓ سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل منقول ہے کئی علماء اس اور اس جیسی احادیث جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات مذکور ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر رات کو دنیا کے آسمان پر اترنا وغیرہ۔ علماء کہتے ہیں: ان (کے متعلق) روایات ثابت ہیں، ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور وہم میں مبتلا نہیں ہوتے۔ چنانچہ یہ نہیں کہا جاتا: کہ کیسے؟ اس کی کیفیت کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی کہنا ہے کہ ان احادیث پر صفات کی کیفیت جانے بغیر ایمان لانا ضروری ہے۔ اہل سنت والجماعت کا یہی قول ہے۔ لیکن جہمیہ ان روایات کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ اپنے ہاتھ، سماعت، اور بصیرت کا ذکر ہے۔ جہمیہ ان آیات کی تاویل کرتے ہوئے ایسی تفسیر کرتے ہیں جو علماء نے نہیں کی۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنے ہاتھوں سے پیدا نہیں کیا۔ چنانچہ ان کے نزدیک ہاتھ کے معنی قوت کے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ تشبیہ تو اس صورت میں ہے کہ یہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ کسی ہاتھ جیسا یا کسی کے ہاتھ کے مثل ہے۔ یا اس کی سماعت، کسی سماعت سے مماثلت رکھتی ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ اس کی سماعت فلاں کی سی ہے۔ تو یہ تشبیہ ہے لہٰذا اگر وہی کہے جو اللہ نے کہا ہے کہ: ہاتھ، سماعت، بصر۔ اور یہ نہ کہے کہ اس کی کیفیت کیا ہے یا اس کی سماعت فلاں کی سماعت کی طرح ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات اسی طرح ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے وصف میں فرمادیا ہے کہ ''لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر'' کوئی چیز اس سے مماثلت نہیں رکھتی (وہ تشبیہ سے پاک ہے) اور سننے والا بھی ہے اور دیکھتا بھی۔

باب ٤٥٦ ۔ مَاجَآءَ فِيْ حَقِّ السَّائِلِ

٥٧٣ ۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا اَجِدُلَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْهِ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحَرَّقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ

باب ۴۵۶۔ سائل کے حق سے متعلق

۵۷۳۔ عبدالرحمٰن بن بجید اپنی دادی ام بجید سے۔ جو ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کئی مرتبہ فقیر دروازے پر آ کر کھڑا ہوتا ہے اور گھر میں اسے دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جلے ہوئے کھر کے علاوہ اسے دینے کے لیے گھر میں کوئی چیز نہ پاؤ تو وہی اسے دے دو۔

اس باب میں علیؓ، حسین بن علیؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو امامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ام بجید کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤٥٧ ۔ مَاجَآءَ فِيْ اِعْطَآءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

٥٧٤ ۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا يحيى بن ادم عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاَنَّهٗ

باب ۴۵۷۔ جن کا دل جیتنا منظور ہو ان کو دینا۔

۵۷۴۔ صفوان بن امیہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر مجھے کچھ (مال) دیا۔ اس وقت آپ ﷺ میرے لیے ساری مخلوق سے برے تھے۔ پھر آپ ﷺ مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے یہاں تک کہ وہ اب میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں۔

لَابْغَضُ الْخَلْقِ اِلَیَّ فَمَا زَالَ یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اَنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ

امام ترمذی کہتے ہیں: حسن بن علیؓ نے بھی اسی طرح یا اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: صفوان کی حدیث کو معمر وغیرہ زہری سے بحوالہ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ صفوان نے کہا: آنحضرت ﷺ نے مجھے دیا... الخ گویا کہ یہ حدیث اصح اور اشبہ ہے۔ اہل علم کا دل جیتنے کے لیے مال دینے کے متعلق اختلاف ہے اکثر علماء کا کہنا ہے کہ انہیں دینا ضروری نہیں، یہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک مخصوص جماعت تھی۔ آپ ﷺ نے ان کے دلوں کی مسلمان ہونے کے لیے تالیف فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ اس دور میں اس مد میں دینا جائز نہیں۔ یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہ کا قول ہے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ اس دور میں بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں جن کے متعلق امام کا خیال ہو کہ ان کے دلوں کی تالیف کی جائے تو اس صورت میں انہیں دینا جائز ہے۔ یہ امام شافعی کا قول ہے۔

باب ٤٥٨ ـ مَاجَآءَ فِی الْمُتَصَدِّقِ یَرِثُ صَدَقَتَهٗ

٥٧٥ ـ حدثنا علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبداللّٰه بن عَطاءٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَا لنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَةٍ وَ اَنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَیْكِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ عَلَیْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَ حُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهَا

باب ۴۵۸۔ جسے زکوۃ میں دیا ہوا مال وراثت میں ملے۔

۵۷۵۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا یارسول اللہ(ﷺ) میں نے اپنی والدہ کو زکوۃ میں ایک لونڈی دی تھی اور اب میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں تمہارا اجر مل گیا اور اسے میراث نے تمہاری طرف لوٹا دیا اس نے عرض کیا یارسول اللہ(ﷺ)! میری والدہ پر ایک ماہ کے روزے بھی قضا تھے کیا میں ان کے بدلے میں روزے رکھ لوں؟ فرمایا: ہاں رکھ لو۔ پھر اس نے عرض کیا یارسول اللہ(ﷺ)! انہوں نے حج بھی نہیں کیا تھا کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ فرمایا: ہاں کر لو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بریدہؓ کی حدیث سے اس سند کے علاوہ نہیں پہچانی جاتی عبداللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اکثر علماء کا عمل اسی پر ہے کہ اگر کسی شخص نے زکوۃ کے طور پر کوئی چیز ادا کی اور پھر وراثت میں اسے وہی چیز مل گئی تو وہ اس کے لیے حلال ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ زکوۃ ایسی چیز ہے جسے اس نے اللہ کے لیے مخصوص کر دیا ہے لہٰذا اگر وہ وراثت کے ذریعے دوبارہ اس کے پاس آجائے تو اس کا خدا کی راہ میں خرچ کرنا واجب ہے۔ سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے روایت کرتے ہیں۔

باب ٤٥٩ ـ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْعَوْدِ فِی الصَّدَقَةِ

٥٧٦ ـ حدثنا هارون بن اسحق الهمدانی نا عبدالرزاق عن معمر عن الزهری عن سالم عن ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

باب ۴۵۹۔ صدقہ کرنے کے بعد اسے واپس لوٹانا مکروہ ہے۔

۵۷۶۔ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں صدقہ دیا۔ پھر اسی گھوڑے کو بکتے ہوئے دیکھا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو نہ لوٹاؤ۔

رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔

باب ٤٦٠ ـ مَاجَآءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب ۴۶۰۔ میت کی طرف سے صدقہ دینا

٥٧٧ ـ حدثنا احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا زكريا بن اسحق قال حدثني عمرو بن دينار عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا

۵۷۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا انہیں اس کا فائدہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے کہا: میرے پاس ایک باغ ہے اور میں آپ ﷺ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے یہ باغ اپنی والدہ کی طرف سے صدقے میں دے دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ علماء یہی کہتے ہیں کہ میت کو دعا اور صدقے کے علاوہ کوئی چیز نہیں پہنچتی بعض راوی اس حدیث کو عمرو بن دینار سے بحوالہ عکرمہ مرسلاً آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ مخرف کے معنی باغ کے ہیں۔

باب ٤٦١ ـ مَاجَآءَ فِيْ نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب ۴۶۱۔ بیوی کا شوہر کے گھر سے خرچ کرنا۔

٥٧٨ ـ حدثنا هناد نا اسماعيل بن عياش نا شرحبيل بن مسلم الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا

۵۷۸۔ حضرت ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ: کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا کسی کو کھانا بھی نہ دے؟ فرمایا: یہ تو ہمارے مالوں میں سے افضل ترین ہے۔

اس باب میں سعد بن وقاصؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور عائشہؓ سے مروی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوامامہؓ کی حدیث حسن ہے۔

٥٧٩ ـ حدثنا محمد بن المثنّٰى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عن عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهٖ اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وللخازن مثل ذلك وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِّنْ اَجْرِ صَاحِبِهٖ شَيْئًا لَهٗ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ

۵۷۹۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے مال سے خیرات کرے تو اسے، اس کے شوہر اور خازن سب کو ثواب ملتا ہے۔ اور کسی ایک کو اجر ملنے سے کسی دوسرے کا اجر کم نہیں ہوتا۔ شوہر کے لیے کما کر لانے اور بیوی کے لیے اس کو خرچ کرنے کا ثواب ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۸۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا المؤمل عن سفیان عن منصور عن ابی وائل عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَاِنَّ لَهَا مِثْلَ اَجْرِهٖ لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ

۵۸۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خوشی کے ساتھ، فساد کی نیت کے بغیر خیرات دیتی ہے تو اسے بھی شوہر کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اس کے لیے اس کی نیک نیتی کا ثواب ہے اور اسی طرح خازن کو بھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح اور عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے۔ عمرو بن مرہ اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۴۶۲۔ مَاجَآءَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب ۴۶۲۔ صدقہ فطر کے متعلق۔

۵۸۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن زید بن اسلم عن عیاض بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذَا كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اِنِّيْ لَاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَآءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهٗ

۵۸۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ، ایک صاع جو، ایک صاع کھجور، ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع پنیر سے دیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ معاویہؓ مدینہ آئے اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میرے خیال میں گیہوں کے دو شامی مُد اور ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ اس پر لوگوں نے اسی کو اختیار کر لیا۔ ابوسعیدؓ فرماتے ہیں: میں اسی طرح دیتا رہا جس طرح پہلے دیا کرتا تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء کا عمل ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا جائے شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض صحابہ وغیرہ کا کہنا ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع لیکن گیہوں کا نصف صاع ہی کافی ہے۔ یہ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کا بھی قول ہے کہ گیہوں کا نصف صاع صدقہ فطر میں دیا جائے۔

۵۸۲۔ حدثنا عقبة بن مکرم البصری نا سالم بن نوح عن ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْسِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ

۵۸۲۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت، غلام و آزاد اور چھوٹے بڑے پر واجب ہے۔ (اس کی مقدار) دو مد گیہوں یا اس کے علاوہ کسی بھی غلے سے ایک صاع ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۳۔ حدثنا قتیبة نا حمادبن زید عن ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ

۵۸۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان مرد وعورت اور آزاد وغلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو بطور صدقہ فطر فرض کیا پھر لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کر دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، حارث بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب کے دادا، ثعلبہ بن ابوصغیرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۸۴۔ حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نامعن نا مالك عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۵۸۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمائی۔ اور اسے ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد اور عورت پر فرض قرار دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے مالکؒ، نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ ابوایوب کی حدیث کے مثل روایت کرتے ہوئے اس میں "من المسلمین" کا لفظ زیادہ روایت کرتے ہیں جب کہ اسے کئی اور راوی بھی نافع سے روایت کرتے ہیں لیکن یہ لفظ ذکر نہیں کرتے۔ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اگر کسی شخص کے غلام مسلمان نہ ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔ مالک، شافعی اور احمد کا یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر غلام مسلمان نہ بھی ہوں تو بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ ثوری، ابن مبارک اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ۴۶۳۔ مَاجَآءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

باب ۴۶۳۔ صدقہ فطر نماز سے پہلے دینا۔

۵۸۵۔ حدثنا مسلم بن عمرو بن مسلم ابو عمرو الحذاء المدینی قال حدثنی عبداللہ ابن نافع عن ابن ابی الزناد عن موسی بن عقبة عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ

۵۸۵۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عید الفطر کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ نماز کے لئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

باب ۴۶۴۔ مَاجَآءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ

باب ۴۶۴۔ وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا

۵۸۶۔ حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نا سعید بن منصور نا اسمٰعیل بن زکریا عن الحجاج بن دینار عن الحکم بن عتیبة عن حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ

۵۸۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے زکوٰۃ کے وقت سے پہلے ادا کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت دی۔

اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَعْجِیْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِیْ ذٰلِكَ

۵۸۷۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا اسحق بن منصور عن اسرائیل عن الحجاج بن دینار عن الحکم بن حجل عن حجر العَدَوِیّ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَکٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ

۵۸۷۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عمرؓ سے فرمایا. ہم عباسؓ سے گزشتہ سال اس سال کی بھی زکوۃ لے چکے ہیں۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ زکوۃ میں تعجیل سے متعلق اسرائیل کی حجاج بن دینار سے مروی خدیث کو میں اس سند کے علاوہ نہیں جانتا۔ اور میرے نزدیک اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے مروی حدیث اسرائیل کی حجاج سے مروی حدیث سے اصح ہے اور یہ حدیث حکم بن عتیبہ کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً بھی مروی ہے۔ علماء کا وقت سے پہلے زکوۃ کی ادائیگی میں اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ زکوۃ وقت سے پہلے ادا نہ کی جائے۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے کہ میرے نزدیک اس میں تعجیل بہتر نہیں۔ لیکن اکثر علماء کے نزدیک وقت سے پہلے زکوۃ ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے۔ یہ شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

۵۸۸۔ حدثنا هنادنا ابوالاحوص عن بیان بن بشر عن قیس بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَتَصَدَّقَ مِنْهُ وَیَسْتَغْنِیَ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَیْرٌلَّهٗ مِنْ اَنْ یَسْئَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْیَدَالْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ

۵۸۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: اگر کوئی شخص صبح نکلے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لے کر واپس ہو پھر اس میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے سوال کرنے سے بے نیاز رہے اس سے بہتر ہے کہ کوئی شخص کسی سے سوال کرے پھر وہ اسے دے یا نہ دے۔ اس لیے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کرنا ان سے شروع کرو جن کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

اس باب میں حکیم بن حزام، ابو سعید خدری، زبیر بن عوام، عطیہ سعدی، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو، ابن عباسؓ، ثوبانؓ زیاد بن حارث صدائیؓ، انسؓ، حبشی بن جنادہؓ، قبیصہ بن مخارقؓ سمرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور بیان کی قیس سے روایت کی وجہ سے غریب ہے۔

۵۸۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن عبدالملك بن عمیر عن زَیْدِبْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ کَدٌّ یَّکُدُّبِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ یَّسْئَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْفِیْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ

۵۸۹۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سوال کرنا اپنی آبرو کو خراب کرنا ہے اس سے سائل اپنے چہرے کو بے رونق اور وجاہت کو ختم کرتا ہے، ہاں البتہ سلطان سے سوال کرنے یا حاجت شدیدہ میں کسی سے سوال کرنے کی اجازت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روزوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ٤٦٥ ـ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب ۴۶۵ ـ رمضان کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٥٩٠ ـ حدثنا كريب محمد بن العلاء بن كريب نا ابوبكر بن عياش عن الاعمش عن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَّيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۵۹۰ ـ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ کر دوزخ میں بند کر کے اس کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پھر اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ ہاں پھر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ ایک منادی آواز لگاتا ہے اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ، اور اے شر کے طالب ٹھہر جا۔ اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کیے جاتے ہیں، یہ معاملہ ہر رات جاری رہتا ہے۔

اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف، ابن مسعود اور سلمانؓ سے بھی روایت ہے۔

٥٩١ ـ حدثنا هنادنا نا عبدة والمحاربى عن محمد بن عمرو عن اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۵۹۱ ـ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں روزے رکھے اور رات کو ایمان کے ساتھ، ثواب کے لیے نماز پڑھی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔ اور جس شخص نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ بہ نیت ثواب نماز پڑھی اس کے بھی پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کی ابوبکر بن عیاش سے مروی حدیث غریب ہے ہم اسے ابوبکر بن عیاش کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ وہ اعمش سے وہ ابو صالح سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ہاں البتہ ابوبکر کی سند سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا تو کہا: ہم سے حسن بن ربیع نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے اعمش نے اور ان سے مجاہد نے آنحضرت ﷺ کا یہ قول روایت کیا ہے: اذا کان......الخ۔ یعنی یہی حدیث۔ اور یہ میرے نزدیک ابوبکر عیاش کی حدیث سے اصح ہے۔

باب ٤٦٦ ـ مَاجَآءَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

باب ۴۶۶ ـ رمضان کے استقبال کے لیے روزے نہ رکھو۔

٥٩٢ ـ حدثنا ابو كريب، ناعبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا

۵۹۲ ـ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھو ہاں البتہ کسی کے ایسے روزے جو وہ ہمیشہ سے رکھتا آ رہا ہے ان دنوں میں آ جائیں (مثلاً جمعہ وغیرہ کو روزہ رکھنا) تو اس صورت میں رکھ لے

كَانَ يَصُومُهُ اَحَدُكُم صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيكُم فَعُدُّوا ثَلٰثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوا

نیز رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روزے رکھنا شروع کرو اور شوال کا چاند دیکھ کر افطار کرلو اور اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔

اس باب میں بعض صحابہ سے بھی روایت ہے۔منصور بن معتمر، ربعی بن خراش سے اور وہ بعض صحابہؓ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں: ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ رمضان سے ایک دو دن پہلے اس کی تعظیم اور استقبال کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے اور اگر کوئی ایسا دن آجائے جس میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۵۹۳۔ حدثنا هناد نا وكيع عن علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهٗ بِيَوْمٍ اَوْ بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ

۵۹۳۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو لیکن اگر کوئی شخص مستقل کسی دن کے روزے رکھتا ہو اور وہ شعبان کے آخری دنوں میں آجائیں تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤٦٧۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الشَّكِّ

باب ۴۶۷۔شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

۵۹٤۔ حدثنا ابوسعيد عبدالله بن سعيد الاشج نا ابوخالد الاحمر عن عمرو بن قيس عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زفر قال كنا عند عمار بنِ يَاسِرٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ شَكَّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۴۔حضرت صلہ بن زفر فرماتے ہیں کہ ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔عمار نے کہا: کھاؤ کچھ لوگ ایک طرف ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو روزے سے ہیں۔عمار نے فرمایا: جس نے یوم الشک کو روزہ رکھا اس نے ابوقاسم (ﷺ) کی نافرمانی کی۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں۔یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔جن میں صحابہ، تابعین وغیرہ شامل ہیں۔سفیان ثوری اور مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے بعض حضرات یہاں تک کہتے ہیں کہ اس روز روزہ رکھ لیا پھر بعد میں معلوم ہوا کہ واقعی وہ رمضان کا دن تھا تو اس کو روزے کی قضا کرنی پڑے گی وہ روزہ اس کے لیے کافی نہیں۔

باب ٤٦٨۔ مَاجَآءَ فِيْ اِحْصَآءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

باب ۴۶۸۔رمضان کے لیے شعبان کے ہلال کا خیال رکھنا۔

۵۹۵۔ حدثنا مسلم بن حجاج نا يحيى بن يحيى نا ابو معاوية عن محمد بن عمرو عن اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

۵۹۵۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رمضان کے لیے شعبان کے ہلال کے دن گنتے رہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کو ہم ابومعاویہ کی اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اور صحیح وہی ہے جو محمد بن عمر سے بواسطہ ابوسلمہؓ مروی ہے۔ وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو"۔ یحییٰ بن کثیر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے محمد بن عمرو لیثی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

باب ٤٦٩ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارَلَهٗ

باب۴۶۹۔ روزہ رکھنا اور چھوڑنا چاند دیکھنے پر موقوف ہے۔

٥٩٦ ۔ حدثنا قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غِيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا

۵۹۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ جب رمضان کا چاند نظر آجائے تو روزے رکھنا شروع کرو، اس سے پہلے روزے نہ رکھو۔ پھر اسی طرح افطار بھی (روزے رکھنا ترک) چاند دیکھ کر ہی کرو۔ اور اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تیس دن پورے کرو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابن عمر اور ابوبکرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ان ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

باب ٤٧٠ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

باب۴۷۰۔ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

٥٩٧ ۔ حدثنا احمد بن منيع نا يحيى بن زكريا بن ابى زائدة قال اخبرنى عيسى بن دينار عن ابيه عن عمرو بن الْحَارِث بْنِ اَبِىْ ضِرَارَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ اَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلٰثِيْنَ

۵۹۷۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اکثر تیس روزے ہی رکھے انتیس کا اتفاق کم ہی ہوا۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، عمرؓ، عائشہؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، انسؓ، جابرؓ، ام سلمہؓ اور ابوبکرہؓ سے بھی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

٥٩٨ ۔ حدثنا على بن حجر نا اسمٰعيل بن جعفر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰلىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فَاَقَامَ فِىْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

۵۹۸۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواج سے ایک ماہ تک نہ ملنے کی قسم کھائی، اور انتیس روز تک ایک بالائی کمرے میں رہے۔ صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ آپ (ﷺ) نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤٧١ ۔ مَاجَآءَ فِى الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

باب۴۷۱۔ شہادت رؤیت ہلال پر روزہ رکھنا

۵۹۹۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا محمد بن الصّباح نا الولید بن ابی ثور عن سماك عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا

۵۹۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلالؓ: لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔

ابوکریب، حسین جعفی سے وہ زائدہ سے اور سماک بن حرب سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ سماک بن حرب سے وہ عکرمہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ سماک کے اکثر ساتھی اسے عکرمہ سے اور وہ نبی ﷺ سے مرسلاً ہی روایت کرتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ رمضان کے روزے کے لیے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔ یہ ابن مبارک، شافعی اور احمدؒ کا بھی قول ہے جب کہ اسحاق دو آدمیوں کی گواہ کو معتبر سمجھتے ہیں۔ لیکن عید کے چاند کے متعلق علماء متفق ہیں کہ اس میں دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔

باب ۴۷۲۔ مَاجَآءَ شَهْرَاعِیْدٍ لَّا یَنْقُصَانِ

باب ۴۷۲۔ عید کے دونوں مہینے ایک ساتھ نہیں گھٹتے۔

۶۰۰۔ حدثنا ابوسلمة یحیی بن خلف البصری نا بشر بن الْمُفَضَّل عن خالد الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِیْدٍ لَایَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ

۶۰۰۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرا اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عید کے دونوں مہینے یعنی رمضان اور ذوالحج ایک ساتھ انتیس دن کے نہیں ہوتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور عبدالرحمٰن بن بکرہ سے بحوالہ نبی اکرم ﷺ مرسلاً مروی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں رمضان اور ذوالحج دونوں انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے۔ اگر ایک انتیس کا ہوگا تو دوسرا تیس کا۔ لیکن اسحاق اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ دونوں ماہ اگر انتیس کے بھی ہوں تب بھی ان میں اجروثواب تیس دن کا ہی ہوتا ہے اس میں کمی نہیں ہوتی چنانچہ اس قول کے مطابق دونوں ماہ انتیس دن کے ہوسکتے ہیں۔

باب ۴۷۳۔ مَاجَآءَ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْیَتُهُمْ

باب ۴۷۳۔ ہر اہل شہر کے لیے انہی کی رؤیت ہلال معتبر ہے۔

۶۰۱۔ حدثنا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِیْ كُرَیْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰی مُعَاوِیَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَیْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَیَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَ اَنَا بِالشَّامِ فَرَاَیْنَا الْهِلَالَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فِیْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ

۶۰۱۔ علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر سے اور وہ محمد بن ابوحرملہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام فضل بنت حارث نے کریب کو معاویہ کے پاس شام بھیجا۔ کریب کہتے ہیں میں شام گیا اور ان کا کام کیا۔ اسی اثناء میں رمضان آ گیا۔ چنانچہ ہم نے جمعہ کی شب چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ واپس آیا تو ابن عباسؓ نے مجھ سے چاند کا ذکر کیا اور پوچھا کہ تم نے کب چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا جمعہ کی شب

ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهٗ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكَمِّلَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: لوگوں نے دیکھا اور روزہ رکھا، معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: ہم نے تو چاند ہفتے کی شب دیکھا تھا لہٰذا ہم تیس دن تک روزے رکھیں گے یا یہ کہ عید الفطر کا چاند نظر آجائے۔ میں نے کہا: کیا آپ کے لیے معاویہ کا دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ فرمایا: نہیں، آنحضرت ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم دیا ہے۔

امام ترمذی اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہتے ہیں اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ ہر شہر والوں کے لیے انہی کا چاند دیکھنا معتبر ہے۔

باب ٤٧٤ ۔ مَاجَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْاِفْطَارُ

باب ۴۷۴۔ کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے

٦٠٢ ۔ حدثنا محمد بن عمر بن علي المقدمي نا سعيد بن عامر نا شعبة عن عبدالعزيز بنِ صُهَيْب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَّا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ

۶۰۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے پاس کھجور ہو تو اس سے افطار کرے اور جس کے پاس کھجور نہ ہو وہ پانی سے افطار کرے کیوں کہ پانی عمدہ ترین (پاکیزہ) غذا ہے۔

اس باب میں سلمان بن عامرؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: انسؓ کی حدیث کو سعید بن عامر کی کے علاوہ کسی اور کے شعبہ سے اس طرح روایت کرنے کا ہمیں علم نہیں اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہم اسے عبدالعزیز بن صہیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ شعبہ کے ساتھی بھی یہ حدیث شعبہ سے وہ عاصم احول سے وہ حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے وہ سلمان بن عامر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ روایت سعید بن عامر کی روایت سے اصح ہے۔ اسی طرح یہ حضرات شعبہ سے وہ عاصم سے وہ حفصہ بنت سیرین سے اور وہ سلیمان بن عامر سے بھی روایت کرتے ہیں اور رباب کا نام ذکر نہیں کرتے۔ صحیح روایت سفیان ثوری ہی کی ہے وہ ابن عیینہ اور کئی حضرات سے وہ عاصم احول سے وہ حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے اور وہ سلیمان بن عامر اور ابن عون سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سے ام رائح بنت صلیع، سلمان بن عامر کے حوالے سے روایت کرتی ہیں۔ رباب، رائح کی والدہ ہیں۔

٦٠٣ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن عاصم الاحول ح وثنا هناد نا ابومعاوية عن عاصم الاحول ح وثنا قتيبة قال انبانا سفيان بن عيينه عن عاصم الاحول عن حفصة بنت سيرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ

۶۰۳۔ حضرت سلیمان بن عامر الضبیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے۔ یہ بہترین (پاکیزہ) غذا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٠٤۔ حدثنا محمد بن رافع نا عبدالرزاق نا جعفر بن سلیمان عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَاوَاتٍ مِنْ مَّآءٍ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز عیدالفطر سے پہلے چند کھجوں، خشک کھجوروں یا پانی کے چند گھونٹ سے افطار کیا کرتے تھے۔

باب ٤٧٥ ۔مَاجَآءَ اَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

باب ۴۷۵۔ عیدالفطر اس دن ہوتی ہے جس دن سب افطار کریں اور عیدالاضحیٰ اس دن ہوتی ہے جس دن سب قربانی کریں۔

٦٠٥۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ابراهیم بن المنذرنا اسحق بن جعفر بن محمد قال حدثنی عبدالله بن جعفر عن عثمان بن محمد عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

۶۰۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان اس دن ہے جس دن تم سب روزے رکھو عیدالفطر اس روز جب تم سب افطار کرو اور عیدالاضحیٰ اس دن جس دن تم سب عیدالاضحیٰ مناؤ یعنی قربانی کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء اس کی یہ تفسیر کرتے ہیں کہ رمضان اور عیدین میں جماعت فرض ہے اور سب لوگوں کا اس کے لیے اہتمام کرنا ضروری ہے۔

توضیح: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب شرعی ثبوت کے بعد روزہ رکھ لیا یا عید منالی تو خواہ مخواہ شکوک و اوہام میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس سے چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کی وجہ سے پھیلائے جانے والے وسوسوں کی نفی مقصود ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ٤٧٦ ۔ مَاجَآءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَ اَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ

باب ۴۷۶۔ دن کے اختتام اور رات کے شروع ہونے سے پہلے روزہ افطار کیا جائے۔

٦٠٦۔ حدثنا هارون بن اسحق الهمدانی نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عاصم بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ

۶۰۶۔ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب دن ختم ہونے اور رات شروع ہونے کو ہو اور سورج غروب ہو جائے تو افطار کرو۔

اس باب میں ابن ابی اوفیؓ اور ابو سعید سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤٧٧ ۔ مَاجَآءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

باب ۴۷۷۔ افطار میں جلدی کرنا۔

٦٠٧۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی عن

۶۰۷۔ حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

سفیان عن ابی حازم ح واخبرنا ابومصعب قرأة عن مالك بن انس عن اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر سے رہیں گے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء صحابہ وغیرہ اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ جلدی روزہ کھولنا مستحب ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

٦٠٨۔ حدثنا اسحٰق بن موسى الانصارى نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعى عن قرة عن الزهرى عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا

۶۰۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے۔ جو افطار میں تعجیل کرتا ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابو عاصم اور ابو مغیرہ سے اور وہ اوزاعی سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٦٠٩۔ حدثنا هنادنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة بن عُمَيْر عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى

۶۰۹۔ ابو عطیہ کہتے ہیں: میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے ام المؤمنین آپ ﷺ کے دو صحابی ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک افطار بھی جلدی کرتے ہیں اور نماز میں بھی تعجیل ہی کرتے ہیں جبکہ دوسرے افطار اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ عائشہؓ نے فرمایا: افطار اور نماز میں کون جلدی کرتا ہے؟ ہم نے کہا: عبداللہ بن مسعود حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے یعنی تعجیل کیا کرتے تھے۔ جو صحابی تاخیر کرتے تھے وہ ابوموسیٰ ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عطیہ کا نام مالک بن ابو عامر ہمدانی ہے۔ انہیں مالک بن عامر ہمدانی بھی کہتے ہیں۔

باب ٤٧٨۔ مَاجَآءَ فِیْ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ

باب ۴۷۸۔ سحری میں تاخیر کرنا۔

٦١٠۔ حدثنا يحيى بن موسى نا ابوداؤد الطيالسى نا هشام الداستوائى عن قتادة عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً

۶۱۰۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں: ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سحری کی اور پھر فجر کی نماز کے لیے چل دیئے راوی نے پوچھا کھانے اور نماز میں کتنا وقفہ ہوگا۔ حضرت زیدؓ نے فرمایا: پچاس آیتیں پڑھنے کا۔

ہناد، وکیع سے اور وہ ہشام سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس میں ''قرأت'' لفظ زیادہ ہے۔ اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں زیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے کہ سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

باب ٤٧٩ ـ مَاجَآءَ فِیْ بَیَانِ الْفَجْرِ

باب ۴۷۹۔ صبح صادق کی تحقیق۔

٦١١ ـ حدثنا هنادنا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبدالله بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ طَلْقُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَهِیْدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَعْتَرِضَ لَکُمُ الْاَحْمَرُ

۶۱۱۔ قیس بن طلق بن علی، ابوطلق سے نقل کرتے ہیں، کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کی شب میں کھاؤ پیو اور چڑھتی ہوئی روشنی تمہیں گھبراہٹ میں مبتلا نہ کرے چنانچہ اس پر کھانا پینا نہ چھوڑو، یہاں تک کہ شفق احمر (صبح صادق) ظاہر ہو جائے۔

اس باب میں عدی بن حاتمؓ، ابوذرؓ، اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ شفق احمر کے ظاہر ہونے تک روزہ دار کے لیے کھانا پینا جائز ہے۔ یہ اکثر علماء کا قول ہے۔

٦١٢ ـ حدثنا هناد ویوسف بن عیسی قالا نا وکیع عن ابی هلال عن سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعَنَّکُمْ مِنْ سَحُوْرِکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْلُ وَلٰکِنَّ الْفَجْرَالْمُسْتَطِیْرُ فِی الْاُفُقِ

۶۱۲۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھانے سے بلال کی اذان اور لمبی فجر یعنی صبح کاذب کی وجہ سے باز نہ آؤ ہاں البتہ پھیلتی ہوئی فجر یعنی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر کھانا پینا ترک کر دو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤٨٠ ـ مَاجَآءَ فِی التَّشْدِیْدِ فِی الْغِیْبَةِ لِلصَّائِمِ

باب ۴۸۰۔ روزہ دار کے لیے غیبت کرنے پر وعید۔

٦١٣ ـ حدثنا ابوموسی محمد بن المثنّٰی نا عثمان بن عمر قال وثنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ

۶۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹی باتیں اور ان پر عمل کرنا نہ ترک کرے، اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤٨١ ـ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ السَّحُوْرِ

باب ۴۸۱۔ سحری کھانے کی فضیلت۔

٦١٤ ـ حدثنا قتیبة ناابوعوانة عن قتادة وعبدالعزیز بن صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

۶۱۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اسی میں برکت ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً

اس باب میں ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جابر بن عبداللہ، ابن عباسؓ، عمرو بن عاصؓ، عرباض بن ساریہؓ، عتبہ بن عبداللہؓ اور ابو درداءؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف سحری کا فرق ہے۔ یہ حدیث قتیبہ، لیث سے وہ موسیٰ بن علی سے وہ اپنے والد سے وہ ابو قیس (جو عمرو بن عاص کے مولی ہیں) سے وہ عمرو بن عاص سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل مصر موسیٰ بن علی اور اہل عراق موسیٰ بن علی کہتے ہیں۔ یہ موسیٰ بن علی بن رباح اللخمی ہیں۔

باب ٤٨٢ ـ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

٦١٥ ـ حدثنا قتيبة ثنا عبدالعزيز بن محمد عن جعفربن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَ اِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ

باب ۴۸۲۔ سفر میں روزہ رکھنے کی کراہت

۶۱۵۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو کراع الغمیم "(۱) کے مقام تک روزہ رکھتے رہے۔ لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھتے رہے۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ رکھنا گراں گزر رہا ہے لیکن آپ ﷺ کی اتباع میں روزے رکھ رہے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا۔ لوگ آنحضرت ﷺ کو دیکھ رہے تھے۔ پھر بعض نے افطار کرلیا اور بعض نے مکمل کیا۔ جب یہ خبر آنحضرت ﷺ کو ملی کہ کچھ لوگوں نے پھر بھی روزہ نہیں توڑا تو فرمایا: یہ لوگ نافرمان ہیں۔

اس باب میں کعب بن عاصمؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں جابر کی حدیث حسن ہے اور آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں"۔ علماء کا سفر کے دوران روزہ رکھنے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ یہاں تک کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو دوبارہ رکھنا پڑے گا۔ احمد اور اسحاق بھی سفر میں روزہ نہ رکھنا ہی اختیار کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہی افضل ہے۔ اور اگر نہ رکھے تو بھی بہتر ہے۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور مالک بن انس کا بھی یہی قول ہے۔ شافعی، جابر بن عبداللہؓ کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ برائی اس شخص سے متعلق ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کی رخصت اور اجازت کو قبول نہ کرے لہٰذا وہ شخص جو روزہ رکھنے کو جائز سمجھتا ہو اور اس کی طاقت بھی رکھتا ہو اس کا روزہ رکھنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

باب ٤٨٣ ـ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّفَرِ

٦١٦ ـ حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

باب ۴۸۳۔ سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت

۶۱۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا۔ حمزہ پے در پے روزے رکھا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: چاہو تو روزے رکھو اور چاہو

(۱) کراع الغمیم: ایک مقام کا نام ہے جو مکہ سے تقریباً بتیس میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ عسفان کے کنویں کے پاس ہے۔ (مترجم)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

تو نہ رکھو۔

اس باب میں انس بن مالکؓ، ابوسعیدؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عمرؓ، ابودرداءؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمیؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں عائشہؓ کی حمزہ بن عمرو اسلمی والی حدیث حسن صحیح ہے۔

٦١٧۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نابشربن المفضل عن سعيد بن يزيد ابی سلمه عن اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّآئِمِ صَوْمُهٗ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرُهٗ

۶۱۷۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ رمضان میں سفر کیا کرتے تھے چنانچہ روزہ رکھنے والے یا نہ رکھنے والے کسی کو بھی برا نہیں کہا جاتا تھا۔

٦١٨۔ حدثنا نصر بن علی نا يزيد بن زريع نا الجريری ح ونا سفيان بن وكيع نا عبدالاعلى عن الجريری عن ابی نضرة عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضُعْفًا فَاَفْطَرَ فَحَسَنٌ

۶۱۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے ہم میں سے کچھ روزے دار ہوتے اور کچھ بغیر روزے کے، نہ روزہ دار، بغیر روزے دار پر، اور نہ بے روزہ، روزے دار پر غصے ہوتا۔ ان کے نزدیک یہی تھا کہ جس میں طاقت ہو اور روزہ رکھے وہ بہتر ہے اور جو ضعیف ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤٨٤۔ مَاجَآءَ فِى الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِى الْاِفْطَارِ

باب ۴۸۴۔ لڑنے والوں کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت۔

٦١٩۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن يزيد بن اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِىْ حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَاَفْطَرْنَا فِيْهِمَا

۶۱۹۔ معمر بن حیبہ نے ابن مسیب سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ رمضان میں دو جنگیں لڑیں۔ غزوہ بدر اور غزوہ فتح۔ ان دونوں جنگوں میں ہم نے روزے نہیں رکھے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: ہم عمرؓ کی حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے، ابوسعیدؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ ''آنحضرت ﷺ نے ایک غزوہ میں افطار کا حکم بھی دیا تھا''۔ حضرت عمر بن خطابؓ، سے بھی مروی ہے کہ وہ بھی دشمن سے مقابلے کے وقت افطار کی اجازت دیتے تھے۔ بعض علماء بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ٤٨٥ ۔مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْاِفْطَارِ لِلْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ

٦٢٠ ۔ حدثنا ابو کریب و یوسف بن عیسی قالا نا وکیع نا ابو هلال عن عبداللّٰه بن سَوَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَغَارَتْ عَلَیْنَا خَیْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ یَتَغَدّٰی فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِالصِّیَامِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَالصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِالصِّیَامَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كِلَیْهِمَا اَوْاِحْدٰهُمَا فَیَالَهْفَ نَفْسِیْ اَنْ لَااَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۸۵ ۔حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے افطار کی اجازت۔

۶۲۰ ۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے لشکر نے ہمارے قبیلے پر حملہ کیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کھانا کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب آؤ میں تمہیں روزے کے متعلق بتاؤں (راوی کو شک ہے کہ صوم یا صیام جو صوم (یعنی روزے) کی جمع ہے فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لیے آدھی نماز اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ معاف فرمایا ہے (یہاں بھی راوی کو صوم اور صیام میں شک ہے) اللہ کی قسم آپ ﷺ نے حاملہ اور مرضعہ دونوں کا یا ایک کا ذکر کیا۔ مجھے اپنے اوپر یہ افسوس ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کیوں نہیں کھایا۔

اس باب میں ابوامیہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور انس کعبی کی اس روایت کے علاوہ ہم کوئی حدیث نہیں جانتے۔ بعض علماء اسی حدیث پر عمل پیرا ہیں جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ حائضہ اور مرضعہ دونوں روزہ نہ رکھیں پھر قضاء کریں اور اس کے ساتھ ہی صدقہ فطر کے برابر فقیروں کو ہر روزے کے بدلے میں کھانا بھی کھلائیں۔ سفیان ثوری، مالک، شافعی اور احمد اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ افطار کریں اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں قضا نہ کریں۔ اور اگر چاہیں تو قضا کرلیں اور اس صورت میں کھانا کھلانا ضروری نہیں۔ اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

باب ٤٨٦ ۔ مَاجَآءَ فِی الصَّوْمِ عَنِ الْمَیِّتِ

٦٢١ ۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا ابوخالد الاحمر عن الاعمش عن سلمة بن کهیل ومسلم البطین عن سعید بن جبیر وعطاء وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِیْ مَاتَتْ وَعَلَیْهَا صَوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ اَرَاَیْتِ لَوْكَانَ عَلٰی اُخْتِكِ دَیْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِیْنَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

باب ۴۸۶ ۔میت کی طرف سے روزہ رکھنا۔

۶۲۱ ۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ایک عورت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس کے متواتر دو مہینے کے روزے چھوٹ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ کہنے لگی ہاں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق ادائیگی کا اس سے زیادہ مستحق ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی، ابن عباسؓ کی حدیث کو حسن صحیح کہتے ہیں ابوکریب، ابو خالد احمر سے اور وہ اعمش سے اسی سند سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: ابوخالد کے علاوہ بھی کچھ راوی اعمش سے ابوخالد کی روایت کی مانند بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابومعاویہ اور کئی راوی حضرات یہ حدیث اعمش سے وہ مسلم بطین سے وہ سعید بن جبیرؓ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سلمہ بن کہیل، عطاء اور مجاہد کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ٤٨٧ ـ مَاجَآءَ فِي الْكَفَّارَةِ

باب ۴۸۷۔ روزے کا کفارہ۔

٦٢٢ ـ حدثنا قتيبة نا عبثر عن اشعث عن محمد عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا

۶۲۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہوں تو اس کے بدلے ہر روزے کے مقابلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عمرؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے اور صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عمرؓ پر موقوف ہے اور انہی کا قول ہے۔ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر نذر کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے روزے رکھے جائیں اور اگر رمضان کے ہوں تو مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے جب کہ مالک شافعی اور سفیان کا قول یہ ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے، اشعث، سوار کے بیٹے ہیں اور محمد: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہیں۔

باب ٤٨٨ ـ مَاجَآءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

باب ۴۸۸۔ روزے میں قے آنا۔

٦٢٣ ـ حدثنا محمد بن عبيد المحاربي نا عبدالرحمٰن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن عطاء بُنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَّا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ

۶۲۳۔ حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حجامت، قے اور احتلام۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن زید بن اسلم، عبدالعزیز بن محمد اور کئی راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً روایت کی ہے اور ابو سعید کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ میں نے ابوداؤد سنجری سے سنا کہ انہوں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا؟ فرمایا: ان کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام بخاری علی بن عبداللہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

باب ٤٨٩ ـ مَاجَآءَ فِيْمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا

باب ۴۸۹۔ روزے میں عمداً قے کرنا۔

٦٢٤ ـ حدثنا علی بن حجر نا عيسى بن يونس عن هشام بن حسان عن ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَآءٌ وَمَنِ اسْتَقَآءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ

۶۲۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جسے خود بخود قے ہو جائے اس پر قضا واجب نہیں البتہ اگر کوئی عمداً قے کرے تو اس پر قضا واجب ہے۔

اس باب میں ابو درداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ہشام کی ابن سیرین اور ان کی ابو ہریرہؓ سے روایت کے متعلق عیسیٰ بن یونس کی حدیث کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام بخاری کہتے ہیں یہ محفوظ نہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں۔ ابو درداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ نفلی روزے سے تھے کہ آپ ﷺ

[illegible] آپ ﷺ نے ضعف محسوس کیا اور روزہ کھول لیا"۔ بعض احادیث میں اس کی یہ تفسیر بھی موجود ہے یعنی آپ ﷺ نے خود روزہ کھول لیا تھا نہ کہ روزہ ٹوٹ گیا تھا۔ علماء کے نزدیک عمل حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث پر ہی ہے کہ اگر کسی روزہ دار کو خود بخود قے ہوجائے تو اس پر قضاء واجب نہیں البتہ اگر عمداً قے کرے گا تو قضاء کرنی ہوگی۔ شافعی، سفیان ثوری، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ٤٩٠ ـ مَاجَآءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

باب ۴۹۰۔ روزے میں بھول کر کھانا پینا۔

٦٢٥ ـ حدثنا ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن حجاج عن قتادة عن ابنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ

۶۲۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص روزے میں بھول کر کچھ کھا پی لے، تو روزہ نہ توڑے۔ اس نے جو کچھ کھایا پیا وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق تھا۔

ابوسعید، ابوامامہ سے وہ عوف سے وہ سیرین اور خلاس سے یہ دونوں ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں ابوسعید اور ام اسحٰق غنویہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان، شافعی، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں جب کہ اسحاق کا کہنا ہے کہ بھولے سے کچھ کھا پی لینے پر بھی قضا کرنا ہوگی لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے۔

باب ٤٩١ ـ مَاجَآءَ فِي الْاِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

باب ۴۹۱۔ قصداً روزہ توڑنا۔

٦٢٦ ـ حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد وعبدالرحمٰن بن مهدى قالا نا سفيان عن حبيب بن ابى ثابت نا ابو المطوس عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ

۶۲۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں بغیر عذر یا مرض کے روزہ افطار کرلیا (توڑ دیا) وہ اگر ساری عمر بھی روزہ رکھے تو اس ایک روزے کے برابر ثواب حاصل نہیں کرسکتا۔

امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام بخاری کہتے تھے ابوالمطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میں ان کی اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا۔

باب ٤٩٢ ـ مَاجَآءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ

باب ۴۹۲۔ رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ۔

٦٢٧ ـ حدثنا نصر بن على الجهضمى وابوعمار المعنى واحد واللفظ لفظ ابى عمارة قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا

۶۲۷۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا: آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رمضان میں روزے کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کرلی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عرض کیا نہیں فرمایا: کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: کیا ساٹھ مسکینوں

قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرُمِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا پھر آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ (عرق بہت بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اسے صدقہ کر دو۔ اس شخص نے کہا مدینہ کے لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں ہوگا۔ اس پر آپ ﷺ اس طرح ہنسے کہ آپ ﷺ کی کچلیاں مبارک نظر آنے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے اپنے اہل وعیال کو کھلا دو۔

اس باب میں ابن عمرؓ، عائشہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ جو شخص جماع سے روزہ توڑ دے اور جو شخص کھانے پینے سے روزہ توڑے۔ ان کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں اور جماع اور کھانے پینے میں کوئی فرق نہیں۔ یہ اسحاق، سفیان ثوری اور ابن مبارک کا قول ہے جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ اس پر صرف قضاء ہے کفارہ نہیں۔ اس لیے کہ صرف جماع ہی پر آپ ﷺ سے کفارہ ادا کرنے کا حکم مروی ہے کھانے پینے میں نہیں۔ چنانچہ ان علماء کا موقف یہ ہے کہ کھانے پینے اور جماع میں کوئی مشابہت نہیں لہٰذا ان دونوں کا حکم بھی ایک نہیں ہوسکتا یہ شافعی اور احمد کا قول ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں اس حدیث میں اس شخص کو وہ کھجوریں اپنے اہل وعیال کو کھلانے میں کئی احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جس میں قدرت ہو۔ اور اس شخص میں اس کی قدرت نہیں تھی پھر جب وہ ٹوکرا آپ ﷺ نے اس کو دیا تو اس نے عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ محتاج بھی کوئی نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ یہ حکم اسی لیے تھا کہ کفارے کا وجوب اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس کے پاس حاجت سے زیادہ مال ہو۔ امام شافعی اس مسئلے میں یہ مذہب اختیار کرتے ہیں کہ ایسے شخص پر کفارہ فرض رہے گا۔ جب اس میں قدرت ہوگی ادا کرے گا۔

باب ۴۹۳ ۔ مَاجَآءَ فِی السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب ۴۹۳۔ روزے میں مسواک کرنا۔

۶۲۸ ۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن عاصم بن عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِبْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ

۶۲۸۔ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو ان گنت مرتبہ روزے میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ روزے میں مسواک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن بعض علماء روزہ دار کے لیے ہر گیلی لکڑی کی مسواک کو مکروہ کہتے ہیں جب کہ بعض علماء دن کے آخری حصے میں مسواک کو مکروہ کہتے ہیں اسحاق اور احمد کا بھی یہی قول ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک دن کے کسی بھی حصے میں مسواک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۴۹۴ ۔ مَاجَآءَ فِی الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

باب ۴۹۴۔ روزے میں سرمہ لگانا۔

۶۲۹ ۔ حدثنا عبدالاعلی بن واصل نا الحسن بن

۶۲۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کے

عطیة نا اَبُوعَاتِکَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَکَتْ عَیْنِیْ اَفَاَکْتَحِلُ وَ اَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ

پاس آیا اور عرض کیا کہ میری آنکھیں خراب ہوگئی ہیں کیا میں روزے میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

اس باب میں حضرت ابو رافع ﷺ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں: انس ﷺ کی حدیث کی سند قوی نہیں اس باب میں آنحضرت ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں۔ علماء کا روزے میں سُرمہ لگانے میں اختلاف ہے بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں جن میں سفیان، ابن مبارک، احمد اور اسحاق بھی شامل ہیں جبکہ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔

باب ٤٩٥ ۔ مَاجَآءَ فِی الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب ۴۹۵۔ روزے میں بوسہ لینا۔

٦٣٠ ۔ حدثنا هنادنا وقتیبة قالا نا ابوالاحوص عن زیاد بن علاقة عن عمروبن مَیْمُوْنَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ فِیْ شَهْرِ الصَّوْمِ

۶۳۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے مہینے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

اس باب میں حضرت عمر بن خطابؓ، حفصہؓ، ابوسعیدؓ، ام سلمہؓ، ابن عباسؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا روزے میں بوسہ لینے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس کی صرف بوڑھے شخص کے لیے اجازت دی ہے جوان کے لیے نہیں۔ اس لیے کہ ایسا نہ ہو کہ جوان جذبات میں آکر اپنے روزے سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے۔ جب کہ مباشرت (یعنی بوس وکنار اور ساتھ لیٹنے) کے معاملے میں یہ حضرات اس سے بھی سخت ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس سے روزے کے اجر میں تو کمی آجاتی ہے لیکن روزہ ٹوٹتا نہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک اگر روزہ دار کو اپنے نفس پر قدرت ہو تو اس کے لیے بوسہ لینا جائز ہے ورنہ نہیں تاکہ اس کا روزہ محفوظ رہے یہ سفیان ثوری اور شافعی کا قول ہے۔

باب ٤٩٦ ۔ مَاجَآءَ فِیْ مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

باب ۴۹۶۔ روزے میں بوس وکنار کرنا۔

٦٣١ ۔ حدثنا ابن ابی عمر نا وکیع نا اسرائیل عن ابی اسحق عن اَبِیْ مَیْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُبَاشِرُنِیْ وَهُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِهٖ

۶۳۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں مجھ سے مباشرت کرتے تھے اور وہ سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھتے تھے۔

٦٣٢ ۔ حدثنا هنادنا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة وَالْاَسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاَرْبِهٖ

۶۳۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ بھی لیتے اور مباشرت بھی کرتے۔ لیکن آپ ﷺ شہوت پر سب سے زیادہ قدرت رکھنے والے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

باب ٤٩٧ ۔ مَاجَآءَ لَا صِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یَعْزِمْ مِنَ اللَّیْلِ

باب ۴۹۷۔ جو شخص رات سے نیت نہ کرے اس کا روزہ درست نہیں۔

٦٣٣ ۔ حدثنا اسحق بن منصور نا ابن ابی مریم نا یحیی بن ایوب عن عبدالله بن ابی بکر عن ابن شهاب عن سالم بن عبدالله عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَفْصَةَ

۶۳۳۔ حضرت حفصہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے۔ اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَجْمَعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ

امام ترمذی کہتے ہیں: حفصہؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے یہ نافع سے بواسطہ ابن عمرؓ انہی کا قول مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ اس حدیث کا بعض علماء کے نزدیک معنی یہ ہے کہ جو شخص رمضان، قضاء رمضان یا نذر وغیرہ کے روزے کی نیت اگر صبح صادق سے پہلے نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ ہاں البتہ نفلی روزوں میں صبح بھی نیت کی جا سکتی ہے۔ یہ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ۴۹۸ ـ مَاجَآءَ فِيْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

۶۳۴ ـ حدثنا قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن ابن اُمِّ هَانِيٍ عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَآءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ

باب ۴۹۸۔ نفل روزہ توڑنا۔

۶۳۴۔ حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی پینے والی چیز پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے اس سے پیا پھر مجھے دیا میں نے بھی پیا۔ پھر میں نے عرض کیا مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے میرے لیے استغفار کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا گناہ ہوا؟ میں نے کہا: میں روزے سے تھی اور روزہ ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے قضاء روزہ رکھا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اس باب میں ابوسعیدؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں کلام ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص نفلی روزہ توڑ دے تو اس پر قضاء واجب نہیں۔ ہاں اگر وہ چاہے کہ رکھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

۶۳۵ ـ حدثنا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ اَحَدُبَنِيْ اُمِّ هَانِيءٍ حَدَّثَنِيْ فَلَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهٗ جَعْدَةُ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِيءٍ حَدَّثَهٗ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَآءَ صَامَ وَاِنْ شَآءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِيءٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ

۶۳۵۔ محمود بن غیلان، ابوداؤد سے وہ شعبہ سے اور وہ سماک بن حرب سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ام ہانی کی اولاد میں سے کسی سے یہ حدیث سنی اور پھر ان میں سے افضل ترین شخص جعدہ سے ملاقات کی۔ ام ہانی ان کی دادی ہیں چنانچہ وہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کے لیے طلب کیا اور پیا۔ پھر ام ہانی کو دیا تو انہوں نے بھی پیا۔ پھر کہا یا رسول اللہ! میں تو روزے سے تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہوتا ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کر لے، شعبہ نے کہا کیا تم نے خود یہ ام ہانی سے سنا تو کہنے لگے نہیں۔ مجھے یہ واقعہ میرے گھر والوں اور ابوصالح نے سنایا۔

حماد بن سلمہ یہ حدیث سماک سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ام ہانی کے نواسے ہارون اپنی نانی، ام ہانی سے روایت کرتے ہیں۔ اور شعبہ کی روایت احسن ہے۔ محمود بن غیلان، ابوداؤد کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے ''امین نفسہ'' کے الفاظ محمود کے علاوہ دوسرے راوی ابوداؤد ہی سے ''امیر نفسہ'' یا ''امین نفسہ'' کے الفاظ نقل کرتے ہیں (یعنی راوی کا شک) اسی طرح کئی طرق سے شعبہ سے راوی کا یہی شک مروی ہے کہ ''امیر نفسہ'' یا ''امین نفسہ''

٦٣٦ـ حدثنا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّيْ صَائِمٌ

۶۳۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا: کھانے کے لیے کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: میں روزے سے ہوں۔

٦٣٧ـ حدثنا محمود بن غيلان نا بشربن السرى عن سفيان عن طلحة بن يحيى عن عائشة بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَآءٌ فَأَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ إِنِّيْ صَائِمٌ قَالت فَاَتَانِيْ يَوْمًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا إِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ

۶۳۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آنحضرت ﷺ جب دن میں میرے یہاں آتے تو پوچھتے کچھ کھانے کو ہے؟ اگر میں کہتی کہ نہیں تو آپ ﷺ فرماتے: میں روزے سے ہوں۔ چنانچہ ایک مرتبہ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: آج ہمارے ہاں کھانا ہدیے کے طور پر آیا ہے آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: حیس ہے۔ فرمایا: میں نے تو صبح روزے کی نیت کر لی تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے اسے کھایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ٤٩٩ـ مَاجَآءَ فِيْ إِيْجَابِ الْقَضَآءِ عَلَيْهِ

باب ۴۹۹۔ نفل روزے کی قضاء واجب ہے۔

٦٣٨ـ حدثنا احمد بن منيع نا كثير بن هشام نا جعفر بن برقان عن الزهرى عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِيْ إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتِ ابْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ

۶۳۸۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور حفصہؓ روزے سے تھیں کہ ہمیں کھانا پیش کیا گیا۔ ہمارا جی چاہا کہ کھالیں چنانچہ ہم نے اس میں سے کچھ کھالیا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو حفصہؓ آپ ﷺ سے پوچھنے میں مجھ سے سبقت لے گئیں کیوں کہ وہ تو باپ کی بیٹی تھیں (یعنی یہ عمرؓ کی بیٹی تھیں اور انہی کی طرح ہوشیار تھیں) حفصہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم دونوں روزے سے تھیں کہ کھانا آ گیا اور اسے دیکھ کر ہمارا کھانے کو جی چاہا۔ چنانچہ ہم نے اس میں سے کھالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس روزے کے بدلے کسی دوسرے دن اس کی قضا میں روزہ رکھو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: صالح بن ابواخضر اور محمد بن ابوحفصہ بھی یہ حدیث زہری سے وہ عروہؓ سے اور وہ عائشہؓ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس، معمر، عبیداللہ بن عمر، زیاد بن سعد اور کئی حفاظ حدیث زہری سے، بحوالہ عائشہؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ حضرات اپنی روایت میں عروہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث اصح ہے۔ اس لیے کہ ابن جریج نے زہری سے پوچھا کہ کیا آپ سے عروہؓ نے عائشہؓ کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کی ہے؟ تو کہنے لگے میں نے اس کے متعلق عروہ سے کوئی چیز نہیں سنی۔ ہاں البتہ سلیمان بن عبدالملک کے دور خلافت میں ایسے کئی لوگوں سے یہ حدیث سنی جنہوں نے ایسے حضرات سے سنی تھی جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے خود سنی تھی۔ ہمیں یہ بات عیسیٰ بن یزید بغدادی نے عبادہ کے اور انہوں نے ابن جریج کے حوالے سے بتائی۔ علماء صحابہ اور دیگر علماء کی ایک جماعت اسی حدیث پر عمل پیرا ہے۔ ان کے نزدیک نفلی روزہ توڑنے پر قضا واجب ہے یہ مالک بن انسؒ کا بھی قول ہے۔

باب ۵۰۰ - مَاجَآءَ فِیُ وِصَالِ شَعُبَانَ بِرَمَضَانَ

باب ۵۰۰۔ شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھنا۔

۶۳۹ - حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی عن سفیان عن منصور عن سالم بن الجعد عن اَبِیُ سَلَمَةَ عَنُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتُ مَارَاَیُتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ یَصُوُمُ شَهُرَیُنِ مُتَتَابِعَیُنِ اِلَّا شَعُبَانَ وَرَمَضَانَ

۶۳۹۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کو رمضان اور شعبان کے علاوہ دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت ام سلمہؓ کی حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث ابوسلمہ سے بھی حضرت عائشہؓ کے واسطے سے مروی ہے کہ "میں نے آنحضرت ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ اس ماہ کے اکثر ایام میں روزے رکھتے بلکہ پورے مہینے میں ہی روزے رکھتے تھے"۔ یہ حدیث ہم نے ہناد سے ان سے عبدہ نے ان سے محمد بن عمرو نے ان سے ابوسلمہؓ نے ان سے عائشہؓ نے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے۔ سالم بن ابوالنضر اور کئی راوی بھی ابوسلمہؓ سے بحوالہ عائشہؓ محمد بن عمرو کی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابن مبارک سے اس حدیث کے متعلق مروی ہے کہ: اگر کوئی مہینے کے اکثر ایام میں روزے رکھے تو اس کے متعلق یہ کہا جانا کہ اس نے پورے ماہ کے روزے رکھے۔ قاعدے کے مطابق جائز ہے چنانچہ کہا جاتا ہے فلاں نے پوری رات نماز پڑھی حالانکہ اس نے اس دوران ممکن ہے کہ کھانا بھی کھایا ہو اور دوسرے کام بھی کیے ہوں۔ ابن مبارک کے نزدیک ام سلمہؓ اور عائشہ کی حدیث دونوں ایک ہی ہیں اور اس سے مراد یہی ہے کہ مہینے کے اکثر ایام میں روزہ رکھتے تھے۔

باب ۵۰۱ - مَاجَآءَ فِیُ کَرَاهِیَةِ الصَّوُمِ فِی النِّصُفِ الُبَاقِیُ مِنُ شَعُبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

باب ۵۰۱۔ رمضان کی تعظیم کے لیے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے۔

۶۴۰ - حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنُ اَبِیُهِ عَنُ اَبِیُ هُرَیُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِیَ نِصُفٌ مِّنُ شَعُبَانَ فَلَا تَصُوُمُوا

۶۴۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزے نہ رکھا کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے اس سند اور ان الفاظ ہی سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزے نہیں رکھ رہا تھا پھر جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ گئے تو روزے رکھنا شروع کر دیئے۔ (یعنی یہ نہی ایسے شخص کے متعلق ہے) حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی اسی طرح کا قول مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رمضان سے پہلے اس کے استقبال کے لیے کوئی شخص روزے نہ رکھے بجز اس کے کہ ایسا اتفاق ہو جائے کہ وہ دن ایسے ہوں جن میں وہ ہمیشہ سے روزے رکھتا آیا ہے۔ چنانچہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ کراہت اس شخص کے لیے ہے۔ جو رمضان کی تعظیم و استقبال کی نیت سے شعبان کے دوسرے پندرھواڑے میں روزے رکھے۔

توضیح: کراہت کا یہ حکم صرف اس صورت میں ہے کہ کوئی شخص شعبان کے آخری دنوں میں روزے رکھنے شروع کرے اور مہینے کے شروع سے نہ رکھ رہا ہو۔ پھر یہ نہ قضاء کے روزے ہوں اور نہ ان دنوں روزہ رکھنے کی اس کی عادت ہو۔ مزید یہ کہ یہ کراہت بھی بندوں پر شفقت کی وجہ سے ہے تاکہ رمضان میں ضعف کا خطرہ نہ رہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۵۰۲۔ مَاجَآءَ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

۶٤۱۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا الحجاج بن ارطاة عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى سَمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ

باب ۵۰۲۔ شب برات کے متعلق۔

۶۴۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے آنحضرت ﷺ کو موجود نہ پایا تو نکلی اور تلاش کیا۔ آپ ﷺ بقیع میں تھے۔ فرمانے لگے، کیا تم ڈر رہی تھیں کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم نہ کریں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سمجھی شاید آپ کسی دوسری بیوی کے ہاں گئے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو دنیا کے آسمان پر اترتے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔

اس باب میں ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ہم حضرت عائشہؓ کی حدیث کو حجاج کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یحییٰ بن کثیر نے عروہ سے اور حجاج نے یحییٰ بن کثیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

باب ۵۰۳۔ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

۶٤۲۔ حدثنا قتیبة نا ابو عوانة عن ابی بشر عن حمید بن عبدالرحمٰن الْحِمْيَرِيْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ

باب ۵۰۳۔ محرم کے روزے

۶۴۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

٦٤٣۔ حدثنا علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبدالرحمٰن بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ اَیُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهٗ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَّسْاَلُ عَنْ هٰذَا اِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهٗ یَسْاَلُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعِدٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُاللّٰهِ فِیْهِ یَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِیْهِ عَلٰی قَوْمٍ وَیَتُوْبُ فِیْهِ یَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِیْهِ عَلٰی قَوْمٍ وَیَتُوْبُ فِیْهِ عَلٰی قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ

۶۴۳۔ نعمان بن سعد حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی شخص نے ان سے پوچھا کہ رمضان کے علاوہ کون سے مہینے میں روزے رکھنے کا حکم ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے ایک شخص کے علاوہ کسی کو آنحضرت ﷺ سے یہ سوال کرتے ہوئے نہیں سنا۔ میں اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے رمضان کے علاوہ کون سے مہینے میں روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر رمضان کے بعد روزے رکھنا ہی ہیں تو محرم میں رکھا کرو یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اس میں ایک دن ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس روز ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی۔ اور اسی میں دوسری قوم پر بھی دوبارہ فضل و کرم فرمائے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ٥٠٤۔ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۵۰۴۔ جمعہ کو روزہ رکھنا۔

٦٤٤۔ حدثنا القاسم بن دینار نا عبیداللّٰه بن موسٰی وطلق بن غنام عن شیبان عن عاصم عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۶۴۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین روز روزے رکھتے اور جمعے کے دن بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ روزے سے نہ ہوں۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی عبداللہؓ کی حدیث کو حسن غریب کہتے ہیں۔ علماء کی ایک جماعت جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مستحب کہتی ہے۔ ان کے نزدیک جمعہ کا روزہ اس صورت میں رکھنا کہ اس سے پہلے اور بعد کوئی روزہ نہ رکھے مکروہ ہے۔

باب٥٠٥۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ صَوْمِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهٗ

باب ۵۰۵۔ صرف جمعے کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

٦٤٥۔ حدثنا هناد نا ابومعاویة عن الاعمش عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ اَحَدُكُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَهٗ

۶۴۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص صرف جمعے کا روزہ نہ رکھے بلکہ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی ایک روزہ رکھے۔

اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، جنادہ ازدیؓ، جویریہؓ، انسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ صرف جمعے کے دن روزہ رکھنا اور اس کے ساتھ دوسرا روزہ نہ ملانا مکروہ ہے احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ٥٠٦ ـ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ السَّبْتِ

٦٤٦ ـ حدثنا حمید بن مسعدة نا سفیان بن حبیب عن ثور بن یزید عن خالد بن مَعْدَان عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِیْ مَا افْتَرَضَ عَلَیْکُمْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا لِحَآءَ عِنَبَةٍ اَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْیَمْضَغْهُ

باب ۵۰۶ ۔ ہفتے کے دن روزہ رکھنا۔

۶۴۶ ۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ اپنی بہن سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہفتے کے دن فرض روزوں کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھا کرو۔ بلکہ اگر کسی کے پاس اس روز کھانے کو کچھ نہ ہوتو انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی بھی چبا کر روزہ توڑے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ ہفتے کے دن کو روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

باب ٥٠٧ ـ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ

٦٤٧ ـ حدثنا ابوحفص عمرو بن علی الفلاس نا عبداللّٰه بن داؤد عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن رَبِیْعَةَ الْجُرَشِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ

باب ۵۰۷ ۔ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا۔

۶۴۷ ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پیر اور جمعرات کو خاص طور پر روزہ رکھا کرتے تھے۔

اس باب میں حضرت حفصہؓ، ابوقتادہؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کے نزدیک حدیث عائشہؓ اس سند سے حسن ہے۔

٦٤٨ ـ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد ومعاویة بن هشام قالا ناسفیان عن منصور عن خَیْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَیْنَ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخِرِ الثَّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ

۶۴۸ ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ماہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کو اور دوسرے ماہ میں منگل، بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی بھی یہ حدیث سفیان سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

٦٤٩ ـ حدثنا محمد بن یحیی نا ابو عاصم عن محمد بن رفاعة عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ

۶۴۹ ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش کیے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس باب میں یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۵۰۸۔ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ الْاَرْبِعَآءِ وَالْخَمِیْسِ

۶۵۰۔حدثنا الحسین بن محمد الحریری و محمد بن مدویة قال نا عبیداللّٰہ بن موسیٰ نا هارون بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْسُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَآءِ وَخَمِیْسٍ فَاِذًا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ

باب ۵۰۸۔ بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھنا

۶۵۰۔ حضرت عبیداللہ بن مسلم قرشی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے یا کسی شخص نے آپ ﷺ سے پورا سال روزے رکھنے کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ پھر فرمایا: رمضان کے روزے رکھو پھر شوال کے اور اس کے بعد ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ لیا کرو اگر تم نے ایسا کیا تو گویا کہ تم نے تمام سال کے روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا (یعنی مذکورہ ایام کے روزے رکھنے سے پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہے)۔(۱)

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث بعض حضرات ہارون بن سلیمان سے بحوالہ مسلم بن عبیداللہ اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

توضیح: امام ترمذی نے یہاں کئی ابواب میں مختلف دنوں میں روزہ رکھنے کے متعلق احادیث ذکر کی ہیں یہاں یہ مدِنظر رکھنا چاہئے کہ کسی خاص دن کے روزے کے مستحب ہونے کے بارے میں ایک اصولی قاعدہ ہے کہ ہر وہ روزہ جس کے بارے میں کوئی حدیث مروی ہو اور اس میں کفار کی تشبیہ نہ ہو۔ وہ مستحب ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۵۰۹۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ یَوْمَ عَرَفَةَ

۶۵۱۔ حدثنا قتیبة واحمد بن عبدة الضبی قالا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن عبداللّٰہ بن معبد الزِّمَّانِیْ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ

باب ۵۰۹۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت۔

۶۵۱۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پیشتر اور ایک سال بعد کے گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوقتادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء عرفے کے دن عرفات کے علاوہ روزہ رکھنے کو مستحب کہتے ہیں۔

توضیح: عرفے کا دن ذوالحجہ کی نو تا، حج کو کہتے ہیں۔ اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن حجاج کے لیے عرفات میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی عرفات میں روزہ نہیں رکھا۔ ہاں البتہ اگر کسی حاجی کو یقین ہو کہ روزہ رکھنے سے اس میں ضعف نہیں پیدا ہوگا تو اس کے لیے بھی یہ مستحب ہی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۵۱۰۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۶۵۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن عُلَیَّةَ نا

باب ۵۱۰۔ عرفات میں عرفے کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

۶۵۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عرفے کے

(۱) اس سے مراد شوال کے چھ روزے ہیں۔ (مترجم)

ایوب عَنْ عِكْرِمة عنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ

دن روزہ نہیں رکھا۔ چنانچہ ام فضلؓ نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو پی لیا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ام فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ ﷺ نے عرفے کے دن روزہ نہیں رکھا۔ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی اس روز حج میں روزہ نہیں رکھا۔ اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہیں کہ عرفے کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ حاجی دعاؤں وغیرہ کے وقت ضعف محسوس نہ کرے۔ جب کہ بعض علماء نے عرفات میں بھی عرفے کے دن روزہ رکھا ہے۔

۶۵۳۔ حدثنا احمد بن منیع و علی بن حجر قالا نا سفیان عن عیینة واسماعیل بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَ اَنَا لَا اَصُومُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهِ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ۔

۶۵۳۔ ابن ابی نجیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے عرفات میں عرفے کے دن روزہ رکھنے کا حکم پوچھا تو فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا یعنی حج کے دوران۔ چنانچہ میں اس دن روزہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی کو اس کا حکم دیتا یا اس سے منع کرتا ہوں۔

امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے۔ ابو نجیح کا نام یسار ہے۔ انہوں نے ابن عمرؓ سے یہ حدیث سنی ہے یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے کہ ابن نجیح اپنے والد سے وہ ایک شخص سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۵۱۱۔ مَاجَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

باب ۵۱۱۔ عاشورے کے روزے کے متعلق ترغیب۔

۶۵۴۔ حدثنا قتيبة واحمد بن عبدة الضبي قالا نا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن عبدالله بن مَعْبَدَ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اِنِّي اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

۶۵۴۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جو شخص عاشوراء(۱) کے دن روزہ رکھے اس کے گزشتہ سال کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں۔

اس باب میں حضرت علیؓ، محمد بن صیفیؓ، سلمہ بن اکوعؓ، ہند بن اسماءؓ، ابن عباسؓ، ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ، عبداللہ خزاعیؓ عبداللہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن سلمہ سے بھی روایت ہے۔ عبداللہ بن سلمہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ ”آنحضرت ﷺ نے عاشورے کے روزے کی ترغیب دی“۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابوقتادہؓ کی حدیث کے علاوہ کسی روایت میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ عاشورے کا روزہ پورے سال کا کفارہ ہے احمد اور اسحاق ابوقتادہؓ کی حدیث ہی کے قائل ہیں۔

---

(۱) اس سے مراد محرم کی دس تاریخ ہے۔ (مترجم)

توضیح: عاشوراء کے روزے میں مسنون یہ ہے کہ اس سے پہلے یا بعد ایک روزہ ملا کر یہود کے ساتھ اس کی مشابہت ختم کردی جائے کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے فرمایا کہ آئندہ میں صرف عاشوراء کا روزہ نہیں رکھوں گا بلکہ اس کے ساتھ ایک روزہ اور ملاؤں گا۔ لیکن آپ ﷺ اس پر عمل نہ فرما سکے کیوں کہ اس پر عمل سے پہلے ہی آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تھی۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۵۱۲۔ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

باب ۵۱۲۔ عاشوراء کے دن روزہ نہ رکھنے کی اجازت۔

٦٥٥۔ حدثنا هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَآءَ يَوْمٌ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانَ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةُ وَتُرِكَ عَاشُوْرَآءُ فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ

۶۵۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: قریش، رسول اللہ ﷺ سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو انہی کی فرضیت باقی رہ گئی اور عاشوراء کی فرضیت ختم ہوگئی۔ پھر جس نے چاہا رکھ لیا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، قیس بن سعدؓ، جابر بن سمرہؓ ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں علماء کا حضرت عائشہؓ ہی کی حدیث پر عمل ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ ان کے نزدیک عاشوراء کا روزہ واجب نہیں۔ چنانچہ جس کا جی چاہے وہ رکھ لے کیونکہ اس کی بہت فضیلت ہے۔

باب ۵۱۳۔ مَاجَآءَ فِي عَاشُوْرَآءَ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ

باب ۵۱۳۔ عاشوراء کون سا دن ہے۔

٦٥٦۔ حدثنا هناد و ابو كريب قالا نا وكيع عن حاجب بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَيُّ يَوْمٍ اَصُوْمُهُ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ اَهٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

۶۵۶۔ حکم بن اعرج کہتے ہیں۔ میں ابن عباسؓ کے پاس گیا۔ وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے کہا: مجھے عاشوراء کے متعلق بتائیے کہ کون سا دن ہے فرمایا: جب تم محرم کا چاند دیکھو تو دن گننا شروع کر دو اور نویں دن روزہ رکھو۔ میں نے کہا: کیا آنحضرت ﷺ بھی اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔

٦٥٧۔ حدثنا قتيبة نا عبدالوارث بن يونس عن الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَآءَ يَوْمِ الْعَاشِرِ

۶۵۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عاشوراء کا روزہ دس محرم کو رکھنے کا حکم دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کا عاشورے کے دن میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں، کہ نو محرم اور بعض دس محرم کو عاشوراء کا دن کہتے ہیں ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ ”نویں اور دسویں محرم کو روزہ رکھ کر یہود کی مخالفت کرو۔

باب ۵۱۴۔ مَاجَآءَ فِیُ صِیَامِ الُعَشُرِ

باب ۵۱۴۔ ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا

۶۵۸۔ حدثنا ھناد ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عَنِ الُاَسُوَدِ عَنُ عَائِشَۃَ قَالَتُ مَارَاَیُتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیُہِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِی الُعَشُرِ قَطُّ

۶۵۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ذوالحجہ کے پہلے دس دن میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: کئی حضرات اعمش سے بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں ثوری وغیرہ بھی یہ حدیث منصور سے اور وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزے سے نہیں دیکھا گیا''۔ ابواحوص، منصور سے وہ ابراہیم سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہوئے اسود کا ذکر نہیں کرتے۔ منصور کی روایت میں علماء کا اختلاف ہے جب کہ اعمش کی روایت اصح اور اس کی سند متصل ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: محمد بن ابان، وکیع کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اعمش ابراہیم کی سند کے معاملے میں منصور سے زیادہ احفظ ہیں۔

باب ۵۱۵۔ مَاجَآءَ فِی الُعَمَلِ فِی اَیَّامِ الُعَشُرِ

باب ۵۱۵۔ ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں اعمال صالحہ کی فضیلت۔

۶۵۹۔ حدثنا ھناد ابومعاویۃ عن الاعمش عن مسلم وھو ابن ابی عمران البطین عن سعید بُنِ جُبَیُرٍ عَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیُہِ وَسَلَّمَ مَا مِنُ اَیَّامِ الُعَمَلُ الصَّالِحُ فِیُھِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنُ ھٰذِہِ الُاَیَّامِ الُعَشُرِ فَقَالُوُا یَارَسُوُلَ اللّٰہِ وَلَاالُجِھَادُ فِیُ سَبِیُلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوُلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیُہِ وَسَلَّمَ وَلَا الُجِھَادُ فِیُ سَبِیُلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفُسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمُ یَرُجِعُ مِنُ ذٰلِکَ بِشَیُءٍ

۶۵۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کیے گئے اعمال صالحہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک تمام ایام میں کیے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ان دس ایام کے علاوہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تب بھی انہی ایام کا عمل زیادہ محبوب ہے ہاں البتہ اگر کوئی شخص اپنی جان و مال دونوں چیزیں لے کر جہاد میں نکلا، اور واپسی میں اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ (تو یہ افضل ہے)۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے۔ امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۶۶۰۔ حدثنا ابوبکر بن نافع البصری نا مسعود بن واصل عن نحاس بن فھم عن قتادۃ عن سعید بُنِ الُمُسَیَّبِ عَنُ اَبِیُ ھُرَیُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیُہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنُ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنُ یُّتَعَبَّدَلَہٗ فِیُھَا مِنُ عَشُرِ ذِی الُحِجَّۃِ یَعُدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوُمٍ مِنُھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیُلَۃٍ مِنُھَا بِقِیَامِ لَیُلَۃِ الُقَدُرِ

۶۶۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج کے پہلے عشرے کی عبادت تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ان ایام میں سے ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں اور ایک رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مسعود بن واصل کی نہاس سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو انہیں بھی اس سند کے علاوہ کسی اور طریق کا علم نہیں تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ قتادہ، سعید بن میسب سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث مرسلاً مروی ہے۔

باب ٥١٦ ۔ مَاجَآءَ فِیْ صِیَامِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

٦٦١ ۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویة نا سعد بن سعید عن عُمَرَبْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِیَامُ الدَّهْرِ

باب ۵۱۶۔شوال کے چھ روزوں کے متعلق۔

۶۶۱۔حضرت ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں بھی چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔

اس باب میں حضرت جابرؓ، ابوہریرہؓ اور ثوبانؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں ابوایوبؓ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء اس حدیث کی وجہ سے شوال کے چھ روزوں کو مستحب کہتے ہیں۔ابن مبارک کا کہنا ہے کہ یہ روزے رکھنا ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کی طرح بہتر ہے۔مزید کہتے ہیں کہ بعض روایات میں مروی ہے کہ ان روزوں کو ''رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھے'' لٰہذا یہ روزے شوال کے شروع میں ہی رکھے جانے چاہئیں۔لیکن شوال میں متفرق ایام کے چھ روزے رکھنا بھی جائز ہے۔یعنی ان میں تسلسل ضروری نہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: عبدالعزیز بن محمد، صفوان بن سلیم سے اور وہ سعد بن سعید سے یہ حدیث عمر بن ثابت کے حوالے سے روایت کرتے ہیں وہ ابوایوبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔اس کے علاوہ شعبہ بھی یہ حدیث ورقاء بن عمر سے اور وہ سعد بن سعید سے روایت کرتے ہیں سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں بعض علماء محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

باب ٥١٧ ۔ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

٦٦٢ ۔ حدثنا قتیبة نا ابو عوانة سماك بن حرب عن اَبِی الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ وَصَوْمِ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّ اَنْ اُصَلِّیَ الضُّحٰی

باب ۵۱۷۔ہر ماہ تین روزے رکھنا۔

۶۶۲۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے تین چیزوں کا عہد لیا۔ایک یہ کہ وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں دوسرے یہ کہ ہر مہینے تین دن روزہ رکھوں اور تیسرے یہ کہ چاشت کی نماز پڑھا کروں۔

٦٦٣ ۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت یحیی بن بسام یُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ وَاَرْبَعَ عَشَرَةَ وَخَمْسَ عَشَرَةَ

۶۶۳۔حضرت موسیٰ بن طلحہؓ، ابوذرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! اگر تم مہینے میں تین دن روزہ رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھا کرو۔

اس باب میں ابوقتادہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، قرہ بن ایاس مزنیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوعقربؓ، ابن عباسؓ، قتادہ بن ملحانؓ، عائشہؓ، عثمان بن عاصؓ اور جریرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: ابوذرؓ کی حدیث حسن ہے۔بعض روایات میں ہے کہ ''جو ہر ماہ تین روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے پورا سال روزے رکھے''۔

٦٦٤ ۔ حدثنا هنادنا ابومعاویة عن عاصم الاحول عن اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

۶۶۴۔حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے تین دن روزے رکھنا پورا سال روزے رکھنے کے برابر ہے اس کی تصدیق

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِهٖ "مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا" اَلْيَوْمُ بِعَشَرَةِ اَيَّامٍ

میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں "من جاء بالحسنة فله، عشر امثالها" یعنی جو ایک نیکی کرے گا اس کے لیے دس نیکیوں کا ثواب ہے لہٰذا ایک دن دس دن کے برابر ہوا، اور (تین دن ایک ماہ کے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابوشمر اور ابو تیاح سے وہ عثمان سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا...... الحدیث۔

٦٦٥۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِىْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ

۶۶۵۔ یزید رشک، معاذہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھا کرتے تھے؟ کہنے لگیں: ہاں۔ میں نے کہا کون کون سی تاریخ کو؟ فرمایا: کسی بھی تاریخ کو رکھ لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یزید رشک: یزید ضبعی ہیں یہی یزید بن قاسم اور قسام ہیں۔ رشک اہل بصرہ کی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی قسام کے ہیں (تقسیم کرنے والا)

٦٦٦۔ حدثنا عمران بن موسى القزاز البصرى نا عبدالوارث بن سعيد نا على بن زيد عن سعيد بُنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَّ الصَّوْمُ لِىْ وَ اَنَا اَجْزِىْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰى اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَائِمٌ

۶۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب کہتا ہے کہ ایک نیکی دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیوں تک کے برابر ہے اور روزہ صرف میرے لیے ہے اس کا بدلہ بھی میں ہی دوں گا، روزہ دوزخ کی ڈھال ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم میں کوئی جاہل، کسی روزے دار سے جھگڑنے لگے تو وہ اسے کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ، سعد، کعب بن عجرہ، سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے بشیر بن خصاصیہ کا نام زحم بن معبد ہے خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

٦٦٧۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر العقدى عن هشام بن سعد عن ابى حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعٰى الرَّيَّانُ يُدْعٰى لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهٗ وَمَنْ دَخَلَهٗ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا

۶۶۷۔ حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے۔ اس میں سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا لہٰذا جو روزے دار ہوگا وہ اس میں سے داخل ہوگا اور جو اس میں سے داخل ہو گیا وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٦٦٨۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن سهل بن ابى صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ

۶۶۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری اس وقت جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۵۱۸۔ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ الدَّهْرِ

باب ۵۱۸۔ ہمیشہ روزہ رکھنا۔

٦٦٩۔ حدثنا قتيبة واحمد بن عبدة الضبى قالا نا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن عبداللّٰه بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ

۶۶۹۔ حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ راوی کو شک ہے کہ "**لاصام ولا افطر**" فرمایا، یا "**لم یصم ولم یفطر**" فرمایا۔ (دونوں کے معنی ایک ہی ہیں)۔

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن شخیرؓ، عمران بن حصینؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی حدیث ابوقتادہؓ کو حسن کہتے ہیں علماء کی ایک جماعت ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ کہتی ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے۔ چنانچہ جو شخص ان دنوں میں روزے نہ رکھے وہ کراہت کے حکم سے خارج ہے۔ مالک بن انسؒ سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ احمد اور اسحاق بھی تقریباً یہی کہتے ہیں کہ ان پانچ دنوں کے علاوہ روزہ چھوڑنا واجب نہیں۔ جن میں روزہ رکھنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا: عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق۔

باب ۵۱۹۔ مَاجَآءَ فِیْ سَرْدِ الصَّوْمِ

باب ۵۱۹۔ پے در پے روزے رکھنا۔

٦٧٠۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن نهيد عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا اِلَّا رَمَضَانَ

۶۷۰۔ حضرت عبداللہ بن شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا: جب آپ ﷺ روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپ ﷺ مستقل روزے رکھیں گے۔ پھر جب افطار کرتے سوچنے لگتے کہ اب آپ ﷺ روزے نہیں رکھیں گے نیز آنحضرت ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے مکمل روزے نہیں رکھے۔

اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٧١۔ حدثنا على بن حجر نا اسمٰعيل بن جعفر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ

۶۷۱۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ان سے کسی نے آنحضرت ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا: آپ ﷺ جب کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع کرتے تو ایسے معلوم ہوتا کہ پورا مہینہ روزے رکھیں

حَتّٰی یُرٰی اَنَّهٗ لَا یُرِیْدُ اَنْ یُّفْطِرَ مِنْهُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی یُرٰی اَنَّهٗ لَایُرِیْدُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ مُصَلِّیًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ نَائِمًا

گے اور جب کسی مہینے میں افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس مہینے میں روزے رکھیں گے ہی نہیں۔ پھر اگر تم چاہتے کہ آپ ﷺ کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھو تو دیکھتے کہ نماز پڑھ رہے ہیں اور اگر سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھتے کہ سو رہے ہیں۔ (یعنی ہر مہینے روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے اور اسی طرح ہر رات نماز بھی پڑھتے اور آرام بھی کرتے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٧٢۔ حدثنا هناد نا وكيع عن مسعر وسفيان حبيب بن ابى ثابت عن ابى العباس عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِیْ دَاوٗدَ كَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی

۶۷۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: افضل ترین روزے میرے بھائی داؤد کے تھے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن کے مقابل آتے تو کبھی فرار کا راستہ اختیار نہ کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عباسؓ ایک نابینا شاعر ہیں ان کا نام سائب ابن فروخ ہے بعض علماء کہتے ہیں: افضل ترین روزے یہی ہیں کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شدید ترین روزے ہیں۔

باب ٥٢٠۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الصَّوْمِ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحْرِ

باب ۵۲۰۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت۔

٦٧٣۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن عمرو بن يحيى عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامَیْنِ صِیَامِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ

۶۷۳۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دو دن روزے رکھنے سے منع فرمایا: عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابو سعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عمرو بن یحییٰ: ابن عمارہ بن ابو حسن مازنی مدنی ہیں یہ ثقہ ہیں۔ ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انسؓ روایت کرتے ہیں۔

٦٧٤۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابى الشوارب نا يزيد بن زُرَيع نا معمر عن الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ یَوْمِ نَحْرٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ

۶۷۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے مولیٰ ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطابؓ کو عید الاضحیٰ کے موقع پر دیکھا کہ انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کو ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا۔ جہاں تک عید الفطر کا تعلق ہے۔

الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُ كُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ اَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ

تو آنحضرت ﷺ اس دن روزہ رکھنے سے اس لیے منع فرماتے تھے کہ وہ روزہ کھولنے اور مسلمانوں کی عید کا دن ہے جب کہ عیدالاضحیٰ میں اس لیے کہ تم اپنی قربانی کا گوشت کھاسکو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوعبید کا نام سعد ہے، انہیں مولی عبدالرحمٰن بن ازہر بھی کہا جاتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ازہر: عبدالرحمٰن بن عوف کے چچازاد بھائی ہیں۔

باب ۵۲۱ ـ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب ۵۲۱۔ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی کراہت۔

۶۷۵ ـ حدثنا هنادنا و كيع عن موسى بن على عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ

۶۷۵۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عرفے کا دن، عیدالاضحیٰ کا دن اور ایام تشریق ہم مسلمانوں کے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

اس باب میں حضرت علیؓ، سعدؓ، ابوہریرہؓ، جابرؓ، نبیشہؓ، بشیر بن سحیمؓ، عبداللہ بن حذافہؓ، حمزہ بن عمرو اسلمیؓ، کعب بن مالکؓ، عائشہؓ، عمرو بن عاصؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ایام تشریق میں روزے رکھنا مکروہ ہے لیکن صحابہ کی ایک جماعت اور بعض علماء متمتع کے لیے اگر اس کے پاس قربانی کے لیے کوئی جانور نہ ہو تو روزے رکھنے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں یہ مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اہلِ عراق، موسیٰ بن علی بن رباح اور اہلِ مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں۔ میں نے قتیبہ کو لیث بن سعد کے حوالے سے کہتے ہوئے سنا کہ موسیٰ بن علی کہا کرتے تھے کہ میں اپنے باپ کے نام کی تصغیر کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔

باب ۵۲۲ ـ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ للصَّائم

باب ۵۲۲۔ روزہ دار کے لیے پچھنا لگانا مکروہ ہے۔

۶۷۶ ـ حدثنا محمد بن رافع النيسابورى ومحمود بن غيلان ويحيى بن موسىٰ قالوا نا عبدالرزاق عن معمر عن يحيى بن ابى كثير عن ابراهيم عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

۶۷۶۔ حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے والا اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

اس باب میں حضرت سعدؓ، علیؓ، شداد بن اوسؓ، ثوبانؓ، اسامہ بن زیدؓ، عائشہؓ، معقل بن یسارؓ انہیں معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابوموسیٰؓ اور بلالؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ احمد بن حنبل کے نزدیک اس باب کی اصح حدیث یہی ہے جب کہ علی بن عبداللہ کے بارے میں مذکور ہے۔ کہ ان کے نزدیک ثوبان اور شداد بن اوس کی بھی، علماء صحابہ کی ایک جماعت اور ان کے علاوہ بھی کئی حضرات روزے دار کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتے ہیں یہاں تک کہ بعض صحابہ جیسے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ اور ابن عمرؓ رات کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے اسحاق بن منصور

سے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی پچھنا لگوانے والے روزہ دار کے متعلق قضا کا حکم دیتے ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں حسن بن محمد زعفرانی نے مجھے بتایا کہ شافعی کا کہنا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روزے کی حالت میں پچھنا لگوانا مروی ہے۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا لگانے والے کا بھی اور لگواتے والے کا بھی چنانچہ مجھے علم نہیں کہ ان میں سے کون سی روایت ثابت ہے۔ لہٰذا اگر روزہ دار اس سے اجتناب کرے تو میرے نزدیک بہتر اور اگر پچھنا لگوائے تو میرے خیال میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: امام شافعی کا یہ قول بغداد کا ہے۔ جبکہ مصر آنے کے بعد وہ حجامت (پچھنا لگانے) کی اجازت کی طرف مائل ہو گئے تھے اور ان کے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

باب ۵۲۳۔ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب ۵۲۳۔ روزے کی حالت میں پچھنے لگانے کی اجازت۔

۶۷۷۔ حدثنا بشر بن هلال البصری نا عبدالوارث بن سعید نا ایوب عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

۶۷۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۶۷۸۔ حدثنا ابو موسیٰ محمد بن المثنّٰی نا محمد بن عبداللّٰه الانصاری عن حبیب بن الشهید عن میمون بن مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

۶۷۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگائے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے پچھنے لگانے کی اجازت دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں یہ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ اور شافعیؒ کا قول ہے۔

باب ۵۲۴۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِی الصِّيَامِ

باب ۵۲۴۔ روزوں میں وصال کی کراہت۔

۶۷۹۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا بشر بن المفضل وخالد بن الحارث عن سعید بن ابی عروبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنَّ رَبِّیْ

۶۷۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: روزوں سے وصال(۱) نہ کرو۔ عرض کیا یارسول اللہ! آپ تو وصال ہی کرتے ہیں۔ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

---

(۱) وصال کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص دو دن یا اس سے زیادہ تک افطار نہ کرے۔ (مترجم)

يُطْعِمُنِىْ وَيَسْقِيْنِىْ

اس باب میں علیؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ، جابر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ روزے میں وصال مکروہ ہے۔ عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ وہ وصال کرتے تھے یعنی درمیان میں افطار نہیں کرتے تھے۔

باب ٥٢٥ ـ مَاجَآءَ فِى الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

باب۵۲۵۔ صبح تک حالتِ جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا۔

٦٨٠ ـ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابى بكر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن هشام قَالَ اَخبَرَتْنِىْ عَائِشَةُ وَاُمّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ

۶۸۰۔ ازواجِ مطہرات حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ کو حالتِ جنابت میں صبح ہوجایا کرتی تھی۔ پھر آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان، احمد، شافعی اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض تابعین کا مسلک یہ ہے کہ اگر حالتِ جنابت میں صبح ہوجائے تو روزہ قضا کرے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

باب ٥٢٦ ـ مَاجَآءَ فِىْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

باب۵۲۶۔ روزہ دار کا دعوت قبول کرنا

٦٨١ ـ حدثنا ازهربن مروان البصرى نا محمد بن سواء نا سعيد بن ابى عروبة عن ايوب عن محمد بن سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِى الدُّعَآءَ

۶۸۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے اور اگر روزے سے ہو تو دعا بھی کرے۔

٦٨٢ ـ حدثنا نصر بن على نا سفيان بن عيينة عن ابى الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَائِمٌ

۶۸۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی روزے دار کی دعوت کی جائے تو کہہ دے کہ وہ روزے سے ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں حسن صحیح ہیں۔

باب ٥٢٧ ـ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

باب۵۲۷۔ عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھنا مکروہ ہے۔

٦٨٣ ـ حدثنا نصر بن على نا سفيان بن عيينة عن

۶۸۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی

ابی الزناد عن الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ یَوْمًا مِّنْ غَیْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر ایک نفلی روزہ بھی نہ رکھے۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح اور ابوزناد سے بھی مروی ہے۔ وہ موسیٰ بن ابی عثمان سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۵۲۸ ـ مَاجَآءَ فِیْ تَاْخِیْرِ قَضَآءِ رَمَضَانَ

باب ۵۲۸۔ رمضان کی قضا میں تاخیر

۶۸۴ ـ حدثنا قتیبة نا ابوعوانة عن اسمٰعیل السدی عن عبداللّٰه اَلْبَهِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاکُنْتُ اَقْضِیْ مَایَکُوْنُ عَلَیَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِیْ شَعْبَانَ حَتّٰی تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے شعبان میں قضا رکھا کرتی تھی یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری، ابوسلمہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

باب ۵۲۹ ـ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُکِلَ عِنْدَهٗ

باب ۵۲۹۔ کسی روزہ دار کے سامنے لوگوں کے کھانے پر اس کی فضیلت۔

۶۸۵ ـ حدثنا علی بن حجر نا شریك عن حبیب بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ لَیْلیٰ عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِیْرُ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ

۶۸۵۔ ابولیلیٰ اپنی مولاۃ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا پیا جائے تو فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری، ابوسلمہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶ ـ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبة عن حبیب بن زید قال سمعت مولاة لنا یقال لها لَیْلیٰ تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ عَمَّارَةَ ابْنَةِ کَعْبِ الْاَنْصَارِیَّةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَیْهِ طَعَامًا فَقَالَ کُلِیْ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یَفْرَغُوْا وَرُبَمَا قَالَ حَتّٰی یَشْبَعُوْا

۶۸۶۔ ام عمارہ بنت کعب انصاریہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ ان کے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی کھاؤ۔ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا جائے تو ان کے کھانے سے فارغ ہونے یا فرمایا، ان کے سیر ہوجانے تک فرشتے روزہ دار کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اور شریک کی روایت سے اصح ہے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ حبیب بن زید سے وہ اپنی مولاۃ (لیلیٰ) سے اور وہ ام عمارہ بنت کعب سے اسی کے مثل روایت کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: الخ لیکن اس میں ''حتی یفرغوا'' اور ''یشبعوا'' کا لفظ مذکور نہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں ام عمارہ، حبیب بن زید کی دادی ہیں۔

باب ۵۳۰۔ مَاجَآءَ فِیُ قَضَآءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

باب ۵۳۰۔ حائضہ روزوں کی قضا کرے نماز کی نہیں۔

٦٨٧۔ حدثنا عن علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبيدة عن ابراهيم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَاْمُرُنَا بِقَضَآءِ الصِّيَامِ وَلَا يَاْمُرُنَا بِقَضَآءِ الصَّلٰوةِ

۶۸۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایام حیض سے پاک ہوتیں تو آپ ﷺ ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا کرتے تھے جب کہ نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور معاویہؓ سے بھی بواسطہ عائشہؓ مروی ہے۔ علماء کا اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ حائضہ صرف روزے کی قضا کرے نماز کی نہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عبیدہ: عبیدہ بن معتب ضبی کوفی ہیں ان کی کنیت ابوعبدالکریم ہے۔

باب ۵۳۱۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

باب ۵۳۱۔ روزہ دار کے لیے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔

٦٨٨۔ حدثنا نا عبدالوهاب الوراق و ابو عمار قالا نا يحيى بن سليم قال حدثنى اسمٰعيل بن كثير قال سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

۶۸۸۔ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وضو کا طریقہ بتایئے۔ آپ نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں کا خلال کرو۔ اور اگر روزے سے نہ ہو تو ناک میں بھی اچھی طرح پانی ڈالو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنے کو مکروہ کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یہ حدیث اس قول کی تائید کرتی ہے۔

باب ۵۳۲۔ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُوْمُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

باب ۵۳۲۔ اگر کوئی شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

٦٨٩۔ حدثنا بشربن معاذالعقدى البصرى نا ايوب بن واقد الكوفى عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

۶۸۹۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کے ہاں مہمان بن کر جائے وہ ان کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے ہم اسے کسی ثقہ راوی کی ہشام بن عروہ سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ موسیٰ بن داؤد ابوبکر مدینی سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے کیوں کہ محدثین کے نزدیک ابوبکر ضعیف ہیں۔ ابوبکر مدینی جو جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ان سے زیادہ ثقہ اور پرانے ہیں۔

باب ۵۳۳۔ مَاجَآءَ فِی الْاِعْتِکَافِ

باب ۵۳۳۔ اعتکاف کے متعلق۔

۶۹۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهری عن سعید بْنِ الْمُسَیّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَ وَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ

۶۹۰۔ حضرت ابوہریرہؓ اور عروہؓ، حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی وفات تک رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔

اس باب میں ابی بن کعبؓ، ابولیلیٰ، ابوسعیدؓ، انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابوہریرہؓ اور عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۱۔ حدثنا هناد نا ابومعاویة عن یحیی ابن سعید عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ

۶۹۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز کے بعد ہی اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہوجایا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے بھی مروی ہے وہ عمرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ مالک اور کئی راوی بھی اسے یحییٰ بن سعید سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ پھر اوزاعی اور سفیان ثوری بھی یحییٰ بن سعید سے وہ عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں جن میں احمد اور اسحاق بھی شامل ہیں کہ اعتکاف کا ارادہ ہوتو فجر کے بعد اعتکاف گاہ میں داخل ہوجائے۔ جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ جس روز کا اعتکاف کرنا ہے اس رات کا سورج غروب ہونے سے پہلے اسے اپنی اعتکاف گاہ میں ہونا چاہیے چنانچہ ان کے نزدیک غروب آفتاب سے پہلے کا وقت ہے۔ سفیان ثوریؒ اور امام مالکؒ اسی کے قائل ہیں۔

باب ۵۳۴۔ مَاجَآءَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

باب ۵۳۴۔ شب قدر کے متعلق

۶۹۲۔ حدثنا هارون بن اسحق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَ وَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَیَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۶۹۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دن اعتکاف بیٹھتے اور فرماتے: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، ابی بن کعب، جابر بن سمرہؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عمرؓ، فلتان بن عاصمؓ، انسؓ، عبداللہ بن انیسؓ، ابوسعیدؓ، ابوبکرہؓ، ابن عباسؓ، بلالؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ''یجاور'' کے معنی اعتکاف کرنے کے ہیں۔ اکثر روایتوں میں یہی ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ آنحضرت ﷺ سے شب قدر کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا رمضان کی آخری رات ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک واللہ اعلم۔ اس کی یہ حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جس طرح کا سوال کیا جاتا اسی طرح جواب دیا کرتے تھے۔ اگر کہا جاتا کہ ہم اسے اس رات میں تلاش کریں؟ تو فرماتے اچھا اس میں تلاش کرو۔ لیکن میرے نزدیک قوی ترین روایت اکیسویں رات والی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابی بن کعب قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ ستائیسویں رات ہی ہے۔ اور کہتے کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے اس کی علامات بتائی تھیں۔ ہم نے اسے گن کر یاد کرلیا۔ ابوقلابہ سے مروی ہے کہ فرمایا: ''شب قدر آخری عشرے میں باقی رہتی ہے۔'' ہمیں اس کی خبر عبد بن حمید نے عبدالرزاق کے حوالے سے دی وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں۔

٦٩٣ ـ حدثنا واصل بن عبدالاعلی الکوفی نا ابوبکر بن عیاش عَنْ عاصم عن زر قَالَ قُلْتُ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنّٰی عَلِمْتَ اَبَا الْمُنْذِرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ بَلٰى اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا

۶۹۳۔ حضرت زر کہتے ہیں میں نے ابی بن کعبؓ سے پوچھا، کہ آپ نے ابومنذر کو کس طرح کہا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ فرمایا: بیشک ہمیں آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ وہ ایسی رات ہے کہ اس کے بعد صبح جب سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔ ہم نے گنا اور حفظ کرلیا۔ قسم ہے اللہ رب العزت کی کہ ابن مسعود بھی جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کی ستائیسویں رات ہی ہے لیکن تم لوگوں کو بتانا بہتر نہیں سمجھا تا کہ تم لوگ صرف اسی رات پر بھروسہ نہ کرنے لگو اور دوسری راتوں میں عبادت کرنا کم نہ کردو۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٩٤ ـ حدثنا حميد بن مسعدة نا يزيد بن زُرَيْعٍ نَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِىْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا بِمُلْتَمِسِهَا لِشَیْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِىْ تِسْعٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ سَبْعٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّىْ فِى الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَّمَضَانَ كَصَلٰوتِهٖ فِىْ سَائِرِ السَّنَةِ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ

۶۹۴۔ عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرہؓ کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا گیا تو فرمایا: میں نے اس وقت سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہے جب سے آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے، جب رمضان کے ختم ہونے میں نو راتیں باقی رہ جائیں تو اسے تلاش کرو، یا جب سات راتیں رہ جائیں یا جب پانچ راتیں رہ جائیں یا جب تین راتیں رہ جائیں یا پھر رمضان کی آخری رات (یعنی اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا آخری رات) راوی کہتے ہیں: کہ ابوبکرہؓ رمضان کے بیس دن اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے

جس طرح پورا سال پڑھتے پھر جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی کوشش کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٥٣٥۔ بَابٌ مِنْهُ

٦٩٥۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحق عن هبیرةَ بْنِ مَرْیَمَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوقِظُ اَهْلَهٗ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۳۵۔ شب قدر کے متعلق

۷۹۵۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اتنی زیادہ عبادت کی کوشش کیا کرتے تھے جتنی عام دنوں میں نہ کرتے تھے۔

٦٩٦۔ حدثنا قتیبة نا عبدالرحمٰن بن زیاد عن الحسن بن عبیداللّٰه عن ابراهیم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یجتهد فی العشر الاواخر مالایَجْتَهِدُ فِیْ غَیْرِهَا

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اتنی زیادہ عبادت کی کوشش کیا کرتے تھے جتنی عام دنوں میں نہ کرتے تھے۔

باب ٥٣٦۔ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ الشِّتَآءِ

٦٩٧۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا سفیٰن عن ابی اسحق عن نمیر بْنِ عَرِیْبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَنِیْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَآءِ

باب ۵۳۶۔ سردیوں کے روزے

۷۹۷۔ حضرت عامر بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سردیوں میں روزہ رکھنا تو مفت کا ثواب کمانا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عامر بن مسعودؓ صحابی نہیں ہیں۔ یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں۔ جن سے شعبہ اور ثوری روایت کرتے ہیں۔

باب ٥٣٧۔ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ

٦٩٨۔ حدثنا قتیبة نا بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر عن یزید مولی سلمة بْنِ الْاَکْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ کَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ یُّفْطِرَ وَیَفْتَدِیَ حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَةُ الَّتِیْ بَعْدَهَا

باب ۵۳۷۔ ان لوگوں کا روزے رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

۷۹۸۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین" (ترجمہ: یعنی جن لوگوں میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، وہ اس کے بدلے میں مسکین کو کھانا بھی کھلا سکتا ہے) تو ہم میں سے جو چاہتا کہ روزہ نہ رکھے وہ فدیہ دے دیتا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی جس نے

فَنَسَخَتهَا اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یزید: ابوعبید کے بیٹے اور سلمہ بن اکوع کے مولی ہیں۔

باب ٥٣٨۔ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ اَکَلَ ثُمَّ خَرَجَ یُرِیْدُ سَفَرًا

باب۵۳۸۔ جو شخص رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لیے نکلے۔

٦٩٩۔ حدثنا قتیبة قال نا عبدالله بن جعفر عن زید بن اسلم عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهٗ رَاحِلَتُهٗ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعٰى بِطَعَامٍ فَاَكَلَ فَقُلْتُ لَهٗ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ

۶۹۹۔ محمد بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ میں رمضان میں انس بن مالکؓ کے پاس آیا تو وہ کہیں جانے کا ارادہ کر رہے تھے ان کی سواری تیار تھی اور انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا۔ پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا۔ میں نے کہا کیا یہ سنت ہے؟ فرمایا: ہاں اور پھر سوار ہو گئے۔

محمد بن اسمٰعیل، سعید بن ابی مریم سے وہ محمد بن جعفر سے وہ زید بن اسلم سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ میں انسؓ کے پاس آیا اور پھر اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن جعفر: ابن ابی کثیر مدینی ہیں۔ یہ ثقہ اور اسماعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ جب کہ عبداللہ بن جعفر: نجیح کے بیٹے اور علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ بعض علماء اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں: مسافر کو سفر کے لیے نکلنے سے پہلے افطار کرنا چاہئے۔ لیکن قصر نماز اس وقت تک نہ شروع کرے جب تک گاؤں یا شہر کی حدود سے باہر نہ نکل جائے۔ یہ اسحاق بن ابراہیم کا قول ہے۔

باب ٥٣٩۔ مَاجَآءَ فِیْ تُحْفَةِ الصَّائِمِ

باب۵۳۹۔ روزہ دار کے تحفے سے متعلق

٧٠٠۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابومعاویة عن سعد بن طویف عن عمیر بن مَامُوْنَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ

۷۰۰۔ حضرت حسن بن علیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کو تحفہ دیا جائے تو تیل یا خوشبو وغیرہ دینی چاہئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے سعد بن طریف کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور سعد ضعیف ہیں۔ انہیں عمیر بن مأموم بھی کہا جاتا ہے۔

باب ٥٤٠۔ مَاجَآءَ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مَتٰى يَكُوْنُ

باب۵۴۰۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کب ہوتی ہیں۔

٧٠١۔ حدثنا یحیی بن موسیٰ نا یحیی ابن الیمان عن معمر عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ

۷۰۱۔ حضرت عائشہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیدالفطر اسی دن ہے جب سب لوگ افطار کریں (روزہ نہ رکھیں) اور عیدالاضحیٰ اسی دن ہے جس دن سب لوگ قربانی کریں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہؓ سے احادیث سنی ہیں؟ تو فرمایا۔ ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے سنا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۵۴۱۔ مَاجَاءَ فِي الْاِعْتِكَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ

باب ۵۴۱۔ [illegible]

۷۰۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی انباناحمید الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ

۷۰۲۔ حضرت [illegible] رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف [illegible]۔ ایک مرتبہ اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال بیس دن تک اعتکاف میں بیٹھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ علماء کا اس معتکف (۱) کے بارے میں اختلاف ہے جو اسے پورا ہونے سے پہلے توڑ دے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر اعتکاف توڑ دے تو اس کی قضا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ [illegible] آنحضرت ﷺ اعتکاف سے نکل آئے تو شوال میں دس دن اعتکاف کیا۔ یہ امام مالک کا قول ہے [illegible] نذر یا خود اپنے اوپر واجب کیا ہوا اعتکاف نہیں تھا تو اس کی قضا واجب نہیں۔ بشرطیکہ نفلی ہی ہو۔ ہاں البتہ اگر اس کی [illegible] ہو تو قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ شافعی مزید کہتے ہیں: اگر کوئی عمل واجب نہ ہو اور تم اسے [illegible] نے نکو لیکن عمل [illegible] اس کی قضا واجب نہیں۔ ہاں اگر عمرے یا حج میں ایسا ہو تو قضاء واجب ہے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۵۴۲۔ الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ اَمْ لَا

باب ۵۴۲۔ کیا معتکف [illegible] کے لیے نکل [illegible]؟

۷۰۳۔ حدثنا ابو مصعب المدنی قراءة عن مالك بن انس عن بن شهاب عن عُرْوَةَ و عمرة عن عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاسَهُ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ

۷۰۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب اعتکاف میں [illegible] اپنا سر میری طرف جھکا دیا کرتے اور میں [illegible] کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ آپ [illegible] کے علاوہ گھر [illegible] نہ لاتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کئی راوی مالک بن انس سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ اور عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ بعض راوی اسے مالک سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ لیث بن سعد بھی ابن شہاب سے اسی سند سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں اس کی خبر قتیبہ نے لیث کے حوالے سے دی علماء کا اسی پر عمل ہے کہ معتکف انسانی ضروریات کے علاوہ [illegible] سے نہ نکلے چنانچہ اسی پر علماء کا اجماع ہے کہ معتکف صرف قضائے حاجت کے لیے ہی نکل سکتا ہے۔ پھر علماء کا مریض کی عیادت، جمعہ کی نماز اور جنازہ میں شرکت کے لیے معتکف کے نکلنے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کا مسلک یہ ہے کہ مریض کی عیادت بھی کرے، اور جمعے و جنازے میں بھی شریک ہو لیکن اس شرط پر کہ اعتکاف شروع کرتے وقت ان چیزوں کی نیت کی ہو۔ یہ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا قول ہے جب کہ بعض علماء کے نزدیک ان میں سے کوئی عمل بھی جائز نہیں۔ لہٰذا اگر معتکف ایسے شہر میں ہو کہ اس میں جمعے کی نماز ہوتی ہو تو اسے اسی مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ حضرات معتکف کا جمعے کے لیے اعتکاف سے نکلنا بھی مکروہ سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے نزدیک

---

(۱) اعتکاف کرنے والا۔ (مترجم)

اس کا جمع کو چھوڑ دینا بھی جائز نہیں۔ حاصل یہ کہ ان حضرات کے نزدیک اسے جامع مسجد میں ہی اعتکاف کرنا چاہئے تا کہ اسے قضائے حاجت کے علاوہ کسی دوسری ضرورت کے لیے نکلنا نہ پڑے۔ کیونکہ قضائے حاجت کے علاوہ کسی کام کے لیے نکلنے سے اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ یہ مالک اور شافعی کا قول ہے۔ امام احمد حضرت عائشہؓ کی حدیث کی وجہ سے معتکف کا جنازے یا مریض کی عیادت کے لیے نکلنا جائز نہیں سمجھتے جب کہ اسحاق اس شرط کے ساتھ اس کی اجازت دیتے ہیں کہ اعتکاف کے شروع میں اس کی نیت کی ہو۔

باب ۵۴۳۔ مَاجَآءَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۷۰۴۔ حدثنا محمد بن الفضيل عن داؤد بن ابی هند عن الوليد بن عبدالرحمٰن الجرشي عن جبير بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعٰى اَهْلَهٗ وَنِسَآئَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهٗ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ

باب۵۴۳۔ رمضان میں رات کو نماز پڑھنا۔

۷۰۴۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ آپ ﷺ نے تیسویں رات تک ہمارے ساتھ رات کی نماز نہیں پڑھی۔ پھر تیسویں رات کو ہمیں لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو نماز نہیں پڑھائی لیکن پچیسویں رات کو آدھی رات تک نماز پڑھائی ہم نے عرض کیا ہماری آرزو تھی کہ آپ باقی رات بھی ہمارے ساتھ نوافل پڑھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز میں شریک رہا اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ستائیسویں رات تک نماز شب نہ پڑھائی۔ ستائیسویں رات کو پھر کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی بلایا۔ یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ فلاح کا وقت نہ نکل جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابوذر سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو فرمایا سحری۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا رمضان میں نماز شب کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وتر سمیت چالیس رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ یہ اہل مدینہ کا قول ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے۔ جب کہ اکثر علماء حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ بیس رکعتیں پڑھے۔ یہ شافعی، ابن مبارک اور سفیان ثوری کا بھی قول ہے۔ شافعی کہتے ہیں: ہم نے اپنے شہر مکہ میں اسی پر عمل کرتے ہوئے دیکھا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس میں کئی قسم کی روایات مروی ہیں لہٰذا اس مسئلے میں انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ اسحاق اکتالیس رکعات کا مذہب اختیار کرتے ہیں جیسے ابی بن کعب سے مروی ہے۔ پھر ابن مبارک، احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز پڑھی جائے لیکن شافعی کہتے ہیں کہ اگر خود قاری ہو تو اکیلے نماز پڑھے۔

باب ۵۴۴۔ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

۷۰۵۔ حدثنا هناد نا عبدالرحيم بن سليمان عن عبدالملك بن ابی سليمان عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب۵۴۴۔ کسی کو روزہ افطار کرانے کی فضیلت۔

۷۰۵۔ حضرت زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو۔ اور یہ روزہ دار کے ثواب میں کمی کے بغیر ہوگا۔

وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۴۵۔ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

باب ۵۴۴۔ رمضان میں نمازِ شب کے متعلق ترغیب اور اس کی فضیلت۔

۷۰۶۔ حدثنا عبدبن حميد نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهری عن اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِىْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَ يَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِىْ خِلَافَةِ اَبِىْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ عَلٰى ذٰلِكَ

۷۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان میں رات کو فرضیت اور وجوب کے حکم کے بغیر نماز کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ چنانچہ فرماتے: جس شخص نے رمضان میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ رات کو نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ کے وفات پا جانے تک اسی پر عمل رہا۔ اسی طرح خلافت ابوبکر صدیقؓ اور خلافتِ عمرؓ کے ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل کرتے رہے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بھی مروی ہے وہ عروہؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

اٰخِرُ اَبْوَابِ الصَّوْمِ وَ اَوَّلُ اَبْوَابِ الْحَجِّ

یہ روزوں کے ابواب کا اختتام اور ابواب حج کی ابتداء ہے۔

اَبْوَابُ الْحَجِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حج کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۵۴۶۔ ماجاء فی حرمة مكة

باب ۵۴۶۔ مکہ کے حرم ہونے کے متعلق۔

۷۰۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث بن سعد عن سعيد بن ابى سعيد اَلْمَقْبُرِىُّ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِىِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعُمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِىْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَاىَ وَوَعَاهُ قَلْبِىْ وَ اَبْصَرَتْهُ عَيْنَاىَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اِنَّهٗ حَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ

۷۰۷۔ حضرت ابوشریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سعید سے مکہ کی طرف لشکر بھیجتے ہوئے کہا: اے امیر: مجھے اجازت دو کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کھڑے ہو کر فرمائی۔ میرے کانوں نے اسے سنا، دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: مکہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے اسے لوگوں نے حرمت کی جگہ قرار نہیں دیا اللہ نے قرار دیا ہے کسی بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والے شخص کے لیے اس میں خون بہانا اور وہاں

لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا اَوْ يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكَ وَاِنَّمَا اُذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُوْبْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

کے درخت کاٹنا حلال نہیں۔ اگر کوئی شخص اسے جائز سمجھنے پر اللہ کے رسول کے قتال سے استدلال کرے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی اجازت دی تھی تمہیں نہیں۔ اور میرے لیے بھی دن کے کچھ حصے میں اس کی اجازت دی گئی اور اس کے بعد اس کی حرمت اسی دن اسی طرح لوٹ آئی جیسے کہ کل تھی۔ چنانچہ موجود لوگ غیر موجود لوگوں کو یہ حکم پہنچا دیں۔ ابوشریح سے پوچھا گیا کہ اس پر عمرو بن سعید کو یہ حکم پہنچادیں۔ ابوشریح سے پوچھا گیا کہ اس پر عمرو بن سعید نے کیا کہا؟ کہنے لگے کہ اس نے کہا: اے ابوشریح میں اس حدیث کو تم سے بہتر طور پر جانتا ہوں۔ حرم نافرمان اور باغیوں کو پناہ نہیں دیتا۔ اور نہ قتل کر کے بھاگنے والوں یا چوری کر کے بھاگنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔(۱)

امام ترمذی کہتے ہیں "خربۃ" کی جگہ "خزیۃ" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ خربہ کے معنی ذلت کے ہیں۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

توضیح: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جلیل القدر صحابی ہیں چنانچہ ان کے متعلق عمرو بن سعید حاکم مدینہ کا قول کہ وہ مجرم ہیں بہتانِ عظیم ہے۔ اس نے یہ لشکر یزید کے حکم پر یزید کی بیعت کے لیے بھیجا تھا۔ جب کہ علماء کے نزدیک عبداللہ بن زبیرؓ خلافت کے یزید سے زیادہ حقدار تھے۔ اور ان کے ہاتھ پر بیعت بھی ہو چکی تھی۔ (مترجم)

باب ٥٤٧ـ مَاجَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب ۵۴۷۔ حج اور عمرے کا ثواب

٧٠٨ـ حدثنا قتيبة وابوسعيد الاشج قالا نا ابوخالد الاحمر عن عمرو بن قيس عن عاصم، عن شقيق عن عبدالله بن مسعود قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ

۷۰۸۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرے پے در پے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے اور مقبول حج کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔

اس باب میں عمر، عامر بن ربیعہ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن حبشی، ام سلمہ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

٧٠٩ـ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن منصور عن اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۷۰۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس دوران عورتوں کے ساتھ فحش کلامی یا فسق کا ارتکاب نہیں

(۱) یہ لشکر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھیجا جا رہا تھا۔ (مترجم)

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَ لَمْ یَفْسُقْ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

کیا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔(۱)

امام ترمذی کہتے ہیں: ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو خازم کوفی، اشجعی ہیں ان کا نام: سلمان مولیٰ عزہ الاشجعیۃ ہے۔

باب ۵۴۸۔ مَاجَآءَ مِنَ التَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْکِ الْحَجِّ

باب ۵۴۸۔ ترک حج پر وعید۔

۷۱۰۔ حدثنا محمد بن یحیی القطعی البصری نا مسلم بن ابراھیم نا ھلال بن عبداللّٰہ مولی ربیعۃ بن عمرو بن مسلم الباھلی عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَکَ زَادًا وَّرَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہٖ "وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا"

۷۱۰۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص توشے (زادِ راہ) اور ایسی سواری کی ملکیت رکھتا ہو کہ اسے بیت اللہ تک پہنچا سکے اور اس کے باوجود اس نے حج نہیں کیا تو اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: و للّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً یعنی صاحب استطاعت لوگوں کا اللہ کی خوشنودی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اس کی سند میں کلام ہے چنانچہ ہلال بن عبداللہ مجہول اور حارث ضعیف ہیں۔

باب ۵۴۹۔ مَاجَآءَ فِیْ اِیْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَۃِ

باب ۵۴۹۔ زادِ راہ اور سواری کی ملکیت سے حج فرض ہو جاتا ہے۔

۷۱۱۔ حدثنا یوسف بن عیسیٰ نا وکیع نا ابراھیم بن یزید عن محمد بن عباد بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَۃُ

۷۱۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ حج کس چیز سے فرض ہوتا ہے۔ فرمایا: زادِ راہ اور سواری سے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس زادِ راہ اور سواری ہو تو اس پر حج فرض ہے۔ ابراہیم بن یزید: خوزی مکی ہیں۔ بعض حضرات ان کے حافظے کی وجہ سے انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

باب ۵۵۰۔ مَاجَآءَ کَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

باب ۵۵۰۔ کتنے حج فرض ہیں۔

۷۱۲۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا منصور بن وردان کوفی عن علی بن عبدالاعلیٰ عن ابیہ عن اَبِی الْبُخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ فَقَالُوْا یَا

۷۱۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "وللّٰہ علی الناس..... "الآیۃ تو صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ صحابہ نے پھر پوچھا کیا ہر سال؟ یا رسول اللہ! اس مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا، تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی

(۱) فسق: گناہوں کے ارتکاب اور اطاعت سے نکل جانے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ"

"یاایها الذین اٰمنوا لاتسألوا"......الآیۃ یعنی اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر ان کی حقیقت تم پر ظاہر کر دی جائے تو تمہیں بُری لگیں۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابو بختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں۔

باب ۵۵۱۔ مَاجَآءَ کَمْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۵۱۔ آنحضرت ﷺ نے کتنے حج کیے؟

۷۱۳۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا زید بن حباب عن سفیان عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَّسِتِّیْنَ بَدَنَةً وَ جَآءَ عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ بِبَقِیَّتِهَا فِیْهَا جَمَلٌ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ اَنْفِهٖ [illegible] اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ [illegible] بَدَنَةٍ بِبُضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا

۷۱۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تین حج کیے۔ دو مرتبہ ہجرت سے پہلے اور ایک مرتبہ ہجرت کے بعد جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا۔ اس حج میں آنحضرت ﷺ قربانی کے لیے اپنے ساتھ تریسٹھ اونٹ لائے تھے جب کہ باقی حضرت علیؓ یمن سے ساتھ لے کر آئے ان میں سے ایک اونٹ ابو جہل کا بھی تھا جس کے ناک میں چاندی کا چھلہ تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں ذبح کیا اور ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔ پھر اسے پکایا گیا اور اس کے بعد آپ ﷺ نے اس کا شوربہ پیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث سفیان کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنی کتاب میں یہ حدیث عبداللہ بن ابو زیاد سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا: وہ بھی اسے ثوری کی جعفر سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ جعفر اپنے والد سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ حدیث محفوظ نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث ثوری، ابو اسحاق سے اور وہ مجاہد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۷۱۴۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا حبان بن هلال نا هَمَّام نا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ کَمْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةَ الْحُدَیْبِیَّةِ وَّعُمْرَةً فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الْحُدَیْبِیَّةِ وَّعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَةَ الْجِعِرَّانَةِ اِذْ قَسَمَ غَنِیْمَةَ حُنَیْنٍ

۷۱۴۔ حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ نے کتنے حج کیے؟ فرمایا: ایک حج اور چار عمرے۔ ایک عمرہ جعرانہ کیا جب غزوۂ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حبان بن ہلال کی کنیت ابو حبیب بصری ہے۔ یہ پائے کے بزرگ اور ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان انہیں ثقہ کہتے ہیں۔

باب ۵۵۲۔ مَاجَآءَ کَمِ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۵۲۔ حضور اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کیے۔

۷۱۵۔ حدثنا قتیبة نا داؤد بن عبدالرحمٰن العطار

۷۱۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے چار عمرے

عن عمرو بن دينار عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقَضَا فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهٖ

کیے۔ ایک حدیبیہ کے موقع پر دوسرا آئندہ سال ذیقعدہ میں حدیبیہ والے عمرے کی قضا میں، تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ۔

اس باب میں حضرت انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے۔ ابن عیینہ یہ حدیث عمرو بن دینار سے اور وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کیے۔ اس میں انہوں نے ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔ سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی بھی سفیان بن عیینہ سے وہ عمرو بن دینار سے وہ عکرمہ سے اور وہ حضور اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

باب ٥٥٣ ۔ مَاجَآءَ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۵۳۔ آنحضرت ﷺ نے کس جگہ احرام باندھا۔

٧١٦ ۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَآءَ اَحْرَمَ

۷۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ نے حج کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اعلان کرایا۔ لوگ جمع ہو گئے پھر جب آپ ﷺ بیداء کے مقام پر پہنچے تو احرام باندھا۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔

٧١٧ ۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا عبدالسلام عن موسیٰ بن عقبة عن سالم بن عبدالله بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَآءُ الَّتِیْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ

۷۱۷۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: تم لوگ آنحضرت ﷺ پر افتراء اور جھوٹ باندھتے ہو کہ آپ ﷺ نے بیداء سے احرام باندھا۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے لبیک پکارنا شروع کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٥٥٤ ۔ مَاجَآءَ مَتٰى اَحْرَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۵۴۔ آنحضرت ﷺ نے کب احرام باندھا؟

٧١٨ ۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا عبدالسلام بن حرب عن خصيف عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ

۷۱۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے نماز کے بعد تہلیل پڑھی۔(۱)

(۱) تہلیل کے معنی یہ ہیں کہ "لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک" پڑھتے ہوئے آواز بلند کرے۔ اور یہ احرام کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہمیں نہیں معلوم کہ اسے عبدالسلام بن حرب کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ علماء اسی کو مستحب کہتے ہیں کہ نماز کے بعد احرام باندھے اور تلبیہ پڑھے۔

باب ۵۵۵۔ مَاجَآءَ فِی اِفْرَادِ الْحَجِّ

باب ۵۵۵۔ حج افراد۔

۷۱۹۔ حدثنا ابو مصعب قراء ۃ عن مالك بن انس عن عبدالرحمٰن بن القاسم عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

۷۱۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتﷺ نے حج افراد کیا۔

اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء کا عمل ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرتﷺ نے حج افراد کیا اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی حج افراد ہی کیا۔ ہمیں اس کی خبر قتیبہ نے دی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی، ثوری کے متعلق کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک اگر حج افراد کرے تو بہتر قران کرے تو بہتر اور اگر تمتع کرے تو بھی بہتر ہے۔ شافعی بھی یہی کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے ہمارے نزدیک افراد سب سے بہتر ہے۔ پھر تمتع اور اس کے بعد قران۔

توضیح: حج کی تین قسمیں ہیں جن میں سے پہلی "افراد" یعنی میقات سے صرف حج کے لیے احرام باندھنا۔ دوسری "تمتع" یعنی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے اور عمرہ کرنے کے بعد اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہو تو۔ احرام نہ کھولے اور اگر ساتھ نہ لایا ہو تو احرام کھول دے۔ تیسری قسم "قران" ہے اس میں عمرے اور حج کا احرام ایک ساتھ میقات ہی سے باندھے گا اور دونوں سے فارغ ہونے تک احرام ہی میں رہے گا۔ (مترجم)

باب ۵۵۶۔ مَاجَآءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ

باب ۵۵۶۔ حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا۔

۷۲۰۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ بِعُمْرَۃٍ وَحَجَّۃٍ

۷۲۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرتﷺ کو "لبیك بعمرۃ وحجۃ" کہتے ہوئے سنا (یعنی حج اور عمرے دونوں کی نیت کی)۔

اس باب میں حضرت عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اہل کوفہ وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔

توضیح: علماء کا حج کی تینوں قسموں میں سے افضل ترین کے متعلق اختلاف ہے۔ اس میں حنفیہ قران کی افضلیت کے قائل ہیں پھر تمتع اور پھر افراد۔ ان کی دلیل حضرت انسؓ کی حدیث باب ہے۔ ان سے اور بھی کئی راوی یہی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ قارن تھے۔ اور پھر تلبیہ میں حج وعمرہ کو جمع کرنا حج قران ہی کی علامت ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی احادیث حنفیہ کے مسلک کی تائید کرتی ہیں ان میں سے ایک حضرت ام سلمہؓ کی روایت بھی ہے کہ آنحضرتﷺ نے اپنے اہل بیت کو قران کا حکم دیا۔ اس سے بھی اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ آپﷺ قارن ہی تھے۔ کیونکہ آپﷺ یقیناً اہل بیت کے لیے وہی اختیار کرتے جو انہوں نے خود اختیار کیا تھا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۵۵۷۔ مَاجَآءَ فِی التَّمَتُّعِ

۷۲۱۔ حدثنا قتیبة عن مالك بن انس عن ابن شهاب عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَبْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَیْسٍ وَهُمَا یَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ ابْنُ قَیْسٍ لَایَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ یَا ابْنَ اَخِیْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۵۷۔ تمتع کے متعلق

۷۲۱۔ حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل نے سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس کو تمتع کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا، جس میں حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جاتا ہے۔ ضحاک کہنے لگے یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کے حکم سے جاہل ہوگا۔ سعد نے فرمایا: بھتیجے تم نے غلط کہا۔ اس پر ضحاک نے کہا عمر بن خطابؓ نے اس سے منع کیا ہے۔ سعد کہنے لگے آنحضرت ﷺ نے خود بھی تمتع کیا اور ان کے ساتھ ہم نے بھی۔

۷۲۲۔ حدثنا عبد بن حمید اخبرنی یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح بن كَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ یَسْئَلُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ هِیَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِیُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰی عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ اَبِیْ نَهٰی عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْرُ اَبِیْ یُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۲۲۔ ابن شہاب، سالم بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شامی شخص کو عبداللہ بن عمرؓ سے حج کے ساتھ عمرے کے ملانے (تمتع) کے متعلق پوچھا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: حلال ہے شامی نے کہا کہ آپ کے والد نے اس سے منع کیا ہے ابن عمر نے فرمایا: دیکھو اگر میرے والد کسی کام سے منع کریں اور رسول اللہ ﷺ وہی کام کریں تو میرے والد کی اتباع کی جائے گی یا آنحضرت ﷺ کی؟ شامی نے کہا: حضور ﷺ کی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے تمتع ہی کیا۔

۷۲۳۔ حدثنا ابوموسٰی محمد بن المثنٰی نا عبداللّٰه بن ادریس عن لیث عن طاؤس عَنِ ابْنِ عباس قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ اَوَّلُ مَنْ نَهٰی عَنْهُ مُعَاوِیَةُ

۷۲۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تمتع کیا۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عثمانؓ اور عمرؓ نے بھی تمتع ہی کیا اور جس نے سب سے پہلے تمتع سے منع کیا وہ معاویہؓ ہیں۔

اس باب میں حضرت علیؓ، عثمانؓ، جابرؓ، سعدؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء صحابہ کی ایک جماعت نے تمتع ہی کو اختیار کیا ہے۔ یعنی حج اور عمرے کو۔ تمتع: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے اور اس کے بعد حج کرنے تک وہیں رہنے کو کہتے ہیں۔ اس قسم میں قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی قربانی نہ کرسکتا ہو تو حج کے دنوں میں تین اور گھر لوٹنے پر سات روزے رکھے۔ پھر اس کے لیے مستحب ہے کہ تین روزے ذوالحج کے پہلے دس دنوں میں رکھ لے اس طرح کہ تیسرا روزہ عرفے کے دن ہو۔ یعنی پہلے عشرے کے آخری تین دن۔ اگر ان دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں تو بعض علماء کے نزدیک ایام تشریق میں روزے رکھے۔ جن میں عمرؓ اور عائشہؓ شامل ہیں۔ مالک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ احناف کے نزدیک ایام تشریق میں روزے نہ رکھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: محدثین تمتع ہی کو اختیار کرتے ہیں۔ یہ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے۔

توضیح: حنفیہ ان احادیث کے متعلق کہتے ہیں کہ لفظ "تمتع"، "قران" سے زیادہ عام ہے یعنی "قران" اسی میں داخل ہوسکتا ہے چنانچہ اس سے مراد قران بھی لیا جاسکتا ہے۔ اور یہاں تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی عمرے کے ساتھ حج کو ملائے اور دونوں کو ایک ہی سفر میں ادا کر کے نفع حاصل کرے تاکہ دونوں کیلئے الگ الگ سفر نہ کرنا پڑے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۵۵۸۔ مَاجَآءَ فِي التَّلْبِيَةِ

۷۲۴۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

باب ۵۵۸۔ لبیک کے متعلق

۷۲۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تلبیہ اس طرح کہتے تھے۔ **لبیک اللھم لبیک**......الخ یعنی حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں اے پروردگار تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں تیری بادشاہت میں بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔

قتیبہ لیث سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے تلبیہ کہا تو اس طرح کہا "**لبیک اللھم لبیک**" ......الخ۔ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کا تلبیہ یہی ہے پھر اپنی طرف سے یہ الفاظ زیادہ کیا کرتے تھے "**لبیک، لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک لبیک والرغباء الیک والعمل**" یعنی حاضر ہوں میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تیری تابعداری ہی میں میں راضی ہوں۔ خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ میری رغبت اور عمل بھی تیرے ہی لیے ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں اس باب میں جابرؓ، ابن مسعودؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحابہ اور دیگر علماء کا عمل ہے۔ اور یہی سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ شافعی کہتے ہیں، اگر تلبیہ میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے الفاظ اور زیادہ کرے تو انشاء اللہ کوئی مضائقہ نہیں۔ جبکہ میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ اتنا ہی پڑھے جتنا کہ آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ اس میں زیادتی کرنے میں اس لئے کوئی حرج نہیں کہ حضرت ابن عمرؓ حضور ﷺ کے تلبیے کے حافظ تھے۔ پھر بھی اس میں اپنی طرف سے زیادتی کی۔ چنانچہ یہ عمل اس کے لئے جواز پر دلالت کرتا ہے۔

باب ۵۵۹۔ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

۷۲۵۔ حدثنا محمد بن رافع نا ابن ابی فدیكؒ ح وثنا اسحق بن منصور نا ابن فدیك عن الضحاك بن

باب ۵۵۹۔ تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

۷۲۵۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کون سا حج افضل ہے۔ فرمایا: جس میں تلبیہ کی کثرت ہو اور خون زیادہ

عثمان عن محمد بن المنکدر بن یربوع عن ابی بکر ن الصدیق ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل ای الحج افضل قال العج والثج

بہایا جائے۔

۷۲۶۔ حدثنا هناد نا اسمعیل بن عیاش عن عمارة بن غزیة عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یلبی الا لبی من عن یمینه وشماله من حجر او شجر او مدر حتی ینقطع الارض من ههنا وههنا

۷۲۶۔ حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے پتھر، اشجار اور کنکریاں یہاں تک کہ زمین کے تمام نباتات و جمادات اس کے ساتھ "لبیک..." الخ کہنے لگتے ہیں۔

حسن بن محمد زعفرانی، عبدالرحمٰن بن اسود اور ابو عمرو بصری، عبیدہ بن حمید سے وہ عمارہ بن غزیہ سے وہ ابو حازم سے وہ سہل سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسماعیل بن عیاش کی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابوبکرؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے ابن ابی فدیک کی ضحاک بن عثمان سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ محمد بن منکدر، سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے بھی ان کے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ روایت کرتے ہیں۔ ابو نعیم طحان ضرار بن صرد یہ حدیث ابن ابی فدیک سے وہ ضحاک سے وہ محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے وہ اپنے والد سے وہ ابوبکرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں لیکن ضرار نے اس میں غلطی کی ہے۔ امام ترمذی، احمد بن حسن کے حوالے سے کہتے ہیں کہ احمد اس شخص کے متعلق جو اس حدیث کو (محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے اور وہ اپنے والد سے.....") اس سند سے روایت کرتا ہے کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ میں نے امام بخاری کے سامنے ضرار بن صرد کی ابن ابی فدیک سے روایت بیان کی تو فرمایا: کچھ نہیں۔ پس ان لوگوں نے اسے ابن ابی فدیک سے روایت کر دیا ہے اور سعید بن عبدالرحمٰن کو چھوڑ دیا ہے امام بخاری، ضرار بن صرد کو ضعیف کہتے ہیں۔
عج: تلبیہ زور سے پڑھنے اور ثج: قربانی کو کہتے ہیں۔

باب ۵۶۰۔ ماجاء فی رفع الصوت بالتلبیة

باب ۵۶۰۔ تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا۔

۷۲۷۔ حدثنا احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن عبدالله ابی بکر عن عبدالملك بن ابی بکر بن عبدالرحمن عن خلاد بن السائب عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان امر اصحابی ان یرفعوا اصواتهم بالاهلال او بالتلبیة

۷۲۷۔ حضرت خلاد بن ابی سائب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔ راوی کو شک ہے کہ "اہلال" فرمایا یا "تلبیہ" دونوں کے معنی ایک ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں خلاد کی ان کے والد سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے خلاد بن سائب سے زید بن خالد کے حوالے سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ خلاد کی اپنے والد سے روایت ہی صحیح ہے اور وہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں۔ اس باب میں زید بن خالدؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ٥٦١ ـ مَاجَآءَ فِی الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۷۲۸ ـ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا عبداللّٰه بن یعقوب المدنی عن بن ابی الزیاد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ

باب۵۶۱۔ احرام پہنتے وقت غسل کرنا۔

۷۲۸۔ خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے احرام باندھتے وقت اپنے کپڑے اتارے اور غسل کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں حدیث حسن غریب ہے بعض علماء احرام باندھتے وقت غسل کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ٥٦٢ ـ مَاجَآءَ فِی مَوَاقِیْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰفَاقِ

۷۲۹ ـ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ اَیْنَ نُهِلُّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ یَهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَ اَهْلُ النَّجْدِ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَاَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ

باب۵۶۲۔ آفاقی کے لیے احرام باندھنے کی جگہ۔

۷۲۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ فرمایا: اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے اور اہلِ یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

اس باب میں ابن عباس، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

۷۳۰ ـ حدثنا ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن محمد بْنِ عَلِیٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ

۷۳۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اہل مشرق کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا:

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ٥٦٣ ـ مَاجَآءَ فِی مَالَا یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ

۷۳۱ ـ حدثنا قتیبة نا اللیث عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ فِی الْحُرُمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَا وِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ اَحَدٌ لَیْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَیْئًا مِنَ الثِّیَابِ مَسَّهٗ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرَسُ وَلَا تَتَنَقَّبِ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا

باب۵۶۳۔ محرم (احرام والے) کے لیے کیا پہننا جائز ہے۔

۷۳۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حالتِ احرام میں ہم کون کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قمیص، شلوار، برساتی، پگڑی اور موزے نہ پہنو۔ ہاں اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ پھر ایسا کپڑا بھی نہ پہنو جس میں ورس یا زعفران لگا ہوا ہو اور عورت اپنے چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے۔(۱)

(۱) ورس: یہ گھاس کی ایک قسم ہے جس سے رنگائی کی جاتی ہے۔ (مترجم)

تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

باب ٥٦٤۔ مَاجَآءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

باب۵۶۴۔ اگر لنگی اور جوتے نہ ہوں تو شلوار اور موزے پہن لے۔

٧٣٢۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبي البصري نا يزيد بن زريع نا عمر بن دينار عن جابر بُنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

۷۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر محرم کے پاس لنگی نہ ہو تو شلوار اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

قتیبہ، حماد بن زید سے عمرو کے حوالے سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں اگر لنگی نہ ہو تو شلوار اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے۔ یہ امام احمد کا بھی قول ہے۔ بعض ابن عمرؓ کی مرفوع حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں: اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے۔ بشرطیکہ انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ یہ سفیان ثوری اور شافعی کا قول ہے۔

باب ٥٦٥۔ مَاجَآءَ فِي الَّذِيْ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ اَوْ جُبَّةٌ

باب۵۶۵۔ جو شخص قمیص یا جبہ پہن کر احرام باندھے۔

٧٣٣۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا عبدالله بن ادريس عن عبدالملك بن اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا قَدْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْزِعَهَا

۷۳۳۔ حضرت عطاء بن یعلیٰ بن امیہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک اعرابی کو احرام کی حالت میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے حکم دیا کہ اسے اتار دے۔

ابن ابی عمر بھی سفیان بن عمرو بن دینار سے وہ عطاء سے وہ صفوان بن یعلیٰ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ اصح ہے۔ اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ اسی طرح قتادہ، حجاج بن ارطاۃ اور کئی راوی بھی عطاء سے یعلیٰ بن امیہ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح عمرو بن دینار اور ابن جریج کی ہی روایت ہے یہ دونوں عطاء سے وہ صفوان بن یعلیٰ سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

باب ٥٦٦۔ مَاجَآءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب۵۶۶۔ محرم کا کن جانوروں کو مارنا جائز ہے۔

٧٣٤۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابى الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهرى عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

۷۳۴۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احرام میں پانچ چیزوں کو مارنا جائز ہے۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نایزید بن ابی زیاد عن ابن ابی نُعَیمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِیَ وَالْکَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاةَ وَالْغُرَابَ

۷۳۵۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: محرم کے لیے درندے، کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو مارنا جائز ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے علماء اسی پر عمل کرتے اور کہتے ہیں کہ درندے اور کاٹنے والے کتے کو قتل کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ سفیان ثوری اور شافعی کا یہی قول ہے۔ جب کہ شافعی مزید کہتے ہیں کہ جو درندہ، انسان یا جانور پر حملہ آور ہوتا ہے اس کو مارنا بھی جائز ہے۔

باب ۵۶۷۔ مَاجَآءَ فِی الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب ۵۶۷۔ محرم کا پچھنے لگانا۔

۷۳۶۔ حدثنا قتیبة نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن طاؤس وَعَطَاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۷۳۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے۔

اس باب میں انسؓ، عبداللہ بن بحینہؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء محرم کو پچھنے لگانے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ بال نہ مونڈے۔ امام مالک بھی بوقت ضرورت اس کی اجازت دیتے ہیں جب کہ امام شافعی اور سفیان ثوری کے نزدیک اگر بال نہ اکھاڑے جائیں تو پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

باب ۵۶۸۔ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ تَزْوِیْجِ الْمُحْرِمِ

باب ۵۶۸۔ احرام کی حالت میں نکاح کرنے کی کراہت۔

۷۳۷۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن علیة نا ایوب عن نَافِعٍ عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ یُّنْکِحَ ابْنَهٗ فَبَعَثَنِیْ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَ هُوَ اَمِیْرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ یُرِیْدُ اَنْ یُّنْکِحَ ابْنَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ یُّشْهِدَكَ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِیًّا جَافِیًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا یَنْکِحُ وَلَا یُنْکِحُ اَوْکَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهٗ یَرْفَعُهٗ

۷۳۷۔ نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ابن معمر نے اپنے بیٹے کی شادی کا ارادہ کیا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا۔ میں گیا اور کہا کہ آپ کے بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی چاہت ہے کہ آپ اس بات پر گواہ ہوں۔ فرمایا: وہ گنوار اور بے عقل شخص ہیں۔ محرم نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا کروا سکتا ہے۔ یا اسی طرح کچھ کہا۔ پھر عثمان سے مرفوعاً اسی کے مثل روایت بیان کی۔

اس باب میں ابو رافعؓ اور میمونہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی اس حدیث کو حسن صحیح کہتے ہیں۔ بعض صحابہ کا اسی پر عمل ہے جن میں حضرت عمر بن خطابؓ، علیؓ اور ابن عمرؓ شامل ہیں پھر بعض فقہاء تابعین، امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی احرام کی حالت میں نکاح کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں ان کے نزدیک اگر نکاح کر لیا جائے تو باطل ہے۔

۷۳۸۔ حدثنا قتیبة اخبرنا حماد بن زید عن مطر الوراق عن ربیعة بن ابی عبدالرحمٰن عن سلیمان بن یسار عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ

۷۳۸۔ حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میمونہؓ کے ساتھ بغیر حالت احرام نکاح کیا پھر جب صحبت کی تب بھی احرام سے

هَلَالٌ وَ کُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلُ فِیْمَا بَیْنَهُمَا

نہیں تھے میں دونوں کے درمیان پیغامبر تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حماد بن زید کے بحوالہ راق ربیعہ سے روایت کرنے کے علاوہ ہمیں اس کی سند کے اتصال کا علم نہیں۔ مالک بن انسؓ، ربیعہؓ سے اور وہ سلیمان بن یسارؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ''آنحضرت ﷺ نے میمونہؓ سے نکاح حلال ہوتے ہوئے کیا تھا''۔ مالک اسے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح سلیمان بن بلال بھی ربیعہ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح سلیمان بن بلال بھی ربیعہ سے مرسلاً ہی روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یزید بن اصمؓ سے میمونہؓ کے حوالے سے مروی ہے کہ ''آنحضرت ﷺ نے حلال ہونے کی حالت میں مجھ سے نکاح کیا''۔ جب کہ بعض راوی یزید بن اصمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ''آنحضرت ﷺ نے میمونہؓ سے نکاح کیا تو وہ حلال تھے''۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یزید بن اصمؓ: میمونہؓ کے بھانجے ہیں۔

باب ۵۶۹۔ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی ذٰلِكَ

باب۵۶۹۔ محرم کے لیے نکاح کی اجازت

۷۳۹۔ حدثنا حُمَیْدَة بن مسعدة نا سفیان بن حبیب عن هشام بن حسان عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۷۳۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میمونہؓ سے محرم ہوتے ہوئے نکاح کیا۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۷۴۰۔ حدثنا قتیبة نا حماد بْنُ زَیْد عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۷۴۰۔ حضرت ایوب عکرمہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میمونہؓ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

قتیبہ، داؤد بن عبدالرحمٰن عطار سے وہ عمرو بن دینار سے اور وہ ابوشعثاء سے حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ''حضور ﷺ نے میمونہؓ سے نکاح حالت احرام میں کیا تھا''۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔ علماء کا آنحضرت ﷺ کے میمونہؓ سے نکاح کے متعلق اختلاف ہے۔ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے مکہ کے راستے میں نکاح کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں: نکاح حلال ہوتے ہوئے ہوا لیکن لوگوں کو اس کا پتہ محرم ہونے کی حالت میں چلا۔ پھر دخول بھی حلال ہونے کی حالت میں ہی سرف (ایک مقام کا نام) کے مقام پر مکہ میں ہوا۔ حضرت میمونہؓ کی وفات بھی سرف میں ہی ہوئی اور وہیں دفن ہوئیں۔

۷۴۱۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا وهب بن جریر نا ابی قال سمعت ابا فزارة یحدثُ عن یزید بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِی الظُّلَّةِ الَّتِیْ بَنٰی بِهَا فِیْهَا

۷۴۱۔ حضرت میمونہؓ فرماتی کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے نکاح بھی اور مجامعت بھی حلال ہوتے ہوئے ہی فرمائی تھی۔ راوی کہتے ہیں: پھر میمونہؓ سرف کے مقام پر فوت ہوئیں اور ہم نے انہیں اسی اقامت گاہ میں دفن کیا جہاں آپ ﷺ نے ان سے مجامعت کی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور کئی راویوں نے یزید بن عاصم سے مرسلاً روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میمونہؓ سے نکاح کیا تو حلال تھے۔

باب ۵۷۰۔ مَاجَآءَ فِی اَکْلِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب ۵۷۰۔ محرم کا شکار کا گوشت کھانا۔

۷۴۲۔ حدثنا قتیبة نا یعقوب بن عبدالرحمٰن عن عمرو بن ابی عمرو بن المُطَّلِب عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَیْدُ الْبَرِّ لَکُمْ حَلَالٌ وَّاَنْتُمْ حُرُمٌ مَالَمْ تَصِیْدُوْهُ اَوْیُصَدْلَکُمْ

۷۴۲۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حالتِ احرام میں اگر تم نے خود یا کسی نے تمہارے لیے شکار نہ کیا ہو تو تمہارے لیے حلال ہے۔

اس باب میں ابوقتادہؓ اور طلحہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: جابرؓ کی حدیث مفسّر ہے۔ مطّلب کے جابر سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔ علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں: محرم کے شکار کا گوشت کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ اس نے خود یا صرف اسی کے لیے نہ شکار کیا گیا ہو۔ امام شافعی کہتے ہیں یہ حدیث اس باب کی احسن، اور قیاس کے سب سے زیادہ موافق حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۷۴۳۔ حدثنا قتیبة عن مالك بن انس عن ابی النضر عن نافع مولیٰ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَکَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِیْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَیْهِ فَاَخَذَ فَشَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَکَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی بَعْضُهُمْ. فَاَدْرَکُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِیَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَکُمُوْهَا اللّٰهُ

۷۴۳۔ حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مکہ جا رہے تھے جب مکہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ صرف میں احرام میں نہیں تھا جب کہ باقی سب احرام میں تھے، چنانچہ ابوقتادہؓ نے ایک وحشی گدھے کو دیکھا تو اپنے گھوڑے پر چڑھ گئے اور ساتھیوں سے نیزہ مانگا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر کوڑا مانگا تو بھی انہوں نے نہیں دیا۔ پھر خود ہی لیا اور اس گدھے کی طرف دوڑے اور اسے قتل کر دیا بعض صحابہ نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے اور اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا: وہ تو کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

قتیبہ، مالک سے وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے اور وہ قتادہ سے وحشی گدھے کے متعلق ابوالنضر کی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے"؟ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۷۱۔ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ لَحْمِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب ۵۷۱۔ محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔

۷۴۴۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الصَّعْبَ

۷۴۴۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباسؓ سے اور وہ صعب بن جثامہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ صعب کو ابواء یا ودّان

بْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهٖ بِالْاَبْوَآءِ اَوْبِوَدَّانَ فَاَهْدٰى لَهٗ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِنَارَدٍّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ

(دونوں مقام مکہ اور مدینہ کے درمیان ہیں) ساتھ لے کر گئے تو وہ آنحضرت ﷺ کے لیے ایک وحشی گدھا لائے۔ آنحضرت ﷺ نے واپس کر دیا لیکن جب آنحضرت ﷺ نے ان کے چہرے پر کراہت کے آثار دیکھے تو فرمایا: یہ میں نے اس لیے واپس کیا ہے کہ ہم احرام میں ہیں۔ چنانچہ مجبوری کی وجہ سے واپس کیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اور صحابہ کی ایک جماعت اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانے کو مکروہ سمجھتی ہے امام شافعی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اسے اس لیے واپس کر دیا تھا کہ ان کے خیال میں صعب نے اسے انہی کے لیے شکار کیا تھا اور آپ ﷺ کا اسے ترک کرنا تنزیہاً ہے۔ زہری کے بعض ساتھی بھی اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "صعب نے وحشی گدھے کا گوشت ہدیے میں پیش کیا تھا۔ لیکن یہ غیر محفوظ ہے اس باب میں حضرت علیؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۵۷۲۔ مَاجَآءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

باب ۵۷۲۔ محرم کیلئے سمندری جانوروں کا شکار حلال ہے۔

۷۴۵۔ حدثنا ابو کریب نا وکیع عن حماد بن سلمة عن اَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهٗ بِاَسْيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

۷۴۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج یا عمرے کے لیے نکلے تو ہمارے سامنے ٹڈی دل آ گیا۔ چنانچہ ہم نے انہیں لاٹھیوں اور کوڑوں سے مارنا شروع کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اسے کھاؤ یہ تو پانی کا شکار ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابومہزم کی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ان کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے ان کے متعلق کلام کیا ہے۔ علماء کی ایک جماعت محرم کے لیے ٹڈی کو شکار کر کے کھانے کی اجازت دیتی ہے جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: اگر محرم ٹڈی کو کھائے یا اس کا شکار کرے گا تو اس پر صدقہ واجب ہو جائے گا۔

باب ۵۷۳۔ مَاجَآءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

باب ۵۷۳۔ محرم کے لیے بجّو کا حکم۔(۱)

۷۴۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم نا ابن جریج عن عبداللّٰه بن عبید بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِبْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

۷۴۶۔ حضرت ابن ابی عمار فرماتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کیا بجّو شکار ہے؟ فرمایا: ہاں۔ کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا کیا یہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے؟ فرمایا: ہاں۔

---

(۱) بجّو ایک جانور ہے جو مردار کھاتا ہے اور اس کا شمار ذی ناب و ذی مخلب میں ہوتا ہے۔ جس کی حرمت حدیث صحیح سے ثابت ہے جو ابواب الاطعمہ میں آ رہی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جریر بن حازم یہ حدیث روایت کرتے ہوئے بحوالہ جابرؓ، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن جریج کی حدیث اصح ہے اور یہی احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم اگر بجّو کا شکار کرے تو اس پر جزاء ہے۔

باب ٥٧٤ ـ مَاجَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

باب ۵۷۴۔ مکہ داخل ہونے کے لیے غسل

٧٤٧ ـ حدثنا يحيى بن موسى اخبرني هارون بن صالح نا عبدالرحمٰن بن زيد بن اسلم عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدخُوْلِ مَكَّةَ بِفَخٍّ

۷۴۷۔ حضرت ابن عمرؓ نے مکہ داخل ہونے سے پہلے فخ کے مقام پر غسل کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہی ہے جو نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ مکہ جانے کے لیے غسل کیا کرتے تھے۔ شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ مکہ جانے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ علی بن مدینی اور احمد بن حنبل انہیں ضعیف کہتے ہیں اور ہم اس حدیث کو صرف انہی کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

باب ٥٧٥ ـ مَاجَآءَ فِي دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا وَخُرُوْجِهٖ مِنْ اَسْفَلِهَا

باب ۵۷۵۔ آنحضرت ﷺ مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل اور پستی کی طرف سے باہر نکلے۔

٧٤٨ ـ حدثنا ابوموسىٰ محمد بن المثنّى نا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلىٰ مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا

۷۴۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب آنحضرت ﷺ مکہ گئے تو بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٥٧٦ ـ مَاجَآءَ فِي دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَارًا

باب ۵۷۶۔ آنحضرت ﷺ مکہ میں دن میں داخل ہوئے۔

٧٤٩ ـ حدثنا يوسف بن عيسى نا وكيع نا العمرى عن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا

۷۴۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٥٧٧ ـ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب ۵۷۷۔ بیت اللہ پر نظر پڑنے پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت۔

٧٥٠ ـ حدثنا يوسف بن عيسى نا وكيع نا شعبة عن

۷۵۰۔ مہاجر مکی کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہؓ سے بیت اللہ کو دیکھنے پر

ابی قزعة البَاهِلِی عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبدِاللّٰهِ اَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ اِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكُنَّا نَفْعَلُهٗ

ہاتھ اٹھانے سے متعلق پوچھا گیا۔ تو فرمایا: ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ کیا ہم ہاتھ اٹھایا کرتے تھے؟

امام ترمذی کہتے ہیں: بیت اللہ کو دیکھنے پر رفع یدین کی کراہت کے متعلق ہم صرف شعبہ کی ابوقزعہ سے روایت سے ہی جانتے ہیں ان کا نام: سوید بن حجر ہے۔

باب ۵۷۸۔ مَاجَاءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

باب ۵۷۸۔ طواف کی کیفیت۔

۷۵۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا یحیی بن ادم نا سفیان عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّ مَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا اَظُنُّهٗ قَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

۷۵۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: جب حضور اکرم ﷺ مکہ آئے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر داہنی طرف چل دیئے پھر تین چکروں میں رمل(۱) کیا اور چار چکروں میں (عادت کے مطابق) چلے۔ پھر مقام ابراہیمؑ کے پاس آئے اور فرمایا: مقام ابراہیمؑ پر نماز پڑھو پھر آپ ﷺ نے یہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ اس وقت مقامِ ابراہیمؑ آپ ﷺ اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ پھر حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر صفا کی طرف چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی'' ان الصفا والمروة......'' الآیۃ۔ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیثِ جابرؓ حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

باب ۵۷۹۔ مَاجَاءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

باب ۵۷۹۔ حجر اسود سے رمل شروع کرنا اور اسی پر ختم کرنا۔

۷۵۲۔ حدثنا علی بن خشرم نا عبداللّٰه بن وهب عن مالك ابن انس عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا

۷۵۲۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجر اسود سے رمل شروع کیا اور تین چکروں کے بعد اسی پر ختم کیا پھر چار چکر اپنی عادت کے مطابق چل کر پورے کیے۔

باب ۵۸۰۔ مَاجَاءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

باب ۵۸۰۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے۔

۷۵۳۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا سفيٰن ومعمر عن ابن خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ

۷۵۳۔ حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ ہم ابن عباسؓ اور معاویہؓ کے ساتھ طواف کر رہے تھے۔ معاویہؓ جب بھی کسی کونے سے گزرتے اسے بوسہ دیتے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت معاویہؓ

(۱) رمل: اکڑ کر تیز تیز چلتے، قدم نزدیک نزدیک رکھنے اور جلدی جلدی اٹھانے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

يَكُنْ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْئٌ مِّنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا

نے فرمایا: بیت اللہ میں سے کوئی چیز بھی نہیں چھوڑنی چاہئے۔

اس باب میں عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے۔

باب ۵۸۱۔ مَاجَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا

باب ۵۸۱۔ آنحضرت ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا۔(۱)

۷۵۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا قبيصة عن سفيان عن ابن جريج عن عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَّ عَلَيْهِ بُرْدٌ

۷۵۴۔ حضرت ابن ابی یعلیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ نے حالت اضطباع میں طواف کیا اور آپ ﷺ کے بدن پر ایک چادر تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ثوری کی ابن جریج سے ہے ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالحمید: عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ اور...... یعلی: یعلی بن امیہ ہیں۔

باب ۵۸۲۔ مَاجَآءَ فِيْ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ

باب ۵۸۲۔ حجر اسود کو بوسہ دینا۔

۷۵۵۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ لَا اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ

۷۵۵۔ عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے عمر بن خطابؓ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے اور یہ کہتے ہوئے سنا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ حجر اسود کا بوسہ لینا مستحب ہے اگر اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے یہ امام شافعی کا قول ہے۔

باب ۵۸۳۔ مَاجَآءَ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

باب ۵۸۳۔ سعی صفا سے شروع کرنا۔

۷۵۶۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان بن عيينة عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَقَرَاَ "اِنَّ الصَّفَا

۷۵۶۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: جب آنحضرت ﷺ مکہ تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیمؑ پر آئے اور یہ آیت پڑھی ''واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى'' پھر مقام ابراہیمؑ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر فرمایا: ہم بھی اسی طرح شروع کرتے ہیں جس طرح اللہ نے شروع کیا اور صفا کی سعی شروع کرتے ہوئے یہ آیت پڑھی ''ان الصفا والمروة.

(۱) اضطباع سے مراد یہ ہے کہ چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر دونوں کونے یا ایک کونہ بائیں کندھے پر ڈالا جائے۔ (مترجم)

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ" الآیۃ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ سعی میں صفا سے شروع کرے لہٰذا اگر مروہ سے شروع کرے گا تو سعی نہیں ہوگی علماء کا اس شخص کے متعلق اختلاف ہے جو طواف کعبہ کر کے بغیر سعی کیے واپس آجائے بعض علماء کہتے ہیں اگر طواف کعبہ کیا اور سعی صفا و مروہ کیے بغیر مکہ سے نکل گیا تو اگر وہ قریب ہی ہو تو واپس جائے اور سعی کرے اگر اپنے وطن پہنچنے تک یاد نہ آئے تو دم کے طور پر قربانی کرے یہ سفیان ثوری کا قول ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر وہ سعی کیے بغیر اپنے وطن واپس پہنچ جائے تو اس کا حج نہیں ہوا۔ یہ امام شافعی کا قول ہے۔ ان کے نزدیک سعی صفا و مروہ واجب ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

باب ٥٨٤۔ مَاجَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

باب ۵۸۴۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

٧٥٧۔ حدثنا قتيبة نا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاؤس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ

۷۵۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی مشرکین پر اپنی قوت ظاہر کرنے کے لیے کی۔(۱)

اس باب میں عائشہؓ، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء صفا اور مروہ میں دوڑ کر چلنے کو مستحب کہتے ہیں۔ لیکن آہستہ چلنا بھی جائز ہے۔

٧٥٨۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا ابن فضيل عن عطاء بن السائب عَنْ كَثِيْرِبْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى فَقُلْتُ لَهٗ اَتَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَ لَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ

۷۵۸۔ حضرت کثیر بن جمہان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو صفا و مروہ کی سعی کے دوران آہستہ چلتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کیا آپ یہاں آہستہ چلتے ہیں؟ فرمایا اگر میں دوڑوں تو بے شک میں نے آنحضرت ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر آہستہ چلوں تو میں نے آنحضرت ﷺ کو آہستہ چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اور میں بہت بوڑھا ہوں۔(۲)

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن جبیر بھی عبداللہ بن عمرؓ سے ایسے ہی روایت کرتے ہیں۔

باب ٥٨٥۔ مَاجَآءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

باب ۵۸۵۔ سواری پر طواف کرنا۔

٧٥٩۔ حدثنا بشربن هلال الصواف نا عبدالوارث وعبدالوهاب الثقفي عن خالد الحذاء عَنْ عِكْرِمَةَ

۷۵۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا۔ چنانچہ جب حجر اسود کے سامنے پہنچتے تو اس کی

(۱) صفا و مروہ کے درمیان ایک ٹکڑے کو "بطن مسیل" کہتے ہیں۔ اس کے دونوں سروں پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ سعی کے دوران ان نشانوں کے درمیان تیز چلنا تمام علماء کے نزدیک مستحب ہے۔ (مترجم)

(۲) اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ "بطن مسیل" میں آہستہ بھی چلے۔ تاکہ لوگ عذر کے وقت اس کے جواز سے واقف ہو جائیں۔ لہٰذا ابن عمرؓ نے اپنے متعلق یہ کہہ کر کہ میں بوڑھا ہوں یہی ظاہر کیا ہے کہ میں اب دوڑ نہیں سکتا اور چلنا بھی جائز ہے۔ (مترجم)

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَاانْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ

طرف اشارہ کردیتے تھے۔

اس باب میں جابر، ابوطفیل اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صفا ومروہ کی سعی اور بیت اللہ کا طواف بغیر عذر کے سواری پر کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۵۸۶۔ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

باب ۵۸۶۔ طواف کی فضیلت

۷۶۰۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن اليمان عن شريك عن ابى اسحق عن عبدالله بن سعيد بن جبير عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

۷۶۰۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوگیا جیسے کہ اس کی ماں نے ابھی جنا۔

اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔میں نے اس کے متعلق امام بخاری سے پوچھا تو فرمایا: اس طرح کا قول ابن عباسؓ ہی سے مروی ہے یعنی ان کا اپنا قول ہے۔ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے اور وہ ایوب سے روایت کرتے ہیں کہ محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے۔ان کا ایک بھائی عبدالملک بن سعید بن جبیر بھی ہے ان سے بھی روایت کرتے ہیں۔

باب ۵۸۷۔ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَّطُوْفُ

باب ۵۸۷۔ عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو نفل پڑھنا۔

۷۶۱۔ حدثنا ابو عمار وعلى بن خشرم قالا نا سفيٰن ابن عيينة عن ابى الزبير عن عبدالله بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مُنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ

۷۶۱۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے بنوعبد مناف جو شخص اس گھر کا طواف کرے اور دن یا رات کے کسی حصے میں بھی نماز پڑھے اسے منع نہ کرو۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: جبیر بن مطعم کی حدیث حسن صحیح ہے۔اسے عبداللہ بن ابی نجیح بھی عبداللہ بن باباہ سے روایت کرتے ہیں۔علماء کا عصر اور فجر کے بعد مکہ میں نماز پڑھنے میں اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک عصر اور فجر کے بعد طواف کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔شافعی، احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے۔ان کی دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے کہ انہوں نے فجر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھے بغیر مکہ سے نکل آئے یہاں تک کہ ذی طوی کے مقام پر پہنچے اور طلوع آفتاب کے بعد طواف کے نوافل ادا کیے۔یہ سفیان ثوری اور مالک بن انسؓ کا قول ہے۔

باب ۵۸۸۔ مَاجَآءَ مَایُقْرَأُ فِیْ رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ

۷۶۲۔ حدثنا ابو مصعب قراءة عن عبدا لعزیز بن عمران عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَفِیْ رَکْعَتَیَ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَیِ الْاِخْلَاصِ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ

باب ۵۸۸۔ طواف کے دونفلوں میں کیا پڑھا جائے۔

۷۶۲۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے طواف کی نماز کی ایک رکعت میں ''قل یٰاَیھا الکافرون'' اور دوسری میں ''قل ھو اللہ احد پڑھی''۔

ہناد، وکیع سے وہ سفیان سے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''ان کے نزدیک طواف کے نوافل میں ''قل یٰا یھا الکٰفرون'' اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنا مستحب ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اصح ہے۔ اور جعفر بن محمد کی اپنے والد سے مروی حدیث حضرت جابرؓ سے مرفوعاً روایت ہے اور عبدالعزیز بن عمران محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

باب ۵۸۹۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الطَّوَافِ عُرْیَانًا

۷۶۳۔ حدثنا علی بن خشرم نا سفیان بن عیینة عن اَبِیْ اسحٰق عَنْ زَیْدِبْنِ اُثَیْعٍ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا بِاَیِّ شَیْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَلَا یَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهٗ اِلٰی مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّا مُدَّةَ لَهٗ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ

باب ۵۸۹۔ ننگے طواف کرنا حرام ہے۔

۷۶۳۔ زید بن اثیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا آپ آنحضرت ﷺ کی طرف سے کن چیزوں کا حکم دے کر بھیجے گئے تھے۔ فرمایا: چار چیزوں کا۔ ایک یہ کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوسکتا ہے۔ دوسرا یہ کہ بیت اللہ کا طواف عریانی کی حالت میں نہ کیا جائے۔ تیسرے یہ کہ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک حج میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور چوتھے یہ کہ آنحضرت ﷺ اور جس کسی کے درمیان بھی کوئی عہدو پیمان ہے وہ اپنی مقررہ مدت تک رہے گا۔ اور اگر کوئی مدت مقرر نہ ہو تو اس کے لیے چار ماہ تک کی مہلت ہے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے۔ ابن ابی عمر، اور نصر بن علی، سفیان سے اور وہ ابو اسحاق سے اسی کے مثل روایت کرتے ہوئے زید بن یثیع کہتے ہیں اور یہ اصح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: شعبہ کو اس میں وہم ہو گیا ہے چنانچہ وہ زید بن اثیل کہتے ہیں۔

باب ۵۹۰۔ مَاجَآءَ فِیْ دُخُوْلِ الْکَعْبَةِ

۷۶۴۔ حدثنا ابن ابی عمر نا وکیع عن اسمٰعیل بن عبدالملك عن ابن ابی مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِیْ وَهُوَ قَرِیْرُ الْعَیْنِ طِیْبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَیَّ وَهُوَ حَزِیْنٌ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ دَخَلْتُ الْکَعْبَةَ وَ وَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ فَعَلْتُ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَکُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ

باب ۵۹۰۔ کعبہ کے اندر جانے کے متعلق

۷۶۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ میرے پاس سے نکلے تو آنکھیں ٹھنڈی اور مزاج خوش تھا۔ لیکن جب واپس آئے تو غمگین تھے۔ میں نے پوچھا تو فرمایا: میں کعبہ میں داخل ہوا۔ کاش کہ میں داخل نہ ہوا ہوتا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ میں نے اپنے بعد اپنی امت کو تکلیف میں ڈال دیا۔

باب ۵۹۱۔ مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوةِ الْکَعْبَةِ

باب ۵۹۱۔ کعبہ کے اندر نماز پڑھنا۔

۷۶۵۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَوْفِ الْکَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ یُصَلِّ وَلٰکِنَّهٗ کَبَّرَ

۷۶۵۔ حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی جب کہ ابن عباسؓ کا کہنا ہے کہ نماز نہیں پڑھی بلکہ تکبیر کہی۔

اس باب میں اسامہ بن زید، فضل بن عباس، عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں حضرت بلالؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام مالک کے نزدیک نوافل کا یہی حکم ہے جب کہ فرض نماز خانہ کعبہ میں پڑھنا ان کے نزدیک مکروہ ہے۔ لیکن امام شافعی کہتے ہیں: خواہ فرض ہو یا نفل۔ کسی میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اس لیے کہ طہارت اور قبلے کا حکم دونوں کے لیے برابر ہے۔

باب ۵۹۲۔ مَاجَآءَ فِیْ کَسْرِ الْکَعْبَةِ

باب ۵۹۲۔ خانہ کعبہ کو توڑنا

۷۶۶۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبة عن ابی اسحق عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ قَالَ لَهٗ حَدِّثْنِیْ بِمَا کَانَتْ تُفْضِیْ اِلَیْکَ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَعْنِیْ عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِیَّةِ لَهَدَمْتُ الْکَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَیْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَیْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَیْنِ

۷۶۶۔ حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ ابن زبیر نے ان سے کہا کہ مجھے وہ باتیں بتاؤ جو حضرت عائشہؓ تمہیں بتایا کرتی تھیں۔ اسود نے فرمایا: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تمہاری قوم کے لوگ ابھی نئے نئے جاہلیت چھوڑ کر مسلمان نہ ہوئے ہوتے تو میں کعبہ کو توڑ کر بناتا اور اس کے دو دروازے رکھتا۔ پھر جب ابن زبیر مکہ کے حاکم مقرر ہوئے تو انہوں نے اسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور اس کے دو دروازے کر دیئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۳۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْحِجْرِ

باب ۵۹۳۔ حطیم میں نماز پڑھنا۔

۷۶۷۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن علقمة بن ابی علقمة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلِّیَ فِیْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَاَدْخَلَنِی الْحِجْرَ وَقَالَ صَلِّیْ فِی الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَیْتِ وَلٰکِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا حِیْنَ بَنَوُا الْکَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَیْتِ

۷۶۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں چاہتی تھی کہ کعبہ میں داخل ہوؤں اور نماز پڑھوں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حجر (حطیم) میں لے گئے پھر فرمایا: اگر تم بیت اللہ میں نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی بیت اللہ کا ہی ٹکڑا ہے۔ لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کے وقت اسے چھوٹا کر دیا اور کعبہ سے نکال دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ: بلال کے بیٹے ہیں۔

باب ۵۹۴۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ

باب ۵۹۴۔ مقام ابراہیم، حجر اسود اور رکن یمانی کی فضیلت۔

۷۶۸۔ حدثنا قتیبة نا جریر عن عطاء بن السائب عن سعید بن جُبَیرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ

۷۶۸۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا۔ لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۶۹۔ حدثنا قُتَیْبَةُ نَایَزِیْدُ ابْنُ زُرَیْعٍ عَنْ رجاء ابی یحیی قال سمعت مسافعا الحاجب قال سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ یَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ تَامَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

۷۶۹۔ قتیبہ، یزید بن زریع سے اور وہ رجاء بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے مسافع حاجب کو عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رکن اور مقام دونوں جنت کے یاقوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا نور زائل کر دیا ہے۔ اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ایسا نہ کرتے تو ان کی روشنی سے مشرق سے مغرب تک منور ہو جاتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ سے موقوفاً انہی کا قول مروی ہے۔ اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ روایت غریب ہے۔

باب ۵۹۵۔ مَاجَآءَ فِی الْخُرُوْجِ اِلٰی مِنًی وَالْمُقَامِ بِهَا

باب ۵۹۵۔ منیٰ کی طرف جانا اور قیام کرنا۔

۷۷۰۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا عبداللّٰه بن الاجلح عن اسمٰعیل بن مسلم عن عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءِ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدٰی اِلٰی عَرَفَاتٍ

۷۷۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر صبح سویرے عرفات کی طرف چل دیے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اسمٰعیل بن مسلم میں کلام ہے۔

۷۷۱۔ حدثنا ابو سعید الاشج ناعبداللّٰه بن الاجلح الاعمش عن الحکم عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِمِنًی الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰی عَرَفَاتٍ

۷۷۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھی اور پھر عرفات گئے۔

اس باب میں عبداللہ بن زبیرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ علی بن مدینی، یحییٰ کے حوالے سے اور وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں جن میں یہ حدیث شامل نہیں۔

باب ۵۹۶۔ مَاجَآءَ اَنَّ مِنًی مُنَاخٌ مَنْ سَبَقَ

باب ۵۹۶۔ منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے۔

۷۷۲۔ حدثنا یوسف بن عیسی و محمد بن ابان قالانا وکیع عن اسرائیل عن ابراهیم بن مهاجر عن یوسف بن مالك عَنْ اُمِّهٖ مُسَيكَة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَآءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

۷۷۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم منیٰ میں آپ ﷺ کے لیے ایک مکان نہ بنا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ منیٰ میں جو پہلے آئے یہ اس کی منزل ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۵۹۷۔ مَاجَآءَ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

باب ۵۹۷۔ منیٰ میں قصر نماز پڑھنا۔

۷۷۳۔ حدثنا قتيبة نا ابوالاحوص عن اَبِيْ اِسْحٰق عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَاكَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهٗ رَكْعَتَيْنِ

۷۷۳۔ حضرت حارثہ بن وہبؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ اور بہت سے لوگوں کے ساتھ منیٰ میں بے خوف وخطر قصر نماز پڑھی۔

اس باب میں حضرت میں ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حارثہ بن وہب کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ فرمایا: میں نے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ان حضرات کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اہل مکہ کے منیٰ میں قصر کرنے کے متعلق علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ منیٰ میں صرف مسافر ہی قصر نماز پڑھ سکتا ہے اہلِ مکہ نہیں۔ یہ قول ابن جریج، سفیان ثوری، یحییٰ بن سعید قطان، شافعی، احمد اور اسحاق کا ہے۔ جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اہل مکہ کے بھی منیٰ میں قصر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اوزاعی، مالک، سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے۔

باب ۵۹۸۔ مَاجَآءَ فِي الْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَآءِ فِيْهَا

باب ۵۹۸۔ عرفات میں کھڑے ہونا اور دعا کرنا۔

۷۷۴۔ حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بن عبدالله بن صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَبْنِ شَيْبَانَ قَالَ اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وُقُوْفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ

۷۷۴۔ حضرت یزید بن شیبان فرماتے ہیں کہ ہم موقف پر ایسے مقام پر کھڑے تھے کہ عمرو (یعنی امام) اس جگہ سے دور تھے۔ چنانچہ ابن مربع انصاریؓ تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا ایلچی بن کر آیا ہوں فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے اعمال کی جگہ کھڑے رہو تا کہ ابراہیمؑ کی میراث کی پیروی پر قائم رہو۔ (۱)

اس باب میں علیؓ، عائشہؓ، جبیر بن مطعمؓ اور شرید بن سویدؓ ثقفی سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن مربع کی حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے جانتے ہیں وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں۔ ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے ان سے بھی ایک حدیث مروی ہے۔

۷۷۵۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ الصنعانی البصری

۷۷۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی کہ قریش اور ان کے متبعین جنہیں ''حمس'' (۲)

(۱) موقف یعنی کھڑے ہونے کی جگہ۔ (مترجم)

(۲) حمس: اہل حرم کے معنی میں آتا ہے۔ (مترجم)

نا محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی نا هشام بن عُروَة عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَ مَنْ كَانَ عَلٰى دِينِهَا وَهُمُ الْحُمُسُ يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ"

کہا جاتا ہے۔ مزدلفہ میں رہتے اور کہتے ہم بیت اللہ کے خادم اور اہل مکہ ہیں چنانچہ عرفات نہ جاتے جب کہ دوسرے تمام لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ثم افیضوا من......" الآیۃ۔ (ترجمہ: پھر جہاں سے دوسرے لوگ واپس ہوتے ہیں تم بھی وہیں سے واپس ہو۔)

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے جب کہ عرفات حرم سے باہر ہے۔ وہ لوگ مزدلفہ میں ہی ٹھہر جاتے اور کہتے کہ ہم تو اللہ کے گھر والے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت نازل فرمائی۔

باب ۵۹۹۔ مَاجَآءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

باب ۵۹۹۔ عرفات پورا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

۷۷۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن عبدالرحمٰن بن الحارث بن عیاش بن ابی ربیعة عن زید بن علی عن ابیه عن عبیداللّٰه بن اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذِهِ عَرَفَةُ هٰذَاهُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ اَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هَيْئَتِهٖ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَّشِمَالًا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ وَيَقُولُ يَآيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ ثُمَّ اَتٰى جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلٰوتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى قُزَحَ وَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِي مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ فَوَقَفَ وَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِي شَيْخٌ

۷۷۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عرفات میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ عرفات ہے اور یہی موقف ہے۔ (۱) عرفات پورے کا پورا موقف ہے۔ پھر سورج غروب ہونے پر وہاں سے واپس ہوئے اور اسامہ بن زید کو ساتھ بٹھالیا اور اپنی عادت کے مطابق سکون واطمینان کے ساتھ اشارے کرنے لگے۔ لوگ دائیں بائیں اپنے اونٹوں وغیرہ کو مار رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: اے لوگو! اطمینان اور سکون کے ساتھ چلو۔ پھر آنحضرت ﷺ مزدلفہ پہنچے اور مغرب وعشاء دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔ صبح کے وقت قزح (۲) کے مقام پر آئے اور کھڑے ہو کر فرمایا: یہ قزح ہے اور یہی موقف ہے بلکہ مزدلفہ پورے کا پورا موقف ہے پھر وہاں سے چلے اور وادی محسر (۳) پہنچے اور اپنی اونٹنی کو ایک کوڑا مارا جس پر وہ دوڑنے لگی یہاں تک کہ اس وادی سے نکل گئے پھر رکے اور فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھا کر جمرے کے پاس آئے۔ رمی سے فارغ ہو کر مذبح خانے کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: یہ قربانی کی جگہ ہے اور منیٰ پورے کا پورا قربان گاہ ہے۔ یہاں قبیلہ خثعم کی ایک لڑکی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: کہنے لگی میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور

(۱) موقف: یعنی ٹھہرنے کی جگہ۔ (مترجم)

(۲) قزح: مزدلفہ میں امام کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (مترجم)

(۳) یہ مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے۔ اس میں سے تیزی سے گزرنا مستحب ہے۔ (مترجم)

كَبِيرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّي عَنْ اَبِيكِ قَالَ وَلَوّٰى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُولَ اللّٰهِ لِمَ لَوَّيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَّشَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَاحَرَجَ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْ لَا اَنْ يَّغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ

ان پر حج فرض ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں فرمایا: ہاں اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔ پھر فضل کی گردن اس لڑکی کی طرف سے پھیر دی۔ حضرت عباس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اپنے چچا زاد بھائی کی گردن کیوں موڑ دی؟ فرمایا: میں نے جوان لڑکی اور جوان لڑکے کو دیکھا تو شیطان کا خدشہ پیدا ہوگیا۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے حلق (۱) سے پہلے طواف افاضہ کرلیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بات نہیں حلق کرو۔ یا فرمایا: کوئی حرج نہیں بال کٹواؤ۔ راوی کہتے ہیں: پھر ایک اور شخص آیا اور عرض کیا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بات نہیں اب کنکریاں مارلو۔ پھر آنحضرت ﷺ بیت اللہ تشریف لے گئے اور طواف کرنے کے بعد زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا: اے بنو عبدالمطلب اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ تمہیں بعد میں پانی نہیں نکالنے دیں گے تو میں خود پانی نکالتا۔ یعنی میرے اس طرح نکالنے پر لوگ میری سنت کی اتباع میں تمہیں پانی نکالنے کی مہلت نہ دیں گے۔

اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے حضرت علیؓ کی حدیث سے صرف عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں۔ کئی راوی ثوری سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اسی پر علماء کا عمل ہے۔ چنانچہ علماء کا کہنا ہے کہ: عرفات میں ظہر اور عصر، ظہر کے وقت اکٹھی پڑھی جائیں۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں اگر کسی شخص نے اپنے خیمے میں اکیلے نماز پڑھ لی ہو اور امام کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہو تو اگر چاہے تو دونوں نمازیں امام ہی کی طرح ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ زید بن علی: زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔

مسئلہ: دس ذوالحجہ کے چار افعال جمرہ (۲) عقبہ پر کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق یا قصر (۳) کرانا اور طواف افاضہ کرنا ہیں۔ ان افعال میں ترتیب حنفیہ کے نزدیک واجب ہے۔ حنفیہ اس باب کی حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ رفع حرج اس لیے تھا کہ صحابۂ کرامؓ مناسک حج سے جاہل تھے۔ چنانچہ ان میں تقدیم و تاخیر کرنے والے پر دم واجب ہوگا۔ پھر حرج کے معنی اثم یعنی گناہ کے ہیں۔ اس طرح معنی یہ ہوا کہ کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ تم احکام سے واقفیت نہیں رکھتے لہٰذا جہالت بھی ایک عذر ہے مزید یہ کہ حدیث میں صدقہ یا دم واجب ہونے کا ذکر نہیں جب کہ ابن عباسؓ اسی طرح کی ایک حدیث کے راوی بھی ہیں لیکن ان کا فتویٰ اس کے خلاف ہی ہے اور حنفیہ کے مسلک کی تائید کرتا ہے۔ حاصل یہ کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس حدیث سے یہ معنی مراد لیے جاسکتے ہیں۔ اس دن کے افعال میں تقدیم و تاخیر پر کوئی صدقہ یا دم وغیرہ واجب نہیں تو وہ بھی آنحضرت ﷺ ہی کے زمانے میں تھا اب نہیں کیونکہ آپ ﷺ کا زمانہ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا لہٰذا اس میں جہالت معتبر تھی۔ جب کہ اس وقت جب کہ تمام احکام مکمل ہو چکے ہیں اس کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم (مترجم)

---

(۱) حلق کے معنی سر منڈانے کے ہیں۔ (مترجم)۔ (۲) جمرۂ عقبہ: بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ (مترجم)
(۳) قصر: اس کے معنی بال چھوٹے کرانے کے ہیں۔ (مترجم)

باب ۶۰۰۔ مَاجَآءَ فِی الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

۷۷۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع وبشر بن السری وابو نعیم قالوا نا سفیٰن بن عیینة عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِیْہِ بِشْرٌ وَاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَیْہِ السَّکِیْنَةُ وَاَمَرَھُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَزَادَ فِیْہِ اَبُوْ نُعَیْمٍ وَ اَمَرَھُمْ اَنْ یَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَاالْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّیْ لَا اَرَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا

باب۶۰۰۔ عرفات سے واپسی سے متعلق۔

۷۷۷۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتﷺ محسر سے تیزی سے گزرے۔ اور بشر اس میں یہ زیادتی کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ جب مزدلفہ سے لوٹے تو اطمینان کے ساتھ اور صحابہؓ کو بھی اسی کا حکم دیا۔ ابونعیم اس میں یہ زیادتی کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ جمرات پر ایسی کنکریاں ماریں جو انگلیوں میں پکڑی جا سکیں۔ یعنی چھوٹی ہوں پھر آپﷺ نے فرمایا: شاید میں اس سال کے بعد تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں۔

اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۰۱۔ مَاجَآءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب۶۰۱۔ مغرب اور عشاء مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھنا۔

۷۷۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان نا سفیان الثوری عن اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰی بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ بِاِقَامَةٍ وَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ھٰذَا فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ

۷۷۸۔ حضرت عبداللہ بن مالک فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے مزدلفہ میں نماز پڑھائی اور دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے ایک ساتھ پڑھیں۔ اور فرمایا: میں نے آنحضرتﷺ کو اس جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید سے وہ اسماعیل بن ابی خالد سے وہ ابواسحاق سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ آنحضرتﷺ سے مرفوعاً اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان کی حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوایوبؓ، جابرؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عمرؓ کی حدیث سفیان کی روایت سے اسماعیل بن ابوخالد کی روایت سے اصح ہے اور سفیان کی حدیث صحیح ہے اسرائیل بھی یہ حدیث ابواسحاق سے وہ عبداللہ اور خالد (یہ دونوں مالک کے بیٹے ہیں) سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کی ابن عمرؓ سے مروی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ اسے سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں جب کہ اسحاق، عبداللہ اور خالد سے اور وہ دونوں ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مغرب کی نماز، مزدلفہ سے پہلے نہ پڑھی جائے۔ چنانچہ حاجی جب مزدلفہ پہنچیں تو مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھیں۔ بعض علماء نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ جن میں سفیان ثوری بھی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا وغیرہ کھالے اور پھر تکبیر کہہ کر عشاء کی نماز پڑھ سکتا ہے۔ لیکن بعض علماء کا کہنا ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی جائیں یعنی مغرب کے لیے اذان دی جائے پھر تکبیر کہہ کر مغرب اور اس کے بعد تکبیر کہہ کر عشاء کی نماز پڑھی جائے یہ امام شافعی کا قول ہے۔

باب ۶۰۲۔ مَاجَآءَ فِی مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ

باب۶۰۲۔ جو شخص (وقوف عرفہ کے بعد) مزدلفہ میں امام کے ساتھ

اَدْرَكَ الْحَجَّ

وقوف میں شریک ہوجائے اس کا حج ہوگیا۔

۷۷۹۔ حدثنا محمد بن بشار قال نا یحیی بن سعید وعبدالرحمٰن بن مهدی قالا نا سفیٰن عن بکیر بن عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمُرَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِیًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَآءَ لَیْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَیَّامُ مِنٰى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ یَحْیٰى وَ اَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادَى بِهٖ

۷۷۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمرؓ فرماتے ہیں کہ اہل نجد کے کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرفات میں حاضر ہوئے اور حج کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے منادی کو حکم دیا۔ کہ لوگوں میں یہ اعلان کرے: حج عرفات میں وقوف کا نام ہے اور جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفات پہنچ جائے اس کا حج ہوگیا۔ منٰی کا قیام تین دن ہے لیکن اگر کوئی دو دن بعد چلا جائے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور اس طرح جو تیسرا دن بھی پورا کرے اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ محمد کہتے ہیں کہ یحییٰ اس حدیث کی روایت میں کہتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے کسی شخص کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر یہ اعلان کرایا تھا۔

ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ سفیان ثوری سے وہ بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمٰن بن یعمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ: سفیان ثوری کی روایات میں سے یہ روایت سب سے بہتر ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: علماء صحابہ اور دیگر علماء کرام عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفات نہ پہنچا اس کا حج نہیں ہوا۔ لہٰذا طلوع فجر کے بعد پہنچنے والے شخص کا حج فوت ہوگیا۔ وہ اس مرتبہ عمرہ کرلے اور آئندہ سال کا حج اس پر واجب ہے۔ یہ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے ثوری کی حدیث کی مانند روایت کی ہے۔ جارود وکیع کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں یہ حدیث ام المناسک ہے۔ یعنی حج کے احکام کی اصل بنیاد ہے۔

۷۸۰۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن داؤد بن ابی هندو اسمٰعیل بن ابی خالد وزکریا بن ابی زائدة عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ ابْنِ لَامٍ الطَّائِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِیْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَیْ طَیٍّ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِیْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِیْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْهِ فَهَلْ لِّیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ وَ وَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى یَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ

۷۸۰۔ حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن ام طائی فرماتے ہیں کہ میں مزدلفہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نماز کے لیے نکل رہے تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں طی کے پہاڑ سے آیا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو بھی خوب تھکایا اور خود بھی بے انتہا تھک گیا ہوں۔ قسم ہے پروردگار کی میں نے کوئی پہاڑ وقوف کے بغیر نہیں چھوڑا۔ کیا میرا حج ہوگیا؟ فرمایا: جو شخص ہماری اس نماز میں ہمارے ساتھ شریک ہوجائے اور ہمارے یہاں رہنے تک ساتھ رہے تو اس کا حج ہوگیا۔ بشرطیکہ وہ اس سے پہلے عرفات میں دن یا رات کے کسی بھی حصے میں وقوف کرچکا ہو (یعنی ۹ تاریخ کی صبح سے لے کر رات کو طلوع فجر تک) وہ اپنا احرام کھول لے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۰۳۔ مَاجَآءَ فِیْ تَقْدِیْمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ

باب۶۰۳۔ ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا۔

۷۸۱۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقَلٍ مِّنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ

۷۸۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے سامان وغیرہ کے ساتھ رات ہی کو مزدلفہ سے بھیج دیا تھا۔

اس باب میں عائشہؓ، ام حبیبہؓ، اسماءؓ اور فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اور کئی طرق سے انہی سے مروی ہے۔ شعبہ یہ حدیث مشاش سے اور وہ عطاء سے اور وہ فضل بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ''آنحضرت ﷺ نے ضعفاء کو رات ہی کے وقت مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔'' اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی ہے انہوں نے فضل بن عباس کا ذکر زیادہ کیا ہے کیوں کہ ابن جریج وغیرہ یہ حدیث عطاء سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔

۷۸۲۔ حدثنا ابو کریب نا وکیع عن المسعودی عن الحکم عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ وَقَالَ لَاتَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۷۸۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے گھر کے ضعفاء کو مزدلفہ پہلے بھیج دیا اور فرمایا: طلوعِ آفتاب سے پہلے کنکریاں نہیں مارنا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ ضعفاء کو مزدلفہ سے جلد منٰی بھیج دینے میں کوئی حرج نہیں۔ پھر اکثر علماء یہی کہتے ہیں کہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں جب کہ بعض علماء رات ہی کو کنکریاں مارنے کی بھی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن عمل آنحضرت ﷺ کی حدیث پر ہی ہے اور یہی سفیان ثوری اور شافعی کا قول ہے۔

باب ۶۰۴۔

باب۶۰۴۔ بلاعنوان

۷۸۳۔ حدثنا علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن ابن جریج عن ابی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمِیْ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَ اَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

۷۸۳۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے دسویں تاریخ کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں جب کہ اس کے بعد زوال کے بعد مارتے رہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر علماء کا عمل ہے کہ دس تاریخ کے بعد زوال آفتاب کے بعد ہی کنکریاں مارے۔

باب ۶۰۵۔ مَاجَآءَ اِنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب۶۰۵۔ مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا۔

۷۸۴۔ حدثنا قتیبة نا ابوخالد الاحمر عن الاعمش عن الحکم عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

۷۸۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس تشریف لے گئے۔

اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔زمانہ جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب کا انتظار کرتے اور اس کے بعد مزدلفہ سے نکلا کرتے تھے۔

۷۸۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد قال اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُوْنٍ یَقُوْلُ کُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ لَا یُفِیْضُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالَفَھُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

۷۸۵۔ حضرت ابواسحاق، عمرو بن میمونؒ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ہم مزدلفہ میں تھے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے نہیں نکلا کرتے تھے۔ان کا کہنا تھا کہ ثبیر پہاڑ پر دھوپ پہنچ جائے تو تب نکلو لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی۔ چنانچہ عمرؓ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۰۶۔ مَاجَآءَ اِنَّ الْجِمَارِ الَّتِیْ تُرْمٰی مِثْلُ حَصَی الْخَذْفِ

باب ۶۰۶۔ چھوٹی کنکریاں مارنا

۷۸۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان ابن جریج عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ

۷۸۶۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو انگلیوں سے کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریاں۔

اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوصؓ۔(یہ اپنی والدہ: ام جندب ازدیہ سے روایت کرتے ہیں) ابن عباسؓ، فضل بن عباسؓ، عبدالرحمٰن بن عثمان تیمیؓ اور عبدالرحمٰن بن معاذؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔علماء اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ چھوٹی کنکریاں ماری جائیں جو انگلیوں سے ماری جاسکیں۔

باب ۶۰۷۔ مَاجَآءَ فِی الرَّمْیِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

باب ۶۰۷۔ زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

۷۸۷۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی البصری نا زیاد بن عبداللّٰہ عن الحجاج عن الحکم عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

۷۸۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۰۸۔ مَاجَآءَ فِی الرَّمْیِ الْجِمَارِ رَاکِبًا

باب ۶۰۸۔ سوار ہو کر کنکریاں مارنا۔

۷۸۸۔ حدثنا احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن

۷۸۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دس

ابی زائدة نا الحجاج عن الحکم عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَةَ یَوْمَ النَّحْرِ رَاکِبًا

ذوالحجہ کو جمرۂ عقبہ پر سواری پر سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔

اس باب میں جابرؓ، قدامہ بن عبداللہؓ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوصؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے جب کہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ کنکریاں پیدل چل کر مارنی چاہئیں۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اس لیے ایسا کیا کہ لوگ آپ کو دیکھ کر اقتدا کر سکیں پھر دونوں حدیثیں علماء کے نزدیک معمول بہ ہیں۔ یعنی مذکورہ بالا اور مندرجہ ذیل حدیث۔

۷۸۹۔ حدثنا یوسف بن عیسی نا ابن نمیر عن عبیداللہ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَةَ مَشٰی اِلَیْهِ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا

۷۸۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کنکریاں مارنے جاتے تو پیدل ہی جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔ اکثر علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ قربانی والے دن (دس تاریخ کو) سوار ہو کر اور اس کے بعد پیدل چل کر کنکریاں مارے۔ گویا کہ یہ حضرات آنحضرت ﷺ کے فعل کی اتباع میں یہ حکم دیتے ہیں: کہ آنحضرت ﷺ نے دس تاریخ کو جمرۂ عقبہ پر سواری پر سوار ہو کر کنکریاں ماری تھیں اور اس دن صرف جمرۂ عقبہ پر ہی کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

باب ۶۰۹۔ کَیْفَ تُرْمَی الْجِمَارُ

باب ۶۰۹۔ رمی(۱) کیسے کی جائے۔

۷۹۰۔ حدثنا یوسف بن عیسی نا وکیع نا المسعودی عن جامع بن شداد اَبِی صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ لَمَّا اَتٰی عَبْدُاللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ استبطنَ الْوَادِیَ وَاسْتَقْبَلَ الْکَعْبَةَ وَجَعَلَ یَرْمِی الْجَمْرَةَ عَلٰی حَاجِبِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ رَمٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ غَیْرُهٗ مِنْ هٰهُنَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

۷۹۰۔ عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں جب عبداللہؓ جمرۂ عقبہ پر میدان کے بیچ میں پہنچے تو قبلہ رُخ ہوئے اور اپنی داہنی جانب جمرے پر کنکریاں مارنے لگے پھر انہوں نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس رب کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی اس نے یہیں سے کنکریاں ماری تھیں۔

ہناد وکیع سے اور وہ مسعودی سے اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں فضل بن عباسؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ کنکریاں مارنے والا میدان کے درمیان سے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر تکبیر کہے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر میدان کے درمیان سے مارنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے مار سکے وہاں سے ہی مارے۔

۷۹۱۔ حدثنا نضر بن علی الجهضمی وعلی بن

۷۹۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: کنکریاں

(۱) رمی: کنکریاں مارنے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

خشرم قالانا عیسی بن یونس عن عبیداللہ بن ابی زیاد عن القاسم بن مُحَمَّد عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِاللّٰهِ

مارنے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم اللہ تعالیٰ کی یاد میں دیا گیا ہے۔(۱)

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۱۰۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب ۶۱۰۔ رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے کی کراہت۔

۷۹۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معاویة عن ایمن بن نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَتِهٖ لَيْسَ ضَرْبٌ(۳) وَّلَا طَرْدٌ وَّلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ

۷۹۲۔ حضرات قدامہ بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرتﷺ کو جمرات (۲) کی رمی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپﷺ اونٹنی پر سوار تھے نہ ضرب تھی نہ دھکیلنا تھا اور نہ ہی ہٹو بچو وغیرہ۔

اس باب میں عبداللہ بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: قدامہ بن عبداللہ کی روایت حسن صحیح ہے یہ حدیث بھی اسی سند سے پہچانی جاتی ہے یہ بھی حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

باب ۶۱۱۔ مَاجَآءَ فِی الْاِشْتِرَاكِ فِی الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ

باب ۶۱۱۔ اونٹ اور گائے میں شراکت کے متعلق۔

۷۹۳۔ حدثنا قتیبة نا مالك بن انس عن اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

۷۹۳۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ہم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات سات آدمیوں کو شریک کیا۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحابہ اور دیگر علماء کا عمل ہے کہ قربانی میں گائے یا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے سفیان ثوری، شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ "قربانی میں گائے سات اور اونٹ دس آدمیوں کے لیے کافی ہے۔ اسحاق اسی سے استدلال کرتے ہیں اور ان کا یہی قول ہے۔ ابن عباسؓ کی حدیث کو ہم ایک ہی سند سے جانتے ہیں جو ذیل میں مذکور ہے۔

۷۹۴۔ حدثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ ابْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ

۷۹۴۔ حسین بن حریث اور کئی راوی فضل بن موسیٰ سے وہ حسین بن واقد سے وہ علباء بن احمر سے وہ عکرمہ سے اور وہ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عیدالاضحیٰ

(۱) یعنی یہ حضرت ہاجرہ کی اسمٰعیلؑ کی معیت میں ہجرت کرنے اور اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کی یاد میں ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۲) جمرات: جمرہ کی جمع ہے۔ (مترجم)

(۳) ضرب: مارنے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَحَضَرَ الْاَضْحٰی فَاشْتَرَکْنَا فِی الْبَقَرَۃِ سَبْعَۃً وَّفِی الْجَزُوْرِ عَشَرَۃً

آ گئی۔ چنانچہ ہم لوگ گائے میں سات اور اونٹ میں دس حصہ دار بنے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: حسین بن واقد کی حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۶۱۲۔ مَاجَآءَ فِی اِشْعَارِ الْبُدْنِ

باب ۶۱۲۔ قربانی کے اونٹ کا اشعار(۱) کرنا۔

۷۹۵۔ حدثنا ابو کریب نا وکیع عن ھشام الدستوائی عن قتادۃ عن ابی حسان الْاَعْرَجَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَلَّدَنَعْلَیْنِ وَاَشْعَرَالْھَدْیَ فِی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ وَ اَمَاطَ عَنْہُ الدَّمَ

۷۹۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے اونٹنیوں کا اشعار اور تقلید (۲) کی چنانچہ اسی کا داہنا پہلو ذوالحلیفہ میں زخمی کیا اور اس کا خون پونچھا۔

اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے علماء صحابہ اور دیگر علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے اشعار کا حکم دیتے ہیں۔ ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے یوسف بن عیسیٰ کو یہ حدیث وکیع کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا چنانچہ انہوں نے کہا: اس مسئلے میں اہل رائے کی رائے کی طرف نہ دیکھو (اہل رائے سے مراد: امام عبدالرحمٰن تیمی مدنی ہیں جو امام مالک کے استاد ہیں) اس لیے کہ اشعار سنت ہے جب کہ ان کے نزدیک یہ بدعت ہے۔ ابوسائب کہتے ہیں کہ ہم وکیع کے پاس تھے کہ انہوں نے ایک (اہل رائے کے متبعین میں سے) شخص سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے اشعار کیا۔ اور ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ یہ مثلہ ہے۔ (ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے) اس شخص نے کہا: ابراہیم نخعی سے بھی مروی ہے کہ اشعار مثلہ ہے۔ اس پر وکیع سخت غصے میں آگئے اور فرمایا: میں تم سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تم ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتے ہو۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کر دیا جائے یہاں تک کہ تم اپنے اسی قول سے رجوع کرو۔

مسئلہ: احناف کے نزدیک اشعار مکروہ اور تقلید مستحب ہے۔ امام طحاوی کہتے ہیں: امام ابوحنیفہؒ اس اشعار کی سنیت ہی کے قائل ہیں جو آنحضرت ﷺ سے مروی ہے چنانچہ آپ ﷺ کا اشعار صرف یہ تھا کہ کھال میں ایک خراش ڈال دی جاتی تھی تا کہ اس سے خون نکل جائے نہ کہ جانور کا گوشت کاٹ دیا جاتا۔ جس طرح بعد کے جہلا کیا کرتے تھے کہ گوشت کا ٹکڑا تک اتار دیتے تھے جو بعض اوقات جانور کی ہلاکت پر منتج ہوتا تھا۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ اسی قسم کو مکروہ کہتے ہیں جب کہ بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا اشعار اس لیے تھا کہ مشرکین ہدی (۳) جانوروں کے علاوہ دوسرے جانوروں کو پکڑ لیا کرتے تھے چنانچہ اب یہ علت باقی نہیں رہی للہذا یہ عمل مکروہ ہوگیا۔ واللہ اعلم (مترجم)

---

(۱) اشعار: اونٹ کے پہلو کو تھوڑا سا زخمی کر دینے کو کہتے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔ چنانچہ اس سے خون رستا رہتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قربانی کے لیے مخصوص ہے۔ (مترجم)

(۲) تقلید: قربانی کے جانور کے گلے میں جوتوں اور ہڈیوں کا ہار ڈالنے کو تقلید کہتے ہیں یہ بھی اسی مقصد کے لیے ہے۔ (مترجم)

(۱) ہدی: ان جانوروں کو کہا جاتا ہے جو طلب ثواب کے لیے حرم مکہ میں ذبح کیے جاتے ہیں۔

باب ۶۱۳۔

۷۹۶۔ حدثنا قتیبة و ابو سعید الاشج قالا ثنا ابن الیمان عن سفیان عن عبیداللّٰہ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی ھَدْیَہٗ مِنْ قُدَیْدٍ

باب ۶۱۳۔ بلاعنوان

۷۹۶۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ہدی قدید کے مقام سے خریدی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثوری کی روایت سے یحییٰ بن یمان کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے بھی اپنی ہدی قدید ہی سے خریدی۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ روایت اصح ہے۔

باب ۶۱۴۔ مَاجَآءَ فِیْ تَقْلِیْدِ الْھَدْیِ لِلْمُقِیْمِ

۷۹۷۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن عبدالرحمٰن بن القاسم عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّھَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ یُحْرِمْ وَلَمْ یَتْرُکْ شَیْئًا مِّنَ الثِّیَابِ

باب ۶۱۴۔ مقیم کا ہدی کی تقلید کرنا۔

۷۹۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں آنحضرت ﷺ کی ہدی کے ہار کے لیے رسیاں بٹا کرتی تھی پھر آپ ﷺ نہ احرام باندھتے اور نہ ہی کپڑے پہننا ترک کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ہدی کے جانور کی ''تقلید'' کرتا ہے تو اس وقت تک اس پر سلے ہوئے کپڑے یا خوشبو حرام نہیں ہوتی۔ جب تک وہ احرام نہ باندھے۔ لیکن بعض علماء کہتے ہیں: ''تقلید'' کے ساتھ ہی اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو گئیں۔ جو محرم پر حرام ہوتی ہیں۔

باب ۶۱۵۔ مَاجَآءَ فِیْ تَقْلِیْدِ الْغَنَمِ

۷۹۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مھدی عن سفیان عن منصور عن ابراھیم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلِّھَا غَنَمًا ثُمَّ لَا یُحْرِمُ

باب ۶۱۵۔ بکریوں کی ''تقلید''

۷۹۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں آنحضرت ﷺ کی قربانی کی بکریوں کے گلے کے ہاروں کی رسیاں بٹا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ احرام نہیں باندھتے تھے (یعنی اپنے اوپر کسی چیز کو حرام نہیں کرتے تھے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض صحابہ اور دیگر علماء کا عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالا جائے۔ (اشعار نہ کیا جائے)۔

باب ۶۱۶۔ مَاجَآءَ اِذَا عَطِبَ الْھَدْیُ مَا یُصْنَعُ بِہٖ

۷۹۹۔ حدثنا ھارون بن اسحٰق الھمدانی نا عبدة بن سلیمان عن ھشام بن عروة عَنْ اَبِیْہِ عَنْ نَاجِیَةَ الْخُزَاعِیِّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْھَدْیِ قَالَ انْحَرْھَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَھَا فِیْ دَمِھَا ثُمَّ خَلِّ بَیْنَ النَّاسِ وَبَیْنَھَا فَیَاْکُلُوْا ھَا

باب ۶۱۶۔ اگر ہدی کا جانور قریب المرگ ہو جائے تو کیا کیا جائے۔

۷۹۹۔ حضرت ناجیہ خزاعیؓ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: اگر ہدی قریب المرگ ہو جائے تو کیا کروں؟ فرمایا: اس کو ذبح کر دو اور اس کے گلے کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو دو پھر اسے لوگوں کے کھانے کے لیے چھوڑ دو۔

اس باب میں ذویب ابوقبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں حدیث ناجیہ حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ اگر نفلی قربانی کا جانور قریب المرگ ہو جائے تو وہ خود یا اس کے دوست اس کا گوشت نہ کھائیں بلکہ دوسرے لوگوں کو کھلا دیں۔اس طرح اس کی قربانی ہو جائے گی۔یہ شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اگر اس میں سے کچھ کھالیا تو جتنا کھایا ہے اتنا ہی تاوان کے طور پر ادا کرے جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر اس میں سے کچھ لیا تو اتنی ہی قیمت ادا کرے۔

باب ٦١٧۔ مَاجَآءَ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

٨٠٠۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهٗ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهٗ فِي الثَّالِثَةِ اَوْفِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ

باب ۶۱۷۔ قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا۔

۸۰۰۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔اس نے عرض کیا: یارسول اللہ(ﷺ) یہ قربانی کا جانور ہے آپ ﷺ تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو۔سوار ہو جاؤ راوی کو شک ہے۔کہ "ویلک" فرمایا یا "**ویحک**" (ان دونوں الفاظ کے معنی یہ ہیں کہ "تم پر ہلاکت ہو"۔(مترجم)

باب ٦١٨۔مَاجَآءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّأْسِ يَبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

٨٠١۔ حدثنا ابوعمار نا سفيان بن عيينة عن هشام بن حسان عن ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطٰى اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهٗ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهٗ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

باب ۶۱۸۔ سر کی کس جانب سے حلق شروع کیا جائے۔

۸۰۱۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ جب جمرے پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہوئے تو قربانی کے جانور ذبح کیے پھر حجام کو بلایا اور سر کی دائیں جانب اس کے سامنے کر دی اس نے اس طرف سے سر مونڈا آپ ﷺ نے وہ بال ابوطلحہ کو دے دیئے پھر حجام کی طرف بائیں جانب کی تو اس نے اس طرف سے بھی سر مونڈا۔پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ بال لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔

ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے اور وہ ہشام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن ہے۔

باب ٦١٩۔ مَاجَآءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ

٨٠٢۔ حدثنا قتيبة نا الليث عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ

باب ۶۱۹۔ حلق اور قصر کے متعلق

۸۰۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ اور اصحاب نبی ﷺ کی ایک جماعت نے سر کے بال منڈوائے جب کہ بعض صحابہ نے بال چھوٹے کرائے۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ بال منڈوانے والوں پر رحم فرما۔پھر ایک مرتبہ بال کتروانے والوں کے متعلق بھی یہی دعا کی۔

اس باب میں ابن عباسؓ، ابن ام حصینؓ، مارب، ابوسعیدؓ، ابومریمؓ، حبشی بن جنادہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے یعنی آدمی سر کے بال منڈوائے لیکن اگر بال کتروا لے تو بھی جائز ہے۔یہ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ۶۲۰۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَآءِ

باب ۶۲۰۔ عورت کے لیے سر منڈانا حرام ہے

۸۰۳۔ حدثنا محمد بن موسی الجرشی البصری نا ابو داؤد الطیالسی نا همام عن قتادة عن خلاس بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا

۸۰۳۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عورت کو بال منڈوانے سے منع فرمایا۔

محمد بن بشار، ابوداؤد سے وہ ہمام سے اور وہ خلاس سے اسی کے مثل روایت کرتے ہوئے حضرت علیؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث میں اضطراب ہے۔ پھر یہ حدیث حماد بن سلمہ سے بھی قتادہؓ کے حوالے سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔ علماء کا عمل اسی پر ہے کہ عورت حلق نہ کرائے بلکہ بال کٹوالے۔

باب ۶۲۱۔ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ اَوْ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِیَ

باب ۶۲۱۔ جو شخص ذبح سے پہلے حلق کرلے یا رمی سے پہلے قربانی کرلے۔(۱)

۸۰۴۔ حدثنا سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی و ابن ابی عمر قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عیسی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلاً سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَسَاَلَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ

۸۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں: ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: میں نے قربانی سے پہلے حلق کرالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بات نہیں اب قربانی کرلو۔ دوسرے شخص نے سوال کیا میں نے رمی (کنکریاں مارنے) سے پہلے قربانی کرلی۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں اب رمی کرلو۔

اس باب میں علیؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور اسامہ بن شریکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اگر کوئی چیز کسی دوسری پر مقدم کردے تو اس پر دم واجب ہے (اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجئے باب ''ان العرفة كلها موقف'' (باب ۵۹۹۔ حدیث ۷۷۶)

باب ۶۲۲۔ مَاجَآءَ فِی الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

باب ۶۲۲۔ احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو استعمال کرنا۔

۸۰۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا منصور بن زاذان عن عبدالرحمٰن بن القاسم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ

۸۰۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو احرام لگانے سے پہلے اور نحر کے دن دس ذوالحجہ کو طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائی۔ اس خوشبو میں مسک بھی تھا۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ اور بعد کے علماء کی اکثریت کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ نحر کے دن یعنی دس تاریخ کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے قربانی کرنے اور حلق یا قصر کرانے

(۱) اس مسئلے کی تفصیل باب ''ماجاء ان عرفة كلها موقف'' میں گذر چکی ہے۔ (مترجم)

کے بعد محرم کے لیے عورتوں کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ یہ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے لیکن حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ فرمایا: اس کے لیے عورتوں اور خوشبو کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ بعض علماء صحابہ، اہلِ کوفہ اور بعض علماء کا بھی یہی قول ہے۔

باب ٦٢٣ ۔ ماجَآءَ مَتٰی یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ فِی الْحَجِّ

باب ۶۲۳۔ حج میں لبیک......کہنا کب ترک کیا جائے۔

٨٠٦۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان عن ابن جریج عن عطاء عن ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰی مِنًی فَلَمْ یَزَلْ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

۸۰۶۔ حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے مزدلفہ کو کنکریاں مارنے تک مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا تھا۔ آپ ﷺ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک لبیک...... کہتے رہے۔

اس باب میں حضرت علیؓ، ابن مسعود اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں فضل بن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہلِ علم صحابہ وغیرہ کا عمل ہے۔ ان کے نزدیک حاجی کو تلبیہ پڑھنا اسی وقت چھوڑنا چاہیے جب جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار لے۔ شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ٦٢٤ ۔ مَاجَآءَ مَتٰی یَقْطَعُ التَّلْبِیَةُ فِی الْعُمْرَةِ

باب ۶۲۴۔ عمرے میں تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے؟

٨٠٧۔ حدثنا هنادنا هشیم عن ابن ابی لیلیٰ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اَنَّهٗ کَانَ یُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِیَةِ فِی الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

۸۰۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عمرے میں تلبیہ (لبیک......) پڑھنا اس وقت چھوڑتے تھے جب حجرِ اسود کو بوسہ دیتے۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر علماء کا عمل ہے کہ عمرے میں تلبیہ اس وقت تک موقوف نہ کیا جائے جب تک حجرِ اسود کو بوسہ نہ دے لیا جائے جب کہ علماء کہتے ہیں کہ جب مکہ کی آبادی میں پہنچ جائے تو ترک کر دے لیکن عمل آنحضرت ﷺ کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیان، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ٦٢٥ ۔ مَاجَآءَ فِیْ طَوَافِ الزِّیَارَةِ بِاللَّیْلِ

باب ۶۲۵۔ رات کو طواف زیارت کرنا۔

٨٠٨۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّیَارَةِ اِلَی اللَّیْلِ

۸۰۸۔ حضرت ابن عباسؓ اور عائشہؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی اجازت دیتے ہیں۔ جب کہ بعض کے نزدیک نحر کے دن طواف زیارت کرنا مستحب ہے۔ پھر بعض علماء منیٰ میں قیام کے آخر تک بھی اس کی اجازت کے قائل ہیں۔

باب ٦٢٦ ۔ مَاجَآءَ فِیْ نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

باب ۶۲۶۔ ابطح (۱) کے مقام پر ٹھہرنا۔

(۱) ابطح: مکہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے۔ اسے محصب بھی کہتے ہیں۔ (مترجم)

۸۰۹۔حدثنا اسحق بن منصور قال ثنا عبدالرزاق نا عبیداللّٰہ بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانَ یَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ

۸۰۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ ابطح میں ٹھہرا کرتے تھے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ اور ابو رافعؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی عبیداللہ بن عمر سے روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک ابطح میں ٹھہرنا مستحب ہے۔ واجب نہیں یعنی اگر چاہے تو ٹھہرے ورنہ واجب نہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں: یہ مناسک حج میں داخل نہیں۔ یہ ایک منزل ہے جہاں آنحضرت ﷺ ٹھہرے۔

۸۱۰۔حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ اِنَّمَا ھُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۸۱۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: محصب میں ٹھہرنا واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے جہاں آنحضرت ﷺ نے آرام فرمایا:

امام ترمذی کہتے ہیں: تحصیب کے معنی ابطح میں اترنے کے ہیں۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۲۷۔ من نزل الابطح

باب ۶۲۷۔ جو شخص ابطح میں ٹھہرے۔

۸۱۱۔حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ نا یزید بن زریع نا حبیب المعلم عن ہشام بن عروۃ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَبْطَحَ لِاَنَّہٗ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ

۸۱۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ابطح میں اس لیے ٹھہرے کہ وہاں سے آپ ﷺ کا نکلنا آسان تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی عمر بواسطہ سفیان، ہشام بن عروہ سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

باب ۶۲۸۔ مَاجَآءَ فِیْ حَجِّ الصَّبِیِّ

باب ۶۲۸۔ بچے کا حج کرنا۔

۸۱۲۔حدثنا محمد بن طریف الکوفی نا ابومعاویۃ عن محمد بن سوقۃ عن محمد بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَۃٌ صَبِیًّا لَّھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِھٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ

۸۱۲۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: ایک عورت ایک بچے کو لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا اس کا حج صحیح ہے؟ فرمایا: ہاں اور ثواب تمہیں ملے گا۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ جابرؓ کی حدیث غریب ہے۔ قتیبہ، قزعہ بن سوید باہلی سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ حضرت جابرؓ سے مرفوعاً اسی کے مثل روایت کرتے ہیں جب کہ محمد بن منکدر سے مرسلاً بھی روایت ہے۔

۸۱۳۔حدثنا قتیبۃ بن سعید نا حاتم بن اسمٰعیل عن محمد بْنِ یُوْسُف عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ

۸۱۳۔ حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے لے کر آنحضرت ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا اس وقت میری عمر

حَجَّ بِیْ اَبِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ اَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِیْنَ

سات سال تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کا اسی پر اجماع ہے کہ نابالغ بچے کا حج کر لینے سے فرض ساقط نہیں ہوتا۔ اسی طرح غلام کا بھی حالت غلامی میں کیا ہوا حج کافی نہیں اسے حالت آزادی میں دوسرا حج کرنا ہوگا۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۸۱۴۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل الواسطی قال سمعت ابن نمیر عن اشعث بن سوار عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا اِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکُنَّا نُلَبِّیْ عَنِ النِّسَآءِ وَنَرْمِیْ عَنِ الصِّبْیَانِ

۸۱۴۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: ہم جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کیا کرتے تھے تو عورتوں کی طرف سے ایک لبیک...... کہتے اور بچوں کی طرف سے کنکریاں مارا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علماء کا اسی پر اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا تلبیہ نہ کہے بلکہ وہ خود کہے لیکن اس کے لیے آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

باب ۶۲۹۔ مَاجَآءَ فِی الْحَجِّ عَنِ الْکَبِیْرِ وَالْمَیِّتِ

باب ۶۲۹۔ میت اور بوڑھے کی طرف سے حج بدل کرنا۔

۸۱۵۔ حدثنا احمد بن منیع قال ثنا روح بن عبادة نا ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب قال حدثنی سلیمان بن یسار عن عبداللّٰه بن عباس عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ اَدْرَکَتْهُ فَرِیْضَةُ اللّٰهِ فِی الْحَجِّ وَهُوَ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّسْتَوِیَ عَلٰی ظَهْرِ الْبَعِیْرِ قَالَ حُجِّیْ عَنْهُ

۸۱۵۔ حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں: بنو خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد پر حج فرض ہو گیا ہے اور وہ بہت عمر رسیدہ ہیں اونٹ پر بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کرلو۔

اس باب میں حضرت علیؓ، بریدہؓ، حصین بن عوفؓ، ابورزین عقیلیؓ، سودہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: فضل بن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ ابن عباسؓ سے بھی بواسطہ سنان بن عبداللہ جہنی ان کی پھوپھی سے مرفوعاً مروی ہے۔ پھر یہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی مرفوعاً مروی ہے۔ میں نے امام بخاری سے ان روایات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا اس باب میں اصح روایت ابن عباسؓ کی فضل بن عباس سے مرفوعاً روایت ہے یہ بھی احتمال ہے کہ ابن عباس نے یہ حدیث فضل بن عباس وغیرہ سے مرفوعاً سنی ہو اور پھر اسے مرسلاً روایت کر دیا ہو۔ اور فضل بن عباس کے علاوہ کسی دوسرے راوی کا ذکر نہ کیا ہو۔ امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں آنحضرت ﷺ سے مروی کئی احادیث صحیح ہیں اور اسی حدیث پر صحابہ وغیرہ کا عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے کہ میت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے امام مالک کہتے ہیں: اگر اس نے حج کرنے کی وصیت کی ہو تو حج کیا جائے۔ بعض علماء اس شخص کے بدلے میں بھی حج کرنے کی اجازت دیتے ہیں جو عمر رسیدہ ہو اور حج نہ کر سکتا ہو، یہ ابن مبارک اور شافعی کا قول ہے۔

باب ۶۳۰۔ بَابٌ مِّنْهُ

۸۱۶۔ حدثنا یوسف بن عیسی نا وکیع عن شعبة عن النعمان بن سالم عن عمرو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْكَ وَاعْتَمِرْ

باب ۶۳۰۔ اسی سے متعلق۔

۸۱۶۔ حضرت ابورزین عقیلیؓ فرماتے ہیں: میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کر سکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ سواری پر بیٹھنے کے ہی قابل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرلو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمرے کا ذکر اسی حدیث میں ہے کہ کسی دوسرے کی طرف سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۸۱۷۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ نا عبدالرزاق عن سفیان الثوری عن عبداللّٰه بْنِ عطاءٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهَا

۸۱۷۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک عورت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا؛ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں وہ حج ادا نہیں کرسکیں کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں کرسکتی ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۳۱۔ مَاجَآءَ فِی الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِیَ اَمْ لَا

۸۱۸۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ الصنعانی ثنا عمر بن علی عن الحجاج عن محمد بنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِیَ قَالَ لَاوَاَنْ یَعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ

باب ۶۳۱۔ عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

۸۱۸۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے عمرے کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ فرمایا: فرض تو نہیں لیکن افضل ضرور ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے کہ عمرہ واجب نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حج کی دو قسمیں ہیں۔ حج اکبر جو نحر کے دن یعنی دس ذوالحجہ کو ہوتا ہے اور دوسرا حج اصغر یعنی عمرہ شافعیؒ کہتے ہیں: عمرہ سنت ہے کسی نے اس کے ترک کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی اس کی نفل ہونے کے متعلق کوئی روایت ثابت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ایک روایت اسی طرح کی ہے لیکن ضعیف ہے اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ابن عباسؓ اسے واجب کہتے تھے۔

باب ۶۳۲۔ بَابٌ مِّنْهُ

۸۱۹۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی ثنا زیاد بن عبداللّٰه عن یزید بن ابی زیاد عن مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

باب ۶۳۲۔ اسی سے متعلق۔

۸۱۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عمرہ قیامت تک حج میں داخل ہوگیا۔

اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشمؓ اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اس کا معنی یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں شافعی، احمد اور اسحاق اسی طرح کہتے ہیں زمانۂ جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کیا کرتے تھے لیکن اسلام آیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کی اجازت دے دی اور فرمایا "عمرہ قیامت تک حج میں داخل ہوگیا"۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حج کے مہینے یہ ہیں۔ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن۔ حج کے لیے تلبیہ کہنا انہی چار مہینوں میں جائز ہے۔ پھر حرام کے مہینے رجب، ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم ہیں کئی راوی علماء صحابہ وغیرہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب ٦٣٣۔ مَاجَآءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

٨٢٠۔ حدثنا ابو كريب نا وكيع عن سفيان عن سمي عن اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ

باب ۶۳۳۔ عمرے کی فضیلت

۸۲۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حجِ مقبول کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٣٤۔ مَاجَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

٨٢١۔ حدثنا يحيى بن موسى وابن ابى عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُّعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ

باب ۶۳۴۔ تنعیم سے عمرے کے لیے جانا

۸۲۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ عائشہؓ کو تنعیم سے عمرے کے لیے احرام بندھوالاؤ۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٣٥۔ مَاجَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ

٨٢٢۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن ابن جريج عن مزاحم بن ابى مزاحم عن عبدالعزيز بن عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ لَيْلًا فَقَضٰى عُمْرَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ فِيْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰى جَآءَ مَعَ الطَّرِيْقِ طَرِيْقُ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهٗ عَلَى النَّاسِ

باب ۶۳۵۔ جعرانہ سے عمرے کے لیے جانا

۸۲۲۔ حضرت محرش کعبیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جعرانہ سے رات کے وقت عمرے کے لیے نکلے، اور رات ہی کو مکہ میں داخل ہو کر عمرہ کیا پھر اسی وقت مکہ سے واپس چل دیئے اور صبح تک جعرانہ واپس آگئے۔ جیسے کوئی کسی کے ہاں رات رہتا ہے۔ پھر زوال آفتاب کے وقت نکلے، اور سرف کے میدان میں جہاں دو راستے جمع ہوتے ہیں وہاں تک تشریف لائے اسی لیے آپ ﷺ کا یہ عمرہ لوگوں سے پوشیدہ رہا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی آنحضرت ﷺ سے اس روایت کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔

باب ٦٣٦ ـ مَاجَآءَ فِیُ عُمُرَةِ رَجَبَ

باب ۶۳۶۔ رجب میں عمرہ کرنا۔

۸۲۳ـ حدثنا ابو کریب نا یحیی بن ادم عن ابی بکر بن عیاش عن الا عمش عن حبیب بن اَبِی ثَابِتٍ عَنْ عُرُوَةَ قَالَ سُئِلَ ابُنُ عُمَرَ فِیُ اَیِّ شَهُرٍاعُتَمَرَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیُ رَجَبَ فَقَالَتُ عَائِشَةُ مَااعُتَمَرَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ تَعُنِی ابُنَ عُمَرَ وَمَا اعُتَمَرَ فِیُ شَهُرِ رَجَبَ قَطُّ

۸۲۳۔ حضرت عروہؒ فرماتے ہیں: ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سے مہینے میں عمرہ کیا تھا؟ فرمایا: رجب میں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ابن عمرؓ حضور اکرم ﷺ کے ہر عمرے میں ان کے ساتھ تھے لیکن آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ احمد بن منیع، حسن بن موسیٰ سے وہ شیبان سے وہ منصور سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ''آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں کیا'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ٦٣٧ ـ مَاجَآءَ فِیُ عُمُرَةِ ذِی الْقَعُدَةِ

باب ۶۳۷۔ ذی قعدہ میں عمرہ کرنا۔

۸۲٤ـ حدثنا العباس بن محمد المروزی ثنا اسحق بن منصور السلولی الکوفی عن اسرائیل عن اَبِی اِسُحٰق عَنِ الْبَرَآءِ بُنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعُتَمَرَ فِیُ ذِی الْقَعُدَةِ

۸۲۴۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ٦٣٨ ـ مَاجَآءَ فِیُ عُمُرَةِ رَمَضَانَ

باب ۶۳۸۔ رمضان میں عمرہ کرنا۔

۸۲٥ـ حدثنا نصر بن علی نا ابو احمد الزبیری ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن الاسود بن یزید ابن ام مَعُقَلٍ عَنُ اُمِّ مَعُقِلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرَةٌ فِیُ رَمَضَانَ تَعُدِلُ حَجَّةً

۸۲۵۔ حضرت ام معقلؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب ایک حج کے برابر ہے۔

اس باب میں ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور وہب بن خنبشؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں انہیں ہرم بن خنبش بھی کہا جاتا ہے۔ بیانؓ اور جابرؓ شعبی سے اور وہ ہرم بن خنبش سے روایت کرتے ہیں۔ (یعنی بیان اور جابر، ''وہب'' اور داؤد ''ہرم'' کہتے ہیں) لیکن وہب صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ام معقل کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ احمد اور اسحاق کا کہنا ہے کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہونا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔ اسحاق کہتے ہیں اس حدیث کے معنی بھی اسی طرح ہیں جیسے کہ اس حدیث کے کہ جس نے سورۂ اخلاص پڑھی اس نے قرآن کا تیسرا حصہ پڑھ لیا۔

باب ۶۳۹۔ مَاجَآءَ فِی الَّذِیْ یُهِلُّ بِالْحَجِّ فَیُکْسَرُ اَوْ یَعْرَجُ

۸۲۶۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا روح بن عبادۃ نا حجاج الصواف نا یحیی بن کثیر عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کُسِرَ اَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَیْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰی فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍؓ فَقَالَا صَدَقَ

باب ۶۳۹۔ جو حج کے لیے تلبیہ پڑھنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جائے۔

۸۲۶۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حجاج بن عمروؓ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا تو اس کا احرام کھل گیا اور اس پر آئندہ سال حج واجب ہے۔ میں نے یہ حدیث ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ کے سامنے بیان کی تو دونوں نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

اسحاق منصور، محمد بن عبداللہ انصاری سے اور وہ حجاج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا''۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی حجاج صواف سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں معمر اور معاویہ بن سلام یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبداللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے بھی حدیث روایت کرتے ہیں۔ حجاج صواف اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کرتے اور حجاج محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ امام بخاری کے نزدیک معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت اصح ہے۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبداللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

باب ۶۴۰۔ مَاجَآءَ فِی الْاِشْتِرَاطِ فِی الْحَجِّ

۸۲۷۔ حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا عباد بن العوام عن هلال بن خباب عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یٰرَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ کَیْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِیْ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ مَحِلِّیْ مِنَ الْاَرْضِ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ

باب ۶۴۰۔ حج میں اشتراط سے متعلق۔

۸۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ضباعہ بنت زبیرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں حج کرنا چاہتی ہوں کیا میں شرط لگا سکتی ہوں؟ (یعنی اپنی ہی نیت میں یہ فیصلہ کرلوں کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کسی عذر کی وجہ سے رکنا پڑ جائے۔ اور احرام کھولنا پڑے آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: کیا کہوں؟ فرمایا: یہ کہو: **''لبیک اللّٰھم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی''** میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں آپ مجھے روک دیں۔

اس باب میں جابرؓ، عائشہؓ اور اسماءؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی پر بعض علماء کا عمل ہے کہ احرام کو مشروط کر لینا جائز ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ اگر مشروط احرام کی نیت کی ہو اور پھر بیمار یا معذور ہو جائے تو اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء مشروط احرام کی اجازت نہیں دیتے ان کے نزدیک احرام شرط کے ساتھ لگانے کے بعد بھی کھولنا جائز نہیں۔ یعنی ان کے نزدیک شرط لگانا یا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔ (احناف اسی مسلک کے قائل ہیں)۔ (مترجم)

باب ۶۴۱۔ بَابٌ مِّنْهُ

۸۲۸۔ حدثنا احمد بن منیع نا عبداللہ بن المبارک

باب ۶۴۱۔ اسی سے متعلق

۸۲۸۔ سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حج کے احرام کو مشروط

اخبرنی معمر عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ یُنْکِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِی الْحَجِّ وَیَقُوْلُ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ

کرنے کا انکار کرتے اور فرماتے: کیا تمہارے لیے نبی ﷺ کی سنت کافی نہیں؟(۱)

باب ۶۴۲۔ مَاجَآءَ فِی الْمَرْاَةِ تَحِیْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

باب ۶۴۲۔ طواف افاضہ کے بعد کسی عورت کو حیض آجانا۔

۸۲۹۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن عبدالرحمٰن بن القاسم عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِیَّةَ بِنْتَ حُیَیٍّ حَاضَتْ فِیْ اَیَّامِ مِنٰی فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِیَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا

۸۲۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ صفیہ بنت حیی، حائضہ ہوگئی ہیں۔ یعنی منیٰ میں قیام کے دنوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ ہمیں روکنے والی ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: انہوں نے طواف افاضہ کرلیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر رکنے کی ضرورت نہیں۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ اگر کسی عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آجائے تو طواف وداع کے لیے رکنا اور پاک ہونے کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔ ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۸۳۰۔ حدثنا ابوعمار نا عیسی بن یونس عن عبیداللّٰه عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ فَلْیَکُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ اِلَّا الْحُیَّضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۰۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: جو شخص حج کرے اسے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرکے جانا چاہئے ہاں البتہ حائضہ کے لیے طواف وداع ترک کرنے کی اجازت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

باب ۶۴۳۔ مَاجَآءَ مَا تَقْضِی الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

باب ۶۴۳۔ حائضہ کون کون سے افعال کرسکتی ہے۔

۸۳۱۔ حدثنا علی بن حجر نا شریك عن جابر وهو ابن یزید الجعفی عن عبدالرحمٰن بن الاسود عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَاَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِیَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ

۸۳۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں حج کے موقع پر ایام حیض میں تھی تو آنحضرت ﷺ نے مجھے طواف بیت اللہ کے علاوہ تمام مناسک ادا کرنے کا حکم دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حائضہ طواف کے علاوہ تمام مناسک ادا کرے۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے اور سند سے بھی مروی ہے۔

۸۳۲۔ حدثنا زیاد بن ایوب نامروان بن شجاع

۸۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ حائضہ اور نفساء

---

(۱) اس سے مراد صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مشروط نیت نہیں کی تھی بلکہ جب نہ جاسکے تو احرام کھول دیا اور اس کی قضا کی۔ (مترجم)

الجزری عن خصیف عن عکرمة و مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النُّفَسَآءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِی الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفَ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْهُرَ

(نفاس والی) غسل کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں سوائے بیت اللہ کے طواف کے، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔

یہ حدیث اسی سند سے حسن غریب ہے۔

باب ٦٤٤۔ مَاجَآءَ مَنْ حَجَّ اَوِاعتَمَرَ فَلْیَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ

باب ۶۴۴۔ جو شخص حج یا عمرے کے لیے آئے اسے چاہیے کہ آخر میں بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے۔

٨٣٣۔ حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الکوفی نا المحاربی عن الحجاج بن ارطاۃ عن عبدالملک بن مغیرۃ عن عبدالرحمٰن بن البیلمانی عَنْ عَمْرِوبْنِ یُوْنس عَنْ حَارِثِ بنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلْیَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ یَدَیْكَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تُخْبِرْنَا بِهٖ

۸۳۳۔ حضرت حارث بن عبداللہ بن اوسؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا: جو شخص اس گھر کا حج یا عمرہ کرے وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف یعنی طواف وداع کرنے کے بعد روانہ ہو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: افسوس ہے کہ تم نے آنحضرت ﷺ سے یہ حکم سنا اور ہمیں نہیں بتایا۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: حارثؓ کی حدیث غریب ہے کئی راوی حجاج بن ارطاۃ سے بھی اسی کے مثل روایت کرتے ہیں جب کہ بعض اس سند کے بیان کرنے میں حجاج سے اختلاف بھی رکھتے ہیں۔

باب ٦٤٥۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْقَارِنَ یَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا

باب ۶۴۵۔ قارن ایک ہی طواف کرے

٨٣٤۔ حدثنا ابن ابی عمر نا ابو معاویة عن الحجاج عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا

۸۳۴۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے حج قران کیا۔ یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا چنانچہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت جابرؓ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر علماء صحابہ وغیرہ میں سے بعض کا عمل ہے کہ قارن ایک ہی طواف کرے۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض صحابہ کہتے ہیں کہ دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ ہی سعی کرے۔ ثوری اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

٨٣٥۔ حدثنا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ البغدادی نا عبدالعزیز بن محمد عن عبیداللّٰه بن عُمَرَ عَنْ

۸۳۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج اور عمرے کے لیے احرام باندھا اسے حلال ہونے کے لیے ایک

نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أجزاْهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْىٌ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

طواف اور ایک سعی ہی کافی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ دراوردی اسے ان الفاظ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ جب کہ کئی راوی یہ حدیث ابن عمرؓ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں اور یہ اصح ہے۔

باب ٦٤٦۔ مَاجَآءَ اَنَّ يَمْكُثَ الْمُهَاجِر بمكَّةَ بَعْدَ الصَّدرِ ثَلٰثًا

باب ۶۴۶۔ مہاجر حج کے بعد تین دن مکہ میں رہے۔

٨٣٦۔ حدثنا احمد بن منیع ناسفیان بن عیینة عن عبدالرحمٰن بن حمید سمعت السائب بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِىْ مَرْفُوْعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَآءِ نُسُكِهٖ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا

۸۳۶۔ حضرت علاء بن حضرمی مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین دن مکہ میں قیام کرے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سند سے اسی طرح کئی راوی مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

باب ٦٤٧۔ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب ۶۴۷۔ جو دعائیں حج و عمرے سے لوٹتے ہوئے پڑھی جاتی ہیں۔

٨٣٧۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابرهیم عن ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْ فَدًا مِنَ الْاَرْضِ اَوْشَرَفًا كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

۸۳۷۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جہاد، حج یا عمرے سے واپس تشریف لے جاتے تو جب کسی بلند جگہ یا اونچی چیز یا غیر ہموار زمین سے گزرتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے۔ لاالہٰ الااللہ ...... حدیث کے آخر تک۔ (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کے لیے پھرنے والے اور اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور مخالف لشکروں کو اکیلے شکست دی)۔

اس باب میں براءؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٤٨۔ مَاجَآءَ فِى الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ فِىْ اِحْرَامِهٖ

باب ۶۴۸۔ جو محرم، احرام میں فوت ہو جائے۔

٨٣٨۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن سعید بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ

۸۳۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک شخص جو احرام باندھے ہوئے تھا اونٹ سے گرا اور گردن ٹوٹ جانے کی وجہ سے فوت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے

فَرَاٰی رَجُلاً سَقَطَ عَنْ بَعِیْرِہٖ فَوُقِّصَ فَمَاتَ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُھِلُّ اَوْ یُلَبِّیْ

بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دے دوانہی کپڑوں میں کفن دے دو اور اس کا سر نہ ڈھکو کیونکہ قیامت کے دن یہ اسی طرح تہلیل یا تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ (راوی کو شک ہے کہ تہلیل فرمایا، یا تلبیہ۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں)۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں لیکن بعض علماء کے نزدیک فوت ہو جانے سے احرام کھل جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے ساتھ بھی غیر محرم ہی کی طرح معاملہ کیا جائے گا۔

باب ٦٤٩۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُحْرِمَ یَشْتَکِیْ عَیْنَہٗ فَیَضْمِدُھَا بِالصَّبِرِ

باب ۶۴۹۔ محرم اگر آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو جائے، تو ایلوے کا لیپ کرے۔

٨٣٩۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ایوب بن مُوْسیٰ عن نُبَیْہِ بْنِ وَھْبٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ عُبَیْدِاللّٰہِ ابْنِ مَعْمَرٍ اشْتَکیٰ عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ ابْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْ ھُمَا بِالصَّبِرِ

۸۳۹۔ نبیہ بن وہب کہتے ہیں: عمر بن عبیداللہ بن معمر کی احرام کی حالت میں آنکھیں دکھنے لگیں۔ انہوں نے ابان بن عثمانؓ سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ان پر ایلوے کا لیپ کرو کیونکہ میں نے عثمان بن عفانؓ کو آنحضرت سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر ایلوے کا لیپ کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے چنانچہ علماء کا یہی مسلک ہے کہ محرم کے دوا استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

باب ٦٥٠۔ مَاجَآءَ فِی الْمُحْرِمِ یَحْلِقُ رَاْسَہٗ فِیْ اِحْرَامِہٖ مَا عَلَیْہِ

باب ۶۵۰۔ اگر محرم احرام کی حالت میں سر منڈا دے تو کیا حکم ہے؟

٨٤٠۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ایوب وابن ابی نجیح وحمید الاعرج وعبدالکریم عن مجاھد عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی عن کَعْبِ ابْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّبِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَھُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَّالْقُمَّلُ یَتَھَافَتُ عَنْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ ھٰذِہٖ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اَصْعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوِ انْسُکْ نَسِیْکَۃً قَالَ ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ اَوِاذْبَحْ شَاۃً

۸۴۰۔ حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ حدیبیہ میں مکہ داخل ہونے سے پہلے ان کے پاس سے گزرے وہ احرام کی حالت میں ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے اور جوئیں ان کے منہ پر چلی آ رہی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا: کیا یہ جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کیا، جی ہاں۔ فرمایا: سر منڈوا دو اور ایک فرق میں چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔ یا پھر تین دن روزہ رکھو یا ایک قربانی کرو۔ ابن ابی نجیح اپنی روایت میں کہتے ہیں یا ایک بکری ذبح کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحابہ کا عمل ہے کہ محرم اگر سر منڈوا دے یا سلے ہوئے کپڑے وغیرہ پہن لے یا خوشبو استعمال کر لے تو اس پر اسی طرح کفارہ ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔

باب ٦٥١ ـ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يومًا وَيَدَعُوْا يَوْمًا
باب ۶۵۱۔ چرواہوں کو ایک دن رمی نہ کرنے کی اجازت

٨٤١ـ حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن عبداللّٰه بن ابی بكر بن محمد بن عمر بن حزم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَآءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّ يَدَعُوْا يَوْمًا

۸۴۱۔ ابو البداح بن عدی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو ایک دن رمی کرنے اور ایک دن چھوڑنے کی اجازت دی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عیینہ بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس بھی عبداللہ بن ابی بکر سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو بداح بن عاصم بن عدی سے ان کے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ مالک کی روایت اصح ہے۔ علماء کی ایک جماعت چرواہوں کو ایک دن رمی کرنے اور ایک دن نہ کرنے کی اجازت دیتی ہے، امام شافعی کا بھی یہی قول ہے:

٨٤٢ـ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا عبدالرزاق نا مالك بن انس قال حدثنی عبداللّٰه بن ابی بكر عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَآءِ الْاِبِلِ فِی الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْیَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهٗ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ

۸۴۲۔ ابو بداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ چرانے والوں کو منیٰ میں نہ رہنے کی اجازت دی وہ اس طرح کہ نحر کے دن رمی کرلیں اور پھر دونوں کی رمی اکٹھی کرلیں۔ مالک کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا دونوں دنوں کی رمی پہلے دن کرلے اور پھر اسی روز رمی کے لیے جائے جس دن وہاں سے کوچ کیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح اور ابن عیینہ کی عبداللہ بن ابی بکر سے مروی حدیث سے اصح ہے۔

٨٤٣ـ حدثنا عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث قال حدثنی ابی نا سليم بن حيان قال سمعت مروان الْاَصْفَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ هَدْيًا لَا حْلَلْتُ

۸۴۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ حجۃ الوداع کے موقع پر یمن سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے پوچھا کون سے حج کی نیت کی ہے؟ عرض کیا جس کی آپ ﷺ نے کی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول دیتا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

٨٤٤ـ حدثنا عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث نا ابی عن ابيه عن محمد بن اسحق عن ابی اسحق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ

۸۴۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: حج اکبر کون سے دن ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نحر کے دن (یعنی دس ذوالحجہ کو)

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمِ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ فَقَالَ یَوْمُ النَّحْرِ

۸۴۵۔ حدثنا ابن عمر نا سفیان بن عیینة عن ابی اسحق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

۸۴۵۔ حضرت علیؓ غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ حج اکبر کا دن نحر کا دن ہے۔

یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے اور ابن عیینہ کی موقوف روایت محمد بن اسحاق کی مرفوع روایت سے اصح ہے۔ کئی حفاظ حدیث ابواسحاق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے اسی طرح موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

۸۴۶۔ حدثنا قتیبة نا جریر عن عطاء بن السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِبْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ زِحَامًا مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُزَاحِمُ عَلَیْهِ فَقَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا کَفَّارَةٌ لِّلْخَطَایَا وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَیْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ کَانَ کَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ لَا یَضَعُ قَدَمًا وَّلَا یَرْفَعُ اُخْرٰی اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً وَّکُتِبَتْ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً

۸۴۶۔ ابوعبید بن عمیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ دونوں رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) پر ٹھہرا کرتے تھے میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن آپ دونوں رکنوں پر ٹھہرتے ہیں جب کہ میں نے کسی صحابی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: کیوں نہ ٹھہروں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ان کو چھونے سے گناہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ فرمایا: جس شخص نے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور گنا اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ہے یہ بھی سنا کہ فرمایا: طواف میں جب کوئی شخص ایک قدم رکھتا اور دوسرا اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ معاف اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: حماد بن زید بھی عطاء بن سائب سے وہ عبید بن عمیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں لیکن ابن عبید کے والد کا ذکر نہیں کرتے یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۶۵۲۔

باب ۶۵۲۔ بلاعنوان

۸۴۷۔ حدثنا قتیبة نا جریر عن عطاء بن السائب عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَیْتِ مِثْلَ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّکُمْ تَتَکَلَّمُوْنَ فِیْهِ فَمَنْ تَکَلَّمَ فَلَا یَتَکَلَّمْ اِلَّا بِخَیْرٍ

۸۴۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز ہی کی طرح ہے۔ ہاں البتہ یہ ہے کہ تم اس میں باتیں کر لیتے ہو لہٰذا جو شخص بات کرے اچھی ہی کرے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابن طاؤس وغیرہ طاؤس سے اور وہ ابن عباس سے یہ حدیث موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ ہم اسے عطاء بن سائب کی روایت کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ طواف میں باتیں نہ کرنا مستحب ہے لیکن ضرورت کے وقت یا علم کی باتیں کرنے کی اجازت ہے یا پھر ذکر کرتا رہے۔

باب ٦٥٣۔

٨٤٨۔ حدثنا قتيبة نا جرير عن ابن خثيم عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَ لِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ

باب ۶۵۳۔ بلاعنوان

۸۴۸۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرِ اسود کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حالت میں اٹھائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں اور زبان ہوگی جن سے وہ دیکھے اور باتیں کرے گا۔ اور جس نے اسے چھوایا بوسہ دیا ہوگا۔ اس کے متعلق گواہی دے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

٨٤٩۔ حدثنا هنادنا وكيع عن حماد بن سلمة عن فرقد السبخي عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ

۸۴۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ احرام کی حالت میں بغیر خوشبو کا تیل استعمال کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے فرقد سبخی کی سعید بن جبیرؓ سے روایت سے ہی جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے فرقد سبخی میں کلام کیا ہے لیکن لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

باب ٦٥٤۔

٨٥٠۔ حدثنا ابو كريب نا خلاد بن يزيد الجعفي نا زهير بن معاوية عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَّآءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهٗ

باب ۶۵۴۔ بلاعنوان

۸۵۰۔ حضرت عائشہؓ زمزم کا پانی اپنے ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں کہ آنحضرت ﷺ بھی لے جایا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ٦٥٥۔

٨٥١۔ حدثنا احمد بن منيع ومحمد بن الوزير الواسطي المعنى واحد قالا نا اسحق بن يوسف الازرق عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ وَ اَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ

باب ۶۵۵۔ بلاعنوان

۸۵۱۔ عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے انسؓ سے کہا کہ مجھے یہ بتایئے کہ آنحضرت ﷺ نے آٹھ ذوالحج کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا: منیٰ میں۔ میں نے کہا: جس روز روانہ ہوئے اس روز عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا: ابطح میں۔ پھر فرمایا: تم وہیں نماز پڑھا کرو جہاں تمہارے حج کے امراء پڑھیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اسحاق ازرق کی روایت سے حسن صحیح غریب معلوم ہوتی ہے۔ وہ ثوری سے روایت کرتے ہیں۔

حج کے ابواب ختم ہوگئے۔

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنازے کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ٦٥٦۔ مَاجَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرَضِ

۸۵۲۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن ابراهيم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

باب ۶۵۶۔ بیماری پر اجر سے متعلق

۸۵۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مؤمن کو اگر کوئی کانٹا بھی چبھ جائے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند اور ایک گناہ کم کر دیتے ہیں۔

اس باب میں سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، ابوہریرہؓ، ابوامامہؓ، ابوسعیدؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، اسد بن کرزؓ، جابرؓ، عبدالرحمٰن بن ازہرؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۳۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابى عن اسامة بن زيد عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عطاء ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ اِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ

۸۵۳۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی مؤمن کو کوئی درد، غم یا دکھ یہاں تک کہ اگر کوئی پریشانی بھی ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں مؤمن کے گناہوں کو کم کر دیتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جارود، وکیع کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے اس روایت کے علاوہ کسی روایت میں نہیں سنا کہ پریشانی یا فکر سے بھی گناہ کم ہوتے ہوں۔ بعض راوی یہ حدیث عطاء بن یسار سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

باب ٦٥٧۔ مَاجَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

۸۵۴۔ حدثنا حميد بن مسعدة نايزيد بن زريع نا خالد الحذاء عن ابى قلابة عن ابى اسماء الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ

باب ۶۵۷۔ مریض کی عیادت کرنا۔

۸۵۴۔ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی جتنی دیر تک عیادت کرتا ہے۔ اتنی دیر جنت میں میوے چنتا رہتا ہے۔

اس باب میں علیؓ، ابوموسیٰؓ، براءؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ثوبان کی حدیث حسن ہے۔ ابوغفار اور عاصم احول یہ حدیث ابوقلابہ سے وہ ابوالاشعث سے وہ ابواسماء سے وہ ثوبان سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مانند روایت کرتے ہیں۔ میں نے محمد سے سنا کہ جو یہ حدیث ابو اشعث سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابو اسماء سے بھی روایت کرتے ہیں۔

محمد بن وزیر واسطی، یزید بن ہارون سے وہ عاصم احول سے وہ ابوقلابہ سے وہ ابواشعث سے وہ ابواسماء سے وہ ثوبان سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے ہیں۔ "قیل ماخرفة الجنة قال جناها" یعنی پوچھا گیا خرفہ جنت کیا ہے تو فرمایا: میوے چننا۔ احمد بن عبدہ ضبی، حماد بن زید سے وہ ایوب سے وہ ابوقلابہ سے وہ ابواسماء سے وہ ثوبان سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے خالد کی حدیث کے مانند روایت کرتے ہوئے ابواشعث کا ذکر نہیں کرتے۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن زید سے بھی غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۸۵۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا الحسن بن محمد نا اِسرَائِیلُ عَنْ ثُوَیرٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ اَخَذَنِیْ عَلِیٌّ بِیَدِیْ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَی الْحُسَیْنِ نَعُوْدُهٗ فَوَجَدْنَا عِنْدَهٗ اَبَامُوْسٰی فَقَالَ عَلِیٌّ اَعَائِدًا جِئْتَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِیٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِیَّةً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَکَانَ لَهٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّةِ

۸۵۵۔ ثویر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا چلو حسینؓ کی عیادت کے لیے چلیں۔ چنانچہ ابوموسیٰ بھی وہیں تھے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا: ابوموسیٰؓ آپ زیارت کے لیے آئے ہیں یا عیادت کے لیے فرمایا: عیادت کیلئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ اگر رات کو دوبارہ عیادت کرلے تو اسی طرح صبح تک مغفرت مانگتے ہیں۔ نیز اس کیلئے جنت میں ایک باغ بھی لگایا جائے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور حضرت علیؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض راوی یہ حدیث موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

باب ۶۵۸۔ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّمَنِّیْ لِلْمَوْتِ

باب ۶۵۸۔ موت کی تمنا کرنے کی ممانعت۔

۸۵۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفرنا شعبة عن ابی اسحق عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اکْتَوٰی فِیْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِیْتُ لَقَدْ کُنْتُ وَمَا اَجِدُ دِرْهَمًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ نَاحِیَةِ بَیْتِیْ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَلَوْ لَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰی اَنْ یَّتَمَنَّی الْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُ

۸۵۶۔ حضرت حارثہ بن مضرب کہتے ہیں میں خباب کے پاس گیا انہوں نے اپنے پیٹ کو کسی بیماری کی وجہ سے داغا تھا۔ فرمانے لگے: مجھے نہیں معلوم صحابہ میں سے کسی پر اتنی مصیبتیں آئی ہوں جتنی مجھ پر آئیں۔ میرے پاس آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک درہم بھی نہیں ہوتا تھا اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: خبابؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص کسی نقصان کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے بلکہ اس طرح کہے "اللهم احینی ماکانت الحیوة خیرالی وتوفنی اذاکانت الوفاة خیرالی" یعنی یا اللہ اگر میرے لیے زندگی بہتر ہو تو زندہ رکھ اور اگر موت

بہتر ہو تو موت دے دے۔ علی بن حجر، اسمٰعیل بن ابراہیم سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ انس بن مالک سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٥٩ ـ مَاجَآءَ فِی التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ

باب ۶۵۹۔ مریض کے لیے دعا (دم) سے متعلق

٨٥٧ـ حدثنا بشر بن هلال الصواف البصری نا عبدالوارث بن سعيد عن عبدالعزيز بن صهيب عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ

۸۵۷۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: اے محمد (ﷺ) کیا آپ بیمار ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ جبرئیلؑ نے فرمایا: بسم اللہ...... حدیث کے آخر تک۔ (ترجمہ) اللہ کے نام پر ہر اس چیز سے افسوں پڑھتا ہوں جو آپ کو اذیت میں مبتلا کرے پھر ہر شخص کی برائی یا حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ کے نام پر افسوں پڑھتا ہوں اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

٨٥٨ـ حدثنا قتيبة نا عبدالوارث بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاْسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

۸۵۸۔ حضرت عبدالعزیز بن صہیب فرماتے ہیں کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انسؓ کے پاس گئے ثابت نے کہا: اے ابوحمزہ میں علیل ہوں۔ انسؓ نے فرمایا: کیا میں تم پر رسول اللہ ﷺ کی دعا پڑھ کر نہ پھونکوں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ چنانچہ انسؓ نے یہ پڑھا۔ "اللھم رب الناس"...... حدیث کے آخر تک۔ (ترجمہ) اے لوگوں کے پروردگار اے تکلیفوں کو دور کرنے والے شفا عطا فرما صرف تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے علاوہ کوئی شفا نہیں دے سکتا۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری نہ رہے)۔

اس باب میں انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ عبدالعزیز کی ابونضرہ سے بحوالہ ابوسعید مروی حدیث زیادہ صحیح ہے یا عبدالعزیز کی انس سے مروی حدیث؟ ابوزرعہ نے کہا: دونوں صحیح ہیں۔ عبدالصمد بن عبدالوارث اپنے والد سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ ابونضرہ سے اور وہ ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر عبدالعزیز بن صہیب انسؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

باب ٦٦٠ ـ مَاجَآءَ فِی الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب ۶۶۰۔ وصیت کی ترغیب

٨٥٩ـ حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبدالله بن نمير نا عبيدالله بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ شَیْءٌ يُوْصِیْ فِيْهِ اِلَّا وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ

۸۵۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان کو چاہیے کہ اگر کوئی ایسی چیز ہو جس کے متعلق وصیت ضروری ہو تو اس پر دو راتیں ایسی نہ گزریں کہ اس کی وصیت کتابت کی صورت میں اس کے پاس موجود نہ ہو۔

اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٦١ ـ مَاجَآءَ فِی الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

باب ۶۶۱۔ تہائی یا چوتھائی مال کی وصیت کرنا

٨٦٠ـ حدثنا قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب

۸۶۰۔ حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری

عن ابی عبدالرحمٰن السلمی عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیْضٌ فَقَالَ اَوْصَیْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکَمْ قُلْتُ بِمَا لِیْ کُلِّهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِیَآءُ بِخَیْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰی قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ کَبِیْرٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ یُّنْقَصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ کَبِیْرٌ

علالت کے دوران عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: تم نے وصیت کردی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کتنے مال کی میں نے کہا: اللہ کی راہ میں پورے مال کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ سب غنی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت کرو۔ یعنی نو حصے اولاد کے لیے چھوڑو میں اس میں کمی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تہائی مال کی وصیت کردو حالانکہ یہ بھی بہت ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم چاہتے تھے کہ وہ اس میں سے بھی کچھ کم کی وصیت کریں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: تہائی حصہ بھی بہت ہے۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: سعدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہے۔ پھر کئی سندوں میں ''کبیر'' اور کئی میں ''کثیر'' کا لفظ آیا ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ کوئی شخص تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے بلکہ ثلث (تہائی) سے بھی کم کی وصیت کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ علماء مال کے پانچویں یا چوتھے حصے کی وصیت کو مستحب سمجھتے تھے اور جس نے تہائی کی وصیت کی گویا کہ اس نے کچھ نہیں چھوڑا۔ اس سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز ہی نہیں۔

باب ٦٦٢ـ مَاجَآءَ فِیْ تَلْقِیْنِ الْمَرِیْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ والدُّعَاءِ لَهٗ

باب ۶۶۲۔ حالتِ نزع میں مریض کو تلقین کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا۔

٨٦١ـ حدثنا ابوسلمة یحیی ابن خلف البصری نا بشربن المفضل عن عمارة بن غزیة عن یحیی بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۸۶۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب الرگ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، ام سلمہؓ عائشہؓ، جابرؓ اور سعدی المریہؓ سے بھی روایت ہے۔ سعدی مریہ، طلحہ بن عبیداللہ کی بیوی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٨٦٢ـ حدثنا هنادنا ابومعاویة عن الاعمش عن شَقِیْقٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلَآئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَاسَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ لَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبی حسنةً

۸۶۲۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے تمہارے دعا کرنے پر آمین کہتے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہؓ فوت ہوئے تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) ابوسلمہؓ فوت ہوگئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح پڑھو۔ ''اللھم'' سے ''حسنة'' تک۔ (ترجمہ: اے اللہ میری اور ان کی مغفرت فرما اور ان کے بدلے میں مجھے ان سے بہتر عطا فرما۔)

قالت فقلت فاعقبنی اللّٰه منه مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر شوہر دے دیا یعنی رسول اللہ ﷺ۔

امام ترمذی کہتے ہیں: شقیق: شقیق بن سلمہ ابووائل اسدی ہیں۔ ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ موت کے وقت ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں: اگر وہ ایک مرتبہ پڑھ لے تو بار بار اسے اس کی تلقین نہ کی جائے۔ ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص نے انہیں اس کلمے کی بار بار تلقین کی۔ اس پر انہوں نے فرمایا: جب میں نے ایک مرتبہ یہ کلمہ پڑھ لیا تو جب تک کوئی دوسری بات نہ کروں اسی پر ہوں۔ ان کے اس طرح کہنے کا مقصد آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پر عمل کرنا ہے ''من کان آخر کلامہ لاالٰہ الا اللّٰہ دخل الجنة'' جس کا آخری کلام یہ کلمہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

باب ٦٦٣ ـ مَاجَآءَ فِی التَّشْدِیْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب ۶۶۳۔ موت کی سختی سے متعلق۔

٨٦٣ـ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن الهاد عن موسی ابن سرجس عن القاسم بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِیْهِ مَآءٌ وَهُوَ یُدْخِلُ یَدَهٗ فِی الْقَدَحِ ثُمَّ یَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَآءِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

۸۶۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کو وفات سے پہلے دیکھا۔ آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ اپنا دست مبارک پانی کے پیالے میں ڈبوتے اور چہرے پر مل لیتے تھے۔ پھر فرماتے: اللهم اعنی ...... حدیث کے آخر تک۔ اے اللہ موت کی سختیوں اور تکلیفوں پر میری مدد فرما۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

٨٦٤ـ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا مبشر بن اسمٰعیل الحلبی عن عبدالرحمٰن بن العلاء عن ابیه عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۸۶۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر موت کی شدت دیکھنے کے بعد میں کسی کی آسانی سے موت کی تمنا نہیں کرتی۔

امام ترمذی کہتے ہیں میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں۔ کہنے لگے علاء بن لجلاج کے بیٹے ہیں۔ میں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتا۔

توضیح: حضرت عائشہؓ کی مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پہلے تو میں سمجھتی تھی کہ موت کی سختی کثرت ذنوب کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن آپ ﷺ کی وفات دیکھی تو معلوم ہوا کہ یہ درجات کی بلندی کے لیے ہے۔ اس لیے میں کسی کے لیے آسانی سے موت کی تمنا نہیں کرتی۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ٦٦٤ـ

باب ۶۶۴۔ بلاعنوان

٨٦٥ـ حدثنا ابن بشار نا یحیی ابن سعید عن المثنّٰی بن سعید عن قتادة عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ

۸۶۵۔ حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مؤمن جب مرتا ہے تو شدتِ تکلیف سے اس

اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ

کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین کہتے ہیں۔ قتادہ کے عبداللہ بن بریدہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

باب ٦٦٥۔

۸٦٦۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد وھارون بن عبداللّٰه البزاز البغدادی قالا نا سیار بن حاتم نا جعفر بن سلیمان عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَرْجُوا اللّٰهَ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ

باب ٦٦٥۔ بلاعنوان

۸٦٦۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک جوان شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب المرگ تھا آپ ﷺ نے فرمایا: خود کو کیسا پا رہے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ کی رحمت ومغفرت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف میں مبتلا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کسی مؤمن کے دل میں یہ دونوں چیزیں (امید اور خوف) جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید کے مطابق عطا کرتے اور اس چیز سے اس کو دور کر دیتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ثابتؒ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ یعنی انسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ٦٦٦۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ النَّعْیِ

۸٦٧۔ حدثنا احمد بن منیع نا عبدالقدوس بن بکر بن خنیس نا حبیب بن سلیمان العبسی عن بلال بن یحیی الْعَبْسِیُّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوْا بِیْ اَحَدًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ نَعْيًا وَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْیِ

باب ٦٦٦۔ کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنے کی کراہت

۸٦٧۔ حضرت حذیفہؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب میں مروں تو کسی کو خبر نہ کرنا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ بھی نعی ہے میں نے آنحضرت ﷺ کو نعی (موت کا اعلان کرنے) سے منع فرماتے ہوئے سنا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۸٦۸۔ حدثنا محمد بن حمیدالرازی نا حکام بن سلم وھارون بن المغیرة عن عنبسة عن ابی حمزة عن ابراھیم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالنَّعْیَ فَاِنَّ النَّعْیَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَالنَّعْیُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ

۸٦۸۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نعی سے بچو یہ زمانہ جاہلیت کے عملوں میں سے ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں نعی: کسی کی موت کا اعلان کرنا ہے۔

اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔ سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، عبداللہ بن ولید عدنی سے وہ سفیان ثوری سے وہ ابوحمزہ سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہؓ سے اسی کے مثل غیر مرفوع روایت کرتے ہوئے "النعی اذان با لمیت" کے الفاظ بیان نہیں کرتے۔

یہ حدیث عنبسہ کی ابوحمزہ سے مروی حدیث سے اصح ہے۔ ابوحمزہ کا نام۔ میمون اعور ہے یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عبداللہؓ کی حدیث غریب ہے۔ بعض علماء نعی کو مکروہ کہتے ہیں اور ان کے نزدیک اس سے مراد یہی ہے کہ کسی کی موت کا اعلان کیا جائے تا کہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں۔ بعض علماء کہتے ہیں: اپنے اقرباء کو خبر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابراہیم سے بھی یہی مروی ہے۔

باب ٦٦٧۔ مَاجَآءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْاُولٰى

باب ۶۶۷۔ اصل صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو۔

٨٦٩۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابى حبيب عن سَعْدبْنِ سَنَان عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِى الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

۸۶۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اصل میں صبر وہی ہے جو صدمہ ہوتے ہی ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

٨٧٠۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عَنْ شعبة عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ صَدْمَةِ الْاُوْلٰى

۸۷۰۔ ثابت بنانی، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: صبر وہی ہے جو مصیبت کے نازل ہوتے ہی ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حسن صحیح ہے۔

باب ٦٦٨۔ مَاجَآءَ فِيْ تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ

باب ۶۶۸۔ میت کو بوسہ دینا۔

٨٧١۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن مهدى نا سفيان عن عاصم بن عبيدالله عن القاسم بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَّهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِ فَانِ

۸۷۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عثمان بن مظعون کی میت کو بوسہ دیا اس وقت آپ ﷺ رو رہے تھے یا فرمایا: آپ ﷺ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔

اس باب میں ابن عباسؓ، جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ سب حضرات کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔

باب ٦٦٩۔ مَاجَآءَ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب ۶۶۹۔ میت کو غسل دینا۔

٨٧٢۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا خالد ومنصور وهشام فاماخالد وهشام فقالا عن محمد و حفصة وقال منصور عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

۸۷۲۔ حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں طاق اعداد میں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو یعنی اگر مناسب سمجھو تو۔ اور غسل پانی اور بیر کے پتوں سے دو اور آخری مرتبہ اس میں کافور ڈالو۔ یا فرمایا: تھوڑا سا کافور ڈالو۔ پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ چنانچہ ہم نے فارغ

اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْ نَهَا بِهٖ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَآءِ وَلَا اَدْرِيْ لَعَلَّ هِشَامًا مِّنْهُمْ قَالَتْ وَظَفَرْ نَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ اَظُنُّهٗ قَالَ فَاَلْقَيْنٰهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْدَاْنَ بِمَيَا مِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ

ہوکر آنحضرت ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے اپنی تہ بند ہمیں دی اور فرمایا: کہ اسے ان کے جسم پر لپیٹ دو۔ ہشیم دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ (مجھے معلوم نہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہشام بھی انہی میں سے ہیں) ام عطیہؓ فرماتی ہیں: ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں ہشیم کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے انہیں پیچھے کی طرف ڈال دیا۔ ہشیم کہتے ہیں پھر خالد نے حفصہ اور محمد سے اور انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ وضو کے اعضاء اور داہنی جانب سے شروع کریں۔

اس باب میں ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ام عطیہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ غسل میت غسل جنابت ہی کی طرح ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ میت کے غسل کی کوئی مقررہ حد نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی خاص کیفیت ہے بلکہ مقصد یہی ہے کہ میت پاک ہوجائے۔ شافعی کہتے ہیں: مالک کا یہ قول مجمل ہے کہ میت کو نہلایا اور صاف کیا جائے اگر سادے پانی یا کسی چیز کی ملاوٹ والے پانی سے مقصد حاصل ہوجائے تو کافی ہے۔ لیکن تین مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا میرے نزدیک مستحب ہے۔ چنانچہ تین مرتبہ سے کم نہ کیا جائے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ کا حکم دیا۔ اگر اسے اس سے کم تعداد میں پاک صاف کردیا جائے تو کافی ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اس حکم سے مراد صاف و پاک کرنا ہے کوئی عدد مقرر کرنا نہیں۔ فقہاء بھی یہی کہتے ہیں اور وہی حدیث کے معانی کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق کا قول یہ ہے کہ میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور آخر میں کافور بھی ساتھ ملایا جائے۔

باب ٦٧٠ ـ مَاجَآءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

باب ۶۷۰۔ میت کو مشک لگانا۔

٨٧٣ ـ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابى عن شعبة عن خليد بن جعفر عن اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيْبِكُمْ

۸۷۳۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے مشک کے استعمال کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ تمہاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

محمود بن غیلان، ابوداؤد اور شبابہ دونوں شعبہ سے اور وہ خلید بن جعفر سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کے نزدیک میت کو مشک لگانا مکروہ ہے۔ پھر یہ حدیث مستمر بن ریان بھی روایت کرتے ہیں وہ ابونضرہ سے وہ ابوسعید سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ علی کہتے ہیں: مستمر بن ریان اور خلید بن جعفر دونوں یحییٰ بن سعید کے نزدیک ثقہ ہیں۔

باب ٦٧١ ـ مَاجَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب ۶۷۱۔ میت کو نہلانے کے بعد خود غسل کرنا۔

٨٧٤ ـ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابى الشوارب

۸۷۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میت کو

نا عبدالعزیز بن المختار عن سهیل بن ابی صالح عَن اَبِیهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ یَعْنِی الْمَیِّتَ

غسل دینے والے اور اٹھانے والے کو بعد میں غسل کرنا چاہیئے۔

اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ علماء کا اسی مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ و دیگر علماء کا کہنا ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد نہانا چاہئے جب کہ بعض کے نزدیک وضو کر لینا ہی کافی ہے۔ امام مالک کہتے ہیں: میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: جو میت کو نہلائے میرے خیال میں اس پر غسل واجب نہیں جب کہ وضو کی روایات بہت کم ہیں۔ لیکن اسحاق کے نزدیک وضو کرنا ضروری ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ غسل میت کے بعد نہانا یا وضو کرنا ضروری نہیں۔

باب ٦٧٢۔ مَاجَآءَ مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَکْفَانِ

باب ۶۷۲۔ کفن کس طرح دینا مستحب ہے

٨٧٥۔ حدثنا قتیبة نا بشر بن المفضل عن عبداللّٰه بن عثمان بن خثیم عن سعید بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ

۸۷۵۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے کپڑوں میں سے سفید رنگ کے کپڑے پہنا کرو۔ یہ سب سے بہتر ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

اس باب میں سمرہؓ، ابن مبارکؒ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کے نزدیک یہی مستحب ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں: جن کپڑوں میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا ان کپڑوں میں کفن دینا میرے نزدیک مستحب ہے۔ احمد اور اسحاق کا کہنا ہے کہ سفید کپڑے سے غسل دینا سب سے بہتر ہے۔ پھر اچھا کفن دینا مستحب ہے۔

باب ٦٧٣۔

باب ۶۷۳۔ بلاعنوان

٨٧٦۔ حدثنا محمد بن بشار نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عَنْ اَبِی قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَهٗ

۸۷۶۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے فوت ہو جانے والے بھائی کا ولی ہو تو بہترین کفن دے۔

اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن مبارک، سلام بن مطیع سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ''ولیحسن احدکم کفن اخیه'' یعنی آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صاف اور سفید کپڑوں کا کفن دیا جائے نہ کہ قیمتی کپڑے کا۔

باب ٦٧٤۔ مَاجَآءَ فِیْ کَمْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۶۷۴۔ آنحضرت ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے۔

٨٧٧۔ حدثنا قتیبة نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی

۸۷۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کو تین یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا نہ ان میں قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ۔ راوی کہتے ہیں: اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ یَمَانِیَةٍ لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَكَرُوْا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُوْتِیَ بالبرد ولکنهم ردوہ وَلَمْ یُكَفِّنُوْهُ فِیْهِ

پر عائشہؓ سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں دو کپڑے تھے اور ایک چادر میں لکیریں کھچی ہوئی تھیں۔ فرمانے لگیں: چادر لائی گئی تھی لیکن واپس کردی گئی اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا بطر بن السری عن زائدة عن عبداللّٰه بن محمد بن عقیل عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِیْ نَمِرَةٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

۸۷۸۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حمزہ بن عبدالمطلب کو ایک چادر یعنی ایک ہی کپڑے میں کفن دیا۔

اس باب میں علیؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن مغفلؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کفن میں آنحضرت ﷺ کی مختلف روایات ہیں۔ جن میں سے حضرت عائشہؓ کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے۔ اسی پر علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینا چاہیئے ایک قمیص اور دو لفافے۔ اگر چاہے تو تین لفافوں میں ہی کفن دے دے پھر اگر تین کپڑے نہ ہوں تو دو اور دو بھی نہ ہوں تو ایک سے بھی دیا جاسکتا ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں غسل دیا جائے۔

باب ٦٧٥۔ مَاجَاءَ فِی الطَّعَامِ یُصْنَعُ لِاَهْلِ الْمَیِّتِ

باب۶۷۵۔ اہل میت کا کھانا پکانا۔

۸۷۹۔ حدثنا احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا سفیان بن عیینة عن جعفر بن خالد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِنَّهٗ قَدْ جَاءَهُمْ مَایَشْغَلُهُمْ

۸۷۹۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں: جب جعفرؓ کی شہادت کی خبر آئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جعفرؓ کے گھر والوں کے لیے کھانا پکاؤ کیونکہ وہ لوگ مشغول ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء اہل میت کے ہاں ایسی چیز بھیجنے کو مستحب کہتے ہیں جس سے ان کی مصیبت کم ہو اور کٹ جائے شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ جعفر بن خالد، سارہ کے بیٹے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ ان سے ابن جریج روایت کرتے ہیں۔

باب ٦٧٦۔ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُیُوْبِ عِنْدَ الْمُصِیْبَةِ

باب۶۷۶۔ مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا حرام ہے۔

۸۸۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان قال حدثنی زبید الایامی عن ابراهیم عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَابِدَعْوَةِ الْجَاهِلِیَّةِ

۸۸۰۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رخساروں کو پیٹے، گریبان پھاڑے یا زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کی طرح ناشکری کی باتیں کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٧٧۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ النَّوْحِ

باب ٦٧٧۔ نوحہ کی حرمت۔

٨٨١۔ حدثنا احمد بن منیع نا قران بن تمام ومروان بن معاویة ویزید بن ھارون عن سعید بن عُبَیْدِ الطَّائِیْ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ الْاَسَدِیِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهٗ قَرَظَةُ بْنُ کَعْبٍ فَنِیْحَ عَلَیْهِ فَجَآءَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَحَمِدَاللّٰهِ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ مَابَالُ النَّوْحِ فِی الْاِسْلَامِ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْهِ عُذِّبَ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ

٨٨١۔ حضرت علی بن ربیعہ اسدیؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص قرظہ بن کعب فوت ہو گئے لوگ اس پر نوحہ کرنے لگے۔ مغیرہ بن شعبہ آئے منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: نوحے کا اسلام میں کیا کام ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابوموسیٰ، قیس بن عاصمؓ، ابوہریرہؓ، جنادہ بن مالکؓ، انسؓ، ام عطیہؓ، سمرہؓ اور ابومالک اشعریؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٨٨٢۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبة والمسعودی عن علقمة بن مرثد عن اَبِی الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَنْ یَّدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّیَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِی الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰی وَ اَجْرَبَ بَعِیْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِیْرٍ مَّنْ اَجْرَبَ الْبَعِیْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَآءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا

٨٨٢۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں میری امت کے چند لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ نوحہ کرنا، نسب پر طعن کرنا، عدوی یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اونٹ کو کھجلی ہوئی تو سب کو ہی ہو گئی۔ اگر ایسا ہی ہے تو پہلے اونٹ کو کس سے لگی تھی۔ اور یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش ستاروں کی گردش سے ہوتی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٧٨۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب ٦٧٨۔ کسی کی موت پر بلند آواز سے رونا۔

٨٨٣۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی الزیاد نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ

٨٨٣۔ حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کے گھر والوں کے بلند آواز سے رونے پر میت کو عذاب ہوتا ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء میت پر زور سے رونے کو حرام کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر اس کے گھر والے روئیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ حضرات

اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ابن مبارک کہتے ہیں: اگر وہ خود اپنی زندگی میں انہیں اس سے روکتا رہا اور مرنے سے پہلے منع بھی کیا تو امید ہے کہ اسے عذاب نہیں ہوگا۔

٨٨٤۔ حدثنا علی بن حجرنا محمد بن عمار قال حدثنی اسید ابن ابی أَسِید عَنْ مُوسَى ابْنِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ اَهٰكَذَا كُنْتَ

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۸۸۴۔ موسیٰ بن ابو موسیٰ اشعری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی میت کے فوت ہونے پر مرنے والے واجبلاہ(۱) وا سیداہ اور اسی طرح کے الفاظ کہہ کر واویلا مچائیں تو میت پر دو فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر گھونسے مارتے اور پوچھتے ہیں کہ تم بھی کیا ایسے ہی تھے؟

باب ٦٧٩۔ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ۶۷۹۔ کسی پر چلائے بغیر رونا جائز ہے۔

٨٨٥۔ حدثنا قتیبة نا مالك ح وثنا اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك عن عبدالله بن ابی بکرو هوابن محمد بن عمرو بن حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَهَا اِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اَنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَةٍ يُّبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۵۔ حضرت عمرہؓ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں: میت زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کی جاتی ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن کی مغفرت فرمائے انہوں نے یقیناً جھوٹ نہیں بولا لیکن یا تو وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ ایک یہودی عورت کی میت کے پاس سے گزرے۔ لوگ اس کی موت پر رو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رو رہے ہیں اور اس پر قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

٨٨٦۔ حدثنا قتیبة نا عباد بن عباد المهلبی عن محمد بن عمرو عن یحیی بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ وَهِمَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُوْدِيًّا اِنَّ الْمَيِّتَ

۸۸۶۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت پر اس کے اقرباء کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں گھڑا بلکہ انہیں وہم ہو گیا ہے آنحضرت ﷺ نے یہ بات ایک یہودی کے متعلق فرمائی تھی کہ اس پر عذاب قبر ہو رہا ہے اور اس کے اقرباء اس پر رو رہے ہیں۔

---

(۱) واجبلاہ، واسیداہ اور اسی جیسے الفاظ اہل عرب زیادہ افسوس کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ (مترجم)

لَيُعَذَّبُ وَ اِنَّ اَهْلَهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ

اس باب میں ابن عباسؓ، قرظہ بن کعبؓ، ابو ہریرہؓ، ابن مسعودؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں بھی یہی فرماتے ہیں و لاتزر وازرة وزر اخرى (کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا)۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۸۸۷۔ حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن ابی لیلیٰ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخَذَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهٗ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَكٰى فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْكِيْ اَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَآءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةُ شَيْطَانٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

۸۸۷۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس لے گئے۔ وہ اس وقت نزع کی حالت میں تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں لے لیا اور رونے لگے۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا: آپ ﷺ بھی روتے ہیں؟ کیا آپ ﷺ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ہاں البتہ دو بری اور بھدی آوازوں سے منع کیا تھا۔ ایک کسی کے مصیبت کے وقت رونے چہرے کو نوچنے اور کپڑوں کو پھاڑنے اور دوسرے نوحہ کرنے اور شیطان کی طرح چیخنے سے منع کیا تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۶۸۰۔ مَاجَآءَ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب ۶۸۰۔ جنازے کے آگے چلنا۔

۸۸۸۔ حدثنا قتيبة بن سعيد واحمد بن منيع واسحق بن منصور و محمود بن غيلان قالوا نا سفيان بن عيينة عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

۸۸۸۔ حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

حسن بن علی خلال، عمرو بن عاصم سے وہ ہمام سے وہ منصور، بکر کوفی، زیاد اور سفیان سے یہ سب زہری سے اور وہ سالم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔ پھر عبد بن حمید، عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ زہری سے بھی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: ابن جریج، زیاد بن سعد اور کئی راوی زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد ابن عمرؓ کی حدیث کی مانند روایت کرتے ہیں۔ یعنی ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی۔ معمر، یونس بن یزید اور مالک وغیرہ بھی زہری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ اس باب میں مرسل حدیث زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے ابن مبارک کے حوالے سے سنا کہ زہری کی مرسل

حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں: شاید ابن جریج نے یہ روایت ابن عیینہ سے لی ہو۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد بن سعد سے پھر منصور، ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ جب کہ درحقیقت ہمام، سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہے۔ شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔

۸۸۹۔ حدثنا محمد بن المثنّٰی نا محمد بن بکر نا یونس بن یزید عَنِ الزُّهْرِیّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ

۸۸۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو فرمایا: اس میں محمد بن بکر نے غلطی کی ہے اور یہ حدیث یونس سے بھی زہری کے حوالے سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ سب جنازے کے آگے چلتے تھے۔ پھر زہری، سالم کے حوالے سے یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کے والد بھی جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔ اور یہ اصح ہے۔

باب ۶۸۱۔ مَاجَآءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

باب ۶۸۱۔ جنازے کے پیچھے چلنا۔

۸۹۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وھب بن جریر عن شعبة عن یحیی امام بنی تیم اللّٰه عن اَبِیْ مَاجد عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَادُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَ اِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا

۸۹۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، ہم نے آنحضرت ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا: دوڑنے سے آہستہ چلنا چاہئے۔ چنانچہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے جلدی قبر میں پہنچا دو گے اور اگر وہ بد ہے تو اہل دوزخ ہی کو دور کیا جاتا ہے۔ پھر جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے نہ کہ اس کو پیچھے چھوڑنا چاہئے اور جو اس سے آگے چلتا ہے وہ ان کے ساتھ نہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کو ہم اس سند سے صرف ابن مسعودؓ ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام بخاری ابو ماجد کی اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ مزید کہتے ہیں کہ حمیدی کہتے ہیں کہ ابن عیینہ نے یحییٰ سے ابو ماجد کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ایک مجہول الحال شخص ہیں ہم سے روایت کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ اسی مذہب پر عمل پیرا ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ ثوری اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ ابو ماجد مجہول ہیں ان کی ابن مسعودؓ سے دو حدیثیں مروی ہیں اور یحییٰ امام بنی تیم اللہ ثقہ ہیں ان کی کنیت ابوحارث ہے۔ انہیں جابر اور یحییٰ مجبر بھی کہا جاتا ہے یہ کوفی ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری، ابواحوص اور سفیان بن عیینہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۶۸۲۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّكُوْبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

باب ۶۸۲۔ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے۔

۸۹۱۔ حدثنا علی بن حجر نا عیسی بن یونس عن بکر بن ابی مریم عن رَاشِدِبْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ

۸۹۱۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سواری پر چلتے ہوئے دیکھا

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ لَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلَآئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَ اَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِ

تو فرمایا: تمہیں شرم نہیں آتی اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سواریوں پر سوار ہو۔

اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ثوبان کی حدیث انہی سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

باب ٦٨٣۔ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب۶۸۳۔ سواری پر سوار ہونے کے جواز سے متعلق

٨٩٢۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهُ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهٖ

۸۹۲۔ حضرت سماک بن حرب حضرت جابر بن سمرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ابن دحداح کے جنازے میں گئے آپ ﷺ اپنے گھوڑے پر سوار تھے۔ جو دوڑتا تھا۔ ہم آپ ﷺ کے اردگرد تھے۔ آپ ﷺ اسے چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جارہے تھے۔

٨٩٣۔ حدثنا عبدالله بن الصباح الهاشمي نا ابوقتيبة عن الجراح عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنَ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ

۸۹۳۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ابن دحداح کے جنازے میں پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٨٤۔ مَاجَآءَ فِي الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب۶۸۴۔ جنازے کو لے کر جلدی چلنا۔

٨٩٤۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابن عيينة عن الزهري سمع سعيد بن المسيب اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا وَاِنْ تَكَ شَرًّا تَضَعُوْهَا عَنْ رِقَابِكُمْ

۸۹۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جنازے کو لے کر جلدی چلنے کا حکم دیا۔ اس لیے کہ اگر وہ نیک شخص ہے تو اسے جلد بہتر جگہ پہنچایا جائے، اور اگر برا ہے تو اپنی گردنوں سے جلد بوجھ اتارا جائے۔

اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٨٥۔ مَاجَآءَ فِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ وَذِكْرُ حَمْزَةَ

باب۶۸۵۔ شہدائے اُحد اور سیدنا حمزہ کا ذکر۔

٨٩٥۔ حدثنا قتيبة نا ابوصفوان عن أسامة بن زيد عن ابن شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهُ فِيْهَا

۸۹۵۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جنگِ احد میں آنحضرت ﷺ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے ہیں۔ فرمایا: اگر صفیہؓ کے دل پر گراں گزرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا یہاں تک کہ انہیں جانور کھا جاتے پھر قیامت کے دن انہیں جانوروں کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا۔ راوی کہتے ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے چادر

فَكَانَتْ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهٗ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلٰثَةُ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِى قَبْرٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُ عَنْهُمْ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ

منگوائی اور اس میں انہیں کفن دیا۔ وہ چادر بھی ایسی تھی کہ اگر سر پر ڈالی جاتی تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں ڈھکے جاتے تو سر سے ہٹ جاتی۔ راوی کہتے ہیں: پھر شہید زیادہ ہو گئے اور کپڑے کم پڑ گئے چنانچہ ایک دو اور تین شہیدوں تک کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا اور پھر ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ اس دوران آنحضرت ﷺ ان کے متعلق پوچھتے تھے کہ کسے قرآن زیادہ یاد تھا۔ چنانچہ جس نے زیادہ حفظ کیا ہوتا اسے قبر میں قبلہ کی طرف سے آگے کرتے۔ راوی کہتے ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے سب کو دفن کیا اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے انسؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ٦٨٦۔ بَابٌ اٰخَرُ

باب ۶۸۶۔ دوسرا باب

۸۹۶۔ حدثنا علی بن حجر نا علی بن مسھر عن مسلم الاعور عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِىْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافُ لِيْفٍ

۸۹۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مریض کی عیادت کرتے، جنازے میں شریک ہوتے، گدھے پر سوار ہوتے اور غلام کی دعوت قبول کیا کرتے تھے۔ بنو قریظہ کے فیصلے کے دن بھی آپ ﷺ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی رسی سے بنی ہوئی تھی اور اس پر زین بھی اس چھال ہی کا تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف مسلم کی روایت سے جانتے ہیں وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ مسلم اعور ضعیف ہیں اور کیسان ملائی کے بیٹے ہیں۔

باب ٦٨٧۔

باب ۶۸۷۔ بلا عنوان۔

۸۹۷۔حدثنا ابو کریب نا ابومعاویة عن عبدالرحمٰن بن ابی بکر عن ابن ابی مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِىْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِى الْمَوْضِعِ الَّذِىْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ فَدَفَنُوْهُ فِىْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ

۸۹۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہؓ میں آپ ﷺ کی تدفین کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی اور کبھی نہیں بھولا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نبی کی روح اسی جگہ قبض کرتے ہیں جس جگہ اس کی تدفین کو پسند کرتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے بستر مبارک کی جگہ ہی دفن کیا گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں اور یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔ ابن عباسؓ یہ حدیث ابوبکرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۶۸۸۔ بَابٌ اٰخَرُ

۸۹۸۔ حدثنا ابو کریب نا معاویة بن هشام عن عمران بن انس المکی عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْ عَنْ مَسَاوِيْهِمْ

باب ۶۸۸۔ دوسرا باب

۸۹۸۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت ہو جانے والوں کی بھلائیاں یاد کیا کرو اور ان کی برائیوں کے ذکر سے باز رہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ عمران بن انس کی منکر الحدیث ہیں۔ بعض راوی عطاء سے بھی حضرت عائشہؓ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ عمران بن انس مصری، عمران بن انس کی سے زیادہ ثابت اور مقدم ہیں۔

باب ۶۸۹۔ مَاجَآءَ فِی الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

۸۹۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا صفوان بن عیسی عن بشر بن رافع عن عبداللّٰه بن سلیمان بن جنادة ابن ابی امیة عن اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حِبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ

باب ۶۸۹۔ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا۔

۸۹۹۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اگر کسی جنازے میں ہوتے تو اسے قبر میں اتارنے تک بیٹھتے نہیں تھے چنانچہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور کہا کہ اے محمد! ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: ان کی مخالفت کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں۔

باب ۶۹۰۔ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتَسَبَ

۹۰۰۔ حدثنا سوید بن نصر نا عبداللّٰه بن المبارك عن حماد بن سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَاَبُوْطَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي

باب ۶۹۰۔ اگر مصیبت پر صبر کیا جائے تو اس کی فضیلت۔

۹۰۰۔ حضرت ابوسنانؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا تو ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں جب قبر سے نکلنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے ابوسنان کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں۔ میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا: ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب، ابوموسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی جان لے لی؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم نے اس کے دل کا ٹکڑا لے لیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں: آپ کی تعریف بیان کی اور "اناللہ......" الآیۃ پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں کہ میرے

الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ

بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

امام ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٩١۔ مَاجَآءَ فِي التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب ۶۹۱۔ نماز جنازہ میں تکبیر کہنا۔

٩٠١۔ حدثنا احمد بن منيع ثنا اسمٰعيل بن ابراهيم نا معمر عن الزهری عن سعيد بن الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا

۹۰۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔

اس باب میں ابن عباسؓ، ابن ابی اوفیؓ، جابرؓ، انسؓ اور یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یزید بن ثابت، زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں اور یہ جنگ بدر میں بھی شریک تھے جب کہ زید اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

٩٠٢۔ حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُبْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا

۹۰۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ زید بن ارقمؓ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے پوچھا: فرمایا: آنحضرت ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: زید بن ارقمؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا یہی مذہب ہے کہ نمازہ جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے امام احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ اگر امام پانچ تکبیریں کہے تو مقتدی بھی اس کی اتباع کریں۔

باب ٦٩٢۔ مَا يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ۶۹۲۔ نماز جنازہ کی دعا۔

٩٠٣۔ حدثنا على بن حجر ثنا هقل بن زياد نا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا" قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ "فِيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ

۹۰۳۔ حضرت یحییٰ بن ابو کثیر، ابو ابراہیم اشہلی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "اللهم اغفرلحينا...... انثانا" تک (ترجمہ: اے اللہ ہمارے زندوں، موجود لوگوں، غائب لوگوں، چھوٹوں، بڑوں اور مردوں و عورتوں کی مغفرت فرما۔ یحییٰ بھی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے ہیں۔ "اللهم من ......" سے حدیث کے آخر تک (ترجمہ: اے اللہ ہم میں سے جسے زندہ رکھا اسے سلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے بھی ایمان ہی پر موت دے)۔

عَلَی الْاِیْمَانِ"

اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ، ابوقتادہؓ، عائشہؓ، جابرؓ اور عوف بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ہشام دستوائی اور علی بن مبارک بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے اور وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ عکرمہ بن عمار بھی یحییٰ بن کثیر سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتی ہیں عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ یہ یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں وہم کرتے ہیں۔ یحییٰ بن ابی کثیر یہ حدیث عبداللہ بن قتادہ سے بھی روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام بخاری کے نزدیک ان تمام روایات میں سے سب سے زیادہ صحیح روایت یحییٰ بن ابی کثیر کی ہے جو ابراہیم اشہلی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے ان سے ابو ابراہیم اشہلی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے انہیں نہیں پہچانا۔

٩٠٤ـ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا معاوية بن صالح عن عبدالرحمٰن بن جبير بن نفير عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهٖ عَلَيْهِ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ"

۹۰۴۔ حضرت عون بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو نماز جنازہ میں دعا پڑھتے ہوئے سنا تو یہ الفاظ یاد کر لیے "اللھم اغفر...... الخ (ترجمہ: اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما اور اس کے گناہوں کو رحمت کے دلوں سے اس طرح دھودے جیسے کہ کپڑا دھویا جاتا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں اس باب میں یہ سب سے زیادہ صحیح روایت ہے۔

باب ٦٩٣ـ مَاجَآءَ فِی الْقِرَاةِ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب ۶۹۳۔ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

٩٠٥ـ حدثنا احمد بن منيع نا زيد بن حباب نا ابراهيم بن عثمان عن الحكم عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۹۰۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی۔

اس باب میں ام شریک سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابوشیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ ابن عباسؓ سے یہی روایت صحیح ہے کہ سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

٩٠٦ـ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن سعد بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ

۹۰۶۔ حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے ایک مرتبہ جنازے کی نماز پڑھی تو اس میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا: یہ سنت ہے۔ یا فرمایا: "من تمام السنة" دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے۔ شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے کیونکہ اس میں ثناء، درود شریف اور میت کے لیے دعا ہی ہے۔ یہ ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

توضیح: اہل کوفہ سے مراد حنفیہ ہی ہیں ان کا مسلک تو ذکر ہو چکا چنانچہ یہ حضرات اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ اس میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا بطور دعا تھا نہ کہ بطور تلاوت۔ امام طحاوی بھی یہی کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ٦٩٤۔ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهٗ

باب ۶۹۴۔ نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لیے شفاعت سے متعلق۔

٩٠٧۔ حدثنا ابوكريب نا عبدالله بن المبارك ويونس بن بكير عن محمد بن اسحق عن زيد بن اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَآءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ

۹۰۷۔ حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی فرماتے ہیں کہ مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ پڑھاتے تو اگر لوگ کم ہوتے تو ان کی تین صفیں کر دیتے پھر فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

اس باب میں عائشہؓ، ام حبیبہؓ، ابو ہریرہؓ اور میمونہؓ (آنحضرت ﷺ کی بیوی) سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی ابو اسحاق سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد بھی محمد بن اسحاق سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔ اور مرثد اور مالک کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ پہلی والی روایت ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

٩٠٨۔ حدثنا ابن ابى عمر نا عبدالوهاب الثقفى عن ايوب ح وثنا احمد بن منيع وعلى بن حجر قالانا اسمٰعيل بن ابراهيم عن ايوب عن ابى قلابة عن عبدالله بن يزيد رضيع كَانَ لعائشة عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْا اَنْ يَّكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِائَةً فَمَا فَوْقَهَا

۹۰۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کی وفات کے بعد نماز جنازہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت جس کی تعداد سو تک ہو، وہ سب اس کے لیے شفاعت کریں اور ان کی شفاعت قبول نہ کی جائے۔ علی اپنی نقل کردہ حدیث میں کہتے ہیں۔ کہ ان کی تعداد سو یا اس سے زیادہ ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

باب ٦٩٥۔ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

باب ۶۹۵۔ طلوع آفتاب اور غروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔

٩٠٩۔ حدثنا هناد نا وكيع عن موسى بن على بن

۹۰۹۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ فرماتے ہیں کہ تین وقت ایسے ہیں کہ

رباح عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ

رسول اللہ ﷺ ہمیں ان اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہوجائے۔ پھر دوپہر کو جب سورج سر پر آجائے۔ یہاں تک کہ زوال کا وقت ہوجائے۔ اور آخر میں غروب آفتاب کے وقت جب سورج غروب ہونے کے لیے جھک جائے یہاں تک کہ غروب ہوجائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ ان اوقات میں نماز جنازہ مکروہ ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ مردوں کی تدفین سے ان اوقات میں منع کرنے کا مطلب یہی ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ان کے نزدیک ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے یعنی طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور ٹھیک دوپہر کے وقت احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں: ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں۔

باب ٦٩٦۔ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

باب ۶۹۶۔ بچوں کی نماز جنازہ

۹۱۰۔ حدثنا بشر بن ادم بن بنت ازهر السمان نا اسمعيل بن سعيد بن عبيدالله نا ابى عن زياد الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ يَشَاءُ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

۹۱۰۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازے کے ساتھ چلنے والا سوار جنازے کے پیچھے اور پیدل چلنے والا جہاں جی چاہے وہاں چلے اور بچوں کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل اور کئی راوی یہ حدیث سعید بن عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں بعض علماء صحابہ وغیرہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے اگرچہ وہ پیدا ہونے کے بعد رویا بھی نہ ہو۔ صرف اس کی شکل ہی بنی ہو۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ٦٩٧۔ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

باب ۶۹۷۔ اگر بچہ پیدائش کے بعد رویا نہ ہو تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔

۹۱۱۔ حدثنا ابوعمار الحسين بن حُرَيْث نا محمد بن يزيد عن اسمعيل بن مسلم عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

۹۱۱۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ جب تک پیدائش کے بعد روئے نہیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نیز اس صورت میں نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث میں اضطراب ہے۔ بعض راوی اسے ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں جب کہ اشعث بن سوار اور کئی راوی حضرت جابر سے موقوفاً انہی کا قول روایت کرتے ہیں اور یہ مرفوع حدیث کے مقابلے میں اصح ہے بعض علماء کا یہی مسلک ہے کہ بچہ اگر پیدائش کے بعد روئے نہیں تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۹۸ ـ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمَیِّتِ فِی الْمَسْجِدِ

۹۱۲ ـ حدثنا علی بن حجر نا عبدالعزیز بن محمد بن عبدالواحد بن حمزۃ عن عباد بن عبداللّٰہ بُنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سُھَیْلِ بْنِ الْبَیْضَآءَ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب ۶۹۸۔ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۹۱۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ شافعی کہتے ہیں: مالک کا کہنا ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جب کہ شافعی اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے اس کی اجازت دیتے ہیں۔

مسئلہ: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کو حنفیہ مکروہ کہتے ہیں۔ یہ حضرات، حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ مسجد سے نکل کر پڑھائی باوجودیکہ میت موجود بھی نہیں تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔

جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے یہ ایک خاص واقعہ ہے لہٰذا اس سے استدلال جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ اس وقت اعتکاف میں ہوں یا بارش ہو رہی ہو اس وجہ سے مسجد میں نماز پڑھی ہو۔ چنانچہ صاحب المحیط کہتے ہیں: آنحضرت ﷺ اس وقت معتکف تھے لہٰذا آپ ﷺ کا مسجد سے نکلنا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے جنازے کو مسجد سے باہر رکھنے کا حکم دیا اور اسی عذر کی وجہ سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھائی۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۶۹۹ ـ مَاجَآءَ اَیْنَ یَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَۃِ

۹۱۳ ـ حدثنا عبداللّٰہ بن منیر عن سعید بن عامر عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَلٰی جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَاْسِہٖ ثُمَّ جَآءُ وْا بِجَنَازَۃِ امْرَاَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا یَا اَبَا حَمْزَۃَ صَلِّ عَلَیْھَا فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ فَقَالَ لَہُ الْعَلَاءُ بْنُ زِیَادٍ ھٰکَذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْجَنَازَۃِ مَقَامَکَ مِنْھَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَکَ مِنْہُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا

باب ۶۹۹۔ مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو۔

۹۱۳۔ حضرت ابوغالب فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی وہ اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے پھر ایک قریشی عورت کا جنازہ لایا گیا اور ان سے کہا گیا: اے ابوحمزہ اس کی نماز جنازہ پڑھایئے۔ چنانچہ وہ میت کے وسط کے مقابل کھڑے ہوئے۔ اس پر علاء بن زیاد نے ان سے پوچھا کیا آپ نے آنحضرت ﷺ کو مرد اور عورت کا نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے اسی جگہ کھڑے ہوتے دیکھا ہے۔ جہاں کھڑے ہوئے۔ فرمایا: ہاں۔ پھر جب فارغ ہو گئے تو فرمایا: یاد رکھنا۔

اس باب میں سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: انسؓ کی حدیث حسن ہے۔ کئی راوی ہمام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اور وکیع یہ حدیث ہمام سے روایت کرتے ہوئے وہم کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ غالب سے روایت ہے۔ جب کہ صحیح ابوغالب ہے۔ پھر عبدالوارث بن سعد اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابوغالب سے ہمام ہی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابوغالب کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نافع اور بعض رافع کہتے ہیں بعض علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱۴۔ حدثنا علی بن حجر نا ابن المبارک والفضل بن موسی عن الحسین المعلم عن عبداللّٰہ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی امْرَأَۃٍ فَقَامَ وَسْطَھَا

۹۱۴۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تو جنازے کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی حسین معلم سے اسے روایت کرتے ہیں۔

مسئلہ: امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک امام مرد و عورت دونوں کے سینے کے مقابل کھڑا ہوگا اس لیے کہ دل سینے میں ہوتا ہے۔ اور دل ہی میں ایمان کا نور ہے چنانچہ اس کے سامنے کھڑا ہونے میں اس کے ایمان کی شفاعت کی طرف اشارہ ہے۔ احناف دلیل کے طور پر سمرۃ بن جندبؓ کی حدیث پیش کرتے ہیں جو امام طحاوی نے ذکر کی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے پیچھے ام کعب کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ ﷺ ان کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ لہٰذا اس سے یہ ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ ان کے سینے کے مقابل کھڑے ہوئے کیونکہ سینہ ہی وسط ہے اس لیے کہ اس کے اوپر دو ہاتھ اور نیچے دو پاؤں ہیں۔

جہاں تک حضرت انسؓ کی حدیث کا تعلق ہے اس کے متعلق احناف کا موقف یہ ہے کہ یہ حکم اصل نہیں تھا کیونکہ احتمال ہے کہ جنازہ مکمل طور پر ڈھکا ہوا نہ ہو جس کی وجہ سے انسؓ تھوڑا ہٹ کر کھڑے ہوئے ہوں کیونکہ بعض روایات میں انس سے مروی ہے کہ میں اس طرح اس لیے کھڑا ہوا تا کہ اس عورت کے درمیان حائل ہو جاؤں۔

باب ۷۰۰۔ مَاجَآءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الشَّھِیْدِ

باب ۷۰۰۔ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا۔

۹۱۵۔ حدثنا قتیبۃ ابن سعید نا اللیث عن ابن شھاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّھُمَا اَکْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَلَہٗ اِلٰی اَحَدِھِمَا قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ھٰؤُلَآءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَمَرَ بِدَفْنِھِمْ فِیْ دِمَائِھِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْھِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا

۹۱۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جابر بن عبداللہؓ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ایک کپڑے میں کفن دینے کے بعد پوچھتے ان دونوں میں سے کون زیادہ قرآن کا حافظ ہے پھر جب بتایا جاتا تو قبر میں اسے آگے کی طرف رکھتے اور فرماتے: میں قیامت کے دن ان سب کا گواہ ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔ ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا۔

اس باب میں انسؓ بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بحوالہ انس مرفوعاً مروی ہے زہری، عبداللہ بن ثعلبہ بن ابو صعیر سے اور وہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ راوی جابر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ علماء کا شہید کی نماز جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شہداء کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے۔ اہل مدینہ، امام شافعی اور احمد کا یہی قول ہے جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ ان کی بھی نماز پڑھی جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

باب ۷۰۱۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْقَبْرِ

باب ۷۰۱۔ قبر پر نماز جنازہ پڑھنا۔

۹۱۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا ھشیم اخبرنا الشَّیْبَانِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاٰی قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ اَصْحَابُہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ فَقِیْلَ لَہٗ مَنْ اَخْبَرَکَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۹۱۶۔ شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے والے نے مجھے خبر دی کہ آنحضرت ﷺ نے (مجھے اس نے خبر دی جس نے رسول اللہ ﷺ) ایک قبر کو جو دور افتادہ تھی دیکھا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے صف باندھی اور اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ شعبی سے پوچھا گیا وہ کون ہے جس نے آپ کو یہ واقعہ سنایا؟ فرمایا: ابن عباسؓ۔

اس باب میں انسؓ، بریدہؓ، یزید بن ثابتؓ، ابوہریرہؓ، عامر بن ربیعہؓ، ابوقتادہؓ اور سہل بن حنیفؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء صحابہ، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء جن میں مالک بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ قبر پر نماز نہ پڑھے۔ اسحاق کا قول یہ ہے کہ اگر بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا گیا ہو تو اس صورت میں قبر پر نماز پڑھی جاسکتی ہے اس لیے کہ ہم نے سعید بن مسیب سے اکثر سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد نماز پڑھی۔

۹۱۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلّٰی عَلَیْہَا وَقَدْ مَضٰی لِذٰلِکَ شَھْرٌ

۹۱۷۔ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ام سعد، آنحضرت ﷺ کی غیر موجودگی میں فوت ہو گئیں۔ پھر جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ان کی نماز جنازہ پڑھی جب کہ ان کی وفات کو ایک ماہ ہو گیا تھا۔

باب ۷۰۲۔ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّجَاشِیِّ

باب ۷۰۲۔ آنحضرت ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا۔

۹۱۸۔ حدثنا ابوسلمۃ بن یحیی بن خلف وحمید بن مسعدۃ قالانا بشر بن المفضل نا یونس بن عبید عن محمد بن بکر بن عَنْ اَبِی الْمُھَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاکُمُ النَّجَاشِیَّ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَیْہِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا کَمَا یُصَفُّ عَلَی الْمَیِّتِ وَصَلَّیْنَا عَلَیْہِ کَمَا یُصَلّٰی عَلَی الْمَیِّتِ

۹۱۸۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی فوت ہو گئے ہیں۔ چلو اٹھو اور ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ راوی کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور جس طرح نماز جنازہ میں صفیں بنائی جاتی ہیں اسی طرح صفیں بنائیں اور نماز جنازہ پڑھی جیسے کسی میت پر پڑھی جاتی ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، جابر بن عبداللہؓ، حذیفہ بن اسیدؓ اور جریر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابوقلابہ بھی یہ حدیث اپنے چچا ابومہلب سے اور وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ ابومہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ: احناف اور مالکیہ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں کیونکہ حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں بہت سے کبار صحابہ کا دوسرے شہروں اور جنگوں وغیرہ میں انتقال ہوا۔ لیکن ان میں سے ایک دو کے علاوہ کسی پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت نہیں۔ پھر نماز جنازہ کے لیے میت کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ جہاں تک نجاشی کی نماز جنازہ کا تعلق ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسی جگہ رہتے تھے جہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں

تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ نماز جنازہ کے وقت حضور ﷺ کے سامنے نجاشی کو کشف کر دیا گیا تھا۔ اور آپ ﷺ انہیں دیکھ رہے تھے یا ممکن ہے کہ روح آپ ﷺ کے سامنے لائی گئی ہو۔ چنانچہ یہ آپ ﷺ ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۷۰۳۔ مَاجَآءَ فِی فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۹۱۹۔ حدثنا ابو کریب نا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو نا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى دَفْنُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُ هُمَا اَوْ اَصْغَرُ هُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ

باب ۷۰۳۔ نمازِ جنازہ کی فضیلت

۹۱۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ اور جو میت کے دفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے اس کے لیے دو قیراط۔ جن میں سے ایک یا فرمایا: ان دونوں میں سے چھوٹا قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس حدیث کا ابن عمرؓ کے سامنے تذکرہ کیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پچھوایا۔ فرمانے لگیں: ابو ہریرہؓ نے سچ کہا ہے۔ اس پر ابنِ عمرؓ نے فرمایا: ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کر دیا۔

اس باب میں براءؓ، عبداللہ بن مغفلؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابی بن کعبؓ، ابن عمرؓ اور عثمانؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

باب ۷۰۴۔ بَابٌ اٰخَرُ

۹۲۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا روح بن عبادة نا عباد بن منصور قال سَمِعْتُ اَبَاالْمُهَزَّمِ يَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَشَرَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا

باب ۷۰۴۔ دوسرا باب

۹۲۰۔ ابو مہزم فرماتے ہیں: میں دس سال تک ابو ہریرہؓ کے ساتھ رہا۔ میں نے ان سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازے کے ساتھ چلا اور اسے تین مرتبہ کندھا دیا۔ اس نے اس کا حق ادا کر دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔ ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

باب ۷۰۵۔ مَاجَآءَ فِی الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۹۲۱۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن سالم بن عبداللّٰه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِبْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ

باب ۷۰۵۔ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا۔

۹۲۱۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو، یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا رکھ دیا جائے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، جابر بن سہیل بن حنیفؓ، قیس بن سعدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں عامر بن ربیعہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۲۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی والحسن بن علی الحلوانی قالا نا وهب بن جرير نا هشام الدستوائی عن يحيى بن ابی كثير عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ

۹۲۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔اور جو جنازے کے ساتھ ہو وہ جنازہ کندھوں سے اتارنے سے پہلے ہرگز نہ بیٹھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں۔اس باب میں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ جنازے کے ساتھ آنے والا شخص اس کے نیچے رکھے جانے تک نہ بیٹھے۔بعض صحابہ وغیرہ سے مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے آگے چلتے تھے اور جنازے کے ان تک پہنچنے تک بیٹھے رہتے تھے۔امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۷۰۶۔ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ الْقِيَامِ

باب ۷۰۶۔ جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کے متعلق۔

۹۲۳۔ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن يحيى ابن سعيد عن واقد وهوابن عمرو بن سعد بن معاذ عن نافع ابن جبير عن مَسْعُوْدِبْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ ذَكَرَ الْقِيَامَ فِی الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِیٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ

۹۲۳۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے جنازے کی آمد پر اس کے رکھے جانے تک کھڑے رہنے کا ذکر کیا تو فرمایا: آنحضرت ﷺ شروع میں کھڑے ہوا کرتے تھے پھر بیٹھنے لگے۔

اس باب میں حسن بن علیؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں تابعین سے چار روایتیں ہیں۔جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔اس پر بعض علماء کا عمل ہے۔امام شافعی کہتے ہیں یہ حدیث اس باب میں اصح ہے اور پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں جنازے کی آمد پر کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔امام احمد کہتے ہیں: اگر چاہے تو کھڑا ہو ورنہ بیٹھا رہے۔کیونکہ آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ شروع میں کھڑے ہوا کرتے تھے لیکن بعد میں بیٹھے رہتے تھے۔اسحاق بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

حضرت علیؓ کی حدیث کا مطلب یہی ہے کہ آپ ﷺ شروع شروع میں جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔لیکن بعد میں کھڑا ہونا ترک کر دیا۔چنانچہ جب جنازہ دیکھتے تو بیٹھے رہتے تھے۔

باب ۷۰۷۔ مَاجَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

باب ۷۰۷۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان کہ لحد ہمارے لیے اور شق اوروں کے لیے ہے۔

۹۲۴۔ حدثنا ابوكريب ونصر بن عبدالرحمٰن الكوفی ويوسف بن موسى القطان البغدادی قالوا

۹۲۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے علاوہ لوگوں کے لیے۔

نا حکام بن مسلم عن علی بن عبدالاعلی عن ابیہ عن سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَ الشَّقُّ لِغَیْرِنَا

اس باب میں جریر بن عبداللہؓ، عائشہؓ، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

توضیح: لحد قبر کو سیدھا کھودنے کے بعد نیچے سے ایک جانب کو کھودنے کو کہتے ہیں جب کہ سیدھا نیچے ہی کی طرف کھودنے کو شق کہتے ہیں۔ ان دونوں طریقوں سے قبر کھودنا جائز ہے لیکن اگر زمین سخت ہو تو لحد افضل ہے۔ جب کہ زمین نرم ہونے کی صورت میں شق افضل ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۷۰۸۔ مَاجَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ قَبْرَهٗ

۹۲۵۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا ابوخالد الاحمر نا الحجاج عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ قَالَ وَ قَالَ اَبُوْخَالِدٍ مَرَّةً اِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ فِیْ لَحْدِهٖ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۷۰۸۔ میت کی تدفین کے وقت کیا پڑھا جائے۔

۹۲۵۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب میت قبر میں رکھتے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو خالد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب میت لحد میں رکھی جاتی تو یہ دعا پڑھتے۔ ''بسم اللّٰہ وباللّٰہ وعلی ملۃ رسول اللّٰہ''۔ (ترجمہ: ہم اس میت کو اللہ کے نام کے ساتھ اسی کے حکم کے مطابق اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر قبر میں اتارتے ہیں) ابو خالد نے ایک اور مرتبہ فرمایا کہ آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی۔ ''بسم اللّٰہ وباللّٰہ وعلی سنۃ رسول اللّٰہ'' (ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر قبر میں اتارتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اسی سند سے حسن غریب ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے مروی ہے وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں ابو صدیق ناجی بھی یہ حدیث ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ پھر ابوبکر صدیق کے واسطے سے بھی ابن عمرؓ سے موقوفاً مروی ہے۔

باب ۷۰۹۔ مَاجَآءَ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِ

۹۲۶۔ حدثنا زید بن اخزم الطائی نا عثمان بن فرقد قال سمعت جعفر بن محمد عن ابیہ قال الذی الحد قبر رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْطَلْحَةَ وَالَّذِیْ اَلْقَی الْقَطِیْفَةَ تَحْتَهٗ شُقْرَانُ مَوْلٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ یَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِیْفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَبْرِ

باب ۷۰۹۔ قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا۔

۹۲۶۔ محمد کہتے ہیں کہ ابوطلحہؓ نے آنحضرت ﷺ کی قبر کھودی اور شقران نے اس میں آپ ﷺ کے نیچے چادر بچھائی۔ یہ آنحضرت ﷺ کے مولیٰ ہیں۔ جعفر کہتے ہیں: مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم میں نے ہی آنحضرت ﷺ کی قبر میں آپ ﷺ کے نیچے چادر بچھائی تھی۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔علی بن مدینی بھی یہ حدیث عثمان بن فرقد سے روایت کرتے ہیں۔

۹۲۷۔حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِىْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَآءُ

۹۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک میں سرخ چادر بچھائی گئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور شعبہ سے بھی مروی ہے شعبہ، ابوحمزہ قصاب (عمران بن عطاء) سے روایت کرتے ہیں۔یہی حدیث ابوحمزہ ضبعی سے بھی مروی ہے ان کا نام نصر بن عمران ہے۔اور دونوں ہی ابن عباسؓ کے دوستوں میں سے ہیں۔ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ قبر میں چادر بچھانا مکروہ ہے۔بعض علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔ایک اور جگہ محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور یحییٰ سے وہ شعبہ سے وہ ابوحمزہ قصاب سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

باب ۷۱۰۔ مَاجَآءَ فِىْ تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

باب ۷۱۰۔ قبروں کو زمین کے برابر کرنا۔

۹۲۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدى نا سفيان عن حبيب ابن اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِاَبِى الْهَيَاجِ الْاَسَدِىِّ اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ

۹۲۸۔ حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ابو ہیاج اسدی سے فرمایا: میں تمہیں اس کام کے لیے بھیج رہا ہوں۔جس کام کے لیے آنحضرت ﷺ نے مجھے بھیجا تھا کہ تم کسی اونچی قبر کو زمین کے برابر کیے بغیر نہ چھوڑو۔اور نہ ہی کسی تصویر کو مٹائے بغیر چھوڑو۔

اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ قبر کو زمین سے بلند کرنا حرام ہے۔امام شافعی کہتے ہیں: حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ قبر کو زمین سے بلند کرنا حرام ہے۔امام شافعی کہتے ہیں: قبر کو زمین سے اونچا رکھنا حرام ہے۔البتہ اتنی اونچی رہنی چاہیے کہ پتہ چلے یہ قبر ہے تاکہ لوگ اس پر چلیں یا بیٹھیں نہیں۔

باب ۷۱۱۔ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْوَطْىِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا

باب ۷۱۱۔ قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت۔

۹۲۹۔ حدثنا هنادنا ابن المبارك عن عبدالرحمٰن بن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيدالله عن ابى ادريس الخولانى عن وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِىْ مَرْثَدِ الْغَنَوِىِّ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا

۹۲۹۔ حضرت ابومرثد غنوی سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر نہیں بیٹھا کرو اور نہ ہی ان کی طرف نماز پڑھا کرو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، عمرو بن حزمؓ اور بشیر بن خصاصیہؓ سے بھی روایت ہے۔محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ ابن مبارک سے اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں علی بن حجر اور ابوعمار، ولید بن مسلم سے وہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے وہ

بسر بن عبید اللہ نے واثلہ بن اسقع سے وہ ابومرثد سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں ابوادریس کا ذکر نہیں ہے اور یہی صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام بخاری نے فرمایا: ابن مبارک کی اس حدیث میں ان سے خطا ہوئی ہے۔ انہوں نے ابوادریس خولانی کا نام زیادہ ذکر کیا ہے جب کہ درحقیقت بسر بن عبداللہ کی واثلہ بن اسقع کے حوالے سے روایت ہے۔ کئی راوی عبدالرحمٰن بن جابر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں کہ ابوادریس خولانی کا نام نہیں آتا۔ اور بسر بن عبیداللہ نے واثلہ بن اسقع سے احادیث سنی ہیں۔

باب ۷۱۲۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ تَحْصِیْصِ الْقُبُوْرِ وَالْکِتَابَةِ عَلَیْهَا

باب ۷۱۲۔ قبروں کو پختہ کرنا اور ان پر لکھنا حرام ہے۔

۹۳۰۔ حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود ابوعمر البصری نا محمد بن ربیعة عن ابن جریج عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْهَا وَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهَا وَ اَنْ تُوْطَاَ

۹۳۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے، ان پر لکھنے، ان پر تعمیر کرنے اور ان پر چلنے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ سے مروی ہے بعض علماء جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں قبروں کو لیپنے کی اجازت دیتے ہیں۔ شافعی کے نزدیک بھی اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۷۱۳۔ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

باب ۷۱۳۔ قبرستان جانے کی دعا۔

۹۳۱۔ حدثنا ابو کریب نا محمد بن الصلت عن ابی کدینة عن قابوس بن ابی ظبیان عن اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

۹۳۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے قبرستان سے گزرے تو قبروں کی طرف منہ کر کے فرمایا: السلام علیکم یا ...... الخ۔ اے قبر والو تم پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

اس باب میں بریدہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب اور ابوظبیان کا حصین بن جندب ہے۔

باب ۷۱۴۔ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب ۷۱۴۔ قبروں کی زیارت کی اجازت

۹۳۲۔ حدثنا محمد بن بشار و محمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا نا ابوعاصم النبیل نا سفیان عن علقمة بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۹۳۲۔ حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ لیکن محمد (ﷺ) کو اب اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مل گئی ہے لہٰذا تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اس لیے کہ یہ آخرت کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِىْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

یاد تازہ کرتی ہے۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، ابن مسعودؓ، ابوہریرہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ قبروں کی زیارت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۷۱۵۔ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ

باب ۷۱۵۔ عورتوں کے قبروں کی زیارت کرنے کی کراہت۔

۹۳۳۔ حدثنا قتيبة نا ابوعوانة عن عمرو بن ابى سلمة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ

۹۳۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کے لیے بکثرت جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور حسان بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ حکم زیارت کی اجازت سے پہلے کا ہے۔ چنانچہ جب اجازت دی گئی تو اس میں عورتیں اور مرد دونوں برابر ہیں۔ جب کہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت اس لیے حرام ہے کہ ان میں صبر کم ہوتا ہے۔

باب ۷۱۶۔ مَاجَآءَ فِىْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ

باب ۷۱۶۔ عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا۔

۹۳۴۔ حدثنا الحسين بن حريث نا عيسى بن يونس عن ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّىَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِىِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كَنَدْمَانَىْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِّنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّىْ وَمَالِكًا بِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ

۹۳۴۔ حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر حبشہ میں فوت ہو گئے انہیں مکہ لا کر دفن کیا گیا پھر جب حضرت عائشہؓ مکہ گئیں تو اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کی قبر پر گئیں اور دو مصرعے پڑھے۔ ان کا معنی یہ ہے۔ (ہم دونوں اس طرح تھے جیسے بادشاہ جزیمہ کے دو ہمنشین ایک طویل مدت تک ساتھ رہے ہوں یہاں تک کہ کہا جانے لگا یہ کبھی جدا نہ ہوں گے لیکن جب ہم جدا ہوئے تو باوجودیکہ طویل مدت تک ساتھ رہے ایسا محسوس ہونے لگا کہ جیسے ایک دن بھی ساتھ نہ رہے ہوں) پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر میں موجود ہوتی تو تمہیں تمہاری وفات کی جگہ ہی دفن کراتی اور اگر موت سے پہلے تمہیں دیکھ لیتی تو کبھی تمہاری قبر پر نہ آتی۔

باب ۷۱۷۔ مَاجَآءَ فِى الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب ۷۱۷۔ رات کو دفن کرنا۔

۹۳۵۔ حدثنا ابو كريب ومحمد بن عمرو السواق قالانا يحيى بن اليمان عن المنهال بن حنيفة عن الحجاج بن ارطاة عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

۹۳۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں (تدفین کے لیے) رات کے وقت اترے تو آپ ﷺ کے لیے چراغ سے روشنی کی گئی۔ آپ ﷺ نے اسے قبلے کی طرف سے پکڑا اور فرمایا:

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ سِرَاجٌ فَاَخَذَهٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا

اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم بہت نرم دل اور قرآن کی بہت زیادہ تلاوت کرنے والے تھے۔ نیز آپ ﷺ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

اس باب میں جابرؓ اور یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ یزید زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء اسی حدیث پر عمل پیرا ہیں۔ ان کا کہنا کہ میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اتارا جائے جب کہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ سر کی طرف سے قبر میں اتارا جائے۔ پھر اکثر اہل علم رات کو دفن کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

باب ۷۱۸۔ مَاجَآءَ فِی الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب ۷۱۸۔ میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا۔

۹۳۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ

۹۳۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو صحابہ نے اس کی اچھائی بیان کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے جنت واجب ہوگئی پھر فرمایا: تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

اس باب میں عمرؓ، کعب بن عجرۃؓ اور ابو ہریرۃؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔

۹۳۷۔ حدثنا یحیی بن موسی و هارون بن عبدالله البزان قالوا نا ابو داؤد الطیالسی نا داؤد بن ابی الفرات نا عبدالله بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ مَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ

۹۳۷۔ حضرت ابو اسود دیلی فرماتے ہیں میں مدینہ آیا تو ایک روز عمر بن خطابؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس کے لیے واجب ہوگئی۔ میں نے کہا: کیا واجب ہوگئی۔ کہنے لگے میں نے وہی کہا جو رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تین شخص کسی مسلمان کی گواہی دیں تو جنت اس کے لیے واجب ہو جاتی ہے۔ ہم نے عرض کیا: اگر دو شخص گواہی دیں تو؟ فرمایا تب بھی راوی کہتے ہیں ہم نے آپ ﷺ سے ایک شخص کے متعلق نہیں پوچھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

باب ۷۱۹۔ مَاجَآءَ فِیْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

باب ۷۱۹۔ جس کا بیٹا فوت ہو جائے اس کے اجر کے متعلق۔

۹۳۸۔ حدثنا قتیبة عن مالك بن انس ح و نا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن سعید بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۹۳۸۔ حضرت ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے اگر کسی کے تین بیٹے فوت ہو جائیں تو اسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ہاں البتہ صرف قسم پوری کرنے کے بقدر۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَۃٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ

اس باب میں عمر، معاذ، کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، ام سلیم، جابر، انس، ابوذر، ابن مسعود، ابوثعلبہ اشجعی، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابوسعید، قرہ بن ایاس مزنی اور ابوثعلبہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ ابوثعلبہ خشنی نہیں ہیں ان کی صرف ایک ہی حدیث ہے۔ امام ترمذی ابوہریرہؓ کی حدیث کو حسن صحیح کہتے ہیں۔

۹۳۹۔ حدثنا نصر بن علی الجھضمی نا اسحق بن یوسف نا العوام بن حوشب عن ابی محمد مولی عمر بن الخطاب عن ابی عبیدۃ بن عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَۃً لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ کَانُوْا لَہٗ حِصْنًا حَصِیْنًا مِّنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ سَیِّدُ الْقُرَّآءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَ وَاحِدًا وَّلٰکِنْ اِنَّمَا ذٰلِکَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی

۹۳۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے وہ اسے دوزخ سے بچانے کے لیے مضبوط قلعے کی مانند ہوں گے۔ ابوذرؓ سے عرض کیا: میں دو بچے پیش کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بھی اسی طرح ہیں۔ ابی ابن کعب سیدالقراء نے عرض کیا: میرا بھی ایک بیٹا فوت ہوا ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک بھی۔ لیکن یہ سب اسی صورت میں ہے کہ ان کے فوت ہوتے ہی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کیونکہ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۹۴۰۔ حدثنا نصر بن علی الجھضمی وابوالخطاب زیاد بن یحیی البصری قال انا عبدربہ بن بارق الحنفی قَالَ سمعت جدی ابا اُمی سماك بن الْوَلِیْدِ الْحَنَفِی یُحَدِّثُ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِھِمَا الْجَنَّۃَ فَقَالَتْ لَہٗ عَائِشَۃُ فَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَۃُ قَالَتْ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَہٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ فَاَنَا فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِیْ لَمْ یُصَابُوْا بِمِثْلِیْ

۹۴۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ میری امت میں سے جس کے دو بیٹے فوت ہوئے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: آپ کی امت میں سے جس کا ایک بیٹا فوت ہوا۔ فرمایا: ایک بھی کافی ہے۔ اے نیک عورت۔ پھر عرض کیا: اگر کسی کا کوئی بیٹا نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کا فرط ہوں میری امت کے لیے کسی کی جدائی کی تکلیف میری جدائی کی تکلیف سے زیادہ نہیں۔ (۱)

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدربہ بن بارق کی روایت سے جانتے ہیں ان سے کئی ائمہ حدیث روایت کرتے ہیں۔ ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے اور انہوں نے عبدربہ بن بارق سے اسی حدیث کے مثل روایت کی ہے۔

---

(۱) فرط: اس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح ان کے بچے فوت ہو کر ان کے لیے ذخیرہ آخرت بنا دیئے گئے اسی طرح میں قیامت کے دن جس کے بچے نہیں ہیں اس کی شفاعت کروں گا۔ (واللہ اعلم) مترجم۔

باب ۷۲۰۔ مَاجَآءَ فِي الشُّهَدَآءِ مَنْ هُمْ

باب ۷۲۰۔ شہداء کون ہیں؟

۹۴۱۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك ح و نا قتيبة عن مالك عن سُمَيّ عن اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَ صَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۹۴۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید پانچ ہیں۔ (۱) طاعون کی وبا سے مرنے والا، (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، (۳) ڈوب کر مرنے والا، (۴) دیوار وغیرہ کے گرنے سے مرنے والا، (۵) اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔

اس باب میں انس، صفوان بن امیہ، جابر بن عتیک، خالد بن عرفطہ، سلمان بن صرد، ابوموسیٰ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۲۔ حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی الکوفی نا ابی نا ابو سنان الشَّيْبَانِىُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِبْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ نَعَمْ

۹۴۲۔ حضرت ابواسحاق سبیعیؒ کہتے ہیں کہ سلیمان بن صردؓ نے خالد بن عرفطہؓ سے یا خالدؓ نے سلیمانؓ سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ کہ فرمایا: جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرگیا اسے عذاب قبر نہیں ہوگا۔ تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ہاں سنی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس باب میں حسن غریب ہے اور دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

باب ۷۲۱۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب ۷۲۱۔ طاعون سے فرار ہونے کی کراہت۔

۹۴۳۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن عامر بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ اَوْعَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَآئِفَةٍ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَ اَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا

۹۴۳۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طاعون کا ذکر کیا تو فرمایا: یہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی طرف بھیجے جانے والے عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے۔ چنانچہ اگر کسی جگہ یہ وبا پھیلی ہوئی ہو اور تم وہیں ہو تو وہاں سے فرار نہ اختیار کرو۔ اور اگر تم وبائی علاقے سے باہر ہو تو اس علاقے میں مت داخل ہو۔ راوی کو شک ہے کہ ''رجز'' فرمایا، یا ''عذاب'' رجز بھی عذاب ہی کے معنی میں آتا ہے۔

اس باب میں سعدؓ، خزیمہ بن ثابتؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۲۲۔ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ

باب ۷۲۲۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتے ہیں۔

۹۴۴۔ حدثنا احمد بن المقدام ابوالاشعث العجلی

۹۴۴۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نا المعتمر بن سلیمان قال سمعت ابی یحدث عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَہٗ وَ مَنْ کَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَہٗ

جوشخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاقات کومحبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے ملنا پسند فرماتے ہیں اور جو اللہ کی ملاقات سے کراہت کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتے۔

اس باب میں ابوموسیٰؓ، ابوہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: عبادہ بن صامتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۵۔ حدثنا حمید بن مسعدة نا خالد بن الحارث نا سعید بن ابی عروبة ح و نا محمد بن بکر عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن زرارة بن ابی اوفی عَنْ سَعِیْدِبْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَکَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَہٗ وَمَنْ کَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَہٗ قَالَتْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کُلُّنَا یَکْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ کَذَالِكَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَہٗ وَ اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ کَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَہٗ

۹۴۵۔ حضرت عائشہؓ، رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتی ہیں کہ جس نے اللہ سے ملنا چاہا اللہ بھی اس سے ملنے کی چاہت رکھتے ہیں اور جو ان سے نہیں ملنا چاہتا اللہ بھی اس سے ملاقات کی چاہت نہیں رکھتے۔فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی بھی موت کو پسند نہیں کرتا۔فرمایا: یہ بات نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مؤمن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضا اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کے دل میں اللہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کے مشتاق ہوتے ہیں لیکن جب کافر کو اللہ کے عذاب اور اس کے غصے کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ کی ملاقات سے گریز کرتا ہے چنانچہ اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۲۳۔ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ یَّقْتُلُ نَفْسَهٗ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ

باب۷۲۳۔خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔

۹۴۶۔ حدثنا یوسف بن عیسی نا وکیع نا اسرائیل وشریك عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۹۴۶۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے خودکشی کرلی تو آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔اور علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ جس شخص نے بھی قبلہ رخ نماز پڑھی ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے خواہ اس نے خودکشی ہی کیوں نہ کی ہو۔یہ سفیان ثوری اور اسحاق کا قول ہے جب کہ امام احمد کے نزدیک خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ پڑھنا امام کے لیے جائز نہیں۔دوسرے لوگ پڑھ لیں۔

باب ۷۲۴۔ مَاجَآءَ فِیْ صلوةِ الْمَدْیُوْنِ

باب۷۲۴۔مقروض کی نماز جنازہ

۹۴۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ قَالَ سَمِعْتُ

۹۴۷۔ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی قتادہؓ کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ

عبداللّٰہ بن ابی قتادۃ یحدث عن ابیہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتی برجل لیصلی علیہ فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم فان علیہ دینا فقال ابو قتادۃ ھو علی فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالوفاء فقال بالوفاء فصلی علیہ

ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ یہ مقروض تھا۔ ابو قتادہ نے عرض کیا وہ قرض میرے ذمے ہے میں ہی اسے ادا کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: پورا قرضہ؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں پورا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

اس باب میں جابرؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۸۔ حدثنا ابو الفضل مکتوم بن العباس قال ثنی عبد اللّٰہ بن صالح ثنی اللیث ثنی عقیل عن ابن شھاب اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یؤتی بالرجل المتوفی علیہ الدین فیقول ھل ترک لدینہ من قضاء فان حدث انہ ترک وفاء صلی علیہ والا قال للمسلمین صلوا علی صاحبکم فلما فتح اللّٰہ علیہ الفتوح قام فقال انا اولی بالمؤمنین من انفسھم فمن توفی من المؤمنین وترک دینا فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فھو لورثتہ

۹۴۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ کے پاس کسی مقروض شخص کی میت نماز جنازہ کے لیے لائی جاتی تو پوچھتے: کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر کہا جاتا کہ چھوڑا ہے تو اس کی نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے کہتے اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بہت سی فتوحات عنایت فرمائیں تو آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں مؤمنوں کے لیے اپنی ذات سے بھی زیادہ بہتر ہوں لہٰذا مؤمنین میں سے اگر کوئی مقروض ہوئے فوت ہو جائے تو میں اس کا قرض ادا کروں گا۔ اور جو کچھ وہ وراثت میں چھوڑے گا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہوگا۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن بکیر اور کئی راوی بھی یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۷۲۵۔ ماجاء فی عذاب القبر

باب ۷۲۵۔ عذاب قبر سے متعلق۔

۹۴۹۔ حدثنا ابو سلمۃ یحیی بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قبر المیت او قال احدکم اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدھما المنکر وللآخر النکیر فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل فیقول ما کان یقول ھو عبد اللّٰہ ورسولہ واشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ھذا ثم یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم

۹۴۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی میت یا فرمایا تم میں سے کسی کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہ سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے فرشتے جنہیں منکر نکیر کہا جاتا ہے، آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ وہی جواب دیتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے منور کر دیا جاتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کو بتا دوں وہ کہتے ہیں: دلہن کی طرح

يُنَوَّرُ لَه' فِيهِ ثُمَّ يُقَالَ لَه' نَم فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلَى اَهْلِى فَاُخْبِرُهُم فَيَقُوْلَان لَه' نَم كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِىْ لَايُوْقِظُه' اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَيهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَه' لَاَادْرِىْ فَيَقُوْلَان قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِىْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُه' فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهِ ذٰلِكَ

سو جا جسے اس کے محبوب ترین شخص کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس کی خواب گاہ ہی سے اٹھائیں گے۔ لیکن اگر وہ منافق ہوگا تو یہ جواب دے گا۔ میں لوگوں سے جس طرح سنا کرتا تھا اسی طرح کہا کرتا تھا۔ مجھے نہیں معلوم۔ وہ فرشتے کہیں گے: ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اسے دبوچ لے۔ وہ اسے اس طرح دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اسی جگہ سے اٹھایا جائے گا۔

اس باب میں علیؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، براء بن عازبؓ، ابوایوبؓ، انسؓ، جابرؓ، عائشہؓ اور ابوسعیدؓ، آنحضرت ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ابوہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۹۵۰۔ حدثنا هنادنا عبدة عن عبيدالله عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۹۵۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص مرتا ہے تو اسے اس کے رہنے کی جگہ دکھائی جاتی ہے۔ اگر جنت والوں میں سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے تو دوزخ۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اٹھائیں گے تو یہی تمہاری جگہ ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٧٢٦۔ مَاجَآءَ فِىْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا

باب ۷۲۶۔ مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر۔

۹۵۱۔ حدثنا يوسف بن عيسىٰ نا على بن عاصم نا واللّٰه محمد بن سوقة عن ابراهيم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ

۹۵۱۔ حضرت عبداللہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے اسے بھی اسی کی طرح ثواب ہوتا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علی بن عاصم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض راوی اسے محمد بن سوقہ سے بھی اسی سند سے اسی کے مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ علی بن عاصم پر اسی حدیث کی وجہ سے طعن کیا گیا۔

باب ٧٢٧۔ مَاجَآءَ فِىْ مَنْ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب ۷۲۷۔ جو شخص جمعے کے دن فوت ہو۔

۹۵۲۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن بن مهدى وابو عامر العقدى قالا نا هشام بن سعد عن

۹۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مسلمان جمعہ یا جمعہ کی رات کو فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے

سعید بن ابی ھلال عن رَبِیْعَةَ بْنِ سَیْفٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ما مِن مُّسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

فتنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ربیعہ بن سیف اسے عبدالرحمٰن حبلی سے عبداللہ بن عمروؓ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ربیعہ بن سیف نے عبداللہ بن عمروؓ سے کوئی حدیث سنی ہو۔

باب ۷۲۸۔ مَاجَآءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الْجَنَازَةِ

باب ۷۲۸۔ جنازے میں جلدی کرنا۔

۹۵۳۔ حدثنا قتیبة نا عبداللّٰه بن وھب عن سعید بن عبداللّٰه الجھضمی عن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَقْتُهَا وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا کُفُوًا

۹۵۳۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی: تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز: جب اس کا وقت ہوجائے۔ جنازہ: جب حاضر ہوئے اور بالغ عورت: جب اس کے لیے مناسب رشتہ مل جائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند کے اتصال کا مجھے علم نہیں۔

باب ۷۲۹۔ اٰخَرَ فِیْ فَضْلِ التَّعْزِیَةِ

باب ۷۲۸۔ تعزیت کی فضیلت۔

۹۵۴۔ حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا یونس بن محمد حدثتنا ام الاسود عن منیة ابنة عبید بن ابی برزة عَنْ جَدِّهَا عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّةِ

۹۵۴۔ حضرت ابو برزہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی عورت سے اس کے بیٹے کے فوت ہو جانے پر تعزیت کی اسے جنت کی چادر اوڑھائی جائے گی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں۔

باب ۷۳۰۔ مَاجَآءَ فِیْ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الْجَنَازَةِ

باب ۷۳۰۔ نماز جنازہ میں رفع یدین۔

۹۵۵۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا اسمٰعیل بن ابان الوراق عن یحیی بن یعلیٰ الاسلمی عن ابی۔ فروة زید بن سنان عن زید بن ابی انیسة عن الزھری عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَةٍ وَ وَضَعَ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی

۹۵۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کہی تو رفع یدین کیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ اکثر علماء صحابہ وغیرہ کہتے ہیں کہ ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کیا جائے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ صرف پہلی تکبیر یں میں ہاتھ اٹھائے۔ ثوری اور اہلِ کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ ابن مبارک سے مروی ہے۔ کہ نماز جنازہ میں ہاتھ باندھنا ضروری نہیں۔ لیکن بعض علماء کے نزدیک اس میں بھی دوسری نمازوں ہی کی طرح ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ امام ترمذی بھی اسی کو بہتر سمجھتے ہیں۔

باب ۷۳۱ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَلَيْهِ

باب ۷۳۱۔ مؤمن کا دل قرض ہی کی طرف لگا رہتا ہے جب تک اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے۔

۹۵۶ ۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو اسامة عن زکریا بن ابی زائدة عن سعد بن ابراهیم عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنُ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

۹۵۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کا دل اس کے قرض ہی میں معلق رہتا ہے یہاں تک کہ اسے ادا کر دیا جائے۔

محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ ابراہیم بن سعد سے وہ اپنے والد سے وہ عمرو بن سلمہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اور یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور پہلی حدیث سے اصح ہے۔

اَبْوَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت ﷺ کے نکاح کے متعلق منقول احادیث کے ابواب

۹۵۷ ۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا حفص بن غیاث عن الحجاج عن مکحول عن ابی الشمال عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ

۹۵۷۔ حضرت ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں انبیاء کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیا، عطر، مسواک اور نکاح۔

اس باب میں عثمانؓ، ثوبانؓ، ابن مسعودؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، جابرؓ اور عکافؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوایوب کی حدیث حسن غریب ہے۔ محمود بن خداش وہ عباد بن عوام سے وہ حجاج سے وہ ابوشمال سے وہ ابوایوب سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے حفص کی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں۔ پھر یہی حدیث ہشیم، محمد بن یزید واسطی، معاویہ اور کئی راوی بھی حجاج سے وہ مکحول سے اور وہ ابوایوبؓ سے روایت کرتے ہوئے ابوشمال کا ذکر نہیں کرتے۔ حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی حدیث اصح ہے۔

۹۵۸ ۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد نا سفیان عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن

۹۵۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم جوان تھے لیکن نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔

عبدالرحمٰن بن یزید عن عبداللہ بن مسعود قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شباب لانقدر علی شیء وقال یا معشر الشباب علیکم بالباءۃ فانہ اغض للبصر واحسن للفرج فمن لم یستطع منکم الباءۃ فعلیہ بالصوم فان الصوم لہ وجاء

آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوانو: تمہارے لیے نکاح کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا رکھتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے لیکن اگر کوئی شادی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے اس لیے کہ روزوں سے شہوت ختم ہو جاتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسن بن علی خلال، عبداللہ بن نمیر سے وہ اعمش سے اور وہ عمارہ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں پھر کئی راوی اعمش سے بھی اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو معاویہ اور محاربی بھی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

باب ۷۳۲۔ ماجاء فی النھی عن التبتل

باب ۷۳۲۔ ترک نکاح کی ممانعت۔

۹۵۹۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبدالرزاق نا معمر عن الزھری عن سعید بن المسیب عن سعد بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا

۹۵۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون کو ترک نکاح کی اجازت نہیں دی۔ ورنہ ہم خصی ہو جاتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۰۔ حدثنا ابو ھشام الرفاعی وزید بن اخزم واسحق بن ابراھیم البصری قالوا نا معاذ بن ھشام عن ابیہ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن التبتل

۹۶۰۔ حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ترک نکاح کی ممانعت فرمائی۔ (زید بن اخزم اپنی حدیث میں کہتے ہیں۔ کہ قتادہؓ نے یہ آیت پڑھی "ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجا و ذریۃ" یعنی ہم نے آپ ﷺ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور انہیں بیویاں اور اولاد عطا کی)۔

اس باب میں سعدؓ، مالک بن دیارؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک یہ حدیث حسن سے وہ سعد بن ہشام سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں کہا جاتا ہے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

باب ۷۳۳۔ ماجاء فی من ترضون دینہ فزوجوہ

باب ۷۳۳۔ دینی اعتبار سے بہترین آدمی کے ساتھ نکاح کرو۔

۹۶۱۔ حدثنا قتیبۃ نا عبدالحمید بن سلیمان عن ابن عجلان عن ابن وثیمہ النصری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب

۹۶۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا شخص تمہاری طرف پیغام بھیجے کہ اس کی دینداری اور اخلاق کو پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ

اِلَیۡکُمۡ مَنۡ تَرۡضَوۡنَ دِیۡنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوۡهُ اِلَّا تَفۡعَلُوۡا تَکُنۡ فِتۡنَةٌ فِی الۡاَرۡضِ وَفَسَادٌ عَرِیۡضٌ

پیدا ہوگا اور بہت بڑا فساد ہوگا۔

اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث میں عبدالحمید بن سلیمان سے اختلاف کیا گیا ہے۔ چنانچہ لیث بن سعد، ابن عجلان سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں۔ حدیث لیث اشبہ اور حدیث عبدالحمید غیر محفوظ ہے۔

۹۶۲۔ حدثنا محمد بن عمرو نا حاتم بن اسمٰعیل عن عبداللّٰہ بن مسلم بن ھرمز عن محمد وسعید ابنَی عُبَیۡدٍ عَنۡ اَبِیۡ حَاتِمِ الۡمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ کُمۡ مَنۡ تَرۡضَوۡنَ دِیۡنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَانۡکِحُوۡهُ اِلَّا تَفۡعَلُوۡا تَکُنۡ فِتۡنَةٌ فِی الۡاَرۡضِ وَفَسَادٌ قَالُوۡا یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ وَاِنۡ کَانَ فِیۡهِ قَالَ اِذَا جَآءَ کُمۡ مَنۡ تَرۡضَوۡنَ دِیۡنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَانۡکِحُوۡهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

۹۶۲۔ حضرت ابو حاتم مزنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کے دین سے تم راضی ہو اور اس کے اخلاق کو بھی پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہ کیا زمین میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور یہ بہت بڑے فساد کا موجب ہوگا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اگر چہ وہ مفلس ہی کیوں نہ ہو؟ تو فرمایا: اگر اس کی دینداری اور اخلاق کو پسند کرتے ہو تو اسی سے نکاح کر دو۔ یہی الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حاتم مزنی: صحابی ہیں۔ لیکن ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث کا ہمیں علم نہیں۔

باب ۷۳۴۔ مَاجَآءَ فِیۡ مَنۡ یَنۡکِحُ عَلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ

باب ۷۳۴۔ جو شخص تین خصلتیں دیکھ کر نکاح کرے۔

۹۶۳۔ حدثنا احمد بن محمد بن موسی نا اسحٰق بن یوسف الازرق ناعبدالملك عَنۡ عَطَاءٍ عَنۡ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الۡمَرۡاَةَ تُنۡکَحُ عَلٰی دِیۡنِهَا وَمَا لِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَیۡكَ بِذَاتِ الدِّیۡنِ تَرِبَتۡ یَدَاكَ

۹۶۳۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت سے اس کے دین، اس کے مال اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ لہٰذا دیندار عورت ہی کو نکاح کے لیے اختیار کرو۔ خاک آلودہ ہوں تمہارے دونوں ہاتھ۔

اس باب میں عوف بن مالک، عائشہ، عبیداللہ بن عمر اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۳۵۔ مَاجَآءَ فِی النَّظۡرِ اِلَی الۡمَخۡطُوۡبَةِ

باب ۷۳۵۔ منسوبہ (منگیتر) کو دیکھنا۔

۹۶۴۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابن ابی زائدة ثنی عاصم بن سلیمان عن بکر بن عبداللّٰہ الۡمُزَنِیُّ عَنِ الۡمُغِیۡرَةِ بۡنِ شُعۡبَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ امۡرَاَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ انۡظُرۡ اِلَیۡهَا فَاِنَّهٗ اَحۡرٰی اَنۡ یُّؤۡدَمَ بَیۡنَکُمَا

۹۶۴۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک عورت سے منگنی کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اسے دیکھ لو۔ یہ تمہاری محبت کو زیادہ دوام بخشے گا۔

اس باب میں محمد بن سلمہ، جابرؓ، انسؓ، ابو حمیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہی بعض علماء کا مسلک ہے کہ منگیتر کو دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اس کا کوئی ایسا عضو نہ دیکھے جس کو دیکھنا حرام ہو۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ منگیتر کو دیکھ لینا تمہارے درمیان محبت والفت کو دوام بخشے گا۔

باب ۷۳۶۔ مَاجَآءَ فِی اِعْلَانِ النِّکَاحِ

۹۶۵۔ حدثنا احمد بن منیع ناھشیم نا اَبُوْ بَلَجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاتِمِ الْجُمَحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ

باب۷۳۶۔ نکاح کا اعلان کرنا۔

۹۶۵۔ حضرت محمد بن حاطب جمحی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام اور حلال کے درمیان فرق صرف دف بجانے اور آواز کا ہے۔ (یعنی اعلان کا)۔

اس باب میں عائشہؓ، جابرؓ اور ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن حاطب کی حدیث حسن ہے ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے۔ انہیں ابن سلیم بھی کہتے ہیں۔ محمد بن حاطب نے اپنے بچپن کے زمانے میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے۔

۹۶۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا عیسی بن میمون عن القاسم بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ

۹۶۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ نکاح کا اعلان کیا کرو اسے مسجدوں میں کیا کرو اور نکاح کے وقت دف بجایا کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں۔ اور عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔ ثقہ ہیں۔

۹۶۷۔ حدثنا حمید بن مسعدۃ البصری نا بشر بن المفضل نا خالدبن ذَکْوَانَ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَیَّ غَدَاةَ بُنِیَ بِیْ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِكَ مِنِّیْ وَجُوَیْرِیَاتٌ لَنَا یَضْرِبْنَ بِدُفُوْفِھِنَّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِیْ یَوْمَ بَدْرٍ اِلٰی اَنْ قَالَتْ اِحْدٰھُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَافِیْ غَدٍ فَقَالَ لَھَا اسْکُتِیْ عَنْ ھٰذِہٖ وَقُوْلِی الَّتِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ قَبْلَھَا

۹۶۸۔ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری سہاگ کے بعد کی صبح میرے ہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے جس طرح تم بیٹھے ہوئے ہو۔ ہماری لونڈیاں دف بجا رہی تھیں اور ہمارے آباؤ اجداد میں سے جو لوگ جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے ان کے متعلق مرثیہ گا رہی تھیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے یہ شعر پڑھا (ترجمہ: اور ہمارے درمیان ایسا نبی ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ اور اس طرح کے اشعار نہ پڑھو بلکہ جس طرح پہلے پڑھ رہی تھیں اسی طرح پڑھو۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۷۳۷۔ مَایُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

۹۶۸۔ حدثناقتیبة ناعبدالعزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ

باب۷۳۷۔ دولہا کو کیا دعا دی جائے۔

۹۶۸۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شادی کرتا تو آنحضرت ﷺ اس کو اسی طرح مبارکباد دیتے تھے۔ ''بارک اللہ..... الخ'' (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں ہمہ جہت برکتوں سے نوازے اور تم دونوں میں بہترین میل جول پیدا فرمائے۔

اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۳۸۔ مَاجَاءَ فِیْ مَایَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ عَلیٰ اَھْلِہٖ

باب ۷۳۸۔ جب صحبت کا ارادہ کرے تو کون سی دُعا پڑھے۔

۹۶۹۔ حدثنا ابن ابی عمر ناسفیان بن عیینة عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عَنْ کُرَیْب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَتٰی اَھْلَہٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا فَاِنْ قَضَی اللّٰہُ بَیْنَھُمَا وَلَدًا لَمْ یَضُرَّہُ الشَّیْطَانُ

۹۶۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس صحبت کے لیے جائے تو یہ دعا پڑھے۔ ''اللھم سے رزقتنا'' تک۔ پھر اگر ان کے ہاں کوئی اولاد پیدا ہوگی تو شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا (ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ شیطان کو ہم سے دور رکھ اور جو کچھ ہمیں رزق کے طور پر عطا کرے اسے بھی شیطان کے اثرات سے محفوظ رکھ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۳۹۔ مَاجَاءَ فِی الْاَوْقَاتِ الَّتِیْ یَسْتَحِبُّ فِیْھَا النِّکَاحُ

باب ۷۳۹۔ جن اوقات میں نکاح کرنا مستحب ہے۔

۹۷۰۔ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید نا سفیان عن اسماعیل بن امیة عن عبداللّٰہ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَبَنٰی بِیْ فِیْ شَوَّالٍ وَکَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ یُّبْنٰی بِنِسَآئِھَا فِیْ شَوَّالٍ

۹۷۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ نکاح شوال میں کیا پھر صحبت بھی شوال ہی میں کی۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ اپنی سہیلیوں کی سہاگ رات شوال میں ہونا پسند کرتی تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف ثوری کی اسماعیل سے روایت کے ذریعہ جانتے ہیں۔

باب ۷۴۰۔ مَاجَاءَ فِی الْوَلِیْمَةِ

باب ۷۴۰۔ ولیمے کے متعلق

۹۷۱۔ حدثنا قتیبة ثا حماد بن زید عن ثابت عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلیٰ وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

۹۷۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بدن یا کپڑوں پر زرد رنگ کا اثر دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ عبدالرحمٰن نے عرض کیا: میں نے ایک نواۃ سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہیں مبارک کرے ولیمہ کرو چاہے ایک ہی بکری سے کرو۔

اس باب میں ابن مسعود، عائشہ، جابر اور زہیر بن عثمان سے بھی روایت ہے۔ انسؓ کی حدیث صحیح ہے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں ایک گٹھلی کے برابر سونا تین درہم اور درہم کے تہائی حصے کے برابر ہوتا ہے جب کہ اسحاق کے نزدیک پانچ درہم کے برابر ہے۔

۹۷۲۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن وائل بن داؤد عن ابیه نوف عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلیٰ صَفِیَّةَ بِنْتِ حُیَیٍّ بِسَوِیْقٍ وَ تَمْرٍ

۹۷۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صفیہ بنت حیی سے نکاح کے موقع پر ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن یحییٰ بھی حمید سے اور وہ سفیان سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث ابن عیینہ سے وہ زہری سے اور وہ انسؓ سے روایت کرتے ہوئے اس میں وائل کا ذکر نہیں کرتے۔ وائل اپنے بیٹے نوف سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں کیونکہ کبھی وائل اور نوف کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں۔

۹۷۳۔ حدثنا محمد بن موسی البصری نا زیاد بن عبداللّٰہ نا عطاء بن السائب عن ابی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ

۹۷۳۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے دن کا کھانا حق ہے جب کہ دوسرے دن کا سنت اور تیسرے روز ریا کاری ہے لہٰذا جو شخص ریا کاری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام لوگوں کو سنائیں گے۔(۱)

حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہم صرف زیاد بن عبداللہ ہی کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور یہ بہت غریب اور منکر روایتیں کرتے ہیں۔ امام بخاری محمد بن عقبہ کے حوالے سے اور وہ وکیع کے حوالے سے کہتے تھے کہ زیاد بن عبداللہ اپنے باعزت مقام کے باوجود حدیث میں جھوٹ بول دیتے ہیں۔

توضیح: یہ حدیث شادی کے بعد ولیمے کی دعوت سے متعلق ہے۔ چنانچہ تیسرے دن بھی دعوت کرنے والے کے متعلق تنبیہ کی گئی ہے کہ جو شخص شہرت اور نام ونمود کی وجہ سے تیسرے دن بھی دعوت پر بلائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بارے میں اعلان کرائیں گے کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ اس نے صرف دکھاوے کے لیے لوگوں کو کھانا کھلایا تھا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۷۴۱۔ مَاجَآءَ فِيْ اِجَابَةِ الدَّاعِيْ

باب ۷۴۱۔ دعوت قبول کرنے سے متعلق

۹۷۴۔ حدثنا ابو سلمة یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن اسمٰعیل بن امیة عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ

۹۷۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعوت میں بلائے جاؤ تو جاؤ۔

اس باب میں علیؓ، ابوہریرہؓ، براءؓ، انسؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۴۲۔ مَاجَآءَ مَنْ يَّجِيْئُ اِلَى الْوَلِيْمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

باب ۷۴۲۔ جو شخص دعوت کے بغیر ولیمے میں جائے۔

۹۷۵۔ حدثنا هنادنا ابومعاویة عن الاعمش عن شقیق عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْشُعَيْبٍ اِلٰى غُلَامٍ لَهٗ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً فَاِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ

۹۷۵۔ حضرت ابومسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابوشعیب اپنے غلام لحام کے پاس آئے اور اسے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا پکاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ غلام نے کھانا پکایا تو اس نے آنحضرت ﷺ کو ہمنشینوں سمیت بلوایا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی چل دیا۔ جو دعوت دینے کے وقت موجود نہیں تھا۔ آپ ﷺ جب اس کے گھر کے دروازے پر پہنچے تو فرمایا:

(۱) یعنی وہ آخرت میں اجر سے محروم ہوگا۔ (مترجم)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَاہُ وَجُلَسَاءَ ہُ الَّذِیْنَ مَعَہٗ فَلَمَّا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَھُمْ رَجُلٌ لَمْ یَکُنْ مَعَھُمْ حِیْنَ دُعُوْا فَلَمَّا انْتَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ اَنَّہٗ اَتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ یَکُنْ مَعَنَا حِیْنَ دَعْوَتَنَا فَاِنْ اَذِنْتَ لَہٗ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ اَذِنَّا لَہٗ فَلْیَدْخُلْ

ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھی ہے جو دعوت دیتے وقت ہمارے ساتھ نہیں تھا۔ اگر تم اجازت دو۔ وہ بھی آ جائے۔ ابوشعیب نے عرض کیا: میں نے اجازت دی وہ بھی آ جائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۷۴۳۔ مَاجَآءَ فِیْ تَزْوِیْجِ الْاَبْکَارِ

باب ۷۴۳۔ کنواری لڑکی سے شادی کرنا۔

۹۷۶۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن عمر وبن دینار جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَۃً فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ یَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَیِّبًا فَقَالَ ھَلَّا جَارِیَۃً تَلَاعِبُھَا وَتُلَاعِبُکَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَبْدَاللّٰہِ مَاتَ وَتَرَکَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْتِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ یَّقُوْمُ عَلَیْھِنَّ فَدَعَالِیْ

۹۷۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں۔ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے شادی کی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔ فرمایا: کنواری سے کیوں نہیں کی وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عبداللہ (یعنی ان کے والد) فوت ہوگئے اور سات یا نو لڑکیاں چھوڑ گئے۔ (راوی کو شک ہے) چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو اُن کی پرورش کر سکے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔

اس باب میں ابی بن کعبؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۴۴۔ مَاجَآءَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ

باب ۷۴۴۔ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا۔

۹۷۷۔ حدثنا علی بن حجر نا شریك بن عبداللّٰہ عن ابی اسحٰق ح ونا قتیبة نا ابوعوانة عن ابی اسحٰق ح وثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مھدی عن اسرائیل عن ابی اسحٰق ح وثنا عبداللّٰہ بن ابی زیاد نا زید بن حباب عن یونس بن ابی اسحٰق عن ابی اسحق عَنْ ابی بردۃ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ

۹۷۷۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

اس باب میں عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، عمران بن حصینؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۷۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن

۹۷۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی

ابن جریج عن سلیمان عن الزھری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ

عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی تو اس کا نکاح باطل ہوگا۔ (اسی طرح تین مرتبہ فرمایا) اگر اس نے اس (عورت) سے صحبت کی تو اس کی فرج کی تحلیل کے عوض اسے مہر ادا کرنا ہوگا پھر اگر ان کے درمیان کوئی تنازعہ ہو جائے تو سلطان اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور کئی حفاظ حدیث ابن جریج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابوموسیٰ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ چنانچہ اسے اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابوعوانہ، زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع ابواسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ ابوعبیدہ حداد، یونس بن ابواسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند روایت کرتے ہوئے ابواسحاق کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر یہ یونس بن ابواسحاق سے بھی ابو بردہ کے حوالے سے مرفوعاً مروی ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری بھی ابواسحاق سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ سفیان کے بعض ساتھی بھی سفیان سے وہ ابواسحاق سے وہ ابو بردہ سے اور وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ میرے نزدیک ابواسحاق کی ابو بردہ سے اور ان کی ابوموسیٰ کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے مروی حدیث کہ ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔ اصح ہے۔ اس لیے کہ ان تمام راویوں کا جو ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ ابواسحاق سے اس حدیث کا سننا مختلف اوقات میں تھا۔ اگرچہ سفیان اور شعبہ ان سب سے زیادہ اثبت واحفظ ہیں۔ چنانچہ کئی راویوں کی روایت میرے نزدیک اصح واشبہ ہے۔ اس لیے کہ ثوری اور شعبہ دونوں نے یہ حدیث ابواسحاق سے ایک ہی وقت میں سنی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ محمود بن غیلان، ابوداؤد سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے شعبہ نے کہا: میں نے سفیان ثوری کو ابواسحاق سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے ابو بردہ سے یہ حدیث سنی ہے تو فرمایا: ہاں۔ چنانچہ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان دونوں نے یہ حدیث ایک ہی وقت میں سنی جب کہ دوسرے راویوں نے مختلف اوقات میں سنی۔ پھر اسرائیل، ابواسحاق کی روایتوں کو اچھی طرح یاد رکھنے والے ہیں۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ثوری کی جو احادیث مجھ سے چھوٹ گئی ہیں وہ اسرائیل ہی پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے چھوٹی ہیں کیونکہ یہ انہیں اچھی طرح یاد رکھتے تھے پھر حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ ''ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں'' حسن ہے۔ اسے ابن جریج، سلیمان بن موسیٰ سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر حجاج بن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ بھی زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ہشام بھی اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ بعض محدثین زہری کی بحوالہ عائشہؓ، عروہ سے مروی حدیث میں کلام کرتے ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے زہری سے مل کر اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے انکار کر دیا کہ میں نے یہ حدیث روایت نہیں کی۔ چنانچہ اسی وجہ سے محدثین اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ یحییٰ بن معین کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا: حدیث کے یہ الفاظ صرف اسماعیل بن ابراہیم ہی ابن جریج سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان کا ابن جریج سے سماع قوی نہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک بھی یہ ضعیف ہے۔ علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ ''بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں''۔ سعید بن مسیب، حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی، عمر بن عبدالعزیز وغیرہ اسی کے قائل ہیں اور سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

مسئلہ: بغیر ولی کے نکاح کے انعقاد میں علماء کا مشہور اختلاف ہے چنانچہ شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ عورتوں کی عبارت سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ ان کا استدلال مذکورہ بالا دو حدیثوں سے ہے۔ یعنی حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عائشہؓ کی حدیث جب کہ احناف کا مسلک یہ ہے کہ عورتوں کی عبارت وقول سے نکاح منعقد تو ہو جاتا ہے البتہ موقوف ضرور ہوتا ہے لہٰذا ولی کو اعتراض کرنے یا اجازت دینے کا اختیار ہوتا ہے۔

احناف اپنے مسلک پر استدلال کرتے ہوئے شافعیہ کی متدل احادیث کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں قابل استدلال نہیں۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کی غیر موجودگی میں ان کی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ جب وہ آپس آئے تو اس سے اپنی عدم رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن اس کے باوجود اس نکاح کے ابطال کا حکم نہیں دیا۔ اس واقعے کا اہم پہلو یہ ہے کہ شافعیہ کا استدلال حضرت عائشہؓ ہی کی حدیث سے ہے اور ان کا عمل اس حدیث کے خلاف ہے چنانچہ اس میں دو ہی صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ: یا تو حضرت عائشہؓ کے نزدیک ان کی یہ حدیث صحیح نہیں۔ چنانچہ وہ اس پر عمل نہ کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتیں۔ اور اس طرح ان کی عدالت نعوذ باللہ مشکوک ہو جاتی ہے۔ اور ان کی حدیث سے استدلال صحیح نہیں رہتا اور یہ ممکن نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اپنی ہی روایت کردہ حدیث پر عمل پیرا ہیں لیکن ان کے نزدیک اس کا مفہوم وہ نہیں جو حضرات شافعیہ سمجھ رہے ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے اپنی بھتیجی کا نکاح ان کے ولی عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کی غیر موجودگی میں کیا۔ لہٰذا حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث لونڈی پر محمول ہے آزاد عورت پر نہیں۔ یہ تھا حضرت عائشہؓ کی حدیث کے متعلق احناف کا موقف باقی رہ گئی ابوموسیٰ کی حدیث تو وہ بھی قابل استدلال نہیں۔ اس لیے کہ اس کے ارسال واتصال میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی نے خود بیان کیا ہے۔ لہٰذا یہی ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ امام طحاوی بھی اس کے ارسال ہی کے قائل ہیں جب کہ علامہ ابن حجر عسقلانی کا کہنا ہے کہ اس سے استدلال صحیح نہیں۔

اس مختصر بحث کے بعد اب احناف کے چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) صحاح میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب حضرت ام سلمہؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) میرا کوئی ولی موجود نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے۔ چنانچہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح کا انعقاد جائز ہے۔

(۲) نصوص قرآنی بھی احناف ہی کے مسلک پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ کئی مقامات پر انعقاد نکاح کو ولی کی اجازت سے مشروط کیے بغیر عورت ہی کی طرف مضاف کیا گیا ہے جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "**واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلو هن ان ينكحن ازواجهن**" (ترجمہ: جب تم سے کچھ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں اور وہ اپنی عدت پوری کرنے کے بعد اپنے شوہروں سے رضامندی کے ساتھ نکاح کرنا چاہیں تو انہیں اس سے نہ روکو اس آیت میں نکاح کے انعقاد کی اضافت عورت ہی کی طرف کی گئی ہے جس کے لیے ولی کی اجازت کی شرط نہیں رکھی گئی۔ لہٰذا یہ اس باب پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کے قول سے نکاح منعقد ہو سکتا ہے۔

(۳) قیاس، سے استدلال کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ جس طرح وہ شخص جو اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہو اس کا نکاح اس کے قول وعبارت سے صحیح ہے اسی طرح جو عورت اپنے مال کو خرچ کرنے اور اس میں تصرف کا حق رکھتی ہے اس کے قول سے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جس طرح وہ اپنے مال میں تصرف کر سکتی ہے اسی طرح اپنے نفس میں بھی تصرف کر سکتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا دلائل اور شافعیہ کی متدل احادیث پر مختصر سی بحث سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس مسئلے میں احناف کے دلائل قوی اور صحیح ہیں نیز یہ کہ نصوصِ قرآنی اور قیاس بھی اسی کی تائید کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۷۴۵۔ مَاجَآءَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

۹۷۹۔ حدثنا یوسف بن حماد المعنی البصری نا عبدالاعلیٰ عن سعید عن قتادة عن جَابِرِبْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِيْ يَنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْاَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي التَّفْسِيْرِ وَاَوْقَفَهٗ فِيْ كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

باب ۷۴۵۔ بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں

۹۷۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زانی عورتیں وہی ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کرتی ہیں۔ یوسف بن حماد کہتے ہیں کہ عبدالاعلیٰ نے یہ حدیث تفسیر میں مرفوع اور کتاب الطلاق میں موقوف نقل کی ہے۔

قتیبہ، غندر سے اور وہ سعید سے اسی کی مثل روایت کرتے ہوئے بھی اسے مرفوع نہیں کرتے اور یہی صحیح ہے۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اسے عبدالاعلیٰ کے علاوہ کسی اور نے مرفوع روایت کیا ہو۔ عبدالاعلیٰ، سعید سے اور وہ قتادہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ پھر عبدالاعلیٰ ہی اسے سعید سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عباس کا قول ہے کہ فرمایا: گواہوں کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ کئی راوی سعید بن عروبہ سے بھی اسی کے مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ علماء صحابہ، تابعین اور دیگر علماء اسی پر عمل پیرا ہیں کہ بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا۔

سلف میں سے کسی کا اس مسئلے میں اختلاف نہیں۔ البتہ علماء متاخرین کی ایک جماعت کا اس میں اختلاف ہے پھر علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ کہ اگر ایک گواہ دوسرے کے بعد گواہی دے تو کیا حکم ہے؟ چنانچہ اکثر علماء کوفہ اور دیگر علماء کا قول ہے کہ اگر دونوں گواہ بیک وقت نکاح کے وقت موجود نہ ہوں اور یکے بعد دیگرے گواہی دیں تو نکاح صحیح ہے بشرطیکہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔ مالک بن انس کا یہی قول ہے اور اسحاق بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ پھر بعض علماء کے نزدیک نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۷۴۶۔ مَاجَآءَ فِيْ خُطْبَةِ النِّكَاحِ

۹۸۰۔ حدثنا قتيبة نا عبثر بن القاسم عن الاعمش عن ابی اسحق عن اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ

باب ۷۴۶۔ نکاح کا خطبہ

۹۸۰۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں نماز کے لیے تشہد سکھانے کے ساتھ ساتھ حاجت کے لیے بھی تشہد سکھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں اس طرح تشہد پڑھو ''التحیات للہ...... ورسولہ'' تک اور حاجات جیسے کہ نکاح وغیرہ کا تشہد یہ ہے۔ ''الحمدللہ نستعینہ ...... ورسولہ'' تک۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد قرآنِ حکیم کی تین آیات پڑھی جائیں۔ عبثر۔ سفیان ثوری کے حوالے سے کہتے ہیں کہ وہ تین آیتیں یہ ہیں: ''اتقوا اللہ حق تقاتہ ...... مسلمون'' تک (ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرو تو مسلمان ہی مرو) ۲: ''اتقوااللہ ...... رقیبا'' تک (ترجمہ: اللہ سے ڈرو جس کے نام کو سوال کا ذریعہ

اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَیَقْرَءُ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَهَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ اتَّقُوااللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا الآیة

بناتے ہو اور قطع رحمی نہ کرو بیشک اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔۳: اتقوا اللّٰه وقولوا قولا سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللّٰه ورسوله فقد فاز فوزاً عظیما (ترجمہ: اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور بات سیدھی ہی کہو۔ وہ تمہارے اعمال درست اور تمہاری مغفرت کردے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا بے شک وہ بہت بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوگا)۔

کسی حاجت یا نکاح وغیرہ کے وقت پڑھے جانے والے تشہد کا ترجمہ یہ ہے (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ہم اسی سے مدد اور مغفرت کے طلبگار ہیں اور اپنے نفسوں کو برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے دیں اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ گمراہ کردیں اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے۔ حضرت عبداللہؓ کی حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث اعمش، ابواسحاق سے وہ ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ شعبہ بھی ابواسحاق سے اور وہ ابوعبیدہ سے بحوالہ عبداللہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں اور یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اس لیے کہ اسرائیل نے دونوں سندوں کو جمع کردیا ہے۔ چنانچہ وہ ابواسحاق سے وہ ابواحوص اور ابوعبیدہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ نکاح بغیر خطبے کے بھی جائز ہے۔ سفیان ثوری اور کئی علماء کا بھی یہی قول ہے۔

۹۸۱۔ حدثنا ابو هشام الرفاعی نا ابن فضیل عن عاصم بن کلیب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ خُطْبَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَآءِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس خطبے میں تشہد نہ ہو وہ کوڑھی کے ہاتھ کی طرح ہے۔

باب ۷۴۷۔ مَاجَآءَ فِیْ اِسْتِیْمَارِ الْبِکْرِ وَالثَّیِّبِ

باب ۷۴۷۔ کنواری اور بیوہ سے اجازت لینا۔

۹۸۲۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا محمد بن یوسف نا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ اَبِیْ سَلْمَه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

۹۸۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنواری اور بیوہ دونوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ مزید کہ کنواری لڑکی اگر پوچھنے پر (نکاح کے متعلق) خاموش رہے تو یہی اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَامَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَ اِذْنُهَا الصُّمُوْتُ

کی رضامندی ہے۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ اور عرس بن عمیرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ بیوہ کا اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے۔ اگرچہ اس کے والد ہی نکاح کرنا چاہیں چنانچہ اگر اس کے والد نے اس کی عدم رضامندی کے باوجود نکاح کر دیا تو اکثر علماء کے نزدیک نکاح فسخ ہو جائے گا جب کہ کنواری کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ اہل کوفہ (احناف) کا مذہب یہ ہے کہ اگر کنواری لڑکی کے والد اس کی عدم رضامندی کے باوجود اس کا نکاح کر دیں تو یہ نکاح بھی فسخ ہو جائے گا۔ البتہ اس میں لڑکی کے بالغ ہونے کی شرط رکھی گئی ہے۔ لیکن بعض اہل مدینہ کہتے ہیں: کنواری کے والد اگر اس کا نکاح کر دیں تو یہ نکاح جائز ہے۔ اگرچہ اس میں لڑکی کی رضامندی شامل نہ ہو یہ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے۔

۹۸۳۔ حدثنا قتيبة نا مالك بن انس عن عبدالله بن المفضل عن نافع بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَ اِذْنُهَا صُمَاتُهَا

۹۸۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اپنے ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے گی چنانچہ اس کی خاموشی اس کی رضامندی کی دلیل ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبہ اور سفیان ثوری سے بھی بحوالہ امام مالک بن انس منقول ہے بعض علماء اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نکاح بغیر ولی کے بھی جائز ہے۔ لیکن اس حدیث سے ان کا استدلال صحیح نہیں کیونکہ حضرت ابن عباسؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں''۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ابن عباسؓ کا فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ اس حدیث سے علماء یہ معنی اخذ کرتے ہیں کہ: بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اگر اس کا ولی ایسا کرے گا تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ جیسے کہ خنساء بنت خدام کی حدیث میں ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کے نہ چاہنے کے باوجود ان کا نکاح کر دیا تو آپ ﷺ نے اس کے فسخ کا حکم دیا۔

باب ۷۴۸۔ مَاجَآءَ فِيْ اِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ

باب ۷۴۸۔ یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے زبردستی صحیح نہیں۔

۹۸۴۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد بن عمرو عن اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَامَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَ اِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا

۹۸۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یتیم لڑکی سے بھی نکاح کے لیے اس کی اجازت لی جائے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی ہے اور اگر انکار کر دے تو اس پر کوئی جبر نہیں۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کا اس کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا تو یہ موقوف ہے۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے پھر اسے اختیار ہے کہ چاہے تو قبول کرے اور اگر چاہے تو ختم کر دے۔ بعض تابعین وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ نہ بلوغت سے پہلے۔ یتیم لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے اور نہ ہی نکاح میں اختیار دینا۔ یہ سفیان ثوری، شافعی اور کچھ علماء کا قول ہے امام احمد اور اسحاق کا مسلک یہ ہے اگر یتیم کا نو سال کی عمر میں برضاء و رغبت نکاح کیا گیا تو جوانی کے بعد کوئی اختیار باقی نہیں ہوتا۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ

"آنحضرت ﷺ نے ان کے ساتھ نو سال کی عمر میں زفاف کیا۔(۱) اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر لڑکی کی عمر نو سال ہو تو وہ مکمل جوان ہے۔

باب ۷۴۹۔ مَاجَآءَ فِی الْوَ لِیَّیْنِ یُزَوِّجَانِ

۹۸۵۔ حدثنا قتیبة نا غندر نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِیَّانِ فَهِیَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَیْعًا مِنْ رَجُلَیْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا

باب ۷۴۹۔ اگر دو ولی دو (مختلف جگہ) نکاح کر دیں تو کیا کیا جائے؟

۹۸۵۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی عورت کے دو ولی اس کا نکاح دو جگہ کر دیں تو وہ ان دونوں میں سے پہلے والے کی بیوی ہے اور اسی طرح اگر کوئی شخص ایک چیز کو دو آدمیوں کے ہاتھ فروخت کرے گا وہ ان دونوں میں سے پہلے کی ہوگی۔

یہ حدیث حسن ہے علماء اس مسئلے میں متفق ہیں کہ اگر کسی عورت کے دو ولی ہوں اور ایک اس کا نکاح کر دے لیکن دوسرے کو اس کا علم نہ ہو اور وہ بھی کہیں اور نکاح کر دے تو وہ پہلے والے ہی کی بیوی ہے اور دوسرا نکاح باطل ہے اور اگر دونوں ایک ہی وقت میں نکاح کریں تو دونوں کا ہی باطل ہوگا یہ سفیان ثوری احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے۔

باب ۷۵۰۔ مَاجَآءَ فِی نِکَاحِ الْعَبْدِ بِغَیْرِ اِذْنِ سَیِّدِهٖ

۹۸۶۔ حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن زهیر بن محمد عن عبداللّٰه بن محمد بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَیْرِ اِذْنِ سَیِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ

باب ۷۵۰۔ غلام کا اپنے سید کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔

۹۸۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اور وہ ابن عمرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ تمام علماء صحابہ وغیرہ کا یہی مسلک ہے کہ غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا صحیح نہیں۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۹۸۷۔ حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابی نا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَیْرِ اِذْنِ سَیِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ

۹۸۷۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے مالک سے اجازت لیے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔

باب ۷۵۱۔ مَاجَآءَ فِی مُهُوْرِ النِّسَآءِ

باب ۷۵۱۔ عورتوں کے مہر سے متعلق

۹۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید وعبدالرحمٰن بن مهدی و محمد بن جعفر قالوا نا

۹۸۸۔ عاصم بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے ان کے والد کے حوالے سے سنا کہ قبیلہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے

(۱) زفاف: سہاگ رات کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرِبْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰی نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَّفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَجَازَهٗ

دو جوتیوں کی مہر مقرر کر کے نکاح کیا تو آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم دو جوتیوں کے عوض اپنی جان و مال دینے پر راضی ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں چنانچہ آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔

اس باب میں عمرؓ، ابوہریرہؓ، سہل بن سعدؓ، ابوسعیدؓ، انسؓ، عائشہؓ، جابرؓ اور ابوحدرد اسلمیؓ سے بھی روایت ہے۔ عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ مہر کے مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مہر کی کوئی مقدار متعین نہیں لہٰذا زوجین جس پر متفق ہو جائیں وہی مہر ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ جب کہ امام مالک کے نزدیک مہر رُبع دینار ہے (۱/۴) اور اہلِ کوفہ کے نزدیک دس درہم سے کم نہیں ہے۔

۹۸۹۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا اسحق بن عیسٰی وعبداللّٰه بن نافع قالانا مالك بن انس عن ابی حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارُكَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا اَجِدُ قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۹۸۹۔ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے خود کو آپ ﷺ کے حوالے کر دیا۔ پھر کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس مہر میں دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟ عرض کیا: میرے پاس صرف یہی تہبند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنا تہبند اسے دو گے تو خود خالی بیٹھے رہو گے۔ لہٰذا کوئی اور چیز تلاش کرو۔ عرض کیا: کچھ نہیں۔ فرمایا: تلاش کرو اگرچہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پا کر دوبارہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے قرآن میں سے کچھ حفظ کیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں فلاں سورت، فلاں سورت وغیرہ حفظ کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس قرآن کے عوض تیرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔ (یعنی تم اس کو وہ قرآن پڑھا دو جو تمہیں یاد ہے یہی اس کا مہر ہے)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شافعی اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں: کہ اگر کوئی قرآن کی تعلیم کو مہر مقرر کرتے ہوئے کسی کے ساتھ نکاح کرلے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ اس کے پاس کوئی اور چیز نہ ہو۔ لہٰذا وہ اپنی بیوی کو چند سورتیں پڑھا دے۔ لیکن اہلِ کوفہ، امام احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نکاح تو ہو جاتا ہے لیکن مہر مثل کی ادائیگی واجب ہے۔

۹۹۰۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن

۹۹۰۔ ابوعجفاءؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: عورتوں کا مہر

ایوب عن ابن سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِی الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ اَلَاتُغَالُوْا صَدُقَةُ النِّسَآءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةٌ فِی الدُّنْیَا اَوْتَقْوٰی عِنْدَاللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَیْئًا مِنْ نِّسَآئِهٖ وَلَا اَنْكَحَ شَیْئًا مِنْ بَنَاتِهٖ عَلٰی اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَی عَشَرَةَ اُوْقِیَّةً

مقرر کرنے میں غلو نہ کرو اس لیے کہ اگر زیادہ مہر رکھنا دنیا میں عزت اور اللہ کے نزدیک تقویٰ ہوتا تو اس کے لیے تم سب میں آنحضرت ﷺ اس کے زیادہ لائق ہوتے مجھے علم نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ یا اپنی بیٹیوں کے نکاحوں میں بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعجفاء کا نام ہرم ہے۔ علماء کے نزدیک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے لہٰذا بارہ اوقیے چار سو اسی درہم ہوئے۔

باب ۷۵۲۔ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یُعْتِقُ الْاَمَةَ ثُمَّ یَتَزَوَّجُهَا

باب ۷۵۲۔ جو شخص اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے۔

۹۹۱۔ حدثنا قتیبة نا ابوعوانة عن قتادة وعبدالعزیز بن صهیب بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

۹۹۱۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا۔ اور یہی آزادی ان کا مہر مقرر کی۔

اس باب میں صفیہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ وغیرہ، امام شافعی، احمد اور اسحاق اسی پر عمل کرتے ہیں جب کہ بعض علماء عتق کو مہر مقرر کرنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک ضروری ہے کہ عتق کے علاوہ بھی مہر ہونا چاہیے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ۷۵۳۔ مَاجَآءَ فِی الْفَضْلِ فِیْ ذٰلِكَ

باب ۷۵۳۔ اس کی فضیلت سے متعلق۔

۹۹۲۔ حدثنا هنادنا علی بن مسهر عن الفضل بن یزید عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ فَذٰلِكَ یُؤْتٰی اَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ جَارِیَةٌ وَضِیْئَةٌ فَاَدَّبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا یَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ یُؤْتٰی اَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ وَ رَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتَابُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ یُؤْتٰی اَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ

۹۹۲۔ حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کو ان کی نیکیوں کا اجر دوگنا ملے گا۔ (۱) ایسا غلام جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے سید کا بھی۔ (۲) ایسا شخص جس کی ملکیت میں ایک خوبصورت باندی ہو وہ اسے ادب (دینداری) سکھانے کے بعد آزاد کر کے اسی کے ساتھ نکاح کر لے۔ بشرطیکہ اس کا یہ عمل خالصۃً اللہ ہی کی رضامندی کے لیے ہو۔ (۳) تیسرے وہ شخص جو پہلی کتاب پر بھی (توراۃ، زبور، انجیل وغیرہ) ایمان لایا اور اس کے بعد جب دوسری کتاب نازل ہوئی تو اس پر بھی ایمان لایا۔ (یعنی قرآن کریم) ایسے تینوں اشخاص کے لیے ان کے اعمال پر دوگنا اجر دیا جائے گا۔

حضرت ابن عمر، سفیان سے وہ صالح بن صالح بن حی سے وہ شعبی سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو بردہ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری یہ حدیث صالح بن صالح بن حی سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۷۵۴۔ مَاجَآءَ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا اَمْ لَا

باب ۷۵۴۔ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس سے صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

۹۹۳۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ اُمِّهَا

۹۹۳۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد صحبت کرلے تو وہ اس عورت کی بیٹی سے نکاح نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر صحبت نہ کی ہو تو اس صورت میں اس کی بیٹی اس کے لیے حلال ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرلے تو اس کی ماں اس پر حرام ہوجاتی ہے خواہ اس نے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ ابن لہیعہ، مثنی بن صباح سے اور وہ عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ابن لہیعہ اور مثنی دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔ اکثر علماء اسی حدیث پر عمل پیرا ہیں۔ چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرکے اس سے صحبت کیے بغیر طلاق دے دے تو اس کی بیٹی اس کے لیے حلال ہے لیکن بیوی کی ماں اس پر ہر صورت میں حرام ہے چاہے وہ اس کے ساتھ صحبت کرکے طلاق دے یا اس سے پہلے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "وامھات نسائکم" اور تمہاری بیویوں کی مائیں (تمہارے لیے حرام ہیں) امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۷۵۵۔ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ يُّطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

باب ۷۵۵۔ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اور اس کے بعد وہ کسی اور کے ساتھ شادی کرلے لیکن یہ شخص صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دیدے۔

۹۹۴۔ حدثنا ابن ابی عمرو اسحق بن منصور قال نا سفيان بن عيينة عن الزهری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ

۹۹۴۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی کہ انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ شادی کی لیکن ان کے پاس صرف کپڑے کے جھالر کی طرح ہے۔(۱) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ دوبارہ رفاعہ کے نکاح میں آجاؤ؟ نہیں یہ نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تم ان کا اور وہ تمہارا مزہ چکھ لیں۔(۲)

(۱) یہ الفاظ نامردی سے کنایہ ہیں۔ یعنی وہ نامرد ہیں۔(مترجم)

(۲) یہ الفاظ جماع سے کنایہ کے طور پر ہیں۔ یعنی یہاں تک کہ تم دونوں جماع کی لذت حاصل کرلو۔(مترجم)

اس باب میں ابن عمر، انس، میصاء یا غمیصاء اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تمام علماء صحابہ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی عورت تین طلاقیں لینے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور صحبت سے پہلے ہی طلاق واقع ہو جائے تو وہ پہلے والے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس سے صحبت کرے۔

باب ۷۵۶۔ مَاجَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

۹۹۵۔ حدثنا ابوسعيد الاشج نا اشعث بن عبدالرحمٰن بن زبيد الايامی نا مجالد عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَعَلِيٍّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ

باب ۷۵۶۔ حلالہ کرنے اور کرانے والے کے متعلق۔

۹۹۵۔ حضرت جابرؓ اور علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت جابر اور حضرت علیؓ کی حدیث معلول ہے۔ اشعث بن عبدالرحمٰن بھی خالد سے وہ عامر سے وہ حارث سے وہ علی سے وہ عامر سے وہ جابر سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس لیے کہ مجالد بن سعید بعض محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جن میں احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔ عبداللہ بن نمیر بھی یہ حدیث مجالد سے وہ عامر سے وہ جابر سے اور وہ علی سے نقل کرتے ہیں۔ اس روایت میں ابن نمیر وہم کرتے ہیں اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ مغیرہ، ابن ابی خالد اور کئی راوی بھی شعبی سے وہ حارث سے اور وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمود بن غیلان بھی ابو احمد سے وہ سفیان سے وہ ابو قیس سے وہ ہزیل بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالقیس کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔ یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ علماء صحابہ جیسے کہ عمر بن خطاب، عثمان بن عفان عبداللہ بن عمرؓ اور ان کے علاوہ کئی صحابہ کا اسی پر عمل ہے۔ فقہائے تابعین، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے میں نے جارود سے سنا کہ وکیع بھی اسی کے قائل تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس باب میں اہل رائے کی رائے پھینک دینے کے قابل ہے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سفیان کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس نیت سے نکاح کرے کہ اسے پہلے شوہر کے لیے حلال کردے اور پھر اس کی چاہت ہو کہ وہ اسے اپنے ہی پاس رکھے تو دوسرا نکاح کرے کیونکہ پہلا نکاح صحیح نہیں۔

مسئلہ: احناف کا اس مسئلے میں مسلک یہ ہے کہ چونکہ روایت ابن مسعودؓ میں حلالہ کرنے والے اور کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ لہٰذا تحلیل کی شرط سے نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ لیکن یہ نکاح صحیح ہے اور وہ عورت پہلے شوہر کے لیے صحبت کے بعد حلال ہو جائے گی اس لیے کہ نکاح شروط فاسدہ سے باطل نہیں ہوتا۔ جہاں تک حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کا تعلق ہے تو چونکہ اس میں دوسرے شوہر کو حلالہ کرنے والا بنایا گیا ہے لہٰذا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے اور اس سے وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ ﷺ اسے حلالہ کرنے والا نہ کہتے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۷۵۷۔ مَاجَآءَ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

۹۹۶۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن الزهری عن عبداللّٰه والحسن ابنی محمد بن علی عَنْ

باب ۷۵۷۔ نکاح متعہ سے متعلق۔

۹۹۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے زمانے میں نکاح متعہ اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا:

اَبِیهِمَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ

اس باب میں سبرہ جہنیؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ ابن عباسؓ سے متعہ کے متعلق کسی قدر رخصت منقول ہے لیکن بعد میں جب انہیں بتایا گیا کہ آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔ اکثر علماء متعہ کو حرام کہتے ہیں جن میں ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق شامل ہیں۔ محمود بن غیلان، سفیان بن عقبہ (جو قبیصہ بن عقبہ کے بھائی ہیں) سے وہ سفیان ثوری سے وہ موسیٰ بن عبیدہ سے وہ محمد بن کعب سے اور وہ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: متعہ اسلام کے شروع میں تھا۔ جب کوئی شخص کسی نئی جگہ جاتا جہاں اس کی کوئی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ جتنے اسے وہاں رہنا ہوتا اتنے دن کے لیے کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیا کرتا تھا کہ وہ اس کے سامان کی حفاظت اور اس کی خدمت کرے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ''الاعلی ازواجھم او ماملکت ایمانھم'' یعنی وہی لوگ مؤمن ہیں جو اپنی بیویوں اور باندیوں کے علاوہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں ان دونوں کے علاوہ تمام فروج (شرمگاہیں) حرام ہیں۔

باب ۷۵۸۔ مَاجَآءَ مِنَ النَّهْیِ عَنْ نِکَاحِ الشِّغَارِ

باب ۷۵۸۔ نکاح شغار کی ممانعت۔(۱)

۹۹۷۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا بشر بن المفضل نا حمید وهو الطویل قال حدث الْحَسَنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَیْسَ مِنَّا

۹۹۷۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں جلب، (۲) جنب (۳) اور شغار نہیں ہیں اور جو شخص کسی کے مال پر ظلم کرتے ہوئے قبضہ کر لے وہ ہم میں سے نہیں۔

اس باب میں انسؓ، ابو ہریرہؓ، ابو ریحانہؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، معاویہؓ اور وائل بن حجرؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۹۸۔ حدثنا اسحق بن موسیٰ الانصاری نا معن نا مالك عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

۹۹۸۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

---

(۱) شغر کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ بھی اس سے اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کرے اور ان میں مہر کا تقرر نہ ہو۔ (مترجم)

(۲) جلب کا زکوٰۃ کے باب میں یہ معنی ہے کہ زکوٰۃ کا عامل کسی ایک جگہ ٹھہر جائے اور جانوروں والوں سے کہے کہ وہ خود اپنے اپنے جانور اس کے پاس لائیں۔ یہی لفظ گھڑ دوڑ میں استعمال ہوتا ہے اور اس میں اس سے یہ معنی مراد لیے جاتے ہیں کہ آدمی ایک گھوڑے پر سوار ہو اور دوسرا بھی ساتھ رکھے تاکہ ایک تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہو سکے۔ (مترجم)

(۳) جنب کے بھی گھڑ دوڑ کے باب میں جلب ہی کے معنی ہیں لیکن زکوٰۃ کے باب میں کچھ علماء کے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے جانور لے کر دور دور چلے جائیں تاکہ عامل ان کو ڈھونڈتا اور تلاش کرتا پھرے۔ واللہ اعلم (مترجم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر تمام علماء کا عمل ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں۔ شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی کو بغیر مہر مقرر کیے کسی کے نکاح میں اس شرط پر دے دے کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کے نکاح میں دے۔ اس میں مہر مقرر نہیں ہوتا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر اس پر مہر بھی مقرر کر دیا جائے تب بھی یہ حلال نہیں اور یہ نکاح باطل ہو جائے گا شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ ان کا نکاح برقرار رکھا جائے۔ لیکن مہر مثل واجب ہوگا۔ اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۷۵۹۔ مَاجَآءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

باب ۷۵۹۔ خالہ، بھانجی اور پھوپھی، بھتیجی ایک نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔

۹۹۹۔حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نا سعید بن ابی عروبة عن ابی حریز عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خٰلَتِهَا

۹۹۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پھوپھی کی نکاح میں موجودگی میں اس کی بھتیجی اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

نصر بن علی، عبدالاعلیٰ سے وہ ہشام بن حسان سے وہ ابن سیرین سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں علیؓ، ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ، ابوامامہؓ، جابرؓ، عائشہؓ، ابوموسیٰؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۰۰۔ حدثنا الحسن بن علی نا یزید بن هارون نا داؤد بن ابی هند ناعَامِرٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا اَوِالْمَرْأَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِالْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى

۱۰۰۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی اور بھتیجی کی موجودگی میں اس کی پھوپھی اور پھر خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی اور بھانجی کی موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ یعنی بڑی کی موجودگی میں چھوٹی اور چھوٹی کی موجودگی میں بڑی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ کی حدیثیں حسن صحیح ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق علماء کا اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ کسی شخص کے لیے بھانجی اور خالہ یا پھوپھی بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔ اور اگر کسی نے ایسا کیا تو ان میں سے دوسرا نکاح باطل ہوگا۔ تمام علماء اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: شعبہ کی حضرت ابوہریرہؓ سے ملاقات ثابت ہے میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی کہا کہ یہ بھی صحیح ہے اور شعبہ، حضرت ابوہریرہؓ سے ایک شخص کے واسطے سے بھی روایت کرتے ہیں۔

باب ۷۶۰۔ مَاجَآءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

باب ۷۶۰۔ نکاح کے انعقاد کے وقت شرط سے متعلق

۱۰۰۱۔حدثنا یوسف بن عیسی ناوکیع نا عبدالحمید بن جعفر عن یزید بن ابی حبیب عن مرثد بن عبداللّٰه الْيَزَنِيُّ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عقبة ابْنِ عَامِرٍ

۱۰۰۱۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شروط میں سب سے زیادہ قابلِ ایفاء وہ شرط ہے جس سے تم نے فروج کو حلال کیا ہو۔

الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوْفٰى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهَا الْفُرُوْجَ

ابوموسی محمد بن مثنی، یحییٰ بن سعید سے اور وہ عبدالحمید بن جعفر سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطابؓ بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اسے اس کے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو اسے اس شرط کو پورا کرنا چاہیئے۔ بعض علماء شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اللہ کی شرط ہر شرط پر مقدم ہے۔ گویا کہ ان کے نزدیک شوہر کا اپنی بیوی کو اس طرح کے باوجود شہر سے لے جانا صحیح ہے بعض علماء کا بھی یہی قول ہے۔ سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۷۶۱۔ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَ عِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ

باب ۷۶۱۔ اس شخص کے متعلق جس کے نکاح میں دس بیویاں ہوں اور وہ مسلمان ہو جائے

۱۰۰۲۔ حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد بن ابى عروبة عن معمر عن الزهرى عن سالم ابنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ ابْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ...... فَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا

۱۰۰۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوئے تو ان کے نکاح میں دس بیویاں تھیں وہ بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لیں۔

معمر بھی زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہ ہے جو شعیب بن حمزہ وغیرہ زہری سے اور وہ محمد بن سوید ثقفی سے نقل کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ مزید کہتے ہیں کہ زہری کی سالم سے اور ان کی ان کے والد سے منقول یہ حدیث بھی صحیح ہے کہ بنوثقیف کے ایک شخص نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ تم ان سے رجوع کرو، وگرنہ میں تمہاری قبر کو بھی ابورغال کی قبر کی طرح رجم کروں گا۔ اس باب میں غیلان ہی کی حدیث پر علماء کا عمل ہے۔ جن میں امام شافعی اور احمد بھی شامل ہیں۔

باب ۷۶۲۔ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَ عِنْدَهٗ اُخْتَانِ

باب ۷۶۲۔ اس شخص کے متعلق جو مسلمان ہوا اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں۔

۱۰۰۳۔ حدثنا قتيبة نا ابن لَهِيعة عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ فِيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَ تَحْتِيْ اُخْتَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ

۱۰۰۳۔ ابووہب جیشانی، ابن فیروز دیلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے جس کو چاہو انتخاب کر لو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابووہب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

باب ۷۶۳۔ الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

باب ۷۶۳۔ اس شخص کے متعلق جو حاملہ باندی خریدے۔

١٠٠٤ ـ حدثنا عمر بن حفص الشيباني البصري نا عبدالله بن وهب نا يحيى بن ايوب عن ربيعة بن سليم عن بسر بن عُبَيْدِاللهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِيْ مَآءَهٗ وَلَدَ غَيْرِهٖ

۱۰۰۴۔ حضرت رویفع بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی دوسرے سے حاملہ ہونے والی عورت سے صحبت نہ کرے (یعنی اگر اس کو خرید لے وغیرہ)

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے رویفع بن ثابتؓ ہی سے منقول ہے علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی باندی کو حاملہ ہوتے ہوئے خریدے تو بچہ پیدا ہونے تک اس سے صحبت نہ کرے۔ اس باب میں ابو درداءؓ، عرباض بن ساریہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ٧٦٤ ـ مَاجَآءَ يَسْبِى الْاَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهٗ وَطْيُهَا

باب۷۶۴۔ اگر کسی باندی کا شوہر بھی ہو تو کیا اس سے صحبت کرنا جائز ہے؟

١٠٠٥ ـ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا عثمان البتى عن ابى الخليل عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِىْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ"

۱۰۰۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے جنگ اوطاس کے موقع پر کچھ ایسی عورتیں قید کیں جو شادی شدہ تھیں اور ان کے شوہر بھی اپنی اپنی قوم میں موجود تھے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی "**والمحصنات من النساء الاماملکت ایمانکم**" ترجمہ: اور وہ عورتیں جو شوہروں والی ہیں ان سے صحبت کرنا حرام ہے ہاں البتہ اگر وہ تمہاری ملکیت میں آجائیں تو......

یہ حدیث حسن ہے ثوری اور عثمان بتی بھی ابو خلیل سے اور وہ ابوسعید سے اسی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔ ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔ ہمام بھی یہ حدیث قتادہ سے وہ صالح ابو خلیل سے وہ ابو علقمہ ہاشمی سے وہ ابوسعید سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے اسے عبد بن حمید نے حبان بن ہلال سے اور انہوں نے ہمام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

باب ٧٦٥ ـ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

باب۷۶۵۔ زنا کی اجرت حرام ہے۔

١٠٠٦ ـ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابى بكر بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

۱۰۰۶۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن (غیب کے علم کے دعویدار) کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں رافع بن خدیجؓ، ابوہریرہؓ، ابو جحیفہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب٧٦٦ ـ مَاجَآءَ اَنْ لَّا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

باب۷۶۶۔ کسی کے پیغام پر پیغام نکاح بھیجنے کی ممانعت

١٠٠٧ ـ حدثنا احمد بن منيع وقتيبة قالا نا سفيٰن بن عيينة عن الزهرى عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

۱۰۰۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں فروخت نہ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُتَیْبَةُ یَبْلُغُ بِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ

کرے۔ اور نہ ہی کوئی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے۔

اس باب میں سمرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ نکاح کے پیغام کی ممانعت اس صورت میں ہے کہ وہ پہلے شخص سے نکاح پر راضی ہو۔ امام شافعی بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ یہ ممانعت اسی صورت میں ہے کہ اگر نکاح کا پیغام دی جانے والی عورت اس کی طرف راغب ہو اور اس سے رضامندی ظاہر کر دے تو اسے پیغام بھیجنا جائز نہیں۔ لیکن اگر اس کی رضا اور رغبت سے پہلے پیغام بھیجے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کی حدیث ہے کہ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابوسفیان نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوجہم تو ایسا شخص ہے کہ عورتوں کو بہت مارتا ہے رہ گئے معاویہ وہ فقیر ہیں ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔ ایسا کرو کہ اسامہ سے نکاح کرلو''۔ ہمارے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ فاطمہؓ بنت قیس نے اس وقت تک ان دونوں میں کسی سے بھی اپنی رضامندی کا اظہار نہیں کیا تھا کیونکہ اگر انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا ہوتا کہ وہ کسی ایک کے ساتھ راضی ہیں تو آپ ﷺ کبھی انہیں اسامہؓ سے شادی کا مشورہ نہ دیتے۔

۱۰۰۸۔ حدثنا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَکْرِبْنُ اَبِی الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ یَجْعَلْ لَهَا سُکْنٰی وَلَا نَفَقَةَ قَالَتْ وَ وَضَعَ لِیْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةُ شَعِیْرٍ وَخَمْسَةُ بُرٍّ قَالَتْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْكٍ ثُمَّ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَیْتَ اُمِّ شَرِیْكٍ بَیْتٌ یَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰکِنِ اعْتَدِّیْ فِیْ بَیْتِ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَعَسٰی اَنْ تُلْقِیْ ثِیَابَكِ فَلَا یَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَآءَ اَحَدٌ یَخْطُبُكِ فَاٰذِنِیْنِیْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِیْ خَطَبَنِیْ اَبُوْجَهْمٍ وَّمُعَاوِیَةُ قَالَتْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِیَةُ فَرَجُلٌ لَّا مَالَ لَهٗ وَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِیْدٌ عَلَی النِّسَآءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِیْ اُسَامَةُ ابْنُ زَیْدٍ فَتَزَوَّجَنِیْ فَبَارَكَ اللّٰهُ

۱۰۰۸۔ محمود بن غیلان، ابوداؤد سے وہ شعبہ سے اور وہ ابوبکر بن ابی جہمؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں (ابوبکر بن ابی جہم) اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دی ہیں اور ان کے لیے نہ رہائش کا بندوبست کیا ہے نہ نان ونفقہ کا۔ باوجودیکہ انہوں نے اپنے ایک چچازاد بھائی کے پاس دس قفیز غلہ رکھوایا ہے جس میں سے پانچ جو کے اور پانچ گیہوں کے ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انہیں یہ ماجرا سنایا: آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ام شریک کے ہاں گزاروں لیکن پھر آپ ﷺ نے فرمایا ام شریک کے ہاں تو مہاجرین آتے ہوتے ہیں تم ایسا کرو کہ ابن ام مکتوم کے یہاں عدت کے دن پورے کرو کیونکہ اگر وہاں کبھی تمہیں کپڑے وغیرہ اتارنے پڑ جائیں تو تمہیں دیکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ پھر تمہاری عدت پوری ہونے کے بعد اگر کوئی نکاح کا پیغام بھیجے تو میرے پاس آنا۔ چنانچہ جب میری عدت پوری ہوئی تو ابوجہمؓ اور معاویہ نے مجھے پیغام بھیجے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو بتایا تو فرمایا: جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے وہ مفلس ہیں ان کے پاس کچھ نہیں جب کہ ابوجہم عورتوں کے معاملے میں بہت سخت ہیں۔ فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ پھر مجھے اسامہ بن زیدؓ نے نکاح کا پیغام اور اس نے

یٰ فِیْ اُسَامَةَ — بعد شادی کی۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے برکت عطا فرمائی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی ابوبکر بن جہم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اسامہ سے نکاح کرلو'' ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں سے سفیان سے اور انہوں نے ابوبکر بن جہم کے حوالے سے بیان کی ہے۔

باب ۷٦۷۔ مَاجَآءَ فِی الْعَزْلِ

باب ۷٦۷۔ عزل کے متعلق۔(۱)

۱۰۰۹۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن عبدالرحمٰن بن ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْیَهُوْدُ اَنَّهُ الْمَوْءُ وَدَةُ الصُّغْرٰی فَقَالَ کَذَبَتِ الْیَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْلُقَهُ لَمْ یَمْنَعْهُ شَیْءٌ

۱۰۰۹۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ہم عزل کیا کرتے تھے لیکن یہود کے خیال میں یہ چھوٹے قتل کے مترادف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہود جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اگر کسی کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔

اس باب میں عمرؓ، براءؓ، ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۱۰۔ حدثنا قتیبة و ابن ابی عمر قالا نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ

۱۰۱۰۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہم قرآن کے نازل ہونے کے زمانے میں عزل کیا کرتے تھے (یعنی اگر اس میں کوئی برائی ہوتی تو اس سے منع کر دیا جاتا)۔ (مترجم)

حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ چنانچہ علماء صحابہ کی ایک جماعت عزل کی اجازت دیتی ہے جب کہ امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ آزاد عورت سے اس کی اجازت ضروری ہے۔ اور باندی سے نہیں۔ (امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔(مترجم)

باب ۷٦۸۔ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ الْعَزْلِ

باب ۷٦۸۔ عزل کی کراہت سے متعلق

۱۰۱۱۔ حدثنا ابن ابی عمر وقتیبة قالا نا سفیان عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذُکِرَالْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ زَادَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَلَمْ یَقُلْ لَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ قَالَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا فَاِنَّهَا لَیْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّااللّٰهُ خَالِقُهَا

۱۰۱۱۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟ ابن عمرؓ اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے پھر دونوں راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کسی نفس کو پیدا کرنا چاہیں گے تو وہ ہر صورت میں پیدا ہوگا۔

باب ۷٦۹۔ مَاجَآءَ فِی الْقِسْمَةِ لِلْبِکْرِ وَ الثَّیِّبِ

باب ۷٦۹۔ بیوہ اور کنواری کے لیے رات کی تقسیم سے متعلق

---

(۱) عزل یہ ہے کہ صحبت کرتے وقت جب انزال ہونے لگے تو آلۂ تناسل کو باہر نکال لیا جائے تا کہ حمل نہ ہو۔ (مترجم)

اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسعیدؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے علماء صحابہ کی ایک جماعت عزل کو مکروہ سمجھتی ہے۔

۱۰۱۲۔ حدثنا ابو سلمة یحیی بن خلف نا بشر بن المفصل عن خالد الحذاء عَنْ اَبِیْ قَلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْ شِئْتَ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلٰی امْرَأَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰی امْرَأَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا

۱۰۱۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... لیکن انسؓ نے یہی فرمایا کہ اگر کوئی شخص شادی شدہ ہوتے ہوئے کسی کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات راتیں اور بیوہ کے ساتھ تین راتیں گزارنا سنت ہے۔

اس باب میں ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن اسحاق، ایوب سے وہ ابوقلابہ سے اور وہ انسؓ سے مرفوعاً بھی روایت کرتے ہیں۔ جب کہ راوی اسے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل پیرا ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک رہے۔ اور اس کے بعد ہر بیوی کے پاس ایک رات گزارے۔

باب ۷۷۰۔ مَاجَآءَ فِی التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

باب ۷۷۰۔ سوکنوں کے درمیان انصاف کرنا۔

۱۰۱۳۔ حدثنا ابن ابی عمر نا بشر بن السری نا حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن عبداللّٰه بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَسِّمُ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَيَعْدِلُ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِیْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ

۱۰۱۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان راتیں برابر برابر تقسیم کرتے اور فرماتے: اے اللہ یہ میری تقسیم ہے جتنی کہ میں استطاعت رکھتا ہوں لہٰذا آپ جس چیز پر قدرت رکھتے ہیں اور میں اس پر قادر نہیں تو مجھے ایسی پر ملامت نہ کیجئے۔

یہ حدیث کئی راویوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی طرح مرفوعاً نقل کی ہے کہ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں برابر برابر تقسیم کرتے تھے...... الخ پھر حماد بن زید اور کئی راوی ایوب سے اور وہ ابوقلابہ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تقسیم کیا کرتے تھے...... یہ حدیث حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ آپ ﷺ کا یہ قول کہ "مجھے ملامت نہ کر" بعض علماء اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد محبت قلبی ہے۔

۱۰۱۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا همام عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ

۱۰۱۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان انصاف اور عدل نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کے بدن کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا۔

یہ حدیث ہمام بن یحییٰ، قتادہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں جب کہ ہشام دستوائی، قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایسا کہا جاتا تھا۔ لہٰذا ہمیں علم نہیں کہ ہمام کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع کیا ہو۔

باب ۷۷۱۔ مَاجَآءَ فِی الزَّوْجَیْنِ الْمُشْرِکَیْنِ یُسْلِمُ اَحَدُھُمَا

باب ۷۷۱۔ مشرک میاں بیوی میں سے ایک کے مسلمان ہو جانے کے متعلق۔

۱۰۱۵۔ حدثنا احمد بن منیع وھناد قالا نا ابومعاویة عن الحَجّاجِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدَّابْنَتَهٗ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ بِمَھْرٍ جَدِیْدٍ وَ نِکَاحٍ جَدِیْدٍ

۱۰۱۵۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو دوبارہ ابو عاص بن ربیعؓ کے نکاح میں دیا اور نیا مہر مقرر کیا۔

اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ عمل ہے کہ اگر بیوی، شوہر سے پہلے اسلام لے آئے اور اس کے بعد عورت کی عدت ہی کے دوران شوہر بھی مسلمان ہو جائے تو وہی شوہر اپنی بیوی کا زیادہ مستحق ہے۔ مالک، شافعی، اوزاعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۱۶۔ حدثنا یوسف بن عیسی نا وکیع نا اسرائیل عن سماك بن حرب عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ مُسْلِمًا عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَتِ امْرَأَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّھَا کَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِیَ فَرَدَّھَا عَلَیْهِ

۱۰۱۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک شخص مسلمان ہو کر آیا پھر اس کی بیوی بھی مسلمان ہو کر آئی تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) یہ میرے ساتھ ہی مسلمان ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس عورت کو اسی شخص کو دے دیا۔

یہ حدیث صحیح ہے، میں نے عبد بن حمید سے اور انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہ وہ یہی حدیث محمد بن اسحاق سے نقل کرتے تھے حدیث حجاج جو عمرو بن شعیب کی سند سے منقول ہے اسی کے متعلق یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ علماء اسی پر عمل پیرا ہیں اگرچہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث اس سے بہتر ہے۔

باب ۷۷۲۔ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَیَمُوْتُ عَنْھَا قَبْلَ اَنْ یَّفْرِضَ لَھَا

باب ۷۷۲۔ وہ شخص جو نکاح کے بعد مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے۔

۱۰۱۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا زید بن الحباب نا سفیان عن منصور عن ابراھیم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ یَفْرِضْ لَھَا صَدَاقًا وَّلَمْ یَدْخُلْ بِھَا حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَھَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآءِھَا لَا وَکَسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَیْھَا الْعِدَّةُ وَلَھَا الْمِیْرَاثُ فَقَامَ

۱۰۱۷۔ حضرت ابن مسعودؓ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا۔ جو نکاح کرنے کے بعد مہر مقرر کرنے اور صحبت کرنے سے پہلے فوت ہو جائے ابن مسعودؓ نے فرمایا: ایسی عورت کا مہر اس کی مثل عورتوں کے برابر ہوگا نہ اس میں کمی کی جائے گی اور نہ ہی زیادتی۔ وہ عورت عدت گزارے گی اور اسے خاوند کے مال سے وراثت بھی ملے گی اس پر معقل بن سنان اشجعیؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشقؓ

مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ

(ہم میں سے ایک عورت) کے متعلق ایسا ہی فیصلہ دیا جیسا کہ آپ نے دیا۔ اس پر حضرت ابن مسعودؓ بہت خوش ہوئے۔

اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے۔ حسن بن علی خلال بھی یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے یہ دونوں سفیان سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء صحابہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ثوری، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر وہ اس سے خلوت سے پہلے مرگیا تو اس عورت کا میراث میں تو حصہ ہے لیکن مہر نہیں۔ ہاں عدت واجب ہے۔ حضرت علیؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اسی کے قائل ہیں۔ شافعی کا بھی یہی قول ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ اگر بروعؓ کی حدیث ثابت ہو تو وہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے حجت ہے چنانچہ ان سے منقول ہے کہ انہوں نے مصر میں اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا اور بروع بنت واشقؓ کی حدیث پر عمل کرنے لگے تھے۔

اَبْوَابُ الرَّضَاعِ

رضاعت (دودھ پلانا) کے ابواب

باب ۷۷۳۔ مَاجَآءَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَايُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ

باب ۷۷۳۔ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں

۱۰۱۸۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم نا علی بن زید عن سعید بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ

۱۰۱۸۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو رشتے نسب سے حرام کیے ہیں رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہیں۔

اس باب میں عائشہؓ، ابن عباسؓ اور ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۱۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا مالك بن انس ح و نا اسحق بن موسیٰ الانصاری نا معن نا مالك عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

۱۰۱۹۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام کیے ہیں جو ولادت یعنی نسب سے حرام کیے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے اور اسی مسئلے میں علماء کا اتفاق ہے۔

باب ۷۷۴۔ مَاجَآءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

باب ۷۷۴۔ دودھ مرد کی طرف منسوب ہونے کے متعلق

۱۰۲۰۔ حدثنا الحسن بن علی نا ابن نمیر عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى

۱۰۲۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس میرے رضائی چچا آئے اور اجازت چاہی میں نے انہیں آنحضرت ﷺ سے پوچھنے سے پہلے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے

اسْتَأمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَإِنَّهٗ عَمُّكِ قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَإِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ

پاس داخل ہو سکتے ہیں وہ تو تمہارے چچا ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں چاہیئے کہ وہ آجائیں اس لیے کہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء صحابہ کا عمل ہے کہ مرد کا دودھ حرام ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث ہی اصل ہے۔ بعض علماء مرد کے دودھ کی بھی اجازت دیتے ہیں لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۲۱۔ حدثنا قتيبة نا مالك بن انس ح وثنا الانصارى نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن عمرو بْنِ الشَّرِيْد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَّهٗ جَارِيَتَانِ أَرْضَعَتْ إِحْدٰهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرٰى غُلَامًا أَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَّتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ

۱۰۲۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس دو باندیاں ہیں۔ ان میں سے ایک نے ایک لڑکی کو اور دوسری نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا۔ کیا اس لڑکے کے لیے یہ لڑکی جائز ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: نہیں۔ کیونکہ منی ایک ہی ہے۔ (یعنی وہ شخص دونوں کے ساتھ صحبت کرتا ہے)۔

یہ مرد کے دُودھ کی تفسیر ہے یہی اس باب میں اصل ہے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۷۷۵۔ مَاجَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

باب ۷۷۵۔ ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۰۲۲۔ حدثنا محمد بن على الصنعانى نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ايوب يحدث عن عبداللّٰه بن ابى مليكة عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

۱۰۲۲۔ حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ ایک دو گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ام فضلؓ، زبیرؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابن زبیرؓ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ ایک دو گھونٹ پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ محمد بن بشار، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن زبیر سے وہ زبیر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ زبیر نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔ لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ محدثین کے نزدیک صحیح حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہے۔ وہ عبداللہ بن زبیرؓ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قرآن میں دس مرتبہ دودھ چوسنے پر رضاعت کے حکم کے متعلق آیت نازل ہوئی پھر اس میں سے پانچ منسوخ ہو گئیں اور پانچ رہ گئیں۔ پھر آپ ﷺ کی وفات تک یہی حکم رہا کہ پانچ مرتبہ چوسنے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ ہم سے حضرت عائشہؓ کا یہ قول اسحاق بن موسی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ اور بعض ازواج مطہراتؓ کا فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ شافعی اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ امام احمد ایک یا دو گھونٹ سے

رضاعت کی حرمت ثابت نہ ہونے والی حدیث پر عمل کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی حضرت عائشہؓ کے قول پر عمل کرے تو یہ زیادہ قوی ہے۔ چنانچہ وہ اس مسئلے میں حکم دینے سے ڈرتے تھے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کہتے ہیں کہ کم اور زیادہ دونوں ہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ پیٹ گیا ہو۔ سفیان ثوری، مالک، اوزاعی، ابن مبارک، وکیع اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۷۷۶۔ مَاجَآءَ فِیْ شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِی الرَّضَاعِ

باب ۷۷۶۔ رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔

۱۰۲۳۔ حدثنا علی بن حجرنا اسمٰعیل بن ابراهیم عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّیْ لِحَدِیْثِ عُبَیْدٍ اَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً ...... فَجَآءَ تْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَآءَ تْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِیَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَ كَیْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ

۱۰۲۳۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ، عبید بن ابی مریم سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عقبہ سے بھی سنی ہے لیکن عبید کی حدیث مجھے زیادہ یاد ہے کہ عقبہ نے کہا: میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ چنانچہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت کے ساتھ نکاح کیا تھا کہ ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے۔ عقبہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔ میں پھر آپ ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیسے! جب کہ اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ تم اس عورت کو چھوڑ دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہوئے عبیدہ بن ابی مریم کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر اس حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں ہیں کہ تم اسے چھوڑ دو۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لیے ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ اس صورت میں کافی ہے کہ اس عورت سے قسم لی جائے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں ایک عورت کی گواہی کافی نہیں بلکہ زیادہ ہونی چاہئیں۔ شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ: عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہیں ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے انہیں طائف میں قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے تیس صحابیوں کو پایا ہے۔ میں نے جارود بن معاذ سے سنا کہ وکیع کے نزدیک بھی رضاعت کے لیے ایک عورت کی گواہی کافی نہیں۔ لیکن اگر ایک عورت کی گواہی سے اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو یہ عین تقویٰ ہے۔

باب ۷۷۷۔ مَاجَآءَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا فِی الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَیْنِ

باب ۷۷۷۔ رضاعت کی حرمت صرف دو سال کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے۔

۱۰۲۴۔ حدثنا قتیبة نا ابوعوانة عن هشام بن عروة عن فاطمة بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا

۱۰۲۴۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رضاعت کی حرمت اس صورت میں ثابت ہوتی ہے کہ دودھ بچے کی آنتوں میں پہنچ کر غذا کے قائم مقام ہو اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہو۔ یعنی دودھ

فَتَقَ الْاَمْعَآءَ فِی الثَّدْیِ وَ کَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ

پلانے کی مدت میں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس پر صحابہ اور اہل علم کا عمل ہے کہ رضاعت دو سال کے اندر اندر دودھ پینے سے ہی ثابت ہوتی ہے۔ اور جو دو برس کے بعد پیئے اس سے کچھ حرام نہیں ہوتا۔ فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام، ہشام بن عروہ کی بیوی ہیں۔

باب ۷۷۸۔ مَایُذْھِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

باب۷۷۸۔ دودھ پلانے والی کے حق کی ادائیگی۔

۱۰۲۵۔ حدثنا قتيبة نا حاتم بن اسماعيل عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ

۱۰۲۵۔ حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے ذمے سے دودھ پینے کا حق کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام یا باندی دودھ پلانے والی کو دے دو تو اس کا حق ادا ہو گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان، حاتم بن اسماعیل اور کئی راوی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن حجاج سے اور وہ اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ، ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن ابی حجاج سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہی ہے جو کئی راوی ہشام سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ہشام بن عروہ کی کنیت ابو منذر ہے اور ان کی جابر بن عبداللہ سے ملاقات ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''مایذهب عنی مذمة الرضاع'' کا معنی یہ ہے کہ کون سی ایسی چیز ہے جو دودھ پلانے کے حق کو ادا کر دیتی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنی دودھ پلانے والی کو غلام یا باندی دے دو تو اس کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ ابو طفیلؓ سے منقول ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی تو آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھا دی تو وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر جب وہ چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے کہ یہ آپ ﷺ کی رضاعی ماں ہیں۔

باب ۷۷۹۔ مَاجَآءَ فِی الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

باب۷۷۹۔ شادی شدہ باندی کو آزاد کرنا۔

۱۰۲۶۔ حدثنا علی بن حجرنا جریر بن عبدالحمید عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا

۱۰۲۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بریرہ کے شوہر غلام تھے لہٰذا آپ ﷺ نے انہیں اختیار دے دیا تو انہوں نے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اگر ان کے شوہر آزاد ہوتے تو آپ ﷺ انہیں اختیار نہ دیتے۔

ہناد، ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابراہیم سے اور وہ اسود سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا۔ اور آپ ﷺ نے انہیں اختیار دیا۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ بھی اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔ عکرمہ، ابن عباسؓ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے بریرہ کے شوہر کو دیکھا وہ غلام تھا اور اسے مغیث کہتے تھے۔ ابن عمر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر باندی کو آزاد کیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کے نکاح میں ہو تو اسے اختیار نہیں لیکن اگر غلام کے نکاح میں ہو تو اُسے اختیار ہے شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ کئی راوی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے یہ بھی نقل کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا اور آپ ﷺ نے اسے

اختیار دیا تھا۔ ابوعوانہ یہ حدیث اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے بریرہ کا قصہ نقل کرتے ہیں۔ اسود کہتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا۔ اس پر بعض علماء تابعین اور ان کے بعد کے علماء کا قول ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۰۲۷۔ حدثنا هنادنا عبدة عن سعيد عن ايوب وقتادة عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّيْ بِهٖ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَ اِنَّ دُمُوْعَهٗ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهٗ فَلَمْ تَفْعَلْ

۱۰۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بریرہ جب آزاد کی گئیں تو ان کا خاوند بنومغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا۔ اللہ کی قسم ایسے لگتا ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں میرے سامنے پھر رہا ہے اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہے اور وہ بریرہ کو اس بات پر راضی کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ اسے اختیار کرلے لیکن بریرہ نے ایسا نہیں کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن ابی عروبہ: سعید بن مہران ہیں ان کی کنیت ابوالنضر ہے۔

باب ۷۸۰۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

باب ۷۸۰۔ اولاد ہم بستر ہی کی ہے۔

۱۰۲۸۔ حدثنا احمد بن منيع نا سفيان عن الزهرى عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۱۰۲۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اولاد، ہمبستر (یعنی شوہر) یا باندی کے مالک کی ہے اور زانی کے پتھر ہیں یعنی رجم۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، عثمانؓ، عائشہؓ، ابوامامہؓ، عمرو بن خارجہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری یہ حدیث سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

باب ۷۸۱۔ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْاَةَ فَتُعْجِبُهٗ

باب ۷۸۱۔ وہ شخص جو کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آجائے۔

۱۰۲۹۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالاعلىٰ بن عبدالاعلىٰ بن عبدالاعلىٰ نا هشام بن ابى عبدالله وهوالدستوائى عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ اِمْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا

۱۰۲۹۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو اپنی بیوی زینبؓ کے پاس داخل ہوئے اور اپنی حاجت پوری کی یعنی صحبت کی اور باہر نکلے تو فرمایا: عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے۔ لہٰذا اگر تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو وہ اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو اس کے پاس ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی کے دوست اور سنبر کے صاحبزادے ہیں۔

باب ۷۸۲۔ مَاجَآءَ فِي حق الزوج على المرأة

باب ۷۸۲۔ بیوی پر خاوند کا حق۔

۱۰۳۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا النضر بن شهيل نا محمد بن عمرو عن اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

۱۰۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا

کرے۔

اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ، سراقہ بن مالک بن جعشمؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ، طلق بن علیؓ، ام سلمہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح ہے۔ یعنی محمد بن عمرو کی ابوسلمہ سے اور ان کی ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

۱۰۳۱۔ حدثنا ھناد نا ملازم بن عمرو ثنی عبداللّٰہ بن بدر عن قیس بن طلق عَنْ اَبِیْہِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ فَلْتَاْتِہٖ وَ اِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ

۱۰۳۱۔ حضرت طلق بن علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو صحبت کے لیے بلائے تو وہ ہر حال میں اس کے پاس جائے اگرچہ وہ تندور پر ہی کیوں نہ ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۳۲۔ حدثنا واصل بن عبدالاعلیٰ الکوفی نا محمد بن فضیل عن عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن ابی نصر عن مساور الحِمْیَرِیُّ عَنْ اَبِیْہِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ بَاتَتْ وَ زَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ

۱۰۳۲۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو، وہ جنتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۷۸۳۔ مَاجَآءَ فِی حَقِّ الْمَرْأَۃِ عَلٰی زَوْجِھَا

باب ۷۸۳۔ خاوند پر بیوی کا حق۔

۱۰۳۳۔ حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء نا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو نا اَبُوْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَّخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَآئِھِمْ

۱۰۳۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں کامل ترین ایمان والا وہ شخص ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے معاملے میں بہترین ہیں۔

اس باب میں عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۴۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا الحسین بن علی الجعفی عن زائدۃ عن شبیب بن غرقدۃ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ اَنَّہٗ شَھِدَ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ وَذَکَّرَ وَ وَعَظَ وَذَکَرَ

۱۰۳۴۔ حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور وعظ ونصیحت کی راوی نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے ایک قصہ بیان کیا جس میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! عورتوں کے ساتھ خیر خواہی

فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْ هُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْ هُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآءِ كُمْ وَلِنِسَآءِ كُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَآءِ كُمْ فَلَا يُوْطِئَنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

کے ساتھ پیش آؤ اس لیے کہ وہ تمہارے پاس قید ہیں اور تم ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ ان سے صحبت کرو۔ ہاں البتہ اگر وہ کھلے طور پر فواحش کا ارتکاب کریں تو انہیں اپنے بستر سے الگ کر دو۔ اور ان کی معمولی پٹائی کرو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات ماننے لگیں تو انہیں تکلیف پہنچانے کے راستے تلاش نہ کرو۔ جان لو کہ تمہارا، تمہاری بیویوں پر اور ان کا تم پر حق ہے۔ تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو گھر میں بھی نہ داخل ہونے دیں۔ اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں بہترین کھانا اور بہترین کپڑا پہننے کے لیے دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۸۴۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

باب ۷۸۴۔ عورتوں کے ساتھ بدفعلی کرنا حرام ہے۔

۱۰۳۵۔ حدثنا احمد بن منيع وهناد قالا نا ابومعاوية عن عاصم الاحول عن عيسى بن حطان عن مسلم بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَتَكُوْنُ فِي الْمَآءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ

۱۰۳۵۔ حضرت علی بن طلقؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی کسی وقت جنگل میں ہوتا ہے جہاں پانی کی قلت ہوتی ہے وہاں اس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے۔ تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کبھی ایسا ہو جائے تو وضو کرو اور عورتوں کے ساتھ بدفعلی کا ارتکاب نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے حیا نہیں کرتے۔ (۱)

اس باب میں عمرؓ، خزیمہ بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت طلق بن علیؓ کی حدیث حسن ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: میں علی بن طلق کی آنحضرت ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ بھی طلق بن علی سحیمی کی ہو گویا کہ ان کے خیال میں یہ کوئی اور صحابی ہیں۔ وکیع بھی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۶۔ حدثنا قتيبة وغير واحد قالوا نا وكيع عن عبدالملك بن مسلم وهو ابن سلام عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا

۱۰۳۶۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو وہ وضو کرے اور عورتوں کے ساتھ پیچھے سے بدفعلی نہ کرو۔

(۱) بدفعلی سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ دبر (مقعد) میں صحبت کی جائے اور صحیح جگہ یعنی قبل کو چھوڑ دیا جائے۔ (مترجم)

اَحَدُكُم فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِي اَعْجَازِ هِنَّ

یہ علی، طلق ہی کے بیٹے ہیں۔

۱۰۳۷۔ حدثنا ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن الضحاك بن عثمان عن مخرمة بن سليمان عن كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَنْظُرُاللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِامْرَاَةً فِي الدُّبُرِ

۱۰۳۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ جس نے کسی مرد یا عورت کے پیچھے سے جماع کیا ہوگا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۷۸۵۔ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الزِّيْنَةِ

باب ۷۸۵۔ عورتوں کے بناؤ سنگھار کر کے نکلنے کی ممانعت

۱۰۳۸۔ حدثنا علی بن خشرم نا عيسى بن يونس عن موسى بن عبيدة عن ايوب بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ وَّكَانَتْ خَادِمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِي غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمَ الْقِيَامةِ لَا نُوْرَ لَهَا

۱۰۳۸۔ آنحضرت ﷺ کی خادمہ میمونہ بنت سعدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے شوہر کے علاوہ دوسروں کے لیے بناؤ سنگھار کرنے کے بعد ناز نخرے سے چلنے والی عورت اس طرح ہے جیسے قیامت کے دن کا اندھیرا جس میں روشنی کا شائبہ تک نہیں۔

اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی ہی روایت سے جانتے ہیں اور وہ حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں لیکن صدوق ہیں۔ شعبہ اور ثوری ان سے روایت کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

باب ۷۸۶۔ مَاجَآءَ فِي الْغَيْرَةِ

باب ۷۸۶۔ غیرت کے متعلق

۱۰۳۹۔ حدثنا حميد بن مسعدة ثنا سفيان بن حبيب عن الحجاج الصواف عن يحيى بن ابى كثير عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يُغَارُ وَ غَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ

۱۰۳۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ بہت غیرت والے ہیں۔ اسی طرح مؤمن بھی غیرت مند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس وقت غیرت آتی ہے جب مؤمن کسی حرام کام کا ارتکاب کرتا ہے۔

اس باب میں عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے یحییٰ بن کثیر بھی یہ حدیث ابوسلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابوبکرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حجاج صواف: حجاج بن ابوعثمان ہیں ان کا نام میسرہ ہے حجاج کی کنیت ابوصلت ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان کے نزدیک ثقہ ہیں۔ ابوعیسیٰ، ابوبکر بن عطار سے اور وہ علی بن عبداللہ مدنی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ بہت عقلمند اور ہوشیار ہیں۔

باب ۷۸۷۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا

باب ۷۸۷۔ عورت کا اکیلے سفر کرنا صحیح نہیں۔

۱۰۴۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویة عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَیَکُوْنَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْ هَا وَ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا

۱۰۴۰۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی ایسی عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اپنے والد، بھائی، شوہر، بیٹے یا کسی محرم کو ساتھ لیے بغیر کرے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کوئی عورت ایک دن و رات کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔ علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی عورت حج کی استطاعت رکھتی ہو لیکن اس کا کوئی محرم نہ ہو تو اس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس پر حج واجب نہیں کیونکہ محرم کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''من استطاع الیه سبیلا'' یعنی حج اسی پر واجب ہے جس میں جانے کی استطاعت ہو۔ اور یہ عورت استطاعت نہیں رکھتی کیونکہ اس کا کوئی محرم نہیں۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے لیکن بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر راستے میں امن ہو تو وہ حج کے قافلے کے ساتھ جائے۔ مالک اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۰۴۱۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا بشر بن عمر نا مالك بن انس عن سعید بن ابی سعید عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ

۱۰۴۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت ایک رات و دن کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔

باب ۷۸۸۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الدُّخُوْلِ عَلَی الْمُغِیْبَاتِ

باب ۷۸۸۔ غیر محرم عورتوں سے خلوت کی ممانعت۔

۱۰۴۲۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ

۱۰۴۲۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے پاس داخل ہونے سے پرہیز کرو۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! حمو کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: حمو تو موت ہے۔(۱)

(۱) حمو: شوہر کے والد اور اس کے بیٹوں کے علاوہ دوسرے عزیز و اقارب کو کہا جاتا ہے آپ ﷺ نے اسے موت سے تشبیہ دی۔ ہے کہ ان سے موت ہی کی طرح پرہیز کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں عمرؓ، جابرؓ اور عمرو بن عاصؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے ممانعت کا مطلب اسی طرح ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "کوئی شخص جب کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں رہتا ہے تو ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے" حمو، شوہر کے بھائیوں کو کہتے ہیں گویا کہ آپ ﷺ نے دیور کی عورت کے ساتھ تنہا رہنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

باب ۷۸۹۔

۱۰۴۳۔ حدثنا نصر بن علی نا عیسی بن یونس عن مجالد عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّیْ عَلَیْهِ فَاَسْلَمَ

باب ۷۸۹۔ بلاعنوان

۱۰۴۳۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن عورتوں کے شوہر گھروں میں موجود نہ ہوں ان کے ہاں مت داخل ہو۔ کیونکہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا رہتا ہے۔ ہم نے عرض کیا آپ ﷺ کے بدن میں بھی؟ فرمایا: ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد کی اور میں اس سے محفوظ ہوں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض علماء مجالد بن سعید کے حافظے میں کلام کرتے ہیں۔ علی بن خشرم، سفیان بن عیینہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اس قول "کہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اور وہ اسلام لے آیا" کا مقصد یہ ہے کہ میں اس کے شر سے محفوظ رہتا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا۔ نیز "مغیبہ" اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند غیر موجود ہو یعنی کسی سفر پر گیا ہوا ہو۔ "مغیبات" اس کی جمع ہے۔

باب ۷۹۰۔

۱۰۴۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن مورق عن اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ

باب ۷۹۰۔ بلاعنوان

۱۰۴۴۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کے لیے پردہ ضروری ہے کیونکہ جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لیے موقع تلاش کرتا رہتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۷۹۱۔

۱۰۴۵۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن بحیر ابن سعد عن خالد بن معدان عن کثیر بن مُرَّةَ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِیْلٌ یُوْشِكُ اَنْ یُّفَارِقَكِ اِلَیْنَا

باب ۷۹۱۔ بلاعنوان

۱۰۴۵۔ حضرت معاذ بن جبلؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بیوی دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی جنت والی بیوی (حور) کہتی ہے: تجھ پر اللہ کی مار! اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچا کیونکہ وہ دنیا میں تیرا مہمان ہے اور جلد ہی تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اسماعیل بن عیاش کی اہل شام سے منقول احادیث بہتر ہیں جب کہ وہ اہل حجاز اور اہلِ عراق سے منکر احادیث بھی نقل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۷۹۲۔ مَاجَآءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

۱۰۴۶۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا حماد ابن زيد عن ايوب عن محمد بن سِيْرِيْن عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَالَ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ الطَّلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلاق اور لعان کے متعلق

آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۷۹۲۔ طلاق سنی کے متعلق

۱۰۴۶۔ یونس بن جبیر کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دیتا ہے فرمایا: عبداللہ بن عمرؓ کو جانتے ہو؟ انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کے دوران ہی طلاق دی تھی جس پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کریں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: کیا وہ طلاق بھی گنی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو! اگر وہ عاجز اور پاگل ہو جائیں تو کیا ان کی طلاق نہیں گنی جائے گی۔ (یعنی ایسا سوال۔ کیوں کرتے ہو وہ یقیناً گنی جائے گی۔

توضیح: طلاق کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) طلاق رجعی: اس میں نکاح نہیں ٹوٹتا بلکہ عدت کے دوران بغیر نکاح کیے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

(۲) طلاق بائن: اس میں نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جس میں دوبارہ نکاح پڑھنے کے بعد (ازدواجی تعلقات قائم کیے جا سکتے ہیں اور دوسری وہ جس میں حلالہ کیے بغیر اس عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ عموماً فقہاء بائن کی پہلی قسم کو طلاق بائن اور دوسری کو طلاق مغلظہ کہتے ہیں۔

پھر طلاق کے الفاظ دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) صریح یعنی ایسے الفاظ جن سے اس زبان میں طلاق کے علاوہ کوئی اور معنی مراد نہ لیے جا سکیں جیسے کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ میں نے تجھے طلاق دی یا تو مطلقہ ہے یا تجھ کو طلاق ہے یا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا یہ تمام الفاظ صریح ہیں اور ان کے ادا ہوتے ہی طلاق واقع ہو جاتی ہے خواہ نیت ہو یا نہ ہو۔ مذاق میں کہے ہوں یا سنجیدگی میں۔

(۲) کنایہ: ایسے الفاظ جن کے اور معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہوں اور طلاق کے بھی صریح الفاظ سے طلاق دینے کی تین قسمیں ہیں اور ہر ایک کا حکم علیحدہ علیحدہ ہے۔

(۱) طلاق رجعی: اگر کسی عورت کو صریح الفاظ میں ایک یا دو طلاقیں دی گئی ہوں اور پھر عدت کے اندر اس کا شوہر اس سے دوبارہ ازدواجی تعلقات کی خواہش رکھتا ہو تو وہ رجوع کر سکتا ہے۔ چاہے بیوی راضی ہو یا نہ ہو۔

(۲) طلاق بائن: اگر ایک یا دو طلاقیں دیں اور پھر عدت کے دوران رجوع نہیں کیا تو اگر ایک طلاق دی تھی تو ایک طلاق بائن اور اگر دو دی تھیں تو دو طلاق بائن ہو گئیں اب وہ شخص اسے بغیر نکاح کیے اپنی بیوی نہیں بنا سکتا جس کے لیے ظاہر ہے کہ عورت کی رضامندی بھی ضروری ہے۔

(۳) طلاق مغلظہ: اگر کسی شخص نے ایک یا دو کے بجائے تین طلاقیں دے دی ہیں تو اب نہ وہ اس سے رجوع کر سکتا ہے اور نہ ہی اس سے نکاح کر سکتا ہے بلکہ اسے دوبارہ بیوی بنانے کے لیے حلالہ ضروری ہے۔

کنایہ کے الفاظ (مثلاً یہ کہے کہ اب تجھ سے کوئی واسطہ نہیں یا اب تیرا میرا نباہ نہیں ہوگا یا میرے گھر سے نکل جاؤ وغیرہ وغیرہ سے طلاق دینے کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک کی نیت تھی تو ایک اور دو طلاق کنایہ دیں اور نیت بھی دو ہی کی تھی تو بھی یہ ایک طلاق بائن ہی ہوگی یعنی اس صورت میں دوبارہ نکاح ممکن ہے لیکن اگر اس نے تین طلاق بائن کی نیت کی تھی تو یہ بھی مغلظہ ہوگئی۔ جس کا حکم اوپر مذکور ہے۔

طلاق مغلظہ دو طرح کے الفاظ سے واقع ہوتی ہے ایک تو یہ کہ کسی شخص نے بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں تین طلاقیں دیں یا تین بار لفظ طلاق دہرایا۔ دوسرے یہ کہ ایک آج دوسری کل اور تیسری تیسرے روز یا دو چار روز بعد یا کچھ مدت کے بعد دی۔ ہر صورت میں تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔ البتہ اگر کنایہ کے الفاظ سے دی ہوں تو اس کی نیت دریافت کی جائے گی لیکن اگر وہ تین مرتبہ کنایہ کے الفاظ سے طلاق دینے کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ اس کی نیت ایک ہی کی تھی تو اس کا قول معتبر نہیں ہوگا بلکہ تین ہی مانی جائیں گی۔

تنبیہ: اب ذیل میں طلاق دینے کا صحیح طریقہ ذکر کیا جاتا ہے۔ اس حیثیت سے طلاق کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) احسن (۲) حسن (۳) بدعی

(۱) طلاق احسن: اگر کوئی شخص طلاق دینے کا ہی فیصلہ کر لے تو اسے چاہئے کہ ایک ہی مرتبہ تین طلاقیں نہ دے۔ بلکہ صرف ایک طلاق رجعی دے اور طہر یعنی حیض سے پاک ہونے کے ایام میں دے۔ بشرطیکہ ان ایام میں جماع نہ کیا ہو۔ اور پھر عدت گزرنے تک اسے دوسری طلاق نہ دے۔ چنانچہ عدت پوری ہوتے ہی وہ عورت اس پر حرام ہوجائے گی لیکن اب بھی اس سے دوبارہ نکاح کی گنجائش باقی رہے گی یہ طریقہ احسن یعنی سب سے بہتر اس لیے کہا جاتا ہے کہ طلاق دینے والے کو عدت تک کی مدت اپنے فیصلے پر نظر ثانی اور غور و فکر کرنے کے لیے مل جاتی ہے اگر چاہے تو عدت ہی میں رجوع کر لے ورنہ بعد میں باہمی رضامندی سے نکاح بھی ہوسکتا ہے۔

(۲) طلاق حسن: اس کی یہ صورت ہے کہ بالغ عورت جس سے جماع بھی کر چکا ہو (مدخول بہا) اسے طہر یعنی پاکی کے زمانے میں ایک طلاق دے اس قسم میں بھی طہر میں جماع نہ کرنے کی شرط موجود رہے گی۔ پھر دوسرے حیض والے طہر کا انتظار کرے اور اس میں دوسری طلاق دے اور اگر اب بھی وہ اپنے فیصلے پر قائم ہے نادم نہیں تو پھر تیسری طلاق بھی دے دے۔ اس کے بعد عورت اس پر حرام ہوجائے گی۔ طہر میں جماع نہ کرنے کی شرط اسی صورت میں ہے کہ وہ طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو لہٰذا اگر رجعت مقصود ہو تو یقیناً کر سکتا ہے۔ اس قسم میں بھی مرد کو سوچنے اور نظر ثانی کرنے کے لیے دو ماہ کا موقع مل جاتا ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی موقع ملتا ہے کہ اپنے شوہر کو رجوع کے لیے رضامند کر لے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ نابالغ لڑکی یا اتنی بوڑھی عورت جسے حیض نہ آتا ہو، ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں ہر ماہ ایک طلاق دی جائے یہ صورت احسن سے کم درجے کی ہے لیکن بہتر ہے۔

(۳) طلاق بدعی: اگر ایک ہی وقت میں دو یا تین طلاقیں دی جائیں یا حیض کی حالت میں طلاق دی جائے یا اس طہر میں دی جائے جس میں جماع کر چکا ہو تو ان سب صورتوں میں طلاق کے واقع ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں لیکن طلاق دینے والا گنہگار ہوگا۔

نوٹ: طلاق احسن کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ طلاق دینا پسندیدہ کام ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ طلاق دینے کا یہ طریقہ صحیح ہے۔

یہاں ایک اور مسئلہ بھی نہایت اہم ہے کہ نو برس سے کم عمر لڑکی یا ایسی بالغ لڑکی جس سے اس کے شوہر نے ابھی جماع نہ کیا ہو (اسے شریعت میں غیر مدخول بہا کہتے ہیں) اور مدخولہ عورت کے احکام میں فرق ہے۔

(۱) غیر مدخولہ کے لیے صریح اور کنایہ۔
دونوں قسم کے الفاظ سے طلاق دینے پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی رجعی نہیں ہوگی ایک دے تو ایک وغیرہ وغیرہ۔
(۲) غیر مدخولہ کے عدت گزارنا واجب نہیں وہ اسی وقت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔
(۳) اگر اس کو ایک طلاق دے دی تو دوسری اور تیسری دینے کا حق باقی نہیں رہا۔
(۴) غیر مدخولہ پر تین طلاقیں اسی صورت میں واقع ہوتی ہیں کہ اس کا شوہر ایک ہی مرتبہ تین طلاقیں دے مثلاً کہے میں نے تجھے تین طلاقیں دیں چنانچہ اگر تین کے عدد کے ساتھ طلاق نہیں دی تو تین واقع نہیں ہوں گی مثلاً کہے میں نے تجھے طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی۔ چنانچہ اس کے منہ سے پہلا لفظ نکلتے ہی طلاق بائن واقع ہوگئی اور باقی دو طلاقیں لغو ہوگئیں جب کہ مدخولہ عورت یعنی جس سے جماع کر چکا ہو، اسے ایک کے بعد دوسری اور تیسری طلاق بھی دے سکتا ہے اور یہ واقع بھی ہو جاتی ہیں۔ خواہ وہ عدد کا ذکر کر کے دے یا تین مرتبہ الفاظ دہرائے۔ جتنی دے گا اتنی واقع ہو جائیں گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

۱۰۴۷۔ حدثنا هنادنا و كيع عن سفيان عن محمد بن عبدالرحمٰن مَوْلىٰ الِ طَلْحَة عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِي الْحَيْضِ فَسَالَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا

۱۰۴۷۔ حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی۔ جس پر حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رجوع کرنے کا حکم دو۔ پھر حاملہ ہونے یا حیض سے پاک ہونے کی صورت میں طلاق دیں۔

حضرت یونس بن جبیر کی ابن عمر سے اور سالم کی اپنے والد سے منقول حدیث دونوں حسن صحیح ہیں۔ یہ دوسری حدیث حضرت ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اس پر علماء صحابہ اور دیگر علماء کا عمل ہے کہ طلاق سنت کی یہی صورت ہے کہ ایسے طہر (یعنی پاکی کے ایام) میں دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک طہر میں ایک دینا بھی سنت ہے۔ امام شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ طلاق سنت اسی صورت میں ہوگی کہ ایک ہی طلاق دے۔ ثوری اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق یہ بھی کہتے ہیں کہ حاملہ کو کسی بھی وقت طلاق دی جاسکتی ہے جب کہ بعض علماء کے نزدیک اسے ہر ماہ ایک طلاق دی جائے گی۔

باب ۷۹۳۔ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَاتَهُ الْبَتَّةَ

باب ۷۹۳۔ جو شخص اپنی بیوی کو ''البتہ'' کے لفظ سے طلاق دے۔

۱۰۴۸۔ حدثنا هنددنا قبيصة عن جرير بن حازم عن الزبير بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيَ الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَمَا اَرَدْتَّ

۱۰۴۸۔ حضرت عبداللہ بن یزید بن رکانہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دے دی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس سے تمہاری مراد کتنی طلاقیں تھیں؟ میں نے کہا: ایک فرمایا: اللہ کی قسم؟ میں نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: لہٰذا ایک ہی واقع ہوئی۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔علماء صحابہ کا لفظ ''البتۃ'' کے استعمال میں اختلاف ہے کہ اس سے کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں جب کہ حضرت علیؓ کا کہنا ہے کہ اس سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں لیکن بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ طلاق دینے والے کی نیت پر موقوف ہے اگر ایک کی نیت ہو تو ایک اور اگر تین کی نیت ہو تو تین واقع ہوتی ہیں۔لیکن اگر دو کی نیت کرے تو ایک ہی واقع ہوگی۔ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔امام مالک کہتے ہیں کہ اگر ان الفاظ سے طلاق دے اور اس سے صحبت کر چکا ہو تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر ایک کی نیت ہو تو ایک واقع ہوگی اور رجوع کا اختیار باقی رہے گا اور اگر دو کی نیت ہو تو دو اور تین کی نیت کرنے پر تین طلاقیں واقع ہوں گی۔

باب ٧٩٤ـمَاجَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ

١٠٤٩ـحدثنا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِبْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ اَحَدًا قَالَ فِيْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ اِنَّهَا ثَلَاثٌ اِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا اِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ غَفْرًا اِلَّا مَا حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى بَنِيْ سَمُرَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ اَيُّوْبُ فَلَقِيْتُ كَثِيْرًا مَّوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ نَسِيَ

باب ۷۹۴۔عورت سے کہنا کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔

۱۰۴۹۔علی بن نصر بن علی، سلیمان بن حرب سے اور وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایوب سے پوچھا: کیا آپ حسن کے علاوہ کسی اور شخص کو جانتے ہیں جس نے کہا کہ ''بیوی سے یہ کہنے سے کہ ''تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے'' تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔کہنے لگے: نہیں صرف حسن ہی اس طرح کہتے ہیں پھر فرمایا: اے اللہ مغفرت فرما مجھے یہ حدیث قتادہ سے پہنچی انہوں نے قبیلہ بنو سمرہ کے غلام کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین طلاقیں ہوگئیں۔ایوب کہتے ہیں پھر میں نے کثیر سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا۔پھر میں دوبارہ قتادہ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو کہنے لگے کہ وہ بھول گئے ہیں۔

یہ حدیث ہم صرف سلیمان بن حرب کی حماد بن زید سے روایت سے جانتے ہیں۔میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ہم سے بھی سلیمان بن حرب، حماد بن زید سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔اور یہ حضرت ابو ہریرہؓ پر موقوف ہے یعنی انہی کا قول ہے۔علی بن نصر حافظ اور صاحب حدیث ہیں۔علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو اختیار دیتے ہوئے یہ کہے کہ ''تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے'' تو کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں۔بعض علماء صحابہ جن میں عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ اس سے ایک ہی واقع ہوگی۔اور یہ تابعین اور ان کے بعد کے علماء میں سے کئی حضرات کا قول ہے۔عثمان بن عفانؓ اور زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ یہ عورت پر موقوف ہے یعنی وہ جتنی بھی کہے گی اسی کے قول کا اعتبار ہوگا۔ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے دے اور وہ خود کو تین طلاقیں دے دے اس صورت میں اگر خاوند کا دعوی ہو کہ اس نے صرف ایک ہی طلاق کا اختیار دیا تھا تو اس سے حلف لیا جائے گا اور اسی کے قول کا اعتبار ہوگا۔سفیان ثوری اور اہل کوفہ حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کے مسلک پر عمل کرتے ہیں۔لیکن مالکؒ کہتے ہیں کہ اس میں عورت کا قول معتبر ہوگا۔امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ اسحاق حضرت ابن عمرؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

باب ۷۹۵۔مَاجَآءَ فِی الْخِیَارِ

۱۰۵۰۔حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن اسماعیل بن ابی خالد عن الشعبی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَیَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ اَفَکَانَ طَلَاقًا

باب ۷۹۵۔بیوی کو طلاق کا اختیار دینا۔

۱۰۵۰۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے طلاق یا آپ ﷺ کے ساتھ رہنے کا اختیار دیا تھا۔ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ رہنے کو اختیار کیا۔تو کیا یہ طلاق ہوئی؟

بندار،عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابوضحیٰ سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیوی کو اختیار دینے کے مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے۔چنانچہ حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے اور وہ خود کو طلاق دیدے تو یہ ایک بائن ہوگی۔ان سے یہ بھی منقول ہے کہ وہ ایک طلاق رجعی بھی دے سکتی ہے لیکن اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ بھی نہیں۔حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اگر وہ خود کو اختیار کرے گی تو ایک طلاق بائن اور اگر وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا اختیار کرے گی تو بھی ایک طلاق رجعی ہوگی۔حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک اور اگر خود کو اختیار کرے گی تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔اکثر فقہاء و علماء صحابہ اور ان کے بعد کے علماء کی اکثریت حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتی ہے۔سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔لیکن امام احمد حضرت علیؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

باب ۷۹۶۔مَاجَآءَ فِی الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُکْنٰی لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

۱۰۵۱۔حدثنا هنادنا جریر عَنْ مُغِیْرَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَیْسٍ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ ثَلَاثًا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاسُکْنٰی لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِیْرَةُ فَذَکَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِیْ اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِیَتْ فَکَانَ عُمَرُ یَجْعَلُ لَهَا السُّکْنٰی وَالنَّفَقَةَ

باب ۷۹۶۔جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں،اس کا روٹی،کپڑا اور رہائش کا بندوبست شوہر کے ذمے نہیں۔

۱۰۵۱۔حضرت شعبی کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیسؓ نے فرمایا:میرے شوہر نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مجھے تین طلاقیں دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:تیرے شوہر پر تیرے روٹی کپڑے اور رہائش کا بندوبست واجب نہیں۔مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے جب ابراہیم سے اس حدیث کا تذکرہ کیا تو کہنے لگے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے جس کے متعلق ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اسے یاد بھی ہے یا بھول گئی ہے۔چنانچہ حضرت عمرؓ مطلقہ کے عدت تک کے اخراجات (یعنی روٹی کپڑا اور مکان) شوہر کے ذمے لگایا کرتے تھے۔

۱۰۵۲۔حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انبانا حصین و اسماعیل و مجالد قال هشیم ونا داؤد ایضا عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَیْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۵۲۔شعبی کہتے ہیں کہ میں فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ نے آپ کے معاملے میں کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا:ان کے شوہر نے انہیں''طلاق البتہ''(تین طلاقیں) دی تو میں نے ان سے نان نفقے اور رہائش کے لیے جھگڑا کیا۔لیکن آپ

فِيهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

ﷺ نے انہیں یہ چیزیں نہیں دلوائیں۔ داؤد کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ ''پھر مجھے حکم دیا کہ ام مکتوم کے گھر عدت کے دن گزاروں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے حسن بصری، عطاء بن ابی رباح، شعبی، احمد اور اسحاق وغیرہ کا یہی قول ہے کہ جب خاوند کے پاس رجوع کا اختیار باقی نہ رہے تو رہائش اور نان نفقہ بھی اس کے ذمے نہیں رہتا۔ لیکن بعض علماء صحابہ جن میں عمر بن خطابؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ تین طلاق کے بعد بھی عدت پوری ہونے تک یہ چیزیں مہیا کرنا شوہر ہی کے ذمے ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ شوہر کے ذمے صرف رہائش کا بندوبست رہ جاتا ہے نان نفقہ نہیں۔ مالک، لیث اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ شافعی اپنے قول کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''**لا تخرجوھن من بیوتھن و لا یخرجن الاان یا تین بفاحشۃ مبینۃ**'' اپنی عورتوں کو گھروں سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ نکلیں۔ ہاں اگر وہ کھلے طور پر فواحش کا ارتکاب کریں۔

امام شافعی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو اس لیے عدت پوری کرنے کے لیے گھر نہیں دلوایا کہ وہ سخت کلامی کرتی تھیں۔ پھر اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ شوہر کے ذمے اس کا نان نفقہ نہیں۔

باب ۷۹۷۔ مَاجَاءَ لَاطَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب ۷۹۷۔ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

۱۰۵۳۔ حدثنا احمد بن منیع نا ھشیم نا عَامِرِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهٗ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهٗ فِيْ مَالَايَمْلِكُ

۱۰۵۳۔ عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم جس چیز پر ملکیت نہیں رکھتا اس میں اس کی نذر صحیح نہیں۔ اسی طرح ایسے غلام یا باندی کو آزاد کرنا بھی صحیح نہیں جس کا وہ مالک نہیں اسے طلاق بھی نہیں دے سکتا۔

اس باب میں علیؓ، معاذؓ، جابرؓ ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں اصح حدیث ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا یہی قول ہے۔ علی بن ابی طالبؓ، ابن عباسؓ، جابر بن عبداللہؓ، سعید بن میسب، حسن، سعید بن جبیر، علی بن حسین، شریح اور جابر بن زید سے بھی یہی منقول ہے کئی فقہائے تابعین اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ اگر عورت یا قبیلے کا تعین کر کے کہے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے یعنی جیسے ہی وہ نکاح کرے گا طلاق واقع ہو جائے گی۔ سفیان ثوری اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے یہ دونوں مزید کہتے ہیں کہ اگر کسی عورت کا نام لے کر یا کسی وقت یا قبیلے کی تعیین کر کے طلاق دے تو اگر وہ اس عورت سے نکاح کرے گا تو اسے طلاق ہو جائے گی لیکن ابن مبارک اس مسئلے میں شدت اختیار کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ایسا کرنے سے وہ عورت حرام بھی نہیں ہوتی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص نکاح نہ کرنے پر طلاق کی قسم کھالے۔ یعنی کہے کہ اگر میں نے نکاح کیا تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر تھوڑے عرصے بعد اسے نکاح کی خواہش ہوئی تو کیا اس کے لیے ان فقہاء کے قول پر عمل جائز ہے جو اس کی اجازت دیتے ہیں؟ ابن مبارک نے فرمایا: اگر وہ اس مسئلے میں مبتلا ہونے سے پہلے ان کے قول کو صحیح سمجھتا تھا تو اب بھی اس پر عمل کر سکتا ہے لیکن اگر پہلے اجازت نہ دینے والے فقہاء کے قول کو ترجیح دیتا تھا تو اب بھی اجازت دینے والے فقہاء کے قول پر عمل کرنا جائز نہیں۔

احمد کہتے ہیں کہ اگر اس نے نکاح کرلیا تو میں اسے بیوی کو چھوڑنے کا حکم نہیں دیتا۔ اسحاق کہتے ہیں میں کسی متعین قبیلے، شہر یا عورت کے متعلق حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کی وجہ سے اجازت دیتا ہوں چنانچہ اگر وہ نکاح کرلے تو میں نہیں کہتا کہ وہ اس پر حرام ہے۔ اسحاق غیر منصوبہ (غیر متعین) عورت کے معاملے میں وسعت دیتے ہیں۔

باب ۷۹۸۔ مَاجَآءَ اَنَّ طَلَاقَ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

۱۰۵۴۔ حدثنا محمد بن یحیی النیسا بوری نا ابوعاصم عن ابن جریج قال ناظاهر بن اسلم قال حَدَّثَنِي الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى وَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَنَا مَظَاهِرٌ بِهٰذَا

باب ۷۹۸۔ باندی کے لیے دو ہی طلاقیں ہیں

۱۰۵۴۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باندی کی طلاق دو طلاقیں اور اس کی عدت دو حیض ہے یہ حدیث محمد بن یحییٰ، ابو عاصم سے اور وہ مظاہر سے نقل کرتے ہیں۔

اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔ علماء صحابہ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہیں سفیان ثوریؒ شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۷۹۹۔ مَاجَآءَ فِي مَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

۱۰۵۵۔ حدثنا قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَالَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ

باب ۷۹۹۔ جو شخص اپنے دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے۔

۱۰۵۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کی دلوں میں آنے والے خیالات پر پکڑ نہیں کرتے جب تک وہ زبان سے الفاظ ادا نہ کریں، یا اس پر عمل نہ کریں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دل میں طلاق دے تو وہ واقع نہیں ہوتی۔

باب ۸۰۰۔ مَاجَآءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

۱۰۵۶۔ حدثنا قتیبة نا حاتم بن اسمٰعیل عن عبدالرحمٰن بن ادرک مدینی عن عطاء عن ابْنِ مَاهَكَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ

باب ۸۰۰۔ ہنسی مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

۱۰۵۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جو نیت کے ساتھ تو واقع ہوتی ہی ہیں، مذاق میں بھی واقع ہو جاتی ہیں۔ طلاق، نکاح اور طلاق کے بعد رجوع کرنا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسی پر علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے۔ عبدالرحمٰن: عبدالرحمٰن بن حبیب بن ادرک بن ماہک ہیں میرے نزدیک یوسف بن ماہک بھی یہی ہیں۔

باب ۸۰۱۔ مَاجَآءَ فِي الْخُلْعِ

باب ۸۰۱۔ خلع کے متعلق۔

۱۰۵۷۔حدثنا محمود بن غیلان نا الفضل بن موسی عن سفیان نا محمد بن عبدالرحمٰن وھو مولیٰ ال طلحة عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یسار عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِبْنِ عَفْرَاءَ اَنَّهَا اَخْتَعَلَتْ عَلیٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَیْضَةٍ

۱۰۵۷۔حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ فرماتی کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اپنے شوہر سے خلع لیا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا، یا انہیں حکم کیا گیا کہ وہ ایک حیض تک عدت میں رہیں۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: صحیح یہی ہے کہ انہیں ایک حیض تک عدت میں رہنے کا حکم دیا گیا

توضیح: اگر میاں بیوی میں اختلافات پیدا ہو جائیں چنانچہ ان کا ساتھ رہنا بہت مشکل ہو لیکن شوہر طلاق دینے پر بھی راضی نہ ہو تو ایسی صورت میں عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ کچھ مال یا اپنا مہر دے کر اس سے نجات حاصل کر لے۔ اسے خلع کہتے ہیں۔ اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ "ملکیت نکاح کو مال کے عوض میں لفظ خلع سے زائل کرنا"۔ واللہ اعلم (مترجم)

۱۰۵۸۔حدثنا محمد بن عبدالرحیم البغدادی ثنا علی بن بحر ثنا ھشام بن یوسف عن معمر وبن مسلم عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلیٰ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَیْضَةٍ

۱۰۵۸۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ثابت بن قیس کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو آپ ﷺ نے انہیں ایک حیض کی مدت تک عدت میں بیٹھنے کا حکم دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے خلع لینے والی عورت کی عدت میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کی عدت بھی مطلقہ ہی کی طرح ہے۔ ثوری، اہل کوفہ، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک خلع لینے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ اسحاق کہتے ہیں کہ اگر کوئی اس مسلک پر عمل کرے تو یہ قوی ہے۔

باب ۸۰۲۔مَاجَآءَ فِی الْمُخْتَلِعَاتِ

باب ۸۰۲۔خلع لینے والی عورتوں کے متعلق

۱۰۵۹۔حدثنا ابو کریب ثنا مزاحم بن ذوّاد بن علبة عن ابیه عن لیث عن ابی الخطاب عن ابی زرعة عن اَبِی اِدْرِیْس عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ

۱۰۵۹۔حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلع لینے والی عورتیں منافق ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں۔ آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ جو عورت بغیر عذر کے اپنے شوہر سے خلع لے گی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گی۔ یہ حدیث محمد بن بشار، عبدالوہاب ثقفی سے، وہ ایوب سے وہ ابوقلابہ سے وہ کسی شخص سے وہ ثوبان سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو عورت اپنے خاوند سے بغیر عذر کے طلاق لیتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گی"۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث ایوب، ابوقلابہ سے وہ ابو اسماء سے اور وہ ثوبان سے بھی نقل کرتے ہیں بعض راوی اس حدیث کو اسی حدیث سے مرفوع نہیں کرتے۔

باب ۸۰۳۔مَاجَآءَ فِیْ مُدَارَاةِ النِّسَآءِ

باب ۸۰۳۔عورتوں کے ساتھ سلوک کرنا۔

۱۰۶۰۔حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد ثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد ثنی ابن اخی ابن شهاب عن عمه عن سعید بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ کَالضِّلَعِ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا کَسَرْتَهَا وَ اِنْ تَرَکْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰی عِوَجٍ

۱۰۶۰۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسے اسی حالت میں چھوڑ دو گے تو اس کے ٹیڑھے پن ہی کی صورت میں اس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔

اس باب میں ابوذرؓ، سمرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۸۰۴۔مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَسْئَلُهٗ اَبُوْهُ اَنْ یُطَلِّقَ امْرَاَتَهٗ

باب ۸۰۴۔جس شخص کے والد اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیں۔

۱۰۶۱۔حدثنا احمد بن محمد ثنا ابن المبارك ثنا ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبدالرحمٰن عن حمزة بن عبداللّٰه بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتْ تَحْتِیْ امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَکَانَ اَبِیْ یَکْرَهُهَا فَاَمَرَنِیْ اَنْ اُطَلِّقَهَا فَاَبَیْتُ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَاَتَكَ

۱۰۶۱۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میری ایک بیوی تھی جس سے مجھے محبت تھی لیکن میرے والد اسے پسند نہیں کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے طلاق دے دوں۔ لیکن میں نے انکار کر دیا اور آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۸۰۵۔مَاجَآءَ لَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا

باب ۸۰۵۔عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔

۱۰۶۲۔حدثنا قتیبة ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَکْفِیَ مَافِیْ اِنَائِهَا

۱۰۶۲۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ وہ اس حدیث کو جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ اس کے برتن میں سے انڈیل لے۔ (یعنی اس کے حصے پر قبضہ جمانے کے لیے طلاق کا مطالبہ نہ کرے)۔

اس باب میں ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۰۶۔مَاجَآءَ فِیْ طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ

باب ۸۰۶۔پاگل کی طلاق سے متعلق

۱۰۶۳۔حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ ثنا مروان بن معاویة الفزاری عن عطاء بن عجلان عن عکرمة بن خالد الْمَخْزُوْمِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۱۰۶۳۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معتوہ (یعنی جس کی عقل زائل ہوگئی ہو) کی طلاق کے علاوہ تمام طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلٰى عَقْلِهٖ

اس حدیث کو ہم صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور حدیثیں بھول جاتے ہیں علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ دیوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہاں اگر اسے کبھی کبھی ہوش آتا ہو اور وہ اسی حالت میں طلاق دے تو ہو جائے گی۔

باب ۸۰۷۔

١٠٦٤۔حدثنا قتيبة ثنا يعلى بن شبيب عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَ الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ مَاشَآءَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَاَتُهٗ اِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَ اِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَاَتِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْنَ مِنِّيْ وَ لَا اُوْوِيْكِ اَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْاَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبِلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ

باب ۸۰۷۔بلاعنوان

۱۰۶۴۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو جتنی چاہتا طلاقیں دے دیتا اور پھر عدت کے دوران رجوع کر لیتا تو وہ اس کی بیوی رہتی۔ اگرچہ اس نے سو یا اس سے زیادہ طلاقیں ہی کیوں نہ دی ہوتیں۔ یہاں تک ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تمہیں کبھی طلاق نہیں دوں گا تاکہ تو مجھ سے جدا نہ ہو جائے لیکن اس کے باوجود تجھ سے کبھی نہیں ملوں گا۔اس نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا وہ اس طرح کہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا اور پھر جب تمہاری عدت پوری ہونے والی ہوگی تو رجوع کر لوں گا۔(اسی طرح پھر طلاق دوں گا اور رجعت ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لوں گا اور اسی طرح ہمیشہ کرتا رہوں گا) وہ عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور انہیں بتایا تو وہ خاموش رہیں۔ یہاں تک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہیں یہ قصہ سنایا گیا لیکن آپ ﷺ بھی خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی "الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان" (یعنی طلاق دو ہی مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو قاعدے کے مطابق رکھ لو یا احسن طریقے سے چھوڑ دو) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے طلاق کا حساب رکھنا شروع کر دیا جو دے چکے تھے انہوں نے بھی اور جنہوں نے نہیں دی تھی۔انہوں نے بھی۔

ابو کریب محمد بن علاء، عبداللہ بن ادریس سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے یہ حدیث یعلی بن شبیب کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۸۰۸۔مَاجَآءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

باب ۸۰۸۔ایسی حاملہ جو خاوند کی وفات کے بعد جنے۔

١٠٦٥۔حدثنا احمد بن منيع ثنا حسين بن محمد ثنا شيبان عن منصور عن ابراهيم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ

۱۰۶۵۔ابوسنابل بن بعکک کہتے ہیں کہ سبیعہ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے تئیس یا پچیس دن بعد ولادت ہوئی۔ پھر جب وہ نفاس سے

اَبِی السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا اَوْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَاُنْكِرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا

پاک ہوئیں تو نکاح کے لیے زینت اختیار کی لیکن لوگوں نے اس پر اعتراض کیا جب یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا تو فرمایا: اس کی عدت پوری ہو چکی ہے اگر وہ نکاح کرلے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد بن منیع، حسن بن موسیٰ سے وہ شیبان سے اور وہ منصور سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ابوسنابل کی حدیث اس سند سے غریب اور مشہور ہے۔ہمیں اسود کی ابوسنابل سے اس حدیث کے علاوہ کسی روایت کا علم نہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ مجھے علم نہیں کہ ابوسنابلؓ، آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حاملہ عورت کا خاوند اگر فوت ہو جائے تو وہ ولادت کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس کی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ سفیان ثوری، احمد شافعی اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء صحابہ و دیگر علماء سے منقول ہے کہ وہ دونوں میں سے زیادہ دن کی مدت پوری کرے یعنی اگر عدت کے دن پورے ہونے تک ولادت نہ ہو تو ولادت تک اور اگر دن پورے ہونے سے پہلے ولادت ہو جائے تو عدت کی مدت پوری کرے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ یعنی حاملہ کی عدت ولادت سے پوری ہو جاتی ہے۔

١٠٦٦۔حدثنا قتيبة ثنا ليث عن يحيى بن سعيد عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ

١٠٦٦۔حضرت سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ نے آپس میں اس عورت کا تذکرہ کیا جو حاملہ ہو اور اس کا شوہر فوت ہو جائے۔ ابن عباس نے کہا کہ اس کی عدت دونوں میں سے زیادہ عدت ہوگی یعنی ولادت یا عدت کے دنوں میں سے جس میں زیادہ دن ہوں گے وہی اس کی ہے۔ ابوسلمہؓ نے کہا کہ اس کی عدت ولادت تک ہے۔ جب پیدائش ہوگئی تو وہ حلال ہوگئی چنانچہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھائی ابوسلمہؓ کے ساتھ ہوں۔ پھر انہوں نے ام سلمہؓ کے پاس کسی شخص کو یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا تو فرمایا: سبیعہؓ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے چند دن بعد ولادت ہوئی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے انہیں نکاح کرنے کی اجازت دی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٨٠٩۔مَاجَآءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب ٨٠٩۔جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کے متعلق۔

١٠٦٧۔حدثنا الانصاری ثنا معن عن عيسى ثنا مالك بن انس عن عبدالله بن ابی بكر بن محمد بن عمرو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ

١٠٦٧۔حمید بن نافع کہتے ہیں کہ زینب بنت ابی سلمہؓ نے انہیں ان تین حدیثوں کے متعلق بتایا۔ انہوں نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہؓ کے والد ابوسفیان بن حرب کی وفات کے موقع پر ان

بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَ قَالَتْ زَیْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْیَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِیْبٍ فِیْهِ صُفْرَةُ خُلُوْقٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِیَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَیْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِیْ بِالطِّیْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَیْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِیْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِیْ فِی الطِّیْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَیْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّیْ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَکَتْ عَیْنَهَا اَفَنَکْحَلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِكَ یَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَقَدْ کَانَتْ اِحْدَاکُنَّ فِی الْجَاهِلِیَّةِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ

کے ہاں داخل ہوئی انہوں نے خوشبو منگائی جس میں خلوق (ایک خوشبو) کی زردی تھی یا کچھ اور تھا۔ انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اپنے گالوں پر بھی لگائی پھر فرمایا: مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں لیکن میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ: اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والی عورت کے لیے کسی کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں ہاں البتہ اگر کسی کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ زینب کہتی ہیں پھر میں زینب بنت جحش کے ہاں ان کے بھائی کی وفات کے موقع پر داخل ہوئی تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور لگانے کے بعد فرمایا: مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: کسی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والی عورت کے لیے جائز نہیں کہ کسی کی وفات پر تین رات سے زیادہ تک سوگ منائے۔ لیکن جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے زینب کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ ام سلمہؓ سے سنا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں خراب ہو گئی ہیں کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا نہیں وہ آپ ﷺ سے پوچھی اور آپ ﷺ منع فرماتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو چار مہینے دس دن ہیں جب کہ زمانۂ جاہلیت میں عورتیں ایک سال بعد اونٹ کی مینگنیاں پھینکا کرتی تھیں۔ (۱)

اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان، (جو ابو سعید خدری کی بہن ہیں) اور حفصہؓ بنت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ زینب کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ وغیرہ کا عمل ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے وہ خوشبو اور زیبائش سے پرہیز کرے۔ ثوری، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

---

(۱) قاضی عیاض وغیرہ کہتے ہیں کہ اس جملے میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہو جاتا تھا تو وہ کسی تنگ گھر میں داخل ہو کر بدترین لباس پہن لیتی اور خوشبو یا زینت کی چیزیں استعمال نہیں کرتی تھی یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا پھر اسے کوئی جانور یا پرندہ دیا جاتا جس سے وہ فرج کو مسح کر کے عدت توڑتی، اور پھر اونٹ کی مینگنیاں پھینکتی۔ حضور ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ یہ حکم تو اس جاہلیت کے حکم کے مقابلے میں بہت آسان ہے۔ (مترجم)

باب ۸۱۰۔مَاجَآءَ فِی الْمُظَاهِرِ یُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ یُّکَفِّرَ

باب ۸۱۰۔جس شخص نے اپنی بیوی سے اظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کرلی۔

۱۰۶۸۔حدثنا ابوسعید الشج ثنا عبداللّٰه بن ادریس عن محمد بن اسحٰق عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سلیمان بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَیَاضِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمُظَاهِرِ یُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ یُّکَفِّرَ قَالَ کَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ

۱۰۶۸۔حضرت سلمہ بن صخر بیاضیؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اظہار کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کرلے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض کے نزدیک ایسے شخص پر دو کفارے واجب ہوجاتے ہیں۔عبدالرحمٰن بن مہدی بھی اسی کے قائل ہیں۔

توضیح: اظہار: اپنی بیوی کو کسی ایسی عورت سے تشبیہ دینا کہ جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہے یا اس کے برابر کہنا۔اسے ظہار کہتے ہیں مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر میری بہن وغیرہ کی طرح حرام ہے۔اس میں اگر اس کی نیت طلاق کی نہیں تھی تو ظہار ہوگیا ورنہ طلاق۔اور اب یہ اس وقت تک صحبت نہیں کرسکتا۔جب تک کفارہ ادا نہ کرے۔واللہ اعلم (مترجم)

۱۰۶۹۔حدثنا ابوعمار الحسین بن حریث ثنا الفضل بن موسی عن معمر عن الحکم بن ابان عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَیْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِیْ فَوَقَعْتُ عَلَیْهَا قَبْلَ اَنْ اُکَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰی ذٰلِكَ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَیْتُ خَلْخَالَهَا فِیْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰی تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ

۱۰۶۹۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد اس سے صحبت کر بیٹھا اور پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے صحبت کرلی۔آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس چیز نے اس پر مجبور کیا؟ کہنے لگا میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی (یعنی اس طرح بے قرار ہوکر صحبت کرلی) آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک کفارہ ادا نہ کردو اس کے قریب مت جانا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۸۱۱۔مَاجَآءَ فِیْ کَفَّارَةِ الظِّهَارِ

باب ۸۱۱۔ظہار کا کفارہ

۱۰۷۰۔حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا ھارون بن اسمٰعیل الخزاز ثنا علی بن المبارك ثنا یحیی بن ابی کثیر ثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِیَّ اَحَدَبَنِیْ بَیَاضَةَ جَعَلَ اِمْرَاَتَهٗ عَلَیْهِ کَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰی یَمْضِیَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَیْهَا لَیْلًا فَاَتٰی

۱۰۷۰۔حضرت ابوسلمہؓ اور محمد بن عبدالرحمٰنؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو بیاضہ کے ایک شخص سلمان بن صخر انصاری نے اپنی بیوی سے کہا کہ رمضان گزرنے تک تم مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہو لیکن ابھی آدھا رمضان ہی گزرا تھا کہ اپنی بیوی سے رات کو صحبت کرلی۔اور پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کا تذکرہ کیا۔آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کردو عرض کیا: میں نہیں کرسکتا۔فرمایا: تو پھر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ عرض کیا: مجھ میں اتنی استطاعت نہیں۔ فرمایا: تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ عرض کیا میرے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہیں۔ آپ نے فروہ بن عمرو کو حکم دیا کہ اسے یہ ٹوکرا دے دو۔ اس میں پندرہ یا سولہ صاع ہوتے ہیں جو ساٹھ آدمیوں کے لیے کافی ہوتے ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ علماء کا ظہار کے کفارے کے متعلق اسی حدیث پر عمل ہے۔ اس باب میں خولہ بنت ثعلبہؓ (جو اوس بن صامت کی بیوی ہیں) سے بھی روایت ہے۔

باب ۸۱۲۔ مَاجَآءَ فِي الْاِيْلَاءِ

باب ۸۱۲۔ ایلاء کے متعلق۔

۱۰۷۱۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصری ثنا مسلمة بن علقمة ثنا داؤد عن عامر عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً

۱۰۷۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا اور انہیں اپنے اوپر حرام کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے قسم کا کفارہ ادا کیا اور جس چیز کو حرام کیا تھا۔ اسے حلال کیا۔

اس باب میں ابوموسیٰؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ مسلمہ بن عقیل کی داؤد سے منقول حدیث علی بن مسہر وغیرہ داؤد سے اور وہ شعبی سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایلاء کیا......الخ اس میں مسروق کے عائشہؓ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں اور یہ حدیث مسلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ایلاء کی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ چار مہینے یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے قریب بھی نہیں جائے گا پھر چار مہینے گزر جانے کے بعد علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کہتے ہیں کہ چار ماہ گزر جانے پر اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے۔ یا تو وہ قسم توڑے اور یا پھر طلاق دے۔ مالکؒ شافعیؒ احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کے نزدیک چار ماہ گزر جانے پر ایک طلاق بائن خود بخود واقع ہو جاتی ہے۔ ثوری اور اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔

توضیح: ایلاء کے لغوی معنی قسم کے ہیں لیکن اصطلاح میں بیوی سے چار ماہ یا اس سے زیادہ تک مباشرت نہ کرنے کی قسم کھالینے کو ایلاء کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کی ذات یا صفات کی قسم کھا کر کہے کہ میں اس سے قربت و مباشرت نہیں کروں گا۔ دوسری صورت یہ ہے اسے کسی شرط کے ساتھ معلق کر دے مثلاً یہ کہے کہ اگر میں نے صحبت کی تو مجھ پر حج واجب ہے اس صورت میں اگر وہ چار ماہ کے اندر صحبت کرے گا تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔ باقی چیزیں اسی پر قیاس کر لی جائیں۔

ایلاء موقت بھی ہوتی ہے اور موبد بھی۔ موقت یہ ہے کہ وہ قسم کھا کر یا بغیر قسم کھائے یہ کہے کہ میں چار مہینے یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی سے صحبت نہیں کروں گا۔ یعنی اس میں وقت متعین کر دے۔ لیکن ایلاء مؤبد یہ ہے کہ قسم کھا کر یا بغیر قسم کھائے یہ کہے کہ میں کبھی تجھ سے صحبت نہیں کروں گا ان دونوں صورتوں میں ایلاء ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر چار ماہ کے اندر صحبت کرے گا تو ایلاء ٹوٹ جائے گا

اور اس قسم کا کفارہ واجب ہو جائے گا۔لیکن اگر چار ماہ تک صحبت نہیں کی تو ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔ پھر وہ دونوں نکاح کرنے کے بعد میاں بیوی کا رشتہ دوبارہ قائم کر سکتے ہیں۔لہٰذا موقت اور موبد دونوں کا حکم یہی ہے کہ چار ماہ کے اندر اندر صحبت کر لینی چاہئے اور کفارہ ادا کرنا چاہیئے ورنہ طلاق بائن ہو جائے گی ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ موقت میں اگر طلاق واقع ہونے کے بعد انہوں نے دوبارہ نکاح کر لیا تو اس کے بعد اگر وہ چار چھ ماہ یا دو سال تک بھی صحبت نہ کرے تو دوبارہ طلاق واقع نہیں ہوگی لیکن موبد میں اگر دوبارہ نکاح کے بعد چار ماہ تک صحبت نہیں کرے گا تو دوسری طلاق واقع ہو جائے گی اور اسی طرح تیسری جس کے بعد وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۱۳۔مَاجَآءَ فِي اللِّعَانِ

۱۰۷۲۔حدثنا هناد ثنا عبدة بن سليمان عن عبدالملك بن اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنَ فِي اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مَكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَاجَآءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَ نَارَاٰى امْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَ اِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَ

باب ۸۱۳۔لعان کے متعلق

۱۰۷۲۔حضرت سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے لعان کرنے والے میاں بیوی کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا کہوں چنانچہ میں اٹھا اور عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف چل دیا۔وہاں پہنچ کر اجازت مانگی تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں انہوں نے میری آواز سن کر فرمایا ابن جبیر ہو؟ اندر آجاؤ تم بغیر کسی کام کے نہیں آئے ہو گے۔ کہتے ہیں میں داخل ہوا تو وہ اونٹ پر ڈالنے والی چادر بچھا کر آرام کر رہے تھے میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جاتی ہے؟ کہنے لگے سبحان اللہ! ہاں ان میں جدائی کر دی جاتی ہے۔سب سے پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں بن فلاں تھے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھے تو کیا کرے؟ اگر وہ کچھ کہے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو بھی ایسے معاملے میں خاموش رہنا بہت مشکل ہے۔عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ اس وقت خاموش رہے، اور اسے کوئی جواب نہیں دیا۔تھوڑے عرصے بعد وہی شخص دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! جس چیز کے متعلق میں نے آپ سے پوچھا تھا اسی میں مبتلاء ہو گیا ہوں۔اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۂ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں۔''والذین یرمون ازواجھم ...... الخ'' پھر اس شخص کو بلا کر اس کے سامنے یہ آیات تلاوت فرمائیں اور اسے وعظ و نصیحت کی اور فرمایا: دنیا کی تکلیف آخرت کے عذاب کے مقابلے میں

فَوَعَظَهَا وَ ذَكَّرَهَا وَ اَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

کچھ نہیں۔اس نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا میں نے اس پر تہمت نہیں لگائی پھر آنحضرت ﷺ نے وہی آیتیں عورت کے سامنے پڑھیں اور اسے بھی اسی طرح سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت آسان ہے اس نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا یہ سچا نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مرد سے ابتدا کی اور اس نے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت۔ پھر عورت نے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دی کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ سچا ہے تو اس عورت پر اللہ کا غضب ہو۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان تفریق کا حکم دیا۔

اس باب میں سعدؓ، ابن عباسؓ، حذیفہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

۱۰۷۳۔حدثنا قتيبة ثنا مالك بن انس عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا عَنَ رَجُلٌ امْرَأَتَهٗ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقَّ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ

۱۰۷۳۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک خاوند نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو الگ کر دیا اور بچے کو ماں کی طرف منسوب کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

توضیح: لعان: (۱) اگر کسی شخص کو اپنی بیوی کے بارے میں زنا کا یقین ہو یا اولاد کے متعلق یہ شبہ ہو کہ وہ اس کی نہیں ہے لیکن اس کے پاس گواہ بھی نہیں ہیں اور عورت بھی زنا سے انکار کرتے ہوئے قاضی کے سامنے دعویٰ کر دیتی ہے کہ اس کا شوہر اس پر تہمت لگا رہا ہے تو قاضی ان دونوں سے چار چار مرتبہ قسم لے گا اور پانچویں مرتبہ لعنت کرائے گا پھر ان دونوں میں تفریق کر دی جائے گی۔ اس قسم لینے اور لعنت کرانے کو لعان کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ اوپر مذکور ہے جب کہ اس کی شروط مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) دونوں عاقل اور بالغ ہوں۔ (۲) عورت زنا سے انکار کرتی ہو۔ (۳) تہمت لگانے والا اس کا شوہر ہو اور وہ اس سے پہلے تہمت لگانے پر سزا نہ پا چکا ہو۔ (۴) شوہر کے پاس گواہ نہ ہوں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۱۴۔مَاجَآءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب ۸۱۴۔جب عورت کا شوہر فوت ہو جائے، وہ عدت کہاں گزارے؟

۱۰۷۴۔حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِبْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ

۱۰۷۴۔حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ کی بہن فریعہ

(۱) اس مسئلے میں سورۂ نور کی آیت ۶ تا ۹ نازل ہوئیں۔ (مترجم)

بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفَرِيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَ اِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ فَقَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْفِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى بِهٖ

بنت مالک بن سنان نے انہیں بتایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے خاوند اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے تھے جب وہ قدوم (ایک مقام) پہنچے تو وہ انہیں مل گئے لیکن انہوں نے میرے خاوند کو قتل کر دیا۔ کیا میں اپنے اقرباء کے پاس بنو خدرہ چلی جاؤں؟ کیونکہ میرے خاوند نے میرے لیے نہ مکان چھوڑا ہے اور نہ ہی نان نفقہ وغیرہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں چلی جاؤ۔ کہتی ہیں میں لوٹی تو ابھی حجرے یا مسجد میں ہی تھی کہ آپ ﷺ نے مجھے بلایا یا کسی کو حکم دیا کہ مجھے بلائے اور فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے اپنے شوہر کا پورا قصہ دوبارہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ عدت پوری ہونے تک اپنے گھر میں ہی رہو۔ کہتی ہیں پھر میں نے وہاں چار مہینے دس دن عدت گزاری۔ پھر جب عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھ سے اس مسئلے کے متعلق پچھوایا۔ پھر اسی پر عمل کرنے اور فتوی دینے کا حکم دیا کہ عورت جس گھر میں ہو اسی میں اپنی عدت پوری کرے۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید سے اور وہ بھی سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے وہ اسی گھر میں عدت پوری کرے اور اپنے شوہر کے گھر سے منتقل نہ ہو۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر اپنے شوہر کے گھر میں عدت نہ گزارے تو کوئی مضائقہ نہیں وہ جہاں چاہے وہاں عدت گزار سکتی ہے۔

مسئلہ: امام اعظمؒ کے نزدیک جس گھر میں عورت کو اس کے شوہر کی وفات کی خبر پہنچی ہو اسی میں عدت گزارنا واجب ہے اور وہاں سے بغیر کسی عذر کے نکلنا جائز نہیں مثلاً وارث اسے نکال دیں یا وہ گھر ہی توڑ دیا جائے وغیرہ وغیرہ واللہ اعلم۔ (مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبُيُوْعِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنحضرت ﷺ سے خرید و فروخت کے متعلق منقول احادیث کے ابواب

باب ۸۱۵۔ مَاجَآءَ فِيْ تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب ۸۱۵۔ شبہات کو ترک کرنے سے متعلق

۱۰۷۵۔ حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن مجالد

۱۰۷۵۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اِنَّهٗ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَهٗ اَلَا وَ اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَ اِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ

ﷺ سے سنا کہ حلال اور حرام اور دونوں میں نے واضح کر لئے ہیں۔ لیکن ان دونوں کے درمیان بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جن کے متعلق بہت سے لوگ شبہے میں مبتلا ہیں کہ یہ حرام ہیں یا حلال۔ جس نے انہیں اپنے دین کے لیے عیب جوئی اور طعن و تشنیع سے محفوظ رہنے کے لیے ترک کر دیا اس نے سلامتی کی راہ اختیار کی اور جو ان چیزوں میں مبتلاء ہو گیا۔ وہ حرام کام میں پڑنے کے قریب ہے۔ جیسے کوئی چرواہا اپنے جانوروں کو سرحد کے قریب چراتا ہے تو ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حدود پار کر جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی حدود ہوتی ہیں اور اللہ کی حدود اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

ہناد، وکیع سے وہ زکریا بن ابی زائدہ سے وہ شعبی سے وہ نعمان بن بشیر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی راوی یہ حدیث شعبی کے واسطے سے نعمان بن بشیرؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

باب ٨١٦ـ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الرِّبٰو

باب ۸۱۶۔ سود کھانے سے متعلق

١٠٧٦ـ حدثنا قتيبة ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عبدالرحمٰن بن عبدالله بن مسعود عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ

۱۰۷۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہوں اور کاتب سب پر لعنت بھیجی ہے۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٨١٧ـ مَاجَآءَ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْكِذْبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِهٖ

باب ۸۱۷۔ جھوٹ اور جھوٹی گواہی دینے پر وعید۔

١٠٧٧ـ حدثنا محمد بن عبدالاعلىٰ الصنعانی ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ثنا عبيدالله بن اَبِيْ بَكْرِبْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَآئِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ

۱۰۷۷۔ حضرت انسؓ کبیرہ گناہوں کے متعلق بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کو ناراض کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔

اس باب میں ابوبکرہؓ، ایمن بن حزیمؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ٨١٨ـ مَاجَآءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ

باب ۸۱۸۔ تاجروں کے متعلق اور آنحضرت ﷺ نے انہیں کیا تسمیہ دیا

١٠٧٨ـ حدثنا هناد ثنا ابوبكر بن عياش عن

۱۰۷۸۔ حضرت قیس بن ابی غرزہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری

عاصم ابی وَائِلٍ عَنْ ...... قَيْسِ بْنِ اَبِیْ غَرْزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْاِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ

طرف نکلے۔ لوگ ہمیں سماسرہ کہا کرتے تھے۔(۱) آپ نے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت: خرید وفروخت میں شیطان اور گناہ دونوں موجود ہوتے ہیں لہٰذا تم لوگ اپنی خرید وفروخت کو صدقے کے ساتھ ملا دیا کرو (تاکہ کفارہ ہو جائے)۔

اس باب میں براء بن عازبؓ اور رفاعہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ قیس بن ابی غرزہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسے منصور، اعمش، حبیب بن ثابت اور کئی راوی بھی ابووائل سے اور وہ قیس بن ابی غرزہ سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی کوئی اور حدیث ہمارے نزدیک معروف نہیں۔ ہناد بھی ابومعاویہ سے وہ اعمش سے وہ شقیق بن سلمہ سے وہ قیس بن ابی غرزہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۹۔حدثنا هناد ثنا قبيصة ثنا سفيان عن ابی حمزة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

۱۰۷۹۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

سوید، ابن مبارک سے وہ سفیان سے اور وہ ابوحمزہ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ (یعنی ثوری کی ابوحمزہؓ سے روایت سے) ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۱۰۸۰۔حدثنا يحيى بن خلف ثنا بشر بن المفضل عن عبدالله بن عثمان بن خُثَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِبْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَرَاَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَ بَرَّ وَصَدَقَ

۱۰۸۰۔اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو دیکھا کہ لوگ خرید وفروخت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے تاجرو! وہ سب آنحضرت ﷺ کی طرف متوجہ ہو گئے اپنی گردنیں اٹھالیں اور آپ ﷺ کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تاجر گنہگار اٹھائے جائیں گے۔ ہاں البتہ اگر کوئی اللہ سے ڈرے نیکی کرے اور سچ بولے (تو وہ اس حکم میں داخل نہیں)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ راوی کو اسماعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۸۱۹۔مَاجَآءَ فِیْ مَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَتِهٖ كَاذِبًا

باب ۸۱۹۔ جو شخص اپنی بیچنے کی چیز پر جھوٹی قسم کھائے۔

۱۰۸۱۔حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو داؤد انبانا شعبة قال اخبرنی علی بن مدرك قال سمعت ابازرعة ابن عمرو بن جرير يحدث عن خرشة بن الحُرِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ

۱۰۸۱۔حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نہ رحمت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور نہ ہی انہیں پاک کریں گے۔ اور ان کے لیے دردناک

(۱) سماسرہ: سمسار کی جمع ہے اس کے معنی دلال کے ہیں۔ (مترجم)

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ

عذاب ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کون ہیں یا رسول اللہ! وہ تو برباد ہوگئے اور خسارے میں رہ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک احسان جتلانے والا۔ دوسرا تکبر کی وجہ سے شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچی رکھنے والا اور تیسرا جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ، ابوامامہؓ بن ثعلبہؓ، عمران بن حصینؓ اور معقل بن یسارؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۲۰۔مَاجَآءَ فِي التَّبْكِيْرِ بِالتِّجَارَةِ

باب ۸۲۰۔تجارت کے لیے صبح جلدی نکلنا

۱۰۸۲۔حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدورقي ثنا هشيم ثنا يعلى بن عطاء عن عمارة بْنِ حَدِيد عن صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ اُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا قَالَ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرًا رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ اِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ

۱۰۸۲۔حضرت صخر غامدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! میری امت میں سے صبح جلدی جانے والوں کو برکت عطا فرما۔ چنانچہ آپ ﷺ جب بھی کوئی لشکر روانہ کرتے تو شروع دن میں بھیجتے۔ راوی کہتے ہیں کہ صخر بھی تاجر تھے وہ بھی جب تاجروں کو بھیجتے تو صبح صبح بھیجا کرتے تھے لہٰذا وہ امیر ہوگئے اور ان کے پاس مال کی کثرت ہوگئی۔

اس باب میں حضرت علیؓ، بریدہؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہمیں علم نہیں کہ ان کی اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث بھی منقول ہو۔ یہ حدیث سفیان ثوری بھی شعبہ سے اور وہ یعلی بن عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۸۲۱۔مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ اِلٰى اَجَلٍ

باب ۸۲۱۔کسی چیز کی قیمت معینہ مدت تک ادھار کرنا جائز ہے۔

۱۰۸۳۔حدثنا ابوحفص عمرو بن علي ثنا يزيد بن زريع ثنا عمارة بن ابي حفصة ثَنَا عِكْرِمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ غَلِيْظَيْنِ فَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِمَالِيْ اَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ

۱۰۸۳۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر قطر کے بنے ہوئے دو غلیظ کپڑے تھے چنانچہ جب آپ ﷺ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو یہ آپ ﷺ کی طبیعت پر گراں گزرتے اسی اثناء میں شام سے فلاں یہودی کا کپڑا آیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کسی کو بھیجیں کہ وہ آپ کے لیے اس سے دو کپڑے خرید لائے۔ جب ہمیں سہولت ہوگی ہم ان کی قیمت ادا کردیں گے۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا تو اس نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ ﷺ چاہتے ہیں کہ میرا کپڑا اور پیسے دونوں چیزوں پر قبضہ کرلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیزگار بھی ہوں اور امانت دار بھی۔

اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، انس اور اسماء بنت یزید بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ بھی یہ حدیث عمارہ بن ابی حفصہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن فراص بصری، ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ شعبہ سے کسی نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے میں یہ حدیث اس وقت بیان نہیں کروں گا جب تک تم کھڑے ہو کر حرمی کے سر کا بوسہ نہیں لو گے اور وہ اس وقت وہاں موجود تھے۔ (اس سے مراد حرمی کی تعظیم ہے کیونکہ شعبہ نے یہ حدیث انہی سے سنی ہے)۔

١٠٨٤۔ حدثنا محمد بن بشار ابن ابی عدی و عثمان بن ابی عمر عن هشام بن حسان عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْ نَةٌ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهٗ لِاَهْلِهٖ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۸۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب فوت ہوئے تو آپ ﷺ کی زرہ بیس صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے لیے قرض لیا تھا۔

١٠٨٥۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی نا هشام الدستوائی عن قتادة عن انس ح قال محمد واخبرنا معاذ بن هشام قَالَ ثَنِی اَبِیْ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّ اِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهٗ دِرْعٌ مَعَ يَهُوْدِيٍّ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهٗ لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَ اِنَّ عِنْدَهٗ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعُ نِسْوَةٍ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۸۵۔ حضرت ابوقتادہؓ، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جو ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے لیے لیا تھا۔ حضرت انسؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ شام تک آل محمد (ﷺ) کے پاس غلّہ یا کھجور میں سے ایک صاع بھی باقی نہ رہا۔ جب کہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت نو بیویاں تھیں۔

باب ٨٢٢۔ مَاجَآءَ فِیْ كِتَابَةِ الشُّرُوْطِ

باب ۸۲۲۔ شرو ط بیع کی کتابت۔

١٠٨٦۔ حدثنا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُبْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِبْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِیَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِبْنِ هَوْذَةَ اَلَا اُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهٗ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى فَاَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَااشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِبْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْاَمَةً لَا دَآءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعُ

۱۰۸۶۔ محمد بن بشار، عباد بن لیث (کپڑے بیچنے والے) سے اور وہ عبدالمجید بن وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عداء بن خالد بن ہوذہؓ نے ان سے کہا کیا میں تمہیں ایسی تحریر نہ پڑھاؤں جو آنحضرت ﷺ نے میرے لیے تحریر کرائی تھی۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں! اس پر انہوں نے ایک تحریر نکالی اس میں لکھا تھا۔ یہ اقرار نامہ ہے کہ عداء بن خالد بن ہوذہؓ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریداری کی چنانچہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے غلام یا باندی (یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام تھا یا باندی) اس

اَلْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ

شرط پر خریدی ہے کہ اس میں کوئی بیماری نہ ہو اور نہ ہی وہ چوری کی یا حرام کی ہو۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن لیث کی حدیث سے جانتے ہیں ان سے یہ حدیث کئی محدثین نقل کرتے ہیں۔

باب ۸۲۳۔مَاجَآءَ فِی الْمِکْیَالِ وَالْمِیْزَانِ

باب ۸۲۳۔ناپ تول کے متعلق۔

۱۰۸۷۔حدثنا سعید بن یعقوب الطالقانی ثنا خالد بن عبداللّٰہ الواسطی عن حسین بن قیس عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ هَلَکَتْ فِیْهِ الْاُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَکُمْ

۱۰۸۷۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا: تمہیں ایسے دو کاموں کی ولایت ملی ہے کہ جس میں کمی بیشی کی وجہ سے سابقہ امتیں ہلاک ہوگئیں (اس میں قوم شعیبؑ کی طرف اشارہ ہے)۔

اس حدیث کو ہم صرف حسین بن قیس کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ حسین بن قیس ضعیف ہیں۔ اور یہی حدیث حضرت ابن عباسؓ سے موقوفاً بھی اسی سند سے منقول ہے۔

باب ۸۲۴۔مَاجَآءَ فِی بَیْعِ مَنْ یَّزِیْدُ

باب ۸۲۴۔نیلام کے ذریعے خرید وفروخت کے متعلق۔

۱۰۸۸۔حدثنا حمید بن مسعدة ثنا عبیداللّٰہ بن شمیط بن عجلان ثنا الاخضر بن عجلان عن عبداللّٰہ الْحَنَفِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَّ قَدَحًا وَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِی هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی دِرْهَمٍ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَیْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ

۱۰۸۸۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک چادر اور ایک پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: یہ چادر اور پیالہ کون خریدے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ میں انہیں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دے گا۔ (دو مرتبہ فرمایا) تو ایک شخص نے دو درہم دے دیئے اس طرح آپ ﷺ نے یہ دونوں چیزیں اسے دو درہم کے عوض دے دیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اخضر بن عجلان کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ حنفی جو یہ حدیث انسؓ سے نقل کرتے ہیں وہ ابوبکر حنفی ہیں۔ علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غنیمت اور وراثت کے مال کو نیلام کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی راوی بھی اخضر بن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۸۲۵۔مَاجَآءَ فِی بَیْعِ الْمُدَبَّرِ

باب ۸۲۵۔مدبر کی بیع سے متعلق۔

۱۰۸۹۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَّهٗ فَمَاتَ وَلَمْ یَتْرُكْ مَالًا غَیْرَهٗ فَبَاعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ

۱۰۸۹۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے اپنے غلام سے کہا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے (اسی کو مدبر کہتے ہیں) پھر وہ فوت ہوگیا اور اس غلام کے علاوہ ترکے میں کچھ نہیں چھوڑا۔ لہٰذا اسے آنحضرت ﷺ نے نعیم بن نحام کے ہاتھوں بیچ دیا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ وہ

جابِرٌ عَبۡدًا قِبۡطِيًّا مَاتَ عَامَ الۡاَوَّلِ فِيۡ اِمَارَةِ ابۡنِ الزُّبَيۡرِ — قبطی تھا اور ابن زبیرؓ کی امارت کے پہلے سال میں فوت ہوا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابرؓ ہی سے منقول ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مدبر کے بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ سفیان ثوری، مالک، اوزاعی اور بعض علماء اسے بیچنے کی ممانعت کے قائل ہیں۔

باب ۸۲۶۔ مَاجَآءَ فِيۡ كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الۡبُيُوۡعِ — باب ۸۲۶۔ بیچنے والوں کے استقبال کی ممانعت۔

۱۰۹۰۔ حدثنا هناد ثنا ابن المبارك ثنا سليمان التيمي عن ابي عُثۡمَانَ عَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنۡ تَلَقِّي الۡبُيُوۡعِ

۱۰۹۰۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلہ بیچنے والے قافلوں سے شہر سے باہر خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا: جب تک وہ شہر کے اندر آکر خود نہ بیچیں۔

اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، ابو سعیدؓ، ابن عمرؓ اور ایک اور صحابی بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں۔

۱۰۹۱۔ حدثنا سلمة بن شبيب ثنا عبدالله بن جعفر الرقي ثنا عبيدالله بن عمروالرقي عن ايوب عن مُحَمَّدِ بۡنِ سِيۡرِيۡنَ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنۡ يُتَلَقَّى الۡجَلَبُ فَاِنۡ تَلَقَّاهُ اِنۡسَانٌ فَابۡتَاعَهٗ فَصَاحِبُ السِّلۡعَةِ فِيۡهَا بِالۡخِيَارِ اِذَا وَرَدَ السُّوۡقَ

۱۰۹۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غلہ وغیرہ بیچنے والے قافلے سے شہر سے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا: اور اگر کوئی شخص ان سے کچھ خریدے تو شہر میں داخل ہونے کے بعد غلے والوں کو اختیار ہے۔

یہ حدیث ایوب کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اور ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء قافلے والوں کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے ان سے خرید فروخت کرنے سے منع کرتے ہیں۔ شافعی اور ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے یہ حضرات کہتے ہیں کہ یہ بھی دھوکے کی ایک قسم ہے۔

توضیح: اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ لوگ شہر سے باہر جا کر قافلے سے سستا مال خرید لیتے ہیں اور جب وہ بازار میں آتے ہیں تو پچھتاتے ہیں جب کہ وہی چیز وہ لوگ یہاں آکر مہنگی فروخت کرتے ہیں اس سے شہر والوں پر بھی بوجھ پڑتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۲۷۔ مَاجَآءَ لَا يَبِيۡعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ — باب ۸۲۷۔ کوئی شہر کا رہنے والا گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے۔

۱۰۹۲۔ حدثنا قتيبة و احمد بن منيع قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سَعِيۡدِبۡنِ الۡمُسَيَّبِ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيۡبَةُ يَبۡلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيۡعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ

۱۰۹۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتیبہ کہتے ہیں کہ وہ بھی یہ حدیث جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر میں رہنے والا گاؤں والے کی کوئی چیز نہ بیچے۔

اس باب میں حضرت طلحہؓ، انسؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ اور حکیم بن ابی زیدؓ (اپنے والد سے)، کثیر بن عبداللہ کے دادا عمرو بن عوف مزنی اور ایک اور صحابی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

توضیح: اس ممانعت کی وجہ (واللہ اعلم) یہ ہے کہ گاؤں سے لوگ غلہ وغیرہ شہر میں لا کر سستا بیچ جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی ان کا مال اپنے پاس رکھ لے اور آہستہ آہستہ بیچے تو قیمت چڑھ جاتی ہے جس سے لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔ (مترجم)

١٠٩٣۔حدثنا نصر بن علی واحمد بن منیع قالا ثنا سفیان بن عیینة عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

۱۰۹۳۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر والا گاؤں والے کے لیے نہ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعے رزق دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جابرؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ شہری، دیہاتی کی چیزیں فروخت نہ کرے۔جب کہ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ دیہاتی سے مال خرید لے۔شافعی کہتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی شہری، دیہاتی کی اشیاء فروخت کرے لیکن اگر ایسا کیا تو بیع جائز ہے۔

باب ٨٢٨۔مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

باب۸۲۸۔محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت۔

١٠٩٤۔حدثنا قتیبة ثنا یعقوب بن عبدالرحمٰن عن سھیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۱۰۹۴۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔(۱)

اس باب میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، زید بن ثابتؓ، سعدؓ، جابرؓ، رافع بن خدیجؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں اسی پر علماء کا عمل ہے کہ محاقلہ اور مزابنہ حرام ہے۔

١٠٩٥۔حدثنا قتیبة ثنا مالك بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ زَیْدًا اَبَا عَیَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَیْضَآءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَیُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَیْضَآءُ فَنَھٰی عَنْ ذٰلِكَ وَ قَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْئَلُ عَنِ اشْتِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَھٰی عَنْ ذٰلِكَ

۱۰۹۵۔حضرت عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ زید ابو عیاش نے سعد سے گیہوں کو جو کے عوض خریدنے کے متعلق پوچھا۔سعد نے کہا ان دونوں میں سے افضل کون سی چیز ہے؟ زید نے کہا: گندم۔چنانچہ انہوں نے منع کر دیا کہ یہ جائز نہیں۔اور فرمایا: میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ کھجوروں کو کچی کھجوروں کے عوض خریدنے کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا کہ جب کچی کھجوریں پکتی ہیں تو کیا وزن میں کم ہو جاتی ہیں؟ عرض کیا گیا: جی ہاں چنانچہ آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔(۲)

ہناد، مالک سے وہ عبداللہ بن یزید سے اور وہ زید ابو عیاش سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے سعد سے پوچھا......الخ (اسی حدیث کی مانند) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔شافعی اور ہمارے فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب ٨٢٩۔مَاجَآءَ فِی کَرَاھِیَةِ بَیْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُھَا

باب۸۲۹۔پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں۔

(۱) محاقلہ: کوئی شخص اگر کسی کھیت کو گیہوں کے عوض بیچے مثلاً کہے کہ پچاس من گیہوں لے لو اور اس کھیت کی پیداوار میرے ہاتھ بیچ دو۔یہ دھوکے کا سودا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ اس میں سے کتنا غلہ نکلے گا۔(مترجم)

(۲) درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کی درخت سے اتری ہوئی کھجوروں سے بیع کو مزابنہ کہتے ہیں یہ بھی جائز نہیں علت نہی ہے جو اوپر مذکور ہے۔(مترجم)

۱۰۹۶۔حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَزْھُوَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ الْعَاھَۃَ نَھَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ

۱۰۹۶۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کو خو[ش] رنگ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا: اسی سند سے یہ بھی منقول [ہے] کہ آپ ﷺ نے گیہوں کو سفید ہونے اور آفت وغیرہ سے محفوظ ہو[نے] سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا: خریدنے والے کو بھی اور بیچنے وال[ے کو] بھی۔

اس باب میں حضرت انسؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابوسعید اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن [صحیح] ہے علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنا منع ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۹۷۔حدثنا حسن بن علی الخلال ثنا ابو الولید وعفان وسلیمان بن حرب قالوا ثنا حماد بن سلمۃ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَ مِنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ

۱۰۹۷۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگور کے [سیاہ] ہونے اور تمام دانوں یا غلوں کے سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے [منع] فرمایا:

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور صرف حماد بن سلمہ ہی کی روایت سے موفوع ہے۔

باب ۸۳۰۔مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ

باب ۸۳۰۔اونٹنی کے حمل کے بچے کو بیچنے کی ممانعت۔

۱۰۹۸۔حدثنا قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ

۱۰۹۸۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کے حم[ل] کے بچے کو بیچنے سے منع کیا۔

اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے اور حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے۔ اس کا بیچنا اہل علم کے نزدیک باطل ہے۔ اس لئے کہ وہ دھوکے کی بیوع میں سے ہے۔ شعبہ یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالوہاب ثقفی وغیرہ بھی یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے، وہ نافع سے، وہ ابن عمر سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۸۳۱۔مَاجَآءَ فِی کَرَاھِیَۃِ بَیْعِ الْغَرَرِ

باب ۸۳۱۔دھوکے کی بیع حرام ہے۔

۱۰۹۹۔حدثنا ابو کریب ثنا ابو اسامۃ عن عبیداللہ ابن عمر عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ وَبَیْعِ الْحَصَاۃِ

۱۰۹۹۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے او[ر] کنکریاں مارنے کی بیع سے منع فرمایا۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ دھوکے والی بیع حرام ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ بیع غرر (دھوکے والی) میں یہ چیزیں داخل ہیں۔ مچھلی کا پانی میں ہوتے ہوئے فروخت کرنا، مفرور غلام کا بیچنا اور پرندے کا اڑتے ہوئے فروخت کرنا اور اسی طرح کی دوسری بیوع بھی اسی ضمن میں آتی ہیں کنکری مارنے کی بیع یعنی بیع الحصاۃ کے معنی یہ ہیں کہ بیچنے والا خریدنے والے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو میرے اور تیرے درمیان بیع واجب ہوگئی۔ یہ بیع منابذہ ہی سے مشابہ ہے یہ سب زمانہ جاہلیت کی بیوع ہیں۔

باب ۸۳۲۔ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ

باب ۸۳۲۔ ایک بیع میں دو بیع کرنے کی ممانعت۔

۱۱۰۰۔ حدثنا هناد ثنا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ

۱۱۰۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا۔

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ، ابن مسعود اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر علماء کا عمل ہے بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں تمہیں یہ کپڑا نقد دس روپے میں اور ادھار بیس روپے میں فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ وہ دونوں میں سے کسی چیز پر متفق ہونے ہونے سے پہلے جدا ہو جائیں۔ چنانچہ اگر نقد یا ادھار کسی ایک چیز پر متفق ہوگئے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ ایک بیع میں دو بیع کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں تمہیں اپنا گھر اتنی قیمت میں بیچتا ہوں بشرطیکہ تم اپنا غلام مجھے اتنی قیمت میں بیچو۔ لہٰذا جب تمہارا غلام میری ملکیت میں آگیا تو میرا گھر تمہاری ملکیت میں آگیا۔ یہ بیع اس لیے ناجائز ہے کہ اس بیع میں قیمتیں تعین کیے بغیر واقع ہوئی ہیں اور وہ دونوں نہیں جانتے کہ اس کی بیع کس پر واقع ہوئی۔

باب ۸۳۳۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ مَالَیْسَ عندك

باب ۸۳۳۔ جو چیز بیچنے والے کے پاس نہ ہو اس کی فروخت ممنوع ہے۔

۱۱۰۱۔ حدثنا قتیبة ثنا هشیم عن ابی بشر عن یوسف بْنِ مَالِكٍ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَأْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیَسْأَلُنِیْ مِنَ الْبَیْعِ مَالَیْسَ عِنْدِیْ اَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِیْعُهٗ قَالَ لَا تَبِعْ مَالَیْسَ عِنْدَكَ

۱۱۰۱۔ حضرت حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آ کر ایسی چیز طلب کرتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی کیا میں بازار سے خرید کر انہیں بیچ سکتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: جو چیز تمہارے اپنے پاس نہ ہو اسے فروخت نہ کرو۔

۱۱۰۲۔ حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن یوسف بْنِ مَاهَكٍ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِیْعَ مَالَیْسَ عِنْدِیْ

۱۱۰۲۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے ایسی چیز فروخت کرنے سے منع فرمایا: جو میرے پاس نہ ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ احمد بن منیع، اسماعیل بن ابراہیم سے، وہ ایوب سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ عمرو کے دادا سے یہاں تک کہ عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **"لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح مالم یضمن ولا بیع مالیس عندک"** کہ سلف اور بیع حلال نہیں۔ نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں جائز ہیں پھر جس کا وہ ضامن نہ ہو اس کا نفع بھی حلال نہیں اور اسی طرح جو چیز پاس نہ ہو اس کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسحٰق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے احمد سے پوچھا کہ سلف اور بیع کی ممانعت سے کیا مراد ہے تو فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے اور پھر کوئی چیز اسے قیمت سے زیادہ کی فروخت کر دے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں کہ کوئی شخص کسی چیز کی قیمت بطور قرض چھوڑ دے اور اس سے یہ کہے کہ اگر تم یہ قیمت ادا نہ کر سکے تو یہ چیز میرے ہاتھ فروخت ہوگئی۔ اسحاق کہتے ہیں پھر میں نے احمد سے اس کا معنی پوچھا کہ (جس کا ضامن نہ ہو اس کا منافع بھی حلال نہیں) تو فرمایا: میرے نزدیک یہ صرف غلے وغیرہ میں ہی ہے۔ یعنی جب تک اس پر قبضہ نہ ہو جائے۔ اسحاق کہتے ہیں جو چیزیں تولی یا ناپی جاتی ہیں ان کا حکم بھی اسی طرح ہے۔ یعنی قبضے سے پہلے اس کی بیع جائز نہیں۔ احمد کہتے ہیں: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تمہارے ہاتھ اس شرط پر فروخت کیا کہ سلائی اور دھلائی میرے ذمے ہے تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی طرح ہے لیکن اگر یہ کہے کہ میں تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں اس کی سلائی بھی مجھ پر ہی ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح اگر صرف دھلائی کی شرط ہو تو بھی جائز ہے اس لیے کہ ایک ہی شرط ہے۔ اسحاق نے اسی طرح کچھ کہا ہے۔ (یعنی امام ترمذی مضطرب ہیں) حکیم بن حزام کی حدیث حسن ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے یہ حدیث ایوب سختیانی اور ابوالبشر بھی یوسف بن ماہک سے اور وہ حکیم بن حزام سے نقل کرتے ہیں۔ پھر عوف اور ہشام بن حسان ابن سیرین سے اور وہ حکیم بن حزام سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ ابن سیرین، ایوب سختیانی سے وہ یوسف بن ماہک سے اور وہ حکیم بن حزام سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ہم سے حسن بن علی خلال، عبدہ بن عبداللہ اور کئی راوی یہ حدیث عبدالصمد بن عبدالوارث سے وہ یزید بن ابراہیم سے وہ ابن سیرین سے وہ ایوب سے وہ یوسف بن ماہک سے اور وہ حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وہ چیز فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ وکیع یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے وہ ابن سیرین سے وہ ایوب سے اور وہ حکیم بن حزام سے نقل کرتے ہوئے یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں کرتے۔ عبدالصمد کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر بھی یہی حدیث یعلی بن حکیم سے وہ یوسف بن ماہک سے وہ عبداللہ بن عصمہ سے وہ حکیم بن حزام سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو چیز پاس نہ ہو اس کا فروخت کرنا حرام ہے۔

باب ۸۳۴۔ ولاء(۱) کا بیچنا یا ہبہ کرنا صحیح نہیں۔

باب ٨٣٤ـ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

١١٠٣ـ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمٰن بن مهدى ثنا سفيان وشعبة عن عبدالله بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ

۱۱۰۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کے بیچنے یا اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن دینار کی ابن عمرؓ سے روایت سے جانتے ہیں۔ علماء اسی پر عمل کرتے ہیں یحیی بن سلیم یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں وہم ہے یحییٰ بن سلیم اس میں وہم کرتے ہیں۔ عبدالوہاب ثقفی، عبداللہ بن نمیر اور کئی راوی یہ حدیث عبداللہ بن عمر سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں یہ حدیث یحییٰ بن سلیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

---

(۱) ولاء وہ حق ہے جو مالک کو غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ملتا ہے۔ جب غلام فوت ہو جائے تو اس کا کوئی نسب سے وارث نہ ہو تو اس کا ترکہ اسے آزاد کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔ (مترجم)

باب ۸۳۵۔مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

باب ۸۳۵۔جانور کے عوض جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں۔

۱۱۰۴۔حدثنا محمد بن المثنی ابو موسیٰ ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی عن حماد بن سلمة عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

۱۱۰۴۔حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان بطور قرض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابن عباسؓ، جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حسن کا سمرہ سے سماع ثابت ہے علی بن مدینی بھی یہی کہتے ہیں اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے اور یہی سفیان ثوری، اہل کوفہ اور امام احمد کا قول ہے جب کہ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں شافعی اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۱۰۵۔حدثنا ابو عمار الحسين بن الحريث ثنا عبدالله بن نمير عن الحجاج وهوا بن ارطاة عَنْ اَبِی الزبير عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَوَانُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدَةٍ لَا يُصْلِحُ نَسِيْئًا وَلَا بَاْسَ بِهٖ يَدًا بِيَدٍ

۱۱۰۵۔حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک جانور کے بدلے دو جانور قرض بیچنا جائز نہیں لیکن نقد بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۸۳۶۔مَاجَآءَ فِیْ شِرَآءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

باب ۸۳۶۔ایک غلام دو غلاموں کے بدلے میں خریدنا۔

۱۱۰۶۔حدثنا قتيبة ثنا الليث عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰی يَسْئَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ

۱۱۰۶۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ایک غلام آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہجرت کی بیعت کی آپ ﷺ کو علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے۔ جب اس کا مالک اسے لے جانے کے لیے آ گیا تو آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا: کہ اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض خریدا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ کرتے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔

اس باب میں انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ جب کہ قرض میں اختلاف ہے۔

باب ۸۳۷۔مَاجَآءَ اَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ فِيْهِ

باب ۸۳۷۔گیہوں کے بدلے گیہوں برابر بیچنے کا جواز اور کمی بیشی کا عدم جواز۔

۱۱۰۷۔حدثنا سوید بن نصر ثنا ابن المبارك ثنا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ابی الاشعث عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ الْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِازْ دَادَ فَقَدْ اَرْ بٰى بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيْعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ

۱۱۰۷۔حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا برابر برابر بیچو اور اسی طرح چاندی ہی کے عوض چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گیہوں کے مقابلے میں گیہوں، نمک کے بدلے نمک اور جو کے عوض جو برابر فروخت کرو۔ جس نے زیادہ لیا یا دیا اس نے سود کا معاملہ کیا۔ پھر سونا چاندی کے عوض، گیہوں کھجور کے عوض اور جو کھجور جس طرح چاہو خرید وفروخت کرو بشرطیکہ نقد و نقد ہو۔ (اُدھار جائز نہیں۔ وزن میں کمی بیشی جائز ہے)۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور بلالؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں حضرت عبادہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے خالد سے بھی روایت کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ بھی ہیں ''بیعوا البر بالشعیر کیف شئتم یدا بید'' یعنی گیہوں کے بدلے جو کو جس طرح چاہو فروخت کرو۔ لیکن نقد و نقد ہونا شرط ہے۔ بعض یہ حدیث خالد سے وہ ابو قلابہ سے وہ ابوالاشعث سے وہ عبادہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ کرتے ہیں کہ خالد ابو قلابہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ گیہوں جو کے عوض جس طرح فروخت کر سکتے ہو......الخ۔ علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گیہوں کو گیہوں کے عوض برابر برابر ہی بیچا جا سکتا ہے اور اسی طرح جو کے عوض جو بھی برابر فروخت کی جاسکتی ہے۔ یعنی اگر اصناف مختلف ہو جائیں تو کمی یا زیادتی میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ نقد و نقد ہو (مثال کے طور سوا سیر گیہوں دو سیر جو کے بدلے) اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ شافعی کہتے ہیں کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کے عوض گیہوں جس طرح چاہو فروخت کرو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نقد و نقد ہو'' علماء کی ایک جماعت یہ بھی کہتی ہے کہ گیہوں جو کے عوض بھی برابر ہی فروخت کیا جائے گا۔ یعنی اس میں کمی زیادتی صحیح نہیں یہ مالک بن انس کا قول ہے۔ جب کہ پہلا قول ہی صحیح ہے۔

توضیح: یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ افادۂ عامہ کے لیے ربا کی تعریف، اس کی قسمیں اور اس کے متعلق قاعدہ کلیہ بیان کر دیا جائے تا کہ اس باب سے متعلق احکام و مسائل سمجھنے میں آسانی ہو۔ واللہ ولی التوفیق۔ ربا کی اصطلاح میں تعریف یہ ہے کہ یہ ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جو کسی مالی معاوضے کے بغیر حاصل ہو۔ یہ سود سے زیادہ عام اور وسیع مفہوم کا حامل ہے اور سود اس کی ایک قسم ہے۔

ربا کو عام طور پر پانچ چیزوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) رباء قرض (۲) رباء رہن (۳) رباء شراکت (۴) رباء نسیئہ (۵) رباء فضل۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) رباء رہن سے مراد وہ نفع ہے جو گروی رکھنے والے کو گروی رکھوانے والے (راہن) یا گروی رکھی جانے والی چیز سے بغیر کسی مالی معاوضے کے حاصل ہو۔ مثلاً کوئی شخص اپنا مکان گروی رکھ کر کسی سے قرض لیتا ہے تو وہ اس مکان کو کرائے پر چڑھا دے۔ یا یوں کرے کہ گروی رکھنے والے سے سود وصول کرے۔ یہ دونوں صورتیں حرام ہیں۔

(۳) رباءِ شراکت یہ ہے کہ کسی مشترک کاروبار میں ایک شریک دوسرے شریک کا منافع متعین کر دے اور باقی تمام منافع اور نقصان کا استحقاق صرف اسی کو حاصل ہو۔ یہ بھی حرام ہے۔

(۴) رباءِ نسیئہ سے مراد یہ ہے کہ دو چیزوں کے باہم لین دین یا خرید وفروخت میں ادھار کرنا خواہ اس میں اہل مال پر زیادتی وصول کی جائے یا نہیں۔ مثلاً کوئی شخص کسی دوسرے کو ایک من گندم دے اور دوسرا بھی اسے ایک من ہی گندم دے لیکن کچھ عرصے بعد دے، دست بدست نہ دے۔

(۵) رباءِ فضل کا مطلب یہ ہے کہ دو چیزوں میں باہم لین دین کمی بیشی کے ساتھ ہو اور دست بدست ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی دوسرے کو ایک سیر گیہوں کے بدلے سوا سیر گیہوں اسی وقت دے۔

رباءِ فضل اور نسیئہ کا حکم بیان کرنے سے پہلے چند چیزوں کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے چنانچہ لین دین اور تجارت کا تعلق تین قسم کی چیزوں سے ہوتا ہے یا تو وہ وزن کی جاتی ہیں یا کسی برتن وغیرہ سے ناپی جاتی ہیں یا عدداً گنی جاتی ہیں۔ چنانچہ وزن کی جانی والی چیزوں کو ''موزون'' اور ناپی جانے والی چیزوں کو ''مکیل'' کہتے ہیں اور کسی چیز کے موزون یا مکیل ہونے کی صفت کو فقہی اصطلاح میں ''قدر'' کہا جاتا ہے۔ پھر ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے مثلاً گیہوں گیہوں ہے اور چاندی چاندی ہے۔

جن چیزوں کا باہم لین دین ہوتا ہے یا تجارت میں استعمال ہوتی ہیں وہ چار قسم کی ہیں۔ اگر مندرجہ ذیل قاعدہ ذہن نشین کر لیا جائے تو مسائل سمجھنے نہایت آسان ہو جاتے ہیں۔

(۱) متحد القدر والجنس۔ یعنی دونوں کی قدر اور جنس ایک ہی ہو مثلاً جو کا جو کے عوض لین دین۔ اس میں برابری اور دست بدست یعنی نقد و نقد ہونا ضروری ہے نہ ایک کی زیادتی جائز ہے اور نہ ہی ایک کی ادائیگی کے بعد دوسرے کی ادائیگی میں تاخیر چنانچہ ایک کلو جو کے بدلے ایک ہی کلو جو دینا پڑے گا اور اسی وقت دینا پڑے گا یعنی ان چیزوں میں رباءِ فضل اور نسیئہ دونوں حرام ہیں۔

(۲) متحد القدر غیر متحد الجنس۔ یعنی دونوں کی قدر تو ایک ہی ہو، لیکن جنس مختلف ہو۔ اس صورت میں برابری تو ضروری ہے۔ لیکن دست بدست ہونا واجب نہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص ایک کلو گیہوں دے اور دوسرا اس کے عوض سوا کلو چنے دے۔ لیکن اس تبادلے میں ادھار جائز نہیں ہوگا۔ یعنی اس صورت میں ربا فضل تو جائز ہے لیکن نسیئہ یعنی ادھار حرام ہے۔

(۳) متحد الجنس غیر متحد القدر یعنی دونوں کی جنس تو ایک ہی ہے لیکن قدر الگ الگ ہے۔ اس کا بھی حکم متحد القدر غیر متحد الجنس والا ہی ہے مثال کے طور پر بکریوں کا تبادلہ ایک شخص ایک بکری کے عوض دو بکریاں لے سکتا ہے لیکن دست بدست ادھار جائز نہیں یہ غیر متحد القدر اس لیے ہے کہ بکری نہ مکیل ہے اور نہ موزوں یعنی اس صورت میں بھی رباءِ فضل جائز اور رباءِ نسیئہ حرام ہے۔

(۴) غیر متحد الجنس والقدر یعنی دونوں کی جنس بھی مختلف ہو اور قدر بھی۔ ایسی چیزوں کے لین دین میں کمی بیشی بھی جائز ہے اور ادھار بھی مثلاً روپے کے بدلے کپڑا خریدنا۔ یا غلہ خریدنا وغیرہ کوئی شخص اگر ایک روپیہ دے کر ایک کلو غلہ خریدتا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر دو کلو غلہ خریدتا ہے تو بھی جائز ہے اس لیے کہ روپے اور غلّہ دونوں کی نہ جنس ایک ہے اور نہ ہی قدر۔ پھر اس صورت میں ادھار لین دین بھی جائز ہے یعنی اس میں رباءِ فضل بھی جائز ہے اور رباءِ نسیئہ بھی۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۳۸۔ مَاجَآءَ فِی الصَّرْفِ

باب ۸۳۸۔ قیمت کی ادائیگی میں سکّے کی تبدیلی سے متعلق۔

۱۱۰۸۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا شیبان عن یحیی ابن اَبِی کَثِیرٍ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ اِلٰی

۱۱۰۸۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں اور ابن عمرؓ حضرت ابوسعیدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ میں اپنے ان دونوں

اَبِیْ سَعِیْدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ هَاتَیْنِ یَقُوْلُ لَاتَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَّا یُشَفُّ بَعْضُهٗ عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ

کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے اور چاندی، چاندی کے عوض برابر بیچو نہ کم نہ زیادہ۔ پھر دونوں کی ادائیگی دست بدست کرو یعنی دونوں فریق ایک ہی وقت میں ادائیگی کریں کوئی اس میں تاخیر نہ کرے۔

اس باب میں حضرت ابوبکرؓ، عثمانؓ، ابو ہریرہؓ، ہشام بن عامرؓ، براءؓ، زید بن ارقمؓ، فضالہ بن عبیدؓ، ابوبکرہ، ابن عمرؓ، ابو درداءؓ اور بلالؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے لیکن حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ سونے کے بدلے سونے اور چاندی کے بدلے چاندی کے لین دین میں کمی زیادتی جائز ہے بشرطیکہ دست بدست ہو ان کا کہنا ہے کہ یہ ربا تو اسی صورت میں ہے کہ یہ معاملہ قرض کی صورت میں ہو۔ پھر ان کے بعض دوستوں سے بھی اسی طرح منقول ہے لیکن ابن عباسؓ نے جب یہ حدیث حضرت ابوسعید خدریؓ سے سنی تو اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ لہٰذا پہلا قول ہی صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۰۹۔حدثنا الحسین بن علی الخلال ثنا یزید بن هارون ثنا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن سَعِیْدِبْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِیْعِ فَاَبِیْعُ بِالدَّنَانِیْرِ فَاٰخُذُ مَکَانَهَا الْوَرِقَ وَاَبِیْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَکَانَهَا الدَّنَانِیْرَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ خَارِجًا مِّنْ بَیْتِ حَفْصَةَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ بِالْقِیْمَةِ

۱۱۰۹۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں بقیع کے بازار میں دیناروں کے عوض اونٹ فروخت کیا کرتا تھا چنانچہ دیناروں کے عوض بیچنے پر دراہم میں بھی قیمت وصول کر لیتا اور اسی طرح دراہم کے عوض بیچنے میں دیناروں میں بھی۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ حفصہؓ کے گھر سے نکل رہے تھے میں نے آپ ﷺ سے اس مسئلے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: قیمت طے کر لینے کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔

اس حدیث کو ہم صرف سماک بن حرب کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ داؤد ابو ہند یہی حدیث سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے لین دین میں کوئی حرج نہیں۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء اسے صحیح نہیں سمجھتے۔

۱۱۱۰۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ یَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَاذَهَبَكَ ثُمَّ اْتِنَا اِذَا جَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِیْكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ کَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِیَنَّهٗ وَرِقَهٗ اَوْ لَتَرُدَّنَّ اِلَیْهِ ذَهَبَهٗ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًوا اِلَّا هَآءَ وَ هَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًو اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَ الشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ

۱۱۱۰۔حضرت مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں میں بازار میں یہ پوچھتا ہوا داخل ہوا کہ دیناروں کے بدلے میں مجھے کون دراہم دے سکتا ہے۔ طلحہ بن عبیداللہؓ جو حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے۔ اپنا سونا ہمیں دکھاؤ اور پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ واپس آ جانا جب تک ہمارا خادم چاندی لے کر آ جائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ ممکن نہیں۔ یا تو تم انہیں اپنے درہم دکھاؤ یا ان کا سونا واپس کر دو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے چاندی اگر دست بدست نہ ہو تو سود ہے اور اسی طرح گیہوں، گیہوں کے عوض، جو جو کے

رِبٰو اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمرُ بِالتَّمرِ رِبٰو اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ

عوض اور کھجور کھجور کے عوض ربا ہے۔ الّا یہ کہ دست بدست ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم اسی پر عمل پیرا ہیں۔ ''ھاء وھاء'' کے معنی دست بدست ہو۔

باب ۸۳۹۔مَاجَآءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخلِ بَعدَ التَّابِيرِ وَالعَبدِ وَلَهُ مَالٌ

باب ۸۳۹۔ مالدار غلام اور کھجور کی پیوند کاری کے بعد فروخت سے متعلق۔

۱۱۱۱۔حدثنا قتیبة نا اللیث عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابتَاعَ نَخلاً بَعدَ اَن تُوَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا اِلَّا اَن يَّشتَرِطَ المُبتَاعُ وَمَنِ ابتَاعَ عَبدًا وَّلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ اِلَّا اَن يَّشتَرِطَ المُبتَاعُ

۱۱۱۱۔حضرت سالمؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے کھجور کی پیوند کاری کے بعد درخت خریدے تو پھل بیچنے والے کا ہوگا۔ البتہ اگر کوئی پھل کی بھی شرط لگا چکا ہو تو کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر کوئی مالدار غلام کو فروخت کرتا ہے تو اگر خریدنے والے نے مال کی بھی شرط نہ لگائی ہوگی تو وہ بیچنے والے ہی کا ہے۔

اس باب میں جابرؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بھی بحوالہ سالم کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے۔ سالم، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدا تو پھل فروخت کرنے والے کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والے نے خریدتے وقت اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ پھر اگر کوئی شخص غلام فروخت کرے گا تو غلام کا مال بیچنے والے کی ملکیت ہوگا بشرطیکہ خریدنے والے نے اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ حضرت نافع ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ پیوند کاری کے بعد فروخت کی جانے والی کھجوروں (کے درختوں) کا پھل بیچنے والے کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والا اس کی شرط نہ لگا چکا ہو۔ پھر اسی سند سے حضرت عمرؓ سے بھی نقل ہے کہ جس شخص نے غلام کو فروخت کیا۔ اور خریدنے والے نے مال کی شرط نہ لگائی تو مال فروخت کرنے والے ہی کا ہے۔ عبیداللہ بن عمر بھی نافع سے دونوں حدیثیں اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث بحوالہ ابن عمر، نافع سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر عکرمہ بن خالد بھی حضرت ابن عمرؓ سے حضرت سالم ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں جن میں شافعی، احمد اور اسحاق بھی شامل ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے منقول حدیث اصح ہے۔

باب ۸۴۰۔مَاجَآءَ البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَالَم يَتَفَرَّقَا

باب ۸۴۰۔ بیع میں افتراق فریقین کے اختیار سے متعلق۔

۱۱۱۲۔حدثنا واصل بن عبدالاعلیٰ الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن یحیی بن سعید عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَالَم يَتَفَرَّقَا اَو يَختَارَا قَالَ فَكَانَ ابنُ عُمَرَ اِذَا ابتَاعَ بَيعًا وَّهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ

۱۱۱۲۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو افتراق سے پہلے تک اختیار ہے (کہ بیع کو باقی رکھیں یا فسخ کرلیں)۔ یا پھر یہ کہ اختیار کی بھی شرط لگالیں یعنی اس صورت میں افتراق کے بعد بھی اختیار باقی رہے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب کوئی چیز خریدا کرتے اور بیٹھے ہوئے ہوتے تو اٹھ کر کھڑے ہو جاتے تاکہ وہ بیع واجب ہو جائے

۱۱۱۳۔حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی ابن سعید عن شعبة ثنی قتادة عن صالح ابی الخلیل عن عبداللّٰه بنِ الحَارِثِ عَن حَكِيمِ بنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ

۱۱۱۳۔حضرت حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے۔ چنانچہ اگر ان لوگوں میں سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا تو ان کی بیع میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

برکت دے دی گئی لیکن اگر انہوں نے جھوٹ کا سہارا لیا تو اس بیع سے برکت اٹھالی گئی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس باب میں ابو برزہ، عبداللہ بن عمر، سمرہ، ابو ہریرہ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔حضرت ابن عمرؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے بعض علماء وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے کہ جدائی سے مراد جسموں کی جدائی ہے نہ کہ بات کی جب کہ بعض علماء اسے کلام کے اختتام پر محمول کرتے ہیں لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرنے والے راوی وہ خود ہیں اور وہ اپنی نقل کی ہوئی حدیث کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں ان سے منقول ہے کہ وہ بیع کا ارادہ کرتے تو اٹھ کر چل دیتے تا کہ اختیار باقی نہ رہے حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ ان کے پاس دو شخص ایک گھوڑے کی خرید فروخت کے متعلق فیصلہ کرانے کے لیے حاضر ہوئے جس کی بیع کشتی میں ہوئی تھی۔تو ابو برزہؓ نے فرمایا: تمہیں اختیار ہے اس لیے کہ کشتی میں سفر کرنے والے جدا نہیں ہو سکتے اور آنحضرت ﷺ نے جدائی کو اختیار کے ساتھ مشروط کیا ہے لیکن بعض علماء کا مسلک یہی ہے کہ اس سے مراد افتراق بالکلام ہے۔اہل کوفہ، ثوریؒ اور امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔جب کہ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ جسموں کے افتراق کا مذہب زیادہ قوی ہے کیونکہ اس میں آنحضرت ﷺ سے صحیح حدیث منقول ہے۔حضور ﷺ کے ارشاد "الا بیع الخیار" کے معنی یہ ہیں کہ فروخت کرنے والا خریدنے والے کو اختیار دے لیکن اگر اس اختیار دینے کے بعد خریدنے والے نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر خریدنے والے کا اختیار ختم ہو گیا۔خواہ جدا ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔شافعی اور کئی علماء حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ اس سے مراد بدنوں کا افتراق ہے۔

۱۱۱۴۔حدثنا بذلك قتيبة ثنا الليث ابن سعد عن ابْنِ عِجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ

۱۱۱۴۔حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ جدائی تک بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے۔لیکن اگر بیع میں خیار کی شرط لگائی گئی ہو تو بعد میں بھی اختیار باقی رہتا ہے پھر ان میں سے کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ دوسرے سے اس لیے جلدی مفارقت اختیار کرے کہ کہیں وہ بیع کو فسخ نہ کر دے۔

یہ حدیث حسن ہے۔اس کے معنی بھی بدنوں کے افتراق ہی کے ہیں کیونکہ اگر اس سے مراد افتراق کلام لیا جاتا تو اس حدیث کے کوئی معنی نہ بنتے۔جب کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ کوئی اس ڈر سے جدائی کی راہ نہ اختیار کرے کہ کہیں بیع فسخ نہ ہو جائے۔

باب ۸۴۱۔

باب ۸۴۱۔بلا عنوان

۱۱۱۵۔حدثنا نصر بن على ثنا ابو احمد ثنا يحيى ابن ايوب قال سمعت ابا زرعة بن عمرو يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ

۱۱۱۵۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے اور خریدنے والا اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک آپس میں راضی نہ ہوں۔

۱۱۱۶۔حدثنا عمر بن حفص الشيباني ثنا ابن

۱۱۱۶۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو بیع

وھب عن ابن جریج عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْبَیْعِ

کے بعد اختیار دیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مسئلہ: بیع میں فریقین کے افتراق سے پہلے اور عقد کے اختتام کے بعد جو اختیار باقی رہتا ہے اسے خیار مجلس کہتے ہیں۔ اس میں امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ عقد کے مکمل ہونے کے بعد یعنی ایجاب وقبول کے بعد خیار مجلس ختم ہو جاتا ہے اگرچہ فریقین مجلس ہی میں ہوں اور جدا نہ ہوئے ہوں۔ ان کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے کہ "ولا تا کلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم" (ترجمہ: ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ۔ لیکن آپس کی رضامندی سے تجارت کرتے ہوئے اس کی اجازت ہے) تجارت کی لغت اور اصطلاح میں تعریف یہی ہے کہ یہ ایجاب وقبول ہے نہ کہ بدنوں کا افتراق یا اجتماع۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے رضامندی کے ساتھ تجارت کرنے والے کے مال کو جائز قرار دیا اگر خیار مجلس سے اس جواز کو ختم کر دیا جائے تو یہ آیت کی تخصیص ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "یاایھا الذین امنوا اوفوا بالعقود" (ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو)۔ یہاں ایجاب وقبول کے بعد عقد کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب کہ خیار مجلس کی صورت میں اس کی نفی ہوتی ہے۔ پھر ابوداؤد سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خریدنے یا فروخت کرنے والے دونوں میں سے کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ اپنے ساتھی کو فسخ بیع کے ڈر سے تنہا چھوڑ دے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایجاب وقبول سے بیع مکمل ہو گی۔ خیار مجلس نہیں رہا۔ پھر اگر خیار مجلس کو جائز قرار دیا جائے تو اس صورت میں عقد کے مکمل ہو جانے اور فریقین میں سے ہر ایک کی ملکیت ثابت ہو جانے کے بعد ایک کو دوسرے کی رضامندی کے خلاف فسخ کا حق دینا لازم آئے گا جو جائز نہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۴۲۔ مَاجَاءَ فِی مَنْ یُخْدَعُ فِی الْبَیْعِ

باب ۸۴۲۔ جو شخص بیع میں دھوکا کھا جائے۔

۱۱۱۱۔ حدثنا یوسف بن حماد البصری ثنا عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ عن سعید عَنْ قَتَادَةَ عَنْ انس اَنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْ عُقْدَتِهٖ ضُعْفٌ وَّکَانَ یُبَایِعُ وَ اَهْلُهٗ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُحْجُرْ عَلَیْهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَیْعِ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ

۱۱۱۷۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اکثر خرید و فروخت کرتا اور اس میں دھوکا کھا جایا کرتا تھا۔ اس کے گھر والے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اسے بیع سے روک دیں۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا اور تجارت سے منع کیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس کے بغیر صبر نہیں آتا آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اگر تم خرید و فروخت کرو تو اس طرح کہہ دیا کرو کہ برابر برابر کا لین دین ہے فریب اور دھوکہ نہیں۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن غریب ہے علماء کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ضعیف العقل ہو تو اسے بیع وشراء سے منع کر دیا جائے۔ اسحاق اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک آزاد اور بالغ آدمی کو بیع وشراء (خرید وفروخت) سے روکنا جائز نہیں۔

مسئلہ: آخر الذکر قول احناف کا ہے کہ بالغ اور آزاد شخص جو ضعیف العقل بھی ہو۔ اسے بیع وشراء سے منع کر دینا جائز نہیں۔ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے اسے منع نہیں کیا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۴۳۔فِی الْمُصَرَّاةِ

۱۱۱۸۔حدثنا ابو کریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمة عن محمد بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

باب ۸۴۳۔دودھ روکے ہوئے جانور سے متعلق۔

۱۱۱۸۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے ایسا دودھ دینے والا جانور خریدا جس کا دودھ اس کے مالک نے کئی روز سے روکا ہوا تھا تو اسے دودھ دوہنے کے بعد لوٹانے کا اختیار ہے چنانچہ اگر وہ واپس کرنا چاہے تو واپس کر سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

اس باب میں حضرت انسؓ اور ایک اور صحابی سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔

۱۱۱۹۔حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو عامر ثنا قرة بن خالد عن محمد بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَّا سَمْرَآءَ مَعْنٰی لَا سَمْرَآءَ لَا بُرَّ

۱۱۱۹۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ایسا جانور خریدے جس کا دودھ روکا ہوا ہو اسے تین دن تک اسے لوٹانے کا اختیار ہے۔ واپس کرتے ہوئے وہ ایک صاع غلہ بھی ادا کرے لیکن گیہوں نہ ہو۔ یعنی گیہوں کے علاوہ کوئی چیز۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر شافعی، احمد اور اسحاق وغیرہ عمل کرتے ہیں۔

باب ۸۴۴۔مَاجَآءَ فِی اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّآبَّةِ عِنْدَ الْبَیْعِ

۱۱۲۰۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا وکیع عن زکریا عَنِ الشعبی عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ بَاعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلٰی اَهْلِهٖ

باب ۸۴۴۔بیع کے وقت جانور پر سواری کی شرط لگانا۔

۱۱۲۰۔حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو ایک اونٹ فروخت کیا اور اس پر گھر تک سواری کرنے کی شرط لگائی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے منقول ہے بعض صحابہ اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بیع میں ایک شرط جائز ہے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک اگر بیع میں شرط لگا دی جائے تو وہ بیع ہی صحیح نہیں۔

باب ۸۴۵۔اَلْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

۱۱۲۱۔حدثنا ابو کریب ویوسف بن عیسی قالا ثنا وکیع عن زکریا عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ یُرْکَبُ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَیَشْرَبُ نَفَقَتُهٗ

باب ۸۴۵۔گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ حاصل کرنا۔

۱۱۲۱۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھے جانے والے جانور کو سواری کے لیے استعمال کرنا یا اس کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے لیکن سوار ہونے اور دودھ استعمال کرنے والے پر اس کا نفقہ وغیرہ بھی واجب ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف ابو شعبی کی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابو صالح سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض علماء کے نزدیک گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا بالکل جائز نہیں۔

باب ٨٤٦۔مَاجَاءَ فِی شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِیهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

١١٢٢۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن ابی شجاع سعید بن یزید عن خالد بن ابی عمران عن حنش الصَّنْعَانِیِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِینَارًا فِیهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِیهَا اَکْثَرَ مِنْ اثْنَیْ عَشَرَ دِینَارًا فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ

باب ٨٤٦۔ایسا ہار خریدنا جس میں سونا اور ہیرے ہوں۔

١١٢٢۔حضرت فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر میں نے بارہ دینار کا ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہر جڑے ہوئے تھے میں نے انہیں الگ کیا تو وہ بارہ دینار سے زیادہ تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے ذکر کیا تو فرمایا ایسی چیزیں الگ کیے بغیر نہ فروخت کی جائیں۔

قتیبہ، ابن مبارک سے وہ ابوشجاع اور وہ سعید بن یزید سے اسی سند سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ کسی ایسی تلوار یا کمر بند وغیرہ جس میں چاندی لگی ہوئی ہو اس کا ان چیزوں سے الگ کیے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں۔ تاکہ دونوں چیزیں الگ الگ ہو جائیں۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض صحابہ وغیرہ اس کی اجازت بھی دیتے ہیں۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر علم یقین ہو کہ سونے یا چاندی سے مزین چیز کی قیمت اس میں لگے ہوئے سونے چاندی سے زیادہ ہے تو اسے الگ کیے بغیر بھی بیع جائز ہوگی اس صورت میں ربا نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ٨٤٧۔مَاجَاءَ فِی اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

١١٢٣۔حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی ثنا سفیان عن منصور عن ابراهیم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَی الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِیَ النِّعْمَةَ

باب ٨٤٧۔غلام یا باندی آزاد کرتے ہوئے ولاء کی شرط اور اس پر تہدید۔

١١٢٣۔حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ تو ان لوگوں نے اس کی ولاء کا حق اپنے پاس رکھنے کی شرط لگا دی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم اسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اسی کی ہے جس نے اس کی قیمت ادا کی یا فرمایا: جس کی ملکیت میں نعمت آئی۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: منصور بن معتمر کی کنیت ابوعتاب ہے۔ ابوبکر عطاء بصری، علی بن مدینی سے اور وہ یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جب تمہیں منصور کے واسطے سے کوئی حدیث پہنچے تو سمجھ لو کہ تمہارے دونوں ہاتھ خیر سے بھر گئے اور اس کے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: ابراہیم نخعی اور مجاہد سے روایت کرنے والوں میں منصور سے اثبت کوئی نہیں۔ امام بخاری عبداللہ بن اسود سے اور وہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں کہ منصور کوفہ کے تمام راویوں میں اثبت ہیں۔

باب ٨٤٨۔

١١٢٤۔حدثنا ابو کریب ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی حصین عن حبیب بْنِ اَبِی ثَابِتٍ عَنْ

باب ٨٤٨۔بلاعنوان

١١٢٤۔حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں ایک دینار کے عوض قربانی کے لیے جانور خریدنے کے لیے بھیجا انہوں

حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِىْ لَهٗ اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَّةً فَاَرْبَحَ فِيْهَا دِيْنَارًا فَاشْتَرٰى اُخْرٰى مَكَانَهَا فَجَآءَ بِالْاُضْحِيَّةِ وَالدِّيْنَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّيْنَارِ

نے اس سے جانور خریدا اور اسے دو دینار میں فروخت کر دیا۔ پھر ایک اور جانور ایک دینار کے عوض خرید کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ دینار بھی ساتھ ہی پیش کیا جو منافع ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ جانور کو ذبح کر دو اور دینار صدقے میں دے دو۔

حکیم بن حزام کی یہ حدیث ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمارے علم میں حبیب بن ابی ثابت کا حکیم بن حزام سے سماع ثابت نہیں۔

۱۱۲۵۔ حدثنا احمد بن سعید الدارمی ثنا حبان ثنا هارون بن موسیٰ ثنا الزبیر بن الخرّیت عَنْ اَبِیْ لَبِيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا لِاَشْتَرِیَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهٗ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ مَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ اِلٰى كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ العظیم فكان من اكثر اهل الْكُوْفَةِ مَالاً

۱۱۲۵۔ حضرت عروہ بارقیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ ان کے لیے ایک بکری خرید لاؤں میں نے ایک دینار میں دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک ایک دینار کی فروخت کرنے کے بعد دوسری بکری اور ایک دینار لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آپ ﷺ کے سامنے قصہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں برکت دے اور اسے نفع بخش کرے اس کے بعد وہ کوفہ میں کناسہ کے مقام پر تجارت کیا کرتے اور بہت زیادہ منافع کمایا کرتے چنانچہ وہ اہل کوفہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔

احمد بن سعید، حبان سے وہ سعید بن زید سے وہ زبیر بن خریت سے اور ابولبید سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں بعض علما کا مسلک اسی کے مطابق ہے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں لیکن بعض علماء اس پر عمل نہیں کرتے۔ امام شافعی اور حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید بھی انہی میں شامل ہیں اور ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

باب ۸۴۹۔ مَاجَآءَ فِی الْمُكَاتَبِ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّىْ

باب ۸۴۹۔ اس مکاتب (۱) سے متعلق جو بدل کتابت ادا کر سکتا ہے

۱۱۲۶۔ حدثنا هارون بن عبدالله البزاز ثنا يزيد بن هارون ثنا حماد سلمة عن ايوب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَاعَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِیَ دِيَةَ عَبْدٍ

۱۱۲۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مکاتب کو دیت یا وراثت کا مال ملے تو وہ اتنے ہی مال کا مستحق ہوگا جتنا وہ آزاد ہو چکا ہے اور اگر اس کی دیت ادا کی جائے تو جتنا آزاد ہو چکا ہے اتنی آزاد شخص کی دیت اس کے وارثوں کو دی جائے اور جتنا غلام ہے اتنی غلام کی قیمت اس کے مالک کو بطور بدل کتابت ادا کی جائے۔

(۱) مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ اگر تم اتنے پیسے ادا کر دو تو آزاد ہو۔ (مترجم)

اس باب میں ام سلمہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یحیٰی بن ابی کثیر بھی عکرمہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہی حدیث اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ جب کہ خالد حذاء بھی عکرمہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ اکثر علماء کہتے ہیں مکاتب کے اوپر اگر ایک درہم بھی باقی ہو تو وہ غلام ہی ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۲۷۔حدثنا قتيبة ثنا عبدالوارث بن سعيد عن يحيى بن ابى انيسة عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِاْئَةِ اُوْقِيَةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَةَ اَوَاقٍ اَوْقَالَ عَشْرَةَ الدَّرَاهِمِ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ

۱۱۲۷۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے غلام کو سو اوقیہ دینے کی شرط پر آزاد کرنے کا کہا لیکن غلام دس اواق ادا نہ کر سکا (یا فرمایا دس درہم) تو وہ غلام ہی ہے۔ (یعنی باقی قیمت تو ادا کر دی لیکن مذکورہ دراہم وغیرہ ادا نہ کر سکا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ اکثر علماء صحابہ و دیگر علماء کا یہی قول ہے کہ جب تک مکاتب پر تھوڑی سی رقم بھی باقی ہے اس کا حکم غلام ہی کا رہے گا۔ حجاج بن ارطاۃ بھی عمرو بن شعیب سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۱۲۸۔حدثنا سعيد بن عبدالرحمن المخزومى ثنا سفيان عن الزهرى عَنْ نَبْهَانَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰكُنَّ مَايُؤَدِّىْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ

۱۱۲۸۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کر سکے تو اس سے پردہ کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ اس سے پردہ کرنا از راہ تقویٰ ہے ورنہ وہ اس وقت تک آزاد نہیں ہوتا۔ جب تک رقم ادا نہ کر دے۔

باب ۸۵۰۔مَاجَآءَ اِذَا اَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيْمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهٗ مَتَاعَهٗ

باب ۸۵۰۔ اگر کسی کا مقروض مفلس ہو جائے اور اس کی چیز بعینہ اس کے پاس ہو۔

۱۱۲۹۔حدثنا قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن ابى بكر بن حزم عن عمر بن عبدالعزيز عن ابى بكر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا امْرِءٍ اَفْلَسَ وَ وَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا مِنْ غَيْرِهٖ

۱۱۲۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص مفلس ہو گیا اور کسی شخص کا اسے دیا ہوا مال بعینہ موجود ہو تو اس کا مالک اس کے علاوہ دوسرے قرض خواہوں سے اس چیز کا زیادہ حق دار ہے۔

اس باب میں سمرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم عمل کرتے ہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ وہ بھی سب قرض خواہوں ہی کی طرح شریک ہوگا۔ (یعنی جب مال قرض خواہوں پر برابر تقسیم کیا جائے گا۔) اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۸۵۱۔ مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ یَّدْ فَعَ اِلَی الذِّمِّیِّ الْخَمْرَ یَبِیْعُھَالَہٗ

۱۱۳۰۔ حدثنا علی بن حشرم ثنا عیسی بن یونس عن مجالد عن ابی الودّاک عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ وَقُلْتُ اِنَّہٗ لِیَتِیْمٍ قَالَ اَھْرِیْقُوْہُ

باب ۸۵۱۔ مسلمان کے لیے ذمی کے ذریعے شراب بیچنے کی ممانعت۔

۱۱۳۰۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی کہ سورۃ مائدہ کی شراب کی حرمت والی آیت نازل ہوگئی میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا اور عرض کیا کہ وہ یتیم ہے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے بہادیا جائے۔

اس باب میں انس بن مالکؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے اسی کے مثل منقول ہے۔ بعض علماء کا بھی یہی مسلک ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔ شاید اس لیے کہ واللہ اعلم مسلمان شراب سے سرکہ بنانے کے لیے اپنے گھروں میں نہ رکھنے لگیں جب کہ بعض علماء خود بخود سرکہ بن جانے والی شراب کو رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

۱۱۳۱۔ حدثنا ابو کریب ثنا طلق بن غنام عن شریک وقیس عن ابی حصین عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَۃَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ

۱۱۳۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھے تو اسے ادا کرو۔ اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی کو قرض دیا اور وہ ادا کیے بغیر چلا گیا۔ اور قرض خواہ کے پاس اپنی کوئی چیز چھوڑ گیا تو اس کے لیے جائز نہیں کہ اس کی چیز پر قبضہ کرلے۔

ثوری کہتے ہیں کہ اگر اس کے پاس اس کے درہم تھے اور قرض خواہ کے پاس اس کے دینار رکھے ہوئے تھے تو ان کو رکھنا جائز نہیں ہاں اگر درہم ہی ہوتے تو اپنے قرض کے برابر رکھ لینا درست تھا جب کہ بعض علماء تابعین اسے جائز کہتے ہیں۔

باب ۸۵۲۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْعَارِیَۃَ مُؤَدَّاۃٌ

۱۱۳۲۔ حدثنا ھناد وعلی بن حجر قالا ثنا اسمٰعیل بن عیاش عن شرحبیل بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ الْعَارِیَۃُ مُؤَدَّاۃٌ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ

باب ۸۵۲۔ عاریۃً لی ہوئی چیز کو واپس کرنا ضروری ہے۔

۱۱۳۲۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: استعارۃً لی ہوئی چیز کی ادائیگی ضروری ہے۔ نیز ضمانت دینے والے کو جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ اور قرض واجب الاداء رہے گا۔

اس باب میں صفوان بن امیہؓ، سمرہؓ اور انسؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں یہ حدیث حسن ہے اور آنحضرت ﷺ سے بواسطہ ابوامامہ اور سندوں سے بھی منقول ہے۔

۱۱۳۳۔ حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَی الْیَدِ مَا اَخَذَتْ

۱۱۳۳۔ حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ پر اس چیز کی ادائیگی واجب ہے جو اس نے لی یہاں تک کہ ادا کرے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ پھر حسن بھول گئے اور کہنے لگے۔ وہ تمہارا امین ہے اور اس

حَتّٰی نُوَدِّیَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِیَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ اَمِیْنُكَ لَا ضَمَانَ عَلَیْهِ یَعْنِی الْعَارِیَةَ

دی ہوئی چیز کے ضائع ہونے پر جرمانہ نہیں ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ کا یہی مسلک ہے کہ چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن بعض علماء صحابہ کے نزدیک اگر مانگ کرلی ہوئی چیز ضائع ہو جائے تو اس پر جرمانہ نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ مالک کی مرضی کے خلاف استعمال نہ کرے۔ اگر اس کی مرضی کے خلاف استعمال کرے اور ضائع ہو جائے تو اس صورت میں اسے جرمانے کے طور پر ادا کرنا ضروری ہوگا۔ اہل کوفہ اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۸۵۳۔ مَاجَآءَ فِی الْاِحْتِكَارِ

۱۱۳۴۔ حدثنا اسحق بن منصور ثنا یزید بن هارون ثنا محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن سعید ابْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ مَعْمَرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِیْدٍ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ یَحْتَكِرُ وَ اِنَّمَا رُوِیَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ اِنَّهٗ كَانَ یَحْتَكِرُ الزَّیْتَ وَالْخَبَطَ وَنَحْوَ هٰذَا

باب ۸۵۳۔ غلے کی ذخیرہ اندوزی

۱۱۳۴۔ حضرت معمر بن عبداللہ بن نضلہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی کر کے مہنگائی کا انتظار کرنے والا گنہگار ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے سعید سے کہا اے ابو محمد آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں تو فرمایا: معمر بھی کرتے تھے اور سعید بن میسب سے بھی منقول ہے کہ وہ تیل اور چارے کی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے ہیں (یعنی غلے کے علاوہ ان چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے جو کھانے پینے میں استعمال نہیں ہوتیں۔

اس باب میں عمر، علی، ابوامامہ اور ابن عمرؓ سے بھی حدیثیں نقل کی جاتی ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ غلے کی ذخیرہ اندوزی حرام ہے جب کہ بعض علماء غلے کے علاوہ دیگر اشیاء میں اس کی اجازت کے قائل ہیں۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ روئی اور چمڑے کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۸۵۴۔ مَاجَآءَ فِی بَیْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

۱۱۳۵۔ حدثنا هناد ثنا ابوالاحوص عن سماك عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا تُحَفِّلُوْا وَلَا یُنَفِّقُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

باب ۸۵۴۔ دودھ روکے ہوئے جانور کو فروخت کرنا۔

۱۱۳۵۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال کے بازار میں پہنچنے سے پہلے خریدنے میں عجلت نہ کرو، دودھ والے جانور کا دودھ خریدار کو دھوکے میں ڈالنے کے لیے نہ روکو۔ اور جھوٹے خریدار بن کر کسی چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ۔ (نیلام وغیرہ میں)

اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دودھ روک کر جانور کو بیچنا حرام ہے۔ مسراة اور محفلہ دونوں ایک ہی چیز ہیں یعنی کسی دودھ دینے والے جانور کا کئی دن تک دودھ نہ نکالا جائے تاکہ دودھ اس کے تھنوں میں جمع ہو جائے اور خریدار دھوکے میں پڑ کر اسے خرید لے یہ دھوکے اور فریب کی ایک ہی قسم ہے۔

باب ۸۵۵۔مَاجَآءَ فِی الْیَمِیْنِ الْفَاجِرَةِ یَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ

باب ۸۵۵۔جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال غصب کرنا۔

۱۱۳۶۔حدثنا هناد ثنا ابومعاوية عن الاعمش عن شقیق بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ وَھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لِیَقْتَطِعَ بِھَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِیَّ وَاللّٰہِ لَقَدْ کَانَ ذٰلِکَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَکَ بَیِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْیَھُوْدِیِّ احْلِفْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَنْ یَحْلِفُ فَیَذْھَبُ بِمَالِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ "اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا" الْاٰیَةَ اِلٰی اٰخِرِھَا

۱۱۳۶۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوں گے۔اشعث کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد میرے متعلق تھا میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین میں شراکت تھی۔لیکن وہ اس سے مکر گیا تو میں اسے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔آپ ﷺ نے یہودی سے کہا کہ تم قسم کھاؤ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھالے گا اور میرا مال لے جائے گا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ان الذین یشترون بعھداللہ وایمانھم ثمناً قلیلا اولئک لاخلاق لھم فی الأخرة ولایکلمھم اللہ ولاینظر الیھم یوم القیامة ولایزکیھم ولھم عذاب الیم (ترجمہ: جو لوگ اللہ کے قرار اور اپنی قسموں کی تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں۔ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ ان کا تزکیہ کریں گے۔بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے)۔

اس باب میں وائل بن حجرؓ، ابوموسیٰؓ، ابوامامہؓ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث صحیح ہے۔

باب ۸۵۶۔مَاجَآءَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ

باب ۸۵۶۔اگر خریدنے اور فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے۔

۱۱۳۷۔حدثنا قتیبة ثنا سفین عن ابن عجلان عن عون بن عبداللّٰہ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِیَارِ

۱۱۳۷۔حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کے قول کا اعتبار ہوگا۔جب کہ خریدنے والے کو اختیار دیا جائے گا چاہے تو لے ورنہ واپس کر دے۔

یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عون بن عبداللہ کی ابن مسعودؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔پھر یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمٰن بھی ابن مسعودؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ابن منصور نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ اگر بائع اور مشتری (بیچنے اور خریدنے والے) میں اختلاف ہو جائے اور کوئی گواہ نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: اس میں بائع کے قول کا اعتبار کیا جائے گا چنانچہ اگر مشتری راضی ہو تو خرید ے ورنہ چھوڑ

دے جب کہ اسحاق کہتے ہیں کہ بائع کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔ بعض تابعین سے بھی یہی منقول ہے جن میں شریح بھی شامل ہیں۔

مسئلہ: حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر بائع اور مشتری کے درمیان قیمت یا کسی شرط وغیرہ کے معاملے میں اختلاف ہو جائے تو بائع حلف اٹھائے۔ پھر مشتری کو اختیار دیا جائے کہ چاہے تو خرید لے ورنہ واپس کر دے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۵۷۔مَاجَآءَ فِیْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَآءِ

باب ۸۵۷۔ضرورت سے زیادہ پانی کو فروخت کرنا۔

۱۱۳۸۔حدثنا قتیبة ثنا داؤد بن عبدالرحمٰن العطار عن عمرو بن دینار عن اَبِی الْمِنْهَالِ عَنْ اِیَاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُزَنِیِّ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمَآءِ.

۱۱۳۸۔ایاس بن عبد مزنی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا:

اس باب میں جابرؓ، ابوہریرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور بہیسہؓ سے بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ حضرت ایاس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ پانی بیچنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جب کہ حسن بصری اور بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں۔

۱۱۳۹۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِیُمْنَعَ بِهِ الْکَلَاُ

۱۱۳۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اپنی ضرورت سے زائد پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ جس کی وجہ سے گھاس چارہ وغیرہ میں رکاوٹ پیش آئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۵۸۔مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب ۸۵۸۔نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت کی ممانعت

۱۱۴۰۔حدثنا احمد بن منیع وابوعمار قالا ثنا اسمٰعیل بن علیة ثنا علی بن الحکم عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

۱۱۴۰۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نر کو مادہ پر چھوڑنے پر اجرت لینے سے منع فرمایا:

اس باب میں ابوہریرہؓ، انسؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم کا یہی مسلک ہے لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسے بطور انعام کچھ دے تو یہ جائز ہے۔

۱۱۴۱۔حدثنا عبدة بن عبداللہ الخزاعی البصری ثنا یحیی بن ادم عن ابراهیم بن حمید الرواسی عن هشام بن عروة عن محمد ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ کِلَابٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۱۴۱۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو کلاب کے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے منع کر دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جب نر کو چھوڑتے ہیں تو لوگ بطور انعام کچھ نہ کچھ دے دیتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے اسے اس کی اجازت دی۔

اِنَّا نَطْرُقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِی الْكَرَامَةِ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن حمید کی ہشام بن عروہ سے روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۸۵۹۔مَاجَآءَ فِیْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب۸۵۹۔ کتے کی قیمت سے متعلق۔

۱۱۴۲۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن ابن شهاب ح وثنا سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا ثنا سفیان ابن عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

۱۱۴۲۔حضرت ابومسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کتے کی قیمت لینے، زنا کی اجرت لینے اور کاہن کو مٹھائی دینے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۳۔حدثنا محمد بن رافع ثنا عبدالرزاق ثنا محمد عن یحیی بن ابی كثیر عن ابن كثیر عن ابراهیم بن عبدالله بن قارط عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْد عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِیْثٌ

۱۱۴۳۔حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے کی اجرت، زنا کی اجرت اور کتے کی قیمت حرام ہے۔

اس باب میں عمرؓ، ابن مسعودؓ، جابرؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کی اکثریت اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتی ہے کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء شکاری کتے کی قیمت کو جائز کہتے ہیں۔

باب ۸۶۰۔مَاجَآءَ فِیْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب۸۶۰۔ پچھنے لگانے کی اجرت

۱۱۴۴۔حدثنا قتیبة عن مالك بن انس عن ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَیِّصَةَ اَخِیْ بَنِیْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ یَزَلْ یَسْاَلُهٗ وَیَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰی قَالَ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَ اَطْعِمْهُ رَقِیْقَكَ

۱۱۴۴۔بنی حارثہ کے بھائی ابن محیصہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پچھنے لگانے پر اجرت لینے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔ لیکن وہ بار بار پوچھتے رہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے اونٹ کے چارے یا غلام کے کھانے پینے کے لیے استعمال کرلو۔

اس باب میں رافع بن خدیجؓ، ابوجحیفہؓ، جابرؓ اور سائبؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء اس پر عمل کرتے ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اگر وہ مجھ سے اجرت طلب کرے گا تو میں اس دلیل کو حجت کے طور پر پیش کرتے ہوئے اسے اجرت نہیں دوں گا۔

باب ۸۶۱۔مَاجَآءَ مِنَ الرُّخصَةِ فِیْ کَسْبِ الْحَجَّامِ

باب۸۶۱۔حجام (پچھنے لگانے والے) کی اجرت کے جواز سے متعلق۔

۱۱۴۵۔حدثنا ثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ کَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهٗ اَبُوْ طَیْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَکَلَّمَ اَهْلَهٗ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خِرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَمْثَلِ دَوَائِکُمُ الْحِجَامَةُ

۱۱۴۵۔حضرت حمیدؒ کہتے ہیں کہ انسؓ سے حجام کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ابوطیبہ نے آنحضرت ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ ﷺ نے انہیں دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے ان سے کم پیسے (خراج) لینے کی سفارش کی اور فرمایا سب سے بہتر دوا حجامت ہے یا فرمایا: ''ان من امثل دوائکم الحجامة'' راوی کا شک ہے۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

اس باب میں علیؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے چنانچہ بعض علماء حجامت کی مزدوری لینے کی اجازت دیتے ہیں۔شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۸۶۲۔مَاجَآءَ فِیْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

باب۸۶۲۔کتے اور بلی کی قیمت حرام ہے

۱۱۴۶۔حدثنا علی بن حجر وعلی بن خشرم قالا ثنا عیسی بن یونس عن الاعمش عن اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ والسِّنَّوْرِ

۱۱۴۶۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔

اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔اعمش بھی اپنے بعض ساتھیوں سے اور وہ حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔اعمش کے یہ حدیث روایت کرنے میں اضطراب ہے علماء کی ایک جماعت بلی کی قیمت کو مکروہ سمجھتی ہے۔جب کہ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں۔احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ابوفضیل، اعمش سے وہ ابوحازم سے وہ ابوہریرۃؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اس سند کے علاوہ بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۷۔عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهٖ

۱۱۴۷۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بلی کو کھانے اور اس کی قیمت لینے سے منع فرمایا

یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کوئی بڑی شخصیت نہیں۔ان سے عبدالرزاق کے علاوہ اور لوگ بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۸۔حدثنا ابوکریب ثنا وکیع عن حماد سلمة عن ابی المهزم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ اِلَّا کَلْبَ الصَّیْدِ

۱۱۴۸۔حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا:

یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں۔ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے شعبہ بن حجاج ان میں کلام کرتے ہیں حضرت جابرؓ سے بھی اسی کی مانند مرفوعاً منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں۔

باب ۸۶۳۔مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الْمُغَنِّیَاتِ

باب۸۶۳۔گانے والیوں کی فروخت حرام ہے۔

۱۱۴۹۔حدثنا قتیبة ثنا بکر بن مضر عن عبیداللّٰه بن زَحْرٍ عن علی بن یزید عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْ ھُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْ ھُنَّ وَلَا خَیْرَ فِی تِجَارَۃٍ فِیْھِنَّ وَ ثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِالْاٰیَۃِ

۱۱۴۹۔حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: گانے والی عورتوں (باندیوں) کی خرید وفروخت نہ کیا کرو۔ اور نہ انہیں گانا سکھاؤ کیونکہ ان کی تجارت میں بہتری نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔

یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔"ومن الناس من یشتری لھو الحدیث"......الخ (ترجمہ: بعض لوگ ایسے ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں تا کہ بغیر سمجھے لوگوں کو گمراہ کریں اور اس کا مذاق اڑائیں ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

اس باب میں حضرت عمر بن خطابؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابوامامہؓ کی حدیث ہم اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم علی بن یزید کو ضعیف کہتے ہیں یہ شام کے رہنے والے ہیں۔

باب ۸۶۴۔مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَنْ یُّفَرَّقَ بَیْنَ الْاَخَوَیْنِ اَوْ بَیْنَ الْوَالِدَۃِ وَ وَلَدِھَا فِی الْبَیْعِ

باب ۸۶۴۔ماں اور اس کے بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ فروخت کرنا منع ہے۔

۱۱۵۰۔حدثنا عمر بن حفص الشیبانی ثنا عبداللّٰه بن وھب اخبرنی حُیَیٌّ بن عبداللّٰه عن اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَۃٍ وَ وَلَدِھَا فَرَّقَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

۱۱۵۰۔حضرت ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ماں اور اس کے بچوں کو جدا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے محبوب لوگوں سے جدا کر دیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۵۱۔حدثنا الحسن بن علی ثنا عبدالرحمٰن بن مھدی عن حماد بن سَلَمَةَ عن الحجاج عن الحکم عن میمون بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ وَھَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَوَیْنِ فَبِعْتُ اَحَدَھُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مَا فَعَلَ غُلَامُکَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ رُدَّہٗ رُدَّہٗ

۱۱۵۱۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو غلام دیئے وہ دونوں آپس میں بھائی تھے میں نے ایک کو بیچ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے واپس لے آؤ، واپس لے آؤ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض علماء قرابت دار قیدیوں یا غلاموں کی فروخت کرتے ہوئے جدا کر دینے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ جب کہ بعض علماء ان لڑکوں کو جدا جدا بیچنے کی اجازت دیتے ہیں جو دارالاسلام ہی میں پیدا ہوئے ہوں لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ابراہیم سے منقول ہے کہ انہوں نے ماں بیٹے کو جدا کر دیا تو لوگوں نے ان پر اعتراض کیا اس پر انہوں نے کہا کہ میں نے اس کی والدہ سے پوچھ لیا تھا وہ اس پر رضامند تھی۔

باب ٨٦٥۔مَاجَآءَ مَنْ یَشْتَرِی الْعَبْدَ وَیَسْتَغِلُّهٗ ثُمَّ یَجِدُ بِهٖ عَیْبًا

باب ۸۶۵۔ جو شخص غلام خریدے اور اس سے کچھ فائدہ حاصل کرنے کے بعد اس میں عیب پائے

١١٥٢۔حدثنا محمد بن المثنی ثنا عثمان بن عمرو ابو عامر العقدی عن ابن ابی ذئب عن مخلد بن خفاف عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

۱۱۵۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ظاہر ہونے والے نقص کی تلافی تو حاصل شدہ منافع سے ہوگی۔

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ابو سلمہ، یحییٰ بن خلف سے وہ عمر بن علی سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا نفع اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔ محمد بن اسماعیل بخاری اسے عمر بن علی کی روایت سے غریب سمجھتے ہیں۔ یہ حدیث مسلم بن خالد زنجی بھی ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں پھر جریر بھی ہشام سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں تدلیس ہے اس لیے کہ جریر نے ہشام سے یہ حدیث نہیں سنی۔ اس حدیث کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس کے ذریعے مال کمایا بعد میں پتہ چلا کہ اس میں کوئی عیب ہے تو اسے واپس کر دیا اس صورت میں اس نے جو کچھ اس غلام کے ذریعے کمایا اسی کا ہوگا کیونکہ اگر وہ غلام اس اثناء میں مر جاتا تو خسارہ خریدنے والے ہی کا تھا۔ اس طرح کے تمام مسائل کا یہی حکم ہے کہ نفع اسی کا ہوگا جو ضامن ہوگا۔

باب ٨٦٦۔مَاجَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ اَکْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَآرِّ بِهَا

باب ۸۶۶۔ راہ گزرنے والے کے لیے راستے کے پھل کھانے کی اجازت۔

١١٥٣۔حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب ثنا یحیی بن سلیم عن عبیداللّٰه بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْکُلْ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَةً

۱۱۵۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی باغ میں داخل ہو تو اس کے لیے اس کے لیے پھل کھانا جائز ہے لیکن کپڑے وغیرہ میں جمع کرنا صحیح نہیں۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عباد بن شرحبیلؓ، رافع بن عمرؓ، ابو لحمؓ کے مولی عمیرؓ اور ابو ہریرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں لیکن بعض علماء بغیر قیمت ادا کیے کھانے کو مکروہ کہتے ہیں۔

١١٥٤۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن ابن عَجلَان عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ

۱۱۵۴۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اگر کوئی ضرورتمند جمع کیے بغیر کھا لے تو کوئی بات نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۵۵۔حدثنا ابوعمار الحسین بن حریث الخزاعی ثنا الفضل بن موسی عن صالح بن ابی جبیر عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کُنْتُ اَرْمِیْ نَخلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِیْ فَذَهَبُوْا بِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِیْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعَ قَالَ لَا تَرْمِ وَکُلْ مَا وَقَعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَ اَرْوَاكَ

۱۱۵۵۔حضرت رافع بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں انصار کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر مار رہا تھا کہ انہوں نے مجھے پکڑ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: رافع کیوں ان کے درختوں کو پتھر مار رہے تھے؟ میں نے عرض کیا۔ بھوک کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پتھر نہ مارا کرو۔ جو گری ہوئی ہوں وہ کھالیا کرو۔ اللہ تمہیں سیر کرے اور آسودہ کرے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۸۶۷۔مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الثُّنْیَآءِ

باب ۸۶۷۔بیع میں استثناء کرنے کی ممانعت

۱۱۵۶۔حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی ثنا عباد العوام اخبرنی سفیان بن حسین عن یونس بن عبید عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْیَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ

۱۱۵۶۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے محاقلہ(۱) مزابنہ (۲) مخابرہ(۳) اور ثنیا(۴) سے منع فرمایا۔ اِلّا یہ کہ اس کی مقدار معلوم ہو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی یونس بن عطاء کی جابرؓ سے روایت ہے۔

باب ۸۶۸۔مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ

باب ۸۶۸۔غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے بیچنے کی ممانعت

۱۱۵۷۔حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عَنْ طَاؤس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ

۱۱۵۷۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص غلّہ خریدے تو اسے اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس کے قبضے میں نہ آجائے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں: میرے نزدیک ہر چیز کے متعلق یہی حکم ہے۔

---

(۱) محاقلہ کے معنی ہیں کہ زمین کو غلّے کے عوض کرائے پر دینا یا کھیتی کو اس کی جڑیں مضبوط ہونے سے پیشتر فروخت کرنا۔ یا تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی کرنا یا وہ گیہوں جو بالی میں ہو صاف گیہوں کے عوض بیچنا۔ یہ سب اس لیے منع ہے کہ اس میں اجرت معین نہیں۔ (مترجم)

(۲) مزابنہ۔ یعنی درخت پر موجود پھل کو ایسے پھل کے عوض بیچ دے جو درخت سے اتر چکا ہو۔ یہ اس لیے منع ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا صحیح وزن معلوم نہیں۔ (مترجم)

(مخابرہ بھی زمین کو تہائی یا چوتھائی حصے پیداوار کے عوض کرائے پر دینے کے معنی میں آتا ہے۔ (مترجم)

(۴) ثنیا: اس سے مراد یہ ہے کہ فروخت کرتے وقت کسی غیر معین چیز کو مستثنیٰ کردیا جائے کہ یہ اس میں داخل نہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کسی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے فروخت کرنا جائز نہیں جب کہ بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ جو چیزیں تولی یا وزن نہیں کی جاتیں اور نہ ہی کھانے پینے میں استعمال ہوتی ہیں ان کا ملکیت سے پہلے بیچنا جائز ہے۔ یعنی صرف غلے کے متعلق ہی سختی سے منع کیا گیا ہے احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۸۶۹۔ مَاجَآءَ فِی النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

باب ۸۶۹۔ کسی کی بیع پر بیع کی ممانعت

۱۱۵۸۔ حدثنا قتیبة ثنا اللیث عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ

۱۱۵۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص دوسرے کی فروخت کی ہوئی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں نہ بیچے اور کسی عورت کے کسی کے ساتھ نکاح پر رضامندی ظاہر کرنے کے بعد کوئی اسے پیغام نکاح نہ بھیجے۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور سمرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آنحضرت ﷺ سے یہ بھی مروی ہے۔ کہ فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر قیمت نہ لگائے یعنی اگر دونوں میں بیع کا انعقاد قریب ہو اور مالک نیم رضامند ہو۔ بعض علماء حدیث باب کو بھی قیمت لگانے پر ہی محمول کرتے ہیں۔

باب ۸۷۰۔ مَاجَآءَ فِیْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

باب ۸۷۰۔ شراب بیچنے کی ممانعت۔

۱۱۵۹۔ حدثنا حمید بن مسعدة ثنا المعتمد بن سلیمان قال سمعت لیثا یحدث عن یحیی بن عباد عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِیْ حَجْرِیْ قَالَ اهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِالدِّنَانَ

۱۱۵۹۔ حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے ان یتیموں کے لیے شراب خریدی تھی جو میری کفالت میں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: شراب کو بہادو اور برتن کو توڑ ڈالو۔

اس باب میں جابرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ کی حدیث ثوری، سدی سے وہ یحییٰ بن عباد سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوطلحہ ان کے نزدیک تھے یہ حدیث لیث کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۶۰۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان عن السدی عن یحیی ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا

۱۱۶۰۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا شراب سے سرکہ بنالیا جائے؟ فرمایا: نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۱۔ حدثنا عبداللّٰه بن منیر قال سمعت اباعاصم عن شَبِيْبِ بْنِ بَشْرٍ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشْرَةً

۱۱۶۱۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ (۱) نکالنے والے پر، (۲) نکلوانے والے پر، (۳) پینے والے پر، (۴) لے جانے

عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَ اٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَاوَ الْمُشْتَرَاةَ لَهٗ

والے پر، (۵) جس کی طرف لے جائی جارہی ہو اس پر، (۶) پلانے والے پر (۷) فروخت کرنے والے پر، (۸) اس کی قیمت کھانے والے پر، (۹) خریدنے والے پر اور (۱۰) جس کے لیے خریدی گئی ہو اس پر۔

یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی اسی کی مثل منقول ہے۔ یہ حضرات آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

مسئلہ: ابتدائے اسلام میں شراب سے کہ بنانے کی ممانعت تھی لیکن بعد میں اس کی اجازت دے دی گئی اور وہ احادیث منسوخ ہوگئیں چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: سرکہ تمہارے کھانوں میں سے بہترین سالن ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۷۱۔ مَاجَآءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِيْ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

باب ۸۷۱۔ جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ نکالنا۔

۱۱۶۲۔ حدثنا ابوسلمة يحيى بن خلف ثنا عبدالاعلىٰ عن سعيد عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا اَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ

۱۱۶۲۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی مویشیوں کے پاس جائے تو اگر مالک موجود ہو تو اس سے اجازت طلب کرے اگر وہ اجازت دے دے تو دودھ نکال کر پی لے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو تین مرتبہ آواز لگائے اگر کوئی جواب دے تو اس سے اجازت لے ورنہ دودھ نکال کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض علماء اسحاق اور احمد اسی کے قائل ہیں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ حسن کا سمرہؓ سے سماع ثابت ہے جب کہ بعض علماء حسن کی سمرہؓ سے منقول احادیث پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے ان کی کتاب سے حدیثیں نقل کی ہیں۔

توضیح: اکثر علماء اس قسم کی احادیث کو اضطراری حالت پر محمول کرتے ہیں۔ یعنی اگر کوئی سفر میں ہو اور بھوکا ہو تو اس کے لیے راستے کے پھل کھالینا جائز ہے۔ دودھ پی لینا جائز ہے وغیرہ وغیرہ لیکن یہ بھی بقدر ضرورت ہے یہ نہیں کہ ساتھ لے جائے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۷۲۔ مَاجَآءَ فِي بَيْعِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَالْاَصْنَامِ

باب ۸۷۲۔ مُردار جانوروں کی کھال اور بتوں کو فروخت کرنا۔

۱۱۶۳۔ حدثنا قتيبة ثنا الليث عن يزيد ابن حبيب عن عطاء بن اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۱۶۳۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال مکہ میں فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بت بیچنے سے منع کیا ہے آپ ﷺ سے کہا گیا یا رسول اللہ! مُردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے اس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے، چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں۔ لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ فرمایا: نہیں

اَرَاَیْتَ شَحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ یُطْلیٰ بِهِ السُّفُنُ وَ یُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَهٗ

وہ حرام ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں پر اللہ کی مار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔ (یعنی اسے حلال کرنے کا یہ بہانہ تلاش کیا کہ اسے پگھلا دیا۔ کیونکہ پگھلی ہوئی چربی کو "شحم" نہیں بلکہ "ورک" کہتے ہیں۔ (مترجم)

اس باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

باب ۸۷۳۔مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْهِبَةِ

باب ۸۷۳۔کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا۔

۱۱۶۴۔حدثنا احمد بن عبدة الضبی ثنا عبدالوهاب الثقفی ثنا ایوب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ

۱۱۶۴۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے بری کہاوت نہیں ہے کہ کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا ایسے کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو کھاتا ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ کوئی چیز کسی کو دینے کے بعد واپس لے ہاں باپ بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔ یہ حدیث محمد بن بشار، ابن ابی عدی سے وہ حسین معلم سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ طاؤس سے اور وہ ابن عمرؓ اور ابنِ عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس حدیث کو مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض صحابہ و دیگر علماء کا عمل ہے کہ اگر کسی نے کوئی چیز اپنے کسی ذی رحم محرم کو دے دی تو اس سے واپس لینا صحیح نہیں لیکن اگر غیر ذی رحم محرم کو دی ہو تو واپس لینا جائز ہے بشرطیکہ اس کے بدلے کوئی چیز نہ لے چکا ہو۔ اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ شافعی کہتے ہیں کہ والد کے علاوہ کسی کا کوئی چیز واپس لینا جائز نہیں وہ اپنے مسلک پر حجت کے طور پر حدیث باب ہی پیش کرتے ہیں یعنی حضرت ابن عمرؓ کی حدیث۔

باب ۸۷۴۔مَاجَآءَ فِی الْعَرَایَا وَالرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب ۸۷۴۔بیع عرایا اور اس کی اجازت۔(۱)

۱۱۶۵۔حدثنا هنادنا ثنا عبدة عن محمد بن اسحٰق عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَیْدِبْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ اِلَّا اِنَّهٗ اَذِنَ لِاَهْلِ الْعَرَایَا اَنْ یَّبِیْعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا

۱۱۶۵۔حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ لیکن اہل عرایا کے لیے اپنے درختوں کے پھلوں کو اُترے ہوئے پھلوں کے عوض اندازے کے ساتھ بیچنے کی اجازت دی۔(۲)

---

(۱) ان الفاظ کی تفصیل "باب فی النهی عن الثنیا" میں گزر چکی ہے۔(مترجم)

(۲) اہل عرایا: ان محتاج لوگوں کو کہا جاتا ہے جنہیں درختوں کے پھل عاریۃً دیئے گئے ہوں۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت زید بن ثابت کی حدیث کو محمد بن اسحاق بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔ ایوب، عبداللہ بن عمر اور مالک بن انس بھی نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اسی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے بحوالہ زید بن ثابتؓ مرفوعاً منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عرایا کو پانچ وسق کی اجازت دی ہے۔ یہ محمد بن اسحاق کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۶۶۔ حدثنا ابو کریب ثنا زید بن حباب عن مالك عن داؤد ابن الحصين عن ابی سفيان مولی ابن اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِیْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِیْ مَادُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ كَذَا

۱۱۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل عرایا کو پانچ وسق سے کم پھل اندازے سے بیچنے کی اجازت دی یا کچھ اسی طرح فرمایا۔

۱۱۶۷۔ حدثنا قتيبة عن مالك عن داؤد بن حصين نحوه وروى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِیْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

۱۱۶۷۔ حضرت مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عرایا کو پانچ وسق یا اس سے کم مقدار میں بیچنے کی اجازت دی۔

۱۱۶۸۔ حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِی الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

۱۱۶۸۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کو اندازے کے ساتھ بیچنے کی اجازت دی۔

یہ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء، شافعی، احمد اور اسحاق اسی پر عمل کرتے ہیں ان حضرات کا کہنا ہے کہ عرایا محاقلہ اور مزابنہ کی بیوع کی ممانعت سے مستثنیٰ ہیں ان کی دلیل حضرت زیدؓ اور ابو ہریرہؓ کی حدیثیں ہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق مزید کہتے ہیں کہ عرایا کے لیے پانچ وسق سے کم پھلوں کو بیچنا جائز ہے۔ بعض علماء اس کی یہ تفسیر کرتے ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے ان کے لئے آسانی اور وسعت کے لیے تھا کیونکہ انہوں نے شکایت کی کہ ہم میں تازہ پھل خریدنے کی استطاعت نہیں ہے اِلّا یہ کہ پرانی کھجوروں سے خریدیں تو آپ ﷺ نے انہیں پانچ وسق سے کم خریدنے کی اجازت دے دی تا کہ تازہ پھل کھا سکیں۔

۱۱۶۹۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابواُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِبْنِ كَثِيْرٍ ثَنَا بَشِيْرُبْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَ سَهْلَ ابْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ كُلِّ تَمْرٍ بِخَرْصِهَا

۱۱۶۹۔ ولید بن کثیر، بنو حارثہ کے مولیٰ بشیر بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ رافع بن خدیجؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ یعنی درختوں سے اتری ہوئی کھجور کے عوض درختوں پر لگی ہوئی کھجور خریدنے سے منع فرمایا: لیکن اصحاب عرایا کو اجازت دی اور تازہ انگور کو خشک انگور کے عوض اور تمام پھلوں کو اندازے سے بیچنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ بعض لوگ اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت کسی محتاج وغیرہ کو پھل کھانے کے لیے دے دیا کرتے تھے چنانچہ عرب کی یہ عادت تھی کہ اپنے اہل وعیال کو لے کر باغ میں جایا کرتے تھے اور ایسی صورت میں اس محتاج یا فقیر کی آمد ناگوار گزرتی اس لیے باغ کا مالک اسے اس درخت کے پھل کے بدلے میں اپنے پاس سے پھل دے کر رخصت کر دیا کرتے اور اس کا پھل اپنے پاس رکھ لیتے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی اجازت دی لیکن اس میں پانچ وسق سے کم ہونا ضروری ہے یہ قید اس لیے ہے کہ اس اجازت کا تعلق احتیاج کی وجہ سے ہے۔ اور احتیاج وضرورت پانچ وسق سے کم ہی ہوتی ہے اور پانچ وسق چھبیس من کے برابر ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۷۵۔ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

باب ۸۷۵۔ نجش حرام ہے۔(۱)

۱۱۷۰۔ حدثنا قتيبة و احمد بن منيع قالا ثنا سفيان عن الزهری عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنَاجَشُوْا

۱۱۷۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نجش نہ کرو۔ قتیبہ کہتے ہیں کہ وہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نجش حرام ہے۔ نجش یہ ہے کہ کوئی کسی چیز کے متعلق خاص معلومات رکھنے والا شخص وہ چیز فروخت کرنے والے کے پاس جا کر اس کی قیمت اصل قیمت سے زیادہ دینے لگے۔ یہ معاملہ اس وقت ہو جب خریدار وہیں موجود ہوتا کہ خریدار دھوکہ کھا کر اسے بازار کی قیمت سے زیادہ میں خرید لے۔ یعنی اس کی نیت محض خریدار کو دھوکا دینے کی ہو۔ یہ دھوکے اور فریب کی ایک قسم ہے۔

باب ۸۷۶۔ مَاجَآءَ فِی الرُّجْحَانِ فِی الْوَزْنِ

باب ۸۷۶۔ تولتے وقت جھکاؤ رکھنا۔

۱۱۷۱۔ حدثنا هنادو محمود بن غيلان قالا ثنا وكيع عن سفيان عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَاوَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَآءَ نَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ وَعِنْدِیْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ

۱۱۷۱۔ حضرت سوید بن قیس کہتے ہیں کہ میں اور مخرمہ عبدی ہجر کے مقام پر کپڑا لائے تو آپ تشریف لائے اور ایک پاجامے کا سودا کیا۔ میں نے اجرت پر ایک تولنے والا رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ تولو اور جھکاؤ کے ساتھ تولو۔

اس باب میں جابرؓ اور ابو ہریرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت سوید کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء ترازو کے جھکاؤ کو مستحب کہتے ہیں۔ شعبہ بھی حدیث سماک سے اور وہ ابو صفوان سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۸۷۷۔ مَاجَآءَ فِیْ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهٖ

باب ۸۷۷۔ تنگ دست کے لیے قرضے کی ادائیگی میں مہلت اور نرم روی۔

۱۱۷۲۔ حدثنا ابو كريب ثنا اسحق بن سليمان الرازی عن داؤد بن قيس عن زيد بن اسلم عَنْ

۱۱۷۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی تنگ دست مقروض کو مزید مہلت دے۔ اور اس کا کچھ قرضہ

(۱) اس کی تفسیر آگے مذکور ہے۔ (مترجم)

اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا وَ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

بھی معاف کر دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دیں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اس باب میں ابویسرؓ، ابوقتادہؓ، حذیفہ، مسعودؓ اور عبادہؓ بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۳۔حدثنا هناد ثنا ابومعاویة عن الاعمش عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْلَهٗ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ رَجُلًا مُوْسِرًا فَکَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ فَکَانَ یَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ یَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ

۱۱۷۳۔حضرت ابومسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں سے کسی شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ نکلی لیکن اتنا تھا کہ وہ شخص امیر تھا اور لوگوں سے لین دین کرتا رہتا تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی مقروض تنگدست ہو تو اسے معاف کر دیا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہم اسے معاف کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں اسے چھوڑ دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۷۸۔مَاجَآءَ فِیْ مَطْلِ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ

باب ۸۷۸۔مالدار شخص کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔

۱۱۷٤۔حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی ثنا سفین عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ

۱۱۷۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیر آدمی کی طرف سے ادائیگی قرض میں تاخیر ظلم ہے اور کسی شخص کو کسی مالدار شخص کی طرف تحویل کر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اس سے وصول کرے۔(۱)

اس باب میں ابن عمرؓ اور شریدؓ بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر کسی مالدار کی طرف حوالہ کیا جائے تو اس سے وصول کرے۔ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اس مالدار نے قبول کر لیا تو قرضدار بری ہو گیا وہ اس سے طلب نہیں کر سکتا۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر محال علیہ (جس کی طرف حوالہ کیا گیا) مفلس ہو جائے اور قرض خواہ کا مال ضائع ہو جائے تو اس صورت میں وہ دوبارہ پہلے قرضدار سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے۔ کیونکہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ "مسلمان کا مال ضائع نہیں ہو سکتا"۔ اسحٰق بھی اس قول کے یہی معنی بیان کرتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو کسی دوسرے کی طرف حوالہ کر دیا جائے اور وہ بظاہر غنی معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت مفلس ہو تو اس صورت میں قرض خواہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پہلے قرض دار سے رجوع کرے۔

مسئلہ: اس مسئلے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی مقروض کسی شخص کی طرف تحویل کرے تو حوالہ ہو جاتا ہے لیکن وہ محتال علیہ (جس کی طرف حوالہ کیا گیا ہے) کی زندگی میں پہلے قرض دار کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اگرچہ وہ مفلس ہی ہو جائے۔ البتہ اگر وہ اپنے مال کے اس سے ملنے سے مایوس ہو جائے تو اس کے لیے پہلے قرض دار سے رجوع کرنا جائز ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ محتال علیہ حوالہ کا انکار کر دے اور کوئی گواہ نہ ہو۔ دوم یہ کہ محتال علیہ فوت ہو جائے اور اس کے مال وراثت میں بھی اتنا مال نہ ہو کہ اس کا قرض ادا کیا جا سکے۔ واللہ اعلم (مترجم)

---

(۱) تحویل: حوالہ سے ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنے قرض خواہ سے کہے کہ میرے اوپر جتنا تمہارا قرض ہے تم فلاں شخص سے وصول کر لو تو اسے اس سے وصول کرنا چاہئے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۷۹۔مَاجَاءَ فِی الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

باب ۸۷۹۔بیع منابذہ اور ملامسہ

۱۱۷۵۔حدثنا ابو کریب محمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

۱۱۷۵۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب میں تمہاری طرف کوئی چیز پھینکوں گا تو ہمارے درمیان بیع واجب ہوگئی اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ اگر میں نے کوئی چیز چھولی تو بیع واجب ہوگئی اگرچہ اس نے کچھ بھی نہ دیکھا ہو۔مثلاً وہ چیز کسی تھیلے وغیرہ میں ہو یہ اہلِ جاہلیت کی بیوع ہیں جن سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا۔

باب ۸۸۰۔مَاجَآءَ فِی السَّلَفِ فِی الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

باب ۸۸۰۔غلّہ وغیرہ کی قیمت پیشگی ادا کرنا۔

۱۱۷۶۔حدثنا احمد بن منیع ثنا سفین عن ابن ابی نجیح عن عبداللّٰه بن کثیر عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی التَّمْرِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْیُسْلِفْ فِیْ كَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَ وَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

۱۱۷۶۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کی قیمت پیشگی ادا کر دیا کرتے تھے۔آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ اگر کوئی شخص پیشگی قیمت وصول کرے تو وزن اور کیل کا مقدر کرنا اور جتنی مدت بعد چیز دینی ہو اس کا تعین کرنا ضروری ہے۔(۱)

اس باب میں ابن ابی اوفی اور عبدالرحمٰن بن ابزی بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے غلّے یا کپڑے اور ان چیزوں کی پیشگی قیمت ادا کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں جن کی حد اور صفت معلوم ہو۔لیکن جانوروں کی قیمت کی پیشگی ادائیگی میں اختلاف ہے۔شافعی، احمد اور اسحاق اسے جائز کہتے ہیں جب کہ بعض صحابہ، سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ جانوروں کی قیمت پیشگی ادا کرنے کو جائز کہتے ہیں۔

باب ۸۸۱۔مَاجَآءَ فِیْ اَرْضِ الْمُشْتَرَكِ یُرِیْدُ بَعْضُهُمْ

باب ۸۸۱۔مشترکہ زمین میں سے اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ بیچنا چاہے۔

۱۱۷۷۔حدثنا علیٰ بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن سعید عن قتادة عن سلیمان الیَشْكُرِیْ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِیْكٌ فِیْ حَائِطٍ فَلَا یَبِیْعُ نَصِیْبَهٗ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰی یَعْرِضَهٗ عَلٰی شَرِیْكِهٖ

۱۱۷۷۔حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص کا کسی باغ میں حصہ ہو تو وہ اپنا حصہ اپنے دوسرے شریک کو بتائے بغیر فروخت نہ کرے۔

---

(۱) کیل۔ناپ کو کہتے ہیں یعنی وزن اور ناپ مقرر ہو کہ اتنے کلو ہوں گے یا اتنے صاع وغیرہ۔(مترجم)

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ سلیمان یشکری کی وفات حضرت جابر بن عبداللہؓ کی زندگی ہی میں ہوئی۔ قتادہ اور ابو بشر نے ان سے کوئی حدیث نہیں سنی (یعنی سلیمان یشکری سے) مزید کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ سلیمان یشکری سے عمرو بن دینار کے علاوہ کسی اور کا سماع ہو۔ انہوں نے بھی شاید حضرت جابرؓ کی زندگی ہی میں ان سے احادیث سنی ہوں۔ اور قتادہ، سلیمان یشکری کی کتاب سے احادیث نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے منقول احادیث لکھی ہوئی تھیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ کی کتاب حسن بصری کے پاس لے گئے تو انہوں نے اسے رکھ لیا یا فرمایا کہ اس سے احادیث نقل کیں پھر لوگ اسے قتادہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے اس سے روایت کی پھر میرے پاس لائے لیکن میں نے اس سے روایت نہیں کی ہمیں یہ باتیں ابوبکر عطاء نے علی بن مدینی کے حوالے سے بتائیں۔

باب ۸۸۲۔مَاجَآءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

۱۱۷۸۔حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالوهاب الثقفی ثنا ایوب عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِی الْعَرَایَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۸۲۔ بیع مخابرہ اور معاومہ۔

۱۱۷۸۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ (۱) اور معاومہ (۲) کی ممانعت کی لیکن عرایا میں ان کی اجازت دی۔

۱۱۷۹۔حدثنا محمد بن بشار ثنا الحجاج بن منهال ثنا حماد بن سلمة عن قتادة و ثابت وَ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَةٍ فِیْ دَمٍ وَلَا مَالٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں مہنگائی ہوئی تو ہم نے عرض کیا کہ قیمتیں مقرر کر دیجئے۔ فرمایا: قیمتیں مقرر کرنے والی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے جو روکنے والا بھی ہے دینے والا اور کشادگی کرنے والا بھی اور وہی رازق ہے (یعنی رزق میں تنگی اور کشادگی اسی کے حکم سے آتی ہے)۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی شخص مجھ سے اپنے خون یا مال میں ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

باب ۸۸۳۔مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْغِشِّ فِی الْبُیُوْعِ

۱۱۸۰۔حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةٍ مِّنْ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ یَا

باب ۸۸۳۔ بیوع میں ملاوٹ کرنا حرام ہے۔

۱۱۸۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غلّے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں نمی محسوس کی تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ غلہ بیچنے والے نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بارش کی وجہ سے گیلا ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ

---

(۱) محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ کے معنی باب "ماجاء فی النهی عن الثنیا" میں گزر چکی ہیں۔

(۲) معاومہ یہ ہے کہ پھلوں کو پیداوار سے پہلے ہی ایک یا دو سال کے لیے بیچ دیا جائے۔ یہ بھی بیع غرر میں شامل ہے کیونکہ پیداوار مجہول ہے۔ (مترجم)

صاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا

نے فرمایا: تم نے اس بھیگے ہوئے مال کو اوپر کیوں نہیں رکھ دیا تا کہ لوگ دیکھ سکیں۔ پھر فرمایا: جو ملاوٹ یا فریب کرے گا۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوحمراءؓ، ابن عباسؓ، بریدہؓ، ابو بردہ بن نیارؓ، اور حذیفہ بن یمانؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے غش یعنی دھوکے بازی اور ملاوٹ کو حرام کہتے ہیں۔

باب ۸۸٤۔مَاجَآءَ فِی اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيْرِ اَوِ الشَّیْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

باب ۸۸۴۔اونٹ یا کوئی جانور قرض لینا۔

۱۱۸۱۔حدثنا ابو کریب ثنا وکیع عن علی بن صالح عن سلمة بن کهیل عن ابن ابی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَاَعْطٰى سِنًّا خَيْرًا مِّنْ سِنِّهِ وَقَالَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً

۱۱۸۱۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک جوان اونٹ بطور قرض لیا اور ادائیگی کے وقت اس سے بہتر اونٹ دیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں۔ جو بہترین طریقے سے قرض ادا کرتے ہیں۔

اس باب میں ابورافعؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اسے شعبہ اور سفیان، سلمہ سے نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض علماء کے نزدیک اونٹ بطور قرض لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء اسے مکروہ کہتے ہیں۔

۱۱۸۲۔حدثنا محمد بن المثنی ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن سلمة بن کهیل عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً وَقَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۱۱۸۲۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے قرض کا تقاضا کیا اور کچھ بدتمیزی سے پیش آیا۔ صحابہؓ نے اسے جواب دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اگر کسی کا کسی پر حق ہوتا ہے تو وہ اسی طرح بات کرتا ہے۔ اس کے لیے ایک اونٹ خرید و اور اسے دے دو۔ صحابہ نے تلاش کیا تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملا اس جیسا نہ مل سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے خرید کر اسے دے دو۔ تم میں سے بہتر وہی ہے جو قرض ادا کرتے وقت اچھی چیز دے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلمہ بن کہیل سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۳۔حدثنا عبد بن حمید ثنا روح بن عبادة ثنا مالك بن انس عن زید بن اسلم عن عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا

۱۱۸۳۔آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک جوان اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر جب آپ ﷺ کے پاس زکوۃ کے اونٹ آئے تو مجھے حکم دیا کہ اس شخص کو اونٹ دے دوں میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ان میں سے کوئی جوان اونٹ

فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَآ اَجِدُ فِی الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِیَارًا رُبَاعِیًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِیَّاهُ فَاِنَّ خِیَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَآءً

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نہیں ہے ہاں اس سے بہتر چار دانت والا ضرور ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وہی دے دو کیونکہ بہترین لوگ وہ ہیں جو بہترین چیز سے قرض ادا کرتے ہیں۔

۱۱۸۴۔حدثنا ابو کریب ثنا اسحق بن سلیمان عن مغیرة بن مسلم عن یونس عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ سَمْحَ الْبَیْعِ سَمْحَ الشِّرَآءِ سَمْحَ الْقَضَآءِ

۱۱۸۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نرم روی کے ساتھ خرید وفروخت کرنے اور نرمی ہی کے ساتھ قرض ادا کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث غریب ہے۔بعض راوی اسے یونس سے وہ سعید مقبری سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۸۵۔حدثنا عباس بن محمد الدوری ثنا عبدالوهاب بن عطاء ثنا اسرائیل عن زید بن عطاء بن السائب عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا اِذَا بَاعَ سَهْلًا اِذَا اشْتَرٰی سَهْلًا اِذَا اقْتَضٰی

یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح ہے۔

۱۱۸۵۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک شخص کی اس لیے بخشش کردی کہ وہ جب کوئی چیز فروخت کرتا تو آسانی اور نرمی کے ساتھ، جب خریدتا تو اسی طرح اور جب کبھی قرض کا تقاضا کرتا تو بھی سہولت اور نرمی کو ملحوظ رکھتا۔

باب ۸۸۵۔بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْبَیْعِ فِی الْمَسْجِدِ

باب ۸۸۵۔مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت

۱۱۸۶۔حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عارم ثنا عبدالعزیز بن محمد قال اخبرنی یزید بن خصیفة عن محمد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّبِیْعُ اَوْیَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّنْشُدُ فِیْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْكَ

۱۱۸۶۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے دیکھو تو کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور اگر کوئی مسجد میں کسی چیز کے گم ہوجانے کا اعلان کرے تو کہو کہ اللہ تمہاری چیز نہ لوٹائے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسجد میں خرید وفروخت حرام ہے، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء مسجد میں خرید وفروخت کی اجازت دیتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاَحْکَامِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ ﷺ سے حکومت اور قضاء وغیرہ کے متعلق منقول احادیث کے ابواب

باب ۸۸۶۔مَاجَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقَاضِیْ

باب۸۸۶۔قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث۔

۱۱۸۷۔حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت عَبْدِ الْمَلِكِ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْھَبْ فَاقْضِ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَ تُعَافِیْنِیْ یَااَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ فَمَا تَکْرَہُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ کَانَ اَبُوْكَ یَقْضِیْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا فَمَا اَرْجُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ

۱۱۸۷۔حضرت عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے ابن عمرؓ سے فرمایا: جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرو۔ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے اس کام سے معاف کیجئے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کہ تم اسے کیوں اچھا نہیں سمجھتے حالانکہ تمہارے والد تو فیصلے کیا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ "جس نے قاضی بن کر لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلے کیے تو امید ہے کہ وہ برابر برابر چھوٹ جائے"۔ اس کے بعد بھی کیا میں اس کی امید رکھوں؟ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ عبدالملک جو معتمر سے نقل کرتے ہیں وہ ابو جمیلہ کے بیٹے ہیں۔

۱۱۸۸۔حدثنا ھناد ثنا وکیع عن اسرائیل عن عبدالاعلی عن بلال بن اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَآءَ وُکِّلَ اِلٰی نَفْسِہٖ مَنْ جُبِرَ عَلَیْہِ یَنْزِلُ عَلَیْہِ مَلَكٌ فَیُسَدِّدُہٗ

۱۱۸۸۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص منصب قضاء طلب کرتا ہے تو اسے اس کو سونپ دیا جاتا ہے (اور اس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں کی جاتی) اور جس شخص پر جبراً یہ عہدہ مسلط کیا جاتا ہے اس کی مدد اور غلط راستے پر جانے سے روکنے کے لیے ایک فرشتہ اترتا ہے۔

۱۱۸۹۔حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن ثنا یحیی بن حماد عن ابی عوانۃ عن عبدالاعلیٰ الثعلبی عن بلال بن مرداس الفزاری عَنْ خَیْثَمَۃَ وَھُوَ الْبَصَرِیُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَآءَ وَسَاَلَ فِیْہِ شُفَعَآءَ وُکِّلَ اِلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مَلَکًا یُسَدِّدُہٗ

۱۱۸۹۔خیثمہ بصری، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو قضاء کے عہدے پر فائز ہونا چاہتا ہے اور اس کے لیے سفارشیں کرتا ہے اسے اس کے نفس پر چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی غیبی مدد نہیں ہوتی اور جسے زبردستی اس منصب پر فائز کیا جاتا ہے اس کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اتارتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسرائیل کی ابو الاعلی سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۹۰۔حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا الفضیل بن سلیمان عن عمرو بن ابی عمرو عن سعید الْمُقْبَرِیُ عَنُ اَبِیُ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنُ وَلِیَ الْقَضَآءَ اَوْجُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدُ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ

۱۱۹۰۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قضاء کے منصب پر فائز ہوا یا فرمایا جسے لوگوں کا قاضی مقرر کیا گیا گویا کہ وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۸۸۷۔مَاجَآءَ فِی الْقَاضِیُ یُصِیْبُ وَ یُخْطِئُ

باب ۸۸۷۔قاضی کا اجتہاد صحیح بھی ہوتا ہے اور کبھی اس سے خطا بھی ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۱۔حدثنا حسین بن مهدی ثنا عبدالرزاق عن معمر عن سفیان الثوری عن یحیی بن سعید عن ابی بکر من محمد بن بن عمر بُنِ حَزُمٍ عَنُ ابی سلمة اَبِیُ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجُتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجُرَانِ وَ اِذَا حَکَمَ فَاَخُطَا فَلَهٗ اَجُرٌ وَّاحِدٌ

۱۱۹۱۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی حاکم حکم کرتے ہوئے اصابت حق کی کوشش کرتا ہے تو اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ (یعنی ایک حق دار کو حق دلوانے کا اور دوسرا کوشش یعنی اجتہاد کرنے کا) اور اگر کامیاب نہ ہوا تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

اس باب میں عمرو بن عاصؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے سفیان ثوری کی یحیٰی بن سعید سے روایت کے متعلق عبدالرزاق کی سند کے علاوہ کسی اور سند سے نہیں جانتے وہ معمر سے اور وہ سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۸۸۸۔مَاجَآءَ فِی الْقَاضِیُ کَیُفَ یَقُضِیُ

باب ۸۸۸۔قاضی کس طرح فیصلے کرے

۱۱۹۲۔حدثنا هنادنا وکیع عن شعبة عن ابی عون عن الحارث بن عمرو عن رجال من اصحاب مُعَاذٍ عَنُ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ کَیُفَ تَقُضِیُ فَقَالَ اَقُضِیُ بِمَا فِیُ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنُ لَّمُ یَکُنُ فِیُ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنُ لَّمُ یَکُنُ فِی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجُتَهِدُ رَاْیِیُ قَالَ الْحَمُدُ لِلّٰهِ الَّذِیُ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا یُحِبُّ وَیَرُضٰی

۱۱۹۲۔حضرت معاذؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو پوچھا تم کس طرح فیصلے کرو گے۔ عرض کیا: اللہ کی کتاب قرآن مجید کے حکم کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا اگر قرآن میں وہ حکم نہ ملا تو؟ عرض کیا: اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق۔ فرمایا: اگر سنت میں بھی نہ ملے تو؟ عرض کیا۔ تو اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے اللہ کے رسول کے رسول کو توفیق بخشی۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ دونوں شعبہ سے وہ ابوعون سے وہ حارث سے وہ کئی اہل حمص راویوں سے اور وہ حضرت معاذؓ سے اسی کی مانند حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند متصل نہیں۔ ابوعون ثقفی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے۔

باب ۸۸۹۔مَاجَآءَ فِی الْاِمَامِ الْعَادِلِ

۱۱۹۳۔حدثنا علی بن المنکدر الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن فضیل بن مرزوق عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ اَدْنَاھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ وَاَبْعَدُھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ

باب ۸۸۹۔عادل امام کے متعلق۔

۱۱۹۳۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے زیادہ نزدیک بیٹھنے والا شخص عادل حاکم ہوگا۔ اور سب سے زیادہ زیر غضب اور سب سے دور بیٹھنے والا ظالم ہوگا۔

اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۹۴۔حدثنا عبدالقدوس ابن محمد ابوبکر العطار ثنا عمر بن عاصم ثنا عمران القطان عن اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰہُ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْہُ وَلَزِمَہُ الشَّیْطٰنُ

۱۱۹۴۔حضرت ابن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاضی کے ساتھ اللہ کی مدد اور تائید اس وقت تک رہتی ہے جب تک وہ ظلم نہیں کرتا۔ لہٰذا جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ کی مدد کنارہ کشی اختیار کر لیتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران بن قطان کی حدیث سے جانتے ہیں۔

باب ۸۹۰۔مَاجَآءَ فِی الْقَاضِیْ لَا یَقْضِیْ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَھُمَا

باب ۸۹۰۔قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب تک فریقین کے بیانات نہ سن لے۔

۱۱۹۵۔حدثنا ھناد ثنا حسین بن علی الجعفی عن زائدۃ عن سماك بن حرب عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضٰی اِلَیْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِیْ کَیْفَ تَقْضِیْ قَالَ عَلِیٌّ فَمَا زِلْتُ قَاضِیًا بَعْدُ

۱۱۹۵۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس دو شخص کوئی مقدمہ پیش کریں تو پہلے کا بیان سننے کے بعد کبھی فیصلہ نہ کرو۔ جب تک دوسرے کا بھی بیان نہ سن لو۔ اس طرح تمہیں معلوم ہو جائے۔ کہ کیا فیصلہ کرنا چاہئے حضرت علیؓ کہتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۸۹۱۔مَاجَآءَ فِیْ اِمَامِ الرَّعِیَّۃِ

باب ۸۹۱۔رعایا کے حاکم سے متعلق۔

۱۱۹۶۔حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل ابن ابراهیم قال ثنی علی بن الحکم ثنی ابو الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُوبْنُ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِی الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَ مَسْكَنَتِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ

۱۱۹۶۔حضرت عمرو بن مرۃؓ نے معاویہؓ سے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی حاکم اپنی رعایا کے حاجت مندوں محتاجوں اور مسکینوں کے لیے اپنے دروازے بند کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات، ضروریات اور فقر کو دور کرنے سے پہلے آسمانوں کے دروازے بند کردیتے ہیں۔اس پر معاویہؓ نے اسی وقت ایک شخص کو لوگوں کی ضروریات سے مطلع کرنے کے لیے مقرر کردیا۔

اس باب میں ابن عمرؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔حضرت عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔عمرو بن مرہ جہنیؓ کی کنیت ابو مریم ہے۔علی بن حجر، یحییٰ بن حمزہ سے وہ یزید بن ابی مریم سے وہ قاسم بن مخیمرہ سے اور وہ ابو مریمؓ (جو صحابی ہیں) اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۸۹۲۔مَاجَآءَ لَا يَقْضِى الْقَاضِیْ وَهُوَ غَضْبَانُ

باب ۸۹۲۔قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

۱۱۹۷۔حدثنا قتیبة ثنا ابوعوانة عن عبد الملك بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِیْ اِلٰى عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ لَّا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

۱۱۹۷۔حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے عبیداللہ بن ابی بکرہ (جو قاضی تھے) کو لکھا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصے کی حالت میں کبھی فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ کوئی حاکم غصے کی حالت میں کبھی فیصلہ نہ کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

باب ۸۹۳۔مَاجَآءَ فِیْ هَدَايَا الْاُمَرَآءِ

باب ۸۹۳۔امراء کو تحفے تحائف دینا۔

۱۱۹۸۔حدثنا ابو کریب ثنا ابو اسامة عن داؤد بن یزید الاودی عن المغیرة بن شبیل عن قیس بن ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ

۱۱۹۸۔حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں روانہ ہوگیا۔آپ ﷺ نے میری روانگی کے بعد کسی شخص کو مجھے بلانے کے لیے بھیجا۔میں واپس آیا تو فرمایا: جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں بلایا؟ (یہ کہنے کیلئے کہ) میری اجازت کے بغیر کبھی کسی سے کوئی چیز نہ لینا۔اس لیے کہ یہ خیانت ہے۔اور جو شخص کسی چیز میں خیانت کرے گا وہ اسے لے کر قیامت کے دن حاضر ہوگا۔میں نے یہی کہنے کے لیے تمہیں بلایا تھا۔اب جاؤ۔

اس باب میں عدی بن عمیرہ، بریدہ، مستورد بن شداد، ابوحمید اور ابن عمرؓ بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف ابواسامہ کی روایت والی سند سے جانتے ہیں۔وہ داؤد داودی سے نقل کرتے ہیں۔

باب ٨٩٤۔مَاجَآءَ فِی الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی الْحُکْمِ

باب ۸۹۴۔مقدمات میں رشوت لینے اور دینے والے کے متعلق۔

١١٩٩۔حدثنا قتیبة ثنا ابوعوانة عن عمر بن ابی سلمة عن ابیه عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ فِی الْحُکْمِ

۱۱۹۹۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقدمات میں رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت بھیجی۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ابن ابی حدیدہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے اور ابوسلمہؓ سے بھی منقول ہے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت صحیح نہیں۔میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سنا کہ حضرت ابوسلمہؓ کی عبداللہ بن عمروؓ کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے منقول حدیث اس باب کی سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ، ابوعامر عقدی سے وہ ابن ابی ذئب سے وہ خالد حارث بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوسلمہؓ سے اور وہ عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٨٩٥۔مَاجَآءَ فِیْ قُبُوْلِ الْهَدِیَّةِ وَ اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

باب ۸۹۵۔دعوت اور ہدیہ قبول کرنا۔

١٢٠٠۔حدثنا محمد بن عبداللّٰه بن بزیع ثنا بشر بن المفضل ثنا سعید عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِیْتُ عَلَیْهِ لَاَجَبْتُ

۱۲۰۰۔حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے بکری کا ایک کھر بھی ہدیے میں دیا جائے۔تو میں قبول کرلوں اور اگر اس پر دعوت دی جائے تو ضرور جاؤں۔

باب ٨٩٦۔مَاجَآءَ فِی التَّشْدِیْدِ عَلٰی مَنْ یُقْضٰی لَهٗ بِشَیْءٍ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّاخُذَهٗ

باب ۸۹۶۔اگر حاکم کا فیصلہ ایسے شخص کے حق میں ہوجائے جو درحقیقت مالک نہ ہو اس کے متعلق وعید

١٢٠١۔حدثنا هارون بن اسحق الهمدانی ثنا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن زینب بنت اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَیْتُ لِاَحَدٍ مِّنْکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا

۱۲۰۱۔حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے تنازعات لے کر میرے پاس آتے ہو تاکہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں میں بھی ایک انسان ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے کے مقابلہ میں اپنا دعویٰ اور دلیل پیش کرنے کی زیادہ استطاعت رکھتا ہو۔ لہٰذا اگر کبھی ایسا ہوجائے کہ میں کسی کا حق کسی دوسرے کو دے دوں تو گویا کہ میں اسے دوزخ کی آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔اسے چاہئے کہ اس میں سے بالکل نہ لے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔حضرت ام سلمہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٨٩٧۔مَاجَآءَ اَنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ

باب ۸۹۷۔مدعی کے لیے گواہ اور مدعا علیہ کے لیے قسم کے متعلق۔

١٢٠٢۔حدثنا قتیبة ثنا ابوالاحوص عن سماك بن حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ

۱۲۰۲۔حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔کہ حضر موت اور کندہ سے ایک ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت

مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَاقَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهِ لِيَاْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

میں حاضر ہوا۔ حضرمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ کندی نے عرض کیا: وہ میری زمین ہے میرے ہاتھ میں ہے کسی کا اس پر کوئی حق نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرمی سے پوچھا: کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ کہنے لگا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس سے قسم لے سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو فاجر آدمی ہے قسم اٹھالے گا۔ پھر اس میں پرہیز گاری بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس سے قسم کے علاوہ کچھ نہیں لے سکتے۔ چنانچہ اس نے قسم کھائی اور جانے کے لیے مڑا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اس کا مال ظلم کے ساتھ کھانے کے لیے قسم کھائی ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اللہ رب العزت اس سے منہ پھیر لیں گے۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ اور اشعث بن قیسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٠٣۔حدثنا علی بن حجر ثنا علی بن مسهر وغیرہ عن محمد بن عبیداللّٰہ عن عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

۱۲۰۳۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مدعی کے لیے گواہ پیش کرنا اور مدعا علیہ کے لیے قسم کھانا ضروری ہے۔

اس کی سند میں کلام ہے۔ محمد بن عبید اللہ عرزمی حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ انہیں ابن مبارک وغیرہ ضعیف کہتے ہیں۔

١٢٠٤۔حدثنا محمد بن سهل بن عسكر البغدادی ثنا محمد بن یوسف ثنا نافع بن عمرالجمحی عن عبداللّٰہ بن ابی ملیکة عن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

۱۲۰۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ مدعا علیہ قسم کھائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم صحابہ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں مدعی کو گواہ پیش کرنا ضروری ہے لیکن اگر گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ قسم کھائے گا۔

باب ٨٩٨۔مَاجَآءَ فِي الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

باب ۸۹۸۔ اگر ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا۔

١٢٠٥۔حدثنا یعقوب بن ابراهیم الدورقی ثنا عبدالعزیز بن محمد قال ثنی ربیعة بن ابی عبدالرحمٰن

۱۲۰۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کیا۔ ربیعہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کے ایک بیٹے

عن سُهَيل بن اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيْعَةُ وَ اَخْبَرَنِي ابْنٌ لِسَعْدِبْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

نے مجھے بتایا کہ ہم نے سعد کی کتاب میں پڑھا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کیا۔

اس باب میں علیؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ اور سُرَّ قؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۰۶۔حدثنا محمد بن بشارو محمد بن ابان قالا ثنا عبدالوهاب الثقفي عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

۱۲۰۶۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا۔

۱۲۰۷۔حدثنا علی بن حجر ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ

۱۲۰۷۔حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا پھر علیؓ نے بھی تمہارے درمیان اسی پر فیصلہ کیا۔

یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلا اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم بھی یہ حدیث جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علیؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے۔ یہ حقوق و اموال میں جائز ہے۔ امام مالک کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق بھی ایک گواہ اور قسم پر حقوق و اموال میں فیصلہ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ جب کہ بعض اہل کوفہ کہتے ہیں کہ ایک گواہ کے بدلے مدعی سے قسم لے کر فیصلہ کرنا جائز نہیں۔

توضیح: احناف (اہل کوفہ) کا یہ مسلک صرف اموال میں ہے۔ یعنی اگر مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو اس سے قسم لے کر فیصلہ کرنا جائز نہیں بلکہ مدعی کے لیے دو گواہوں کا پیش کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "**واستشهد و اشهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل وا مرأتان**" یعنی دو آمیوں کو بطور گواہ پیش کرو اور اگر دو آدمی نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں"۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے "**واشهد واذوی عدل منکم**" یعنی دو مرد گواہ پیش کرو جو عادل بھی ہوں۔ ان آیات قرآنیہ کے علاوہ آنحضرت ﷺ سے بھی منقول ہے کہ فرمایا: "مدعی گواہ پیش کرے ورنہ مدعا علیہ کی قسم پر فیصلہ کیا جائے گا"۔ اس حدیث کے متعلق امام نووی کہتے ہیں کہ یہ شریعت کے قواعد میں سے قاعدہ کلیہ ہے چنانچہ مذکورہ بالا دلائل کے مقابلے میں خبر واحد قابل استدلال نہیں اور اس خبر واحد سے قرآن کی آیت کو منسوخ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۸۹۹۔مَاجَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ

باب ۸۹۹۔اگر ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک اسے آزاد کرے۔

۱۲۰۸۔حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن

۱۲۰۸۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی

ابراهيم عن أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا اَوْ قَالَ شَقْصًا اَوْ قَالَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَ اِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ اَيُّوْبُ وَ رُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَعْنِيْ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کیا۔ اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی بازار کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے تو وہ غلام آزاد ہو گیا۔ وگرنہ وہ اتنا ہی آزاد ہوا جتنا اس کا حصہ تھا۔ کبھی نافع اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے یعنی کا لفظ بڑھا دیا کرتے تھے "یعنی اتنا ہی آزاد ہوا...... الخ" راوی کو شک ہے کہ آنحضرت ﷺ نے "نصیبا" فرمایا یا شقصًا یا شرکا" یہ تمام الفاظ ایک ہی معنی میں آتے ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے۔ سالم نے یہ حدیث اپنے والد سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کی ہے۔

۱۲۰۹۔حدثنا بذلك الحسن بن على الخلال ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَهُوَ عَتِيْقٌ مِنْ مَّالِهٖ

۱۲۰۹۔ حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی قیمت پوری ہو جاتی ہے تو وہ غلام آزاد ہے یعنی اسے چاہئے کہ تمام شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت ادا کر کے غلام کو مکمل آزاد کر دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۰۔حدثنا على بن خشرم ثنا عيسى بن يونس عن سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بَشِيْرِبْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا اَوْ قَالَ شَقْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

۱۲۱۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر وہ مالدار ہے تو اسے پورا آزاد کرائے اور اگر غریب ہے تو غلام کی بازار کے مطابق صحیح قیمت مقرر کی جائے اور پھر جو حصہ آزاد نہیں ہوا اس کے مطابق سعی کرائی جائے لیکن اس پر بار نہ ڈالا جائے۔(۱)

اس باب میں عبداللہ بن عمرو بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید سے اور وہ سعید بن ابی عروبہ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں "شقصا" کا لفظ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابان بن یزید بھی قتادہ سے اور وہ سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ شعبہ یہ حدیث قتادہ سے نقل کرتے ہوئے غلام سے سعی کرانے کا ذکر نہیں کرتے اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اس غلام سے سعی کرائی جائے۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر کوئی غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر وہ مالدار ہے تو اپنے شریک کے حصے کا بھی ضامن ہو گا۔ ورنہ جتنا وہ آزاد ہوا ہے اس سے سعی کرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اہل مدینہ، مالک، شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔

(۱) اس کے معنی آزادی حاصل کرنے کے لیے کام کرنے کے ہیں۔ (مترجم)

باب ۹۰۰۔مَاجَآءَ فِی الْعُمْرٰی

باب ۹۰۰۔عمری کے متعلق(۱)

۱۲۱۱۔حدثنا محمد بن المثنیٰ ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادة سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا اَوْ مِیْرَاثٌ لِاَهْلِهَا

۱۲۱۱۔حضرت سمرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی گھر کسی کو پوری عمر رہنے کے لیے دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ گھر تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لیے ہے۔تو وہ اسی کا رہے گا جسے دیا گیا ہے اور جس نے اسے دیا ہے دوبارہ اس کا نہیں ہوگا اس لیے کہ اس نے ایسی چیز دی جس میں وارثوں کا حق ہوگیا۔

اس باب میں زید بن ثابتؓ، جابرؓ، ابوہریرہؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور معاویہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۱۲۔حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ یُعْطَاهَالَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاهَالِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَآءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ

۱۲۱۲۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی گھر کسی کو پوری عمر رہنے کے لیے دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ گھر تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لیے ہے۔تو وہ اسی کا رہے گا جسے دیا گیا ہے اور جس نے اسے دیا ہے دوبارہ اس کا نہیں ہوگا اس لیے کہ اس نے ایسی چیز دی جس میں وارثوں کا حق ہوگیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اسے معمر اور کئی راوی بھی زہری سے مالک ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔بعض زہری سے نقل کرتے ہوئے لفظ ''ولعقبه'' محذوف کردیتے ہیں۔بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی نے دوسرے سے کہا کہ یہ گھر تمہاری زندگی تک تمہارے اور تمہارے وارثوں کے لیے ہے تو وہ اسی کا ہوجائے گا اسے واپس نہیں ملے گا اور اگر وارثوں کا ذکر نہ کیا گیا تو اس شخص کی وفات کے بعد مالک کو واپس کردیا جائے گا۔مالک اور شافعی کا یہی قول ہے۔آنحضرت ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ اس کا ہے جسے دیا گیا چنانچہ بعض علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عمری اسی کا ہوگا جسے دیا گیا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس کے حق دار ہوں گے خواہ دیتے وقت وارثوں کا ذکر کیا گیا ہو یا نہیں یہ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

عمری کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کوئی شخص اپنا مکان کسی کو دے اور یہ کہے کہ میں نے اپنا یہ مکان تمہاری زندگی تک تمہیں دے دیا ہے اور تمہارے مرنے کے بعد تمہارے وارث اس کے مالک ہوں گے۔اس صورت میں علماء کا اتفاق ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء اس مکان کے مالک ہوں گے اور پہلے شخص کی ملکیت میں واپس نہیں آئے گا۔

(۲) کوئی شخص یہ کہے کہ یہ مکان تمہاری زندگی تک تمہاری ملکیت ہے۔اکثر علماء کے نزدیک اس کا حکم بھی پہلی صورت والا ہی ہے

(۳) کوئی شخص یہ کہے کہ یہ مکان تمہاری زندگی تک تمہارا ہے اور تمہارے مرنے کے بعد میری اور میرے وارثوں کی ملکیت ہوجائے گا۔اس صورت میں بھی وہی حکم ہے جو پہلی صورت میں ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

باب ۹۰۱۔مَاجَآءَ فِی الرُّقْبٰی

باب ۹۰۱۔رُقبیٰ کے متعلق۔

۱۲۱۳۔حدثنا احمد بن منیع ثنا هشیم عن داؤد

۱۲۱۳۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ جائز

(۱) عمری اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کوئی گھر دے اور کہے کہ تم اس میں ساری عمر رہ سکتے ہو۔(مترجم)

بن ابی ھند عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰی جَآئِزَۃٌ لِاَھْلِھَا وَالرُّقْبٰی جَآئِزَۃٌ لِاَھْلِھَا

ہے اور وہ اسی کا ہوجاتا ہے جس کو دیا جاتا ہے۔ اسی طرح رقبیٰ بھی جائز ہے اور اسی کا ہوجاتا ہے جسے دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ابوزبیر سے اور وہ جابرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں علماء صحابہ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ رقبیٰ، عمریٰ ہی کی طرح جائز ہے احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کوفہ وغیرہ رقبیٰ اور عمریٰ میں تفریق کرتے ہیں چنانچہ عمریٰ کو جائز اور رقبیٰ کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ رقبیٰ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے یہ کہے کہ جب تک تم زندہ ہو یہ چیز تمہاری ہے۔ لہٰذا اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو یہ چیز دوبارہ میری ملکیت ہوجائے گی۔ احمد اور اسحاق کے نزدیک رقبیٰ بھی عمریٰ ہی کی طرح ہے۔ یہ بھی اسی کا ہوجاتا ہے جسے دیا جاتا ہے۔ دوبارہ دینے والے کی ملکیت میں نہیں آتا۔

باب ۹۰۲۔ مَاذُکِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصُّلْحِ بَیْنَ النَّاسِ

باب ۹۰۲۔ لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث۔

۱۲۱٤۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابوعامر الْعَقَدِیُّ ثَنَا کَثِیْرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَآئِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا

۱۲۱٤۔ حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔ البتہ وہ صلح جس میں حرام کو حلال یا حلال کو حرام کیا گیا ہو جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اپنی شروط پوری کرنی چاہئیں لیکن ایسی شرطیں جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرتی ہوں وہ حرام ہیں۔

باب ۹۰۳۔ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَضَعُ عَلٰی حَآئِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

باب ۹۰۳۔ ہمسائے کے دیوار پر لکڑی رکھنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۵۔ حدثنا سعید بن عبدالرحمٰن ثنا سفیٰن بن عیینۃ عن الزھری عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ جَارَهٗ اَنْ یَغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ جِدَارِهٖ فَلَا یَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ طَاْطَئُوْا رُءُوْسَھُمْ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عَنْھَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ

۱۲۱۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی سے اس کی دیوار پر لکڑی (چھت کا شہتیر وغیرہ) رکھنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ جب حضرت ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے۔ فرمایا: کیا بات ہے تم لوگ اس سے اعراض کیوں کر رہے ہو۔ اللہ کی قسم میں یہ حدیث تمہارے کندھوں پر ماروں گا یعنی اس پر عمل کروا کے رہوں گا۔

اس باب میں حضرت ابن عباس اور مجمع بن جاریہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے شافعی کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء سے منقول ہے کہ پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی وغیرہ رکھنے سے منع کرنا جائز ہے۔ امام مالک کا بھی یہی قول ہے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

باب ۹۰۴ـ مَاجَآءَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

باب۹۰۴۔ قسم دلانے والے کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے۔

۱۲۱۶ـ حدثنا قتيبة و احمد بن منيع المعنى واحد قالا ثنا هشيم عن عبدالله بن ابى صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ

۱۲۱۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری قسم اسی صورت میں صحیح ہوگی جب تمہارا ساتھی (قسم دینے والا) تمہاری تصدیق کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہشیم کی روایت سے جانتے ہیں وہ سہیل بن ابی صالح کے بھائی عبداللہ بن ابی صالح سے نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ ابراہیم نخعی سے منقول ہے کہ اگر قسم کھلانے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم کھلانے والا مظلوم ہے تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔

باب ۹۰۵ـ مَاجَآءَ فِى الطَّرِيْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِيْهِ كَمْ يُجْعَلُ

باب۹۰۵۔ اگر راستے کے متعلق اختلاف ہو جائے تو کتنی چوڑائی مقرر کی جائے۔

۱۲۱۷ـ حدثنا ابو كريب ثنا وكيع عن المثنى بن سعيد الضبعى عن قتادة عن بشير بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

۱۲۱۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستہ سات گز چوڑا رکھو۔

۱۲۱۸ـ حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا المثنى بن سعيد عن قتادة عن بشير بن كعب الْعَدَوِىْ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِى الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْا سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

۱۲۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں میں راستے کی وجہ سے جھگڑا ہو جائے تو اسے سات گز چوڑا رکھو۔

یہ حدیث وکیع کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں ابن عباس سے بھی حدیث منقول ہے۔ بشیر بن کعب کی حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول حدیث حسن صحیح ہے اسے بعض محدثین قتادہ سے وہ بشیر بن نہیک سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

باب ۹۰۶ـ مَاجَآءَ فِىْ تَخْيِيْرِ الْغُلَامِ بَيْنَ اَبَوَيْهِ اِذَا افْتَرَقَا

باب۹۰۶۔ والدین کی جدائی کے وقت بچے کو اختیار دیا جائے۔

۱۲۱۹ـ حدثنا نصر بن على ثنا سفيان عن زياد بن سعد عن هلال بن ابى ميمونة الثعلبى عن ابى مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ

۱۲۱۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو اختیار دیا کہ چاہے تو باپ کے ساتھ رہے اور چاہے تو ماں کے پاس۔

اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو میمونہ کا نام سلیم ہے بعض علماء صحابہ کا یہی مسلک ہے کہ بچے کو اختیار دیا جائے کہ چاہے تو ماں کے ساتھ رہے ورنہ باپ کے ساتھ یعنی جب ماں باپ میں کوئی جھگڑا وغیرہ ہو جائے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ یہ حضرات مزید کہتے ہیں کہ جب تک بچہ چھوٹا ہے اس کی ماں زیادہ مستحق ہے اور جب اس کی عمر سات سال ہو جائے تو اسے اختیار دیا جائے کہ جس کے پاس چاہے رہے۔ ہلال بن ابی میمونہ، علی بن اسامہ کے بیٹے اور مدنی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر، مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۹۰۷۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْوَالِدَ یَاْخُذُ مِنْ مَّالِ وَلَدِہٖ

باب ۹۰۷۔ باپ اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے۔

۱۲۲۰۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ ثنا الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عَنْ عَمَّتِہٖ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ

۱۲۲۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین مال وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاتے ہو اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہی میں داخل ہے۔

اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض راوی اسے عمارہ بن عمیر سے، وہ اپنی والدہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتی ہیں جب کہ اکثر راوی کہتے ہیں کہ ان کی پھوپھی سے روایت ہے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں بعض علماء صحابہ و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ والد کو بیٹے کے مال پر پورا حق ہے جتنا چاہے لے سکتا ہے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ بوقت ضرورت لے سکتا ہے۔

باب ۹۰۸۔ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ یُّکْسَرُ لَہُ الشَّیْءُ مَایُحْکَمُ لَہٗ مِنْ مَّالِ الْکَاسِرِ

باب ۹۰۸۔ اگر کسی سے کوئی چیز ٹوٹ جائے اس کے بدلے میں چیز دینے سے متعلق۔

۱۲۲۱۔ حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَھْدَتْ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِیْ قَصْعَۃٍ فَضَرَبَتْ عَآئِشَۃُ الْقَصْعَۃَ بِیَدِھَا فَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَ اِنَآءٌ بِاِنَآءٍ

۱۲۲۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی نے آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ کھانا ایک پیالے میں ڈال کر بطور ہدیہ بھیجا حضرت عائشہؓ نے اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ گر گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کھانے کے بدلے کھانا اور پیالے کے بدلے پیالہ دینا چاہیے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۲۲۔ حدثنا علی بن حجر ثنا سوید بن عبدالعزیز عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَۃً فَضَاعَتْ فَضَمِنَھَا لَھُمْ

۱۲۲۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پیالہ کسی سے مستعار لیا تو وہ گم ہو گیا چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے عوض ایک پیالہ انہیں دیا۔

یہ حدیث غیر محفوظ ہے میرے نزدیک سوید وہی حدیثیں مراد لیتے ہیں جو سفیان ثوری نقل کرتے ہیں اور ثوری کی حدیث زیادہ۔

باب ۹۰۹۔ مَاجَآءَ فِیْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَۃِ

باب ۹۰۹۔ مرد و عورت کی بلوغت سے متعلق۔

۱۲۲۳۔حدثنا محمد بن وزیر الواسطی ثنا اسحق بن یوسف الازرق عن سفیان عن عبیداللہ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَيْشٍ وَ اَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِیْ فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِیْ جَيْشٍ وَ اَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِیْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَبْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُّفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ

۱۲۲۳۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک لشکر میں مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ سال تھی۔آپ ﷺ نے مجھے اجازت نہیں دی۔پھر آئندہ سال دوبارہ ایک لشکر کی تیاری کے موقع پر پیش کیا گیا۔جب کہ میری عمر پندرہ سال تھی۔اس مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔نافع کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ بالغ اور نابالغ کے درمیان حد ہے پھر اپنے عاملوں کو لکھا کہ پندرہ سال کی عمر والوں کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ عبداللہ بن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔لیکن اس حدیث میں عمر بن عبدالعزیز کے اپنے عاملوں کو حکم دینے کا تذکرہ نہیں۔ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ جہاد میں لڑنے والوں اور بچوں کے درمیان حد ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔شافعی، ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کا حکم جوانمردوں کا ہوگا۔اور اگر پندرہ برس سے پہلے ہی بالغ ہو جائے تو اس کا حکم بھی مردوں ہی کا ہوگا۔احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ بلوغ کی تین علامات ہیں۔(۱) احتلام ہونا۔(۲) زیر ناف بال نکلنا (۳) یا پندرہ سال کا ہو جانا۔

باب ۹۱۰۔مَاجَآءَ فِیْ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ

باب ۹۱۰۔جو شخص اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرے۔

۱۲۲۴۔حدثنا ابوسعید الاشج ثنا حفص بن غیاث عن اشعث عن عدی بن ثابت عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَرَّبِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهٗ لِوَآءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اٰتِيَهٗ بِرَاْسِهٖ

۱۲۲۴۔حضرت براء کہتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہ بن نیار میرے پاس سے گزرے تو ان کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔میں نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ایسے آدمی کا سر لانے کا حکم دیا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی ہے۔

اس باب میں قرہ بھی حدیث نقل کرتے ہیں حضرت براء کی حدیث حسن غریب ہے۔محمد بن اسحاق بھی یہ حدیث عدی بن ثابت سے اور وہ براء سے نقل کرتے ہیں۔پھر اشعث بھی عدی سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔اس کے علاوہ بھی اشعث عدی سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے ماموں سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۹۱۱۔مَاجَآءَ فِی الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْاٰخَرِ فِی الْمَآءِ

باب ۹۱۱۔دو شخصوں کے اپنے کھیتوں کو پانی دینے سے متعلق جن میں سے ایک کا کھیت اونچا اور دوسرے کا نیچا ہو۔

۱۲۲۵۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن ابن شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۱۲۲۵۔حضرت عروہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیرؓ نے انہیں بتایا کہ ایک انصاری اور حضرت زبیرؓ کے درمیان پانی کی نالیوں پر جھگڑا ہو گیا۔ان نالیوں سے وہ اپنے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے۔انصاری نے کہا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يسقُوْنَ بِهَا النَّخلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ شَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَابٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اِسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَايَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَلْاٰيَةَ

پانی کو چلتا چھوڑ دیا کرو۔ زبیرؓ نے انکار کر دیا تو وہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے حضور ﷺ نے حکم دیا کہ: اے زبیر: تم اپنے کھیتوں کو پانی پلا کر اپنے پڑوسی کے کھیتوں میں چھوڑ دیا کرو۔ اسی پر انصاری غصے میں آ گئے اور کہنے لگے: یہ آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں نا اس لیے آپ ﷺ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا پھر فرمایا: اے زبیر تم اپنے کھیتوں کو پانی دے کر پانی روک لو۔ یہاں تک کہ منڈیر تک واپس چلا جائے۔ حضرت زبیر فرماتے ہیں: اللہ کی قسم یہ آیت اسی مسئلے میں نازل ہوئی ''فلا وربک لا یؤمنون ....'' الآیۃ (ترجمہ: تمہارے رب کی قسم ان لوگوں کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک یہ آپ ﷺ کے فیصلے کو تہ دل سے قبول نہ کر لیں اور ان کے دلوں میں اس فیصلے کے متعلق ذرا سی بھی کدورت باقی نہ رہے)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے شعیب بن ابی حمزہ، زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے اور وہ عبداللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن زبیر کا تذکرہ نہیں کرتے۔ عبداللہ بن وہب بھی لیث سے وہ یونس سے وہ زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عبداللہ بن زبیر سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

توضیح: حضور اکرم ﷺ نے زبیرؓ کو پہلے اپنے کھیتوں کو پانی دینے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ ان کے کھیت اونچائی پر تھے اور انصاری کے ان سے نیچے تھے پھر پانی بھی حضرت زبیر کے کھیتوں ہی سے قریب تھا۔ یہ آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۹۱۲۔ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيْكَهُ عِنْدَمَوْتِهٖ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

باب ۹۱۲۔ جو شخص موت کے وقت اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کر دے اور ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ ہو۔

۱۲۲۶۔ حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابى قلابة عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّاَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَ اَرَقَّ اَرْبَعَةً

۱۲۲۶۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا جب کہ اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ یہ خبر جب آنحضرت ﷺ تک پہنچی تو ان کے متعلق سخت الفاظ کہے اور پھر غلاموں کو بلا کر انہیں حصوں میں تقسیم کر کے سب کے درمیان قرعہ ڈالا اس کے بعد دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

اس باب میں ابوہریرہؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ مالک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی ایسے معاملات میں قرعہ ڈالنے کو جائز کہتے ہیں۔ لیکن بعض علماء کوفہ وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہر غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی کے لیے کام وغیرہ کر کے پوری کر لے۔ ابومہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

باب ۹۱۳ ۔ماجاء فی من ملك ذامحرم

باب ۹۱۳۔اگر کسی شخص کا کوئی رشتہ دار اس کی ملکیت میں آجائے۔

۱۲۲۷ ۔حدثنا عبداللّٰہ بن معاویة الجمحی ثنا حماد بن سلمة عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

۱۲۲۷۔حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے کسی ذی محرم (۱) کا مالک ہوجائے (یعنی وہ کسی صورت میں اس کی غلامی میں آجائے) تو وہ غلام آزاد ہوجاتا ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔بعض راوی یہ حدیث قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ عمر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی راوی محمد بن بکر برسانی سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ قتادہ سے اور عاصم احول سے وہ حسن سے (وہ سمرہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو کسی رشتے دار کا محرم ہو اس کا وہ غلام آزاد ہوگیا)۔اسے ضمرہ بن ربیعہ بھی سفیان ثوری سے وہ عبداللہ بن دینار سے اور وہ عمر سے نقل کرتے ہیں۔ضمرہ بن ربیعہ کی اس حدیث کا کوئی متابع نہیں۔محدثین کے نزدیک یہ حدیث غلط ہے۔

توضیح: اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی باپ اپنے بیٹے کو اس کے مالک سے خرید لیتا ہے تو وہ فی الفور آزاد ہوجاتا ہے (مترجم)

باب ۹۱۴ ۔مَاجَاءَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

باب ۹۱۴۔اگر کوئی شخص کسی کی زمین میں بغیر اجازت زراعت کرنے لگے۔

۱۲۲۸ ۔حدثنا قتیبة ثنا شریك بن عبداللّٰہ النخعی عن ابی اسحٰق عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتَهُ

۱۲۲۸۔حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے کسی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کسی چیز کی کاشت کی تو اس کے لیے اس کھیتی میں سے کچھ نہیں۔ہاں بونے والا اپنا خرچہ جو اس نے اس پر کیا ہے وہ لے سکتا ہے۔لیکن کھیتی زمین والے ہی کی ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے ابواسحٰق کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں وہ شریک بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں۔بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے میں اسے شریک بن عبداللہ کی روایت سے جانتا ہوں۔معقل بن مالک بصری ہم سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث عقبہ بن اصم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیجؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند سنی ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی فصل بو دے تو اکثر علماء (جن میں احناف بھی شامل ہیں) کے نزدیک اس شخص پر زمین کی اجرت وغیرہ واجب الاداء ہوگی لیکن فصل کاشت کرنے والے ہی کی ہوگی۔اس پر کئی احادیث و آثار **دلالت** کرتے ہیں جس کی وجہ سے جمہور نے حدیث باب کو ترک کر کے ان پر عمل کیا ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

باب ۹۱۵ ۔مَاجَاءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

باب ۹۱۵۔ہبہ کرنا اور اولاد کے درمیان برابری قائم رکھنا۔

۱۲۲۸ ۔حدثنا نصر بن علی و سعید بن عبدالرحمٰن

۱۲۲۹۔حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنے ایک

(۱) ذی محرم وہ قرابتدار ہیں جن کی قرابت کا سبب ولادت ہو مثلاً باپ، بھائی، چچا، بیٹا وغیرہ وغیرہ۔(مترجم)

المخزومی المعنی واحد قالا ثنا سفیٰن عن الزهری عن حمید بن عبدالرحمٰن و عن محمد بن النعمان بن بشیر یحدثان عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهٗ غُلَامًا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُشْهِدُهٗ فَقَالَ اَکُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ

بیٹے کو ایک غلام دیا اور آنحضرت ﷺ کو گواہ بنانے کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی طرح غلام دیا ہے جس طرح اسے دیا ہے تو عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کو بھی واپس کرلو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نعمان بن بشیر سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء اولاد کے درمیان برابری کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ بوسوں میں بھی برابری کرنی چاہیئے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ ہبہ اور عطیہ میں بیٹوں، بیٹیوں سب کو برابر برابر دینا چاہیئے۔ لیکن بعض علماء کے نزدیک لڑکوں کو دُگنا اور لڑکیوں کو ایک گنا دینا برابری ہے جیسے کہ میراث کی تقسیم میں کیا جاتا ہے احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

باب ۹۱۶۔ مَاجَآءَ فِی الشُّفْعَةِ

باب ۹۱۶۔ شفعہ کے متعلق۔ (۱)

۱۲۳۰۔ حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن علیه عن سعید عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ

۱۲۳۰۔ حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی مکانُ زیادہ حقدار ہے۔

اس باب میں شرید، ابورافع اور انس بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروہ سے وہ انس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر سعید بن ابی عروبہ، قتادہ سے بھی وہ حسن سے وہ سمرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ علماء کے نزدیک صحیح حدیث حسن کی سمرہ سے منقول حدیث ہی ہے۔ قتادہ کی حدیث کے انس سے منقول ہونے کا ہمیں عیسیٰ بن یونس کی روایت کے علاوہ علم نہیں۔ حضرت عمرو بن شرید کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابراہیم بن میسرہ بھی عمرو بن شرید سے اور وہ ابورافع سے بھی یہ حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

باب ۹۱۷۔ مَاجَآءَ فِی الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

باب ۹۱۷۔ اگر شفیع شفعے کے وقت غائب ہو۔

۱۲۳۱۔ حدثنا قتیبة ثنا خالد بن عبداللّٰه الواسطی عن عبدالملك بن ابی سلیمان عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ یُنْتَظَرُ بِهٖ وَ اِنْ کَانَ غَائِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُهُمَا وَاحِدًا

۱۲۳۱۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمسایہ شفعہ کا مستحق ہے لہٰذا اگر وہ غائب ہو تو اس کا انتظار کیا جائے۔ بشرطیکہ دونوں کے آنے جانے کا راستہ ایک ہی ہو۔

---

(۱) شفعہ: فقہاء اس کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ کسی پڑوسی کے اپنا مکان فروخت کرتے وقت یا کسی شریک کو دوسرے شریک کے اپنے حصے کو فروخت کرتے وقت خریدنے کا ایک مخصوص حق حاصل ہوتا ہے جو مکان یا زمین کے ساتھ مخصوص ہے جسے یہ حق حاصل ہوتا ہے اسے شفیع اور اس حق کا نام شفعہ ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبدالملک بن ابی سلیمان کی سند کے علاوہ نہیں جانتے وہ یہ حدیث عطاء سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ اس حدیث کی وجہ سے عبدالملک میں کلام کرتے ہیں لیکن وہ محدثین کے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں۔ شعبہ کے علاوہ کسی کے ان پر اعتراض کرنے کا ہمیں علم نہیں۔ وکیع بھی شعبہ سے اور وہ عبدالملک سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن مبارک سے منقول ہے کہ سفیان ثوری کہا کرتے تھے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان علم کے ترازو ہیں یعنی حق و باطل اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر کوئی غائب ہو تب بھی وہ اپنے شفعہ کا مستحق ہے لہٰذا وہ آنے کے بعد اسے طلب کرسکتا ہے اگرچہ طویل مدت ہی کیوں نہ گزر چکی ہو۔

باب ۹۱۸۔ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَ وَقَعَتِ السِّهَامُ فَلاَ شُفْعَةَ

باب ۹۱۸۔ جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ نہیں۔

۱۲۳۲۔ حدثنا عبد بن حميد ثنا عبدالرزاق ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ

۱۲۳۲۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حدود مقرر ہو جائیں اور ہر حصے کا الگ الگ راستہ ہو جائے تو پھر شفعہ باقی نہیں رہتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے ابوسلمہؓ سے مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطابؓ، عثمان بن عفانؓ اور بعض صحابہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز، یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، مالک بن انس، شافعی، احمد، اسحاق اور بعض تابعین وفقہاء مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ کہ شفعہ صرف شریک کے لیے ہے۔ لہٰذا ان کے نزدیک ہمسائے کے لیے شفعہ نہیں۔ لیکن بعض علماء صحابہ، ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کا مسلک یہ ہے کہ پڑوسی کے لیے بھی شفعہ ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "پڑوسی اپنے پڑوسی کے گھر کا زیادہ حقدار ہے"۔ دوسری مرتبہ ارشاد فرمایا: "ہمسایہ نزدیک ہونے کی وجہ سے شفعہ کا زیادہ مستحق ہے"۔

۱۲۳۳۔ حدثنا يوسف بن عيسىٰ ثنا الفضل بن موسىٰ عن ابي حمزة السكري عن عبدالعزيز بن رفيع عن ابن ابي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ

۱۲۳۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ ابوحمزہ سکری کے علاوہ کسی اور نے اسی کے مثل حدیث نقل کی ہو۔ کئی راوی یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہناد بھی ابوبکر بن عیاش سے وہ عبدالعزیز بن رفیع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ آنحضرت سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہناد بھی ابوبکر بن عیاش سے وہ عبدالعزیز بن رفیع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں لیکن ابن عباس کا تذکرہ نہیں کرتے۔ اسی طرح کئی راویوں نے بھی یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے نقل کی ہے اس میں بھی ابن عباس کا تذکرہ نہیں۔ یہ ابوحمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

ابوحمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ اس میں کسی اور سے خطا ہوئی ہو۔ ہناد، ابوالاحوص سے بھی۔ وہ عبدالعزیز بن رفیع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ آنحضرت سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہناد بھی ابوبکر بن عیاش سے وہ عبدالعزیز بن رفیع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی ابوبکر بن عیاش کی حدیث کے مثل۔ اکثر علماء کا مسلک یہی ہے کہ شفعہ صرف مکان اور زمین میں ہوتا ہے ہر چیز میں نہیں۔ لیکن بعض کے نزدیک ہر چیز میں ہوتا ہے۔ جب کہ پہلا قول صحیح ہے۔

باب ۹۱۹۔ مَاجَآءَ فِي اللُّقْطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

۱۲۳۴۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا یزید بن ہارون وعبداللہ بن نمیر عن سفیان عن سلمة بْنِ كُهَيْلَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِبْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيْثِهِ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهُ قَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا اَدَعُهُ تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لَاٰخُذَنَّهُ فَلَاَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا اَجِدُ مَنْ يَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ وَقَالَ اَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَائَهَا وَوِكَائَهَا فَاِذَا جَآءَ طَالِبُهَا فَاَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

باب ۹۱۹۔ لقطہ اور گم شدہ اونٹ یا بکری سے متعلق۔(۱)

۱۲۳۴۔ حضرت سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سفر میں نکلا تو ایک کوڑا پڑا ہوا پایا۔ ابن نمیر اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک کوڑا گرا ہوا پایا تو اسے اٹھالیا۔ ساتھیوں نے کہا رہنے دو نہ اٹھاؤ میں نے کہا نہیں۔ میں اسے درندوں کی خوراک بننے کے لیے نہیں چھوڑوں گا اپنے کام میں لاؤں گا۔ پھر میں (سوید) ابی بن کعب کے پاس آیا اور ان سے قصہ بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ مجھے بھی آنحضرت ﷺ کے زمانے میں سو دینار کی ایک تھیلی ملی تھی تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ایک سال تک اس کا اعلان اور تشہیر کروں۔ میں نے اسی طرح کیا لیکن کوئی نہیں آیا پھر میں دوبارہ حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ایک سال اور اسی طرح کرو میں پھر ایک سال تک اعلان کرتا رہا۔ لیکن کسی نے بھی اپنی ملکیت ظاہر نہیں کی پھر تیسری مرتبہ بھی آپ ﷺ نے یہی حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے بعد ان کو گن لو اور تھیلی اور باندھنے والی رسی کو ذہن نشین رکھو پھر اگر تم سے کوئی انہیں طلب کرنے کے لیے آئے اور نشانیاں بتادے تو اسے دے دو، ورنہ استعمال کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۵۔ حدثنا قتیبة نا اسمعیل بن جعفر عن ربیعة بن ابی عبدالرحمٰن عن یزید مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِبْنِ الْخَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اَعْرِفْ وِكَائَهَا وَوِعَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ

۱۲۳۵۔ حضرت زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے لقطہ کا حکم پوچھا تو فرمایا: ایک سال کو ذہن نشین کر کے خرچ کرلو۔ اس کے بعد اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کسی کی گم شدہ بکری ملے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اسے پکڑلو۔ وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ورنہ اسے کوئی

(۱) لقطہ اس چیز کو کہتے ہیں جو راستے میں گری ہوئی پائی جائے اور اس کے مالک کا علم نہ ہو۔ (مترجم)

اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْلِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَقَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآءُ هَا وَسِقَآئُهَا حَتّٰى يَلْقٰى رَبُّهَا

بھیڑیا کھا جائے گا۔ اس نے عرض کیا: اگر کسی کا گم ہوا اونٹ کسی کو مل جائے تو؟ اس پر آنحضرت ﷺ غصے میں آ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا: تمہارا اس سے کیا کام اس کے پاس چلنے کے لیے پاؤں بھی ہیں اور ساتھ میں پانی کا ذخیرہ بھی یہاں تک اس کا مالک اسے پالے(۱)

اس باب میں ابی بن کعب، عبداللہ بن عمر، جارود بن معلیٰ، عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت زید بن خالدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے منقول ہے۔ منبعث کے مولیٰ یزید کی حدیث جو وہ زید بن خالد سے نقل کرتے ہیں وہ بھی حسن صحیح ہے۔ وہ یہ بھی کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ بعض علماء وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گری ہوئی چیز کی ایک سال تک تشہیر کرنے کے بعد اسے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ ایک سال تک تشہیر پر بھی اگر اس کا مالک نہ پہنچے تو اسے صدقہ کر دے سفیان ثوریؒ، ابن مالکؒ اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر وہ غنی ہو تو اس کا ایسی چیز کو استعمال کرنا جائز نہیں۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ وہ اگرچہ غنی ہی ہو اسے استعمال کر سکتا ہے۔ ان کی دلیل گزشتہ حدیث ہے یعنی ابی بن کعبؓ کی حدیث۔ لہٰذا اگر لقطہ صرف اسی کے لیے حلال ہوتا ہے جس کے لیے صدقہ حلال ہے تو حضرت علی بن ابی طالبؓ بھی اسے استعمال نہ کرتے کیونکہ انہیں بھی ایک مرتبہ ایک دینار ملا تھا۔ انہوں نے اس کا اعلان کیا اور جب اس کا مالک نہ آیا تو آنحضرت ﷺ نے انہیں استعمال کر لینے کا حکم دیا۔ حالانکہ حضرت علیؓ کے لیے صدقہ حلال نہیں تھا۔ اگر لقطہ کوئی چھوٹی موٹی چیز ہو تو بعض علماء اسے اعلان کیے بغیر استعمال کی بھی اجازت دیتے ہیں پھر بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ایک دینار سے کم ہو تو اس کی ایک جمعے تک تشہیر کرے۔ اسحاق بن ابراہیم کا یہی قول ہے۔

۱۲۳۶۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابوبکر الحنفی ثنا الضحاك بن عثمان ثنی سالم ابو النضر عن یسر بن سعید عَنْ زَیْدِبْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا وَعَدَدَ ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا

۱۲۳۶۔ حضرت زید بن خالد جہنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر کوئی پہچان لے تو اسے دے دو، ورنہ اس کی تعداد، تھیلی اور رسی وغیرہ کو ذہن نشین کر کے اسے استعمال کر لو تاکہ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے سکو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہوئے ایک سال تک تشہیر کرنے کے بعد لقطہ کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

---

(۱) اس سے مراد یہ ہے کہ اونٹ کو پانی کی کافی دن تک ضرورت نہیں ہوتی پھر وہ درندوں سے بھی بچنے کی صلاحیت رکھتا ہے لہٰذا اسے پکڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۹۲۰۔مَاجَآءَ فِی الْوَقْفِ

۱۲۳۷۔حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ابن عون عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَبْتُ مَالاً بِخَیْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْہُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَھَا وَتَصَدَّقْتَ بِھَا فَتَصَدَّقَ بِھَا عُمَرُ اِنَّھَا لَایُبَاعُ اَصْلُھَا وَلَا یُوْھَبُ وَلَا یُوْرَثُ تُصَدِّقَ بِھَا فِی الْفُقَرَآءِ وَالْقُرْبٰی وَفِی الرِّقَابِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَالضَّیْفِ لَاجُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَھَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْھَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْیُطْعِمَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْہِ قَالَ فَذَکَرْتُہٗ لِمُحَمَّدِبْنِ سِیْرِیْنَ فَقَالَ غَیْرُ مُتَاَثِّلٍ مَالاً قَالَ ابْنُ عَوْفٍ فَحَدَّثَنِیْ بِہٖ رَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّہٗ قَرَاَھَا فِیْ قِطْعَۃِ اَدِیْمٍ اَحْمَرَ غَیْرُ مُتَاَثِّلٍ مَّالاً

باب ۹۲۰۔وقف کے متعلق۔

۱۲۳۷۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں ملی اس کے متعلق آپ ﷺ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس کی اصل اپنے پاس رہنے دو، اور اس کے منافع کو صدقہ کردو چنانچہ حضرت عمرؓ نے وہ زمین صدقہ کردی اس طرح کہ نہ وہ بیچی جاسکتی تھی، نہ ہبہ کی جاسکتی اور نہ ہی وراثت میں دی جاسکتی تھی۔ اس سے فقراء، اقرباء، غلاموں کو آزاد کرنے، اللہ کی راہ اور مہمانوں وغیرہ کو بھی کھلاسکتا تھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن سیرین کے سامنے بیان کی تو انہوں نے ''غیر متمول فیه'' کی جگہ ''غیر متاثل مالا'' کہا یعنی مال کو جمع نہ کرے۔ ابن عون کہتے ہیں پھر ایک اور شخص نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کی جس نے وہ وقف نامہ خود پڑھا تھا جو ایک سرخ چمڑے پر تحریر تھا اس میں بھی ''غیر متاثل مالا'' کے الفاظ ہی تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسماعیل کہتے ہیں میں نے بھی اس وقف نامے کو عبداللہ بن عمر سے لے کر پڑھا تھا اس میں بھی ''غیر متاثل مالا'' ہی تھا۔ علماء صحابہ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ متقدمین حضرات میں وقف کے جواز کے متعلق کوئی اختلاف رہا ہو۔

۱۲۳۸۔حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ وَعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ وَوَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ

۱۲۳۸۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں۔ بجز تین عملوں کے صدقہ جاریہ، علم کہ اس سے نفع حاصل ہورہا ہو اور نیک اولاد جو اس کے دعا کرتی رہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۲۱۔مَاجَآءَ فِی الْعَجْمَآءِ اَنَّ جُرْحَھَا جُبَارٌ

۱۲۳۹۔حدثنا احمد بن منیع ثنا سفیان عن الزھری عن سعید بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُھَا جُبَارٌ وَ الْبِیْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ

باب ۹۲۱۔حیوان اگر کسی کو زخمی کردے تو اس کا قصاص نہیں۔

۱۲۳۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی جانور کسی کو زخمی کردے تو اس کا کوئی قصاص نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی کنواں کھودتے ہوئے یا کسی کان وغیرہ میں مرجائے تو بھی کوئی قصاص نہیں اور مدفون خزانے پر پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

اس باب میں جابر، عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیبہ، لیث سے وہ ابن شہاب سے وہ سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ انصاری، معن سے اور وہ مالک سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی جانور کسی کو زخمی کردے یا مار ڈالے تو وہ ہدر ہے اس میں کوئی دیت نہیں جب کہ بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ عجماء اس جانور کو کہتے ہیں جو مالک سے بھاگ گیا ہو۔ اگر ایسا جانور اگر کسی کو کوئی نقصان پہنچا دے تو اس کے مالک پر جرمانہ نہیں کیا جائے گا۔

''المعدن جبار'' کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص کان کھدوائے اور اس میں کوئی شخص گر جائے تو کھدوانے والے کے ذمہ کوئی تاوان نہیں ہوگا اسی طرح کنویں کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر کوئی شخص راہ گیروں کے لیے کنواں کھدوائے اور اس میں کوئی شخص گر جائے تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔ اور ''رکاز'' زمانہ جاہلیت کے دفن شدہ خزانے کو کہتے ہیں۔ اگر کسی کو ایسا خزانہ مل جائے تو وہ پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرائے اور باقی خود رکھے۔

باب ۹۲۲۔ مَاذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

باب ۹۲۲۔ بنجر زمین کو آباد کرنا۔

۱۲۴۰۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدا لوهاب ثنا ايوب عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ سَعِيْدِبْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعُرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ

۱۲۴۰۔ حضرت سعید بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ملکیت ہوگئی۔ اور ظالم کے درخت بو دینے سے اس کا حق ثابت نہیں ہوتا (یعنی کسی کی زمین میں)۔

۱۲۴۱۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالوهاب الثقفی عن ايوب عن هشام بن عروة عن وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ

۱۲۴۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بنجر زمین کو آباد کر دیا وہ اس کی ملکیت ہوگئی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ و دیگر علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں یعنی بنجر زمین کو آباد کرنے کے لیے حاکم کی اجازت ضروری نہیں جب کہ بعض کے نزدیک حاکم کی اجازت لینا ضروری ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں جابرؓ، کثیر کے دادا عمرو بن عوف مزنیؓ اور سمرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ولید طیالسی سے ''ليس لعرق ظالم حق'' کا معنی پوچھا تو کہنے لگے اس سے مراد کسی کی زمین غصب کرنے والا ہے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے کہا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی دوسرے کی زمین میں کاشت کرتا ہے تو فرمایا: ہاں وہی ہے۔

توضیح: ''موات'' وہ زمین ہے جس میں کوئی کھیتی یا مکان نہ ہو اور وہ ناقابلِ انتفاع ہو یعنی اس میں زراعت نہ ہوسکتی ہو۔ اسے آباد کرنے کی کئی صورتیں ہیں مثلاً اس پر مکان بنانا، زراعت کرنا، باغات لگانا وغیرہ وغیرہ۔ اس کو آباد کرنے پر یہ حکم ہے کہ وہ زمین آباد کرنے والے کی ملکیت ہو جائے گی لیکن بشرطیکہ وہ پہلے سے کسی کی ملکیت میں نہ ہو۔ (مترجم)

باب ۹۲۳۔ مَاجَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

باب ۹۲۳۔ بنجر زمین کو آباد کرنا۔ جاگیر دینے سے متعلق۔

۱۲۴۲۔حدثنا محمد بن يحيى بن قيس المأربي قال اخبرني ابی عن ثمامة بن شراحيل عن سمی بن قیس عَنْ شَمِيرٍ عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا اَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ اَتَدْرِىْ مَا قَطَعْتَ لَهُ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهُ عَنْ مَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَالَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِبِلِ فَاَقَرَّبِهٖ قُتَيْبَةُ قَالَ نَعَمْ

۱۲۴۲۔حضرت ابیض بن حمال آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انہیں نمک کی کان جاگیر کے طور پر دی جائے۔آپ ﷺ نے انہیں کان عطا کردی۔جب وہ جانے کے لیے مڑے تو ایک شخص نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے ان کو کیا دیا ہے آپ ﷺ نے انہیں جاگیر میں تیار پانی دے دیا ہے جو کبھی موقوف نہیں ہوتا۔یعنی اس سے بہت زیادہ نمک نکلتا ہے۔راوی کہتے ہیں۔اس پر آنحضرت ﷺ نے اُن سے وہ کان واپس لے لی۔پھر انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ پیلو کے درختوں کی کون سی زمین گھیری جاسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ زمین جہاں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔(۱) امام ترمذی کہتے ہیں۔جب میں نے یہ حدیث قتیبہ کو سنائی تو انہوں نے اقرار کیا۔اور کہا: ہاں۔

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر، محمد بن یحییٰ بن قیس مآربی سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔اس باب میں وائلؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ابیض کی حدیث حسن غریب ہے۔بعض علماء صحابہ وغیرہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے امام کے کسی کو جاگیر دینے کو جائز کہتے ہیں۔

۱۲۴۳۔حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابوداؤد الطيالسي ثنا شعبة عن سماك قال سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ

۱۲۴۳۔حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حضرموت میں زمین کا ایک ٹکڑا بطور جاگیر عطا کیا۔

محمود یہ حدیث نصر سے اور وہ شعبہ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں "وبعث معه معاوية ليقطعها اياه"۔ یعنی آپ ﷺ نے ان کے ساتھ معاویہ کو بھیجا تاکہ وہ زمین ناپ کر انہیں دے دیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۲۴۔مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْغَرْسِ

باب ۹۲۴۔درخت لگانے کی فضیلت

۱۲۴۴۔حدثنا قتيبة ثنا ابوعوانة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ

۱۲۴۴۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مسلمان کوئی پودہ لگاتا ہے یا کاشتکاری کرتا ہے۔اور اس سے کوئی انسان یا چرند پرند کھاجاتے ہیں تو اسے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

اس باب میں ابوایوبؓ، ام مبشرؓ، جابرؓ اور زید بن خالدؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۲۵۔ ذکر في المزارعة

باب ۹۲۵۔مزارعت کے متعلق

(۱) یعنی ایسی جگہ جو چراگاہ وغیرہ سے دور ہو۔(مترجم)

۱۲۴۵۔حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا یحیی بن سعید عن عبیداللّٰہ بن عمر عَنْ نَافِعٍ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَھْلَ خَیْبَرَ بِشَطْرِ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ

۱۲۴۵۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ خیبر کو اس اقرار پر زمین دی کہ اس کی پیداوار میں سے آدھا آپ ﷺ کو ادا کریں خواہ وہ پھل ہو یا کوئی اور چیز۔

اس باب میں انسؓ، ابن عباسؓ، زید بن ثابتؓ اور جابرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ یعنی نصف، ثلث یا ربع وغیرہ کی شرط پر زمین دینا جائز ہے پھر بعض علماء کا کہنا ہے کہ ایسی صورت میں بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوگا۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن بعض علماء مزارعت کو مکروہ سمجھتے ہیں لیکن ان کے نزدیک کھجوروں کو ثلث یا ربع پیداوار کی شرط پر پانی دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مالک بن انس اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ علماء کا ایک فریق اس مسلک پر بھی عمل پیرا ہے کہ مزارعت کی کوئی صورت جائز نہیں۔ البتہ یہ جائز ہے کہ زمین کا کرایہ پیسوں کی صورت میں مقرر کر لیا جائے۔

۱۲۴۶۔حدثنا ھناد ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا اِذَا کَانَتْ لِاَحَدِنَا اَرْضٌ اَنْ یُعْطِیَھَا بِبَعْضِ خَرَاجِھَا اَوْبِدَرَاھِمَ وَقَالَ اِذَا کَانَتْ لِاَحَدِکُمْ اَرْضٌ فَلْیَمْنَحْھَا اَخَاہُ اَوْلِیَزْرَعْھَا

۱۲۴۶۔حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا۔ وہ یہ ہے کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ اسے خراج کے کچھ حصے یا دراہم کے عوض دے دیتا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کے پاس زمین ہو تو اسے اپنے بھائی کو زراعت کے لیے مفت دینی چاہیے ورنہ وہ خود زراعت کرے۔

۱۲۴۷۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا الفضل بن موسی الشیبانی ثنا شریك عن شعبة عن عمرو بن دِیْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰکِنْ اَمَرَ اَنْ یَّرْفُقَ بَعْضُھُمْ بِبَعْضٍ

۱۲۴۷۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع نہیں کیا بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا حکم دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں زید بن ثابتؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت رافعؓ کی حدیث میں اضطراب ہے۔ یہ حدیث رافع بن خدیج اپنے چچاؤں سے بھی نقل کرتے ہیں اور اپنے ایک چچا ظہیر بن رافع سے بھی نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ٩٢٦ ـ مَاجَآءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

١٢٤٨ ـ حدثنا علی بن سعيد الكندی الكوفی ثنا ابن ابی زائدة عن الحجاج عن زيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَّ عِشْرِيْنَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَّعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرِيْنَ حِقَّةً

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیات کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب۹۲۶۔ دیت میں کتنے اونٹ دیئے جائیں۔

۱۲۴۸۔ خشف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطاء کی دیت میں بیس بنت مخاض بیس بنی مخاض مذکر اونٹ، بیس بنت لبون، بیس جذعہ اور بیس حقہ دینے کا حکم دیا۔

ابن ہشام رفاعی، ابن ابی زائدہ سے وہ ابوخالد احمر سے اور وہ حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ پھر یہ انہی سے موقوفاً بھی منقول ہے۔ بعض علماء کا یہی مسلک ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے تمام علماء کا اسی پر اجماع ہے کہ دیت تین سال میں وصول کی جائے یعنی ہر سال ثلث دیت ادا کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ دیت عاقلہ ادا کرے گی۔ مالک اور شافعی کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض کے نزدیک دیت صرف مردوں پر ہے عورتوں اور بچوں پر نہیں اگر چہ وہ عصبات ہی ہوں (عاقلہ مرد کے والد کی طرف سے عزیز واقارت کو کہتے ہیں) پھر ان میں سے ہر شخص ربع دینار ادا کرے جب کہ بعض کہتے ہیں کہ نصف دینار ادا کرے۔ چنانچہ اگر پوری ہو جائے تو ٹھیک ورنہ ان کے قریبی قبائل میں سے قریبی ترین قبیلے پر لازم کی جائے۔

توضیح: ''دیات'' ''دیت'' کی جمع ہے۔ یہ فقہی اصطلاح میں اس مال کو کہتے ہیں جو کسی کو قتل کر دینے یا کسی عضو کو ضائع کر دینے کے عوض دیا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) دیت مغلظہ۔ اس میں سو اونٹنیاں ہوتی ہیں جو چار اقسام پر مشتمل ہوتی ہیں ا: پچیس بنت مخاض (۱)، ۲: پچیس بنت لبون (۲)، ۳: پچیس حقہ (۳)، ۴: پچیس جذعہ (۴)

دیت مغلظہ قتل شبہ عمد کے ارتکاب پر واجب ہوتی ہے۔

---

(۱) بنت مخاض۔ وہ اونٹنی جو ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں لگی ہو۔ (مترجم)

(۲) بنت لبون۔ وہ اونٹنی جو دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں لگی ہو۔ (مترجم)

(۳) حقہ۔ وہ اونٹنی جو تین سال کی ہو کر چوتھے سال میں لگی ہو۔ (مترجم)

(۴) جذعہ۔ وہ اونٹنی جو چار سال کی ہو کر پانچویں سال میں لگی ہو۔ (مترجم)

(۲) دیت مخففہ۔ اگر یہ سونے سے ادا کی جائے تو ایک ہزار اشرفیاں (دینار) اور چاندی سے دی جائے، دس ہزار درہم دیئے جائیں گے۔ پھر اگر اونٹوں کی صورت میں دی جائے پانچ طرح کے سو اونٹ دینے ہوں گے۔ بیس ابن مخاض (۱)، بیس بنت مخاض، بیس بنت لبون، بیس حقہ اور بیس جذعہ۔ یہ دیت قتل خطاء کے مرتکب پر واجب ہوتی ہے۔ (مترجم)

۱۲۴۹۔ حدثنا احمد بن سعید الدارمی ثنا حبان ثنا محمد بن راشد ثنا سلیمان بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰی اَوْلِیَآءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَآءُ واقْتَلُوْا وَ اِنْ شَآءُ وْا اَخَذُوا الدِّیَةَ وَهِیَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً ثَلٰثُوْنَ جَذْعَةً وَ اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَیْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَ ذٰلِكَ لِتَشْدِیْدِالْعَقْلِ

۱۲۴۹۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا۔ تو اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔ اور دیت میں انہیں تیس جذعہ، تیس حقہ اور چالیس خلفہ (۲) دینی پڑیں گی۔ ساتھ ہی وہ کچھ بھی ادا کرنا ہو گا جس پر ورثاء نے صلح کی ہو۔ اور یہ دیت عاقلہ پر سخت ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۹۲۷۔ مَاجَآءَ فِی الدِّیَةِ كَمْ هِیَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

باب ۹۲۷۔ دیت کتنے دراہم سے ادا کی جائے۔

۱۲۵۰۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هانی ء ثنا محمد بن مسلم هوا لطائفی عن عمرو بن دینار عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّیَةَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

۱۲۵۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، سفیان بن عیینہ سے وہ عمرو بن دینار سے وہ عکرمہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زیادہ الفاظ ہیں۔ محمد بن مسلم کے علاوہ کسی اور نے ابن عباسؓ سے یہ حدیث نقل نہیں کی۔ بعض علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ دیت دس ہزار درہم ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں۔ دیت صرف اونٹوں سے دی جاتی ہے اور ان کی تعداد سو ہوتی ہے۔

باب ۹۲۸۔ مَاجَآءَ فِی الْمُوْضِحَةِ

باب ۹۲۸۔ ایسے زخموں کی دیت جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے۔

۱۲۵۱۔ حدثنا حمید بن مسعدة ثنا یزید بن زُرَیْع ثنا حسین الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ

۱۲۵۱۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے زخم جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے پانچ پانچ اونٹ دیت کے طور پر دیئے جائیں گے۔

---

(۵) ابن مخاض وہ اونٹ جو ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں لگا ہو۔ (مترجم)

(۱) خلفہ: اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو حاملہ ہو۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں کہ ایسے زخموں کی دیت جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے پانچ اونٹ ہے۔

باب ۹۲۹۔ مَاجَآءَ فِیْ دِیَةِ الْاَصَابِعِ

باب ۹۲۹۔ انگلیوں کی دیت۔

۱۲۵۲۔ حدثنا ابوعمار ثنا الفضل بن موسیٰ عن الحسین بن واقد عن یزید النحوی عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیَةُ اَصَابِعِ الْیَدَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ سَوَآءٌ عَشْرَةٌ مِنَ الْاِبِلِ لِکُلِّ اُصْبَعٍ

۱۲۵۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے یعنی ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔

اس باب میں ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمر سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض علماء اسی پر عمل پیرا ہیں۔ ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۲۵۳۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ومحمد بن جعفر قالا ثنا شعبة عن قتادة عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ

۱۲۵۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگوٹھا اور سب سے چھوٹی انگلی دیت میں برابر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: بطور خاص چھنگلیا اور انگوٹھے کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ انگوٹھے میں دو اور چھنگلیا میں تین پورے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی زیادتی کا اعتبار نہیں دونوں میں دس دس اونٹ ہوں گے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ انگوٹھے میں چونکہ دو پورے ہوتے ہیں اس لیے اس کے ایک پورے کی دیت پانچ اونٹ ہوگی واللہ اعلم (مترجم)

باب ۹۳۰۔ مَاجَآءَ فِی الْعَفْوِ

باب ۹۳۰۔ معاف کر دینے سے متعلق۔

۱۲۵۴۔ حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللّٰه بن المبارك ثنا یونس بن ابی اِسْحٰق ثنا اَبِی السَّفَرَ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰی عَلَیْهِ مُعَاوِیَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِیَةَ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّیْ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اِنَّا سَنُرْضِیْكَ وَ اَلَحَّ الْاٰخَرُ عَلٰی مُعَاوِیَةَ فَاَبْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِیَةُ شَاْنُكَ بِصَاحِبِكَ وَاَبُو الدَّرْدَآءِ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِهٖ

۱۲۵۴۔ ابوسفر کہتے ہیں کہ قریش کے ایک شخص نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا۔ اس نے حضرت معاویہؓ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین اس نے میرا دانت اکھاڑ دیا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا: ہم تمہیں راضی کر دیں گے۔ اس پر دوسرے شخص نے منت سماجت شروع کر دی۔ یہاں تک کہ معاویہؓ تنگ آ گئے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا: تم جانو تمہارا ساتھی جانے۔ ابو درداءؓ بھی اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سنا کہ اگر کسی شخص کو اس کے جسم میں کوئی زخم وغیرہ آ جائے اور وہ زخم دینے والے کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ

فَيَتَصَدَّقُ بِهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيئَةً فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِيْ قَالَ فَاِنِّيْ اَذَرُهَا لَهٗ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا جَرَمَ لَا اُخَيِّبُكَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ

بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ بخش دیتے ہیں۔ انصاری نے کہا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ فرمایا: ہاں میرے ان کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کرلیا۔ انصاری نے کہا: تو میں اس کو معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا: اب کوئی مضائقہ نہیں لیکن میں تمہیں محروم نہیں رکھوں گا۔ پھر اسے مال دینے کا حکم دیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمیں ابوسفر کے ابودرداء سے سماع کا علم نہیں۔ ابوسفر کا نام سعید بن احمد ہے انہیں ابن حمید ثوری بھی کہتے ہیں۔

باب ۹۳۱۔ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ رُضِخَ رَاْسُهٗ بِصَخْرَةٍ

باب ۹۳۱۔ جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو۔

۱۲۵۵۔ حدثنا علی بن حجر ثنا یزید بن هارون ثنا همام عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَ اَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ اَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيَّ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

۱۲۵۵۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی کہیں جانے کے لیے نکلی۔ اس نے چاندی کا زیور پہنا ہوا تھا۔ ایک یہودی نے اسے پکڑلیا اور اس کا سر پتھر سے کچل کر اس کا زیور وغیرہ لے لیا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی کہ لوگ پہنچ گئے اور اسے آنحضرت ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں کس نے قتل کیا؟ فلاں نے؟ اس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کا نام لیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کردیا کہ ہاں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرلیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کا سر پتھر سے کچلنے کا حکم دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ قصاص صرف تلوار ہی سے لیا جائے۔

احناف کا مسلک یہ ہے کہ قصاص لیتے ہوئے صرف تلوار ہی سے قصاص لیا جائے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''قصاص صرف تلوار ہی سے ہوتا ہے''۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قتل کی اقسام ذکر کی جائیں۔ قتل کی پانچ اقسام ہیں۔

(۱) قتلِ عمد۔ مقتول کو اس طرح قتل کیا جائے کہ اس کا کوئی عضو الگ ہوجائے یا جسم کے اجزاء پھٹ جائیں خواہ وہ کسی ہتھیار سے ہو یا کسی دھار والی چیز سے۔ جب کہ امام ابویوسف اور امام محمد اس قسم کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ مقتول کو بارادہ قتل کسی ایسی چیز سے قتل کیا جائے جس سے عموماً ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس میں قصاص ہے البتہ اگر ورثاء معاف کردیں یا دیت لینے پر راضی ہوجائیں تو اس کی جان معاف ہوجاتی ہے۔ لیکن اس صورت میں کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

(۲) قتل شبہ عمد۔ یہ ہے کہ کسی ہتھیار یا دھار والی چیز کے علاوہ کسی اور چیز سے قصداً ضرب لگائی گئی ہو۔ اس صورت میں قصاص نہیں ہوتا بلکہ قاتل کی برادری پر دیت مغلظہ واجب کردی جاتی ہے۔

(۳) قتل خطاء۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ خطا کا تعلق قصد سے ہو مثلاً کوئی شخص کسی چیز کو شکار سمجھ کر یا کسی کو حربی کافر سمجھ کر نشانہ باندھے اور تیر یا گولی چلا دے۔ لیکن وہ فی الحقیقت انسان تھا اور دوسری صورت میں مسلمان تھا۔ دوسرے یہ کہ خطاء کا تعلق فعل سے ہو۔ مثلاً کسی خاص چیز پر تیر یا گولی چلائی گئی لیکن وہ کسی انسان کو لگ گئی۔

(۴) قتل جاری مجری خطا۔ مثلاً کوئی شخص سوتے ہوئے کسی شخص پر جا پڑا اور اس سے دوسرا ہلاک ہو گیا۔ قتل خطاء اور جاری مجریٰ خطاء میں کفارے کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے اور عاقلہ (قاتل کی برادری) پر دیت واجب الاداء ہو جاتی ہے

(۵) قتل سبب۔ مثلاً کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کی زمین میں کنواں کھدوایا یا کوئی پتھر وغیرہ رکھ دیا۔ جس میں گر کر یا ٹھوکر کھا کر کوئی شخص مر گیا۔ اس صورت میں عاقلہ پر دیت واجب ہو گی لیکن کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

قتل کی پہلی چار قسموں میں اگر قاتل مقتول کا وارث ہو تو میراث سے محروم ہو جاتا ہے۔ لیکن پانچویں قسم میں نہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۹۳۲۔ مَاجَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

باب ۹۳۲۔ مؤمن کے قتل پر عذاب کی شدت

۱۲۵۶۔ حدثنا ابوسلمة يحيى بن خلف و محمد بن عبدالله بن بزيع قالا ثنا ابن عدى عن شعبة عن يعلى بن عطاء عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

۱۲۵۶۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان مرد کے قتل ہو جانے سے سہل ہے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ محمد بن شعبہ سے وہ یعلی بن عطاء سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن عمرو سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں لیکن وہ غیر مرفوع اور ابن ابی عدی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں سعدؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ اور بریدہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ سفیان ثوری، یعلی بن عطاء سے عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث اسی طرح موقوفاً نقل کرتے ہیں اور یہ مرفوعاً حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۹۳۳۔ اَلْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

باب ۹۳۳۔ قیامت کے دن خون کے فیصلے کے متعلق۔

۱۲۵۷۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا وهب بن جرير ثنا شعبة عن الاعمش عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَآءِ

۱۲۵۷۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے فیصلے کریں گے۔

حضرت عبداللہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے کئی راوی اسی طرح اعمش سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں جب کہ بعض غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔ ابو کریب، وکیع سے وہ اعمش سے وہ ابووائل سے اور وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے پہلے بندوں کے خون کا فیصلہ کریں گے۔ پھر ابو کریب، وکیع سے وہ اعمش سے وہ ابووائل سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہو گا وہ خون ہے۔ (یعنی ایک حدیث میں "یحکم" اور دوسری میں "یقضی" کے الفاظ ہیں۔

۱۲۵۸۔ حدثنا الحسين بن حريث ثنا الفضل بن

۱۲۵۸۔ یزید رقاشی، ابوالحکم بجلی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید خدریؓ اور

موسیٰ عن الحسین بْنِ وَاقِدٍ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ ثَنَا اَبُو الْحَکَمِ الْبَجَلِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَعِیْدِ نِالْخُدْرِیَّ وَاَبَاهُرَیْرَةَ یَذْکُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِیْ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ

ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان ذکر کر رہے تھے کہ اگر اہل زمین آسمان بھی ایک مؤمن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں دھکیل دیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۹۳٤ ـ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَقْتُلُ ابْنَهٗ یُقَادُ مِنْهُ اَمْ لَا

باب ۹۳۴۔ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو اس سے قصاص لیا جائے یا نہیں۔

۱۲۵۹ ـ حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل عن عیاش ثنا المثنی بن الصباح عن عمروبن شعیب عن ابیه عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْهِ

۱۲۵۹۔ حضرت سراقہ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ باپ پر بیٹے کے قتل میں قصاص نہیں دلوایا کرتے تھے جب کہ بیٹے سے باپ کے قتل میں قصاص دلواتے تھے۔

اس حدیث کو ہم سراقہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں چنانچہ اسماعیل بن عیاش، مثنی بن صباح سے نقل کرتے ہیں جو ضعیف ہیں۔ پھر یہ حدیث ابوخالد احمر سے بھی منقول ہے وہ حجاج سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہی حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی منقول ہے لیکن اس میں اضطراب ہے۔ علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں قتل نہ کیا جائے۔ اور اسی طرح باپ اگر بیٹے پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف جاری نہ کی جائے۔

۱۲٦۰ ـ حدثنا ابوسعید الاشج ثنا ابوخالد الاحمر عن حجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلُ لایقادَ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ

۱۲۶۰۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ باپ بیٹے کے قتل کے جرم میں قتل نہ کیا جائے۔

۱۲٦۱ ـ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن اسمٰعیل بن مسلم بن عمرو بن دینار عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ

۱۲۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود مسجدوں میں قائم کی جائیں اور باپ کو بیٹے کے قتل کی سزا میں قتل نہ کیا جائے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ یہ مکی ہیں بعض علماء ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

باب ۹۳۵۔ مَاجَآءَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ

باب ۹۳۵۔ مسلمان کا خون صرف تین چیزوں سے حلال ہوتا ہے۔

۱۲۶۲۔ حدثنا هناد ثنا ابومعاوية عن الاعمش عن عبدالله بن مرة عن مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ الثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

۱۲۶۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون صرف تین جرموں کے ارتکاب کی وجہ سے حلال ہوتا ہے۔ (۱) شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے، (۲) کسی کو قتل کرنے، (۳) اپنے دین کو چھوڑنے کی وجہ سے (یعنی مرتد)

اس باب میں عثمانؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۳۶۔ مَاجَآءَ فِیْمَنْ یَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدًا

باب ۹۳۶۔ معاہد کو قتل کرنے کی ممانعت۔ (۱)

۱۲۶۳۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا مهدی بن سلیمان عن ابن عجلان عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا یَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ اِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

۱۲۶۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی معاہد کو قتل کر دیا جسے اللہ اور اس کے رسول نے پناہ دی تھی تو اس نے اللہ کی پناہ کو توڑ ڈالا۔ ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا جو ستر برس کی مسافت سے آتی ہے۔

اس باب میں ابوبکرہ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۲۶۴۔ حدثنا ابو کریب ثنا یحیی بن ادم عن ابی بکر بن عیاش عن ابی سعد عن عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدَّی الْعَامِرِیَّیْنِ بِدِیَةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے قبیلہ بنو عامر کے دو شخصوں کی جن کے ساتھ آپ ﷺ کو عہد تھا۔ دو مسلمانوں سے دیت دلوائی (یعنی ان کے قتل کی وجہ سے)۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوسعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

باب ۹۳۷۔ مَاجَآءَ فِیْ حُکْمِ وَلِیِّ الْقَتِیْلِ فِی الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

باب ۹۳۷۔ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے تو قصاص لے ورنہ معاف کر دے۔

۱۲۶۵۔ حدثنا محمود بن غیلان ویحیی بن موسیٰ قالا ثنا الولید بن مسلم ثنا الاوزاعی ثنا

۱۲۶۵۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا:

(۱) معاہد: اس کافر کو کہتے ہیں جس نے حاکم کے ساتھ جنگ وجدل نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہوا ہو۔ (مترجم)

یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ قال ثنی ابی ھریرۃ قال لما فتح اللہ علیٰ رسولہ مکۃ قام فی الناس فحمد اللہ و اثنیٰ علیہ ثم قال ومن قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یعفو و اما ان یقتل

اگر کسی شخص کا کوئی شخص قتل کر دیا گیا تو اس شخص کو دو چیزوں کا اختیار ہے یا معاف کر دے یا اس کے بدلے میں قاتل کو قتل کرے۔

اس باب میں وائل بن حجرؓ، انسؓ، ابوشریحؓ اور خویلد بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۶۶۔حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا ابن ابی ذئب قال ثنی سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حرم مکۃ ولم یحرمھا الناس من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یسفکن فیھا دما ولا یعضدن فیھا شجرا فان ترخص مترخص فقال احلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اللہ احلھا لی ولم یحلھا للناس و انما احلت لی ساعۃ من نھار ثم ھی حرام الیٰ یوم القیمۃ ثم انکم معشر خزاعۃ قتلتم ھذا الرجل من ھذیل و انی عاقلہ فمن قتل لہ قتیل بعد الیوم فاھلہ بین خیرتین اما ان یقتلوا او یاخذوا العقل

۱۲۶۶۔حضرت ابوشریح کعبیؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مکہ کو حرمت کی جگہ ٹھہرایا ہے لوگوں نے نہیں۔ پس جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ یہاں کسی کا خون نہ بہائے اور نہ ہی اس میں سے کوئی درخت اکھاڑے اور اگر کوئی میرے مکہ کو فتح کرنے کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے اپنے لیے رخصت کی راہ نکالے (تو اس سے کہہ دیا جائے کہ) کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا ہے لوگوں کے لئے نہیں۔ اور پھر میرے لیے بھی اس کی حرمت کو دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال کیا گیا اور اس کے بعد قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا۔ اے قبیلہ بنوخزاعہ تم نے بنو ہذیل کے فلاں شخص کو قتل کر دیا ہے میں اس کی دیت دلوانے کا اعلان کرتا ہوں۔ آج کے بعد اگر کسی شخص کا کوئی (قریبی) قتل کر دیا گیا تو اس کے اہل و عیال کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کریں ورنہ دیت لے لیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ شیبان بھی یحییٰ بن کثیر سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابوشریح رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ چاہیں تو قاتل کو قتل کریں یا معاف کر دیں دیت دیں بعض علماء کا بھی یہی مسلک ہے۔

۱۲۶۷۔حدثنا ابوکریب ثنا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قتل رجل فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفع القاتل الیٰ ولیہ فقال القاتل یارسول اللہ واللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ماادرت قتلہ فقال رسول اللہ اما انہ ان کان صادقا فقتلتہ دخلت النار فخلاہ الرجل و کان مکتوفا بنسعۃ قال فخرج

۱۲۶۷۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے کسی کو قتل کر دیا تو اسے مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا گیا۔ قاتل نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے قصداً اسے قتل نہیں کیا: آنحضرت ﷺ نے مقتول کے ولی سے فرمایا: جان لو اگر یہ سچا ہے اور تم نے اس کو قصاص کے طور پر قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ اس پر اس نے اسے معاف کر دیا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور وہ انہیں کھینچتا ہوا وہاں سے نکلا۔ اس

يَحُزُّ نِسْعَتَهُ فَكَانَ يُسَمّٰى ذَا النِّسْعَةِ

کے بعد اس کا نام ذاالنسعۃ پڑ گیا۔ یعنی "تسمے والا" کیونکہ اس کے ہاتھ تسمے سے بندھے ہوئے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۳۸۔مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب ۹۳۸۔مثلہ کی ممانعت۔(۱)

۱۲۶۸۔حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی ثنا سفیان عن علقمة بن مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ مَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

۱۲۶۸۔سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کسی شخص کو کسی لشکر کا سردار مقرر کرتے تو اسے اس کے اپنے متعلق وصیت کرتے کہ تم اللہ سے ڈرنا۔ اور اس کے ساتھ جانے والوں کو بھلائی کی وصیت کرتے پھر فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے اسی کے راستے میں اس سے جو اللہ کا انکار کرتا ہے۔ جہاد کرو اور مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ کرو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، شداد بن اوسؓ، مغیرہؓ، یعلی بن مرہؓ اور ابوایوبؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء بھی مثلہ کو حرام کہتے ہیں۔

۱۲۶۹۔حدثنا احمد بن منیع ثنا هشیم ثنا خالد عن ابی قلابة عن ابی الاشعث الصُّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَ اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ

۱۲۶۹۔حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ بھلائی کرنا فرض کر دیا ہے۔ لہٰذا اگر قتل کرو تو بہتر طریقے سے، ذبح کرو۔ تو آسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے(۲) چنانچہ تم میں سے جو شخص ذبح کرے وہ اپنی چھری کو تیز کرلے تاکہ جانور کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

باب ۹۳۹۔مَاجَآءَ فِيْ دِيَةِ الْجَنِيْنِ

باب ۹۳۹۔حمل ضائع کر دینے کی دیت۔

۱۲۷۰۔حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن منصور عن ابراهیم عن عُبَيْد بن نَقْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عُمُوْدِ

۱۲۷۰۔حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ دو عورتوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا تو ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کی کوئی میخ وغیرہ ماردی جس سے اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے دیت کے طور پر ایک غلام یا باندی دینے کا حکم دیا۔ اور اسے قاتل عورت کے اقرباء پر

(۱) مثلہ: جسم کے کسی عضو کو کاٹنے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

(۱) جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرنا اور ایک جانور کی موجودگی میں دوسرے جانور کو ذبح نہ کرنا مستحب ہے اور اسی قبیل سے ہے۔ (مترجم)

فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةَ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ

لازم کیا۔

یہ حدیث حسن زید بن حباب سے وہ سفیان سے اور وہ منصور سے بھی نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷۱۔حدثنا علی بن سعید الکندی ثنا ابن ابی زائدة عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ اَنُعْطِيْ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلٰى فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ

۱۲۷۱۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جنین (حمل گرانے والی) میں غلام یا باندی دینے کا فیصلہ دیا تو جس کے متعلق فیصلہ کیا تھا اس نے کہا۔کیا ہم سے اس کی دیت دلوار ہے ہیں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ چیخا۔ایسی چیز کا خون تو رائیگاں ہوتا ہے۔آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو شاعروں کی طرح باتیں کرتا ہے۔ہاں اس میں ایک غلام یا باندی بطور دیت دینی ہوگی۔

اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی حدیث منقول ہے۔حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں غلام،لونڈی یا پانچ سو درہم ادا کیے جائیں گے جب کہ بعض کہتے ہیں کہ گھوڑا یا خچر بھی دیا جاسکتا ہے۔

باب ۹۴۰۔مَاجَآءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

باب ۹۴۰۔مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

۱۲۷۲۔حدثنا احمد بن منیع ثنا ھشیم ثنا مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا اَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَآءُ فِيْ بَيْضَآءَ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ

۱۲۷۲۔شعبی،ابوجحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا۔اے امیر المؤمنین کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی مکتوب ہے جو قرآن میں نہیں؟ فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے بیج کو اگایا اور روح کو وجود بخشا۔مجھے علم نہیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو قرآن میں نہ ہو۔ہاں البتہ ہمیں قرآن کی وہ سمجھ ضرور دی گئی ہے۔جو کسی انسان کو اللہ تعالیٰ عطا کرتے ہیں۔پھر کچھ چیزیں ہمارے پاس مکتوب بھی ہیں۔میں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا: دیت قیدیوں کی رہائی اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔شافعی، سفیان ثوری، مالک، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں کہ مؤمن کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ معاہد کو قتل کرنے پر مسلمان کو بطور قصاص قتل کیا جائے۔لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۷۳۔حدثنا عیسی بن احمد ثنا ابن وھب عن اسامة بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ

۱۲۷۳۔عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ کافر کی دیت مسلمان سے آدھی ہے۔

مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ علماء کا یہود ونصاریٰ کی دیت میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کا مسلک اسی حدیث کے مطابق ہے۔ عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان سے آدھی ہے۔ امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ ان کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے۔ امام مالک، شافعی اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں لیکن سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک یہودی اور نصرانی کی دیت بھی مسلمان کے برابر ہے۔

مسئلہ: اس مسئلے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ ذمی کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا کیونکہ آپ ﷺ سے منقول ہے کہ ''آپ ﷺ نے ایک معاہد کافر کو قتل کرنے پر اس کے مسلمان قاتل کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا: میں اس کے عہد کو پورا کرنے کا زیادہ حقدار ہوں'' اس قسم کی احادیث مختلف طرق سے منقول ہے۔ مزید یہ کہ ایسا کافر مسلمانوں کے ساتھ دارالاسلام کا باشندہ ہوتا ہے۔ اور حکومت پر اس کی جان و مال کے تحفظ کی ذمے داری ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ مسلمانوں کے ساتھ معصوم الدم ہونے میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک کے بدلے میں دوسرے سے قصاص لیا جائے گا۔

جہاں تک مذکورہ بالا حدیث کا تعلق ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ یہ حربی کافر پر محمول ہے چنانچہ احناف دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔

یہاں دوسرا مسئلہ ذمی کافر اور مسلمان کی دیت کی مقدار کا ہے چنانچہ احناف کے نزدیک دونوں کی دیت برابر ہے اس لیے کہ حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ ذمی کی دیت آنحضرت ﷺ کے زمانے میں مسلمان کے برابر ہوا کرتی تھی۔ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ عثمانؓ اور عمرؓ کے دور میں بھی یہی معمول تھا۔ عبدالرزاق بھی حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے پھر مسلمان کی طرح ذمی بھی معصوم الدم ہے۔ جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا لہٰذا اس کی دیت بھی پوری ہوگی۔ ان دلائل کے علاوہ قرآن کریم میں بھی جہاں دیت کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے وہاں بھی دیت کے مکمل دینے کا حکم ہے مسلمان اور ذمی میں کوئی تفریق نہیں کی چنانچہ ارشاد ہے ''**وان کان من قوم بینکم و بینھم میثاق فدیة مسلمة الی اھله**'' یعنی اگر تمہارے اور کسی دوسری قوم کے درمیان معاہدہ ہو تو مقتول کے ورثاء کو پوری دیت ادا کی جائے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۹۴۱۔ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهٗ

باب۹۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کردے۔

۱۲۷۴۔ حدثنا قتیبة ثنا ابوعوانة عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ

۱۲۷۴۔ حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے غلام کو قتل کیا تو ہم اس کے بدلے اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کی ناک کاٹ دی ہم بھی اس کی ناک کاٹ دیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء تابعین اور ابراہیم نخعی کا یہی مذہب ہے جب کہ بعض کے نزدیک سید کے اپنے غلام کو قتل کرنے میں قصاص نہیں۔ لیکن اگر غلام کسی اور کا ہو تو اس کے بدلے آزاد کو بھی قتل کیا جائے گا۔ یہ سفیان ثوری کا بھی قول ہے۔ بعض علماء مطلقاً آزاد اور غلام کے درمیان قصاص کو صحیح نہیں کہتے چاہے وہ جان کا ہو یا اس سے کم۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۹۴۲۔ مَاجَآءَ فِي الْمَرْاَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب۹۴۲۔ بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں سے ترکہ ملے گا۔

۱۲۷۵۔حدثنا قتیبة و ابو عمار وغیر واحد قالوا ثنا سفین بن عیینة عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ الدِّیَةُ عَلَی الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِیَةِ زَوْجِھَا شَیْئًا حَتّٰی اَخْبَرَہُ الضَّحَّاکُ بْنُ سُفْیَانَ الْکِلَابِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلَیْہِ اَنْ وَرِّثِ امْرَاَۃَ اَشْیَمَ الضِّبَابِیِّ مِنْ دِیَۃِ زَوْجِھَا

۱۲۷۵۔حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور عورت کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت میں سے ورثہ دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

باب ۹۴۳۔مَاجَآءَ فِی الْقِصَاصِ

باب ۹۴۳۔قصاص کے متعلق۔

۱۲۷۶۔حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن شعبة عن قتادة قال سمعت زرارة بن اَوْفٰی یُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَرَجُلٍ فَنَزَعَ یَدَہٗ فَوَقَعَتْ ثَنِیَّتَاہُ فَاخْتَصَمُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَعَضُّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ کَمَا یَعَضُّ لَا دِیَةَ لَکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ

۱۲۷۶۔حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ دیا۔اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے دو دانت گر گئے۔پھر وہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اپنے بھائی کو اونٹ کی طرح کاٹتے ہیں۔جاؤ تمہارے لیے کوئی دیت نہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی "والجروح قصاص" زخموں کا بدلہ بھی دیا جائے۔

اس باب میں یعلی بن امیہؓ اور سلمہ بن امیہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں اور یہ دونوں آپس میں بھائی ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۴۴۔مَاجَآءَ فِی الْحَبْسِ فِی التُّھْمَةِ

باب ۹۴۴۔ملزم کو قید کرنا۔

۱۲۷۷۔حدثنا علی بن سعید بن سعید الکندی ثنا ابن المبارک عن مَعْمَرٍ عَنْ بَھْزِبْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُھْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰی عَنْہُ

۱۲۷۷۔حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو کسی تہمت کی وجہ سے قید کیا تھا پھر بعد میں اسے چھوڑ دیا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم بھی بہز بن حکیم سے اس سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۹۴۵۔مَاجَآءَ فِیْمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ

باب ۹۴۵۔جو اپنے مال کے لیے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۱۲۷۸۔حدثنا سلمة بن شبیب وحاتم بن سیاہ المروزی وغیر واحد قالوا ثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزہری عن طلحة بن عبداللّٰہ بن عوف عن

۱۲۷۸۔سعید بن زید، عمرو بن نفیل سے نقل کرتے ہیں۔کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مال کے لیے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔

عبدالرحمٰن بن عمرو بن سَهْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔محمد بن بشار، ابو عامر عقدی سے وہ عبدالعزیز بن عبدالمطلب سے وہ عبداللہ بن حسن سے وہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو اپنے مال کے لیے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔ اس باب میں علی، سعید بن زیدؓ اور ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ علماء اپنی جان و مال کے دفاع کے لئے لڑنے کی اجازت دیتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں کہ خواہ وہ دو درہم ہی ہوں۔

۱۲۷۹۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابوعامر العقدی ثنا عبدالعزیز بن المطلب عن عبداللّٰه بن الحسن عن ابراهيم بن مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُرِيْدَ مَالُهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ

۱۲۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی سے اس کا مال ناحق چھیننے کی کوشش کی گئی اور وہ دفاع کرتے ہوئے مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن بشار اسے عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ عبداللہ بن حسن سے وہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۲۸۰۔ حدثنا عبد بن حميد قال اخبرنی يعقوب بن ابراهيم بن سعد ثنا ابی عن ابيه عن ابی عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن طلحة بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

۱۲۸۰۔ حضرت سعید بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے مال کے لیے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان بچاتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنا دین بچاتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی جان بچاتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے کئی راوی ابراہیم بن سعد سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اور یعقوب: یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہیں۔

باب ۹۴٦۔ مَاجَآءَ فِی الْقَسَامَةِ

باب ۹۴٦۔ قسامت کے متعلق۔(۱)

(۱) قسامت: اس کی تعریف یہ ہے کہ اگر کسی محلے یا آبادی میں یا اس کے قرب و جوار میں کوئی مقتول پایا جائے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو حکومت تحقیق کرے اور اگر پھر بھی قاتل کا پتہ نہ چلے تو وہاں کے باشندوں میں سے پچاس آدمیوں سے حلف لیا جائے کہ نہ اس نے خود اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی اسے قاتل کا علم ہے اس میں صرف دیت واجب ہوتی ہے۔ (مترجم)

۱۲۸۱۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سھل بن ابی حثمة قال قال یَحْیٰی وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَسَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّھُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَھْلِ بْنِ زَیْدٍ وَمُحَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِبْنِ زَیْدٍ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِخَیْبَرَ تَفَرَّقَافِیْ بَعْضِ مَا ھُنَاکَ ثُمَّ اِنَّ مُحَیِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ سَھْلٍ قَتِیْلًا قَدْ قُتِلَ فَاَقْبَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ وَحُوَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَھْلٍ وَکَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَھَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِیَتَکَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِہٖ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَبِّرِ الْکُبْرَ فَصَمَتَ وَتَکَلَّمَ صَاحِبَاہُ ثُمَّ تَکَلَّمَ مَعَھُمَا فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَھْلٍ فَقَالَ لَھُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَکُمْ اَوْ قَاتِلَکُمْ قَالُوْا کَیْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْھَدْ قَالَ فَتُبْرِئُکُمْ یَھُوْدُ بِخَمْسِیْنَ یَمِیْنًا قَالُوْا وَکَیْفَ نَقْبَلُ اَیْمَانَ قَوْمٍ کُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی عَقْلَہٗ

۱۲۸۱۔حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید سفر میں ایک ساتھ روانہ ہوئے لیکن خیبر میں وہ دونوں الگ ہوگئے۔ پھر محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ساتھ حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل بھی تھے جو سب سے چھوٹے تھے۔ عبدالرحمٰن نے اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو شروع کرنے کا ارادہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بڑے کا ادب ملحوظ رکھو چنانچہ وہ خاموش ہوگئے۔ اور ان کے دونوں ساتھیوں نے بات شروع کی۔ پھر عبدالرحمٰن بھی ان کے ساتھ شامل ہوگئے۔ اس طرح انہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے عبداللہ بن سہل کے قتل کا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم پچاس قسمیں کھا سکتے ہو کہ انہیں فلاں نے قتل کیا ہے۔ تاکہ تم اپنے ساتھی کی دیت یا قصاص لینے کے مستحق ہوجاؤ (یا فرمایا اپنے مقتول کی) انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم نے دیکھا نہیں تو کیسے قسم کھالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہوجائیں گے۔ عرض کیا یارسول اللہ! ہم کیسے کافر قوم کی قسموں کا اعتبار کرلیں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ نے یہ معاملہ دیکھا تو اس کی دیت ادا کردی۔

علی بن خلال بھی یزید بن ہارون سے وہ یحییٰ بن سعید سے وہ بشیر بن یسار سے وہ سہل بن حثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض فقہائے مدینہ قسامت میں قصاص کو بھی جائز قرار دیتے ہیں لیکن اہل کوفہ کے نزدیک قسامت میں صرف دیت ہی ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدود کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۹۴۷۔مَاجَآءَ فِیْمَنْ لَا یَجِبُ عَلَیْہِ الْحَدُّ

باب ۹۴۷۔جن پر حد واجب نہیں ہوتی۔

۱۲۸۲۔حدثنا محمد بن یحیی القطعی ثنا بن عمرو ثنا ھمام عن قتادة عن الحسن الْبَصْرِیُ عَنْ

۱۲۸۲۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص شرع کے احکام کے مکلف نہیں۔ ا: سویا ہوا شخص جب تک جاگ نہ جائے۔

عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ

۲: بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے۔ ۳: پاگل یہاں تک کہ اس کی عقل لوٹ آئے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے بعض راوی اس میں یہ الفاظ نقل کرتے ہیں "وعن الغلام حتی یحتلم" یعنی لڑکے پر بالغ ہونے تک کوئی تکلیف نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ حسن نے علیؓ سے کچھ سنا ہو۔ یہ حدیث عطاء بن سائب سے بھی منقول ہے وہ ابوظبیان سے اور وہ حضرت علیؓ سے اسی کے مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں پھر اعمش بھی یہی حدیث ابوظبیان سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں یہ موقوف ہے۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

باب ۹۴۸۔ مَاجَآءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

باب ۹۴۸۔ حدود کو رفع کرنے سے متعلق۔

۱۲۸۳۔ حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود وابوعمرو البصری ثنا محمد بن ربیعة ثنا یزید زیاد الدمشقی عن الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَااسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ

۱۲۸۳۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں سے بقدر استطاعت حدود کو دور کرو۔ (یعنی جہاں تک ہوسکے) پھر اگر اس کی رہائی کی کوئی صورت نظر آئے تو اسے رہا کر دو کیونکہ امام کا معاف کرنے میں غلطی کرنا اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔

ہناد، وکیع سے وہ یزید بن زیاد سے اور وہ محمد بن ربیعہ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر مرفوع ہے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم صرف محمد بن ربیعہ کی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے نقل کرتے ہیں۔ وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ پھر وکیع بھی یزید بن زیاد سے اسی طرح کی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ کئی صحابیوں سے اسی کے مثل منقول ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں۔ اور یزید بن ابوزیاد کوفی ان سے اثبت اور اقدم ہیں۔

باب ۹۴۹۔ مَاجَآءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب ۹۴۹۔ مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی۔

۱۲۸۴۔ حدثنا قتیبة ثنا ابوعوانة عن الاعمش عن ابی صالح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ

۱۲۸۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے کسی مسلمان کی دنیا کی ایک مصیبت دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی مصیبت اس سے دور کر دیں گے اور جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

اس باب میں عقبہ بن عامرؓ اور ابن عمرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کوئی راوی اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اعمش، ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے ابوعوانہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر اسباط بن محمد، اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط اپنے والد کے واسطے سے اعمش سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۸۵۔ حدثنا قتيبة ثنا الليث عن عقيل عَنِ الزُّهْرِيُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۱۲۸۵۔ حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ اس پر ظلم نہ کرے اور اسے ہلاکت میں نہ ڈالے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کی اللہ اس کی حاجت پوری کریں گے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دیں گے۔ اسی طرح جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو پوشیدہ رکھیں گے۔

یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۹۵۰۔ مَاجَآءَ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ

باب ۹۵۰۔ حدود میں تلقین سے متعلق۔

۱۲۸۶۔ حدثنا قتيبة ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ الِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ

۱۲۸۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز سے فرمایا: کیا تمہاری جو خبر ہم تک پہنچی ہے وہ صحیح ہے؟ عرض کیا: کیا؟ فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے فلاں قبیلے کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ پھر ماعز نے چار مرتبہ اقرار کیا اور آپ ﷺ نے ان کے رجم کا حکم دیا۔

اس باب میں سائب بن یزید بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ شعبہ یہ حدیث سماک بن حرب سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۹۵۱۔ مَاجَآءَ فِيْ دَرْءِ الْحَدِّعَنِ الْمُعْتَرِفِ

باب ۹۵۱۔ اگر معترف اپنے اقرار سے رجوع کرلے تو حد ساقط ہو جاتی ہے۔

۱۲۸۷۔ حدثنا ابو كريب ثنا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو ثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ

۱۲۸۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ماعز اسلمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری طرف سے حاضر ہوئے اور پھر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پھر منہ پھیر لیا۔ وہ پھر اس

مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْزَنٰی فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰی فَاَمَرَبِهٖ فِی الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَی الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّيَشْتَدُّ حَتّٰی مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهٗ لَحْیُ جَمَلٍ فَضَرَبَهٗ بِهٖ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰی مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ.

طرف آئے اور اسی طرح عرض کیا پھر آپ ﷺ نے چوتھی مرتبہ ان کے رجم کا حکم دیا تو انہیں حرہ کے مقام کی طرف لے جایا گیا اور پتھروں سے سنگسار کرنا شروع کیا۔ جب پتھر لگے تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک شخص کے قریب پہنچے تو اس کے ہاتھ میں اونٹ کی داڑھ کی ہڈی تھی اس نے انہیں اس ہڈی سے مارا اور پھر لوگوں نے بھی مارا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔ جب یہ قصہ آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کیا گیا کہ پتھر پڑتے اور موت کا مزہ چکھتے ہی، ماعز بھاگ کھڑے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے انہیں چھوڑ کیوں نہیں دیا۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے ابو سلمہ بھی یہ حدیث جابر بن عبداللہؓ سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

توضیح: آپ ﷺ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ اگر معترف بھاگ جائے تو یہ اس کا رجوع سمجھا جائے گا اور اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ لیکن یہ صرف اقرار کرنے والے سے متعلق ہے۔ اگر کسی پر گواہی کے ذریعے تہمت ثابت ہوئی تو اسے نہیں چھوڑا جائے گا۔ (مترجم)

١٢٨٨ـ حدثنا بذلك الحسن بن علی الخلال ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن الزهری عن ابی سلمة بْنِ عبدالرحمٰن عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَسْلَمَ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰی شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فِی الْمُصَلّٰی فَلَمَّا اِذْ لَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

١٢٨٨ـ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص قبیلہ بنی اسلم کا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اقرار کیا پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم پاگل ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا لیکن جب اسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا اور پھر لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور سنگسار کر دیا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو آپ ﷺ نے اس کے حق میں کلمہ خیر فرمایا: لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اقرار کرنے والے کے لیے چار اقرار کرنا ضروری ہے۔ پھر اس پر حد جاری کی جائے۔ احمد اور اسحاق بھی اس کے قائل ہیں۔ بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ ایک مرتبہ اقرار کرنے پر ہی حد جاری کر دی جائے۔ مالک اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ کی حدیث ہے کہ وہ شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک نے عرض کیا کہ میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے یہ حدیث طویل ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت انیسؓ کو حکم دیا کہ صبح اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے سنگسار کر دو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ اگر چار بار اقرار کرے تو سنگسار کرنا۔

باب ۹۵۲۔ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ اَنْ یُّشْفَعَ فِی الْحَدِّ

۱۲۸۹۔ حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن ابن شهاب عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَیْشًا اَهَمَّتْهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِیَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ یُّکَلِّمُ فِیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّجْتَرِیُٔ عَلَیْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَ اَیْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا

باب ۹۵۲۔ حدود میں سفارش کی ممانعت

۱۲۸۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قریش قبیلہ بنومخزوم کی ایک عورت کے چوری کرنے پر رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے: کون رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کرسکتا ہے؟ کہا گیا کہ اسامہ بن زیدؓ کے علاوہ کوئی اس کی جرات نہیں کرسکتا۔ آنحضرت ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو۔ پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اس میں فرمایا: تم لوگوں سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ اگر ان میں سے کوئی شریف چوری کرتا تو اسے معاف کر دیا جاتا اور اگر کوئی ضعیف چوری کرتا تو اس پر حد جاری کردی جاتی۔ اللہ رب العزت کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

اس باب میں مسعود بن عجماء بھی حدیث نقل کرتے ہیں انہیں ابن اعجم بھی کہتے ہیں۔ پھر ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۵۳۔ مَاجَاءَ فِی تَحْقِیْقِ الرَّجْمِ

۱۲۹۰۔ حدثنا عبدالله ابن عتبة عن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَ اَنْزَلَ عَلَیْهِ الْکِتَابَ وَکَانَ فِیْمَا اَنْزَلَ عَلَیْهِ اٰیَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَ اِنِّیْ خَائِفٌ اَنْ یَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَیَقُوْلَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَیَضِلُّوْا بِتَرْکِ فَرِیْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَا وَ اِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَیِّنَةُ اَوْ کَانَ حَمْلٌ اَوِالْاِعْتِرَافُ

باب ۹۵۳۔ رجم کی تحقیق۔

۱۲۹۰۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی اس کتاب میں رجم کی آیت بھی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے بعد ایسا ہی کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کوئی یہ نہ کہنے لگے کہ قرآن مجید میں رجم کا ذکر نہیں اور وہ لوگ ایک فرض چیز کو چھوڑ دینے کی وجہ سے گمراہ نہ ہو جائیں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ جان لو کہ اگر کوئی شخص شادی شدہ ہو اور زنا کرے تو اس پر رجم کی حد جاری کرنا ضروری ہے۔ بشرطیکہ گواہ موجود ہوں یا وہ خود اعتراف کرے یا حمل کی صورت میں ظاہر ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۱۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا اسحق بن یوسف الازرق عن داؤد بن ابی هند عن سعید بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۲۹۱۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے رجم کیا پھر ان کے بعد ابوبکرؓ نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا۔ اور اگر میں قرآن میں زیادتی کو مکروہ نہ سمجھتا ہوتا تو مصحف میں لکھوا دیتا۔ اس

وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْ لَا اَنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ اَزِیْدَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهٗ فِی الْمُصْحَفِ فَاِنِّیْ قَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَجِیْءَ اَقْوَامٌ فَلَا یَجِدُوْنَهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَیَكْفُرُوْنَ بِهٖ

لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ بعد میں کچھ ایسے لوگ نہ آ جائیں جو رجم کو قرآن کریم میں نہ پا کر اس کا انکار نہ کر دیں۔

اس باب میں حضرت علیؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ٩٥٤۔مَاجَآءَ فِی الرَّجْمِ عَلَى الثَّیِّبِ

١٢٩٢۔حدثنا نصر بن علی وغیر واحد قالوا ثنا سفیان بن عیینة عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعَهٗ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِبْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ یَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَیْهِ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَا قَضَیْتَ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ خَصْمُهٗ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِیْ فَاَتَكَلَّمُ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰى ابْنِیْ الرَّجْمَ فَفَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِیْتُ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلٰى ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ مِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَیْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدٰى عَلَیْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

باب ٩٥٤۔رجم صرف شادی شدہ پر ہے

١٢٩٢۔حضرت عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبلؓ سے سنا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دو شخص جھگڑا کرتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے ان میں سے ایک آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: میں آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اس پر اس کا حریف بھی بول اٹھا جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہ جی ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں عرض کروں میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے تو میں نے سو بکریاں فدیے کے طور پر دیں اور ایک غلام آزاد کیا۔ پھر میری چند علماء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہے اور اس کی بیوی پر رجم ہے۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ وہ سو بکریاں اور غلام واپس لے لو۔ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کا حکم لاگو ہو گا۔ اور اے انیس کل صبح اس کی بیوی کے پاس جاؤ۔ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے رجم کر دو۔ وہ دوسرے دن گئے تو اس نے اعتراف کر لیا اس پر انہوں نے اسے سنگسار کیا۔

اسحٰق بن موسیٰ انصاری بھی معن سے وہ مالک سے وہ ابن شہاب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ بھی لیث سے اور وہ ابن شہاب سے اسی سند سے مالک کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابوبکرؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، جابر بن سمرہؓ، ہزالؓ، بریدہؓ، سلمہ بن محبق، ابوبرزہؓ اور عمران بن حصینؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس، معمر اور کئی راوی بھی یہ حدیث زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر باندی زنا کرے تو اسے سو کوڑے مارو اگر چار مرتبہ زنا کرے تو چوتھی مرتب اسے

بیچ ڈالو خواہ بالوں کی رسی کے عوض ہی بیچو۔ سفیان بن عیینہ بھی زہری سے وہ عبید اللہ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ...... الخ ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ان تینوں حضرات سے نقل کی ہیں اور اس میں وہم ہے اور وہ یہ کہ سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کے الفاظ دوسری میں داخل کر دیئے ہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو زبیدی یونس بن زید اور زہری کے بھتیجے ان سے، وہ عبید اللہ سے وہ ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر باندی زنا کرے تو...... الخ زہری جو حدیث عبید اللہ سے وہ شبل بن خالد سے وہ عبد اللہ بن مالک اوسی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی باندی زنا کرے تو...... الخ یہ حدیث محدثین کے نزدیک صحیح ہے۔ شبل بن خالد صحابی نہیں ہیں۔ وہ عبد اللہ بن مالک اوسی کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے ان سے منقول ہے کہ فرمایا: شبل بن حامد جب کہ صحیح شبل بن خالد صحابی نہیں ہیں۔ وہ عبد اللہ بن مالک اوسی کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے ان سے منقول ہے کہ فرمایا: شبل بن حامد جب کہ صحیح شبل بن خالد ہے انہیں شبل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

۱۲۹۳۔ حدثنا قتیبة ثنا هُشَيْمٍ عَنْ منصور بن زاذان عن الحسن عن حطان بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَنَفْيُ سَنَةٍ

۱۲۹۳۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے۔ چنانچہ اگر زانی شادی شدہ ہوں تو انہیں سو کوڑے مارنے کے بعد سنگسار کر دیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ اسی پر عمل پیرا ہیں۔ علی بن ابی طالبؓ، ابی بن کعبؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ بھی انہی میں شامل ہیں ان کا کہنا ہے کہ محصن (شادی شدہ) کو پہلے کوڑے مارے جائیں پھر سنگسار کیا جائے۔ بعض علماء اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء صحابہ، ابو بکرؓ اور عمرؓ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ محصن کو صرف سنگسار کیا جائے کوڑے نہ مارے جائیں کیونکہ آپ ﷺ سے کئی احادیث میں منقول ہے کہ صرف رجم کا حکم دیا کوڑے مارنے کا حکم نہ دیا جیسے کہ ماعز کا قصہ وغیرہ۔ بعض علماء شافعی، ثوری، ابن مبارک اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۵۵۔ مِنْهُ

باب ۹۵۵۔ اسی سے متعلق۔

۱۲۹۴۔ حدثنا الحسن بن علی ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة عن اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَاءِ وَقَالَتْ اَنَا حُبْلٰى فَدَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَبِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُبْنُ

۱۲۹۴۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک جہنی عورت نے آنحضرت ﷺ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ وہ حمل سے ہے آپ ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور حکم دیا کہ اسے اچھی طرح رکھو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتا دینا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن کے ساتھ باندھ دیئے گئے (تاکہ بے پردگی نہ ہو) اور آپ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس طرح اسے رجم کیا گیا پھر آپ نے اسے رجم کیا اور پھر اس پر نماز بھی پڑھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہلِ

الْخَطَّابِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْقُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ

مدینہ میں ستر اشخاص پر تقسیم کردی جائے تو ان کیلئے بھی کافی ہے پھر کیا اس سے بہتر بھی کوئی چیز تمہاری نظر میں ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ کیلئے خرچ کردی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ رجم کیے جانے والے پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

باب ۹۵۶۔مَاجَآءَ فِي رَجْمِ اَهْلِ الْكِتٰبِ

باب ۹۵۶۔ اہل کتاب کے رجم سے متعلق۔

۱۲۹۵۔حدثنا اسحق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالك بن انس عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً

۱۲۹۵۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو رجم کیا۔

اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد، شریک سے وہ سماک بن حرب سے اور وہ جابر بن سمرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی مرد اور عورت کو رجم کیا۔ اس باب میں عمرؓ، جابرؓ، براءؓ، ابن ابی اوفیؓ، عبداللہ بن حارث بن جزءؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ان احادیث میں سے جابرؓ کی حدیث ان کی سند سے حسن غریب ہے۔ اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر یہود ونصاریٰ اپنے مقدمات مسلمانوں کی عدالتوں میں دائر کریں تو ان کا فیصلہ قرآن وسنت کے مطابق کیا جائے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض کے نزدیک ان پر زنا کی حد قائم نہ کی جائے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ۹۵۷۔مَاجَآءَ فِي النَّفْيِ

باب ۹۵۷۔ زانی کی جلاوطنی سے متعلق۔

۱۲۹۶۔حدثنا ابو کریب ویحیی ابن اکثم قالا ثنا عبداللّٰه بن ادریس عن عبیداللّٰه عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَ اَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ

۱۲۹۶۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا اسی طرح ابوبکرؓ وعمرؓ نے بھی کوڑے اور جلاوطنی کی سزا دی۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور عبادہ بن صامتؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے اسے کئی راوی عبداللہ بن ادریس سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عبداللہ بن ادریس سے وہ عبیداللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے غیر شادی شدہ زانی کو سو کوڑے مارے اور جلاوطن کیا۔ اسی طرح عمرؓ نے بھی ایسے ہی کیا۔ ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے بحوالہ عبداللہ بن ادریس نقل کی ہے۔ پھر یہ حدیث ان کے علاوہ بھی اسی طرح منقول ہے محمد بن اسحاق بھی نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ عمرؓ نے بھی کوڑے اور جلاوطنی کی سزا ایک ساتھ دی لیکن اس میں آنحضرت ﷺ کے کوڑے مارنے اور جلاوطن کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن یہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔ اسے ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور عبادہ بن صامتؓ نقل کرتے ہیں۔ علماء صحابہ، ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوذرؓ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ کئی فقہاء تابعین، سفیان ثوری، مالک، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۵۸۔مَاجَآءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا

باب ۹۵۸۔ حدود جن پر جاری کی جائیں ان کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں۔

۱۲۹۷۔حدثنا قتیبة سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی ادریس الْخَوْلَا نِیْ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا قَرَأَعَلَیْهِمُ الْاٰیَةَ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ عَلَیْهِ فَهُوَ کَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَ اِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ

۱۲۹۷۔حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ فرمایا: مجھ سے بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے پھر اسی سے متعلق آیت پڑھی اور فرمایا: جس نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ دیں گے۔اور جو اس میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا اور اسے سزا دے دی گئی تو یہ اس کے لیے کفارے کی طرح ہوگا۔اور اگر کوئی ایسے گناہ کا مرتکب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو پوشیدہ رکھا تو وہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔

اس باب میں علی، جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث سے بہتر اس باب میں کوئی حدیث نہیں دیکھی۔کہ حدود اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں مزید کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو پوشیدہ رکھے تو اسے خود بھی چاہئے کہ وہ اسے ظاہر نہ کرے بلکہ اللہ سے توبہ کرے اس طرح کہ اس کے اور رب ہی کے درمیان ہو۔ابوبکرؓ و عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ اپنے عیب چھپائے جائیں۔

باب ۹۵۹۔مَاجَآءَ فِیْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَی الْاِمَآءِ

باب ۹۵۹۔باندیوں پر حدود قائم کرنا۔

۱۲۹۸۔حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابوداؤد الطیالسی ثنا زائدة عن السدی عن سعد بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ خَطَبَ عَلِیٌّ فَقَالَ یَااَیُّهَاالنَّاسُ اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ یُحْصِنْ وَ اِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَیْتُهَا فَاِذَا هِیَ حَدِیْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِیْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ

۱۲۹۸۔حضرت عبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو اپنے غلاموں وغیرہ پر حدود جاری کرو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ایک مرتبہ حضور ﷺ کی ایک باندی نے زنا کیا تو مجھے حکم دیا کہ اسے کوڑے ماروں جب میں اس کے پاس گیا تو پتہ چلا کہ اسے ابھی نفاس کا خون آیا ہے۔مجھے اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اسے کوڑے ماروں تو یہ مر جائے یا فرمایا کہیں قتل نہ کر دوں۔میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا تو فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۹۹۔حدثنا ابوسعید الاشج ثنا ابوخالد الاحمر ثنا الاعمش عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَازَنَتْ اَمَةُ اَحَدِکُمْ فَلْیَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِکِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَ فَلْیَبِعْهَا

۱۲۹۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو وہ اسے تین مرتبہ اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارے اور اگر چوتھی مرتبہ پھر زنا کرے تو اسے بیچ دے خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض بیچے۔

وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ

اس باب زید بن خالدؓ اور شبل بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ شبل، عبداللہ بن مالک اوسی سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اپنے غلام یا باندی پر حد جاری کرنے کے لیے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اسے حاکم کے سپرد کر دے خود حد نہ مارے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

باب ۹۶۰۔مَاجَآءَ فِیْ حَدِّ السَّکْرَانِ

باب ۹۶۰۔نشہ کرنے پر حد جاری کرنا۔

۱۳۰۰۔حدثنا سفیان بن وکیع ثنا ابی عن مسعر عن زید العمی عن اَبِی الصِّدِّیْقِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَیْنِ اَرْبَعِیْنَ قَالَ مِسْعَرٌ اَظُنُّہٗ فِی الْخَمْرِ

۱۳۰۰۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے چالیس جوتے مارنے کی حد مقرر کی۔ مسعر کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ شراب پر تھی۔

اس باب میں علیؓ، عبدالرحمٰن بن ازہرؓ، ابوہریرہؓ، سائب بن عباسؓ اور عقبہ بن حارثؓ سے بھی احادیث منقول ہیں حضرت ابوسعید کی حدیث حسن ہے اور ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

۱۳۰۱۔حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد ابن جعفر ثنا شعبة قال سمعت قَتَادَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَہٗ بِجَرِیْدَتَیْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِیْنَ وَفَعَلَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ فَلَمَّا کَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ کَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِیْنَ فَاَمَرَ بِہٖ عُمَرُ

۱۳۰۱۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اس نے شراب پی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے کھجور کی دو چھڑیاں چالیس کے قریب ماریں۔ ابوبکرؓ نے بھی اسی پر عمل کیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا: سب سے ہلکی حد اسّی کوڑے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی کا حکم دے دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے کہ نشہ کرنے والے کی حد اسّی کوڑے ہے۔

باب ۹۶۱۔مَاجَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ

باب ۹۶۱۔اگر کوئی شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اور اگر چار مرتبہ ایسا ہی کرے تو اسے قتل کر دو۔

۱۳۰۲۔حدثنا ابو کریب ثنا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ

۱۳۰۲۔حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی پیئے تو اسے قتل کر دو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، شریدؓ، شرحبیل بن اوسؓ، جریرؓ، ابورمد بلویؓ اور عبداللہ بن عمر بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ثوری بھی عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ معاویہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن جریج اور معمر بھی سہیل بن ابوصالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں امام بخاری کے نزدیک ابوصالح کی معاویہؓ کے حوالے سے منقول

حدیث بواسطہ ابو ہریرہؓ منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حکم اسلام کے ابتدائی زمانے میں تھا پھر منسوخ ہو گیا محمد بن اسحاق بھی ابن منکدر سے وہ جابر بن عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص شراب پئے اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ اسے قتل کر دو۔ جابر کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ قتل نہیں کیا۔ زہری بھی قبیصہ بن ذویب سے اور وہ حضور ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں یعنی اس طرح قتل کا حکم اٹھالیا گیا جس کی پہلے اجازت تھی۔

تمام علماء اس مسئلے میں متفق ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس مذہب کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے کہ ''کسی مسلمان کا خون تین چیزوں کے علاوہ حلال نہیں۔ بشرطیکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ قصاص، شادی شدہ زانی اور مرتد۔

باب ۹۶۲۔ مَاجَآءَ فِیْ كَمْ يُقْطَعُ السَّارِقُ

باب ۹۶۲۔ کتنی قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے۔

۱۳۰۳۔ حدثنا علی بن حجر ثنا سفیان بن عیینة عن الزهري اخبرته عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

۱۳۰۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے عوض ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے اور عمرو سے کئی سندوں سے منقول ہے وہ اسے بعض مرتبہ حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً اور بعض مرتبہ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۴۔ حدثنا قتيبة ثنا الليث عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ

۱۳۰۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ ایک ڈھال چرانے کے جرم میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

اس باب میں سعد، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، ابو ہریرہ اور ام ایمن سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر بعض علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے۔ ابو بکر صدیقؓ نے پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی منقول ہے کہ پانچ درہم کے عوض ہاتھ کاٹا جائے۔ بعض فقہاء تابعین، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی کہتے ہیں کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے لیکن ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چیز میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ حدیث مرسل ہے اسے قاسم بن عبدالرحمٰن ابن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن قاسم کا ابن مسعود سے سماع نہیں۔ بعض علماء، سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۶۳۔ مَاجَآءَ فِیْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ

باب ۹۶۳۔ چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکانا۔

۱۳۰۵۔ حدثنا قتيبة ثنا عمر بن علي المقدمي ثنا الحجّاج عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَاَلْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِیْ عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ

۱۳۰۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن محیریز کہتے ہیں کہ میں نے فضالہ بن عبید سے چور کی گردن میں ہاتھ لٹکانے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ یہ ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔

فِیْ عُنُقِهٖ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عمر بن علی مقدمی کی حدیث سے ہی پہچانتے ہیں۔ وہ حجاج بن ارطاۃ سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز شامی کے بھائی ہیں۔

باب ۹۶٤ ۔مَاجَآءَ فِی الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

۱۳۰٦ ۔حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن ابن جریج عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلٰی خَآئِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ

باب ۹۶۴۔ خائن، اچکے اور ڈاکو کے متعلق۔

۱۳۰۶۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خائن، اچکے اور ڈاکو کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم، ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے ابن جریج ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بصری، علی بن مدینی کے قول کے مطابق عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔

باب ۹٦٥ ۔مَاجَآءَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

۱۳۰۷ ۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حَبَّانَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاقَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

باب ۹۶۵۔ پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی وجہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۱۳۰۷۔ حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری کرنے پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

بعض راوی یحییٰ بن سعید سے وہ محمد بن حبان سے وہ اپنے چچا واسع بن حبان سے وہ رافع سے اور وہ حضور ﷺ سے اسی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ مالک اور کئی راوی بھی یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ رافع بن خدیج سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور اس میں واسع بن حبان کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۹٦٦ ۔مَاجَآءَ اَنْ لَّا یُقْطَعَ الْاَیْدِیْ فِی الْغَزْوِ

۱۳۰۸ ۔حدثنا قتیبة ثنا ابن لهیعة عن عیاش بن عباس عن شیم بن بنیان عن جنادة بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ بُسْرِبْنِ اَرْطَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُقْطَعُ الْاَیْدِیْ فِی الْغَزْوِ

باب ۹۶۶۔ جہاد کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۱۳۰۸۔ حضرت بسر بن ارطاۃ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جنگ کے دوران ہاتھ نہ کاٹے جائیں (یعنی چوری کرنے پر)

یہ حدیث غریب ہے اسے ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی بھی اسی سند سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن وہ بشر بن ارطاۃ بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء اور اوزاعی اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دشمن سے مقابلے کے وقت حدود قائم نہ کی جائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ دشمن کے ساتھ جا ملے۔ ہاں جب دارالحرب سے دارالاسلام واپس آئیں تو جس پر حد جاری کرنی ہو جاری کریں۔

باب ۹٦۷ ۔مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلٰی جَارِیَةِ امْرَأَتِهٖ

باب ۹۶۷۔ جو شخص اپنی بیوی کی باندی سے زنا کرے۔

۱۳۰۹۔حدثنا علی بن حجر ثنا ھشیم عن سعید بن ابی عروبة وایوب بن مسکین عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَی النُّعْمَانَ ابْنِ بَشِیْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰی جَارِیَةِ امْرَأَتِهٖ فَقَالَ لَاَقْضِیَنَّ فِیْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ کَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ لَاَجْلِدَنَّهٗ مِائَةً وَ اِنْ لَّمْ تَکُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ

۱۳۰۹۔حبیب بن سالم کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر کے سامنے ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا تھا۔انہوں نے فرمایا: میں تمہارے درمیان آنحضرت ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس کی بیوی نے اس کے لیے یہ باندی حلال کر دی تھی تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو اس کو رجم (سنگسار) کیا جائے۔

علی بن حجر، ہشیم سے وہ ابو بشر سے وہ حبیب بن سالم سے اور وہ نعمان بن بشیر سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی حدیث منقول ہے۔نعمان کی حدیث میں اضطراب ہے۔امام بخاری کہتے ہیں کہ قتادہ اور ابو بشر دونوں نے یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے سنی ہے۔علماء کا ایسے شخص کے حکم میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کرے۔کئی صحابہ ؓ علیؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اسے رجم کیا جائے۔لیکن ابن مسعودؓ کے نزدیک اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔احمد اور اسحاق کا عمل نعمان بن بشیر کی حدیث پر ہے۔

باب ۹۶۸۔مَاجَآءَ فِی الْمَرْأَةِ اِذَا اسْتُکْرِهَتْ عَلَی الزِّنَا

باب ۹۶۸۔اگر کسی عورت سے زنا بالجبر کیا جائے۔

۱۳۱۰۔حدثنا علی بن حجر ثنا معمر بن سلمان الرقی عن الحجاج بن ارطاة عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اسْتُکْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَ اَقَامَهٗ عَلَی الَّذِیْ اَصَابَهَا وَلَمْ یَذْکُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا

۱۳۱۰۔عبدالجبار بن وائل بن حجر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا۔چنانچہ آپ ﷺ نے اس سے حد رفع کر دی اور اس شخص پر جاری کی جس نے اس سے زنا کیا تھا۔راوی نے ذکر نہیں کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے مہر وغیرہ مقرر کیا ہو۔

یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔لیکن اور سند سے بھی منقول ہے۔امام بخاری کہتے ہیں کہ عبدالجبار نے نہ اپنے والد سے ملاقات کی ہے اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے بلکہ بعض لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ وہ اپنے والد کی وفات کے کئی ماہ بعد پیدا ہوئے۔علماء صحابہ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہیں کہ زنا بالجبر میں حد نہیں۔

۱۳۱۱۔حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف عن اسرائیل ثنا سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلِ الْکِنْدِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُرِیْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰی حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّبِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ کَذَا وَ کَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَتْ

۱۳۱۱۔علقمہ بن وائل کندی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے لیے نکلی تو راستے میں ایک شخص نے اسے پکڑ لیا اور اپنی حاجت پوری کر کے چل دیا۔وہ چیختی رہ گئی۔پھر اس کے پاس سے ایک اور شخص گزرا تو اس نے اسے بتایا کہ اس شخص نے اس کے ساتھ اس طرح کیا ہے پھر مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے گزری تو انہیں بھی بتایا۔وہ لوگ دوڑے اور اس شخص کو پکڑ لیا جس کے متعلق اس عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے

اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِیْ ظَنَّتْ اَنَّهٗ وَقَعَ عَلَیْهَا فَاَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَ بِهٖ لِیُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْهَا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ اذْهَبِیْ فَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ

جب اسے اس کے سامنے لائے تو اس نے کہا ہاں یہی ہے چنانچہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس کے رجم کا حکم صادر فرمایا۔ اسی وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جس نے درحقیقت اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا (اس نے نہیں) آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا۔ اور جس شخص کو مہاجرین کی جماعت پکڑ کر لائی تھی اسے تسلی دی۔ پھر اصل زانی کے رجم کا حکم دیا اور فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہلِ مدینہ کے سبب ایسی توبہ کریں تو بخش دیئے جائیں۔

باب ۹۶۹۔مَاجَآءَ فِیْ مَنْ یَقَعُ عَلَى الْبَهِیْمَةِ

باب ۹۶۹۔ جو شخص جانور سے بدکاری کرے۔

۱۳۱۲۔حدثنا محمد بن عمرو السواق ثنا عبدالعزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْ تُمُوْ وَقَعَ عَلَى الْبَهِیْمَةِ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِیْمَةَ فَقِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاشَانُ الْبَهِیْمَةِ فَقَالَ. مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا وَلٰكِنْ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ یُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا اَوْ یُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ

۱۳۱۲۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا شخص دیکھو جس نے جانور کے ساتھ بدکاری کی ہے تو اسے قتل کر دو اور ساتھ ہی جانور کو بھی۔ ابن عباسؓ سے کہا گیا: جانور کو کیوں قتل کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا: اس کے متعلق میں نے آنحضرت ﷺ سے کچھ نہیں سنا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بہتر نہیں سمجھا کہ جس جانور کے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہو اس کا گوشت کھایا جائے یا اس سے کوئی فائدہ حاصل کیا جائے۔

اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سفیان ثوری، عاصم سے وہ ابن رزین سے اور وہ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ جانور کے ساتھ بدکاری کرنے والے پر حد نہیں۔ ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بیان کی ہے وہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں۔ یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ علماء اسی پر عمل کرتے ہیں احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۷۰۔مَاجَآءَ فِیْ حَدِّ اللُّوْطِیِّ

باب ۹۷۰۔ لواطت کرنے والے کی سزا۔

۱۳۱۳۔حدثنا محمد بن عمروالسواق ثنا عبدالعزیز بن محمد عن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْ تُمُوْهُ یَعْمَلُ

۱۳۱۳۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی کو قوم لوط کا فعل یعنی لواطت کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ

اس باب میں جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث کو ہم ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسحاق یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قوم لوط والا فعل کرے وہ ملعون ہے'' اس میں قتل کا ذکر نہیں۔ پھر اس میں یہ بھی ہے کہ جو چوپائے سے جماع کرے وہ بھی ملعون ہے۔ عاصم بن عمرو بھی سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اقتلو الفاعل والمفعول به**'' یعنی فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو لیکن اس کی سند میں کلام ہے ہمیں نہیں معلوم کہ عاصم بن عمر العمری کے علاوہ کوئی اور بھی اسے سہیل بن ابی صالح سے نقل کرتا ہے اور عاصم ضعیف ہیں۔ پھر اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ یعنی لوطی کی سزا میں بعض حضرات کہتے ہیں کہ اسے رجم کیا جائے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء وفقہاء تابعین، حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ لواطت کے مرتکب پر زنا ہی کی طرح حد جاری کی جائے ثوری اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۳۱۴۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَقِيْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ

۱۳۱۴۔ حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کے متعلق میں اپنی امت کے مبتلا ہونے سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ قوم لوط کا فعل ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۹۷۱۔ مَاجَآءَ فِى الْمُرْتَدِّ

باب ۹۷۱۔ مرتد کے متعلق۔

۱۳۱۵۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبى ثنا عبدالوهاب الثقفى ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ لِاُحَرِّقَهُمْ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۱۳۱۵۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے بعض مرتدوں کو جلا دیا۔ یہ خبر جب ابن عباسؓ کو پہنچی تو فرمایا: اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں انہیں قتل کرتا (یعنی مرتدین کو) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنا دین تبدیل کرلے اسے قتل کر دو۔ چنانچہ میں انہیں آگ میں نہ جلاتا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے خاص عذاب کی طرح عذاب نہ دو۔ جب یہ حضرت علیؓ کو بتایا گیا تو فرمایا: ابن عباسؓ نے سچ کہا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء اسی پر عمل کرتے ہیں کہ مرتد کو قتل کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ اوزاعی، احمد، اسی پر عمل کرتے ہیں کہ مرتد کو قتل کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ اوزاعی، احمد، اسحاق اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے۔ جب کہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ اور علماء کی ایک جماعت کا مسلک یہ ہے کہ اسے قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے۔

باب ۹۷۲۔ مَاجَآءَ فِىْ مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

باب ۹۷۲۔ جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار نکالے۔

۱۳۱۶۔ حدثنا ابو كريب وابوالسائب قالا ثنا

۱۳۱۶۔ حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم

ابو اسامة عن برید بن عبداللہ بن ابی بردة عن جده ابی بردة عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا

پر ہتھیار اٹھائے گا۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابن زبیرؓ ابو ہریرہؓ اور سلمہ بن اکوعؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۷۳۔مَاجَآءَ فِیْ حَدِّالسَّاحِرِ

باب ۹۷۳۔جادوگر کی سزا

۱۳۱۷۔حدثنا احمد بن منیع ثنا ابومعاویة عن اسمٰعیل بن مسلم عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّیْفِ

۱۳۱۷۔حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مکی کی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں اسماعیل بن مسلم عبد بصری کو وکیع ثقہ کہتے ہیں۔ یہ روایت حسن سے بھی منقول ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث جندب سے موقوفاً منقول ہے۔ بعض صحابہ اور دوسرے علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام مالک کا بھی یہی قول ہے۔ شافعی کہتے ہیں کہ جادوگر اگر ایسا جادو کرے کہ کفر تک پہنچتا ہو تو اس صورت میں اسے قتل کیا جائے ورنہ نہیں۔

باب ۹۷۴۔مَاجَآءَ فِی الْغَالِّ مَا یُصْنَعُ بِهٖ

باب ۹۷۴۔جو شخص غنیمت کا مال چرائے۔

۱۳۱۸۔حدثنا محمد بن عمرو ثنا عبدالعزیز بن محمد عن صالح بن محمد بن زائدة عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی مَسْلَمَةَ وَمَعَهٗ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُحْرِقَ مَتَاعُهٗ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهٖ

۱۳۱۸۔حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی شخص کو غنیمت کا مال چوری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کا سامان جلا دو۔ صالح کہتے ہیں کہ میں مسلم کے پاس گیا تو ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو مال غنیمت میں چوری کا مرتکب پایا تو یہ حدیث بیان کی اس پر مسلم نے اس شخص کا سامان جلانے کا حکم دیا۔ اس کے سامان میں سے ایک قرآن مجید نکلا تو سالم نے فرمایا: اسے بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اوزاعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ہم سے یہ حدیث ابو واقد لیثی صالح بن محمد بن زبیر نے بیان کی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ مزید کہتے ہیں کہ کئی احادیث اس ضمن میں منقول ہیں لیکن کسی میں بھی اس کے سامان کو جلانے کا حکم نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۹۷۵۔مَاجَآءَ فِیْمَنْ یَقُوْلُ لِلْاٰخَرِ یَا مُخَنَّثُ

باب ۹۷۵۔جو شخص کسی کو مخنث کہہ کر پکارے

۱۳۱۹۔حدثنا محمد بن رافع ثنا ابن ابی فدیك

۱۳۱۹۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی

عن ابراهیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبة عن داؤد بن الحصین عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَ اِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ

شخص نے دوسرے کو یہودی یا مخنث کہہ کر پکارا اسے بیس کوڑے لگاؤ اور جو شخص کسی محرم عورت سے زنا کرے اسے قتل کر دو۔

اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن اسماعیل کی سند سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ براء بن عازب، قرہ بن ایاس مزنی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہے ہمارے اصحاب اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو شخص جانتے ہوئے کسی محرم عورت سے صحبت کرے اسے قتل کر دیا جائے۔

باب ۹۷۶۔مَاجَآءَ فِى التَّعْزِيْرِ

باب ۹۷۶۔تعزیر کے متعلق۔

۱۳۲۰۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن بکیر بن عبدالله بن الاشج عن سلیمان بُن عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

۱۳۲۰۔حضرت ابو بردہؓ بن نیار کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود کے علاوہ دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔

یہ حدیث ابن لہیعہ، بکیر سے نقل کرتے ہوئے غلطی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو لیث بن سعد سے منقول ہے یعنی عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ، ابو بردہ بن نیار سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی غریب ہے ہم اسے صرف بکیر بن اشج کی روایت سے جانتے ہیں۔ علماء کا تعزیر کے متعلق اختلاف ہے اور اس باب میں منقول احادیث میں سب سے بہتر یہی حدیث ہے۔

توضیح: تعزیر اس سزا کو کہا جاتا ہے جو قاضی یا حکومت کسی شخص کو دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین نہیں ہوتی جیسے کہ حدود اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ہیں ان میں کوئی تصرف وتبدل جائز نہیں۔ پھر قابل تعزیر مجرم کو کسی مصلحت کی وجہ سے معاف بھی کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ حد میں ایسا ممکن نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

اَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شکار کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۹۷۷۔مَاجَآءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

باب ۹۷۷۔ کتے کے شکار میں سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا نا جائز

۱۳۲۱۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا قبیصة ثنا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن همام بُنِ

۱۳۲۱۔حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم اپنے سکھائے ہوئے شکاری کتوں کو شکار کے لیے بھیجتے ہیں۔

الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَ اِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِّنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَاخَرَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ

فرمایا: وہ جس شکار کو پکڑ لیں تم اسے کھا سکتے ہو میں نے عرض کیا اگر وہ اسے مار ڈالے تب بھی؟ فرمایا: ہاں بشرطیکہ کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر میں نے عرض کیا: ہم معراض (۱) سے بھی شکار کو مارتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو نوک سے پھٹ جائے اسے کھالو اور جو اس کی چوٹ لگنے سے مرے اسے نہ کھاؤ۔

محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف سے وہ سفیان ثوری سے اور وہ منصور سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں ''وسئل عن المعراض'' یعنی آپ ﷺ سے معراض کے متعلق سوال کیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۲۔حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن ھارون ثنا الحجاج عن مکحول عن ابی ثعلبة والحجاج عن الولید اَبْنِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَائِذِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَ اِنْ قَتَلَ قَالَ وَ اِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا

۱۳۲۲۔ عائذ اللہ بن عبداللہ، ابو ثعلبہ خشنی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم شکاری لوگ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے اپنا کتا بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی اور کتے نے شکار پکڑ لیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہم تیر انداز لوگ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چیز تمہارے تیر سے مر جائے وہ کھا سکتے ہو۔ پھر میں نے عرض کیا ہم سفر بھی زیادہ کرتے ہیں اور اس دوران یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں پر گزر ہوتا ہے جہاں ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن نہیں ہوتے: فرمایا: اگر ان کے علاوہ برتن نہ ہوں تو انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھا پی سکتے ہو۔

اس باب میں عدی بن حاتم بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عائذ اللہ: ابو ادریس خولانی ہیں۔

باب ۹۷۸۔مَاجَآءَ فِيْ صَيْدِالْكَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ

باب ۹۷۸۔ مجوسی کے کتے سے شکار کرنا۔

۱۳۲۳۔حدثنا یوسف بن عیسی ثنا وکیع ثنا شریك عن الحجاج عن القاسم بن برزة عن سلیمان الْيَشْكُرِيْ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ الْمَجُوْسِيِّ

۱۳۲۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں مجوسی کے کتے کے شکار سے منع کیا گیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کلب مجوسی سے شکار کی اجازت نہیں دیتے۔ قاسم بن ابو برزہ: قاسم بن نافع مکی ہیں۔

---

(۱) اس کے معنی باب نمبر ۹۸۲ کے حاشیے پر ملاحظہ کریں۔ (مترجم)

باب ۹۷۹۔فِیْ صَیْدِالْبُزَاۃ

باب ۹۷۹۔باز کے شکار کے متعلق

۱۳۲۴۔حدثنا نصر بن علی وھنادو ابو عمار قالوا ثنا عیسی بن یونس عن مجالد عَنِ الشَّعْبِیْ عَنْ عدِیّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْبَازِیْ فَقَالَ مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ فَکُلْ

۱۳۲۴۔حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق پوچھا تو فرمایا: جو چیز وہ تمہارے لیے پکڑے، اسے کھا سکتے ہو۔

اس حدیث کو ہم صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شعبی سے نقل کرتے ہیں علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ باز اور صفور کے شکار میں کوئی مضائقہ نہیں۔مجاہد کہتے ہیں کہ: بزاۃ وہ پرندہ ہے جو شکار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔اور یہ آیت کریمہ میں مذکور جوارح میں شامل ہے "ماعلمتم من الجوارح" یعنی اس جوارح سے مراد وہ کتے اور پرندے ہیں جن سے شکار کیا جاتا ہے۔علماء باز سے شکار کی اجازت دیتے ہیں۔اگر چہ وہ اس میں سے کھا بھی جائے۔علماء کہتے ہیں کہ اس کی تعلیم صرف یہی ہے کہ وہ حکم کی تعمیل کریں جب کہ حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں۔لیکن اکثر علماء کے نزدیک اگر وہ اس میں سے کھا بھی جائے۔تب بھی اس کے شکار میں سے کھانا جائز ہے۔

باب ۹۸۰۔فِی الرَّجُلِ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَغِیْبُ عَنْہُ

باب ۹۸۰۔کوئی شخص شکار پر تیر چلائے اور شکار غائب ہو جائے۔

۱۳۲۵۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد ثنا شعبة عن ابی بشر قال سمعت سعید بن جبیر یُحَدِّث عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرْمِی الصَّیْدَ فَاَجِدُ فِیْہِ مِنَ الْغَدِ سَھْمِیْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَھْمَکَ قَتَلَہٗ وَلَمْ تَرَ فِیْہِ اَثَرَ سَبُعٍ فَکُلْ

۱۳۲۵۔حضرت عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں تیر چلاتا ہوں لیکن شکار دوسرے دن ملتا ہے اور اس میں میرا تیر پیوست ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں یقین ہو کہ وہ تمہارے تیر ہی سے ہلاک ہوا ہے کسی درندے نے اسے ہلاک نہیں کیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔شعبہ یہی حدیث ابوبشیر اور عبدالملک بن میسرہ سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں۔یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔اس باب میں ابوثعلبہ خشنی سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۹۸۱۔مَاجَآءَ فِیْ مَنْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَجِدُہٗ مَیِّتًا فِی الْمَآءِ

باب ۹۸۱۔جو شخص تیر لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پائے۔

۱۳۲۶۔حدثنا احمد بن منیع ثنا ابن المبارک قال اخبرنی عاصم الاحول عَنِ الشَّعْبِیْ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدٍ فَقَالَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَھْمِکَ فَاذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ فَاِنْ وَجَدْتَہٗ قَدْ قُتِلَ فَکُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَہٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ مَآءٍ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِی الْمَآءُ قَتَلَہٗ اَوْ سَھْمُکَ

۱۳۲۶۔حضرت عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے متعلق سوال کیا تو فرمایا: جب تم تیر چلاؤ تو بسم اللہ پڑھو پھر اگر شکار اس سے مر جائے تو اسے کھاؤ لیکن اگر وہ شکار پانی میں مردہ حالت میں پاؤ تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ تمہارے تیر سے ہلاک ہوا یا پانی میں گرنے کی وجہ سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۷۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن مجالد

۱۳۲۷۔حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عنِ الشَّعبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْکَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ الْمُعَلَّمَ وَ ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ فَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ خَالَطَتْ کِلَابَنَا کِلَابٌ اُخْرٰی قَالَ اِنَّمَا ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تَذْکُرْ عَلٰی غَیْرِہٖ قَالَ سُفْیَانُ کَرِہَ لَہٗ اَکْلَہٗ

ﷺ سے سکھائے ہوئے شکار کتے کے شکار کا حکم پوچھا تو فرمایا: اگر تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا بھیجا اور بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی تو اس صورت میں اگر اس نے شکار کو تمہارے لیے پکڑا ہے تو تم اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر وہ خود اس میں سے کھانے لگے تو مت کھاؤ کیونکہ اس نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر ہمارے کتے کے ساتھ کچھ اور کتے بھی شامل ہو جائیں تو کیا کیا جائے؟ فرمایا: تم نے اپنے کتے کو بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتوں پر نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ اس شکار کا کھانا صحیح نہیں۔

بعض صحابہ وغیرہ شکار اور ذبح وغیرہ کے احکام میں اسی پر عمل کرتے ہیں اگر جانور پانی میں گر جائے تو اسے کھانا صحیح نہیں۔ لیکن بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر ذبح کئے جانے والے جانور کا حلقوم کٹ جانے کے بعد وہ پانی میں گر کر مرے تو اس کا کھانا جائز ہے۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ ہاں کتے کے شکار میں علماء کا اختلاف ہے کہ اگر وہ خود اس میں سے کھانے لگے تو کیا حکم ہے؟ اکثر علماء سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول یہی ہے کہ اس شکار کا کھانا صحیح نہیں جب کہ بعض صحابہ اور بعض دوسرے علماء اس کی اجازت دیتے ہیں۔

باب ۹۸۲۔ مَاجَاءَ فِیْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ

باب ۹۸۲۔ معراض سے شکار کا حکم۔(۱)

۱۳۲۸۔ حدثنا یوسف بن عیسیٰ ثنا وکیع ثنا زکریا عنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِہٖ فَھُوَ وَقِیْذٌ

۱۳۲۸۔ حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض سے شکار کا حکم پوچھا تو فرمایا: اگر شکار اس کی نوک سے مرے تو اسے کھا سکتے ہو اور اس کی چوٹ سے مرے تو وہ جائز نہیں۔

ابن ابی عمر، سفیان سے وہ زکریا سے وہ شعبی سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور علماء اسی پر عمل پیرا ہیں۔

باب ۹۸۳۔ فِی الذَّبْحِ بِالْمَرْوَۃِ

باب ۹۸۳۔ پتھر سے ذبح کرنے کا حکم۔

۱۳۲۹۔ حدثنا محمد بن یحیی ثنا عبدالاعلی عن سعید عن قتادۃ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِہٖ صَادَ اَرْنَبًا اَوِ اثْنَتَیْنِ فَذَبَحَھُمَا بِمَرْوَۃٍ فَتَعَلَّقَھُمَا حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھِمَا

۱۳۲۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوشوں کا شکار کیا اور انہیں پتھر سے ذبح کیا اور انہیں لٹکا دیا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھا سکتے ہو۔

---

(۱) معراض: اس لاٹھی کو کہتے ہیں جو بھاری بھی ہو اور اس کے کنارے پر نوکدار لوہا بھی لگا ہوا ہو۔ اس کا حکم یہی ہے کہ اگر نوک لگنے سے جانور مر جائے یعنی اس کا خون بہہ جائے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (مترجم)

اس باب میں محمد بن صفوانؓ، رافعؓ اور عدی بن حاتم بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء پتھر سے ذبح کرنے اور خرگوش کا گوشت کھانے کی اجازت دیتے ہیں اکثر علماء کا یہی قول ہے جب کہ بعض علماء خرگوش کے گوشت کو مکروہ کہتے ہیں اس حدیث کی روایت میں شعبی کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ داؤد بن ابی ہند، شعبی سے بحوالہ محمد بن صفوان اور عاصم احول بحوالہ صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان نقل کرتے ہیں اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔ جابر جعفی بھی شعبی سے وہ جابر بن عبداللہؓ سے قتادہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ احتمال ہے کہ شعبی نے ان دونوں سے نقل کیا ہو۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ شعبی کی جابر سے منقول حدیث غیر محفوظ ہے

باب ٩٨٤ _مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْمَصْبُوْرَةِ

باب ۹۸۴۔ بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک کرنے کے بعد اسے کھانا منع ہے۔

١٣٣٠ _حدثنا ابوكريب ثنا عبدالرحيم بن سليمان عن ايوب الافريقى عن صفوان بن سليم عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَ هِىَ الَّتِىْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ

۱۳۳۰۔ حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ کھانے سے منع فرمایا: مجثمہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر تیر چلائے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

اس باب میں عرباض بن ساریہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ اور ابو ہریرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

١٣٣١ _حدثنا محمد بن يحيى وغير واحد قالوا ثنا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَ اَنْ تُوْطَأَالْحُبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَافِىْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى هُوَ القطعى سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُّنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِالشَّىْءُ فَيُرْمٰى وَ سُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِىْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا

۱۳۳۱۔ وہب بن خالد کہتے ہیں کہ مجھے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ہر دانتوں والے درندے ہر پنجوں والے پرندے، پالتو گدھوں، مجثمہ اور خلیسہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ اور اس سے بھی منع فرمایا کہ حاملہ باندیوں کے ساتھ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جماع کیا جائے۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ اس سے مراد غیر حاملہ عورتوں کے ساتھ حیض سے پہلے جماع نہ کیا جانا بھی ہے۔ پھر ابو عاصم سے سوال کیا گیا۔ مجثمہ کیا ہے تو فرمایا: مجثمہ یہ ہے کہ کسی چیز یا پرندے وغیرہ کو سامنے باندھ کر تیر چلائے جائیں پھر ان سے خلیسہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: خلیسہ وہ جانور ہے جسے کوئی شخص کسی بھیڑیے یا درندے وغیرہ سے چھین لے اور وہ اس کے ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائے۔

١٣٣٢ _حدثنا محمد بن عبدالاعلىٰ ثنا عبدالرزاق عن الثورى عن سماك عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَّخَذَ شَىْءٌ فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا

۱۳۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی جاندار چیز کو نشانہ بازی کے لیے منتخب کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۸۵۔فِيْ ذَكْوةِ الْجَنِيْنِ

باب ۹۸۵۔جنین کو ذبح کرنا۔

۱۳۳۳۔حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد عن مجالد ح وثنا محمد بن عبدالاعلىٰ ثنا حفص بن عياث عن مجالد عن ابى وَدَّاكٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكْوةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ

۱۳۳۳۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماں کے ذبح کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ (جنین) بھی حلال ہو جاتا ہے۔

اس باب میں جابرؓ، ابوامامہؓ، ابودر داءؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابوسعیدؓ سے منقول ہے علماء صحابہ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ سفیان، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ ابوالود کا نام جبیر بن نوف ہے۔

باب ۹۸۶۔مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ وَمِخْلَبٍ

باب ۹۸۶۔ذی ناب اور ذی مخلب کی حرمت

۱۳۳۴۔حدثنا احمد بن الحسن ثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن ابى ادريس الْخَوْلَانِيْ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

۱۳۳۴۔حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ذی ناب درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔(۱)

سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی راوی سفیان سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوسعید خولانی کا نام عائذ بن عبداللہ ہے۔

۱۳۳۵۔حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو النصر ثنا عكرمة بن عمار عن يحيى بن ابى كثير عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

۱۳۳۵۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں، خچروں کے گوشت، ذی ناب درندوں اور پنجے والے پرندوں (یعنی جو پرندے اپنے پنجوں سے شکار کرتے ہیں مثلاً باز) کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں حضرت جابرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۳۶۔حدثنا قتيبة ثنا عبدالعزيز بن محمد بن عمر عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

۱۳۳۶۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہر کچلی والا درندہ حرام کیا ہے مثلاً شیر اور کتا وغیرہ۔

---

(۱) ذی ناب سے مراد۔ کچلی والا درندہ ہے جو اپنے شکار کو اپنے دانتوں سے پکڑتا ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن ہے اکثر علماء صحابہ اسی پر عمل کرتے ہیں ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۸۷۔مَاجَاءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

۱۳۳۷۔حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ الصنعانی نا سلمة بن رجاء ثنا عبدالرحمٰن بن عبدالله بن دينار عن زيد بن اسلم عن عَطَاء بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُجِبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ

باب ۹۸۷۔زندہ جانور سے کاٹا جانے والا عضو مردہ کے حکم میں ہے۔

۱۳۳۷۔حضرت ابو واقد لیثیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو وہ لوگ اونٹوں کی کوہان اور دُنبوں کی چکیاں بغیر ذبح کیے کاٹ لیا کرتے تھے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کسی زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹ لیا تو وہ حصہ مردار کے حکم میں آجاتا ہے۔

ابراہیم بن یعقوب بھی ابوالنصر سے اور وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے اسی طرح نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف زید بن اسلم کی روایت سے جانتے ہیں ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

باب ۹۸۸۔فِي الذَّكٰوةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

۱۳۳۸۔حدثنا هنادو محمد بن العلاء قال ثنا وكيع عن حماد بن سلمة ح وثنا احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا حماد بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكٰوةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْطَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَءَ عَنْكَ قَالَ اَحْمَدُ ابْنُ مَنِيْعٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا فِي الضَّرُوْرَةِ

باب ۹۸۸۔حلق اور لبہ سے ذبح کرنا چاہیے۔

۱۳۳۸۔ابوعشراء اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جانوروں کو صرف حلق اور لبہ ہی سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ مار دو تو بھی کافی ہے احمد بن منیع، یزید بن ہارون کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے۔

اس باب میں رافع بن خدیجؓ سے بھی حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابوعشرائی اپنے والد سے اس کے علاوہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام اسامہ بن قحطم ہے جب کہ بعض یسار بن بزر، بعض ابن بلز اور بعض عطارد کہتے ہیں۔

باب ۹۸۹۔فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

۱۳۳۹۔حدثنا ابو كريب ثنا وكيع عن سفيان عن سهيل بن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْاُوْلٰى كَانَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً

باب ۹۸۹۔چھپکلی کو مارنا۔

۱۳۳۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چھپکلی کو ایک ہی ضرب سے مار دیا اس کے اتنی نیکیاں ہیں۔ اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لیے اتنا اجر ہے اور تیسری ضرب میں مارنے پر بھی اتنا اتنا ثواب ہے۔ (یعنی دوسری چوٹ میں پہلی مرتبہ سے کم اور تیسری میں دوسری سے بھی کم)

اس باب میں ابن مسعودؓ، سعدؓ، عائشہؓ اور ام شریکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۹۰۔ فِی قَتْلِ الْحَیَّاتِ

باب ۹۹۰۔ سانپ کو قتل کرنا

۱۳۴۰۔ حدثنا قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شھاب عن سالم بن عبداللّٰہ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّھُمَا یَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَیُسْقِطَانِ الْحَبْلَ

۱۳۴۰۔ حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سانپوں کو قتل کرو۔ اس سانپ کو بھی مار ڈالو جس کی پشت پر سیاہ نقطے ہوتے ہیں اسی طرح چھوٹی دم والے سانپ کو بھی قتل کرو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو زائل اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن عمرؓ، ابولبابہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پتلے پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔ انہیں عوامر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایسے سانپ کو قتل کرنا بھی مکروہ ہے جو پتلا اور چاندی کی طرح ہوتا ہے۔ وہ جب چلتا ہے تو سیدھا چلتا ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے بھی یہی منقول ہے۔

۱۳۴۱۔ حدثنا ھناد ثنا عبدۃ عن عبیداللّٰہ بن عمر عَنْ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِبُیُوْتِکُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْھِنَّ ثَلٰثًا فَاِنْ بَدَالَکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْھُنَّ شَیْءٌ فَاقْتُلُوْہُ

۱۳۴۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ رہتے ہیں۔ انہیں تین مرتبہ متنبہ کر دو اور اگر اس کے بعد بھی نظر آئیں تو قتل کر دو۔

عبیداللہ بن عمر بھی صیفی سے اور وہ ابوسعید سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انس بھی صیفی سے وہ ہشام بن زہرہ کے مولی ابوسائب سے اور وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں اس حدیث میں ایک قصہ بھی نقل کیا گیا ہے۔ ہم سے یہ حدیث انصاری نے نقل کی ہے وہ معن سے اور وہ مالک سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو کی حدیث زیادہ صحیح ہے، محمد بن عجلان بھی صیفی سے مالک کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۳۴۲۔ حدثنا ھناد ثنا ابن ابی زائدۃ ثنا ابن ابی لیلیٰ عن ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قال اَبُوْ لَیْلٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَھَرَتِ الْحَیَّۃُ فِی الْمَسْکَنِ فَقُوْلُوْا لَھَا اِنَّا نَسْئَلُکَ بِعَھْدِ نُوْحٍ وَّبِعَھْدِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِیَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْھَا

۱۳۴۲۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، ابولیلیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کے گھر میں سانپ نظر آ جائے تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے حضرت نوحؑ اور داؤدؑ کا واسطہ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں اذیت نہ پہنچا۔ اگر وہ اس کے بعد بھی نظر آئے تو اسے قتل کر دو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ثابت بنانی کی روایت سے صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۹۹۱۔ مَاجَآءَ فِیْ قَتْلِ الْکِلَابِ

باب ۹۹۱۔ کتوں کو مارنا۔

۱۳۴۳۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا ھشیم ثنا منصور بن

۱۳۴۳۔ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

زاذان ویونس عن الحسن عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قال: قال رسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لاَ انَّ الْكِلاَبَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ

اگر کتے اللہ کی پیدا کی ہوئی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کا حکم دے دیتا۔ لیکن ہر کالے سیاہ کتے کو قتل کر دو۔

اس باب میں جابرؓ، ابن عمرؓ، ابورافعؓ اور ابوایوبؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ کالے سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے یعنی جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ علماء اس سے شکار کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

باب ۹۹۲۔ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ

باب ۹۹۲۔ کتا پالنے والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں۔

۱۳۴۴۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراهیم عن ایوب عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ

۱۳۴۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا یا رکھا اس کے ثواب میں ہر روز دو قیراط کم کر دیئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ کتا شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو۔

اس باب میں عبداللہ بن مغفل، ابوہریرہ اور سفیان بن ابوزہیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ فرمایا: ''اوکلب زرع'' یا کھیت کی حفاظت کے لیے ہو۔ یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔

۱۳۴۵۔ حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن عمرو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ لَهٗ زَرْعٌ

۱۳۴۵۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے شکاری کتوں اور جانوروں کی حفاظت کے لیے رکھے جانے والے کتوں کے علاوہ سب کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ابوہریرہؓ کھیت کے کتے کی بھی استثناء کرتے ہیں تو فرمایا: ابوہریرہؓ کے کھیت تھے۔

۱۳۴۶۔ حدثنا الحسن بن علی وغیر واحد قالوا ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن الزهری عن ابی سلمة بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتُقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ

۱۳۴۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کتا پالتا ہے اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ جانوروں یا زراعت کی حفاظت اور شکار کے لیے نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے اس شخص کو بھی کتا پالنے کی اجازت دی ہے جس کے پاس صرف ایک بکری ہو یہ حدیث اسحاق بن منصور، حجاج بن محمد سے وہ ابن جریج سے اور وہ عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۴۷۔ حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی ثنا ابی عن الاعمش عن اسماعیل بن مسلم عَنِ

۱۳۴۷۔ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے خطبہ دیتے وقت آپ ﷺ کے

الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اِنِّیْ لَمِمَّنْ يَرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْ لَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ

چہرے سے درخت کی ٹہنیاں اٹھا رکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کتے اللہ کی پیدا کی ہوئی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم دیتا۔ لہٰذا کالے سیاہ کتے کو قتل کردو۔ کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ وہ کتا باندھ کر رکھیں اور ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم نہ ہوتا ہو لیکن کھیتی اور جانوروں کی حفاظت یا شکاری کتا رکھنے کی اجازت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حسن ہی سے منقول ہے وہ عبداللہ بن مغفل سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۹۹۳۔ فِي الذَّكٰوةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهٖ

باب ۹۹۳۔ بانس وغیرہ سے ذبح کرنا۔

۱۳۴۸۔ حدثنا هناد ثنا ابوالاحوص عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا مَالَمْ يَكُنْ سِنٌّ اَوْ ظُفُرًا وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَ اَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

۱۳۴۸۔ حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے (یعنی جانور ذبح کرنے کے لیے) آپ نے فرمایا: جس چیز سے خون بہہ جائے اور اللہ کے نام سے ذبح کی جائے اسے کھاؤ، بشرطیکہ وہ دانت یا ناخن نہ ہو۔ ان دونوں چیزوں کے بارے میں میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جہاں تک دانت کا تعلق ہے تو یہ ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

یہ حدیث محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان ثوری سے وہ اپنے والد سے وہ عبایہ بن رافع سے اور وہ رافع سے نقل کرتے ہیں علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کرنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

مسئلہ: یہاں یہ امر وضاحت طلب ہے کہ اگر ناخن اور دانت اپنی جگہ پر ہوں نکالے نہ گئے ہوں تو باجماع ان سے ذبح کرنا جائز نہیں لیکن جو منزوع یعنی نکالے ہوئے ہیں ان کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے چنانچہ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ ان سے ذبح جائز ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ چیز جس سے خون بہہ جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔ اور ان دونوں چیزوں سے یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ انگلی اور منہ میں نہ لگے ہوئے ہوں۔ جہاں تک مذکورہ بالا حدیث باب کا تعلق ہے تو یہ حدیث اس دانت اور ناخن پر محمول ہے جو الگ نہ کیا گیا ہو۔ یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ حنفیہ کے نزدیک ان دونوں چیزوں سے ذبح کرنا جائز تو ہے لیکن مکروہ ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۱۳۴۹۔ حدثنا هناد ثنا ابوالاحوص عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن ابيه عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ اِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ

۱۳۴۹۔ حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ہمارے پاس گھوڑے بھی نہیں تھے تاکہ اسے پکڑ سکیں چنانچہ ایک شخص نے تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو روک دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان چوپایوں میں سے بعض

خيلٌ فرماه رجلٌ بسهمٍ فحبسه الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهذا البهائم اوابد كاوابد الوحش فما فعل منها هذا فافعلوا به هكذا

وحشی جانوروں کی طرح بھگوڑے ہوتے ہیں اگر ان میں سے کوئی اس طرح کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ایسے ہی کیا کرو۔

اخر ابواب الصيد

شکار کے ابواب اختتام پذیر ہوئے۔

محمود بن غیلان، وکیع سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ عبایہ بن رفاعہ سے وہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں عبایہ کی ان کے والد سے روایت کا ذکر نہیں کرتے یہی زیادہ صحیح ہے علماء اسی پر عمل پیرا ہیں شعبہ بھی یہ حدیث سعید بن مسروق سے اور وہ سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

اَبْوَابُ الْاَضَاحِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قربانیوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۹۹۴ـ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْاُضْحِيَةِ

۱۳۵۰ـ حدثنا ابوعمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدينى ثنى عبدالله بن نافع الصائغ عن ابى المثنى عن هشام بن عروة عن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ ادَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهٗ لَيَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ اَشْعَارِهَا وَ اَظْلَافِهَا وَ اِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا

باب ۹۹۴ـ قربانی کی فضیلت

۱۳۵۰ـ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم نحر (دس ذوالحجہ) کو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں۔ (یعنی قربانی سے) وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت بارگاہِ خداوندی میں آئے گا۔ اس حالت میں کہ اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبول کرلیا جائے گا۔ اس خوشخبری سے اپنے دلوں کو مطمئن کرلو۔

اس باب میں عمران بن حصینؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابومثنی کا نام سلیمان بن یزید ہے ان سے ابوفدیک روایت کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ قربانی کرنے والے کو جانور کے ہر بال کے برابر ایک نیکی دی جاتی ہے۔ بعض روایات میں سینگوں کے متعلق بھی فرمایا گیا ہے۔

باب ۹۹۵ـ فِی الْاُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

۱۳۵۱ـ حدثنا قتيبة ثنا ابوعوانة عَنْ قتادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى كَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا

باب ۹۹۵ـ دو مینڈھوں کی قربانی۔

۱۳۵۱ـ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جن کے سینگ تھے اور ان کا رنگ سفید و سیاہ تھا آپ ﷺ نے انہیں ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا۔

اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، ابو ایوبؓ، ابو درداءؓ، ابو رافعؓ، ابن عمرؓ اور ابو بکرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۲۔حدثنا محمد بن عبيدالمحاربي الكوفي ثنا شريك عن ابن الحسناء عن الحكم عَنْ حَنَشٍ عن عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُضَحِّيَ بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدَعُهٗ اَبَدًا

۱۳۵۲۔حضرت علیؓ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے ایک آنحضرت ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ان سے پوچھا گیا۔کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو فرمایا آنحضرت ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا۔لہٰذا میں کبھی یہ عمل نہیں چھوڑوں گا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں بعض علماء میت کی طرف سے قربانی کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض کے نزدیک یہ جائز نہیں۔عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میرے نزدیک میت کی طرف سے صدقہ دینا افضل ہے قربانی نہ کرے اور کسی کی طرف سے کرے تو اس میں سے خود کچھ نہ کھائے بلکہ پورا گوشت صدقہ کر دے۔

باب ۹۹۶۔مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب ۹۹۶۔جس جانور کی قربانی مستحب ہے۔

۱۳۵۳۔حدثنا ابو سعيد الاشج ثنا حفص بن غياث عن جعفر بن مُحَمَّد عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ

۱۳۵۳۔حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی جو نر تھا۔اس کا منہ، چاروں پیر اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف حفص بن غیاث کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۹۹۷۔مَالَا يَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب ۹۹۷۔جس جانور کی قربانی جائز نہیں

۱۳۵۴۔حدثنا علي بن حجر ثنا جرير عن محمد بن اسحق عن يزيد بن ابي حبيب عن سليمان بن عبدالرحمن عن عبيد بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهٗ قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيْضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ

۱۳۵۴۔حضرت براء بن عازبؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ ایسے لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسے کانے جانور کی بھی قربانی نہ کی جائے جس کا کانا پن ظاہر ہو۔اسی طرح مریض اور بالکل کمزور جانور کی بھی قربانی جائز نہیں جس کا مرض ظاہر ہو۔یا دوسری صورت میں اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

ہناد، ابوزائدہ سے وہ شعبہ سے وہ سلمان بن عبدالرحمٰن سے وہ عبید بن فیروز سے وہ براء سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ہم اسے صرف عبید بن فیروز کی روایت سے جانتے ہیں۔علماء اسی حدیث پر عمل پیرا ہیں۔

باب ۹۹۸۔ مَا یُکْرَهُ مِنَ الْاَضَاحِیِّ

۱۳۵۵۔ حدثنا الحسن بن علی الحلوانی ثنا یزید بن هارون ثنا شریك بن عبدالله عن ابی اسحق عن شریح بن النُّعمان عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَ اَنْ لَا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ

باب ۹۹۸۔ جس جانور کی قربانی مکروہ ہے

۱۳۵۵۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو۔ اور ہمیں منع فرمایا کہ کٹے ہوئے کان والے جانور یا شرقاء یا خرقاء سے قربانی کریں۔

حسن بن علی، عبیداللہ بن موسیٰ سے وہ اسرائیل سے وہ ابواسحاق سے وہ شریح بن نعمان سے وہ علی سے اور وہ حضور اکرم ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ راوی نے کہا ''مقابلہ وہ جانور ہے جس کے کان کا ایک کنارہ کٹا ہوا ہو، مدابرہ وہ جس کا کان کان ہی کی جانب سے کٹا ہوا ہو، شرقاء وہ ہے جس کا کان چرا ہوا ہو، اور خرقاء وہ جس کا کان چھدا ہوا ہو''۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شریح بن نعمان صائدی کوفی ہیں اور شریح بن حارث کندی بھی کوفہ ہی کے رہنے والے ہیں ان کی کنیت شریح بن امیہ ہے۔ شریح بن ہانی بھی کوفی ہیں اور یہ صحابی بھی اور یہ تینوں حضرت علیؓ کے اصحاب میں سے ہیں۔

باب ۹۹۹۔ فِی الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فِی الْاَضَاحِیِّ

۱۳۵۶۔ حدثنا یوسف بن عیسی ثنا وکیع ثنا عثمان بن واقد عن کدام بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ کِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعًا اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَکَسَدَتْ عَلَیَّ فَلَقِیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِیَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ

باب ۹۹۹۔ چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی۔

۱۳۵۶۔ حضرت ابوکباشؓ کہتے ہیں کہ میں چھ چھ مہینے کے دنبے مدینہ منورہ قربانی کے موقع پر بیچنے کے لیے لے گیا۔ لیکن وہ نہ بک سکے۔ اچانک میری ملاقات ابوہریرہؓ سے ہوگئی تو میں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: بہترین قربانی چھ ماہ کی بھیڑ کی ہے۔ اس پر لوگ جلدی جلدی سب خرید لے گئے۔ راوی کو شک ہے کہ ''نعم'' فرمایا، یا ''نعمت'' دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

اس باب میں ابن عباس، ام بلال بنت ہلال (یہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں) جابر، عقبہ بن عامر اور ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوہریرہؓ ہی سے موقوفاً بھی منقول ہے۔ علماء صحابہ وغیرہ کے نزدیک چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی درست ہے۔

۱۳۵۷۔ حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا یَقْسِمُهَا فِیْ اَصْحَابِهٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ اَوْ جَدْیٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ

۱۳۵۷۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں دیں تاکہ انہیں صحابہ میں قربانی کے لیے بانٹ دیں ان میں سے ایک بکری باقی رہ گئی جو عتود یا جدی تھی (یعنی یا ایک سال کی تھی یا چھ ماہ کا بچہ) میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: اس سے تم قربانی کرلو۔

اس باب میں ابن عباس، ام بلال بنت ہلال (یہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں) جابر، عقبہ بن عامر اور ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابو ہریرہؓ ہی سے موقوفاً بھی منقول ہے۔ علماء صحابہ وغیرہ کے نزدیک چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی درست ہے۔

باب ۱۰۰۰۔ماجاء في الاشتراك في الأضحية

باب ۱۰۰۰۔قربانی میں شراکت۔

۱۳۵۸۔حدثنا ابو عمار والحسين بن حريث ثنا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن علباء ابن احمر عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَالْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً

۱۳۵۸۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عیدالاضحیٰ آگئی چنانچہ ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس دس حصے دار بنے۔

اس باب میں ابوایوبؓ اور ابواشد اسلمی بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۵۹۔حدثنا قتيبة ثنا مالك عن انس عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

۱۳۵۹۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ قربانی کی تو گائے اونٹ دونوں میں سات سات آدمی شریک ہوئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء صحابہ وغیرہ اسی پر عمل پیرا ہیں۔ ابن مبارک، ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ اسحاق کے نزدیک اونٹ دس آدمیوں کے لیے بھی کافی ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباسؓ کی مذکورہ بالا حدیث ہے۔

۱۳۶۰۔حدثنا علي بن حجر ثنا شريك عن سلمة بن كهيل عن حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَآءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قَالَ لَابَاسَ اُمِرْنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ

۱۳۶۰۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ گائے سات آدمیوں کے لیے کافی ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا۔ اگر وہ خریدنے کے بعد بچہ جنے تو؟ فرمایا: اس کو بھی ساتھ ذبح کرو۔ میں نے عرض کیا: عرجاء یعنی لنگڑی کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اگر قربان گاہ تک پہنچ جائے تو جائز ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں اس لیے کہ ہمیں حکم دیا گیا۔ یا فرمایا ہمیں آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ کانوں اور آنکھوں کو اچھی طرح دیکھ لیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان ثوری اسے سلمہ بن کہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶۱۔حدثنا هناد ثنا عبدة عن سعيد عن قتادة عن جرى بن كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحّٰى

۱۳۶۱۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ اور کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا:

بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

سینگ اگر آدھے تک ٹوٹا ہوا ہو تو اس کی ممانعت ہے ورنہ نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۰۱۔مَاجَآءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

باب ۱۰۰۱۔ایک بکری ایک گھر کے لیے کافی ہے۔

۱۳۶۲۔حدثنا يحيى بن موسى ثنا ابو بكر الحنفي ثنا الضحاك بن عثمان قال ثنی عمارة بن عبدالله قال سَمِعْتُ ...... عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى.

۱۳۶۲۔عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوایوب سے آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں قربانیوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کہ ایک آدمی ایک بکری اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کیا کرتا تھا۔ چنانچہ وہ لوگ خود بھی کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کرنے لگے اور اس طرح ہو گیا جس طرح تم آج کل دیکھ رہے ہو۔ کہ ایک گھر میں کئی قربانیاں کی جاتی ہیں)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمارہ بن عبداللہ: مدنی ہیں ان سے مالک احادیث نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل وہی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بھیڑ کی قربانی کی اور فرمایا: یہ میری امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ ایک بکری ایک ہی آدمی کے لیے کافی ہے۔ ابن مبارک اور بعض دوسرے علماء کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۶۳۔حدثنا احمد بن منيع ثنا هُشَيْمٌ ثَنَا حَجَّاج عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِيَّةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْقِلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ

۱۳۶۳۔جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ واجب ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی اس نے دوبارہ پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے؟ فرمایا: تم سمجھتے نہیں کہ آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر علماء عمل کرتے ہیں۔ کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے اس کی ادائیگی مستحب ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں۔

۱۳۶۴۔حدثنا احمد بن منيع وهناد قالا ابن ابی زائدة عن حجاج بن ارطاة عَنْ نَافِعٍ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ

۱۳۶۴۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور ہر سال قربانی کی۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۰۰۲۔فِی الذَّبحِ بَعدَ الصَّلٰوۃِ

۱۳۶۵۔حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن ابراهیم عن داؤد بن ابی هند عَنِ الشَّعبِیِّ عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِی یَومِ نَحرٍ فَقَالَ لَا یَذبَحَنَّ اَحَدُکُم حَتّٰی یُصَلِّیَ قَالَ فَقَامَ خَالِی فَقَالَ یَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا یَومٌ اَللَّحمُ فِیهِ مَکرُوهٌ اِنِّی عَجَلتُ نَسِیکَتِی لِاُطعِمَ اَهلِی وَاَهلَ دَارِی اَو جِیرَانِی قَالَ فَاَعِد ذِبحَكَ بِاٰخَرَ وَقَالَ یَارَسُولَ اللّٰهِ عِندِی عَنَاقُ لَبَنٍ خَیرٌ مِّن شَاتَی لَحمٍ اَفَاَذبَحُهَا قَالَ نَعَم وَهُوَ خَیرٌ نَسِیکَتَیكَ وَلَاتُجزِئُ جَذَعَةٌ بَعدَكَ

باب۱۰۰۲۔نماز کے بعد قربانی کرنا۔

۱۳۶۵۔حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی نماز سے پہلے جانور ذبح نہ کرے۔ براء کہتے ہیں کہ میرے ماموں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ایسا دن ہے کہ لوگ اس دن گوشت سے جلدی اکتا جاتے ہیں میں نے یہ سوچ کر اپنی قربانی جلدی کر لی کہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلا دوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تم دوبارہ قربانی کرو۔ انہوں نے عرض کیا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دودھ بھی دیتی ہے۔ لیکن اس کی عمر ایک سال سے کم ہے اسکے باوجود وہ گوشت میں دو بکریوں سے بہتر ہے کیا میں اسے ذبح کر دوں؟ فرمایا: ہاں وہ تمہاری قربانیوں میں سے بہترین قربانی ہے اور تمہارے بعد کسی کے لیے جذع کافی نہیں (یعنی اس عمر کی بکری کی قربانی جائز نہیں)۔

اس باب میں جابرؓ، جندبؓ، عویمر بن اشقرؓ اور ابو زید انصاری بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء اسی پر عمل کرتے ہیں کہ شہر میں عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کی جائے۔ جب کہ بعض علماء گاؤں میں رہنے والوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ چھ مہینے کا صرف دنبہ قربانی میں ذبح کیا جا سکتا ہے بکری وغیرہ نہیں۔

باب ۱۰۰۳۔فِی کَرَاهِیَةِ اَکلِ الاُضحِیَةِ فَوقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ

۱۳۶۶۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن نافع عَنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاکُلُ اَحَدُکُم مِّن لَّحمِ اُضحِیَتِهٖ فَوقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ

باب۱۰۰۳۔تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔

۱۳۶۶۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔

اس باب میں انسؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے لیکن یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا بعد میں اس کی اجازت دے دی گئی۔

باب ۱۰۰۴۔فِی الرُّخصَةِ فِی اَکلِهَا بَعدَ ثَلٰثٍ

۱۳۶۷۔ حدثنا محمد بن بشار و محمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا ثنا ابو عاصم النبیل ثنا سفیٰن عَن عَلقَمَةَ بنِ مَرثَدٍ عَن سُلَیمَانَ بنِ بُرَیدَةَ عَن اَبِیهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ

باب۱۰۰۴۔تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت۔

۱۳۶۷۔حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تاکہ استطاعت والے لوگ اپنے سے غریب لوگوں پر کشادگی کریں لیکن اب تم جس طرح چاہو کھا بھی سکتے

وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَّا طَوْلَ لَهٗ فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا

ہو۔لوگوں کو بھی کھلا سکتے ہو اور رکھنے کی بھی اجازت ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، نبیشہؓ، ابوسعیدؓ، قتادہؓ بن نعمانؓ، انسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ اسی پر عمل پیرا ہیں۔

۱۳۶۸۔حدثنا قتيبة ثنا ابوالاحوص عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ قَالَتْ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّيْ مِنَ النَّاسِ فَاَحَبَّ اَنْ يُّطْعِمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ يُّضَحِّيْ فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهٗ بَعْدَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ

۱۳۶۸۔حضرت عابس بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرماتے تھے؟ فرمانے لگیں: نہیں۔ لیکن اس وقت بہت کم لوگ قربانی کیا کرتے تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے چاہا کہ قربانی کرنے والے لوگ قربانی نہ کرنے والوں کو بھی کھلائیں۔ ہم لوگ تو ایک ران رکھ دیا کرتے تھے اور اسے دس دن بعد کھایا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المؤمنین: حضرت عائشہ صدیقہؓ زوجہ مطہرہ ہیں یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ۱۰۰۵۔فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

باب ۱۰۰۵۔فرع اور عتیرہ۔

۱۳۶۹۔حدثنا محمود بن غيلان ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن الزهري عن ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهٗ

۱۳۶۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ فرع: جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے کافر اپنے بتوں کے لیے ذبح کیا کرتے تھے۔

اس باب میں نبیشہ اور مخنف بن سلیم بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ جانور ہے جسے رجب کے مہینے میں اس کی تعظیم کے لیے ذبح کیا جاتا تھا کیونکہ اشہر حرام میں سے پہلا مہینہ ہے۔ اور اشہر حرام: رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔ جب کہ اشہر حج: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔ بعض صحابہ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

باب ۱۰۰۶۔مَا جَاءَ فِي الْعَقِيْقَةِ

باب ۱۰۰۶۔فرع اور عتیرہ۔

۱۳۷۰۔حدثنا يحيى بن خلف ثنا بشر بن المفضل ثنا عبدالله بن عثمان ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ اَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْهَا عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَاَخْبَرَتْهُمْ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

۱۳۷۰۔حضرت یوسف بن ماہکؒ فرماتے ہیں کہ ہم حفصہ بنت عبدالرحمٰن کے ہاں داخل ہوئے اور عقیقہ کے متعلق پوچھا: انہوں نے فرمایا: کہ عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عقیقے میں لڑکے کی طرف سے ایسی دو بکریاں ذبح کرنے کا حکم دیا جو عمر میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا۔

اس باب میں علیؓ، ام کرزؓ، بریدہؓ، سمرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوہریرہؓ، سلمان بن عامرؓ، انسؓ اور ابن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حفصہ، حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ہیں۔

۱۳۷۱۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عبدالرزاق ثنا ابن جریج قال اخبرنی عبیداللّٰہ بن ابی یزید عن سباع بن ثابت ان محمد بن ثَابِتِ بنِ سَبَاعٍ اَخبَرَہٗ اُمَّ کُرزٍ اَنَّھَا سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَ عَنِ الْجَارِیَۃِ وَاحِدَۃٌ لَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَمْ اِنَاثًا

۱۳۷۱۔ حضرت ام کرزؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقے کے متعلق پوچھا تو فرمایا: لڑکے کے عقیقے میں دو اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کی جائے۔ خواہ وہ بکرے ہوں یا بکریاں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۲۔ حدثنا الحسن بن علی ثنا عبد الرزاق ثنا هشام بن حسان عن حفصة بنت سیرین عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَۃٌ فَاَھْرِیْقُوْا عَنْہُ دَمًا وَاَمِیْطُوْا عَنْہُ الْاَذٰی

۱۳۷۲۔ حضرت سلیمان بن عامر ضبیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر لڑکے کے لیے عقیقے کا حکم ہے لہذا جانور ذبح کر کے خون بہاؤ اور اسے ہر تکلیف کی چیز سے دور کرو۔ یعنی بال وغیرہ منڈ ادو۔

حسن بھی عبدالرزاق سے وہ ابن عیینہ سے وہ عاصم بن سلیمان احول سے وہ حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب وہ سلیمان بن عامر سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۰۰۷۔ اَلْاَذَانُ اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ

باب ۱۰۰۷۔ بچے کے کان میں اذان دینا۔

۱۳۷۳۔ حدثنا محمد بن بشار یحیی بن سعید وعبداللّٰہ الرحمٰن بن مهدی قالا ثنا سفیٰن عن عاصم بن عُبَیْدِاللّٰہِ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ

۱۳۷۳۔ حضرت عبیداللہ بن ابی رافع اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسن بن علیؓ کی ولادت کے وقت ان کے کان میں اذان دیتے ہوئے دیکھا۔ جس طرح نماز میں اذان دی جاتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے عقیقے کے باب میں کئی سندوں سے منقول ہے۔ کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے حسن بن علیؓ کا عقیقہ ایک بکری سے ہی کیا۔ بعض علماء اس حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں۔

۱۳۷۴۔ حدثنا سلمة بن شبیب ثنا ابو المغیرة عن عفیر بن معدان عَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ

۱۳۷۴۔ حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین قربانی مینڈھے کی قربانی ہے اور بہترین کفن حلہ ہے (یعنی ایک تہبند

لَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ

اور ایک چادر قمیص کے علاوہ)۔

یہ حدیث غریب ہے اس لیے کہ عفیر بن معدان ضعیف ہیں۔

۱۳۷۵۔حدثنا احمد بن منیع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن عون ثنا اَبُوْ رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةٌ وَعَتِيْرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةُ

۱۳۷۵۔حضرت مخف بن سلیم فرماتے ہیں کہ ہم نے عرفات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ وقوف کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو ہر گھر والے پر ہر سال قربانی اور عتیرہ ہے کیا تم لوگ جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہوتا ہے؟ یہ وہی ہے جسے تم رجبیہ کہتے ہو۔(۱)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن عون کی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۷۶۔حدثنا محمد بن یحیی القطعی ثنا عبدالاعلی عن محمد بن اسحق عن عبداللّٰہ بن ابی بکر عن محمد بن علی بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحسن بِشَاةٍ وَقَالَ يَافاطمة احلقی رأسه وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا

۱۳۷۶۔حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ کا ایک بکری سے عقیقہ کیا اور فرمایا: اے فاطمہ اس کے سر کے بال منڈواؤ اور ان کے برابر چاندی تول کر صدقہ کرو چنانچہ انہوں نے تولا تو وہ ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔کیونکہ ابو جعفر محمد بن علی نے علیؓ سے ملاقات نہیں کی۔

۱۳۷۷۔حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ازهر بن سعد السمان عن ابن عون عن محمد بن سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا

۱۳۷۷۔حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور پھر منبر پر تشریف لا کر دو مینڈھے منگوائے اور انہیں ذبح کیا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۷۸۔حدثنا قتیبة ثنا یعقوب بن عبدالرحمٰن عن عمرو بن ابی عمرو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ عَنْ

۱۳۷۸۔حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ عید گاہ میں تھا۔جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے آ گئے۔پھر ایک دنبہ لایا گیا اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ سے آخر تک پڑھا یعنی یہ میری

(۱) یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔(مترجم)

مِنۡبَرِہٖ فَاُتِیَ بِکَبۡشٍ فَذَبَحَہٗ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسۡمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ھٰذَا عَنِّیۡ وَعَمَّنۡ لَّمۡ یُضَحِّ مِنۡ اُمَّتِیۡ

امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کرے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے علماء اسی پر عمل پیرا ہیں کہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا جائے۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے کہا جاتا ہے کہ مطلب بن عبداللہ بن حطب کا جابرؓ سے سماع ثابت نہیں۔

۱۳۷۹۔حدثنا علی بن حجر ثنا علی بن مسھر عن اسمعیل بن مسلم عَنِ الْحَسَنِ عن سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَلۡغُلَامُ مُرۡتَھَنٌ بِعَقِیۡقَتِہٖ یُذۡبَحُ عَنۡہُ یَوۡمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَ یُحۡلَقُ رَاۡسُہٗ

۱۳۷۹۔ حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑکا اپنے عقیقے کے ساتھ مرتبط ہوتا ہے لہٰذا چاہئے کہ ساتویں دن اس کا عقیقہ کر دیا جائے اور پھر اس کا نام رکھ کر سر منڈوایا جائے۔

حسن بن علی خلال، زید بن ہارون سے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ بن جندبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے عقیقہ ساتویں دن کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن کیا جائے۔ عقیقے میں بھی جانور کے لیے وہی شروط ہیں جو قربانی میں ہوتی ہیں۔

۱۳۸۰۔حدثنا احمد بن الحکم البصری ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن مالك ابن انس عن عمرو و عُمر بن مسلم عَنۡ سَعِیۡدِ بن الۡمُسَیَّبِ عَنۡ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ رَاٰی ھِلَالَ ذِی الۡحِجَّةِ وَ اَرَادَ اَنۡ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاۡخُذَنَّ مِنۡ شَعۡرِہٖ وَلَا مِنۡ اَظۡفَارِہٖ

۱۳۸۰۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا قربانی کا ارادہ ہے تو وہ اپنے بال اور ناخن قربانی کرنے تک نہ کاٹے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمرو بن مسلم سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی راوی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث سعید بن مسیب، ام سلمہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ بھی اسی طرح نقل کرتی ہیں۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔ سعید بن مسیب بھی اسی کے قائل تھے۔ احمد اور اسحاق بھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض علماء بال منڈوانے اور ناخن تراشنے کی ان ایام میں بھی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے ان کی دلیل حضرت عائشہؓ سے منقول حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی قربانی مدینہ سے بھیجا کرتے تھے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ النُّذُوْرِ وَالْاِيْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذروں اور قسموں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۰۰۸۔مَاجَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا نَذْرَفِيْ مَعْصِيَةٍ

باب ۱۰۰۸۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں۔

۱۳۸۱۔حدثنا قتيبة ثنا ابوصفوان عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

۱۳۸۱۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر ماننا صحیح نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ، جابرؓ اور عمران بن حصینؓ بھی احادیث بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ ابوسلمہ سے زہری نے یہ حدیث نہیں سنی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث کئی حضرات سے منقول ہے جن میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق بھی شامل ہیں۔ یہ زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا......الخ امام بخاری کہتے ہیں کہ حدیث تو یہی ہے۔ ابواسماعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف ترمذی ایوب بن سلیمان بن بلال سے وہ ابوبکر بن ادریس سے وہ سلمان بن بلال سے وہ موسیٰ بن عقبہ اور عبداللہ بن ابی عتیق سے وہ زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہؓ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان کی یونس سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوصفوان: مکی ہیں اور ان کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ ان سے حمید اور کئی بڑے محدثین احادیث نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اور دیگر علماء کہتے ہیں کہ اس چیز کی نذر صحیح نہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور اس کا کفارہ قسم کے ہی کفارے کی طرح ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے ان کی دلیل زہری کی ابوسلمہؓ سے منقول حدیث ہے جو وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض علماء صحابہ اور دوسرے علماء کے نزدیک ایسی نذر بھی صحیح نہیں اور اس میں کوئی کفارہ بھی نہیں مالک اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۸۲۔حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن طلحة بن عبدالملك الايلى عن القاسم بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ

۱۳۸۲۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانی اسے چاہئے کہ اسے پورا کرے اور جو اللہ کی نافرمانی کے لیے نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (یعنی اسے پورا نہ کرے بلکہ کفارہ ادا کرے)۔

حسن بن علی خلال، عبداللہ بن نمیر سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ طلحہ بن عبدالملک ایلی سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے یحییٰ بن ابی کثیر بھی قاسم بن محمد سے نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اور دوسرے علماء کا یہی قول ہے مالک اور شافعی بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی جائے۔ لیکن اگر کوئی نافرمانی کی نذر مانتا ہے تو اس پر کفارہ لازم نہیں آتا۔

باب ۱۰۰۹ ـ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَم

باب ۱۰۰۹ ـ جو چیز آدمی کی ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں۔

۱۳۸۳ ـ حدثنا احمد بن منیع ثنا اسحٰق بن یوسف عن ہشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ

۱۳۸۳ ـ حضرت ثابت بن ضحاکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز انسان کی ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر نہیں ہوتی۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور عمران بن حصینؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۱۰ ـ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمِّ

باب ۱۰۱۰ ـ غیر معین نذر کا کفارہ

۱۳۸۴ ـ حدثنا احمد بن منیع ثنا ابوبکر بن عیاش قال ثنی محمد مولی المغیرة بن شعبة قال ثنی کعب بن علقمة عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمِّ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

۱۳۸۴ ـ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غیر معین نذر کا کفارہ بھی قسم کا کفارہ ہی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

توضیح: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میری یہ مراد پوری ہوگئی تو مجھ پر نذر ہے۔ (مترجم)

باب ۱۰۱۱ ـ فِي مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

باب ۱۰۱۱ ـ اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم کو توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اسے توڑ دے۔

۱۳۸۵ ـ حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ ثنا المعتمر بن سلیمان عن یونس ثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ الَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِّلْتَ اِلَيْهَا وَ اِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَالْتُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ

۱۳۸۵ ـ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن امارت بھی طلب نہ کرو اس لیے کہ اگر یہ تمہارے مانگنے سے عطا کی جائے گی تو تم تائید خداوندی سے محروم رہو گے اور اگر تمہارے طلب کیے بغیر عطا کی گئی ہوگی تو اس پر خدا کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم کسی کام کے کرنے کی قسم کھالو اور پھر معلوم ہو کہ اس قسم کے توڑ دینے میں ہی بھلائی ہے تو اسے دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

اس باب میں عدی بن حاتمؓ، ابو درداءؓ، انسؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، ام سلمہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۱۲ ـ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب ۱۰۱۲ ـ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے۔

۱۳۸۶ ـ حدثنا قتیبة عن مالك ابن انس عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۳۸۶ ـ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی کام کی قسم کھائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام اسے بہتر نظر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلىٰ يَمِينٍ فَرَاى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ

آجائے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ بہتر کام کر لے۔

اس باب میں ام سلمہؓ بھی حدیث نقل کرتی ہیں۔ اکثر علماء صحابہ اور دیگر علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے اس کا کفارہ ادا کر دینے سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔ مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کے نزدیک قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز نہیں۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ اگر بعد میں دے تو میرے نزدیک مستحب ہے لیکن پہلے دینا بھی جائز ہے۔

باب ۱۰۱۳ ۔فِى الْاِسْتِثْنَآءِ فِى الْيَمِيْنِ

باب ۱۰۱۳۔قسم میں انشاء اللہ کہنا۔

۱۳۸۷۔حدثنا محمود بن غيلان ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث قال حدثنى ابى وحماد بن سلمة عن ايوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلىٰ يَمِيْنٍ فقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنثَ عَلَيْهِ

۱۳۸۷۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہہ دے تو اس کی قسم منعقد نہیں ہوتی (لہٰذا اس کے خلاف عمل کر لینے سے کفارہ واجب نہیں ہوگا)۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبیداللہ بن عمر وغیرہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ سالم بھی اسی طرح موقوف ہی نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ اسے ایوب سختیانی کے علاوہ کسی اور نے مرفوعاً نقل کیا ہے اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایوب کبھی اس حدیث کو مرفوع اور کبھی غیر مرفوع نقل کیا کرتے تھے۔ اہل علم صحابہ وغیرہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انشاءاللہ کہنے پر قسم توڑ دینے سے کفارہ لازم نہیں آتا۔ (کیونکہ وہ قسم منعقد ہی نہیں ہوتی) سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۸۸۔حدثنا يحيى بن موسىٰ ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن ابن طاؤس عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ

۱۳۸۸۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قسم کھاتے ہوئے انشاءاللہ کہہ لے تو اس کی وہ قسم منعقد نہیں ہوتی۔

میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو فرمایا: اس حدیث میں عبدالرزاق نے غلطی کی ہے۔ وہ اسے معمر سے مختصر روایت کرتے ہیں وہ ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ: سلیمان بن داؤد نے فرمایا: آج کی رات میں ستر بیویوں سے جماع کروں گا۔ پھر ہر عورت ایک بیٹا جنے گی۔ پھر انہوں نے اپنی عورتوں کا طواف کیا لیکن ان میں سے ایک کے علاوہ کسی کے ہاں بیٹا پیدا نہیں ہوا اور وہ بھی نصف۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر سلیمان علیہ السلام انشاءاللہ کہہ دیتے تو جیسے انہوں نے کہا تھا ویسے ہی ہو جاتا۔ عبدالرزاق بھی معمر سے وہ ابن طاؤس سے اور وہ اپنے والد سے یہی طویل روایت نقل کرتے ہوئے اس میں ستر عورتوں کا ذکر کرتے ہیں یہ حدیث آپ ﷺ سے بواسطہ۔ ابو ہریرہؓ کئی سندوں سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ سلیمان بن داؤد نے فرمایا: میں آج کی رات سو عورتوں پر طواف کروں گا...... الخ۔

باب ۱۰۱٤ ۔فِى كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

باب ۱۰۱۴۔غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے۔

۱۳۸۹۔حدثنا قتیبة ثنا سفیان عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاَبِیْ وَاَبِیْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآءِ کُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاکِرًا وَلَا اٰثِرًا

۱۳۸۹۔حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد کبھی اپنے باپ کی قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے۔

اس باب میں ثابت بن ضحاکؓ، ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، قتیلہؓ اور عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ و لا آثرا کا مطلب یہی ہے کہ میں نے کسی اور سے بھی باپ کی قسم نقل نہیں کی۔

۱۳۹۰۔حدثنا هناد ثنا عبدة عن عبیدالله بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِیْ رَکْبٍ وَهُوَ یَحْلِفُ بِاَبِیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِکُمْ لِیَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْ لِیَسْکُتْ

۱۳۹۰۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو ایک قافلے میں باپ کی قسم کھاتے ہوئے پایا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے اگر کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ ہی کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۱۔حدثنا قتیبة ثنا ابو خالد الاحمر عن الحسن بن عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ سَعْدِبْنِ عُبَیْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ لَا وَالْکَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَحْلِفُ بِغَیْرِ اللّٰهِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ لِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ کَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ

۱۳۹۱۔سعد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا: غیر اللہ کی قسم نہیں کھانی چاہئے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جو غیر اللہ کی قسم کھاتا ہے۔بے شک وہ کفر یا شرک کرتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے بعض علماء اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ یہ تغلیظاً ہے۔یعنی حضرت ابن عمرؓ کی حدیث اس باب میں حجت ہے اور اس حدیث میں کفر اور شرک کا ذکر تنبیہا کیا گیا ہے۔اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے منقول حدیث میں بھی یہی فرمایا گیا ہے کہ جو شخص لات یا عزیٰ کی قسم کھالے اسے چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اسی طرح ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ریا کاری شرک ہے۔بعض علماء آیت کریمہ "من کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احدا" کی تفسیر میں بھی یہی کہتے ہیں کہ اس سے مراد ریا کاری ہے۔یعنی یہ بھی تنبیہ کے طور پر فرمایا گیا ہے۔

باب ۱۰۱۵۔فِیْمَنْ یَحْلِفُ بِالْمَشْیِ وَلَا یَسْتَطِیْعُ

باب ۱۰۱۵۔جو شخص چلنے کی استطاعت نہ ہونے کے باوجود چلنے کی قسم کھالے۔

۱۳۹۲۔حدثنا عبدالقدوس بن معمر العطار البصری ثنا عمرو بن عاصم عن عمران القطان عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

۱۳۹۲۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے قسم کھائی کہ وہ بیت اللہ تک چل کر جائے گی۔جب آپ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے کا محتاج نہیں۔اسے کہو کہ سوار ہو جائے۔

فَقَالَ اِنَّ اللّٰه لَغَنِیٌّ عَنْ مَشْیِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ

اس باب میں ابوہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۳۔حدثنا ابوموسی محمد بن المثنی ثنا خالد بن الحارث ثنا حُمَیْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْخٍ کَبِیْرٍ یُهَادٰی بَیْنَ ابْنَیْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ یَّمْشِیَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ تَعْذِیْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّرْكَبَ

۱۳۹۳۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ایک بوڑھے شخص پر گزر ہوا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ اس نے چلنے کی نذر مانی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا کرنے سے مستغنی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔

محمد بن مثنی بھی ابوعدی سے وہ حمید سے اور وہ انسؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں کہ اگر عورت پیدل جانے کی نذر مانے تو اسے چاہئے کہ ایک بکری ذبح کرے یعنی قربانی کرے اور سوار ہو کر جائے۔

باب ۱۰۱۶۔فِیْ کَرَاهِیَةِ النَّذْرِ

باب ۱۰۱۶۔نذر کی ممانعت

۱۳۹۴۔حدثنا قتیبة ثنا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ وَ اِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ

۱۳۹۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر نہ مانو کیونکہ اس سے تقدیر کی کوئی چیز دور نہیں ہو سکتی ہاں البتہ بخیل کا کچھ مال ضرور خرچ ہو جاتا ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہ اسی پر عمل کرتے ہوئے نذر کو مکروہ کہتے ہیں۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ اس کی ممانعت کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص اطاعت خداوندی میں نذر مانے اور اسے پورا کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا لیکن نذر ماننا مکروہ تھا۔

باب ۱۰۱۷۔فِیْ وَفَاءِ النَّذْرِ

باب ۱۰۱۷۔نذر کو پورا کرنا۔

۱۳۹۵۔حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا یحیی بن سعید القطان عن عبداللّٰه بن عمر عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

۱۳۹۵۔حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اسلام لائے اور اس پر اللہ کی اطاعت ہی میں کوئی نذر رہو تو وہ اسے پورا کرے۔ جب کہ بعض علماء صحابہ اور دیگر علماء کہتے ہیں کہ اعتکاف کے ساتھ روزے رکھنا ضروری ہے لیکن بعض بغیر روزوں کے بھی اعتکاف کو جائز قرار دیتے ہیں۔ الّا یہ کہ وہ خود اپنے اوپر واجب کر لے ان حضرات کی دلیل حضرت عمرؓ کی مذکورہ بالا حدیث باب ہے۔ کہ آپ نے حضرت عمرؓ کو اعتکاف کرنے کا حکم دیا روزے کا نہیں۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۰۱۸۔ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۰۱۸۔ آنحضرت ﷺ کس طرح قسم کھایا کرتے تھے۔

۱۳۹۶۔حدثنا علي بن حجر ثنا عبداللّٰه بن المبارك و عبداللّٰه بن جعفر عن موسى بن عقبة عَنْ سالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابنِ عُمَرَ قَالَ كَثِيْرًا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِيْنِ لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ

۱۳۹۶۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر ان الفاظ سے قسم کھایا کرتے تھے۔''لا ومقلب القلوب''۔یعنی دلوں کے بدلنے والے کی قسم ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۱۹۔ فِيْ ثَوَابِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً

باب ۱۰۱۹۔غلام آزاد کرنے کا ثواب۔

۱۳۹۷۔حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابن الهاد عن عمر بن علي بن الحسين عن سعيد بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ

۱۳۹۷۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی مؤمن غلام کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کے ہر عضو کو اس غلام (یا باندی وغیرہ کے ہر عضو کے بدلے میں دوزخ کی آگ سے آزاد کردیں گے یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی اس کی شرمگاہ کے بدلے میں آزاد کردیں گے۔

اس باب میں عائشہؓ، عمر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، واثلہ بن اسقعؓ، ابوامامہؓ، کعب بن مرہؓ اور عقبہ بن عامرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ ہاد مدینی ہے وہ ثقہ ہیں ان سے مالک بن انس اور کئی علماء احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۲۰۔ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهٗ

باب ۱۰۲۰۔جو شخص اپنے خادم کو طمانچہ مارے۔

۱۳۹۸۔حدثنا ابو كريب ثنا المحاربي عن شعبة عن حصين عن هلال بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا سَبْعَ اِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّعْتِقَهَا

۱۳۹۸۔حضرت سوید بن مقرن مزنی کہتے ہیں کہ ہم سات بھائی تھے اور ہمارا ایک ہی خادم تھا ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مار دیا اس پر آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔

اس باب میں ابن عمرؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی حدیث کئی راوی حسین بن عبدالرحمٰن سے بھی نقل کرتے ہیں لیکن اس میں باندی کو طمانچہ مارنے کا ذکر ہے۔

۱۳۹۹۔حدثنا احمد بن منيع ثنا اسحق بن يوسف الازرق عن هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ

۱۳۹۹۔حضرت ثابت بن ضحاکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اسی طرح ہوجاتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَهُوَ کَمَا قَالَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے اور یہ کہے کہ اگر اس نے فلاں کام کیا تو وہ یہودی یا نصرانی ہوجائے گا۔ اور بعد میں وہی کام کرلے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس نے بہت بڑا گناہ کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔ ابوعبیدہ، مالک اور بعض علماء کا بھی یہی قول ہے جب کہ بعض صحابہ اور تابعین کے نزدیک اسے کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۴۰۰۔ حدثنا محمود بن غیلان ثنا وکیع عن سفیٰن عن یحیی بن سعید عن عبیداللّٰه بن زحر عن ابی سعید الرعینی عن عبداللّٰه بْنِ مَالِكٍ الْیَحْصَبِیِّ عن عُقْبَةَبْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُخْتِیْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِیَ اِلَی الْبَیْتِ حَافِیَةً غَیْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَصْنَعُ بِشِقَآءِ اُخْتِكَ فَلْتَرْکَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ

۱۴۰۰۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ ننگے پاؤں اور بغیر چادر کے چل کر جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کی اس سختی کو جھیلنے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا اسے چاہئے کہ سوار ہو اور چادر اوڑھ کر جائے اور تین روزے رکھے۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث حسن ہے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۰۱۔ حدثنا اسحٰق بن منصور ثناابو المغیرة ثنا الاوزاعی ثنا الزهری عن حمید بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْکُمْ فَقَالَ فِیْ حَلْفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ

۱۴۰۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے تو اسے چاہئے کہ "لا الٰہ الا اللّٰہ" کہے۔ اور اگر کوئی کسی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابومغیرہ: خولانی حمصی ہیں ان کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

باب ۱۰۲۱۔ قَضَآءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَیِّتِ

باب ۱۰۲۱۔ میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۴۰۲۔ حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن ابن شهاب عن عبیداللّٰه بن عبداللّٰه بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَبْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّهٖ تُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا

۱۴۰۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ نے نذر مانی تھی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے وہ نذر پوری کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۲۲۔ مَاجَاءَ فِی فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

۱۴۰۳۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی ثنا عمران بن عیینة وهو اخو سفیان بن عیینة عن حصین عن سَالِمِ بْنِ الْجَعْدِ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ وَغَیْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِکَاکُهٗ مِنَ النَّارِ یُجْزِیْ کُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَ اَیُّمَا امْرِیءٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَیْنِ مُسْلِمَتَیْنِ کَانَتَا فِکَاکَهٗ مِنَ النَّارِ یُجْزِیْ کُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً کَانَتْ فِکَاکُهَا مِنَ النَّارِ یُجْزِیْ کُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا

یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۰۲۲۔ گردنیں آزاد کرنے کی فضیلت

۱۴۰۳۔ حضرت ابوامامہؓ اور بعض صحابہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اس کے بدلے اس آزاد کرنے والے کا ہر عضو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا جائے گا اور جو شخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے گا ان کے تمام اعضاء اس شخص کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہو جائیں گے اور کوئی عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی تو اس آزاد کی جانے والی عورت کا ہر عضو اس عورت کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہوگا۔

اَبْوَابُ السِّیَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

جہاد کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۰۲۳۔ مَاجَاءَ فِی الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۴۰۴۔ حدثنا قتیبة ثنا ابوعوانة عن عطاء ابنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ اَنَّ جَیْشًا مِنْ جُیُوْشِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ اَمِیْرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا یَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَیْهِمْ قَالَ دَعُوْنِیْ اَدْعُوْهُمْ کَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِنْکُمْ فَارِسِیٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ یُطِیْعُوْنَنِیْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَکُمْ مِثْلُ الَّذِیْ لَنَا وَ عَلَیْکُمْ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْنَا وَ اِنْ اَبَیْتُمْ اِلَّا دِیْنَکُمْ تَرَکْنَاکُمْ عَلَیْهِ وَاَعْطُوْنَا الْجِزْیَةَ عَنْ یَدٍ وَّ اَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ قَالَ وَرَطَنَ اِلَیْهِمْ بِالْفَارِسِیَّةِ وَاَنْتُمْ غَیْرُ مَحْمُوْدِیْنَ وَ اِنْ اَبَیْتُمْ نَابَذْنٰکُمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالُوْا مَا نَحْنُ بِالَّذِیْ یُعْطِی الْجِزْیَةَ وَلٰکِنَّا نُقَاتِلُکُمْ فَقَالُوْا یَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَلَا

باب ۱۰۲۳۔ جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت دینا۔

۱۴۰۴۔ ابوبختری کہتے ہیں کہ سلمان فارسی کی قیادت میں ایک لشکر نے فارس کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا تو لوگوں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ: ان پر دھاوا نہ بول دیں؟ فرمایا: مجھے ان کو دعوت دینے دو جیسے کہ رسول اللہ ﷺ دعوت دیا کرتے تھے۔ چنانچہ سلمانؓ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: دیکھو میں بھی تمہی لوگوں میں سے ہوں اور فارس ہی کا رہنے والا ہوں۔ تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت کر رہے ہیں۔ لہٰذا اگر تم لوگ اسلام لے آؤ تو تمہارے لیے بھی وہی کچھ ہے جو ہمارے لیے ہے اور تم پر بھی وہی کچھ ہے جو ہم پر ہے۔ لیکن اگر تم لوگ اپنے دین پر ہی قائم رہنے پر مصر ہو تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں بشرطیکہ تم لوگ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ نے یہ تقریر فارسی میں کی اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر تم لوگ انکار کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے۔ ہم تم لوگوں کو آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے۔ انہوں نے کہا: ہم ان لوگوں میں

نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ

سے نہیں جو تمہیں جزیہ دے دیں بلکہ ہم جنگ کریں گے لشکر والوں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ: ان پر ہلّہ نہ بول دیں؟ فرمایا: نہیں پھر تین دن تک انہیں اسی طرح اسلام کی دعوت دیتے رہے اور اس کے بعد ہلّہ بولنے کا حکم دیا۔ ہم لوگوں نے حملہ کر دیا اور وہ قلعہ فتح کر لیا۔

اس باب میں بریدہؓ، نعمان بن مقرنؓ، ابن عمرؓ ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عطاء بن سائب کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ ابوبختری نے حضرت سلمانؓ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ حضرت علیؓ سے بھی ان کا سماع ثابت نہیں اور سلمانؓ، علیؓ سے پہلے فوت ہوگئے تھے۔ بعض علماء اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے جنگ سے پہلے دعوت کا حکم دیتے ہیں اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر پہلے سے دعوت دی جائے تو اس سے اور زیادہ ہیبت پیدا ہو جاتی ہے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ آج کل کے زمانے میں دعوت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ امام احمد کہتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ آج بھی کسی کو دعوت کی ضرورت ہے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ شروع کی جائے۔ ہاں اگر وہ خود مسلمانوں پر حملہ کر دیں تو پھر انہیں دعوت نہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱٤٠٥۔حدثنا محمد بن يحيى العدني المكي ويكنى بابي عبدالله الرجل الصالح هو ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا

۱۴۰۵۔ حضرت عصام مزنی صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اگر کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ کرتے تو فرماتے: اگر تم لوگ کسی جگہ مسجد دیکھ لو، یا اذان کی آواز سن لو تو وہاں کسی کو قتل نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عیینہ سے منقول ہے۔

باب ۱۰۲٤ ـ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

باب ۱۰۲۴۔ شب خون مارنے اور حملہ کرنے کے متعلق۔

۱٤٠٦۔حدثنا الانصاری ثنا معن ثنی مالك بن اَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ اَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ نِ الْخَمِيْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

۱۴۰۶۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خیبر کے لیے نکلے تو وہاں رات کو پہنچے۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ اگر کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاوڑے اور تھیلے وغیرہ لے کر آپ ﷺ کی آمد سے بے خبر کھیتی باڑی کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ لیکن جب آپ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد آگئے۔ خدا کی قسم محمد ﷺ لشکر لے کر آگئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر: خیبر برباد ہوگیا۔ ہم لوگ جب کسی قوم کے میدانِ جنگ میں اترتے ہیں تو اس ڈرائی گئی قوم کی صبح بڑی بُری ہوتی ہے۔

۱۴۰۷۔حدثنا قتیبة و محمد بن بشار قالا ثنا معاذ بن معاذ عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلاَثًا

۱۴۰۷۔حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تو ان کے میدانِ جنگ میں تین دن تک قیام کرتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔بعض علماء رات کو حملہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔" وافق محمد الخمیس " کا مطلب یہ ہے کہ محمد کے ساتھ لشکر بھی ہے۔

باب ۱۰۲۵۔فِی التَّحْرِیقِ وَالتَّخْرِیبِ

باب ۱۰۲۵۔کفار کے گھروں کو آگ لگانا اور برباد کرنا۔

۱۴۰۸۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقَطَعَ وَهِیَ الْبُوَیْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَاقَطَعْتُمْ مِنْ لِیْنَةٍ اَوْتَرَکْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰی اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیُخْزِیَ الْفَاسِقِیْنَ

۱۴۰۸۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا اور کٹوا دیئے۔جو بویرا کے مقام پر تھے۔اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ماقطعتم من لینة"......الآیۃ۔ترجمہ: جو کھجور کے درخت آپ نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کی جڑوں پر چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا تا کہ نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ ذلیل ورسوا کریں۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کی ایک جماعت قلعوں کو برباد کرنے اور درختوں کو کاٹ ڈالنے کی اجازت دیتی ہے جبکہ بعض کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے اوزاعی کا بھی یہی قول ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے پھل دار درخت کو کاٹنے اور گھروں کو برباد کرنے سے منع فرمایا چنانچہ ان کے بعد مسلمانوں نے اسی پر عمل کیا۔امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ دشمن کے علاقے میں درخت وپھل کاٹنے اور آگ لگا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔امام احمد کہتے ہیں کہ بوقت ضرورت ایسا کرنے کی اجازت ہے بلاضرورت نہیں۔اسحاق کا کہنا ہے کہ اگر کافر اس سے ذلیل ہوں تو آگ لگانا سنت ہے۔

باب ۱۰۲۶ مَاجَاءَ فِی الْغَنِیْمَةِ

باب ۱۰۲۶۔مالِ غنیمت کے متعلق۔

۱۴۰۹۔حدثنا محمد بن عبیدالمحاربی ثنا اسباط بن محمد عن سلیمان التیمی عَنْ سَیَّارٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ اَوْ قَالَ اُمَّتِیْ عَلَی الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ

۱۴۰۹۔حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت بخشی یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لیے مالِ غنیمت کو حلال کیا۔

اس باب میں علیؓ، ابوذرؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ سیار، بنی معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔سلیمان تیمی، عبداللہ بن بحیر اور کئی راوی ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۴۱۰۔حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر

۱۴۱۰۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء

عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ

پر چھ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ مجھے جوامع الکلم عطا کیا گیا۔ دوسری یہ کہ مجھے رعب عطا کیا گیا تیسری یہ کہ مالِ غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا چوتھی یہ کہ پوری زمین میرے لیے مسجد اور طہور (پاک کرنے والی) بنادی گئی۔ پانچویں مجھے پوری مخلوق کے لیے بھیجا گیا اور چھٹی یہ کہ مجھ پر انبیاءؑ کا خاتمہ کر دیا گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جوامع الکلم کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ بہت کم اور معانی بہت زیادہ ہوں۔

باب ۱۰۲۷۔ فِي سَهْمِ الْخَيْلِ

باب ۱۰۲۷۔ گھوڑے کا مالِ غنیمت میں حصہ

۱۴۱۱۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی وحمید بن مسعدة قالا ثنا سلیم بن اخضر عن عبیداللّٰہ بن عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ

۱۴۱۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت تقسیم کرتے وقت گھوڑے کو دو اور آدمی کو ایک حصہ دیا۔

محمد بن بشار بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ سلیم بن اخضر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر علماء اسی پر عمل پیرا ہیں۔ ثوری، اوزاعی، مالک، شافعی، ابن مبارک اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے کہ گھڑ سوار کو تین حصے دیئے جائیں ایک اس کا اور دو گھوڑے کے۔ جب کہ پیدل لڑنے والے کو ایک حصہ دیا جائے۔

باب ۱۰۲۸۔ مَاجَاءَ فِي السَّرَايَا

باب ۱۰۲۸۔ لشکروں کے متعلق۔

۱۴۱۲۔ حدثنا محمد بن یحیی الازدی البصری وابوعمار وغیر واحد قالوا ثنا وھب بن جریر عن ابیه عن یونس بن یزید عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ

۱۴۱۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صحابہ چار، بہترین لشکر چار سو اور بہترین فوج چار ہزار جوانوں کی ہے۔ خبردار بارہ ہزار آدمی قلت کی وجہ سے شکست نہ کھائیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے محدث نے مرفوع نہیں کیا۔ زہری یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔ حبان بن علی عنزی بھی یہ حدیث عقیل سے وہ زہری سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ عقیل آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کی ہے۔

باب ۱۰۲۹۔ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ

باب ۱۰۲۹۔ فی کا مال کسے دیا جائے۔

۱۴۱۳۔ حدثنا قتیبة ثنا حاتم بن اسمعیل عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيْدَبْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ

۱۴۱۳۔ یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کو لکھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے عورتوں کو ساتھ لے جایا کرتے اور انہیں

الْحَرُوْرِيِّ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْئَالُهُ، هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْأَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَ اَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِب لَهُنَّ بِسَهْمٍ

مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا کرتے تھے؟ تو ابن عباسؓ نے انہیں لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا آنحضرت ﷺ عورتوں کو جہاد میں ساتھ رکھتے تھے، یا نہیں؟ ہاں رسول اللہ ﷺ انہیں ساتھ لے جا کرتے تھے اور یہ بیماروں کی مرہم پٹی اور علاج وغیرہ کیا کرتی تھیں اور انہیں مال غنیمت میں سے بطورِ انعام کچھ دے دیا جاتا تھا لیکن ان کے لیے کوئی خاص حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔

اس باب میں انسؓ اور ام عطیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ انہیں علماء کے نزدیک عورت اور لڑکی کو بھی حصہ دیا جائے۔ اوزاعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں بچوں کا بھی حصہ مقرر کیا اور ائمہ نے مسلمانوں کے ہر مولود کا حصہ مقرر کیا جو میدانِ جنگ میں پیدا ہوا۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے خیبر میں عورتوں کا بھی حصہ مقرر کیا۔ چنانچہ مسلمانوں نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد اسی پر عمل کیا۔ اوزاعی کا یہ قول علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس سے اور وہ اوزاعی سے نقل کرتے ہیں۔ ''**یحذین من الغنیمة**'' سے مراد یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے بطورِ انعام کچھ دے دیا جاتا تھا۔

باب ١٠٣٠ ـ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

باب ۱۰۳۰۔ کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا؟

١٤١٤ ـ حدثنا قتيبة ثنا بشربن المفضل عن محمد بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِى اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اِنِّيْ مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَنِيْ فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهُ فَاَمَرَلِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا

۱۴۱۴۔ ابو لحم کے مولیٰ عمیر کہتے ہیں کہ میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے میرے متعلق بات کی اور بتایا کہ میں غلام ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو میرے بدن پر ایک تلوار لٹکا دی گئی۔ میں کوتاہ قامت ہونے کی وجہ سے اسے کھینچتا ہوا چلتا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے میرے لیے مالِ غنیمت میں سے کچھ گھریلو اشیاء دینے کا حکم دیا۔ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک دم بیان کیا جو میں پاگل لوگوں پر پڑھ کر پھونکا کرتا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے اس میں سے کچھ الفاظ چھوڑ دینے اور کچھ یاد رکھنے کا حکم دیا۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ مذکورہ بالا حدیث حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غلام کو بطورِ انعام کچھ دے دیا جائے۔ ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ١٠٣١ ـ مَاجَاءَ فِيْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

باب ۱۰۳۱۔ ذمی اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں تو کیا انہیں بھی مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے؟

١٤١٥ ـ حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك بن

۱۴۱۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنگِ بدر کے لیے

انس عن الفضيل ابن ابى عبدالله عن عبدالله بن دينار الا سلمى عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وسلَّم خَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

نکلے اور حرۃ الوبر کے مقام پر پہنچے تو ایک مشرک آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو دلیری میں مشہور تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر جاؤ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لینا چاہتا۔ اس حدیث میں اور بھی کلام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہیں کہ مشرک اگر مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں شریک بھی ہو تو بھی مالِ غنیمت میں اس کا کوئی حصہ نہیں جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اسے حصہ دیا جائے۔ زہری سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہودیوں کی ایک جماعت کو حصہ دیا جو آپ ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔ یہ حدیث قتیبہ، عبدالوارث بن سعید سے وہ عروہ سے اور وہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

١٤١٦ـحدثنا ابوسعيد الاشج ثنا حفص بن اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ خَيْبَرَ فاسهم لَنَا مَعَ الَّذِيْ افتتحُوْهَا

۱۴۱۶۔ حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں خیبر کے اشعریوں کی جماعت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ہمارے لیے بھی خیبر فتح کرنے والوں کے ساتھ حصہ مقرر کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ جو مسلمانوں سے غنائم کی تقسیم سے پہلے ملے۔ اسے بھی حصہ دیا جائے۔

باب ١٠٣٢ـمَاجَآءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِاٰنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب ۱۰۳۲۔ مشرکوں کے برتن استعمال کرنا۔

١٤١٧ـحدثنا زيد بن اخزم الطائى ثنا ابو قتيبة سلم ابن قتيبة ثنا شعبة عن ايوب عن ابى قلابة عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبَخُوْا فِيْهَا وَ نَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ

۱۴۱۷۔ حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کا حکم پوچھا گیا تو فرمایا: انہیں دھو کر صاف کرلو اور پھر ان میں پکاؤ۔ اور آپ ﷺ نے کچلی والے درندوں کو کھانے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث ابو ثعلبہ سے اور بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ یہ حدیث ابو ادریس خولانی بھی ابو ثعلبہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو قلابہ کا ابو ثعلبہ سے سماع ثابت نہیں وہ اسے ابو اسماء کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

١٤١٨ـحدثنا هناد ثنا ابن المبارك عن حيوة بن شريح قال سمعت ربيعة بن يزيد الدمشقى يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيّ عَائِذُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۴۱۸۔ حضرت ابو ادریس خولانی عائذ اللہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ خشنی سے سنا کہ: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی بستی میں رہتے اور انہی کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ان کے علاوہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ الْکِتَابِ نَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ فَلَا تَاْکُلُوْا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْا وَکُلُوْا فِیْھَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور برتن موجود ہوں تو ان میں نہ کھایا کرو۔لیکن اگر اور برتن نہ ہوں تو انہیں دھوکر ان میں کھا سکتے ہو۔

باب ۱۰۳۳۔فِی النَّفْلِ

باب ۱۰۳۳۔نفل کے متعلق۔

۱۴۱۹۔حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن ابن مهدی ثنا سفیٰن عن عبدالرحمٰن بن الحارث عن سلیمان بن موسیٰ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ فِی الْبَدْاَۃِ الرُّبُعَ وَفِی الْقُفُوْلِ الثُّلُثَ

۱۴۱۹۔حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابتداء جہاد میں چوتھائی مال غنیمت تقسیم کردیا کرتے تھے اور تہائی حصہ لوٹتے وقت تقسیم کرتے۔

اس باب میں ابن عباسؓ، حبیب بن مسلمہؓ، معن بن یزیدؓ، ابن عمرو اور سلمہ بن اکوعؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔یہ حدیث حسن ہے اور ابوسلام سے بھی ایک صحابی کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔

۱۴۲۰۔حدثنا هناد ثنا ابن ابی الزناد عن ابیه عن عبیداللّٰه بن عبداللّٰه بْنِ عُتْبَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَیْفَہٗ ذَا الْفَقَارِ یَوْمَ بَدْرٍ وَھُوَ الَّذِیْ رَاٰی فِیْہِ الرُّؤْیَا یَوْمَ اُحُدٍ

۱۴۲۰۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بدر کے موقع پر اپنی تلوار ذوالفقار نفل میں لی اور احد کے موقع پر اس کے متعلق خواب دیکھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوزناد کی روایت سے جانتے ہیں۔علماء کا خمس غنیمت میں سے نفل دینے میں اختلاف ہے۔امام مالک کہتے ہیں: ہمیں یہ خبر نہیں پہنچی کہ آنحضرت ﷺ نے ہر جہاد میں نفل تقسیم کیا ہو۔ہاں بعض غزوات میں ایسا ہوا۔لہٰذا یہ امام کی رائے کی طرف تفویض کردیا جائے گا کہ جس طرح مناسب سمجھے تقسیم کرے شروع میں یا آخر میں۔منصور کہتے ہیں میں نے احمد سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے جہاد میں نکلنے کے وقت خمس کے بعد چوتھائی تقسیم کیا اور لوٹتے وقت خمس کے بعد تہائی مال تقسیم کیا؟ فرمایا: آنحضرت ﷺ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ نکال کر باقی میں سے ثلث تک تقسیم کردیا کرتے تھے۔سعید بن مسیب کا مسلک یہ ہے کہ نفل خمس میں داخل ہے۔اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

توضیح: امام وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ مال غنیمت میں سے کسی کو بوجہ مصلحت زیادہ دے دے چنانچہ آنحضرت ﷺ بھی بعض غازیوں کو ان کے حصے سے زیادہ دیا کرتے تھے۔علماء کا اس مال کی ادائیگی میں اختلاف ہے کہ کیا وہ اصل مال غنیمت میں سے دی جائے گی یا خمس الخمس سے جس کی تفصیل اوپر مذکور ہے جب کہ حدیث ۱۴۱۹ میں چوتھائی مال غنیمت تقسیم کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب جنگ کے شروع میں کوئی دستہ دشمنوں پر ٹوٹ پڑتا......تو آپ ﷺ ان سے غنیمت کے چوتھائی حصے کا وعدہ فرماتے اور باقی تین حصے لشکر میں تقسیم کرتے۔اور جب لشکر لوٹتا اور ایک گروہ دوبارہ اس کے مقابلے کے لیے جاتا تو اس کو مال غنیمت کا تیسرا حصہ دیتے اس لیے کہ ایک مرتبہ لڑائی کے بعد دوبارہ مقابلہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

باب ١٠٣٤ ـ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ

باب ۱۰۳۴۔ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کا ہے۔

١٤٢١ ـ حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك بن انس عن یحیی بن سعید عن عمر بن کثیر بن افلح عن ابی محمد مولیٰ اَبِیْ قتادۃَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَهٗ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ

۱۴۲۱۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کے پاس گواہ بھی موجود ہے تو مقتول کا سامان اسی کا ہے۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

ابن عمر، سفیان سے وہ یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عوف بن مالک، خالد بن ولید، انس اور سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومحمد کا نام نافع ہے اور وہ ابوقتادہ کے مولیٰ ہیں۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ اسی حکم پر عمل کرتے ہیں۔ اوزاعی، شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ امام سلب میں سے خمس نکالے ثوری کہتے ہیں کہ تنفیل یہی ہے کہ امام کہہ دے جو کچھ بھی کافروں سے کوئی چھینے گا وہ اس میں سے خمس لے سکتا ہے جیسے کہ عمرؓ نے کیا۔

باب ١٠٣٥ ـ فِیْ كَرَاهِیَةِ بَیْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ

باب ۱۰۳۵۔ تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا۔

١٤٢٢ ـ حدثنا هناد ثنا حاتم بن اسماعیل عن جهضم بن عبداللّٰه عن محمد بن ابراهیم عن محمد بن زید عن شهر بْنِ حَوْشَبَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَآءِ الْمُغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ

۱۴۲۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم سے پہلے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے منع فرمایا:

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث غریب ہے۔

باب ١٠٣٦ ـ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ وَطْیِ الْحُبَالیٰ مِنَ السَّبَایَا

باب ۱۰۳۶۔ قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت۔

١٤٢٣ ـ حدثنا محمد بن یحیی النیسا بوری ثنا ابو عاصم النبیل عن وهب بن ابی خالد قال حدثتنی ام حَبِیْبَةَ بِنْتِ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ تُوْطَأَ السَّبَایَا حَتّٰی یَضَعْنَ مَافِیْ بُطُوْنِهِنَّ

۱۴۲۳۔ عرباض بن ساریہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قید ہو کر آنے والی حاملہ عورتوں سے ان کے بچہ جننے سے پہلے صحبت کرنے سے منع فرمایا۔

اس باب میں رویفع بن ثابت بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ عرباض کی حدیث غریب ہے۔ اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ اگر کوئی باندی خریدی جائے اور وہ حاملہ ہو تو اس سے بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت نہ کی جائے۔ مزید کہتے ہیں کہ آزاد عورتوں میں تو معروف ہے کہ وہ عدت پوری کریں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث علی بن خشرم، عیسی ابن یونس سے اور وہ اوزاعی سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۳۷ـ مَاجَآءَ فِی طَعَامِ الْمُشْرِکِینَ

باب ۱۰۳۷ـ مشرکین کے کھانے کا حکم۔

۱۴۲۴ـ حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الطیالسی عن شعبة عن اخبرنی سماك بن حرب قال سَمعْتُ قَبِیْصَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰی فَقَالَ لَایَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةُ

۱۴۲۴ـ حضرت قبیصہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طعام نصاری کا حکم پوچھا تو فرمایا ایسا کھانا جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو تمہارے سینے میں شک پیدا نہ کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمود اور عبید اللہ بن موسیٰ بھی اسرائیل سے وہ سماک سے وہ قبیصہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر محمود اور وہب، شعبہ سے وہ سماک سے وہ مری بن قطری سے وہ عدی بن حاتمؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے اہل کتاب کے طعام کو کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔

باب ۱۰۳۸ـ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ التَّفْرِیْقِ بَیْنَ السَّبْیِ

باب ۱۰۳۸ـ قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا۔

۱۴۲۵ـ حدثنا عمر بن حفص الشیبانی نا عبداللّٰه بن وهب اخبرنی حی عن ابی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلٰی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَةٍ وَ وَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

۱۴۲۵ـ حضرت ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیٹے اور ماں کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان تفریق کر دیں گے۔ (تفریق بمعنی جدائی)۔

اس باب میں علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اہل علم صحابہ اور دیگر علماء اسی پر عمل پیرا ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک قیدیوں میں بیٹے اور ماں کے درمیان جدائی ڈالنا مکروہ ہے یہی حکم بیٹے، باپ اور بھائیوں کا بھی ہے۔ یعنی تقسیم اور بیچتے وقت۔

باب ۱۰۳۹ـ مَاجَآءَ فِی قَتْلِ الْاُسَارٰی وَالْفِدَآءِ

باب ۱۰۳۹ـ قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لینے سے متعلق

۱۴۲۶ـ حدثنا ابوعبیدة بن ابی السفر واسمه احمد بن عبداللّٰه الهمدانی ومحمود بن غیلان قالا ثنا ابوداؤد عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ هَبَطَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ خَیِّرْهُمْ یَعْنِیْ اَصْحَابَكَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرِ الْقَتْلُ اَوِ الْفِدَآءُ عَلٰی اَنْ یُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَآءُ وَ یُقْتَلَ مِنَّا

۱۴۲۶ـ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جبریلؑ آئے اور فرمایا کہ اپنے صحابہ کو بدر کے قیدیوں کے قتل اور فدیے کے متعلق اختیار دے دیجئے۔ اگر یہ لوگ فدیہ اختیار کریں گے تو آئندہ سال ان میں سے ان قیدیوں کے برابر آدمی قتل ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے فدیہ اختیار کیا اور یہ کہ ہم میں سے آئندہ سال قتل کیے جائیں۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، انسؓ، ابو برزہؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو اسامہ، ہشام سے وہ ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن عون بھی ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ ابو داؤد حضرمی کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۴۲۷۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا ایوب عن ابی قلابة عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰی رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

۱۴۲۷۔حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک کے بدلے دو مسلمانوں کو قید سے آزاد کرایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو قلابہ کے چچا کی کنیت ابو المہلب اور ان کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ اکثر علماء صحابہ اور دیگر علماء یہی کہتے ہیں کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جسے چاہے قتل کرے، جسے چاہے مفت چھوڑ دے اور جسے چاہے کچھ مال لے کر چھوڑے۔ بعض علماء قتل ہی کو اختیار کرتے ہیں۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ ''**فاما منا بعد و اما فداء**'' یعنی اس کی ناسخ قتال کا حکم دینے والی آیت ہے کہ ''**فاقتلوهم حيث ثقفتموهم**'' ہم سے اوزاعی کا یہ کلام ہناد نے ابن مبارک کے حوالے سے نقل کیا۔ اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے احمد سے کہا: جب قیدی قید میں ہوں تو کیا کیا جائے انہیں قتل کر دیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑے جائیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر کفار فدیہ دینے پر قادر ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر قتل کر دیئے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اسحاق کہتے ہیں کہ خون بہانا میرے نزدیک افضل ہے بشرطیکہ اکثر لوگوں کی رائے فدیہ لینے کی نہ ہو۔

باب ۱۰۴۰۔مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

باب ۱۰۴۰۔عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

۱۴۲۸۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰی عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

۱۴۲۸۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک مرتبہ جہاد میں مقتول پائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے پسند نہیں کیا اور بچوں و عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

اس باب میں بریدہؓ، رباحؓ (انہیں رباح بن ربیعہ کہتے ہیں)، اسود بن سریع، ابن عباس اور صعب بن جثامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ و دیگر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے عورتوں اور بچوں کے قتل کو حرام قرار دیتے ہیں ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء شبخون میں ان کے قتل کی اجازت دیتے ہیں۔ احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۴۲۹۔حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبیداللّٰه بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ خَيْلَنَا اَوْطَئَتْ مِنْ نِسَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَ اَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

۱۴۲۹۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صعب بن جثامہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے گھوڑوں نے کفار کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے باپ دادا ہی میں سے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۳۰۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن بکیر بن عبداللّٰه

۱۴۳۰۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک

عن سُلَيْمَانَ بن يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّي كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تَحْرِقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا

لشکر میں بھیجا اور حکم دیا کہ اگر قریش کے فلاں فلاں شخص کو پاؤ تو انہیں آگ سے جلا دو۔ پھر جب ہم لوگ نکلنے لگے تو فرمایا: میں نے تمہیں فلاں اور فلاں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن آگ سے عذاب صرف اللہ تعالیٰ دیتے ہیں لہٰذا اگر تمہیں یہ آدمی مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اسی پر عمل پیرا ہیں۔ محمد بن اسحاق اپنی حدیث میں سلمان بن یسار اور ابو ہریرہؓ کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور کئی راوی لیث کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں یہ اشبہ اور اصح ہے۔

باب ۱۰۴۱۔ مَاجَآءَ فِي الْغُلُوْلِ

باب ۱۰۴۱۔ غلول کے متعلق۔(۱)

۱۴۳۱۔ حدثنا قتيبة ثنا ابو عوانة عن قتادة عن سالم بن اَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

۱۴۳۱۔ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تکبر، قرض اور غلول سے بری ہو کر فوت ہو وہ جنت میں داخل ہوا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۴۳۲۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن سعيد عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنْ ثَلٰثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا قَالَ سَعِيْدٌ الْكَنْزُ وَ قَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ فِي حَدِيْثِهِ الْكِبْرُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهَا عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ

۱۴۳۲۔ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حالت میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں سے بری ہے۔ کنز(۲)، غلول اور قرض تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ سعید ''کنز'' اور ابو عوانہ اپنی حدیث میں ''الکبر'' کا لفظ نقل کرتے ہیں اور اپنی روایت میں معدان کا ذکر نہیں کرتے۔ جب کہ سعید کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۴۳۳۔ حدثنا الحسن بن علی ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث ثنا عكرمة ابن عمار ثنا عكرمة ابن عمار ثنا سماك ابو زُمَيْل الحنفی قال سمعت

۱۴۳۳۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ فلاں شخص شہید ہو گیا۔ فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اسے ایک عباء کے مال غنیمت میں سے چرا لینے کے عوض جہنم میں دیکھا۔ پھر فرمایا: عمر!

(۱) غلول: مال غنیمت میں سے کوئی چیز چرانے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

(۱) کنز سے مراد وہ مال ہے جو نصاب کے بقدر ہونے کے باوجود اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ (مترجم)

عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ثَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلاَ نًا قَدِاسْتُشْهِدَ قَالَ كَلاَّ قَدْ رَاَيْتُهٗ فِى النَّارِ بِعِبَاءَ ةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ يَاعُمَرُ فَنَادِ اِنَّهٗ لاَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلاَّ الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلاَثًا

کھڑے ہو جاؤ اور تین مرتبہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف مؤمن لوگ داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۰۴۲۔مَاجَآءَ فِىْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِى الْحَرْبِ

باب ۱۰۴۲۔عورتوں کا جنگ میں شریک ہونا۔

۱۴۳۴۔حدثنا بشر بن هلال الصواف ثنا جعفر بن سليمان الضبعى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ لِيُسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى

۱۴۳۴۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں ام سلیم اور بعض انصاری عورتوں کو ساتھ رکھا کرتے تھے تا کہ وہ پانی وغیرہ پلائیں اور زخمیوں کا علاج کریں۔

اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی حدیث منقول ہے۔حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۴۳۔فِىْ قُبُوْلِ هَدَايَا الْمُشْرِكِيْنَ

باب ۱۰۴۳۔مشرکین کے ہدایا قبول کرنا

۱۴۳۵۔حدثنا على بن سعيد الكندى ثنا عبدالرحيم بن سليمان عن اسرائيل عن ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِىٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ كِسْرٰى اَهْدٰى لَهٗ فَقَبِلَ وَ اَنَّ الْمُلُوْكَ اَهْدَوْا اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ

۱۴۳۵۔حضرت علیؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کسریٰ نے آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تو آپ ﷺ نے قبول کرلیا اسی طرح ملوک جب ہدایا بھیجتے تو آپ ﷺ قبول کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس باب میں جابر سے بھی حدیث منقول ہے۔اور ثویر، ابو فاختہ کے بیٹے ہیں ان کا نام سعید بن علاقہ اور کنیت ابوجہم ہے۔

۱۴۳۶۔حدثنا محمد بن بشار ثنا ابوداؤد عن عمران القطان عن قتادة عن يزيد بن عبدالله بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهٗ اَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ فَقَالَ لاَ فَقَالَ اِنِّىْ نُهِيْتُ عَنْ زَبْدِالْمُشْرِكِيْنَ

۱۴۳۶۔حضرت عیاض بن حمارؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی ہدیہ یا اونٹ بطور ہدیہ بھیجا (راوی کو شک ہے) تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم اسلام لائے ہو؟(۱) عرض کیا نہیں۔ فرمایا: مجھے مشرکین سے ہدایا لینے سے منع کیا گیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ مشرکین کے ہدایا قبول کیا کرتے تھے اور یہ بھی مذکور ہے کہ آپ ﷺ مکروہ سمجھتے تھے۔چنانچہ احتمال ہے کہ شروع میں قبول کر لیتے ہوں لیکن بعد میں منع کر دیا گیا ہو۔

---

(۱) یہ صحابی ہیں اور اس قصہ کے بعد اسلام لے آئے تھے۔شاید ان کا ہدیہ قبول نہ کرنے کی وجہ انہیں اسلام کی طرف رغبت دلانا ہو۔خطابی کہتے ہیں کہ شاید یہ حدیث منسوخ ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ کا مشرکین کا ہدایا قبول کرنا بہت سے احادیث میں وارد ہوا ہے۔واللہ اعلم۔(مترجم)

باب ١٠٤٤ ـ مَاجَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

١٤٣٧ ـ حدثنا محمد بن المثنى ثنا ابو عاصم ثنا بكار بن ابى بكرة عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَمْرٌ فَسُرَّبِهِ فَخَرَّ سَاجِدًا

باب ۱۰۴۴۔ سجدہ شکر

۱۴۳۷۔ حضرت ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو ایک خوشخبری سنائی گئی تو آپ ﷺ خوش ہو گئے اور سجدے میں گر گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے سجدہ شکر کو مشروع قرار دیتے ہیں

باب ١٠٤٥ ـ فِي اَمَانِ الْمَرْاَةِ اَوِالْعَبْدِ

١٤٣٨ ـ حدثنا يحيى بن اكثم ثنا عبدالعزيز بن ابى حازم عن كثير بن زيد عن الوليد بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

باب ۱۰۴۵۔ عورت اور غلام کا امان دینا۔

۱۴۳۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کسی قوم کو پناہ دینے کا حق رکھتی ہے۔ یعنی مسلمان سے پناہ دلوا سکتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں ام ہانی سے بھی حدیث منقول ہے۔

١٤٣٩ ـ حدثنا ابوالوليد الدمشقى ثنا الوليد بن مسلم قال اخبرنى ابن ابى ذئب عن سعيد المقبرى عن ابى مرة مَوْلَىٰ عَقِيْلَ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اُمِّ هَانِيءٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَنَّا مَنْ اَمَنْتِ

۱۴۳۹۔ حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں میں نے اپنے شوہر کے عزیزوں میں سے دو شخصوں کو پناہ دلوائی چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے بھی اسے پناہ دی جسے تم نے پناہ دی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے عورت کے پناہ دینے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ احمد اور اسحاق بھی عورت اور غلام دونوں کے امان کو جائز قرار دیتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی یہی منقول ہے کہ انہوں نے غلام کے امان کو تسلیم کیا۔ ابومرہ، عقیل بن ابی طالب کے مولی ہیں انہیں ام ہانی کے مولی بھی کہا جاتا ہے ان کا نام یزید ہے۔ یہ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے۔ جس کے ساتھ ہر ادنیٰ شخص بھی چلتا ہے علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جس کسی نے بھی کسی شخص کو امان دی تمام مسلمانوں کو اس کو امان دینا ضروری ہے۔

باب ١٠٤٦ ـ مَاجَآءَ فِي الْغَدْرِ

١٤٤٠ ـ حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابوداؤد انبانا شعبة قال اخبرنى ابوالفيض قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ اَهْلِ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيْرُ فِي بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ اَوْ عَلٰى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَاغَدْرَ فَاِذَا هُوَ عَمْرُوْبْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهُ

باب ۱۰۴۶۔ دھوکہ دہی سے متعلق

۱۴۴۰۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ معاویہؓ اور اہل روم کے درمیان معاہدہ صلح تھا۔ اور معاویہؓ ان کے علاقے کی طرف اس ارادے سے پیش قدمی کرنے لگے کہ جیسے ہی صلح کی مدت پوری ہو ان پر حملہ کر دیں اسی اثنا میں ایک سوار یا گھڑ سوار (راوی کو شک ہے) یہ کہتا ہوا آیا کہ: اللہ اکبر! تم لوگوں کو وفاء عہد کرنا ضروری ہے عہد شکنی نہیں دیکھا گیا تو وہ عمرو بن عبسہؓ تھے۔ چنانچہ معاویہؓ نے ان سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو

مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهُ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ

فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو وہ اس کی معینہ مدت تک نہ اسے توڑے اور نہ اس میں تبدیلی کرے یا پھر اس عہد کو ان کی طرف پھینک دے تا کہ انہیں پتہ چل جائے کہ ہمارے اور ان کے درمیان صلح نہیں رہی۔ اس پر حضرت معاویہ لشکر واپس لے گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٠٤٧ ـ مَاجَآءَ اَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب ۱۰۴۷۔ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا۔

١٤٤١ ـ حدثنا احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم قال ثني صخر بن جويرة عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۱۴۴۱۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے جھنڈا گاڑا جائے گا۔ (یہ کنایہ ہے اس کی ذلت اور رسوائی سے)۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، علیؓ، ابوسعید خدریؓ اور انسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٠٤٨ ـ مَاجَآءَ فِي النُّزُوْلِ عَلَى الْحُكْمِ

باب ۱۰۴۸۔ کسی حکم پر پورا اترنا۔

١٤٤٢ ـ حدثنا قتيبة ثنا الليث عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَّعُوْا اَكْحَلَهُ وَاَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ اُخْرٰى فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِيْ حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِيْ مِنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَحَكَمَ اَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَتُسْتَحْيٰ نِسَآءُهُمْ يَسْتَعِيْنُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ

۱۴۴۲۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے موقع پر سعد بن معاذؓ کو تیر لگ گیا جس سے ان کی اکحل یا ابجل کی رگ کٹ گئی چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اسے آگ سے داغا تو ان کا ہاتھ سوج گیا۔ انہوں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو دعا کی کہ یا اللہ میری روح اس وقت تک نہ نکلے جب تک تو بنی قریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہ پہنچا دے۔ یعنی ان کا فیصلہ دیکھ لوں۔ اس پر ان کی رگ سے خون بہنا بند ہو گیا اور ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے سعد بن معاذ کو حکم تسلیم کیا۔ یعنی (یہودیوں نے) آنحضرت ﷺ نے انہیں پیغام بھیجا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے مرد قتل کر دیئے جائیں اور عورتیں زندہ رکھی جائیں تا کہ مسلمان ان سے مدد حاصل کر سکیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے معاملے میں تمہارا فیصلہ اللہ کے فیصلے کے مطابق ہو گیا۔ وہ لوگ چار سو تھے۔ جب آنحضرت ﷺ ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو سعدؓ کی رگ دوبارہ کھل گئی اور خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عطیہ قرظی سے بھی حدیث منقول ہے۔

١٤٤٣ ـ حدثنا ابوالوليد الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم عن سعيد بن بشير عن قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

۱۴۴۳۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کر دو اور ان کے نابالغ بچوں کو زندہ رکھو۔

سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنْبِتُوْا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ارطاۃ بھی قتادہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

١٤٤٤۔حدثنا هناد ثنا وكيع عن سفيان عن عبدالملك بن عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقُرَيْظَةِ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ فَكُنْتُ فِيْ مَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِيْ

۱۴۴۴۔حضرت عطیہ قرظیؓ کہتے ہیں کہ ہم یوم قریظہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ حکم یہ تھا کہ جس کے زیر ناف بال اگ چکے ہوں اسے قتل کر دیا جائے اور جس کے ابھی نہ اگے ہوں اسے چھوڑ دیا جائے میں بھی نہ اگنے والوں میں سے تھا لہٰذا چھوڑ دیا گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زیر ناف بالوں کا نکلنا بلوغ کی علامت ہے اگرچہ اس کا تحتلم ہونا یا اس کی عمر کا علم نہ ہو۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ١٠٤٩۔مَاجَآءَ فِي الْحَلْفِ

باب ۱۰۴۹۔حلف کے متعلق۔(۱)

١٤٤٥۔حدثنا حميد بن مَسْعَدَةَ ثنا يزيد بن زريع ثنا حسين الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ

۱۴۴۵۔عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: زمانۂ جاہلیت کی قسمیں پوری کرو کیونکہ اسلام کو اس سے اور زیادہ تقویت ملے گی لیکن اب نئے حلف نہ کرو۔

اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف، ام سلمہؓ، جبیر بن مطعم، ابوہریرہؓ اور قیس بن عاصمؓ سے بھی حدیثیں نقل کی جاتی ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٠٥٠۔فِيْ اَخْذِالْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِيِّ

باب ۱۰۵۰۔مجوسیوں سے جزیہ لینا۔

١٤٤٦۔حدثنا احمد بن منيع ثنا ابو معاوية ثنا الحجاج بن ارطاة عن عمرو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَنَاذِرَ فَجَآءَنَا كِتَابُ عُمَرَ اُنْظُرْ مَجُوْسَ مِنْ قَبْلِكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ

۱۴۴۶۔حضرت بجالۃ بن عبدہ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا مناذر کے مقام پر کاتب مقرر تھا۔ ہمیں حضرت عمرؓ کا ایک خط ملا۔ جس میں یہ مکتوب تھا کہ اپنے علاقے کے مجوس سے جزیہ وصول کرو۔ کیونکہ مجھے عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر (ایک مقام) کے مجوس سے جزیہ وصول کیا تھا۔

---

(۱) حلف: جاہلیت کے دور میں عرب ایک دوسرے سے لڑائی کے وقت مدد کرنے کا حلف لیتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھلی قسموں کو پورا کرو کیونکہ اس میں اسلام کی مضبوطی اور نیک نامی ہے کہ مسلمان وفائے عہد کرتے ہیں۔ لیکن نئے حلف نہ لئے جائیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۴۷۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفین عن عمرو بن دینار عَنْ بَجَالَةَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَايَاْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰی اَخْبَرَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ وَفِی الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

۱۴۴۷۔حضرت بجالہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجوس سے جزیہ وصول نہیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجوسِ ہجر سے جزیہ وصول کیا۔اس حدیث میں اور چیزوں کا بھی تذکرہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۵۱۔مَاجَآءَ مَا يَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب ۱۰۵۱۔ذمیوں کے مال میں سے کیا حلال ہے؟

۱۴۴۸۔حدثنا قتيبة ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابی حبيب عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَ وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا

۱۴۴۸۔حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارا ایسی قوم پر گذر ہوتا ہے جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے۔اور ہمارا جو ان پر حق ہے وہ ادا نہیں کرتے یعنی میزبانی نہیں کرتے۔اور نہ ہی ہم ان سے کچھ لیتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ لوگ انکار کریں تو زبردستی ان سے لے لیا کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔یہ حدیث لیث بن سعد بھی یزید بن حبیب سے نقل کرتے ہیں۔اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ صحابہ جہاد کے لیے نکلتے تو ایسے لوگوں سے گزر ہوتا کہ جو کھانا بیچنے سے انکار کردیتے تھے۔چنانچہ حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ اگر وہ لوگ نہ قیمت سے دیں اور نہ ہی بغیر قیمت کے تو زبردستی لے لو۔بعض احادیث میں یہی حدیث اس تفسیر کے ساتھ بھی منقول ہے۔عمر بن خطابؓ سے بھی یہی منقول ہے کہ وہ بھی اسی طرح حکم دیا کرتے تھے کہ اگر کوئی قوم کھانا دینے سے انکار کردے تو مجاہد ان سے زبردستی لے لیں۔

باب ۱۰۵۲۔مَاجَآءَ فِی الْهِجْرَةِ

باب ۱۰۵۲۔ہجرت کے متعلق۔

۱۴۴۹۔حدثنا احمد بن عبدة الضبی ثنا زياد بن عبدالله ثنا منصور بن المعتمر عن مجاهد عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَ اِذَا اسْتُنْفِرْ تُمْ فَانْفِرُوْا

۱۴۴۹۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: اس فتح کے بعد ہجرت کے بعد ہجرت کا حکم ختم ہوگیا۔ لیکن جہاد اور نیت باقی رہ گئی۔جب تمہیں جہاد کے لیے طلب کیا جائے تو نکل کھڑے ہو۔

اس باب میں ابوسعیدؓ،عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن حبشیؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

توضیح: یہ خطاب صرف اہل مکہ کے لیے تھا کہ مکہ اب دارالاسلام بن گیا ہے لہٰذا یہاں سے ہجرت کرنا فرض نہیں لیکن کسی بھی دارالحرب میں اگر آدمی مامون نہ ہو تو اس پر ہجرت واجب ہوجاتی ہے ورنہ مستحب ہے۔واللہ اعلم۔(مترجم)

باب ۱۰۵۳۔مَاجَآءَ فِی بَيْعَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۰۵۳۔رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت۔

۱۴۵۰۔حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی ثنا عیسی ابن یونس عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن اَبِی سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ فِیْ قَوْلِہٖ تعالیٰ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ قَالَ جَابِرٌ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَایِعْہُ عَلَی الْمَوْتِ

۱۴۵۰۔حضرت جابر بن عبداللہ ارشاد باری تعالیٰ ''لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذیبایعونک تحت الشجرۃ'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر راہِ فرار اختیار نہ کرنے پر بیعت کی تھی موت کی نہیں۔

آیت کا ترجمہ: اللہ تعالیٰ (اس وقت) مؤمنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔

اس باب میں سلمہ بن اکوعؓ، ابن عمرؓ، عبادہؓ اور جریر بن عبداللہؓ سے بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث عیسیٰ بن یونس بھی اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے اور وہ جابر بن عبداللہؓ سے بلا واسطہ نقل کرتے ہیں۔ ابوسلمہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۴۵۱۔حدثنا قتیبۃ ثنا حاتم بْنِ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَبْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَۃَبْنِ الْاَکْوَعِ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ قَالَ عَلَی الْمَوْتِ

۱۴۵۱۔یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ فرمایا: موت پر۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۵۲۔حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن عبداللّٰہ بْنِ دینارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نُبَایِعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فَیَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُمْ

۱۴۵۲۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے۔ بقدر استطاعت۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۵۳۔حدثنا احمد بن منیع ثنا سفیٰن بن عیینۃ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَایِعْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمَوْتِ اِنَّمَا بَایَعْنَاہُ عَلٰی اَنْ لَّانَفِرَّ

۱۴۵۳۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ اس پر کہ بھاگ نہ کھڑے ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دونوں حدیثوں کے معنی صحیح ہیں۔ ایک جماعت نے موت پر بیعت کی تھی کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ موت تک لڑیں گے اور دوسری جماعت نے فرار نہ ہونے اور ثابت قدم رہنے پر بیعت کی تھی۔

باب ۱۰۵۴۔فِیْ نَکْثِ الْبَیْعَۃِ

باب ۱۰۵۴۔بیعت توڑنے سے متعلق

۱۴۵۴۔حدثنا ابوعمار ثنا وکیع عن الاعمش عَنْ

۱۴۵۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین

اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰی لَهٗ وَ اِنْ لَّمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ

شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کریں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر اگر امام نے اس کو کچھ دیا تو اس کی اطاعت کی ورنہ نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۵۵۔مَاجَآءَ فِیْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ

باب ۱۰۵۵۔غلام کی بیعت۔

۱۴۵۵۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَايَشْعُرُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰی يَسْئَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ

۱۴۵۵۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک غلام آیا اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کر لی۔ آپ ﷺ کو علم نہیں تھا کہ وہ غلام ہے پھر اس کا مالک بھی آ گیا۔ اس پر آپ ﷺ نے اسے کہا: کہ تم یہ غلام مجھے فروخت کر دو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے میں خرید لیا۔ لیکن اس کے بعد کسی سے بیعت کرتے وقت اس سے پوچھ لیتے تھے کہ کیا وہ غلام ہے؟

اس باب میں ابن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن زبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۰۵۶۔مَاجَآءَ فِیْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

باب ۱۰۵۶۔عورتوں کی بیعت۔

۱۴۵۶۔حدثنا قتیبة ثنا سفیٰن عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَ اَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِیْ صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِیْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ

۱۴۵۶۔حضرت امیمہ بنت رقیقہ کہتی ہیں میں نے کئی عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنی تمہاری استطاعت اور طاقت ہو۔ میں نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم سے بیعت لے لیجئے۔ سفیان نے کہا: اس کا مقصد مصافحہ ہے اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا سو عورتوں کو کہا جانے والا قول ایک عورت کو کہے جانے والے قول ہی کی طرح ہے۔ یعنی مصافحے کی ضرورت نہیں قول ہی سے بیعت کافی ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ، عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف محمد بن منکدر کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور کئی راوی محمد بن منکدر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۵۷۔فِیْ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ

باب ۱۰۵۷۔بدر میں لڑنے والوں کی تعداد۔

۱۴۵۷۔حدثنا واصل بن عبدالاعلیٰ الکوفی ثنا ابوبکر بن عیاش عن اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا

۱۴۵۷۔حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی۔ یعنی تین سو تیرہ۔

نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ لِعِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے ثوری وغیرہ ابو اسحاق سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۵۸۔ مَاجَآءَ فِی الْخُمُسِ

باب ۱۰۵۸۔ خمس کے متعلق

۱۴۵۸۔ حدثنا قتیبة ثنا عباد بن عباد المهلبی عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

۱۴۵۸۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم دیا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کریں۔

اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حسن صحیح ہے قتیبہ بھی حماد بن زید سے وہ ابوجمرہ سے اور وہ ابن عباس سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۵۹۔ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِیَةِ النُّهْبَةِ

باب ۱۰۵۹۔ تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ لینا۔

۱۴۵۹۔ حدثنا هناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایة بن رفاعة عن اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَآئِمِ فَاطَّبَخُوْا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُخْرَی النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَبِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَیْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِیْرًا بِعَشَرِ شِیَاهٍ

۱۴۵۹۔ حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ تیز چلنے والے لوگ آگے بڑھ گئے اور مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے لے کر پکانا شروع کر دیا۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ تھے۔ جب آپ ﷺ دیگوں پر سے گزرے تو انہیں آپ ﷺ کے حکم سے انڈیل دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مقابلے میں تقسیم کیا۔

سفیان ثوری بھی اپنے والد سے وہ عبایہ سے اور وہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے ان کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث محمود بن غیلان، وکیع سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ عبایہ بن رفاع کا اپنے دادا رافع بن خدیج سے سماع ثابت ہے۔ اس باب میں ثعلبہ بن حکمؓ، انسؓ، ابو ریحانہؓ، ابو درداءؓ عبدالرحمٰن بن سمرۃؓ، زید بن خالدؓ، ابو ہریرۃؓ اور ابو ایوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۴۶۰۔ حدثنا محمود بن غیلان ثنا عبدالرزاق عن معمر عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَیْسَ مِنَّا

۱۴۶۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کچھ لے لیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۰۶۰۔ مَاجَآءَ فِی التَّسْلِیْمِ عَلٰی اَهْلِ الْكِتٰبِ

باب ۱۰۶۰۔ اہل کتاب کو سلام کرنا۔

۱۴۶۱۔ حدثنا قتیبة ثنا عبدالعزیز بن محمد بن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ

۱۴۶۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود ونصاری کو سلام کہنے کی ابتداء نہ کرو اور اگر ان میں سے کسی سے سرِ راہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَ اِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِى الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ

ملاقات ہو جائے تو اسے تنگ راہ کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔

اس باب میں ابن عمرؓ، انسؓ، ابو بصرہ غفاریؓ (صحابی) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ اس لیے کہ سلام میں ابتداء کرنا تعظیم کے لیے ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے اور اسی طرح اگر راستے میں وہ ملیں تو ان کے لیے راستہ خالی نہ کیا جائے کیونکہ اس میں بھی تعظیم ہے۔

۱۴۶۲۔حدثنا علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن عبدالله بن دينار عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ

۱۴۶۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود جب تم لوگوں کو سلام کرتے ہیں تو کہتے ہیں السام علیک لہٰذا تم جواب میں کہو علیک۔(۱)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۶۱۔ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب ۱۰۶۱۔ مشرکین میں رہائش پذیر ہونے کی کراہت

۱۴۶۳۔حدثنا هناد ثنا معاوية عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازِمٍ عَنْ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِئٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَاتَرَايَا نَارَاهُمَا

۱۴۶۳۔ حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو خثعم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا وہاں چند لوگوں نے سجدہ کر کے پناہ مانگی تو مسلمانوں نے انہیں جلد ہی قتل کر دیا۔ جب یہ خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو ان کے لیے نصف دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: میں ایسے ہر مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے عرض کیا گیا: کیوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مشرک سے اتنی دور رہے کہ دونوں کو ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

ہناد، عبدہ سے وہ اسماعیل بن ابی خالد سے اور وہ قیس بن ابی حازم سے ابو معاویہ کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اور اس میں جریر کا ذکر نہیں کرتے یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں سمرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ اسماعیل کے اکثر اصحاب اسماعیل سے اور وہ قیس بن ابی حازم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا۔ اور اس میں جریر کا نام ذکر نہیں کیا، حماد، حجاج بن ارطاۃ سے وہ اسماعیل بن ابی خالد سے وہ قیس سے اور وہ جریر سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ قیس کی آنحضرت ﷺ سے منقول مرسل حدیث صحیح ہے۔ سمرہ بن جندبؓ بھی رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ مشرکوں کے ساتھ مت رہو اور نہ ہی ان کے ساتھ اکٹھے ہو کیونکہ جو ان کے ساتھ رہے گا یا ان کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا۔ وہ انہی کی طرح ہو جائے گا۔

---

(۱) السام علیک کے معنی یہ ہیں کہ تجھ پر موت آئے۔ (مترجم)

باب ۱۰۶۲۔مَاجَآءَ فِیْ اِخْرَاجِ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ

باب ۱۰۶۲۔یہود ونصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دینے کے متعلق

۱۴۶۴۔حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابوعاصم وعبدالرزاق قالا نا ابن جریج ثنا اَبُوالزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرً یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَهُوْدَ وَ النَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِیْهَا اِلَّا مُسْلِمًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۶۴۔حضرت جابرؓ، حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا اور یہاں صرف مسلمان کو رہنے دوں گا۔

۱۴۶۵۔حدثنا موسی ابن عبدالرحمٰن الکندی ثنا زید بن حباب ثنا سفیان الثوری عن ابی الزبیر عن جَابِرٍ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ

۱۴۶۵۔حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ یہود ونصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔

باب ۱۰۶۳۔مَاجَآءَ فِیْ تَرِکَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۰۶۳۔آنحضرت ﷺ کے ترکہ کے متعلق۔

۱۴۶۶۔حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابو الولید ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ مَنْ یَرِثُكَ قَالَ اَهْلِیْ وَ وَلَدِیْ قَالَتْ فَمَالِیْ لَا اَرِثُ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَانُوْرَثُ وَلٰکِنِّیْ اَعُوْلُ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْلُهٗ وَ اُنْفِقُ عَلٰی مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنْفِقُ عَلَیْهِ

۱۴۶۶۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ فرمایا: میرے گھر والے اور میری اولاد حضرت فاطمہؓ نے فرمایا: مجھے کیا ہے؟ میں کیوں اپنے والد کی وارث نہیں ہوں؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ''کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا''۔ لیکن رسول اللہ ﷺ جس کو روٹی کپڑا دیتے تھے میں بھی اسے دوں گا اور جس پر آپ ﷺ خرچ کیا کرتے تھے میں بھی اس پر خرچ کروں گا۔

اس باب میں عمرؓ، طلحہ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعدؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اسے اس سند سے صرف حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے مرفوع کیا ہے۔ یہ دونوں محمد بن عمر سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منقول ہے وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

١٤٦٧ ـحدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا بشر بن عمر ثنا مالك بن انس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ دَخَلَ عَلَیْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّسَعْدُبْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِیْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِیْكَ وَیَطْلُبُ هٰذَا مِیْرَاثَ امْرَأَتِهٖ مِنْ اَبِیْهَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ

۱۴۶۷۔حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطابؓ کے پاس داخل ہوا تو عثمان بن عفانؓ، زبیر بن عوامؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ بھی داخل ہوئے اتنے میں علیؓ اور عباسؓ بھی آپس میں تکرار کرتے ہوئے آ گئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے ان سب نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو ابوبکرؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں اس وقت آپ اور یہ (علیؓ اور عباسؓ) دونوں ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور آپ اپنے بھتیجے کی اور یہ اپنی بیوی کی میراث طلب کرنے لگے۔ اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے'' اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ سچے اور نیکی کی راہ پر چلنے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث حضرت مالک بن انس کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ١٠٦٤ ـمَاجَآءَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ اِنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰی بَعْدَ الْیَوْمِ

باب ۱۰۶۴۔ آنحضرت ﷺ کا فتح مکہ کے موقع پر فرمان کہ آج کے بعد مکہ میں جہاد نہیں کیا جائے گا۔

١٤٦٨ ـحدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا زکریا بن ابی زائدة عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَآءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ یَقُوْلُ لَا تُغْزٰی هٰذِهٖ بَعْدَ الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

۱۴۶۸۔حضرت حارث بن مالک بن برصاء فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے بعد قیامت تک اس پر چڑھائی نہیں کی جائے گی یعنی یہ کبھی دار الحرب اور دار الکفر نہیں ہوگا۔

اس باب میں ابن عباسؓ، سلیمان بن صردؓ اور مطیعؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ١٠٦٥ ـمَاجَآءَ فِیْ سَاعَةِالَّتِیْ تُسْتَحَبُّ فِیْهَا الْقِتَالُ

باب ۱۰۶۵۔ قتال کا مستحب وقت۔

۱۴۶۹۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام قال ثنی ابی عَنْ قتادةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتّٰى الْعَصْرَ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ

۱۴۶۹۔حضرت نعمان بن مقرنؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا۔آپ ﷺ طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک لڑائی روک دیتے۔پھر جب سورج نکل جاتا لڑائی شروع کرتے اور نصف النہار کے وقت پھر روک دیتے یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاتا۔پھر زوالِ آفتاب سے عصر تک لڑتے اور پھر عصر کی نماز کے لیے ٹھہر جاتے اور پھر لڑائی شروع کر دیتے۔اس وقت کے متعلق کہا جاتا تھا کہ مددِ الٰہی کی ہوا چلتی ہے اور مؤمنین نمازوں میں اپنے لشکروں کیلئے دعا بھی کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث نعمان بن مقرنؓ سے بھی منقول ہے اور یہ سند زیادہ متصل ہے۔نعمان کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی قتادہ نے ان سے احادیث نہیں سنیں۔حسن بن علی خلال،عفان اور حجاج سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ابو عمران جونی سے وہ علقمہ سے اور (وہ معقل بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ عمرؓ نے نعمان بن مقرن ہرمزان کی طرف بھیجا اور پھر طویل حدیث نقل کی۔نعمانؓ نے فرمایا: ''میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا۔آپ ﷺ اگر دن کے شروع میں لڑائی نہ کرتے تو زوالِ آفتاب،مدد کے نزول اور نصرِ الٰہی کی ہواؤں کا انتظار کرتے) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن عبداللہ،بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

باب ۱۰۶۶۔مَاجَآءَ فِي الطِّيَرَةِ

باب ۱۰۶۶۔طیرہ کے متعلق۔

۱۴۷۰۔حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی ثنا سفيٰن عن سلمة بن كهيل عن عيسى بن عاصم عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ

۱۴۷۰۔حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدفالی شرک۔ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جسے بدفالی کا خیال نہ آتا ہو۔لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کی وجہ سے ختم کر دیتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام بخاری،سلیمان بن حرب کے حوالے سے کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک ''وما منا''......الخ قول عبداللہ بن مسعودؓ،کا ہے۔اس باب میں سعدؓ،ابو ہریرہؓ،حابس تمیمی،عائشہؓ اور ابن عمرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ہم اسے صرف سلمہ بن کہیل،کی روایت سے جانتے ہیں۔شعبہ بھی مسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۴۷۱۔حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن هشام عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰى وَلَاطِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

۱۴۷۱۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عدویٰ (یعنی متعدی بیماریاں) اور بدفالی (اسلام میں) نہیں اور میں فال کو پسند کرتا ہوں۔پوچھا: یارسول اللہ ﷺ فال کیا ہے؟ فرمایا: اچھی بات۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۷۲۔حدثنا محمد بن رافع ثنا ابو عامر العقدی عن حماد بن سلمة عن حُمَيْدٍ عَنْ ......اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَنْ يَّسْمَعَ يَارَاشِدُ يَا نَجِيْحُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۷۲۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کسی کام کے لیے نکلتے تو یہ الفاظ سننا پسند کیا کرتے یاراشد(۱) یانجیح(۲)

باب ۱۰۶۷۔مَاجَآءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

باب ۱۰۶۷۔جنگ کے متعلق آنحضرت ﷺ کی وصیت۔

۱۴۷۳۔حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَاتَغُلُّوْا وَلَاتَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَاتَقْتُلُوْا وَلِيْدًا فَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْخِلَالٍ اَيَّتُهَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِالْمُهَاجِرِيْنَ وَ اَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاِنَّ لَهُمْ مَالِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَاعَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْا كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يُجْرٰى عَلَيْهِمْ مَايُجْرٰى عَلَى الْاَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَ الْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَ اِذَا اَحَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ اَصْحَابِكَ

۱۴۷۳۔حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کرتے اور اس کے ساتھ جانے والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتے اور فرماتے: اللہ کے نام سے اور اسی کے راستے میں جہاد کرو اور ان کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ کے منکر ہیں، مال غنیمت میں چوری نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، مثلہ (ہاتھ پاؤں کاٹنا) نہ کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ پھر جب تمہارا دشمن کے ساتھ آمنا سامنا ہو تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دو اگر وہ لوگ اس میں سے ایک پر بھی راضی ہوں تو تم بھی اسے قبول کرلو اور ان سے جنگ نہ کرو چنانچہ انہیں اسلام کی دعوت دو اور کہو کہ وہ لوگ اپنے علاقے سے مہاجروں کے علاقے کی طرف ہجرت کریں اور انہیں بتا دو اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے لیے بھی وہی کچھ ہے جو مہاجرین کے لیے ہے (یعنی دین کی نصرت وتائید) لیکن اگر وہ لوگ ہجرت سے انکار کریں تو وہ بھی دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے اور ان پر بھی وہی احکام منطبق ہوں گے جو ان پر ہوتے ہیں یعنی غنیمت اور مال فئی میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ الّا یہ کہ وہ لوگ جہاد میں شریک ہوں لیکن اگر وہ لوگ اس سے بھی انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان سے جنگ کرو۔ پھر اگر کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور قلعے والے اللہ اور رسول ﷺ کی پناہ مانگیں تو انہیں مت دو ہاں اپنی اور اپنے لشکر کی پناہ دے سکتے ہو۔ کیونکہ اگر بعد میں تم عہد شکنی کرو تو اپنے لشکر کی پناہ دے

(۱) راشد کے معنی ہدایت یافتہ کے ہیں۔(مترجم)

(۲) نجیح کے معنی صاحب رائے کے ہیں یعنی رائے رکھنے والا۔ آنحضرت ﷺ ان اسماء سے نیک فال مراد لیا کرتے تھے۔(مترجم)

فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَ ذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ خَيْرٌلَّكُمْ مِّنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلُوْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْهُمْ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

سکتے ہو۔ کیونکہ اگر بعد میں تم عہد شکنی کرو تو اپنے عہد و پیمان کو توڑنا اللہ اور رسول ﷺ کے عہد و پناہ کو توڑنے سے بہتر ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ لوگ چاہیں کہ تم اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرو تو ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے حکم پر فیصلہ کرنا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ کا کیا حکم ہے تم اس کے مطابق فیصلہ کر رہے ہو یا نہیں یا اسی طرح کچھ فرمایا۔

اس باب میں نعمان بن مقرنؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت بریدہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار، ابو احمد سے وہ سفیان سے اور وہ علقمہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ "اگر وہ اسلام سے انکار کریں تو ان سے جزیہ وصول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے خلاف اعلانِ جنگ کر دو۔ وکیع وغیرہ بھی سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کے علاوہ اور لوگوں نے بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

۱۴۷۴۔حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيْرُ اِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ

۱۴۷۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صرف فجر کی نماز کے وقت حملہ کیا کرتے تھے۔ پھر اگر اذان سنتے تو رُک جاتے ورنہ جاری رکھتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اذان سنی جب مؤذن نے "اللہ اکبر، اللہ اکبر" کہا تو فرمایا: فطرتِ انسانی اسی پر ہے پھر جب اس نے یہ الفاظ کہے "اشهدان لااله الاالله" کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دوزخ کی آگ سے نکل گئے۔

حسن ولید سے اور وہ حماد سے اسی سند سے اسی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ فَضَآئِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فضیلتِ جہاد سے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۰۶۸۔ فَضْلُ الْجِهَادِ

باب ۱۰۶۸۔ جہاد کی فضیلت

۱۴۷۵۔حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا ابو عوانة عن سهيل بن ابی صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَايَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهٗ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَاتَسْتَطِيْعُوْنَهٗ فَقَالَ فِى الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الَّذِىْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِىْ

۱۴۷۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ جہاد کے برابر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ اسکی استطاعت نہیں رکھتے۔ دو تین مرتبہ لوگوں نے اسی طرح پوچھا آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی جواب دیتے کہ تم لوگ اسکی استطاعت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار اور نمازی کی سی ہے جو نماز و روزہ میں کوئی فتور (نقص) نہیں آنے دیتا۔ یہاں تک کہ مجاہد جہاد سے واپس آجائے۔

سَبِيلِ اللّٰهِ

اس باب میں شفاؓ، عبداللہ بن حبشیؓ، ابوموسیٰؓ، ابوسعیدؓ، ام مالک بہزیہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور آنحضرت ﷺ سے بواسطہ ابوہریرہؓ کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۴۷۶۔حدثنا محمد بن عبداللّٰه بن بزيع ثنامعتمر بن سليمان ثنى مرزوق ابوبكر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِيْ هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ اِنْ قَبَضْتُهٗ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَ اِنْ رَجَعْتُهٗ رَجَعْتُهٗ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ

۱۴۷۶۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ میری راہ میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری مجھ پر ہے اگر میں اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر اسے زندہ واپس بھیجتا ہوں تو مالِ غنیمت اور ثواب کے ساتھ۔

یہ حدیث اسی سند سے صحیح غریب ہے۔

باب ۱۰۶۹۔مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

باب ۱۰۶۹۔جہاد میں چوکیداری کی فضیلت

۱۴۷۷۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللّٰه بن المبارك ثنا حيوة بن شريح قال اخبرنى ابوهانى الخولانى ان عمرو بن مالك الجنبىّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ

۱۴۷۷۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مرنے والے کی زندگی کے ساتھ ہی اس کے اعمال پر مہر لگادی جاتی ہے۔لیکن اللہ کی راہ میں چوکیداری کے فرائض انجام دینے والے شخص کے اعمال قیامت تک بڑھتے رہتے ہیں۔اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔نیز میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس میں مجاہدہ کرے یعنی اپنے نفس کی پیروی نہ کرے۔

اس باب میں عقبہ بن عامرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۷۰۔مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب ۱۰۷۰۔جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت۔

۱۴۷۸۔حدثنا قتيبة ثنا ابن لهيعة عن ابى الاسود عن عروة وسليمان بن يسار اِنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا اَحَدُهُمَا يَقُوْلُ سَبْعِيْنَ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ اَرْبَعِيْنَ

۱۴۷۸۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جہاد کے دوران ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے ستر برس کی مسافت تک دور کردیں گے۔ایک راوی ستر اور دوسرے چالیس برس کہتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی ہے یہ مدنی ہیں اس باب میں ابوسعیدؓ، انسؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۴۷۹۔حدثنا سعید بن عبدالرحمٰن ثنا عبداللّٰہ بن الولید العدنی عن سفیان الثوری ح ثنا محمود بن غیلان ثنا عبیداللّٰہ بن الزرقی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصُوْمُ عبد یوما فی سبیل اللّٰہ باعد ذٰلك الیوم النَّارَ عَنْ وَجْھِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

۱۴۷۹۔حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر برس کی مسافت تک آگ سے دور کر دیتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۸۰۔حدثنا زیاد بن ایوب ثنا یزید بن ھارون ثنا الولید بن جمیل عن القاسم اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

۱۴۸۰۔حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جہاد کے دوران ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتے ہیں جیسے کہ زمین و آسمان کے مابین فاصلہ ہے۔

یہ حدیث ابوامامہؓ کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۱۰۷۱۔مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب ۱۰۷۱۔جہاد میں مالی معاونت کی فضیلت

۱۴۸۱۔حدثنا ابو کریب ثنا حسین الجعفی عن زائدۃ عن الرکین بن الربیع عن ابیہ عن یسیر بن عَمِیْلَۃَ عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَتْ لَہٗ سَبْعُ مِائَۃِ ضِعْفٍ

۱۴۸۱۔حضرت خریم بن فاتکؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے تو ایک کے بدلے سات سو گنا لکھا جاتا ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں مذکورہ بالا حدیث حسن ہے ہم اسے صرف رکین بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۰۷۲۔مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْخِدْمَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب ۱۰۷۲۔مجاہدین کی خدمت کرنے کی فضیلت

۱۴۸۲۔حدثنا محمد بن رافع ثنا زید بن حباب ثنا معاویۃ ابن صالح عن کثیر بن الحارث عن القاسم ابی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ خِدْمَۃُ عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْظِلُّ فُسْطَاطٍ اَوْطَرُوْقَۃُ فَحْلٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۴۸۲۔حضرت عدی بن حاتم طائیؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔فرمایا: اللہ کی راہ میں خادم دینا یا خیمے کا سایہ مہیا کرنا یا جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا۔

معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلاً منقول ہے اس سند میں زید کے متعلق اختلاف ہے۔ ولید بن جمیل یہ حدیث قاسم ابوعبدالرحمٰن سے وہ ابوامامہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ہم سے زیاد بن ایوب، یزید بن ہارون کے واسطے سے وہ ولید بن جمیل سے وہ قاسم ابی عبدالرحمٰن سے وہ ابوامامہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ افضل ترین صدقہ جہاد میں خیمے کا سایہ مہیا کرنا، خادم دینا یا اونٹنی دینا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معاویہ بن ابی صالح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۰۷۳ـ مَاجَآءَ فِيمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

باب ۱۰۷۳۔ غازی کی تجہیز

۱۴۸۳ـ حدثنا ابو زكريا يحيى بن درست ثنا ابواسمٰعيل ثنا يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة عن بسر بُنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزٰى وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزٰى

۱۴۸۳۔ حضرت زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جانے والے غازی کا سامان تیار کرائے گا وہ بھی جہاد کرنے والوں کے حکم میں شامل ہوگا اور جو شخص مجاہدین کے اہل و عیال کی نگہبانی کرے گا وہ بھی انہی کے حکم میں شامل ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سند کے علاوہ بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ ابن عمر، سفیان سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ عطاء سے اور وہ زید بن خالد جہنی سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ اسے محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ حرب سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابی سلمہ سے وہ بسر بن سعید سے وہ زید بن خالد جہنی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے غازی کی تیاری کرائی گویا کہ اس نے جہاد کیا۔ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔ پھر محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید سے وہ عبدالملک سے وہ عطاء سے وہ زید بن خالد جہنی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۷۴ـ ماجاء فى فضل مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب ۱۰۷۴۔ جس شخص کے قدم جہاد میں گردآلود ہوں۔

۱۴۸۴ـ حدثنا ابوعمار ثنا الوليد بُنِ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَبْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِىْ عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَ اَنَا مَاشٍ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَا عَبْسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ

۱۴۸۴۔ یزید بن ابومریم کہتے ہیں کہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع مجھے جمعہ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے ملے تو فرمایا: خوشخبری سن لو تمہارے اللہ کی راہ میں اٹھنے والے یہ قدم میں نے ابوعبس سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں گردآلود ہوتے ہیں وہ آگ پر حرام ہو جاتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوعبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے اس باب میں ابوبکرؓ، ایک صحابیؓ اور یزید بن ابومریم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ شامی ہیں۔ ولید بن مسلم، یحییٰ بن حمزہ اور کئی راوی ان سے احادیث نقل کرتے ہیں اور یزید بن ابومریم کوفی کے والد صحابی ہیں ان کا نام مالک بن ربیع ہے۔

باب ۱۰۷۵ـ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْغُبَارِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب ۱۰۷۵۔ جہاد کے غبار کی فضیلت۔

۱۴۸۵ـ حدثنا هناد ثنا ابن المبارك عن عبدالرحمٰن

۱۴۸۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

بن عبداللہ المسعودی عن محمد بن عبدالرحمٰن عن عِیسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکیٰ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ

اللہ کے خوف سے رویا ہو وہ اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ جب تک دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے (۱) اور اللہ کی راہ کا غبار نیز جہنم کا دھواں ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن، آل طلحہ مدنی کے مولی ہیں۔

باب ۱۰۷۶۔ مَاجَآءَ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب ۱۰۷۶۔ جو شخص جہاد کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے۔

۱۴۸۶۔ حدثنا ھناد ثنا ابومعاویۃ عن الاعمش عن عمرو بن مُرَّۃَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ اَنَّ شُرَحْبِیْلَ بْنَ السِّمْطِ (قَالَ یَا کَعْبَ بْنَ مُرَّۃَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

۱۴۸۶۔ حضرت سالم بن ابی جعد، شرحبیل بن سمط سے نقل کرتے ہیں کہ کعب بن مرہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا وہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (یعنی جہاد کرتے ہوئے)۔

اس باب میں فضالہ بن عبیداللہ بن عمرؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اعمش بھی عمرو بن مرہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث منصور، سالم بن ابی جعد سے بواسطہ ایک شخص بھی نقل کرتے ہیں۔ کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہی مشہور ہے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۴۸۷۔ حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا حیوۃ بن شریح عن بقیۃ عن بحیر بن مسعدۃ عن خالد بن معدان عن کثیر عن مُرَّۃَ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

۱۴۸۷۔ عمرو بن عبسہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے بوڑھا ہو گیا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور حیوۃ بن شریح، یزید حمصی کے بیٹے ہیں۔

باب ۱۰۷۷۔ مَاجَآءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب ۱۰۷۷۔ جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت

۱۴۸۸۔ حدثنا قتیبۃ ثنا عبدالعزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَلْخَیْلُ لِثَلَاثَۃٍ ھِیَ

۱۴۸۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر بندھی ہوئی ہے اور گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک تو آدمی کے لیے اجر کا باعث دوسرے پردہ پوشی کا باعث اور تیسرے آدمی کے لیے بار ہیں یعنی عذاب و گناہ کا باعث ہیں۔ جہاں

(۱) یعنی یہ ناممکن ہے۔ (مترجم)

بِرَجُلٍ اَجرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِترٌ وَهِيَ عَلىٰ رَجُلٍ وِزرٌ فَاَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ اَجرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ اَجرٌ لَا يُغِيبُ فِي بُطُونِهَا شَيئًا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجرًا

تک پہلی قسم کا تعلق ہے تو وہ ایسے گھوڑے کے متعلق ہے کہ اس کا مالک اسے اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے رکھے اور تیار کرے وہ اس کے لیے اجر وثواب کا باعث ہوتا ہے۔ اس کے چارہ وغیرہ کھانے پر بھی اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔(۱)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے مالک، زید بن اسلم سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۷۸۔مَاجَآءَ فِي فَضلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب ۱۰۷۸۔ جہاد میں تیراندازی کی فضیلت۔

۱۴۸۹۔حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا مُحَمَّدُبْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَالْمُمِدَّ بِهٖ قَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَاَنْ تَرْمُوا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوا مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسٍ وَتَادِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهٗ اَهْلَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ

۱۴۸۹۔حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسینؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین اشخاص کو جنت میں داخل کرے گا۔ اس کا ثواب کی نیت سے بنانے والا، تیرانداز اور اس کے لیے تیروں کو اٹھا کر رکھنے اور اسے دینے والا پھر فرمایا: تیراندازی اور سواری سیکھو اور تمہارا تیر پھینکنا میرے نزدیک سواری سے زیادہ بہتر ہے پھر ہر وہ کھیل جس سے مسلمان کھیلتا ہے باطل ہے سوائے تیر اندازی، اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا۔ یہ تینوں صحیح ہیں۔

احمد بن منیع یزید بن ہارون سے وہ ہشام سے وہ ابوسلام سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عبداللہ بن ازرق سے وہ عقبہ بن عامر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں کعب بن مرہؓ، عمرو بن عبسہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۹۰۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام عن ابيه عن قتادة عن سالم بن ابى الجعد عن معدان بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمىٰ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ

۱۴۹۰۔ابونجیح سلمی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے تو اس کا ایک تیر پھینکنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے جب کہ عبداللہ بن ازرق، عبداللہ بن زید ہیں۔

باب ۱۰۷۹۔مَاجَآءَ فِي فَضلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب ۱۰۷۹۔ جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت

۱۴۹۱۔حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا بشر بن

۱۴۹۱۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو

---

(۱) یہاں دوسری دو قسموں کا تذکرہ نہیں ہے جنہیں امام مسلمؒ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے چنانچہ دوسری قسم ان گھوڑوں کی ہے جنہیں اللہ کی راہ میں رکھا ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ کا حق نہ بھولے اور اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رہتے ہوئے استعمال کرے جب کہ تیسری قسم اس گھوڑے کی ہے جو فخر اور ریاکاری کے لیے رکھا جائے چنانچہ وہ اسی پر بار ہوتا ہے (مترجم)

عمر ثنا شعیب بن زریق ابو شبة ثنا العطار الخراسانی عن عطاء بن ابی رَبَاحَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

آنکھیں ایسی ہیں کہ انہیں آگ نہیں چھوسکتی۔ ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاردی۔

اس باب میں عثمانؓ اور ابو ریحانہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف شعیب بن زریق کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۰۸۰۔مَاجَآءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيْدِ

باب ۱۰۸۰۔شہید کے ثواب کے متعلق

۱۴۹۲۔حدثنا ابن ابی عمرو ثنا سفیان بن عینة عن عمرو بن دینار عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ اَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ،

۱۴۹۲۔حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہداء کی روحیں سبز پرندوں میں جنت کے پھلوں میں سے کھاتی پھرتی ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ ''درخت'' فرمایا یا ''پھل''

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۳۔حدثنا محمد بن بشار ثنا عثمان بن عمر ثنا علی بن المبارك عن یحیی بن ابی کثیر عن عامر العقیلی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَّعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَ نَصَحَ لِمَوَالِيْهِ

۱۴۹۳۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے وہ تین شخص پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شہید دوسرا احرام سے بچنے اور شبہات سے پرہیز کرنے والا اور تیسرا وہ بندہ جو اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کی بھی اچھی طرح خدمت کرے۔

یہ حدیث حسن ہے

۱۴۹۴۔حدثنا یحیی بن طلحة الکوفی ثنا ابوبکربن عیاش عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الدَّيْنَ

۱۴۹۴۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہوجانا ہر گناہ کا کفارہ ہے جبریلؑ نے فرمایا: قرض کے علاوہ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بھی فرمایا: قرض کے علاوہ۔

اس باب میں کعب بن عجرہؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو قتادہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابو بکرؒ کی روایت سے صرف اسی شیخ کی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری بھی اسے نہیں پہچانتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام بخاری کا اس حدیث کی طرف اشارہ ہو جو حمید انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اہل جنت میں سے کوئی دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرے گا سوائے شہید کے۔ اس کی وجہ وہ اکرام ہوگا جو شہادت کی وجہ سے کیا جائے گا۔

۱۴۹۵۔حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ يُّحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَ اَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۹۵۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمائیں اور وہ دنیا میں واپس جانا پسند کرے اگر چہ اسے اس بھلائی (جنت) کے عوض دنیا وما فیہا عطا کردی جائے۔ ہاں البتہ شہید، شہادت کی فضیلت اور مرتبہ کی وجہ سے ضرور یہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں جائے اور دوبارہ قتل کردیا جائے۔

باب ۱۰۸۱۔مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَآءِ عِنْدَاللّٰهِ

باب ۱۰۸۱۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت

۱۴۹۶۔حدثنا قتيبة ثنا ابولهيعة عن عطاء بن دينار عن ابى يزيد الخولانى انه سمع فضالة بن عُبَيْد يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِىْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِىْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِى الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِى الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِى الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ

۱۴۹۶۔حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہداء کی چار قسمیں ہیں۔ پہلا وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو، وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے شہید کردیا جائے۔اس کے لیے ایسا مرتبہ ہے کہ قیامت کے دن لوگ اسے اس طرح دیکھیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے ایسا سر بلند فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ٹوپی گرگئی۔راوی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ٹوپی آنحضرت ﷺ کی گری یا عمرؓ کی، دوسرا وہ مؤمن بندہ جو قوی الایمان ہو اور دشمن سے مقابلہ میں خوف کی وجہ سے گویا کہ اس کی جلد کو کانٹوں سے چھلنی کردیا گیا ہو (۱) پھر ایک تیر آئے اور اسے قتل کردے۔ تیسرا وہ مؤمن جس کے نیک اور بداعمال خلط ملط ہوگے ہوں اور دشمن سے ملاقات کے وقت اللہ رب العزت سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کردیا جائے یہ تیسرا درجہ ہے چوتھا وہ مؤمن جو گنہگار ہوتے ہوئے دشمن سے مقابلے کے وقت ذات باری تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کردیا گیا اور یہ چوتھا درجہ ہے۔ (۲)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عطاء بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔امام بخاری کہتے ہیں: یہ حدیث سعید بن ابی ایوب بھی عطاء بن دینار سے اور وہ شیوخ خولانی سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یزید کا ذکر نہیں کرتے اور عطاء بن دینار کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

---

(۱) یہاں خوف اور کپکپاہٹ طاری ہونا مراد ہے کہ اس کا رواں کھڑا ہوگیا۔ (مترجم)

(۲) اس تقسیم کا ملخص یہ ہے کہ ایک مؤمن متقی اور شجاع، دوسرا متقی غیر شجاع، تیسرا شجاع غیر متقی اور چوتھا بھی شجاع غیر متقی لیکن اس کے گناہ پہلے والے سے زیادہ ہیں۔ پھر ان کے درجات بھی بالترتیب ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۰۸۲۔مَاجَآءَ فِیْ غَزْوِ الْبَحْرِ

۱۴۹۷۔حدثنا اسحق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن اسحق بن عبدالله بن اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَحَبَسَتْهُ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعٰى لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهٗ مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نَحْوَمَاقَالَ فِي الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ

باب ۱۰۸۲۔سمندر میں جہاد

۱۴۹۷۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ عبادہ بن صامت کی بیوی ام حرام بنت ملحان کے یہاں آنحضرت ﷺ جایا کرتے تھے اور وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلایا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ ان کے ہاں داخل ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ ﷺ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے کے لیے آپ ﷺ کو روک لیا۔ آپ ﷺ اسی اثناء میں سو گئے پھر جب جاگے تو ہنسنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے چند لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو سمندر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے سوار ہیں۔ گویا کہ وہ لوگ تختوں پر بادشاہ ہیں یا فرمایا: کہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ام حرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے کردیں۔ اس پر آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ پھر دوبارہ سر مبارک رکھا اور سو گئے اور اسی طرح ہنستے ہوئے اٹھے۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ اب کس چیز پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میرے سامنے کچھ مجاہد پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلے ہیں۔ پھر اسی طرح فرمایا: جس طرح پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ انہوں نے دوبارہ دعا کے لیے درخواست کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے اولین میں سے ہو۔ پھر حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ کے زمانہ خلافت میں ام حرام سمندر میں سوار ہوئیں اور جب نکلیں تو اپنی سواری سے گر گئیں اور شہید ہو گئیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان، ام سلیم کی بہن اور انس بن مالک کی خالہ ہیں۔

باب ۱۰۸۳۔مَاجَآءَ مَنْ يُّقَاتِلُ رِيَآءً اَوْ لِلدُّنْيَا

۱۴۹۸۔حدثنا هناد ثنا ابومعاوية عن الاعمش عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب ۱۰۸۳۔جو شخص ریاکاری یا دنیا کے لیے جہاد کرے۔

۱۴۹۸۔حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا۔ جو ریاکاری، غیرت یا اظہار شجاعت کے لیے جہاد کرتا ہے کہ ان میں سے کون اللہ کی راہ میں ہے؟ فرمایا: جو شخص اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرے وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

اس باب میں عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت ابوموسیٰؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٩٩۔حدثنا محمد بن المثنی ثنا عبدالوهاب الثقفی عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم عن علقمة بْنِ وَقَاصٍ اللیثی عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِیءٍ مَانَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ

۱۴۹۹۔حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو نیت کے مطابق ہی ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ جس نے اللہ اور رسول (ﷺ) کے لیے ہجرت کی اس نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے کی اور جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہجرت کی اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے مالک بن انس، سفیان ثوری اور کئی ائمہ حدیث یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف یحییٰ بن سعید ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ١٠٨٤۔مَاجَآءَ فِی الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب ۱۰۸۴۔ جہاد میں صبح وشام چلنے کی ہدایت۔

١٥٠٠۔حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْمَوْضِعُ يَدِهٖ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَآءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۰۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور ایک کمان یا ایک ہاتھ کے برابر جنت کی جگہ دینا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں آجائے تو آسمان و زمین کے مابین پوری کائنات روشن اور خوشبو سے بھر جائے۔ یہاں تک کہ اس کے سر کی اوڑھنی بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

١٥٠١۔حدثنا قتیبة ثنا العطاف بن خالد المخزومی عن اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

۱۵۰۱۔حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک صبح چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابوایوبؓ اور انسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٠٢۔حدثنا ابوسعید الاشج ثنا ابوخالد الاحمر

۱۵۰۲۔حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے

عن ابن عجلان عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا

فرمایا: جہاد میں ایک صبح یا ایک شام چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوحازم، غرہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں ان کا نام سلیمان ہے اور یہ کوفی ہیں۔

۱۵۰۳۔ حدثنا عبید بن اسباط بن محمد ثنا ابی عن هشام بن سعد بن ابی هلال عن ابن اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِیْهِ عُیَیْنَةٌ مِنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِیْبِهَا فَقَالَ لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ سَبْعِیْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ وَیُدْخِلَکُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

۱۵۰۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کا ایک گھاٹی پر گزر ہوا اس میں بیٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ یہ جگہ انہیں بے حد پسند آئی اور تمنا کی کہ کاش کہ میں لوگوں سے جدا ہو کر اس گھاٹی میں رہتا۔ لیکن میں آنحضرت ﷺ سے اجازت لیے بغیر کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ایسا نہ کرنا اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ایک مرتبہ جہاد کے لیے کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ رب العزت تم لوگوں کی مغفرت فرمائیں اور تمہیں جنت میں داخل کریں لہٰذا اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے فواق ناقہ کے برابر بھی جہاد کیا اس پر جنت واجب ہوگئی۔ (۱)

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۰۸۵۔ مَاجَآءَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ

باب ۱۰۸۵۔ بہترین لوگ کون ہیں؟

۱۵۰۴۔ حدثنا قتیبة ثنا ابن لهیعة عن بکیر بن الاشج عن عطاء بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ لَّهٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِیْهَا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یَسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا یُعْطٰی بِهٖ

۱۵۰۴۔ حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟ بہترین شخص وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑتا ہے۔ اور کیا میں تمہیں اس کے بعد کے درجے والا شخص نہ بتاؤں؟ وہ وہ شخص ہے جو اپنی بکریاں لے کر مخلوق سے جدا ہوگیا ہے لیکن اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے (۲) اور کیا میں تمہیں بدترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ بدترین شخص وہ ہے جو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور اسے نہیں عطا کیا جاتا۔

---

(۱) فواق ناقہ: اونٹنی کا دودھ دوہنے کے دوران ایک دھار سے دوسری کے درمیانی وقفے کو فواق ناقہ کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ تھن کو ایک مرتبہ ہاتھ سے دبا کر چھوڑنے اور دوبارہ دبانے کے درمیانی وقفے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

(۲) یہ اسی صورت میں ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہو۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ١٠٨٦ ـ مَاجَآءَ فِيمَنْ سَاَلَ الشَّهَادَةَ

باب ۱۰۸۶۔ جو شخص شہادت کی دعا کرے

١٥٠٥ ـ حدثنا احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جريج عن سليمان بن موسىٰ عن مالك بن نحاس السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهُ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ الشَّهِيْدِ

۱۵۰۵۔ حضرت معاذ بن جبلؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جس شخص نے خلوص دل کے ساتھ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا کی اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر وثواب عطا فرمائیں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

١٥٠٦ ـ حدثنا محمد بن سهل بن عسكر ثنا القاسم بن كثير ثنا عبدالرحمٰن بن شريح انه سمع سهل بن ابى اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَ اِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ

۱۵۰۶۔ حضرت سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے شہید کے مراتب پر فائز فرمائیں گے خواہ وہ بستر پر ہی فوت ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے اس سند سے صرف عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن صالح بھی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن شریح سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوشریح ہے اور یہ اسکندرانی ہیں اس باب میں معاذ بن جبلؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ١٠٨٧ ـ مَاجَآءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللّٰهِ اِيَّاهُمْ

باب ۱۰۸۷۔ مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت۔

١٥٠٧ ـ حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابن عجلان عن سعيد المقبرى الْمُقْبَرِىُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِىْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِىْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ

۱۵۰۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں کی معاونت اپنے ذمے لی ہے ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ادائیگی قیمت کا ارادہ رکھتا ہو اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو پرہیزگاری کی نیت سے نکاح کرے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

١٥٠٨ ـ حدثنا احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة بن جريج عن سليمان بن موسىٰ عن مالك بن يَخَامِرُ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۰۸۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان نے فواق ناقہ کے برابر بھی اللہ کی راہ میں جہاد کیا جنت اس پر واجب ہوگئی اور جس شخص کو جہاد کے دوران ایک زخم یا کوئی

قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَۃٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ نُکِبَ نُکْبَۃً فَاِنَّھَا یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَغْزَرِمَا کَانَتْ لَوْنُھَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُھَا کَالْمِسْکِ

چوٹ بھی لگ گئی وہ شخص قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر آئے گا اس کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۰۸۸۔مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب ۱۰۸۸۔ جہاد میں زخمی ہو جانے کی فضیلت۔

۱۵۰۹۔حدثنا قتیبة ثنا عبدالعزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِہٖ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْکِ

۱۵۰۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں میں سے زخمی ہونے والوں کو اچھی طرح جانتے ہیں اور کوئی زخمی مجاہد ایسا نہیں کہ قیامت کے دن خون کے رنگ اور مشک کی سی خوشبو کے ساتھ حاضر نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔

باب ۱۰۸۹۔مَاجَآءَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

باب ۱۰۸۹۔ کون سا عمل افضل ہے۔

۱۵۱۰۔حدثنا ابو کریب ثنا عبدة عن محمد بن عمرو ثنا اَبُوْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَاَیُّ الْاَعْمَالِ خَیْرٌ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ قَالَ الْجِھَادُ سِنَامُ الْعَمَلِ قِیْلَ ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

۱۵۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل اور بہتر ہے؟ فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا: پھر؟ فرمایا: جہاد افضل ترین عمل ہے عرض کیا گیا: اس کے بعد؟ فرمایا: حج مقبول۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور آنحضرت ﷺ سے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ منقول ہے۔

۱۵۱۱۔حدثنا قتیبة ثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ابی عمران الجونی عن اَبِیْ بَکْرِبْنِ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْھَیْئَۃِ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اَقْرَءُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ وَکَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ

۱۵۱۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں''۔ ایک شخص جو کہ مفلوک الحال تھا کہنے لگا کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص اپنے دوستوں میں واپس گیا اور کہا: میں تمہیں سلام کرتا ہوں پھر اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کافروں کو قتل کرنے لگا یہاں تک کہ قتل ہو گیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب، اور ابو بکر بن موسیٰ کا نام بقول احمد بن حنبل ''عمر یا عامر'' ہے۔

باب ۱۰۹۰۔مَاجَآءَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ

۱۵۱۲۔حدثنا ابوعمار ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی ثنی الزھری عن عطاء بن یزید اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَتَّقِیْ رَبَّہٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۹۰۔کون سا آدمی افضل ہے۔

۱۵۱۲۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا شخص افضل ہے؟ فرمایا: اللہ کی راہ کا مجاہد۔عرض کیا گیا: پھر؟ فرمایا: وہ مؤمن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہتا ہو۔ اپنے رب سے ڈرتا اور لوگوں کو اپنے شر سے دور رکھتا ہو۔

۱۵۱۳۔حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن ثنا نعیم بن حماد ثنا بقیۃ بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بُنِ مَعْدَان عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلشَّہِیْدِ عِنْدَاللّٰہِ سِتُّ خِصَالٍ یُغْفَرُ لَہٗ فِیْ اَوَّلِ دَفْعَۃٍ وَیُرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَیُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَیَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ وَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِہٖ تَاجُ الْوَقَارِ اَلْیَاقُوْتَۃُ مِنْھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَافِیْھَا وَیُزَوَّجُ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَۃً مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَیُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَقَارِبِہٖ

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۵۱۳۔حضرت مقدام بن معدیکربؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس چھ انعامات ہیں۔

(۱) خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۲) اسے اس کا جنت کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔

(۳) عذاب قبر سے محفوظ اور قیامت کے دن کی بھیانک وحشت سے مامون کر دیا جاتا ہے۔

(۴) اس کے سر پر ایسے یاقوت سے جڑا ہوا وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۵) اور اس کی بہتّر (۷۲) حوروں کے ساتھ شادی کر دی جاتی ہے اور

(۶) ستّر قرابت داروں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

۱۵۱۴۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذبن ھشام ثنی ابی عَنْ قَتَادَۃَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَسُرُّہٗ اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا غَیْرُالشَّہِیْدِ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا یَقُوْلُ حَتّٰی اُقْتَلَ عَشَرَ مَرَّاتٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِمَّا یَرٰی مَا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مِنَ الْکَرَامَۃِ

۱۵۱۴۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی جنتی دنیا میں واپس آنے کی خواہش نہیں کرے گا ہاں البتہ شہید ضرور اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے۔ چنانچہ وہ کہے گا کہ میں اللہ کی راہ میں دس مرتبہ قتل کر دیا جاؤں اور اس کی وجہ وہ انعام و اکرام ہوں گے جو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشار نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی بیان کیا ہے۔

۱۵۱۵۔حدثنا ابوبکر بن ابی النضر ثنی ابو النضر

۱۵۱۵۔حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود

ثنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار عن اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا وَالرَّوْحَۃُ یَرُوْحُھَا الْعَبْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْغَدْوَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کی ایک رات چوکیداری کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے پھر ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں چلنا بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۱۵۱۶۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سُفْیان ثنا ...... مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ بِشُرَحْبِیْلَ بْنِ السِّمْطِ وَھُوَ فِیْ مُرَابِطٍ لَہٗ وَقَدْ شَقَّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُکَ یَاابْنَ السِّمْطِ بِحَدِیْثٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَیْرٌ مِنْ صِیَامِ شَھْرٍ وَقِیَامِہٖ وَمَنْ مَاتَ فِیْہِ وُقِیَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَنُمِیَ لَہٗ عَمَلُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۶۔محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؓ، شرحبیل کے پاس سے گزرے وہ اپنے مرابط میں تھے جن میں رہنا ان کے لیے شاق گزر رہا تھا۔ سلمانؓ نے فرمایا: اے شرحبیل کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہ سناؤں۔ کہنے لگے: کیوں نہیں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ کی راہ میں ایک دن پہرے داری کے فرائض انجام دینا ایک ماہ کے روزے رکھنے اور رات کو نمازیں پڑھنے سے افضل یا فرمایا بہتر ہے۔ اور جو اسی دوران مر جائے اسے فتنۂ قبر سے نجات دے دی جائے گی اور اس کے نیک اعمال قیامت تک بڑھتے رہیں گے۔

۱۵۱۷۔حدثنا علی بن حجر ثنا الولید بن مسلم عن اسمٰعیل بن رافع عن سمی عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِنْ جِھَادٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَ فِیْہِ ثُلْمَۃٌ

۱۵۱۷۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے جہاد کے اثر کے بغیر ملاقات کرے گا گویا کہ وہ اپنے دین میں کمی کے ساتھ اللہ رب العزت سے ملاقات کرے گا۔

یہ حدیث مسلم کی اسمٰعیل بن رافع کی روایت سے غریب ہے کیونکہ اسمٰعیل کو بعض محدثین ضعیف کہتے ہیں جب کہ امام بخاری انہیں ثقہ اور مقارب الحدیث کہتے ہیں۔ یہ حدیث ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔ سلمان فارسیؓ کی حدیث کی سند بھی متصل نہیں کیونکہ محمد بن منکدر کی سلمان فارسیؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ابو موسیٰ بھی یہ حدیث مکحول سے وہ شرحبیل بن سمط سے وہ سلمانؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۱۸۔حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ھشام بن عبدالملک ثنا اللیث بن سعد ثنی ابو عقیل زُھْرَۃَ بْنَ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ

۱۵۱۸۔حضرت عثمان بن عفانؓ کے مولیٰ ابو صالح کہتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ: میں نے تم لوگوں سے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث چھپائی ہوئی تھی تاکہ تم لوگ مجھ سے متنفر نہ ہو جاؤ

سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَالِيَ اَنْ اُحَدِّثَكُمُوْهُ لِيَخْتَارَ امْرَأٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَالَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْ مَاسِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ

پھر میں نے سوچا کہ میں اسے بیان کردوں اور جس کا جو جی چاہے کر لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری (سرحدوں کی حفاظت) ایسے ایک ہزار دنوں سے بہتر ہے جو گھروں میں گزرے ہوں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: ابوصالح کا نام ترکان ہے۔

۱۵۱۹۔ حدثنا محمد بن بشار واحمد بن نصرالنیسا بوری وغیر واحد قالوا ثنا صفوان بن عیسی ثنا محمد بن عجلان عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ

۱۵۱۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۰۔ حدثنا زیاد بن ایوب ثنا یزید بن هارون ثنا الولید بن جمیل عن القاسم ابی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَآئِضِ اللّٰهِ

۱۵۲۰۔ حضرت ابوامامہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو اثروں سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں۔ ایک وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے آنسو بن کر نکلے اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہے۔ جہاں تک اثروں کا تعلق ہے تو ایک وہ اثر جو جہاد میں چوٹ وغیرہ لگنے سے ہو اور دوسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرتے ہوئے ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت ﷺ سے جہاد کے متعلق منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۰۹۱۔ فِيْ اَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُوْدِ

باب ۱۰۹۱۔ اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت کی اجازت

۱۵۲۱۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی بن المعتمر بن سلیمان عن ابیه عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ

۱۵۲۱۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ہڈی یا تختی وغیرہ لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس پر لکھا جائے

الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أئْتُوْنِیْ بِالْكَتِفِ اَوِاللَّوْحِ فَكَتَبَ. لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَمْرُوْ بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هَلْ لِیْ رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ

کہ "لایستوی القاعدون من المؤمنین"الآیۃ یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس وقت عمرو بن ام مکتوم آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا: کیا میرے لیے اجازت ہے؟ چنانچہ "غیر اولی الضرر" الآیۃ نازل کی گئی۔ یعنی اہل اعذار وغیرہ جن کے بدن میں کوئی نقص ہو۔ (عمرو بن ام مکتوم نابینا تھے۔ (مترجم)

اس باب میں ابن عباسؓ، جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں یہ حدیث سلیمان تیمی کی ابو اسحٰق سے نقل کی گئی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۹۲ـ مَاجَآءَ فِيْمَنْ خَرَجَ اِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ

باب ۱۰۹۲۔ جو شخص والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے۔

۱۵۲۲ـ حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد عن سفيان وشعبة عن حبيب بن ابى ثابت عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهٗ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ

۱۵۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ سے جہاد کی اجازت لینے کے لیے حاضر ہوا آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہارے والدین ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر انہی کی خدمت کرو۔

اس باب میں ابن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن عمروؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عباس: مکی شاعر ہیں جو نابینا تھے۔ ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

باب ۱۰۹۳ـ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ يُبْعَثُ سَرِيَّةً وَّحْدَهٗ

باب ۱۰۹۳۔ ایک شخص کو بطور لشکر بھیجنا۔

۱۵۲۳ـ حدثنا محمد بْنُ يَحْيٰى ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِیْ قَوْلِهٖ : "اَطِيْعُوااللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ" قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِیِّ السَّهْمِیِّ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ

۱۵۲۳۔ حجاج بن محمد کہتے ہیں کہ ابن جریجؒ نے ارشاد ربانی: "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" کی تفسیر میں فرمایا: کہ عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بطور لشکر بھیجا (یعنی وہ چھوٹا لشکر جو لشکر میں سے الگ کر کے بھیجا جائے) یہ حدیث یعلی بن مسلم، سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۰۹۴ـ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ

باب ۱۰۹۴۔ اکیلے سفر کرنے کی کراہت

۱۵۲۴ـ حدثنا احمد بن عبدة الضبى البصرى ثنا سفيان عن عاصم بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ

۱۵۲۴۔ حضرت ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر لوگ تنہائی کے نقصان کے متعلق وہ کچھ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو کبھی کوئی اکیلا رات کو سفر نہ کرتا۔

النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَاسَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَعْنِى وَحْدَهٗ

۱۵۲۵۔حدثنا اسحق بن موسى الانصارى ثنا معن ثنا مالك عن عبدالرحمٰن بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ

۱۵۲۵۔حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کو ایک یا دو سفر کرنے والے شیطان ہیں اور تین لشکر (جماعت) کی مانند ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اس سند سے جانتے ہیں۔ عاصم: عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث بھی حسن ہے۔

باب ۱۰۹۵۔مَاجَآءَ فِى الرُّخْصَةِ فِى الْكِذْبِ وَالْخَدِيْعَةِ فِى الْحَرْبِ

باب ۱۰۹۵۔جنگ میں جھوٹ اور فریب کی اجازت

۱۵۲۶۔حدثنا احمد بن منيع و نصر بن على قالا ثنا سفيان عن عمرو بن دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

۱۵۲۶۔حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ فریب کا نام ہے۔

اس باب میں علیؓ، زید بن ثابتؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، اسماء بنت یزیدؓ، کعب بن مالکؓ اور انس بن مالکؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۹۶۔مَاجَآءَ فِىْ غَزْوَاتِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۰۹۶۔آنحضرت ﷺ کے غزوات کی تعداد

۱۵۲۷۔حدثنا محمود بن غيلان ثنا وهب بن جرير وابو داؤد قال ثنا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ غَزَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ مَا اَيَّتُهُنَّ كَانَ اَوَّلُ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرَآءِ اَوِالْعُسَيْرَآءِ

۱۵۲۷۔حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں زید بن ارقمؓ کے ساتھ تھا کہ ان سے آنحضرت ﷺ کے غزوات کی تعداد پوچھی گئی۔ انہوں نے فرمایا: (۱۹) انیس جنگیں۔ میں نے عرض کیا آپ کتنی جنگوں میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے؟ فرمایا: سترہ (۱۷) میں۔ میں نے عرض کیا پہلی جنگ کون سی تھی؟ فرمایا: ذات العشیراء یا فرمایا ذات العسیراء۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۹۷۔مَاجَآءَ فِى الصَّفِّ وَالتَّعْبِئَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب ۱۰۹۷۔جنگ میں صف بندی اور ترتیب کے متعلق

۱۵۲۸۔حدثنا محمد بن حميد الرازى ثنا سلمة

۱۵۲۸۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

بن الفضل عن محمد بن اسحاق عن عکرمة عن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلاً

غزوۂ بدر کے موقع پر ہمیں رات ہی سے مناسب مقامات پر کھڑا کر دیا تھا۔

اس باب میں ابوایوبؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری سے میں نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔ ان کا کہنا ہے کہ محمد بن اسحاق نے عکرمہ سے احادیث سنی ہیں۔ میں نے انہیں محمد بن حمید رازی کو بہتر سمجھتے ہوئے دیکھا لیکن بعد میں وہ انہیں ضعیف کہنے لگے۔

باب ۱۰۹۸۔ مَاجَآءَ فِی الدُّعَآءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب ۱۰۹۸۔ جنگ کے وقت دعا کرنا

۱۵۲۹۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا اسمٰعیل بن اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللهم احزمهم وَزَلْزِلْهُمْ

۱۵۲۹۔ ابن ابی اوفیٰؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقع پر کفار کے لشکروں کے لیے بددعا کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے: **اللهم ...... الخ** یعنی اے اللہ، کتاب کو اتارنے والے اور جلد حساب کرنے والے ان لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن مسعودؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۰۹۹۔ مَاجَآءَ فِی الْاَلْوِیَةِ

باب ۱۰۹۹۔ جھنڈوں کے متعلق

۱۵۳۰۔ حدثنا ابوکریب ومحمد بن عمر بن الولید الکندی و محمد بن رافع قالوا ثنا یحیی بن ادم عن شریك عَنْ عمار هو الدُّهنی عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ وَلِوَآءُهٗ اَبْیَضُ

۱۵۳۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تھے تو آپ ﷺ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کی شریک سے منقول حدیث سے جانتے ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسے اس سند سے نہیں جانا۔ کئی راوی شریک سے وہ عمار سے وہ ابوزبیر سے اور وہ جابرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر کالے رنگ کی پگڑی تھی۔ امام بخاری نے فرمایا: حدیث یہی ہے دہن قبیلہ بجیلہ کا ایک بطن ہے اور عمار دھنی، معاویہ دھنی کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابومعاویہ ہے اور یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ محدثین انہیں ثقہ کہتے ہیں۔

باب ۱۱۰۰۔ فِی الرَّایَاتِ

باب ۱۱۰۰۔ جھنڈوں کے متعلق (۱)

۱۵۳۱۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة ثنا ابو یعقوب الثَّقَفِیُّ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ مَوْلٰی مُحَمَّدِبْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِیْ مُحَمَّدُبْنُ

۱۵۳۱۔ محمد بن قاسم کے آزاد کردہ یونس بن عبید کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے براء بن عازب کے پاس آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کا جھنڈا

(۱) رایہ لشکر کے جھنڈے کو کہتے ہیں یہ لواء سے بڑا ہوتا ہے۔ (مترجم)

الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَآءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَمِرَةٍ

سیاہ رنگ کا اور چوکور تھا اس پر لکیریں بنی ہوئی تھیں۔

اس باب میں علیؓ، حارث بن حسانؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوزائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابوایوب ثقفی کا نام اسحاق بن موسیٰ ہے۔ ان سے عبیداللہ بن موسیٰ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۲۔ حدثنا محمد بن رافع ثنا يحيى بن اسحاق هو السالحانى ثنا يزيد عن حيان قال سمعت ابا مخلد لاحق بن حَمِيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَآءَ وَلِوَاءُهُ اَبْيَضَ

۱۵۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بڑا جھنڈا کالا اور چھوٹا جھنڈا سفید تھا۔

یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۱۱۰۱۔ مَاجَآءَ فِي الشِّعَارِ

باب ۱۱۰۱۔ شعار کے متعلق۔(۱)

۱۵۳۳۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عَنْ اَبِى اسحق عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِىْ صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ

۱۵۳۳۔ مہلب بن صفرہ کسی ایسے شخص سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اگر رات کے وقت تم لوگوں پر حملہ کر دیا جائے تو تمہارا شعار یہ ہے۔ ”حم لا ینصرون“۔

اس باب میں سلمہ بن اکوعؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی بھی ابواسحاق سے یہ حدیث ثوری کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں جب کہ اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ مہلب بن ابی صفرہ، آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۰۲۔ مَاجَآءَ فِىْ صَفَةِ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۱۰۲۔ آنحضرت ﷺ کی تلوار کی صفت

۱۵۳۴۔ حدثنا محمد بن شجاع البغدادى ثنا ابوعبيدة الحداد عن عثمان بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِىْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

۱۵۳۴۔ حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سمرہؓ کی تلوار جیسی بنائی تھی اور آپ ﷺ کی تلوار بنوحنیف کی تلواروں کی طرح کی تھی۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان، عثمان بن سعد کاتب کو حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

(۱) شعار سے مراد وہ الفاظ جو ایک دوسرے کو جاننے کیلئے آپس میں بولے جاتے ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ہمارا ہی آدمی ہے (مترجم)

باب ۱۱۰۳ ۔فِی الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۵۳۵۔حدثنا احمد بن محمد بن موسیٰ ثنا عبداللّٰہ بن المبارک ثنا سعید بن عبدالعزیز عطیة بن قَیسٍ عَنْ قُزْعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّالظَّهْرَانِ فَاٰذَنَنَا بِلِقَآءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَافْطَرْنَا اَجْمَعِیْنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۰۳۔جنگ کے وقت افطار کرنا۔

۱۵۳۵۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ مرظہران کے قریب پہنچے تو ہمیں دشمن کے ساتھ جنگ کا بتایا اور حکم دیا کہ ہم لوگ افطار کرلیں۔چنانچہ ہم سب نے افطار کیا۔

باب ۱۱۰۴ ۔مَاجَآءَ فِی الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

۱۵۳۶۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد الطیالسی انبانا شعبة عن قَتَادَةَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَةَ یُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَ اِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

باب ۱۱۰۴۔گھبراہٹ کے وقت نکلنا۔

۱۵۳۶۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جسے مندوب کہتے تھے۔پھر فرمایا: اس میں کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ہم نے اسے دریا کے پانی کی طرح سبک رفتار پایا۔

اس باب میں عمرو بن عاصؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔مذکورہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۳۷۔حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر و ابن ابی عدی وابوداؤد قالوا ثنا شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا یُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَارَاَیْنَا مِنْ فَزَعٍ وَ اِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۳۷۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں کچھ بے اطمینانی کی کیفیت پیدا ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ہمارا گھوڑا استعارۃً لیا۔جسے مندوب کہتے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے اسے دہشت زدہ ہوتے نہیں دیکھا۔بلکہ اسے دریا کی مانند تیز رفتار پایا۔

باب ۱۱۰۵ ۔فِی الْاِسْتِقَامَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۵۳۸۔حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان ثنا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَاوَاللّٰهِ مَاوَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰی سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِهٖ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ

باب ۱۱۰۵۔جنگ کے وقت ثابت قدم رہنا

۱۵۳۸۔حضرت براء بن عازبؓ سے کسی شخص نے کہا۔اے ابوعمار کیا تم لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس سے فرار ہوگئے تھے۔انہوں نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم صرف چند جلد باز لوگوں نے فرار کی راہ اختیار کی تھی آنحضرت ﷺ نے نہیں۔اور جن لوگوں نے فرار کی راہ اختیار کی تھی ان سے ہوازن کے تیراندازوں نے مقابلہ کیا۔آپ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔آپ ﷺ یہ اعلان فرمارہے تھے میں نبی ہوں اس میں کوئی

بِلِجَامِهَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

جھوٹ نہیں اور عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

۱۵۳۹۔حدثنا محمد بن عمر بن علی المقدمی ثنی ابی عن سفیان بن حسین عن عبیداللّٰہ بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَ اِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ

۱۵۳۹۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے غزوۂ حنین کے موقع پر اپنی دونوں جماعتوں کو فرار کی راہ اختیار کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ کے ساتھ صرف سو(۱۰۰) آدمی باقی رہ گئے۔

اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: حضرت براء کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ لشکر کے امیر تھے۔ جب آپ ﷺ فرار نہیں ہوئے تو چند جلد باز لوگوں کے فرار ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

۱۵۴۰۔حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

۱۵۴۰۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہترین انسان، سخی ترین اور سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ نے ایک آواز سنی تو خوف زدہ ہو گئے۔ آپ ﷺ ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور اپنی تلوار کو لٹکا کر لوگوں کو عدم خوف کی تلقین کرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس گھوڑے کو سمندر کے پانی کی طرح پایا۔

یہ حدیث عبیداللہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۱۰۶۔مَاجَآءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا

باب ۱۱۰۶۔تلواریں اور ان کی زینت

۱۵۴۱۔حدثنا محمد بن صدران ابوجعفر البصری ثنا طالب بن حجیر عن ھود وھو ابن عبداللّٰہ بن سعد عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

۱۵۴۱۔حضرت مزیدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز مکہ داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگی ہوئی تھی۔ طالب کہتے ہیں میں نے ان سے چاندی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہمام بھی قتادہ سے اور وہ انسؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی قتادہ سے اور وہ سعید بن ابوحسنؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی مٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی۔

باب ۱۱۰۷۔مَاجَآءَ فِي الدِّرْعِ

باب ۱۱۰۷۔زرہ کے متعلق

۱۵۴۲۔حدثنا ابو سعید الاشج ثنا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحق عن یحیی بن عباد بن عبداللّٰہ بن الزبیر عن ابیہ عن جدہ عبداللّٰہ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِبْنِ الْعَوَّامِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ یَوْمَ اُحُدٍ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَۃَ تَحْتَہٗ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ

۱۵۴۲۔حضرت زبیر بن عوامؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے موقع پر آپ ﷺ کے جسمِ مبارک پر دو زِرہیں تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ جب پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ پھر طلحہ کو بٹھایا اور اس طرح اس پتھر پر چڑھ کر سیدھے ہو گئے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ کے لیے اس عمل کی وجہ سے (شفاعت یا جنت) واجب ہو گئی۔

اس باب میں صفوان بن امیہؓ اور سائب بن یزیدؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۱۰۸۔مَاجَآءَ فِی الْمِغْفَرِ

باب ۱۱۰۸۔خود کے متعلق

۱۵۴۳۔حدثنا قتیبۃ ثنا مالک بن انس عن ابن شِھَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہِ الْمِغْفَرُ فَقِیْلَ لَہٗ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ قَالَ اقْتُلُوْہُ

۱۵۴۳۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے لیے داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھا (جسے ضرب وغیرہ سے بچنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے) آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے مالک کی زہری سے روایت کے علاوہ کسی بڑے محدث کی روایت سے نہیں جانتے۔

باب ۱۱۰۹۔مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْخَیْلِ

باب ۱۱۰۹۔گھوڑوں کی فضیلت۔

۱۵۴۴۔حدثنا ھناد ثنا عبثر بن القاسم عن حصین عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَیْرُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

۱۵۴۴۔حضرت عروہ بارقیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر بندھی ہوئی ہے۔ اور وہ اجر اور غنیمت ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ، جریرؓ، ابوہریرہؓ، اسماء بنت یزیدؓ، مغیرہ بن شعبہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عروہ: ابوجعد بارقی کے بیٹے ہیں۔ انہیں عروہ بن جعد بھی کہتے ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہاد قیامت تک باقی رہے گا۔

باب ۱۱۱۰۔مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَیْلِ

باب ۱۱۱۰۔بہتر گھوڑوں کے متعلق

۱۵۴۵۔حدثنا عبداللّٰہ بن الصباح الھاشمی البصری ثنا یزید بن ھارون ثنا شیبان ھو ابن عبدالرحمٰن ثنا عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

۱۵۴۵۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں میں سے سرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِی الشُّقْرِ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف شیبان کی روایت سے جانتے ہیں۔

١٥٤٦۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللّٰه بن المبارك ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابى حبيب عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهٖ

۱۵۴۶۔حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین گھوڑے وہ ہیں جو سیاہ رنگ کے ہیں جن کی پیشانی اور ناک کے قریب تھوڑی سی سفیدی ہو اور پھر وہ گھوڑے جن کے دونوں ہاتھ، پیر اور پیشانی سفید ہوں سوائے دائیں ہاتھ کے اور پھر اگر کالے رنگ کے نہ ہوں تو اسی صورت کا کیت یعنی جس میں سیاہی اور سرخی ملی ہوئی ہو، یا اس کے ایال (گردن کے نام اور دم سیاہ اور باقی سرخ ہو۔

محمد بن بشار، وہب سے وہ اپنے والد سے وہ یحییٰ بن ایوب سے اور وہ یزید بن حبیب سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ١١١١۔مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

باب ۱۱۱۱۔گھوڑوں کی ناپسندیدہ قسم

١٥٤٧۔حدثنا محمد بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا سفيان ثنا مسلم ابن عبدالرحمٰن عن ابى زرعة بن عَمْرِوبْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَرِهَ الشِّكَالَ فِی الْخَيْلِ

۱۵۴۷۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایسے گھوڑے کو پسند نہیں کرتے تھے جس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں پر سفیدی ہو یا دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ پر سفیدی ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ یہ حدیث عبداللہ سے وہ ابوزرعہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابوزرعہ، عمرو بن جریر کے بیٹے ہیں اور ان کا نام ہرم ہے۔ محمد بن حمید رازی، جریر سے اور وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا کہ جب تم مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابوزرعہ کی حدیث بیان کیا کرو کیونکہ ان کا حافظہ اتنا قوی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ان سے ایک حدیث سنی اور پھر کئی برس کے بعد دوبارہ پوچھی تو انہوں نے حرف بحرف سنادی اس میں ایک حرف بھی نہیں چھوڑا۔

باب ١١١٢۔مَاجَآءَ فِی الرِّهَانِ

باب ۱۱۱۲۔گھڑ دوڑ۔

١٥٤٨۔حدثنا محمد بن الوزير ثنا اسحٰق بن يوسف الازرق عن سفيان عن عبيداللّٰه بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِی زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَجْرٰى فَوَثَبَ بِی فَرَسِی جِدَارًا

۱۵۴۸۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مضمر گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک گھڑ دوڑ کروائی۔ جو تقریباً چھ میل کا فاصلہ ہے۔ اور غیر مضمر گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ کروائی یہ ایک میل کا فاصلہ ہے۔ میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا چنانچہ میرا گھوڑا مجھے لے کر ایک دیوار پھلانگ گیا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، جابرؓ، انسؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۵۴۹۔ حدثنا ابو کریب ثنا وکیع عن ابن ابی ذئب عن نافع بن اَبِیْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاسَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْخُفٍّ اَوْحَافِرٍ

۱۵۴۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انعام کی شرط صرف تین چیزوں میں جائز ہے۔ تیراندازی، گھڑ دوڑ اور اونٹوں کی دوڑ۔ (یعنی ان میں سے جو پہلے پہنچ جائے اس کو انعام دینا جائز ہے)۔

باب ۱۱۱۳۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُنْزَى الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ

باب ۱۱۱۳۔ گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی کراہت

۱۵۵۰۔ حدثنا ابو کریب ثنا اسمعیل بن ابراهیم ثنا موسی بن سالم ابو جهضم عن عبداللّٰه بن عبیداللّٰه ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَا مُوْرًا مَااخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَیْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَ اَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَ اَنْ لَّا نُنْزِیَ حِمَارًا عَلٰی فَرَسٍ

۱۵۵۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بندہ مامور تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں (اہل بیت کو) کسی چیز کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ ہاں تین چیزوں کا ضرور حکم دیا ایک یہ کہ وضو اچھی طرح کریں دوسرے یہ کہ صدقہ نہ کھائیں اور تیسرے یہ کہ گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔

اس باب میں علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ثوری بھی جہضم سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں ثوری کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس میں ثوری نے وہم کیا ہے صحیح حدیث وہی ہے جو اسماعیل بن علیا اور عبدالوارث بن سعید، ابوجہضم سے وہ عبداللہ بن عبیداللہ بن عباسؓ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۱٤۔ مَاجَآءَ فِی الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب ۱۱۱۴۔ فقراء مسلمین سے دعائے خیر کرانا

۱۵۵۱۔ حدثنا احمد بن محمد ثنا ابن المبارك ثنا عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر حدثنی زید بن ارطاة عن جبیر بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَآئِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَآئِكُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۱۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو کیونکہ تم لوگوں کو رزق اور مدد ضعفاء ہی کی وجہ سے ملتی ہے۔

باب ۱۱۱۵۔ مَاجَآءَ فِی الْاَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

باب ۱۱۱۵۔ گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانا۔

۱۵۵۲۔ حدثنا قتیبة ثنا عبدالعزیز بن محمد بن

۱۵۵۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے

(۱) اضمار کے معنی یہ بیان کیے گئے ہیں کہ پہلے گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر طاقتور اور موٹا کر دیا جائے اور پھر اس کا کھانا بتدریج کم کیا جائے یہاں تک کہ وہ اصلی خوراک پر آ جائے اور پھر اسے ایک بند جگہ رکھا جائے تاکہ پسینہ آئے۔ اس کے بعد وہ گھوڑا سبک رفتار ہو جاتا ہے۔ (مترجم)

سهيل بن اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ

ان رفقاء کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتایا گھنٹی ہو۔

اس باب میں عمرؓ، عائشہؓ، ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۱۱۶۔ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

باب ۱۱۱۶۔ جنگ کا امیر مقرر کرنا۔

۱۵۵۳۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد ثنا الاحوص بن جواب ابوالجواب عن یونس بن ابی اسحٰق عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَ اَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَبْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِىَ خَالِدٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يشى به فقدمت على النبى ﷺ فَقَرَأَالْكِتٰبَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِىْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ

۱۵۵۳۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر علی بن ابی طالب کو اور دوسرے کا خالد بن ولید کو مقرر کیا اور فرمایا: جب لڑائی ہو تو علیؓ امیر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر خالدؓ نے میرے ہاتھ آنحضرت ﷺ کو خط بھیجا۔ جس میں حضرت علیؓ کے اس فعل کا تذکرہ کیا یعنی چغلی کی۔ جب میں آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے خط پڑھا اور آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا پھر فرمایا: تم اس شخص میں کیا دیکھتے ہو جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ کا طلبگار ہوں میں صرف پیغامبر ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش رہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف احوص بن جواب کی روایت سے جانتے ہیں اور "يَشِىْ بِه" کے معنی چغلخوری کے ہیں۔

باب ۱۱۱۷۔ مَاجَآءَ فِى الْاِمَامِ

باب ۱۱۱۷۔ امام کے متعلق۔

۱۵۵۴۔ حدثنا قتيبة ثنا الليث عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِىْ بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِىَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَافَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ

۱۵۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک چرواہے کی مانند ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کا مسئول ہے چنانچہ لوگوں کا امیر اپنی رعایا کا چرواہا ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا مرد اپنے گھر کا چرواہا ہے وہ ان کا مسئول ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں اسے چرانے والی ہے وہ بھی مسئول ہے اور اسی طرح غلام اپنے آقا کے مال کا چرواہا ہے وہ اس کا مسئول ہے۔ بے شک تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

اس باب میں ابوہریرہؓ، انسؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے جب کہ ابوموسیٰ اور انسؓ کی احادیث غیر محفوظ ہیں۔ یہ حدیث ابراہیم بن بشار لو مادی، سفیان سے وہ برید ہ سے وہ ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم بن بشار نے سنائی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ کئی راوی سفیان سے اور وہ برید ہ بن ابو بردہؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ قتادہ سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر چرواہے سے اس کے چرانے والی چیز کا حال پوچھے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح یہ ہے کہ معاذ بن ہشام اپنے والد سے وہ قتادہ سے اور وہ حسن سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

باب ١١١٨۔مَاجَآءَ فِی طَاعَةِ الْإِمَامِ

باب ۱۱۱۸۔ امام کی اطاعت

١٥٥٥۔حدثنا محمد بن يحيى ثنا محمد بن يوسف ثنا يونس بن ابى اسحق عن العيزار بن حُرَيث عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِانْعَطَفَ بِهٖ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى عَضْلَةِ عَضُدِهٖ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبْشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ

۱۵۵۵۔ حضرت ام حصین احمسیہ کہتی ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ کا خطبہ سنا۔ آپ ﷺ اپنی چادر کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹے ہوئے تھے۔ کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے بازو کے گوشت کو دیکھ رہی تھی جو پھڑک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر کسی حبشی کو بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے جو اگرچہ کن کٹا ہی کیوں نہ ہو تم لوگوں پر اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق احکام جاری کرے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور عرباض بن ساریہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ام حصین سے منقول ہے۔

باب ١١١٩۔مَاجَآءَ لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

باب ۱۱۱۹۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

١٥٥٦۔حدثنا قتيبة ثنا الليث عن عبيدالله بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ

۱۵۵۶۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان شخص پر سننا اور ماننا واجب ہے خواہ وہ اسے پسند کرے یا ناپسند۔ بشرطیکہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے۔ اور اگر نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سننا واجب ہے اور نہ ہی اطاعت کرنا۔

اس باب میں علیؓ، عمران بن حصینؓ اور حکم بن عمرو غفاریؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١١٢٠۔مَاجَآءَ فِی التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

باب ۱۱۲۰۔ جانوروں کو لڑانا اور چہرہ داغنا۔

وَالْوَسْمِ فِی الْوَجْهِ

۱۵۵۷۔حدثنا ابوکریب ثنا یحیی ابن ادم عن قطبة بن عبد العزیز عن الاعمش عن ابی یحیی عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

۱۵۵۷۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کولڑانے سے منع فرمایا۔

محمد بن مثنی بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابویحیٰی سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کولڑانے سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث شریک، اعمش سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اس باب میں طلحہؓ، جابر، ابوسعید اور عکراش بن ذویب سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ ابومعاویہ بھی اعمش سے وہ مجاہد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۵۵۸۔حدثنا احمد بن منیع ثنا روح عن ابن جریج عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ

۱۵۵۸۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منہ پر داغنے اور مارنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۲۱۔مَاجَآءَ فِیْ حَدِّبُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰی يُفْرَضُ لَهٗ

باب ۱۱۲۱۔بلوغ کی حد اور مال غنیمت میں حصہ دینا۔

۱۵۵۹۔حدثنا محمد بن الوزیر الواسطی ثنا اسحق بن یوسف عن سفیان عن عبیداللّٰه بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِیْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِیْ جَيْشٍ وَ اَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِیْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَبْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ حَدُّمَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ

۱۵۵۹۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے چودہ برس کی عمر میں ایک لشکر میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے قبول نہیں کیا۔ پھر آئندہ سال بھی اسی طرح ایک لشکر میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میں پندرہ سال کا تھا اس مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد فاصل ہے۔ پھر اپنے عمال کو لکھا کہ پندرہ سال کی عمر والوں کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

یہ حدیث ابن عمر بھی سفیان بن عیینہ سے اور وہ عبیداللہ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں لیکن اس میں صرف اتنا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: یہ لڑنے والوں اور نہ لڑنے والوں کے درمیان حد ہے اور اسحاق بن یوسف کی حدیث سفیان ثوری کی حدیث سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۱۲۲۔مَاجَآءَ فِيْمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

باب ۱۱۲۲۔شہید کے قرض کے متعلق

۱۵۶۰۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن سعید بن

۱۵۶۰۔حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان

ابی سعید عن عبداللّٰہ بن ابی قتادۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قام فیھم فذکرلھم ان الجھاد فی سبیل اللّٰہ والایمان باللّٰہ افضل الاعمال فقام رجل فقال یارسول اللّٰہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللّٰہ یکفر عنی خطایای فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللّٰہ و انت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کیف قلت قال ارایت ان قتلت فی سبیل اللّٰہ ایکفر عنی خطایای فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلک

کھڑے ہوئے اور فرمایا: جہاد اور ایمان باللہ افضل ترین اعمال ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں جہاد میں قتل ہوجاؤں تو کیا میری خطائیں معاف کردی جائیں گی؟ فرمایا: ہاں اگر تم جہاد میں شہید ہوجاؤ اور تم صابر، ثواب کے طلبگار، آگے بڑھنے والے اور پیچھے نہ رہنے والے ہو تو پھر فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے دوبارہ عرض کیا کہ اگر میں جہاد میں شہید ہوجاؤں تو کیا میرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں بشرطیکہ تم صابر، ثواب کی نیت رکھنے والے یعنی خلوص دل رکھنے والے، آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے نہ ہو۔ ہاں البتہ قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔ جبرئیلؑ نے مجھے یہ بات بتائی۔

اس باب میں انس، محمد بن جحش اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض راوی اسے سعید مقبری سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی سعید مقبری سے وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ سعید مقبری کی ابوہریرہؓ سے منقول حدیث زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۱۲۳۔ ماجآء فی دفن الشھدآء

باب ۱۱۲۳۔ شہداء کی تدفین۔

۱۵۶۱۔ حدثنا ازھر بن مروان البصری ثنا عبدالوارث بن سعید عن ایوب عن حمید بن ھلال عن ابی الدھماء عن ھشام بن عامر قال شکی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الجراحات یوم احد فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنو الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد و قدموا اکثرھم قرانا فمات ابی فقدم بین یدی رجلین

۱۵۶۱۔ حضرت ہشام بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوۂ احد میں لگنے والے زخموں کی شکایت کی گئی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قبر کھودو اور اسے کشادہ کرو اور اچھی طرح صاف کرو پھر دو دو تین تین کو ایک قبر میں دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ یاد ہوا سے آگے رکھو۔ راوی کہتے ہیں میرے والد بھی فوت ہوگئے تو انہیں دو آدمیوں کے آگے دفن کیا گیا۔

اس باب میں خبابؓ، جابرؓ اور انسؓ بھی حدیثیں بیان کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان وغیرہ اسے ایوب سے وہ حمید بن ہلال سے وہ ہشام بن عامر سے اور وہ ابودہماء سے نقل کرتے ہیں ان کا نام قرفہ بن بہیس یا بہیس ہے۔

باب ۱۱۲۴۔ ماجآء فی المشورۃ

باب ۱۱۲۴۔ مشورے کے متعلق۔

۱۵۶۲۔ حدثنا ھناد ثنا ابومعاویۃ عن الاعمش عن عمر بن مرۃ عن ابی عبیدۃ عن عبداللّٰہ قال لما کان یوم بدر وجیئ بالاساری فقال رسول اللّٰہ صلی

۱۵۶۲۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر جب قیدیوں کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ان قیدیوں کے متعلق کیا کہتے ہو۔ اور پھر طویل قصہ ذکر کرتے ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰؤُلَآءِ الْاَسَارٰی
وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم کی روایت سے جانتے ہیں، حجاج بن ارطاۃ بھی یہ حدیث حکم ہی سے نقل کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو قابل احتجاج نہیں سمجھتے۔ امام بخاری ان کی توثیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کی صحیح اور سقیم احادیث کے درمیان تفریق نہیں ہوتی اس لیے میں ان سے روایت نہیں کرتا۔ ابن ابی لیلیٰ فقیہ اور صدوق ہیں لیکن اسناد میں وہم کر جاتے ہیں۔ نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے فقہاء ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں

باب ١١٢٥ ـ مَاجَآءَ لَا تُفَادٰى جِيْفَةُ الْاَسِيْرِ

١٥٦٣ ـ حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو احمد ثنا سفيان عن ابن ابی لیلیٰ عن الحكم عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَهُمْ

باب ۱۱۲۵۔ کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے۔

۱۵۶۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین نے چاہا کہ ایک مشرک کی لاش کو فدیہ دے کر لے لیں تو آپ ﷺ نے اسے بیچنے سے انکار کر دیا۔

باب ١١٢٦ ـ مَاجَآءَ فِی الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

١٥٦٤ ـ حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفيان عن يزيد ابن ابی زياد عن عبدالرحمٰن بن ابی لَيْلٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَبَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَبَاْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَ اَنَا فِئَتُكُمْ

باب ۱۱۲۶۔ جہاد سے فرار ہونا۔

۱۵۶۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا لیکن ہم لوگ میدانِ جنگ میں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور جب مدینہ واپس آئے تو شرم کے مارے چھپتے پھرتے اور کہتے کہ ہم ہلاک ہوگئے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ بھگوڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگ دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو (یعنی اپنے سردار سے مدد لینے کے بعد) اور میں تم لوگوں کو مدد فراہم کرنے والا۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف یزید بن ابو زیاد کی روایت سے جانتے ہیں۔

١٥٦٥ ـ حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابوداؤد ثنا شعبة عن الاسود بن قيس قال سمعت نبيحا العنزی يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهٗ فِیْ مَقَابِرِ نَا فَنَادٰى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهَا

۱۵۶۵۔ حضرت جابرؓ بن عبیداللہؓ فرماتے ہیں کہ جنگ اُحد کے دن میری پھوپھی میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لائیں۔ چنانچہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی طرف سے اعلان کیا کہ مقتولوں کو ان کی مقتل میں واپس لے جاؤ اور وہیں دفن کرو۔

باب ١١٢٧ ـ مَاجَآءَ فِیْ تَلَقِّی الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ

باب ۱۱۲۷۔ سفر سے واپس آنے والے کا استقبال۔

۱۵۶۶۔حدثنا ابن ابی عمر و سعید بن عبدالرحمٰن قالا ثنا سفیان عَنِ الزُّھْرِی عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْکَ خَرَجَ النَّاسُ یَتَلَقَّوْنَہٗ اِلیٰ ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَ اَنَا غُلَامٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۶۶۔حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لائے۔ تو لوگ آپ ﷺ کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع تک آئے میں اس وقت چھوٹا تھا اور لوگوں کے ساتھ ہی تھا۔

باب ۱۱۲۸۔مَاجَآءَ فِی الْفَیْءِ

باب ۱۱۲۸۔مال فی کے متعلق۔

۱۵۶۷۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن ابْنِ شِہَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰہُ عَلیٰ رَسُوْلِہٖ مِمَّا لَمْ یُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْہِ بِخَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ فَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْزِلُ نَفَقَۃَ اَھْلِہٖ سَنَۃً ثُمَّ یَجْعَلُ مَابَقِیَ فِی الْکُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۶۷۔حضرت مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطابؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنو نضیر کے اموال مال فی کے حکم میں تھے۔ کیونکہ مسلمانوں نے اس کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ یعنی بغیر جنگ کے حاصل ہوا تھا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اس میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سال بھر کا خرچ نکال لیا اور باقی گھوڑوں اور اسلحے وغیرہ پر خرچ کیا۔ یعنی جہاد کی تیاری کے لیے۔

اَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لباس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۱۲۹۔مَاجَآءَ فِی الْحَرِیْرِ وَالذَّھَبِ

باب ۱۱۲۹۔ریشم اور سونے کے متعلق

۱۵۶۸۔حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا عبداللّٰہ بن نمیر نا عبیداللّٰہ ابن عمر عن نافع عن سعید بن اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَالذَّھَبِ عَلیٰ ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِھِمْ

۱۵۶۸۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا پہننا حرام کر دیا گیا ہے ہاں البتہ عورتوں کے لیے جائز ہے۔

اس باب میں عمرؓ، علیؓ، عقبہ بن عامرؓ، ام ہانیؓ، انسؓ، حذیفہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عمران بن حصینؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، جابرؓ، ابوریحانہؓ، ابن عمرؓ اور براءؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۶۹۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام نی ابی عن قتادة عن الشعبي عن سويد بن غفلة ن عُمَرَ اَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ وْثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ

۱۵۶۹۔حضرت عمرؓ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا۔ لیکن دو، تین یا چار انگلیوں کے برابر پہننے کی اجازت دی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۳۰۔مَاجَاءَ فِیْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فِی الْحَرْبِ

باب ۱۱۳۰۔جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا۔

۱۵۷۰۔حدثنا محمود بن غيلان قال ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث ثنا همام ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَ الزُّبَيْرَابْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَوَاتٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ قَالَ وَرَاَيْتُهُ عَلَيْهِمَا

۱۵۷۰۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیر بن عوام نے ایک جنگ کے دوران آنحضرت ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے انہیں ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی اور میں نے ان کو پہنے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۳۱۔بلا عنوان

باب ۱۱۳۱۔بلا عنوان

۱۵۷۱۔حدثنا ابوعمار ثنا الفضل بن موسى عن محمد بن عَمْرٍو ثَنِيْ وَاقِدُبْنُ عَمْرِوبْنِ سَعْدِبْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ اَنَا وَاقِدُبْنُ عَمْرٍو قَالَ فَبَكٰى وَقَالَ اِنَّكَ لَشَبِيْهٌ بِسَعْدٍ وَاِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلَ وَ اِنَّهُ بَعَثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مِّنْ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُوْنَهَا فَقَالُوْا مَارَاَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَا دِيْلُ سَعْدٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَرَوْنَ

۱۵۷۱۔واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کہتے ہیں کہ انس بن مالکؓ تشریف لائے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں واقد بن عمرو ہوں حضرت انسؓ رونے لگے اور فرمایا: تمہاری شکل سعد سے ملتی ہے اور وہ بہت بڑے لوگوں میں سے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کو ایک ریشمی جبہ بھیجا جس پر سونے کا کام ہوا تھا جب آپ ﷺ نے اسے پہنا اور منبر پر چڑھ کر بیٹھے یا کھڑے ہوئے تو لوگوں نے اس کو چھو چھو کر دیکھنا شروع کر دیا اور کہنے لگے کہ ہم نے آج تک ایسا کپڑا نہیں دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس پر متعجب ہو۔ جنت میں سعد کے رومال اس سے بھی بہتر ہیں۔

اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ بھی حدیث نقل کرتی ہیں۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۳۲۔مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

باب ۱۱۳۲۔سرخ کپڑا پہننے کی اجازت

۱۵۷۲۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا وکیع ثنا سفیان عن اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَا رَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْهِ بَعِیْدٌ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَمْ یَکُنْ بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالطَّوِیْلِ

۱۵۷۲۔حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے شخص کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے آنحضرت ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مبارک شانوں تک تھے اور شانے چوڑے تھے اور آپ ﷺ کا قد نہ چھوٹا تھا اور نہ لمبا۔

اس باب میں جابر بن سمرہؓ، ابورمثہؓ اور ابوجحیفہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۳۳ـمَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب ۱۱۳۳۔کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مرد کے لیے کراہت

۱۵۷۳۔حدثنا قتیبة ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابراهیم بن عبدالله بن حنین عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ

۱۵۷۳۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا:

اس باب میں انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۳٤ـمَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ الْفِرَآءِ

باب ۱۱۳۴۔پوستین پہننا۔(۱)

۱۵۷٤ـحدثنا اسمعیل بن موسی الفزاری ثنا سیف بن هارون عن سلیمان التیمی عن اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَآءِ فَقَالَ اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفٰی عَنْهُ

۱۵۷۴۔حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی پنیر اور پوستین کے متعلق پوچھا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: حلال اور حرام وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال یا حرام کیا ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ معاف ہے۔

اس باب میں مغیرہؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں سفیان وغیرہ بھی تیمی سے وہ ابوعثمان سے اور وہ سلمان سے موقوفاً نقل کرتے ہیں یعنی انہی کا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۱۳۵ـمَاجَآءَ فِیْ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب ۱۱۳۵۔دباغت کے بعد مُردار جانور کی کھال کا حکم۔

۱۵۷۵ـحدثنا قتیبة ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِهَا اَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ

۱۵۷۵۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بکری مرگئی آنحضرت ﷺ نے بکری والوں سے کہا تم لوگوں نے اس کی کھال کیوں نہ اتارلی تاکہ دباغت کے بعد اسے کسی کام میں لے سکتے۔

---

(۱) پوستین کھال کے کوٹ کو کہتے ہیں۔(مترجم)

اس باب میں سلمہ بن محبقؓ، میمونہ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عباسؓ سے کئی سندوں سے مرفوعًا منقول ہے۔ اور پھر ابن عباسؓ، میمونہؓ کے واسطے سے بھی اور بلا واسطہ بھی نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ شاید ابن عباس نے دونوں طرح نقل کی ہو۔ اکثر اہل علم اسی پر عمل پیرا ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۵۷۶۔حدثنا قتیبة ثنا سفیان بن عیینة وعبدالعزیز ابن محمد عن زید بن اسلم عن عبدالرحمن بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ

۱۵۷۶۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چمڑا دباغت کیا گیا وہ پاک ہو گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ مردار جانوروں کی کھالیں دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ کتے اور سور کے علاوہ تمام کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بعض علماء درندوں کی کھالوں کو مکروہ اور اسے پہننے میں تشدید کا مذہب اختیار کرتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ دباغت کے بعد کھالوں کے پاک ہو جانے سے حلال جانوروں کی کھال ہی مراد ہے۔ نضر بن شمیل بھی اس حدیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں لیکن ابن مبارک، احمد، اسحاق اور حمیدی درندوں کی کھال پہن کر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

۱۵۷۷۔حدثنا محمد بن طریف الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن الاعمش والشیبانی عن الحکم عن عبدالرحمان بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ

۱۵۷۷۔حضرت عبداللہ بن عکیمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لکھا کہ مردار کی کھال یا اس کے پٹھوں سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا جائے۔

یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن عکیم سے کئی شیوخ کے واسطے سے منقول ہے۔ اکثر علماء اس حدیث پر عمل پیرا ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے اس طرح بھی منقول ہے کہ ہمیں آنحضرت ﷺ کی وفات سے دو ماہ قبل آپ ﷺ کا خط پہنچا......الخ امام احمد اسی پر عمل کرتے ہوئے مردار جانوروں کی کھال کے استعمال کی ممانعت کرتے تھے اس لیے کہ اس میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے یہ حکم وفات سے صرف دو ماہ پہلے دیا۔ لہٰذا یہ پہلے حکم کو منسوخ کر دیتا ہے۔ لیکن بعد میں انہوں نے اس حدیث میں اضطراب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا۔ بعض راوی اسے عبداللہ بن عکیم سے اور وہ جہینہ کے شیوخ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۱۳۶۔فِیْ كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْاِزَارِ

باب ۱۱۳۶۔کپڑا ٹخنوں سے نیچا رکھنے کی ممانعت۔

۱۵۷۸۔حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك ح وثنا قتیبة عن مالك عن نافع وعبدالله بن دینار وزید بن اسلم كُلُّهُمْ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ

۱۵۷۸۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت قیامت کے دن اس شخص کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں جو اپنے تہبند (یا شلوار وغیرہ) کو تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے۔

اس باب میں حذیفہؓ، ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ، سمرہؓ، ابوذرؓ، عائشہؓ اور وہیب بن مغفلؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۳۷۔مَاجَآءَ فِیْ ذُیُوْلِ النِّسَآءِ

باب ۱۱۳۷۔عورتوں کے دامن کی لمبائی

۱۵۷۹۔حدثنا الحسن بن علیّ الخلال ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَآءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَآءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ

۱۵۷۹۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا تہبند وغیرہ تکبر کرتے ہوئے ٹخنوں سے نیچے رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا: عورتیں اپنے کپڑوں کا کیا کریں؟ فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکا کر رکھیں۔ انہوں نے عرض کیا: اس صورت میں بھی اس کے پاؤں منکشف ہونے کا احتمال ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر ایک ہاتھ تک لٹکا سکتی ہیں اس سے زیادہ نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں عورتوں کو کپڑا لٹکانے کی اجازت ہے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ ہے۔

۱۵۸۰۔حدثنا اسحق بن منصور ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن اُمِّ الْحَسَنِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا

۱۵۸۰۔حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ کے لیے ایک بالشت نطاق انداز اً بتایا۔

بعض راوی یہ حدیث حماد بن سلمہ سے وہ علی بن زید سے وہ حسن سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔

باب ۱۱۳۸۔مَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ الصُّوْفِ

باب ۱۱۳۸۔اون کے کپڑے پہننا

۱۵۸۱۔حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراهیم ثنا ایوب عن حمید بن هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَآئِشَةُ كِسَآءً مُلَبَّدًا وَ اِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَيْنِ

۱۵۸۱۔حضرت ابو بردہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں ایک صوف کی موٹی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند دکھایا اور فرمایا: کہ رسول اکرم ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں وفات پائی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں علیؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۵۸۲۔حدثنا علی بن حجر ثنا خلف بن خلیفة عن حمید الاعرج عن عبداللّٰه بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلٰى مُوْسٰى يَوْمَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ كِسَاءُ صُوْفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ وَكُمَّةُ صُوْفٍ وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ وَكَانَتْ

۱۵۸۲۔حضرت ابن مسعودؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو شرف تکلم عطا کیا اس روز ان کے جسم پر ایک اون کی چادر، ایک اون کا جبہ اور اسی کی شلوار تھی۔ اور ان کے پاؤں کی جوتیاں مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔

نَعلاَهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ .

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید اعرج کی روایت سے جانتے ہیں یہ علی اعرج کے بیٹے اور منکر الحدیث ہیں جب کہ حمید بن قیس اعرج مکی جو مجاہد کے ساتھی ہیں ثقہ ہیں۔ ''الکمہ'' چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

باب ١١٣٩ ـ مَاجَآءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَآءِ

باب ۱۱۳۹۔ سیاہ عمامہ۔

١٥٨٣ ـ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالرحمن بن مهدى عن حماد بن سلمة عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

۱۵۸۳۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ سیاہ عمامہ لگائے ہوئے تھے۔

اس باب میں عمرو بن حریثؓ، ابن عباسؓ اور رکانہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٨٤ ـ حدثنا هارون بن اسحٰق الهمدانى ثنا يحيى بن محمد المدينى عن عبدالعزيز بن محمد عن عبيداللّٰه بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدُلُ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

۱۵۸۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اور عبید اللہ کا کہنا ہے کہ میں نے قاسم اور سالم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

اس باب میں علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن یہ سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

باب ١١٤٠ ـ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب ۱۱۴۰۔ سونے کی انگوٹھی کی ممانعت

١٥٨٥ ـ حدثنا سلمة بن شبيب والحسن بن على الخلال وغير واحد قالوا ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن الزهرى عن ابراهيم بن عبداللّٰه ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَآءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ

۱۵۸۵۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم کے کپڑے پہننے، کُسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے اور رکوع و سجود میں قرآن کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٨٦ ـ حدثنا يوسف بن حماد المعنى البصرى ثنا

۱۵۸۶۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

عبدالوارث بن سعید عن ابن التیاح ثنا حفص اللیثی قَالَ اَشْهَدُ عَلیٰ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

اس باب میں علیؓ، ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ اور معاویہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

باب ۱۱۴۱۔مَاجَآءَ فِیْ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب ۱۱۴۱۔چاندی کی انگوٹھی

۱۵۸۷۔حدثنا قتیبة وغیر واحد عن عبداللّٰه بن وهب عن یونس عن ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَکَانَ فَصُّهٗ حَبَشِیًّا

۱۵۸۷۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی اور اس میں حبشی نگینہ جڑا ہوا تھا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۱۴۲۔مَاجَآءَ مَا یُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ

باب ۱۱۴۲۔چاندی کا نگینہ

۱۵۸۸۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا حفص بن عمر بن عبیداللّٰه الطنافسی ثنا زهیر ابو خیثمة عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهٗ مِنْهُ

۱۵۸۸۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی ہی کا تھا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۱۴۳۔مَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فِی الْیَمِیْنِ

باب ۱۱۴۳۔دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

۱۵۸۹۔حدثنا محمد بن عبیدالمحاربی ثنا عبدالعزیز بن ابی حازم عن موسی بن عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهٖ فِیْ یَمِیْنِهٖ ثُمَّ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِیْ یَمِیْنِیْ ثُمَّ نَبَذَهٗ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ

۱۵۸۹۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر دائیں ہاتھ میں پہنی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا: میں نے یہ انگوٹھی اپنے داہنے میں پہنی تھی پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا۔لہٰذا لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

اس باب میں علیؓ، جابرؓ، عبداللہ بن جعفرؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نافع سے بواسطہ ابن عمرؓ بھی اسی سند سے اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں داہنے ہاتھ میں پہننے کا ذکر نہیں۔

۱۵۹۰۔حدثنا محمد بن حمید الرزای ثنا جریر عن محمد بن اسحاق عن الصلت ابن عبداللّٰه بن نوفل قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَلَا اِخَالُهٗ اِلَّا قَالَ رَاَیْتُ

۱۵۹۰۔حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

ہوئے دیکھا ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۱۔حدثنا قتیبة ثنا حاتم بن اِسْمٰعِیْل عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِ ھِمَا

۱۵۹۱۔حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حسنؓ اور حسینؓ اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۲۔حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن ھارون عَنْ حَمَّادِبْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ اَبِیْ رَافِعٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَسَاَلْتُہٗ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ جَعْفَرٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

۱۵۹۲۔حضرت حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا۔انہوں نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن جعفرؓ کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں: یہ حدیث اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۱۴۴۔مَاجَآءَ فِیْ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب ۱۱۴۴۔انگوٹھی پر کچھ نقش کرانا

۱۵۹۳۔حدثنا محمد بن بشار و محمد بن یحیی وغیر واحد قالوا ثنا محمد بن عبداللّٰہ الانصاری ثنی اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰہُ سَطْرٌ وَلَمْ یَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی فِیْ حَدِیْثِہٖ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ

۱۵۹۳۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی پر تین سطریں نقش تھیں ایک میں ''محمد'' دوسری میں ''رسول'' اور تیسری میں ''اللہ'' لکھا ہوا تھا۔محمد بن یحییٰ یہ حدیث نقل کرتے ہوئے تین سطروں کے الفاظ ذکر نہیں کرتے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۹۴۔حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عبدالرزاق ثَنَا مَعْمَر عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ لَاتَنْقُشُوْا عَلَیْہِ

۱۵۹۴۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوا کر اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کرائے اور فرمایا: کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ الفاظ نقش نہ کرائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۵۔حدثنا اسحق بن منصور ثنا سعید بن عامر والحجاج بن منهال قالا ثنا همام عن بن جریج عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

۱۵۹۵۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ١١٤٥ ـ مَاجَآءَ فِي الصُّوْرَةِ

باب ۱۱۴۵۔ تصویر کے متعلق

١٥٩٦ ـ حدثنا احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جريج ثني اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يُصْنَعَ ذٰلِكَ

۱۵۹۶۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں تصویر رکھنے اور اسے بنانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں علیؓ، ابوطلحہؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ اور ابوایوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٩٧ ـ حدثنا اسحق بن موسى الانصارى ثنا معن ثنا مالك عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِى طَلْحَةَ الْاَنْصَارِىِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعٰى اَبُوْطَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ فِيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَاكَانَ رَقْمًا فِىْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِىْ

۱۵۹۷۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں کہ وہ ابوطلحہ انصاریؓ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو ان کے پاس سہل بن حنیفؓ بھی موجود تھے۔ پھر ابوطلحہ نے ایک شخص کو بلایا اور کہا کہ میرے نیچے سے چادر نکال لو۔ سہل نے پوچھا: کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ اس میں تصویریں ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ سہل نے کہا: کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ جو کپڑے میں رنگ ہوں ان کی اجازت ہے ابوطلحہ نے فرمایا: ہاں صحیح ہے لیکن میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر ہے کہ عزیمت پر عمل کروں اور اجازت کو ترک کروں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١١٤٦ ـ مَاجَآءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

باب ۱۱۴۶۔ مصوروں کے متعلق

١٥٩٨ ـ حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِى الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حديث قَوْمٍ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِىْ اُذُنِهِ الْاٰنُكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۱۵۹۸۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس وقت تک عذاب میں مبتلا رکھیں گے جب تک وہ اس میں روح نہیں ڈالے گا اور وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا۔ اور جو شخص کسی قوم کی باتیں چھپ کر سنے گا اور وہ لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں گے تو قیامت کے دن اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابوہریرہؓ، ابوجحیفہؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١١٤٧ ـ مَاجَآءَ فِي الْخِضَابِ

باب ۱۱۴۷۔ خضاب کے متعلق

۱۵۹۹۔حدثنا قتیبة ثنا ابوعوانة عن عمر بن ابی سلمة عَنْ اَبِیهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَلَاتَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ

۱۵۹۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑھاپے کی صورت تبدیل کردو (یعنی خضاب لگا کر سفید بالوں کی سفیدی کو ختم کردو) اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

اس باب میں زبیرؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابوذرؓ، انسؓ، ابورمثہؓ، جہدمہؓ، ابوطفیلؓ، جابر بن سمرہؓ، ابوجحیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۶۰۰۔حدثنا سوید بن نصر ثنا ابن المبارك عن الاجلح عن عبداللّٰه بن بریدة عنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُیِّرَبِهِ الشَّیْبُ الْحِنَّآءُ وَالْکَتَمُ

۱۶۰۰۔حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑھاپے کو تبدیل کرنے کی بہترین چیز مہندی اور کسم کے پتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابواسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

باب ۱۱۴۸۔مَاجَآءَ فِی الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

باب ۱۱۴۸۔لمبے بال رکھنا۔

۱۶۰۱۔حدثنا حمید بن مسعدة ثنا عبدالوهاب عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَکَانَ شَعْرُهُ لَیْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ اِذَا مَشٰی یَتَکَفَّأُ

۱۶۰۱۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے زیادہ لمبے اور نہ کوتاہ قد سڈول جسم اور گندمی رنگت سے متصف تھے۔ آپ ﷺ کے بال نہ گھنگھریالے تھے اور نہ سیدھے یعنی درمیانے تھے اور جب آپ ﷺ چلتے تو گویا کہ بلندی سے پستی کی طرف اتر رہے ہیں۔

اس باب میں عائشہؓ، براءؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، وائل بن حجرؓ، جابرؓ اور ام ہانیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت انسؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۰۲۔حدثنا هناد ثنا عبدالرحمٰن بن ابی الزناد عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَکَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

۱۶۰۲۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ ﷺ کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی لو سے نیچے تک تھے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ میں اور آنحضرت ﷺ ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے لیکن ان حدیثوں میں بالوں کے متعلق یہ الفاظ مذکور نہیں ہیں۔ یہ الفاظ صرف عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے نقل کیے ہیں اور یہ ثقہ، حافظ ہیں۔

باب ۱۱۴۹۔مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

باب ۱۱۴۹۔روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۱۶۰۳۔حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن هشام عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَی

۱۶۰۳۔حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

محمد بن بشار بھی یحییٰ بن سعید سے اور وہ ہشام سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۱۵۰۔مَاجَآءَ فِی الْاِکْتِحَالِ

۱۶۰۴۔حدثنا محمد بن حمید ثنا ابوداؤد الطیالسی عن عباد بن منصور عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ

باب ۱۱۵۰۔سرمہ لگانا

۱۶۰۴۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اثمد(۱) کا سرمہ لگایا کرو اس سے بینائی تیز اور بال اگتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اور آپ ﷺ ہر رات اس سے سرمہ لگایا کرتے تھے۔ تین سلائیاں ایک آنکھ میں اور تین دوسری آنکھ میں۔

علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ بھی یزید بن ہارون سے اور وہ عباد بن منصور سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے اس لفظ سے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ضرور اثمد کا سرمہ استعمال کیا کرو اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور پلکوں کے بال اُگتے ہیں۔

باب ۱۱۵۱۔مَاجَآءَ فِی النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۶۰۵۔حدثنا قتیبة ثنا یعقوب بن عبدالرحمٰن عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَ اَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ

باب ۱۱۵۱۔صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی ممانعت

۱۶۰۵۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں سے منع فرمایا۔ ایک صماء (یعنی ایک چادر لے کر اسے کندھوں پر ڈالا جائے اور پھر دائیں کونے کو بائیں کندھے اور بائیں کو دائیں کندھے پر ڈال دیا جائے اور دونوں ہاتھ بھی اسی میں لپٹے ہوئے ہوں) اور دوسرے یہ کہ کوئی اکڑوں ہو کر اپنے کولہوں پر بیٹھے اور ایک ہی کپڑے کو گھٹنوں اور کمر پر لپیٹ لے بشرطیکہ اس کے ستر پر کوئی اور کپڑا نہ ہو۔

باب ۱۱۵۲۔مَاجَآءَ فِيْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

۱۶۰۶۔حدثنا سوید ثنا عبداللّٰه بن المبارك عن عبیداللّٰه بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ

باب ۱۱۵۲۔مصنوعی بال جوڑنا

۱۶۰۶۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ دوسرے بال لگانے والی، لگوانے والی اور گودنے یا گزوانے والی سب پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گدوانا لثہ میں ہوتا ہے۔

(۱) اثمد: یہ ایک سرمے کا نام ہے جو صرف مکہ میں پایا جاتا ہے۔ (مترجم)

الْوَشْمُ فِی اللِّثَةِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ، معقل بن یسارؓ، ابن عباسؓ اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۱۵۳۔ مَاجَآءَ فِی رُکُوبِ الْمَیَاثِرِ

باب ۱۱۵۳۔ ریشمی زین پوشی کی ممانعت

۱۶۰۷۔ حدثنا علی بن حجر ثنا علی بن مسهر ثنا ابواسحٰق الشیبانی عن اشعث بن ابی الشعثاء عن معاویة بن سوید بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُکُوبِ الْمَیَاثِرِ

۱۶۰۷۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ریشمی) زین پوشی پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔[1]

اس باب میں علیؓ اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اشعث بن ابی شعثاء سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

باب ۱۱۵۴۔ مَاجَآءَ فِی فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۱۵۴۔ آنحضرت ﷺ کا بستر مبارک

۱۶۰۸۔ حدثنا علی بن حجر ثنا علی بن مسهر عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْهِ اَدَمٌ حَشْوُهٗ لِیْفٌ

۱۶۰۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جس بستر پر سویا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حفصہؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۱۵۵۔ مَاجَآءَ فِی الْقَمِیْصِ

باب ۱۱۵۵۔ آنحضرت ﷺ کی قمیص کے متعلق

۱۶۰۹۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی ثنا ابوتمیلة والفضل بن موسیٰ وزید بن حباب عن عبدالمؤمن بن خالد عن عَبْدِاللّٰه بن بُرَیْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ

۱۶۰۹۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو لباسوں میں سے قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبدالمؤمن بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور وہ مروزی ہیں۔ جب کہ بعض حضرات اسے ابوتمیلہ سے وہ عبدالمؤمن بن خالد سے وہ عبداللہ بن بریدہ سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں (کہ آنحضرت ﷺ کرتے/قمیص) کو تمام لباسوں سے زیادہ پسند کرتے تھے) پھر علی بن حجر بھی فضل بن موسیٰ سے وہ عبدالمؤمن بن خالد سے وہ عبداللہ بن بریدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتی ہیں علی بن نصر بن علی الجہضمی بھی عبدالصمد سے وہ عبدالوارث سے وہ شعبہ سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کرتا پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبہ سے اسی سند سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں جبکہ عبدالصمد کی حدیث مرفوع ہے۔

(۱) زین پوشی: اس کپڑے کو کہتے ہیں جو زین کے اوپر ڈالا جاتا ہے۔ (مترجم)

۱۶۱۰۔عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بن السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

۱۶۱۰۔حضرت اسماء بنت یزید السکن انصاریہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص کے بازو گٹوں تک تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۵۶۔مَايَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

باب ۱۱۵۶۔نئے کپڑے پہننے کی دعا۔

۱۶۱۱۔حدثنا سويد ثنا عبدالله بن مالك عن سعيد الجريرى عن ابى نضرة عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْرِدَآءً ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَمَا صُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

۱۶۱۱۔حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ یا قمیص یا تہبند اور پھر اللھم سے آخر تک دعا پڑھتے۔ ترجمہ: اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے لہٰذا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس بھلائی کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کا طلبگار ہوں اور اس کے شر اور جس شر کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ہشام بھی قاسم بن مالک مزنی سے اور وہ جریر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۱۵۷۔مَاجَآءَ فِىْ لُبْسِ الْجُبَّةِ

باب ۱۱۵۷۔جُبہ پہننا

۱۶۱۲۔حدثنا يوسف بن عيسى ثنا وكيع ثنا يونس بن ابى اسحق عن الشعبى عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بن شعبة عن أبيه اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ

۱۶۱۲۔حضرت مغیرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تنگ بازوؤں والا رومی جبہ پہنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۱۳۔حدثنا قتيبة ثنا ابن ابى زائدة عن الحسن بن عياش عن ابى اسحٰق هو الشيبانى عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَهْدٰى دِحْيَةُ الْكَلْبِىُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَآءِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَايَدْرِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِىٌّ هُمَا اَمْ لَا

۱۶۱۳۔حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ دحیہ کلبی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں موزے پیش کیے اور آپ ﷺ نے انہیں پہنا اسرائیل جابر سے اور وہ عامر سے نقل کرتے ہیں کہ موزوں کے ساتھ جبہ بھی تھا۔ آپ ﷺ نے یہ دونوں چیزیں زیب تن فرمائیں یہاں تک کہ وہ پھٹ گئیں۔ آپ ﷺ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کسی مذبوح جانور کی ہیں یا غیر مذبوح کی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابواسحاق جو اس حدیث کو شعبی سے نقل کرتے ہیں۔وہ ابواسحاق شیبانی ہیں ان کا نام سلیمان ہے۔اور حسن بن عیاش، ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

باب ۱۱۵۸۔مَاجَآءَ فِی شَدِّ الْاَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

باب ۱۱۵۸۔دانت پر سونا چڑھانا

۱۶۱۴۔حدثنا احمد بن منیع ثنا علی بن هاشم بن البرید وابوسعد الصنعانی عن ابی الا شهب عن عبدالرّحمٰن بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ ابْنِ اَسْعَدٍ قَالَ اُصِيبَ اَنْفِى يَوْمَ الْكُلَابِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَىَّ فَاَمَرَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

۱۶۱۴۔حضرت عرفجہ بن اسعد فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں کلاب کی جنگ کے موقع پر میری ناک کٹ گئی۔میں نے چاندی سے ایک ناک بنوایا لیکن اس میں سے بدبو آنے لگی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ سونے کی ناک بنوالوں۔

علی بن حجر، ربیع بن بدر اور محمد بن یزید واسطی سے اور وہ ابواشہب سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن طرفہ کی روایت سے جانتے ہیں۔سلم بن زریز بھی عبدالرحمٰن بن طرفہ سے ابوالاشہب ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ابن مہدی انہیں سلم بن زرین کہتے ہیں۔لیکن یہ وہم ہے اور صحیح زریر ہی ہے۔

باب ۱۱۵۹۔مَاجَآءَ فِى النَّهْىِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

باب ۱۱۵۹۔درندوں کی کھال کے استعمال کی ممانعت۔

۱۶۱۵۔حدثنا ابو کریب ثنا ابن المبارک و محمد بن بشر و عبداللّٰه بن اسمٰعیل عن سعید بن ابی عروبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ

۱۶۱۵۔ابوملیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔

محمد بن بشار بھی یحییٰ بن سعید سے وہ سعید سے وہ قتادہ سے وہ ابوملیح سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔ہمیں علم نہیں کہ سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ بھی کوئی راوی ابوملیح کے والد کے ذریعے سے نقل کرتے ہوں۔محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے بھی وہ شعبہ سے وہ یزید رشک سے اور وہ ابوملیح سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا (یعنی اس کے استعمال سے) اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۱۶۰۔مَاجَآءَ فِى نَعْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۱۶۰۔آنحضرت ﷺ کی چپل کے متعلق۔

۱۶۱۶۔حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا حبان بن هلال ثنا همام ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ

۱۶۱۶۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتے تسمے والے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۶۱۔مَاجَآءَ فِى كَرَاهِيَةِ الْمَشْىِ فِى النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب ۱۱۶۱۔ایک چپل پہن کر چلنے کی کراہت۔

۱۶۱۷۔حدثنا قتیبة عن مالك ح وثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَمْشِیْ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْلِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا

۱۶۱۷۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک چپل پہن کر نہ چلے یا تو دونوں پاؤں پہنے یا ننگے پاؤں چلے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۶۱۸۔حدثنا اَزْهَرُ بن مروان البصری اخبرنا الحارث بن نبهان عن معمر عن عمار بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

۱۶۱۸۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث غریب ہے۔عبیداللہ بن عمرو رقی یہ حدیث معمر سے وہ قتادہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن محدثین کے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح نہیں ۔ کیونکہ حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔ جب کہ قتادہ کی انس سے منقول حدیث کی کوئی اصل نہیں ۔ابوجعفر سمنانی اسے سلیمان بن عبیداللہ ورقی سے وہ عبیداللہ بن عمرو سے وہ معمر سے وہ قتادہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے چپل پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔امام بخاری ان دونوں حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتے۔

باب ۱۱۶۲۔مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب ۱۱۶۲۔ایک چپل پہن کر چلنے کی اجازت۔

۱۶۱۹۔حدثنا القاسم بن دینار الکوفی اسحق بن منصور السلولیّ کوفی ثنا هریم وهو ابن سفیان البجلی عن لیث عن عبدالرحمٰن بن القاسم عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

۱۶۱۹۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کبھی ایک چپل پہن کر بھی چلا کرتے تھے۔

احمد بن منیع ،سفیان بن عیینہ سے وہ عبدالرحمٰن بن قاسم سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ ایک چپل پہن کر چلیں ۔یہ زیادہ صحیح ہے۔سفیان ثوری بھی اسے عبدالرحمٰن بن قاسم سے موقوفاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۶۳۔مَاجَآءَ بِاَیِّ رِجْلٍ یَبْدَأُ اِذَا انْتَعَلَ

باب ۱۱۶۳۔چپل کون سے پاؤں میں پہلے پہنی جائے۔

۱۶۲۰۔حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك ح وثنا قتیبة عن مالك عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیَمِیْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ

۱۶۲۰۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی چپل پہننے لگے تو دائیں پاؤں کو مقدم رکھے اور جب اتارے تو بائیں پاؤں سے پہلے اتارے یعنی دایاں پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔

فَلْيَكُنِ الْيَمِينُ اَوَّلُهُمَا تُنْعَلُ و اٰخِرُهُمَا تُنْزَعَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١١٦٤ ـ مَاجَآءَ فِی تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

١٦٢١ ـ حدثنا يحيى بن موسٰى ثنا سعيد بن محمد الوراق وابو يحيى الحمانى قالا ثنا صالح بن حسان عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ وَلَاتَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ

باب ١١٦٤۔ کپڑوں میں پیوند لگانا۔

١٦٢١۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے دنیا تو شہ سفر کے بقدر ہی کافی ہے اور ہاں امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پہننا نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگالو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں اور امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ اور صالح بن ابی حسان جن سے ابن ابی ذئب احادیث نقل کرتے ہیں۔ وہ ثقہ ہیں۔ ''ایاک ومجالسۃ الاغنیاء'' کا مفہوم حضرت ابوہریرہؓ سے منقول اس حدیث کی طرح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے سے بہتر صورت یا زیادہ مالدار کی طرف دیکھے تو اسے اپنے سے کمتر آدمی کو دیکھنا چاہئے جس پر اسے فضیلت دی گئی۔ یقیناً اس سے اس کی نظر میں اللہ کی نعمت حقیر نہیں ہوگی۔ عون بن عبداللہ سے بھی منقول ہے کہ میں نے اغنیاء کی صحبت اختیار کی تو اپنے سے زیادہ غمگین کسی کو نہیں دیکھا۔ کیونکہ ان کی سواری میری سواری سے بہتر اور ان کے کپڑے میرے کپڑوں سے بہتر ہوتے تھے۔ پھر جب میں نے فقراء کی صحبت اختیار کی تو راحت حاصل ہوئی۔

١٦٢٢ ـ حدثنا ابن ابى عمر ثنا سفيان بن عيينة عن ابن ابى نجيح عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرُ

١٦٢٢۔ حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی چار چوٹیاں تھیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ١٦٢٣ ـ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدى ثنا ابراهيم بن نافع المكى عن ابن ابى نجيح عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ ضَفَائِرُ

باب ١٦٢٣۔ حضرت ام ہانیؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی چار چوٹیاں تھیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی ہیں۔ ابونجیح کا نام یسار ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ مجاہد کے ام ہانیؓ سے سماع کا مجھے علم نہیں۔

١٦٢٤ ـ حدثنا حميد بن مَسْعدة ثنا محمد بن حمران عن ابى سَعِيْد وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ

١٦٢٤۔ حضرت عبداللہ بسر کہتے ہیں کہ میں نے ابو کبشہ انماری سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ٹوپیاں کھلی اور سروں کے ساتھ ملی

سمعتُ ابا كبشة الانماري يقول كانت كِمامُ اَصحاب رسول اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بُطحًا

ہوتی تھیں۔(۱)

یہ حدیث منکر ہے۔اور عبداللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔یحییٰ بن سعید وغیرہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

١٦٢٥۔حدثنا قتيبة ثنا ابوالاحوص عن ابی اسحق عن مسلم بنِ نُذَيرٍ عَنْ حُذَيفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهِ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

۱۶۲۵۔حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پنڈلی یا میری پنڈلی پکڑ کر فرمایا: شلوار وغیرہ کی اصل جگہ یہاں تک ہے لیکن اگر دل نہ مانے تو اس سے تھوڑی نیچے کرلو اور اگر اب بھی دل نہ مانے تو ٹخنوں سے نیچے کرنے کا کوئی حق نہیں (یعنی ٹخنوں سے اوپر تک رکھنے کی اجازت ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔شعبہ اور ثوری اسے ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

١٦٢٦۔حدثنا قتيبة ثنا محمد بن ربيعة عن ابی الحسن الْعَسْقَلَانِیُّ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدِبْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَآئِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

۱۶۲۶۔حضرت ابوجعفر بن محمد بن رکانہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رکانہ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کشتی کی تو آپ ﷺ نے انہیں پچھاڑ دیا۔حضرت رکانہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہیں ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان صرف ٹوپیوں پر عمامہ لگانے کا فرق ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔اس کی سند قوی نہیں۔ابوحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں جانتے۔اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر۔

باب ١١٦٥۔فِيْ خَاتَمِ الْحَدِيْدِ

باب۱۱۶۵۔لوہے کی انگوٹھی

١٦٢٧۔حدثنا محمد بن حميد ثنا زيد بن حباب وابو تميلة عن عبدالله بن مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وعليه خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَآءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ ثُمَّ اَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ

۱۶۲۷۔حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔تو اس کی انگلی میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھوں میں اہل دوزخ کا زیور دیکھ رہا ہوں۔جب وہ دوبارہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے میں تم سے بتوں کی بو پا رہا ہوں۔چنانچہ جب وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔اس نے عرض کیا تو کس

---

(۱) کمام، کمہ کی جمع ہے اور اس صورت میں اس سے مراد ٹوپیاں ہیں۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ "کم" کی جمع ہے اس صورت میں اس کے معنی یہ ہوں گے کہ صحابہ کے کپڑوں کے بازو کھلے اور ڈھیلے تھے۔واللہ اعلم (مترجم)

وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالاً

چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چاندی کی اور وہ بھی ایک مثقال سے کم ہو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن مسلم: ابوطیبہ مروزی ہیں۔

باب ۱۶۲۸۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابی موسی قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ۔ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَ اَنْ اَلْبِسَ خَاتِمِيْ فِيْ هٰذِهٖ وَفِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

باب ۱۶۲۸۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے مجھے ریشمی کپڑا پہننے، سرخ زین پوش پر سوار ہونے اور شہادت یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا:

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی موسیٰ، ابو بردہ بن ابی موسیٰ ہیں ان کا نام عامر ہے۔

باب ۱۱۶۶۔

باب ۱۱۶۶۔ بلاعنوان

۱۶۲۹۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنى اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسُهَا الْحِبَرَةُ

۱۶۲۹۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ ترین لباس دھاری دار چادر تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کھانوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے نقل کی گئی احادیث کے ابواب

باب ۱۱۶۷۔مَاجَآءَ عَلٰى مَا كَانَ يَاْكُلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۱۶۷۔ آنحضرت ﷺ کس چیز پر کھانا کھایا کرتے تھے۔

۱۶۳۰۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنى ابى عن يونس عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ

۱۶۳۰۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ کبھی خوان پر کھانا کھایا اور نہ ہی چھوٹی پلیٹوں میں اور نہ ہی آپ ﷺ کے لیے پتلی چپاتی پکائی گئی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا کہ لوگ کس چیز پر کھانا کھایا کرتے تھے تو فرمایا: انہی دسترخوانوں پر۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ یونس جو یہاں مذکور ہیں وہ یونس اسکاف ہیں۔ عبدالوارث بھی سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے اور وہ انسؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۶۸ ـ مَاجَاءَ فِی اَکْلِ الْاَرْنَبِ

۱۶۳۱ ـ حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد ثنا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَان فَسَعٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِی بِفَخِذِهَا اَوْبِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهُ فَقُلْتُ اَكَلَهُ قَالَ قَبِلَهُ

باب ۱۱۶۸ـ خرگوش کھانا

۱۶۳۱ـ حضرت ہشام بن زید کہتے ہیں کہ ہم نے مرظہران کے مقام پر ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ چنانچہ جب صحابہ اسکے پیچھے دوڑے تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابوطلحہؓ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے پتھر سے ذبح کیا اور مجھے اس کی ران یا کولہے کا گوشت دے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے کھالیا: میں نے پوچھا کیا آپ ﷺ نے اسے کھالیا؟ فرمایا: آپ ﷺ نے اسے قبول کرلیا۔

اس باب میں جابرؓ، عمارؓ، محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم اسی پر عمل پیرا ہیں کہ خرگوش کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جب کہ بعض حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں کیونکہ اسے حیض آتا ہے۔

باب ۱۱۶۹ ـ مَاجَاءَ فِی اَکْلِ الضَّبِّ

۱۶۳۲ ـ حدثنا قُتَيْبَةُ ثنا مالك بن انس عن عبداللّٰه بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ

باب ۱۱۶۹ـ گوہ کھانا۔

۱۶۳۲ـ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔

اس باب میں عمرؓ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، ثابت بن ودیعہؓ، جابرؓ اور عبدالرحمٰن بن حسنہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور گوہ کھانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم صحابہ اس کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں۔ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی لیکن آپ ﷺ نے نفرت طبعی کی وجہ سے اسے نہیں کھایا نہ کہ حرمت شرعی کی وجہ سے۔

باب ۱۱۷۰ ـ مَاجَآءَ فِی اَکْلِ الضَّبُعِ

۱۶۳۳ ـ حدثنا احمد بن منيع ثنا اسمٰعيل بن ابراهيم ثنا ابن جريج عن عبداللّٰه بن عُبَيْدَ بن عُمَيْر عَنِ ابْنِ اَبِی عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِیَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

باب ۱۱۷۰ـ بجو کھانے کے متعلق

۱۶۳۳ـ حضرت ابن ابی عمار کہتے ہیں کہ میں نے جابرؓ سے پوچھا کہ کیا بجو شکار کیے جانے والے جانوروں کے زمرے میں آتا ہے؟ تو فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا میں اسے کھالوں؟ فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا: کیا آنحضرت ﷺ کا یہی حکم ہے؟ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء اسی پر عمل پیرا ہیں کہ چرغ کھانا جائز ہے احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں آنحضرت ﷺ سے اس کی کراہت میں بھی ایک حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند قوی نہیں۔ لہٰذا بعض علماء اسے مکروہ کہتے ہیں۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ جریر بن حازم یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر سے وہ ابن ابی عمار سے وہ جابرؓ سے اور وہ عمرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ لیکن ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۳۴۔حدثنا هناد ثنا ابومعاوية عن اسمعيل بن مسلم عن عبدالكريم ابى اميّة عن حِبَّان بْنِ جَزْءٍ عَنْ أخيه خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ وَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ

۱۶۳۴۔حضرت خزیمہ بن جزء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بجّو کا حکم پوچھا تو فرمایا: کوئی ایسا بھی ہے جو بجّو کھاتا ہو؟ پھر میں نے بھیڑیے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کیا کوئی نیک آدمی بھی بھیڑیا کھا سکتا ہے؟

اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے صرف اسماعیل بن مسلم کی عبدالکریم ابی امیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور بعض محدثین اسماعیل اور عبدالکریم کے متعلق کلام کرتے ہیں اور عبدالکریم: عبدالکریم بن قیس بن ابی مخارق ہیں۔ لیکن عبدالکریم جزری ثقہ ہیں۔

باب ۱۱۷۲۔مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

باب ۱۱۷۲۔گھوڑوں کا گوشت کھانا

۱۶۳۵۔حدثنا قتيبة و نصر بن على قالا ثنا سفيان عن عمرو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ

۱۶۳۵۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ بھی حدیث نقل کرتی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں سے اسی طرح منقول ہے۔ یہ حضرات عمرو بن دینار سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ حماد بن زید بھی عمرو بن دینار سے وہ محمد بن علی سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں اور ابن عیینہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ، حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہیں۔

باب ۱۱۷۳۔مَاجَآءَ فِیْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب ۱۱۷۳۔پالتو گدھوں کے گوشت کا حکم

۱۶۳۶۔حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالوهاب الثقفى عن يحيى بن سعيد الانصارى عن مالك بن انس عن الزهرى ح وثنا ابن ابى عمر ثنا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن عبداللّٰه والحسن ابنى محمد بن على عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

۱۶۳۶۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے زمانے میں متعہ اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

سعید بن عبدالرحمٰن، سفیان سے وہ زہری سے اور وہ عبداللہ اور حسن (یہ دونوں محمد بن علی کے بیٹے ہیں) سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہری کے نزدیک ان دونوں میں سے پسندیدہ ترین شخصیت حسن بن محمد ہیں۔ سعید کے علاوہ راوی، ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان میں زیادہ بہتر عبداللہ بن محمد ہیں۔

۱۶۳۷۔حدثنا ابو كريب ثنا حسين بن على عن زائدة عن محمد بن عمرو عن اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

۱۶۳۷۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ہر کچلی والے درندے، وہ جانور جسے باندھ کر اس کو نشانہ بنایا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْحِمَارِ الْإِنْسِيِّ

جائے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں علیؓ، جابرؓ، براءؓ، ابن ابی اوفیؓ، انسؓ، عرباض بن ساریہؓ، ابوثعلبہؓ، ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالعزیز بن محمد وغیرہ اسے محمد بن عمرو سے نقل کرتے ہوئے صرف کچلی والے درندوں کا حکم بیان کرتے ہیں۔

باب ۱۱۷۳۔ مَاجَآءَ فِي الْاَكْلِ فِيْ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

باب ۱۱۷۳۔ کفار کے برتنوں میں کھانا کھانا

۱۶۳۸۔ حدثنا زيد بن اخزم الطائى ثنا مسلم بن قتيبة ثنا شعبة عن ايوب عن اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ

۱۶۳۸۔ حضرت ابوثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کا حکم پوچھا گیا تو فرمایا: ان کو دھو کر صاف کرنے کے بعد ان میں پکاؤ اور ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث ابوثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے اور ان سے کئی سندوں سے منقول ہے ان کا نام جرثوم ہے اور انہیں جرہم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ پھر یہی حدیث ابوقلابہ بھی ابی اسماء رحبی سے اور وہ ابوثعلبہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۳۹۔ حدثنا على بن عيسى بن يزيد البغدادى ثنا عبيدالله بن محمد بن القرشى ثنا حماد بن سلمة عن ايوب و قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبَخُ فِيْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَ اِنْ كَانَ غَيْرَمُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ

۱۶۳۹۔ حضرت ابوقلابہ، ابواسماء رحبی سے اور وہ ابوثعلبہ خشنیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں۔ لہٰذا ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں کو پینے کے لیے استعمال کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس کے علاوہ کوئی اور برتن نہ ہوں تو انہیں پانی سے دھولیا کرو پھر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہاں شکار بھی بہت ہوتا ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: اگر تم نے اپنا تربیت یافتہ کتا چھوڑا اور بسم اللہ پڑھی پھر کتے نے اسے مار دیا تو تم اسے کھا سکتے ہو اور اگر وہ غیر تربیت یافتہ تھا تو اس شکار کو ذبح کرنا ضروری ہے۔ اور اگر تم اپنا تیر چلاتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لو اور اس سے شکار مر جائے تو اسے کھا سکتے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۷۴۔ مَاجَآءَ فِي الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمْنِ

باب ۱۱۷۴۔ اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے

۱۶۴۰۔ حدثنا سعيد بن عبدالرحمٰن وابوعمار قالا ثنا سفيان عن الزهرى عن عبيدالله عن ابْنِ

۱۶۴۰۔ حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو آپ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے

عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ

فرمایا: اسے اور اس کے اردگرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی کھاؤ۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری اسے عبیداللہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے سوال کیا: یعنی اس میں میمونہؓ کا تذکرہ نہیں۔ جب کہ ابن عباسؓ کی میمونہؓ سے نقل کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ معمر بھی زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ اس میں خطاء ہے اور صحیح حدیث وہی ہے جو زہری عبیداللہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ میمونہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۷۵ ۔مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

باب۱۱۷۵۔ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا

۱۶۴۱۔حدثنا اسحق بن منصور ثنا عبداللّٰه بن نمير ثنا عبيداللّٰه بن عمر عن بن ابن شهاب عن ابى بكر بن عبيداللّٰه بن عبداللّٰه بن عمر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرِبُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

۱۶۴۱۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے پیے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

اس باب میں جابر، عمر بن ابی سلمہ، سلمہ بن اکوع، انس بن مالکؓ اور حفصہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ بھی اسے زہری سے وہ ابوبکر بن عبیداللہ سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں جب کہ معمر اور عقیل زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن مالک اور ابن عیینہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۱۷۶ ۔مَاجَآءَ فِي لَعْقِ الْاَصَابِعِ

باب۱۱۷۶۔ انگلیاں چاٹنا

۱۶۴۲۔حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابى الشوارب ثنا عبدالعزيز بن المختار عن سهيل بن ابى صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ

۱۶۴۲۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں اس لیے کہ اسے یہ معلوم نہیں کہ ان میں سے کس میں برکت ہے۔

اس باب میں جابر، کعب بن مالک اور انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۱۷۷ ۔مَاجَآءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب۱۱۷۷۔ گر جانے والے لقمے کے متعلق

١٦٤٣۔حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهٗ فَلْیُمِطْ مَارَابَهٗ مِنْهَا لِیَطْعَمْهَا وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ

۱۶۴۳۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور اس دوران کوئی لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ اسے اٹھا کر اس میں سے مشکوک حصے کو الگ کر کے کھا لے اور اسے شیطان کی خوراک بننے کے لیے نہ چھوڑے۔

اس باب میں انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے

١٦٤٤۔حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْیُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰی وَلْیَاْكُلْهَا وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ

۱۶۴۴۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کھانا کھا لیتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیتے اور فرماتے کہ اگر تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لے، اور شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے۔ نیز آپ ﷺ نے حکم دیا کہ پلیٹ کو بھی چاٹ لیا کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٤٥۔حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا المعلی بن راشد ابو اليمان قال حدثتنی حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا نُبَیْشَةُ الْخَیْرِ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِیْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِیْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ

۱۶۴۵۔حضرت ام عاصمؓ جو سنان بن سلمہ کی ام ولد ہیں فرماتی ہیں کہ نبیشہ خیر ہمارے ہاں داخل ہوئی تو ہم لوگ ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی پیالے میں کھانا کھانے کے بعد اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اسے ہم صرف معلی بن راشد کی روایت سے جانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی ائمہ حدیث اسے معلی بن راشد سے نقل کرتے ہیں۔

باب ١١٧٨۔مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ

باب ۱۱۷۸۔کھانے کے درمیان سے کھانا کھانے کی کراہت۔

١٦٤٦۔حدثنا ابورجاء ثنا جرير عن عطاء بن السائب عن سعيد بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَیْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَّسَطِهٖ

۱۶۴۶۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: برکت کھانے کے درمیان میں ہوتی ہے لہٰذا کناروں سے کھانا کھاؤ۔ درمیان میں سے نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور صرف عطاء بن سائب کی روایت سے معروف ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے عطاء بن سائب ہی سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۱۷۹۔مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَکْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

باب ۱۱۷۹۔لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت۔

۱۶۴۷۔حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا یحیی بن سعید القطّان عن ابن جریج ثَنَاء عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهٖ قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْکُرَاثِ فَلَا یَقْرَبْنَا فِیْ مَسَاجِدِ نَا

۱۶۴۷۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لہسن کھایا۔(پہلی مرتبہ راوی نے صرف لہسن کا اور دوسری مرتبہ لہسن، پیاز اور گندنے کا ذکر کیا) وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس باب میں عمرؓ،ابو ہریرۃؓ،ابوایوبؓ،ابوسعیدؓ،جابر بن سمرۃؓ،قرۃؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۱۸۰۔مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ اَکْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوْخًا

باب ۱۱۸۰۔پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت

۱۶۴۸۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد انبانا شعبة عن سماك بن حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ یَقُوْلُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِوْاَیُّوْبَ وَکَانَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَیْهِ بِفَضْلِهٖ فَبَعَثَ اِلَیْهِ یَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰی اَبُوْ اَیُّوْبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ الثُّوْمُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَاوَلٰکِنِّیْ اَکْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِهٖ

۱۶۴۸۔حضرت جابر بن سمرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ابوایوبؓ کے ہاں ٹھہرے تو جب کھانا کھاتے تو جو بچ جاتا اسے ابو ایوبؓ کے پاس بھیج دیا کرتے۔ایک مرتبہ آپ ﷺ نے انہیں کھانا بھیجا جس میں سے آپ ﷺ نے نہیں کھایا تھا۔چنانچہ جب ابوایوبؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو فرمایا،اس میں لہسن ہے۔انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں اس کی بو کی وجہ سے اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۴۹۔حدثنا محمد بن مدّویة ثنا مسدد ثنا الجراح بن ملیح عن ابی اسحٰق عن شریك بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نُهِیَ عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا

۱۶۴۹۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ کچا ثوم کھانے سے منع کیا گیا یعنی پکا ہوا کھانے کی اجازت ہے۔

یہ حضرت علیؓ سے موقوفاً بھی منقول ہے۔ہناد،وکیع سے وہ اپنے والد سے وہ ابواسحاق سے وہ شریک بن حنبل سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ پکے ہوئے لہسن کے علاوہ لہسن کھانا مکروہ ہے۔اس حدیث کی سند قوی نہیں۔شریک بن حنبل اسے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۶۵۰۔حدثنا الحسن بن الصباح البزار ثنا سفیان بن عیینة عن عبداللّٰه بن ابی یزید عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اُمِّ اَیُّوْبَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ

۱۶۵۰۔حضرت ام ایوبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو ان لوگوں نے (یعنی ہجرت کے موقع پر) آپ ﷺ کے لیے بعض سبزیوں سے کھانا تیار کیا۔آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا:

عَلَيهِم فتكَلَّفُوْا لَهٗ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبقُوْلِ فَكَرِهَ اَكْلَهٗ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْهُ فَاِنِّىْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّىْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِىَ صَاحِبِىْ

تم لوگ اسے کھالو کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے فرشتے کو تکلیف نہ پہنچے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ام ایوبؓ، حضرت ابوایوبؓ کی بیوی ہیں۔ محمد بن حمید، زید بن حباب سے وہ ابوخلدہ سے اور وہ ابو عالیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے۔ اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان کی انس بن مالکؓ سے ملاقات ہے اور ان سے احادیث بھی سنی ہیں۔ ابو عالیہ کا نام رفیع ریاحی ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

باب ۱۱۸۱۔ماجاء فِىْ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَ النَّارِ عِنْدَالْمَنَامِ

باب ۱۱۸۱۔ سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنا اور چراغ و آگ بجھا کر سونا۔

۱۶۵۱۔حدثنا قتيبة عن مالك عن اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَ اَوْ كُوا السِّقَآءَ وَاَكْفِوا الْاِنَآءَ اَوْخَمِّرُوا الْاِنَآءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غُلْقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ

۱۶۵۱۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (سونے سے پہلے) دروازہ بند کرو۔ مشک باندھ دو، برتنوں کو ڈھک دو یا انہیں الٹا کر کے رکھو اور چراغ بجھا دو۔ اس لیے کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور نہ ہی بندھی ہوئی چیزوں کو کھولتا یا برتنوں کو سیدھا کرتا ہے اور اس لیے کہ چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔(۱)

اس باب میں ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ سے منقول ہے۔

۱۶۵۲۔حدثنا ابن ابى عمر وغيرواحد قالوا ثنا سفيان عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِىْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ

۱۶۵۲۔ حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑو یعنی بجھا کر سوؤ۔

باب ۱۱۸۲۔مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

باب ۱۱۸۲۔ دو دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے کی کراہت۔

۱۶۵۳۔حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابواحمد الزبير وعبيدالله عن الثورى عن جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ

۱۶۵۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھی سے اجازت لیے بغیر دو دو کھجوریں ایک ایک مرتبہ میں کھانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں حضرت ابوبکرؓ کے مولیٰ سعد بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۸۲۔مَاجَآءَ فِى اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

باب ۱۱۸۳۔ کھجور کی فضیلت۔

(۱) چراغ بجھانے کا حکم اس لیے ہے کہ چوہا جلتے ہوئے چراغ کو کھینچ لیتا ہے جس سے آگ لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔(مترجم)

۱۶۵۴۔حدثنا محمد بن سهل بن عسكرو عبدالله بن عبدالرحمن قالا ثنا يحيى بن حسان ثنا سليمان بن بلال عن هشام بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ

۱۶۵۴۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس کے مکین بھوکے ہیں۔

اس باب میں ابورافعؓ کی بیوی سلمیٰ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۱۸۴۔ماجاء فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ اِذَا فَرِغَ مِنْهُ

باب ۱۱۸۴۔کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا۔

۱۶۵۵۔حدثنا هناد و محمود بن غيلان قالا ثنا ابواسامة عن زكريا بن ابى زائدة عن سعيد بن اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا

۱۶۵۵۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے۔

اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، ابوسعیدؓ، عائشہؓ، ابوایوبؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔کئی راوی اسے زکریا بن ابی زائدہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۱۸۵۔مَاجَآءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ

باب ۱۱۸۵۔کوڑھی کے ساتھ کھانا کھانا۔

۱۶۵۶۔حدثنا احمد بن سعيد الاشقر و ابراهيم ابن يعقوب قالا ثنا يونس بن محمد ثنا المفضل بن فضالة عن حبيب بن الشهيد عن محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ

۱۶۵۶۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کوڑھی کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنے پیالے میں شریک طعام کر لیا پھر فرمایا: اللہ کے نام کے ساتھ اس پر بھروسہ اور توکل کر کے کھاؤ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے یونس بن محمد کی مفضل بن فضالہ سے نقل کردہ حدیث سے جانتے ہیں اور یہ مفضل بن فضالہ بصری ہیں۔جب کہ مفضل بن فضالہ مصری دوسرے شخص ہیں وہ ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔شعبہ یہ حدیث حبیب بن شہید سے اور وہ ابن بریدہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک کوڑھی کے مریض کا ہاتھ پکڑا میرے نزدیک شعبہ کی حدیث اشبہ اور زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۱۸۶۔مَاجَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ

باب ۱۱۸۶۔مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۱۶۵۷۔حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا عبيدالله عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۶۵۷۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر سات آنتوں میں اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ، ابونضرہؓ، ابوموسیٰؓ، جہجاہ الغفاری، میمونہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

١٦٥٨ ـ حدثنا اسحٰق بن موسى ثنا معن ثنا مالك عن سُهَيل بن ابى صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَلَهٗ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

۱۶۵۸۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک کافر آنحضرت ﷺ کے ہاں مہمان بن کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا پھر دوسری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا۔ چنانچہ دودھ نکالا گیا اور وہ پی گیا پھر اور بکری کا دودھ نکالا گیا۔ وہ اسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ دوسرے روز وہ اسلام لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ اس نے اس بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا لیکن وہ اسے پورا نہ پی سکا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے، اور کافر سات آنتوں میں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس حدیث میں مراد قلت و کثرت ہے یعنی مسلمان کم اور کافر زیادہ حرص رکھتا ہے اور یہ اغلب و کثرت کے اعتبار سے ہے۔ یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اس مخصوص شخص کی حالت بیان کرنا مراد ہو۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ کم کھانے والے سے مراد مؤمن کامل ہو اور زیادہ کھانے والے سے مراد کافر ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۱۸۷ ـ مَاجَآءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

باب ۱۱۸۷۔ ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

١٦٥٩ ـ حدثنا الانصارى ثنا معن ثنا مالك ح و ثنا قتيبة عن مالك عن ابى الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَ طَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ

۱۶۵۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لیے اور تین کا چار آدمیوں کے لیے کافی ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابرؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے اور چار کا آٹھ کے لیے کافی ہے۔ محمد بن بشار یہ حدیث عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابوسفیان سے وہ جابر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۸۸ ـ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الْجَرَادِ

باب ۱۱۸۸۔ ٹڈی کھانے کے متعلق

۱۶۶۰۔حدثنا احمد بن منیع ثنا سفین عن ابی یعفور العبدی عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ

۱۶۶۰۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ ان سے ٹڈی کھانے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی۔اس دوران ہم ٹڈی کھاتے رہے۔

سفیان بن عیینہ، ابو یعفور سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے چھ غزوات کا اور سفیان ثوری بھی ابو یعفور ہی سے نقل کرتے ہوئے سات غزوات بیان کرتے ہیں۔اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو یعفور کا نام واقد ہے۔ انہیں وقدان بھی کہتے ہیں۔جب کہ دوسرے ابو یعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔محمود بن غیلان یہ حدیث ابو احمد اور مومل سے وہ سفیان سے وہ ابو یعفور سے اور وہ ابن ابی اوفی سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سات جہاد کیے......الخ شعبہ بھی یہی حدیث ابو یعفور سے وہ ابن ابی اوفی سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کئی جہاد کیے......الخ ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۸۹۔مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَۃِ وَاَلْبَانِھَا

باب ۱۱۸۹۔جلالہ کے دودھ اور گوشت کا حکم۔(۱)

۱۶۶۱۔حدثنا ھناد ثنا عبدۃ عن محمد بن اسحاق عن ابی نجیح عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَۃِ وَاَلْبَانِھَا

۱۶۶۱۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کے دودھ اور گوشت کے استعمال سے منع فرمایا۔

اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابن ابی نجیح بھی مجاہد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۲۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن ھشام ثنی ابی عن قتادۃ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُجَثَّمَۃِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَۃِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَآءِ

۱۶۶۲۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جسے باندھ کر تیروں کا نشانہ بنایا جائے۔ نیز جلالہ کا دودھ پینے اور مشک کے منہ سے پانی پینے سے بھی منع فرمایا۔ (یعنی اس سے منہ لگا کر)

محمد بن بشار بھی ابن ابی عدی سے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۱۹۰۔مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الدَّجَاجِ

باب ۱۱۹۰۔مرغی کھانا

۱۶۶۳۔حدثنا زید بن اخزم ثنا ابو قتیبۃ عن ابی العوّام عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زَھْدَمٍ نِ الْجَرْمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَھُوَ یَاْکُلُ دَجَاجَۃً فَقَالَ اُدْنُ فَکُلْ

۱۶۶۳۔زہدم جرمی کہتے ہیں کہ میں ابو موسی کے ہاں گیا تو وہ مرغی کھا رہے تھے۔فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

---

(۱) جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کی خوراک کا اکثر حصہ نجاسات ہوں۔(مترجم)

فَاِنِّی رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُہٗ

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔

۱۶۶۴۔ حدثنا ھناد ثنا وکیع عن سفیان عن ایوب عن ابی قلابۃ عَنْ زَھْدَمٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

۱۶۶۴۔ حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس حدیث میں تفصیل ہے اور یہ حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب سختیانی قاسم سے وہ ابوقلابہ سے اور زہدم جرمی سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۹۱۔ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْحُبَارٰی

باب ۱۱۹۱۔ سرخاب کا گوشت کھانا۔

۱۶۶۵۔ حدثنا الفضل بن سھل الاعرج البغدادی ثنا ابراھیم بن عبدالرحمٰن بْنِ مَھْدِیٍّ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِیْنَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی

۱۶۶۵۔ حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ، عمر بن ابی فدیک سے روایت کرتے ہیں۔ انہیں بریہ بن عمر بن سفینہ بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۱۹۲۔ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الشِّوَآءِ

باب ۱۱۹۲۔ بھنا ہوا گوشت کھانا۔

۱۶۶۶۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی محمد بن یوسف اَنَّ عطاء بن یسار اَخْبَرَہٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَّشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمَا تَوَضَّاَ

۱۶۶۶۔ حضرت ام سلمہؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھنا ہوا بازو پیش کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ اسے کھانے کے بعد نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔

اس باب میں عبداللہ بن حارثؓ مغیرہؓ اور ابورافعؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۱۹۳۔ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْاَکْلِ مُتَّکِئًا

باب ۱۱۹۳۔ تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت

۱۶۶۷۔ حدثنا قتیبۃ ثنا شریک عن علی بن الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا

۱۶۶۷۔ حضرت ابوجحیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

اس باب میں علیؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف علی ابن اقمر کی روایت سے جانتے ہیں زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید اور کئی راوی یہ حدیث علیؓ بن اقمر ہی سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ بھی اسے ثوری سے اور وہ علی ابن اقمر سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۱۹٤ ـمَاجَآءَ فِی حُبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

باب ۱۱۹۴۔ آنحضرت ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنا۔

۱٦٦۸ ـحدثنا سلمة بن شبيب ومحمود بن غيلان واحمد بن ابراهيم الدورقی قالوا ثنا ابو اسامة عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

۱۶۶۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھی چیز پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر بھی اسے ہشام بن عروہ سے نقل کرتے ہیں اور اس میں تفصیل ہے۔

باب ۱۱۹٥ ـمَاجَآءَ فِی اِکْثَارِ الْمَرَقَةِ

باب ۱۱۹۵۔ شوربا زیادہ کرنا۔

۱٦٦۹ ـحدثنا محمد بن عمر بن علی المقدمی ثنا مسلم بن ابراهيم ثنا محمد بن فضاء ثنا ابی عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰی اَحَدُکُمْ لَحْمًا فَلْیُکْثِرْ مَرَقَتَہٗ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَتَہٗ وَھُوَ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ

۱۶۶۹۔ حضرت عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو اس میں شوربا زیادہ کرلے۔ اس لیے کہ اگر اسے گوشت نہ ملے تو شوربا ہی مل جائے۔ اور وہ بھی ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔

اس باب میں ابوذرؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن فضاء کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن فضاء تعبیر بتانے والے ہیں۔ سلیمان بن حرب ان پر اعتراض کرتے ہیں اور علقمہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

۱٦۷۰ ـحدثنا الحسين بن علی بن الاسود البغدادی ثنا عمرو بن محمد بن العنقزی ثنا اسرائيل عن صالح بن رستم ابی عامر الخزاز عن ابی عمران الجونی عن عبداللّٰہ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْقِرَنَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاہُ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ وَ اِذَا اشْتَرَیْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَکْثِرْ مَرَقَتَہٗ وَاغْرِفْ لِجَارِکَ مِنْہُ

۱۶۷۰۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو۔ اور جب گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ کرلیا کرو اور اس میں سے کچھ پڑوسی کے ہاں بھی بھیج دیا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے ابوعمران جونی سے نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۱۹٦ ـمَاجَآءَ فِی فَضْلِ الثَّرِیْدِ

باب ۱۱۹۶۔ ثرید کی فضیلت

۱٦۷۱ ـحدثنا محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۶۷۱۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ اور عائشہؓ کے علاوہ کوئی کامل نہیں۔ اور

كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے۔ جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۱۹۷۔مَاجَاءَ فِیْ نَهْشِ اللَّحْمِ

باب ۱۱۹۷۔ گوشت نوچ کر کھانا

۱۶۷۲۔حدثنا احمد بن منیع ثنا سفیان بن عیینة عن عبدالکریم اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَعَا اُنَاسًا فِیْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَاِنَّهٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ

۱۶۷۲۔ حضرت عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے میری شادی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کیا جس میں صفوان بن امیہؓ بھی شامل تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو کیونکہ یہ اس طرح کھانے سے زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔

اس باب میں عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں اس حدیث کو ہم صرف عبدالکریم معلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں جن میں ایوب سختیانی بھی شامل ہیں۔

باب ۱۱۹۸۔مَاجَآءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

باب ۱۱۹۸۔ چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی اجازت

۱۶۷۳۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن الزهری عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِوبْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

۱۶۷۳۔ حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری کے شانے سے چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ وضو کیے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

توضیح: جن روایات میں چھری سے کاٹنے کی ممانعت آئی ہے وہ احادیث بلا ضرورت چھری کے استعمال پر محمول ہیں۔ چنانچہ ضرورت کے وقت اس کی اجازت ہے۔ (مترجم)

باب ۱۱۹۹۔مَاجَآءَ اَیُّ اللَّحْمِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۱۹۹۔ آنحضرت ﷺ کو کون سا گوشت پسند تھا۔

۱۶۷۴۔حدثنا واصل بن عبدالاعلی ثنا محمد بن الفضیل عن ابی حیان التیمیّ عن ابی زرعة بن عمرو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهَا

۱۶۷۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو آپ کو دستی کا گوشت دیا گیا۔ جو آپ ﷺ کو بہت پسند تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوچ کر کھایا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید حیان تیمی اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

۱۶۷۵۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا یحیی بن عباد ابو عباد ثنا فلیح بن سلیمان عن عبدالوھاب بن یحیی من ولد عباد بن عبداللّٰه بن الزبیر عن عبداللّٰه بن الزبیر عن عائشة الخ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحمِ اِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ لٰكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحمَ اِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجِلُ اِلَيهِ لِاَنَّهٗ اَعْجَلُهَا نَضْجًا

۱۶۷۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو دستی کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا بلکہ بات یہ تھی کہ گوشت ایک دن کے ناغے کے ساتھ ملا کرتا تھا لہٰذا آپ ﷺ اسے کھانے میں جلدی کرتے تھے اور یہی حصہ جلدی گل سکتا ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۰۰۔ مَاجَآءَ فِی الْخَلِّ

باب ۱۲۰۰۔ سرکے کے متعلق

۱۶۷۶۔ حدثنا الحسن بن عرفة ثنا مبارك بن سعيد اخو سفيان بن سعيد عن سفيان عن اَبِی الزُّبَيرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

۱۶۷۶۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ کتنا بہترین سالن ہے۔

عبدة بن عبداللہ خزاعی بصری بھی معاویہ سے وہ سفیان سے وہ محارب بن دثار سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔ اس باب میں عائشہؓ اور ام ہانیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اور یہ مبارک بن سعید کی حدیث سے زیادہ صحیح ہیں۔ محمد بن سہل، یحییٰ بن حسان سے وہ سلیمان سے وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے اور وہ عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بھی یحییٰ سے اور وہ سلیمان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں راوی کو "ادام" یا "ادم" کے الفاظ میں شک ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہشام بن عروہ کی سند سے صرف سلیمان بن بلال ہی کی روایت سے معروف ہے۔

۱۶۷۷۔ حدثنا ابو کریب ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی حمزة الثمالی عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَمَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ

۱۶۷۷۔ حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا: کیا کچھ ہے؟ عرض کیا نہیں۔ البتہ چند سوکھی روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لاؤ۔ وہ گھر جس میں سرکہ ہو، سالن کا محتاج نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے ام ہانیؓ کی نقل کردہ حدیث سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ان کا انتقال حضرت علیؓ کے بعد ہوا۔

باب ۱۲۰۱۔ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْبِطِّیْخِ بِالرُّطَبِ

۱۶۷۸۔حدثنا عبدة بن عبداللّٰه الخزاعی ثنا معاویة بن هشام عن سفیان عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ

باب ۱۲۰۱۔ تربوز کے ساتھ تر کھجوریں کھانا

۱۶۷۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تربوز کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔

اس باب میں انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یعنی حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر یزید بن رومان بھی یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۰۲۔مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْقِثَّآءِ بِالرُّطَبِ

۱۲۷۹۔حدثنا اسمٰعیل بن موسیٰ الفزاری ثنا ابراهیم بن سعد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ

باب ۱۲۰۲۔ ککڑی تر کھجوروں کے ساتھ کھانا

۱۶۷۹۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ککڑی کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۰۳۔ مَاجَاءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

۱۶۸۰۔حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا حمید وثابتٍ و قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا

باب ۱۲۰۳۔ اونٹوں کا پیشاب پینے کے متعلق

۱۶۸۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے تو وہاں کی آب و ہوا ان لوگوں کو موافق نہ آئی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے انہیں صدقے کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا: اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو۔(۱)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ پھر یہی حدیث انسؓ سے بھی کئی سندوں سے منقول ہے ان سے ابوقلابہ نقل کرتے ہیں۔ سعید بن ابی عروبہ بھی قتادہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۰۴۔الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ

۱۶۸۱۔حدثنا یحیی بن موسی ثنا عبداللّٰه بن نمیر ثنا قیس بن الربیع ح وثنا قتیبة ثنا عبدالکریم الجرجانی عن قیس بن الربیع المعنی واحد عن ابی هشام عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِیْ

باب ۱۲۰۴۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا۔

۱۶۸۱۔ حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا طعام میں برکت کا باعث ہے۔ پھر میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

(۱) اس مسئلے کی تفصیل باب نمبر ۵۵۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم میں گزر چکی ہے۔ حدیث نمبر ۶۳۔ (مترجم)

التَّوْرَاتِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءَ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ

اس باب میں انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف قیس بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ ابوہاشم رُمّانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

باب ۱۲۰۵۔ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب ۱۲۰۵۔ کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا۔

۱۶۸۲۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عن بن اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ

۱۶۸۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بیت الخلاء سے نکلے تو کھانا حاضر کر دیا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی لائیں؟ فرمایا: مجھے وضو کا حکم صرف نماز کے وقت دیا گیا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن دینار اسے سعید بن حویرث سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے اور پیالے کے نیچے روٹی رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

باب ۱۲۰۶۔ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الدُّبَّاءِ

باب ۱۲۰۶۔ کدو کھانے کے متعلق۔

۱۶۸۳۔ حدثنا قتیبة بن سعید ثنا اللیث عن معاویة بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ طَالُوْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَاْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَّا اَحَبَّكِ اِلَيَّ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكِ

۱۶۸۳۔ ابوطالوت کہتے ہیں کہ میں انس بن مالکؓ کے ہاں پہنچا تو وہ کدو کھاتے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے درخت میں تجھ سے کس قدر محبت کرتا ہوں اس لیے کہ حضور اکرم ﷺ تجھے پسند فرماتے تھے۔

اس باب میں حکیم بن جابرؓ بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۶۸۴۔ حدثنا محمد بن میمون المکی ثنا سفین بن عیینة قال ثنی مالك عن اسحق بن عبداللّٰه بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّآءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ

۱۶۸۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پلیٹ میں کدّو تلاش کرتے ہوئے دیکھا جب سے میں بھی اسے پسند کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت انسؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۲۰۷۔ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الزَّيْتِ

باب ۱۲۰۷۔ تیل کھانا

۱۶۸۵۔حدثنا یحیی بن موسی ثنا عبدالرزاق عن معمر عن زید بن اسلم عن ابیه عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ

۱۶۸۵۔حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیتون کا تیل لگاؤ اور کھاؤ۔ یہ مبارک درخت سے ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی معمر سے روایت سے جانتے ہیں۔ اور عبدالرزاق اسے بیان کرنے میں مضطرب تھے۔ کبھی وہ حضرت عمرؓ کے واسطے سے نقل کرتے اور کبھی کہتے کہ میرے خیال میں حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور کبھی زید بن اسلم سے بحوالہ ان کے والد مرسلاً نقل کرتے۔ ابوداؤد یہ حدیث معمر سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۸۶۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو احمد الزبیری و ابو نعیم قال ثنا سفیان عن عبداللہ بن عیسی عن رجل یقال له عطاء من اهل الشام عن ابی اُسیدٍ قالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ شَجَرَةٌ مُبَارَكَةٌ

۱۶۸۶۔حضرت ابواسیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیتون کھاؤ اور اس کا تیل لگاؤ۔ یہ مبارک درخت ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۰۸۔مَاجَاءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ

باب ۱۲۰۸۔باندی یا غلام کے ساتھ کھانا کھانا۔

۱۶۸۷۔حدثنا نصر بن علی ثنا سفیان عن اسمعیل بن ابی خالد عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال إِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهُ اِيَّاهَا

۱۶۸۷۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرتے ہوئے گرمی اور دھواں برداشت کرے تو اسے چاہیئے کہ خادم کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھائے۔ اور اگر وہ انکار کرے تو لقمہ لے اور اسے کھلائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوخالد کا نام سعد ہے اور یہ اسماعیل کے والد ہیں۔

باب ۱۲۰۹۔مَاجَاءَ فِي فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب ۱۲۰۹۔کھانا کھلانے کی فضیلت

۱۶۸۸۔حدثنا یوسف بن حماد ثنا عثمان بن عبدالرحمٰن الجمحی عن مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ واضربوا الهام تورثوا الجنان

۱۶۸۸۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کو رواج دو لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور کافروں کو قتل کرو اس طرح تم لوگ جنت کے وارث ہو جاؤ گے۔

اس باب میں عبداللہ بن عمر، ابن عمر، انس، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی بھی اپنے والد سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

١٦٨٩۔حدثنا هناد ثنا ابوالاحوص عن عطاء بن السائب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ اَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

١٦٨٩۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحمٰن کی عبادت کرو۔ اور سلام کو رواج دو تاکہ جنت میں سلامتی سے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٢١٠۔مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْعَشَآءِ

باب ١٢١٠۔رات کے کھانے کی فضیلت

١٦٨٩۔حدثنا يحيى ابن موسى ثنا محمد بن يعلى الكوفى ثنا عنبسة بن عبدالرّحمٰن القرشى عن عبدالملك بن علّاق عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَآءِ مَهْرَمَةٌ

١٦٨٩۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کا کھانا ضرور کھایا کرو اگرچہ ایک مٹھی (ادنیٰ) کھجور ہی سہی۔ اس لیے کہ رات کا کھانا ترک کرنا بڑھاپے کا موجب ہے۔

یہ حدیث منکر ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور عنبسہ ضعیف اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

باب ١٢١١۔مَاجَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

باب ١٢١١۔کھانے کے وقت بسم اللہ کہنا۔

١٦٩٠۔حدثنا عبداللّٰه بن الصباح الهاشمى ثنا عبدالاعلى عن معمر عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَبْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ قَالَ اُدْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

١٦٩٠۔حضرت عمرو بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا بیٹے قریب ہو جاؤ، بسم اللہ پڑھو، سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

ہشام بن عروہ کے ساتھی اس حدیث کو نقل کرنے میں اختلاف کرتے ہیں اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

١٦٩٢۔حدثنا محمد بن بشار ثنا العلاء بن الفضل بن عبدالملك بن ابى السوية ابو الهذيل قال ثنى عبيداللّٰه بن عِكْرَاشٍ عَنْ اَبِيْهِ عكراش بن ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ بَنُوْ مُرَّةَ ابْنُ عُبَيْدٍ بصدقات اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُّهٗ جَالِسًا بَيْنَ

١٦٩٢۔حضرت عکراش بن ذویبؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنی زکوٰۃ کا مال دے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا جب میں مدینہ پہنچا تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر رسول خدا ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ام سلمہؓ کے پاس لے گئے اور فرمایا: کھانے کیلئے کچھ ہے؟ چنانچہ ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور بوٹیاں تھیں ہم نے کھانا شروع کر دیا اور میں

الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُاللّٰهِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ جَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

اپنا ہاتھ کناروں میں مارنے لگا۔ جب کہ آپ ﷺ اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا: عکراش ایک جگہ سے کھاؤ پورا ایک ہی قسم کا کھانا ہے۔ پھر ایک ٹرے لائی گئی جس میں کھجور یا فرمایا تر کھجوروں کی کئی اقسام تھیں (عبیداللہ کو شک ہے) میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کر دیا جب کہ آنحضرت ﷺ کا ہاتھ مبارک ٹرے میں گھومنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش جہاں سے جی چاہے کھاؤ اس لیے کہ یہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر گیلے ہاتھ چہرہ مبارک، بازوؤں اور سر پر مل لئے اور فرمایا: عکراش جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہو اس سے اس طرح وضو کیا جاتا ہے۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے

۱۶۹۳۔ حدثنا ابو بکر محمد بن ابان ثنا وکیع ثنا هشام الدستوائی عن بدیل بن میسرة الْعُقَيْلِي عَنْ عبدالله ابن عُبَيْد بن عُمير عَنْ اُمِّ كلثوم عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ

۱۶۹۳۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کھانے لگے تو بسم اللہ پڑھے اور اگر بھول جائے تو کہے: "بسم اللّٰہ فی اولہ و آخرہ"۔ اسی سند سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اپنے چھ صحابہؓ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اور پورا کھانا دو لقموں میں کھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لیے کافی تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۱۲۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوْتَةِ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ

باب ۱۲۱۲۔ ہاتھ میں چکنائی کی بو ہونے کے باوجود سو جانا۔

۱۶۹۴۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا یعقوب بن الولید المدنی عن ابن ابی ذئب عَنِ المقبری عَنْ اَبِيْ

۱۶۹۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان بہت حساس اور جلد ادراک کرنے والا ہے۔ لہٰذا اپنی جانوں کو اس سے

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

بچا کر رکھا کرو۔ اور جو شخص ہاتھ سے چکنائی کی بو زائل کیے بغیر سو گیا اور پھر اسے کچھ ہو گیا تو اپنے نفس کے علاوہ کسی چیز کو ملامت نہ کرے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن ہے اور اسے سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن اسحاق، ابوبکر بغدادی سے وہ محمد بن جعفر سے وہ منصور بن ابی اسود سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص چکنائی لگے ہاتھوں کے ساتھ سو جائے وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اعمش کی احادیث میں سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

کھانے کے ابواب ختم ہو گئے۔

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ

پینے کی اشیاء کے ابواب

باب ۱۲۱۳۔ مَاجَآءَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب ۱۲۱۳۔ شراب پینے والے کے متعلق

۱۶۹۵۔ حدثنا یحیی ابن درست ابو زکریا ثنا حماد بن زید عن ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ

۱۶۹۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے لہٰذا جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور اس کا عادی ہونے کی حالت میں مرے گا وہ آخرت میں شراب نہیں پی سکے گا۔ (یعنی جنت کی)

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبادہؓ، ابومالکؓ اشعری اور ابن عباسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عمرؓ ہی سے اسی سند سے کئی طرح منقول ہے۔ مالک بن انس اسے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

۱۶۹۶۔ حدثنا قتیبة ثنا جریر عن عطاء بن السائب عن عبداللّٰه بن عبید بن عمیر عن ابیه قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ

۱۶۹۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کریں گے۔ پھر اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے اور پھر اگر وہ دوبارہ پیئے گا تو پھر چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ پھر اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے چار مرتبہ فرمایا: اور چوتھی مرتبہ فرمایا کہ اب اگر وہ توبہ بھی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرمائیں گے اور اسے کیچڑ کی نہر سے پلائیں گے۔ لوگوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمر) کیچڑ کی نہر کیا ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کی پیپ۔

نهر الحبال قيل يا ابا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ
قال نهر من صديد اهل النار

یہ حدیث حسن ہے۔ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ دونوں آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل احادیث بیان کرتے ہیں۔

باب ۱۲۱۴ ـ مَاجَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

باب ۱۲۱۴۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

١٦٩٧ ـ حدثنا اسحٰق بن موسى الانصارى ثنا معن ثنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن ابى سلمة عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شرابٍ اسكر فهو حرام

۱۶۹۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: ہر وہ پینے والی چیز جو نشہ کرتی ہے وہ حرام ہے۔

١٦٩٨ ـ حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشى وابو سعيد الاشج قالا ثنا عبدالله بن ادريس عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۶۹۸۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابوموسیٰ، اشج عصری، دیلمؓ، عائشہؓ، میمونہؓ، ابن عباسؓ، قیس بن سعدؓ، نعمان بن بشیرؓ، معاویہؓ، عبداللہ بن مغفل، ام سلمہؓ، بریدہؓ، ابوہریرہؓ، وائل بن حجرؓ اور قرہ مزنیؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسلمہؓ سے بھی بواسطہ ابوہریرہؓ اسی طرح کی حدیث مرفوعاً منقول ہے۔

باب ١٢١٥ ـ مَاجَاءَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ

باب ۱۲۱۵۔ جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے۔

١٦٩٩ ـ حدثنا قتيبة ثنا اسمٰعيل بن جعفر ح و ثنا على بن حجر ثنا اسمٰعيل بن جعفر عن داؤد بن بكر بن ابى الفرات عن محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ

۱۶۹۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہے اس کی تھوڑی سی مقدار استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

اس باب میں سعدؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابن عمرؓ اور خوات بن جبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

١٧٠٠ ـ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالاعلى بن عبدالاعلى عن هشام بن حسان عن مهدى بن

۱۷۰۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے خواہ "فرق" (ایک پیمانہ ہے اس سے مراد زیادہ پینے پر نشہ

میمون ح وثنا عبدالله بن معاوية الجمحي حدثنا مهدي بن ميمون المعنى واحد عن ابي عثمان الانصاري عن الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

دیتا ہے) کی مقدار نشہ دیتی ہو۔ اس کا ایک چلو بھی پینا حرام ہے۔

عبداللہ یا محمد میں سے کسی نے اپنی حدیث میں گھونٹ کے الفاظ نقل کیے ہیں یعنی ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسے لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح، ابوعثمان انصاری سے مہدی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۱۶۔مَاجَآءَ فِيْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

باب ۱۲۱۶۔مٹکوں میں نبیذ بنانا۔(۱)

۱۷۰۱۔حدثنا احمد بن منيع ثنا ابن علية ويزيد بن هارون قالا ثنا سليمان التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

۱۷۰۱۔حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمرؓ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے مٹکوں کی نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ طاؤس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے بھی ان سے سنا ہے۔

اس باب میں ابن ابی اوفیؓ، سعیدؓ، سویدؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۲۱۷۔فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ

باب ۱۲۱۷۔کدو کے تو بنے، سبز لاکھی گھڑے اور لکڑی (کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۱۷۰۲۔حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى ثنا ابوداؤد الطيالسي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قال سمعت زاذان يقول سألت ابن عمر عَنْ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ وَاَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّآءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَ اَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ

۱۷۰۲۔حضرت عمرو بن مرہ، زاذان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ان برتنوں کے متعلق پوچھا جن کے استعمال سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا۔ اور کہا کہ ہمیں اپنی زبان میں ان برتنوں کے متعلق بتا کر ہماری زبان میں ان کی تفسیر کیجئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے "حنتمہ" یعنی مٹکے، "دبّاء" یعنی کدو کے تو بنے، "نقیر" یعنی (لکڑی سے بنے ہوئے) دراصل جو کھجور کی جڑ سے بنا ہوا ہوتا ہے اسے اندر سے خراد کر لیا جاتا ہے یا فرمایا اس کا چھلکا اتار کر اسے صاف کر لیا جاتا ہے اور "مزفت" یعنی لاکھی کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ مشکوں میں نبیذ بنائی جائے۔

(۱) نبیذ یہ شربت کی ایک قسم ہے جو کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو کر کچھ عرصے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے تا کہ اس میں ہلکی سی تیزی اور تغیر پیدا ہو جائے۔ لیکن اگر اتنا ہو جائے کہ نشہ دینے لگے تو وہ حرام ہے۔ (مترجم)

اس باب میں عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، عبدالرحمٰن بن یعمرؓ، سمرہؓ، انسؓ، عائشہؓ، عمران بن حصینؓ، عائذ بن عمروؓ، حکم غفاریؓ اور میمونہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کی جلد سڑ جاتی ہے اور اس زمانے میں یہ برتن خاص طور پر شراب بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ اور مشکوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہوگا تو مشک پھٹ جائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۲۱۸۔مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِی الظُّرُوْفِ

باب ۱۲۱۸۔ مذکورہ برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت۔

۱۷۰۳۔حدثنا محمد بن بشار و الحسن بن علی و محمود بن غیلان قالوا ثنا ابو عاصم ثنا سفیان عن علقمه بن مَرْثَدٍ عن سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ ظَرْفًا لَايُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۷۰۳۔حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں (چند) برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا۔ لہٰذا ہر وہ چیز ہی حرام ہے جس میں نشہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۴۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد الحفری عن سفیان عن منصور عن سالم بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَآءٌ قَالَ فَلَا اِذًا

۱۷۰۴۔حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مخصوص) برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔ چنانچہ انصار نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر میں اس سے منع نہیں کرتا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے باب میں چند برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت ان احادیث سے منسوخ ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۲۱۹۔مَاجَآءَ فِی الانتباذفی السِّقَآءِ

باب ۱۲۱۹۔ مشک میں نبیذ بنانا۔

۱۷۰۵۔حدثنا محمد بن المثنی ثنا عبدالوهاب الثقفی عن یونس بن عبید عن الحسن البصری عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سِقَآءٍ يُوْكَاُ اَعْلَاهُ لَهٗ عَزْلَآءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهٗ عِشَآءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَآءً وَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً

۱۷۰۵۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنایا کرتے تھے۔ اور اس کا اوپر کا منہ باندھ دیتے تھے جب کہ اس کے نیچے بھی ایک چھوٹا منہ تھا۔ ہم اگر صبح بھگوتے تو آپ ﷺ شام کو پی لیتے اور اگر شام کو بھگوئی جاتی تو صبح پیا کرتے تھے۔

اس باب میں جابرؓ ابوسعیدؓ ابن عباسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے یونس بن عبیدؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں پھر یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

باب ۱۲۲۰۔مَاجَآءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

باب ۱۲۲۰۔ان اشیاء کے متعلق جن سے شراب بنتی تھی۔

۱۷۰۶۔حدثنا محمد بن يحيى ثنا محمد بن يوسف ثنا اسرائيل ثنا ابراهيم بن مهاجر عن عامر الشَّعْبِيْ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَّمِنَ الشعير خمراً ومن التمر خمراً ومن الزبيب خمراً ومن الْعَسَلِ خَمْرًا

۱۷۰۶۔حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گیہوں، جو، کھجور، انگور اور شہد سب سے شراب بنتی ہے۔

اس باب میں ابوہریرۃؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اسے حسن بن علی خلال، یحیٰ بن آدم سے اور وہ اسرائیل سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابوحیان تیمی بھی یہ حدیث شعبی سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "بے شک گیہوں سے شراب بنتی ہے"۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔ اسے ہم سے احمد بن منیع، عبداللہ بن ادریس کے حوالے سے وہ ابوحیان تیمی سے وہ شعبی سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں کہ شراب گیہوں سے ہی ہوتی ہے اور یہ ابراہیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن مہاجر یحیٰی بن سعید کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۷۰۷۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبدالله بن المبارك ثنا الاوزاعى وعكرمة بن عمار قالا ثنا ابو كثير السُّحَيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ

۱۷۰۷۔حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب ان دو درختوں سے ہے یعنی کھجور اور انگور۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوکثیر سحیمی، غبری ہیں اور ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔

باب ۱۲۲۱۔مَاجَآءَ فِيْ خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب ۱۲۲۱۔گدر اور تر کھجور کو ملا کر نبیذ بنانا۔

۱۷۰۸۔حدثنا قتيبة ثنا الليث بن سعد عن عطاء بن اَبِيْ رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا

۱۷۰۸۔حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجیوں اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۰۹۔حدثنا سفيان بن وكيع ثنا جرير عن سليمان التيمى عن ابى نضرة عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ لنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ

۱۷۰۹۔حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجیوں اور کھجور کو ملا کر، کھجور اور انگور کو ملا کر نبیذ بنانے اور مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔

يُخلطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّخلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الْجِرَارِ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهَا

اس باب میں انسؓ، جابرؓ، ابوقتادہؓ، ابن عباسؓ، ام سلمہؓ اور معبد بن کعبؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ معبد اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۲۲۔ ماجاء في كراهية الشرب في آنية الذهب والفضة

باب ۱۲۲۲۔ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت۔

۱۷۱۰۔ حدثنا بندار، ثنا محمد بن جعفر ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى يُحَدِّثُ اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ قَالَ اِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّنْتَهِيَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

۱۷۱۰۔ حضرت حکم کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حذیفہؓ نے پانی مانگا تو ایک شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: میں نے اس سے منع کیا تھا لیکن یہ باز نہیں آیا۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور اسی طرح ریشم اور دیباج کا لباس پہننے سے بھی منع کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تم لوگوں کیلئے آخرت میں ہے اور ان لوگوں کے لیے دنیا میں۔

اس باب میں ام سلمہؓ، براءؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۲۳۔ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب ۱۲۲۳۔ کھڑے ہوکر پانی پینے کی ممانعت۔

۱۷۱۱۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ ذَاكَ اَشَدُّ

۱۷۱۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا تو پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: وہ تو اس سے بھی برا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۱۲۔ حدثنا حميد بن مسعدة ثنا خالد بن الحارث عن سعيد عن قتادة عن ابي مسلم الْجَذَمِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْعَلَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۷۱۲۔ حضرت جارود بن علاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اسے کئی راوی سعید سے وہ قتادہ سے وہ ابومسلم سے وہ جارود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: کسی مسلمان کی گری ہوئی چیز اٹھالینا دوزخ میں جلنے کا سبب ہے۔ (بشرطیکہ اسے پہنچانے کی نیت نہ ہو) جارود بن معلیٰ کو ابن علاء بھی کہتے ہیں۔ صحیح ابن معلیٰ ہی ہے۔

باب ۱۲۲۴۔ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الشُّرْبِ قَائِمًا

باب ۱۲۲۴۔ کھڑے ہو کر پینے کی اجازت

۱۷۱۳۔ حدثنا ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم الكوفي ثنا حفص بن غياث عن عبيدالله بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلىٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحنُ قِيَامٌ

۱۷۱۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے پھرتے اور کھڑے کھایا پیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے یعنی عبیداللہ بن عمرؓ کی نافع سے اور ان کی ابن عمرؓ کی روایت سے عمران بن حدیر بھی یہ حدیث ابو بزری سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے نقل کی ہے۔ اور ابو بزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

۱۷۱۴۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا هشيم ثنا عاصم الاحول ومغيرة عَنِ الشَّعْبِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

۱۷۱۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

اس باب میں علیؓ، سعدؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عائشہؓ بھی احادیث نقل کرتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۵۔ حدثنا قتيبة ثنا محمد بن جعفر عن حسين الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

۱۷۱۵۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: ان احادیث میں سے بعض حضرات ممانعت والی احادیث کو کھڑے ہو کر پینے کی کراہت تنزیہی پر محمول کرتے ہیں۔ اور عدم ممانعت والی احادیث کو اس کے جواز پر ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ ان میں اس طرح بھی توفیق ممکن ہے کہ کھڑے ہو کر پینا زمزم کے پانی کے ساتھ یا وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے اور اس کے علاوہ بیٹھ کر پیا جائے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۱۲۲۵۔ مَاجَاءَ فِی التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاءِ

باب ۱۲۲۵۔ برتن میں پانی پیتے وقت سانس لینا۔

۱۷۱۶۔ حدثنا قتيبة ويوسف بن حماد قالا ثنا عبدالوارث بن سعيد عن اَبِیْ عِصَامٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ هُوَ اَمْرَأُ وَ اَرْوٰى

۱۷۱۶۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے: یہ زیادہ سیر کرنے والا اور خوشگوار ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہشام دستوائی اسے ابو عصام سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ عزرہ بن ثابت بھی ثمامہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پانی برتن میں پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔ بندار یہ حدیث عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ عزرہ سے اور وہ ثمامہ بن انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۱۷۔حدثنا ابو کریب ثنا وکیع عن یزید بن سنان الجزری عن ابن العطاء بن ابی رباح عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ

۱۷۱۷۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو بلکہ دو اور تین سانسوں میں پیو اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور پینے کے بعد اللہ کی حمد وثنا بیان کرو۔

یہ حدیث غریب اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابوفروہ رہاوی ہے۔

باب ۱۲۲۶۔مَاجَآءَ فِی الشُّرْبِ بِنَفَسَیْنِ

باب ۱۲۲۶۔دو سانسوں میں پانی پینا

۱۷۱۸۔حدثنا علی بن خشرم حدثنا عیسی بن یونس عن رشدین بن کریب عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ یَتَنَفَّسُ مَرَّتَیْنِ

۱۷۱۸۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے جانتے ہیں امام ترمذی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے رشدین بن کریب کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا یہ زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب۔ انہوں نے فرمایا: دونوں قریب قریب ہیں لیکن رشدین میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔ پھر میں نے امام بخاری سے پوچھا تو انہوں نے محمد کو رشدین پر ترجیح دی۔ جب کہ میرے نزدیک ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا قول زیادہ بہتر ہے۔ اس لیے کہ رشدین بڑے ہیں اور ابن عباسؓ سے ملاقات کر چکے ہیں۔ مزید یہ کہ یہ دونوں بھائی ہیں اور ان کی منکر احادیث بھی ہیں۔

باب ۱۲۲۷۔مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ

باب ۱۲۲۷۔پینے کی چیز میں پھونکیں مارنا۔

۱۷۱۹۔حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن مالك بن انس عن ایوب وہ ابن حبیب انه سمع ابا المثنی الجهنی یذکر عن اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاةَ اَرَاهَا فِی الْاِنَآءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا فَقَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِیْكَ

۱۷۱۹۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا: ایک شخص نے عرض کیا: اگر اس میں کوئی کوڑا وغیرہ ہو تو؟ فرمایا: اسے گرا دو۔ اس نے عرض کیا: میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ فرمایا: تو جب سانس لو تو پیالہ اپنے منہ سے ہٹا دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۲۰۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عبدالکریم الجزری عَنْ عکرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَآءِ وَاَنْ یُّنْفَخَ فِیْهِ

۱۷۲۰۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۲۸۔مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَآءِ

باب ۱۲۲۸۔ برتن میں سانس لینے کی کراہت۔

۱۷۲۱۔حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث ثنا ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَآءِ

۱۷۲۱۔حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۲۹۔مَاجَآءَ فِی اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ

باب ۱۲۲۹۔ مشک کے منہ سے پانی پینا۔

۱۷۲۲۔حدثنا قتیبة ثنا سفیان عن الزھری عن عبیداللّٰہ بن عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رِوَایَةً اَنَّهٗ نَھٰی عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ

۱۷۲۲۔حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں جابرؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۳۰۔مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب ۱۲۳۰۔ اس کی اجازت

۱۷۲۳۔حدثنا یحیی بن موسی ثنا عبدالرزاق ثنا عبداللّٰہ بن عمر عن عِیْسَی ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰی قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَھَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِیْھَا

۱۷۲۳۔حضرت عبداللہ بن انیسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ کھڑے ہوئے اور ایک لٹکی ہوئی مشک کو جھکا کر اس کے منہ سے پانی پیا۔

اس باب میں ام سلیمؓ بھی حدیث نقل کرتی ہیں لیکن اس کی سند صحیح نہیں اور عبداللہ بن عمر حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کا عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

۱۷۲٤۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن یزید بن یزید بن جابر عن عبدالرحمٰن بن ابی عمرة عَنْ جَدَّتِهٖ کَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْھَا فَقَطَعْتُهٗ

۱۷۲۴۔حضرت کبشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں داخل ہوئے اور ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا پھر میں اٹھی اور اس کا منہ کاٹ کر رکھ لیا۔ (یعنی تبرکاً)۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور یزید بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید کے بھائی اور جابرؓ کے بیٹے ہیں اور یزید، عبدالرحمٰن سے پہلے فوت ہوئے۔

باب ۱۲۳۱۔مَاجَآءَ اَنَّ الْاَیْمَنِیْنَ اَحَقُّ بِالشُّرْبِ

باب ۱۲۳۱۔ داہنے ہاتھ والے پہلے پینے کے زیادہ مستحق ہیں۔

١٧٢٥ ـ حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب ح وثنا قتيبة عن مالك عن اِبْنِ شِهَاب عَنْ اَنَس بن مالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قد شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

۱۷۲۵۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کی داہنی طرف ایک دیہاتی اور بائیں طرف ابوبکرؓ تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خود پینے کے بعد دیہاتی کو دیا اور فرمایا: داہنے والا زیادہ مستحق ہے۔

باب ١٢٣٢ ـ مَاجَاءَ اَنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا

باب۱۲۳۲۔ پلانے والا خود آخر میں پیئے۔

١٧٢٦ ـ حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ثابت البنانی عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا

۱۷۲۶۔حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پلانے والے کو سب سے آخر میں پینا چاہئے۔

اس باب میں ابن ابی اوفیٰ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٢٣٣ ـ مَاجَاءَ اَیُّ الشَّرَابِ كَانَ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب۱۲۳۳۔مشروبات میں سے آنحضرت ﷺ کون سا مشروب زیادہ پسند کرتے تھے؟

١٧٢٧ ـ حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفيان بن عيينة عن معمر عن الزهری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

۱۷۲۷۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میٹھی اور ٹھنڈی چیز آنحضرت ﷺ مشروبات میں سب سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث کئی راوی ابن عیینہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی ابن عیینہ، زہری سے وہ عروہ سے اور وہ ام المؤمنین عائشہؓ سے لیکن صحیح وہی ہے جو زہری آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

١٧٢٨ ـ حدثنا احمد بن محمد ثنا عبدالله بن المبارك ثنا معمر و يونس عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صلى اللّٰهُ عليه [illegible] اَیُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

۱۷۲۸۔زہریؒ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب سب سے عمدہ ہے۔ فرمایا: ٹھنڈا اور میٹھا۔

عبدالرزاق بھی معمر سے اسی طرح نقل کرتے ہیں یعنی معمر، زہری سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اور یہ حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ١٢٣٤ ـ مَاجَاءَ فِی بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب۱۲۳۴۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک

١٧٢٩ ـ حدثنا بندار ثنا يحيى بن سعيد ثنا بَهْزُ بْنُ

۱۷۲۹۔حضرت حکیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا

حَكِيم ثنی أبی عن جدی قال قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰه من ابَرُّ قَالَ اُمَّكَ قال قُلتُ ثُمّ مَن قَالَ اُمّكَ قَالَ قُلتُ ثُمّ من قال اُمّكَ قال قُلتُ ثُمّ من قَالَ ثُمّ اَبَاكَ ثُمّ الاقرب فالاقرب

رسول اللہ ﷺ کون بھلائی (حسن سلوک) کا زیادہ مستحق ہے۔ فرمایا: تمہاری والدہ۔ میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تمہاری والدہ۔ عرض کیا ان کے بعد؟ فرمایا: تمہاری والدہ۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کیا۔ ان کے بعد کون زیادہ مستحق ہے تو اس مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے والد اور ان کے بعد اقرباء میں سے جو سب سے زیادہ قریبی ہو اور اسی طرح درجہ بدرجہ۔

اس باب میں حضرت ابوہریرۃؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ابودرداءؓ اور بہز بن حکیم جو معاویہ بن حیدہ القشیری کے بیٹے ہیں بھی حدیث نقل کرتے ہیں اور یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ لیکن محدثین کے نزدیک وہ ثقہ ہیں اور ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور بہت سے ائمہ روایت کرتے ہیں۔

باب منه۔

حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللّٰه بن المبارك عن المسعودی عن الوليد بن العيزار عن ابی عمرو الشيبانی عن ابن مسعود قال سألت رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم فقلت يا رسول اللّٰه ای الاعمال افضل قال الصلوٰة لميقاتها قلت ثم ماذا يا رسول اللّٰه قال بر الوالدين قال قلت ثم ماذا يا رسول اللّٰه قال الجهاد فی سبيل اللّٰه ثم سكت عنی رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم ولو استزدته لزادنی

باب۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا پس میں نے دریافت کیا یارسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: نماز اپنے وقت پر۔ تو میں نے کہا، اس کے بعد یارسول اللہ؟ فرمایا: والدین سے اچھا سلوک کرنا۔ پھر میں نے پوچھا، پھر کونسا یارسول اللہ؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہوگئے اور اگر میں زیادتی کرتا تو آپ ﷺ بھی مزید جواب فرماتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے شیبانی، شعبہ اور کئی راوی ولید بن عیزار سے نقل کرتے ہیں اور پھر کئی سندوں سے ابوعمرو شیبانی سے بھی بواسطہ ابن مسعودؓ منقول ہے۔ ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

باب ۱۲۳۵۔ مَاجَآءَ مِنَ الْفَضْلِ فِی رِضَا الْوَالِدَيْنِ

۱۷۳۰۔ حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفيان عن عطاء بن السائب عن ابی عبدالرّحمٰن السُّلَمِی عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ اِنَّ رَجُلاً اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِیَ امْرَأَةً وَ اِنَّ اُمِّی تَاْمُرُنِی بِطَلَاقِهَا فَقَالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ اِنَّ اُمِّی وَ رُبَّمَا قَالَ اَبِی

باب ۱۲۳۵۔ والدین کے راضی ہونے کی فضیلت۔

۱۷۳۰۔ حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری والدہ مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہیں۔ ابودرداءؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے چاہو تو اس کی حفاظت کرو، چاہو تو اسے ضائع کردو۔ سفیان کبھی والدہ کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی والد کا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

۱۷۳۱۔حدثنا ابوحفص عمرو بن علی ثنا خالد بن الحارث عن شعبة عن یعلی بن عطاء عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ

۱۷۳۱۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں اور اللہ کا غصہ والد کے غصے میں مضمر ہے۔

محمد بن بشار یہ حدیث محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ یعلی بن عطاء سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ اور ان کے ساتھی بھی اسے یعلی بن عطاء سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے اسے موقوفاً ہی نقل کرتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ خالد بن حارث کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوعاً نقل کیا ہو۔ اور یہ ثقہ اور مامون ہیں۔ محمد بن مثنیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں عبداللہ بن ادریس اور بصرہ میں خالد کے پایہ کا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۲۳۶۔مَاجَاءَ فِیْ عُقُوْقِ الْوَالِدَیْنِ

باب ۱۲۳۶۔والدین کی ناراضگی کے متعلق

۱۷۳۲۔حدثنا حمید بن مسعدة ثنا بشر بن المفضل ثنا الجریری عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُهَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَهٗ سَکَتَ

۱۷۳۲۔حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبائر میں سے سب سے بڑے گناہ کبیرہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ(ﷺ)! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کو ناراض کرنا راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اس سے پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور فرمایا: جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات (یعنی راوی کو شک ہے) پھر آپ ﷺ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ کہنے لگے کاش کہ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

اس باب میں ابوسعیدؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابوبکرہؓ کی حدیث حسن ہے اور ان کا نام نفیع ہے۔

۱۷۳۳۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن ابن الهاد عن سعد بن ابراهیم عن حمید بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ هَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَاالرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَشْتِمُ اُمَّهٗ فَیَشْتِمُ اُمَّهٗ

۱۷۳۳۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ(ﷺ)! کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب کوئی شخص کسی دوسرے کے والد یا والدہ کو گالی دیتا ہے تو وہ بھی اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۳۷۔مَاجَاءَ فِیْ اِکْرَامِ صَدِیْقِ الْوَالِدِ

باب ۱۲۳۷۔والد کے دوست کا اکرام کرنا۔

۱۷۳۴۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللّٰه بن المبارك ثنا حیوة بن شریح ثنا الولید بن ابی الولید عن عَبْدِاللّٰهِ

۱۷۳۴۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک

بن دینار عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ابر البر ان یصل الرجل اھل ود ابیہ

کرے۔

اس باب میں ابواسید بھی حدیث نقل کرتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث کی سند صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ۱۲۳۸۔ ماجاء فی بر الخالۃ

باب ۱۲۳۸۔ خالہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۱۷۳۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع ثنا ابی عن اسرائیل ح وثنا محمد بن احمد وھو ابن مدویۃ ثنا عبیداللہ بن موسی عن اسرائیل واللفظ لحدیث عبیداللہ عن ابی اسحق الھمدانی عن البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخالۃ بمنزلۃ الام

۱۷۳۵۔ حضرت براء عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خالہ ماں کی طرح ہے۔

اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ صحیح ہے۔

۱۷۳۶۔ حدثنا ابو کریب ثنا ابومعاویۃ عن محمد بن سوقۃ عن ابی بکر بن ابن حفص عن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ذنبا عظیما فھل لی من توبۃ فقال ھل لک من ام قال لا قال ھل لک من خالۃ قال نعم قال فبرھا

۱۷۳۶۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میرے لیے توبہ ہے؟ فرمایا: کیا تمہاری والدہ ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: خالہ؟ عرض کیا: جی ہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔

اس باب میں علیؓ اور براء بن عازبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ محمد بن سوقہ سے وہ ابوبکر بن حفص سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اور اس میں ابن عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث ابومعاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن حفص: ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

باب۔ باب ماجاء فی دعاء الوالدین

باب۔ والدین کی دعائیں

۱۷۳۷۔ حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی جعفر عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیھن دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد علی ولدہ

۱۷۳۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایک مظلوم کی بددعا۔ دوسری مسافر کی اور تیسری والد کی بیٹے کے لیے بددعا۔

حجاج صواف: یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ اور ابوجعفر، ابوجعفر مؤذن ہیں ہمیں ان کے نام کا علم نہیں۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

باب ۱۲۳۹۔ ماجاء فی حق الوالدین

باب ۱۲۳۹۔ والدین کا حق

۱۷۳۸۔ حدثنا احمد بن محمد بن موسی ثنا جریر

۱۷۳۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بیٹا

عن سھیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ یَجِدَهٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ

اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا ہاں البتہ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر وہ اپنے والد کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کردے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ہم صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان اور کئی راوی بھی سہیل سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۴۰ ۔مَاجَآءَ فِیْ قَطِیْعَةِ الرَّحِمِ

باب ۱۲۴۰۔قطع رحمی کرنا۔

۱۷۳۹ ۔حدثنا ابن ابی عمر وسعید بن عبدالرّحمٰن المخزومی قالا ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی سلمة قال اشتکی ابوالدردآء فعاده عبدالرحمٰن بن عوف فقال خیرهم واوصلهم ماعلمت ابومُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰهُ وَ اَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ

۱۷۳۹۔حضرت عبدالرحمٰنؓ، آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ ''میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں میں نے ہی رحم کو پیدا کیا اور پھر اسے اپنے نام سے چیرا لہٰذا جو شخص صلہ رحمی کرے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو قطع رحمی کرے گا۔ میں اسے کاٹوں گا۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، ابن ابی اوفیٰؓ، عامر بن ربیعہؓ، ابوہریرہؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ سفیان کی زہری سے منقول حدیث صحیح ہے۔ اسے معمر، زہری سے وہ ابوسلمہؓ سے وہ رداد لیثی سے اور وہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ معمر کی حدیث غلط ہے۔

باب ۱۲۴۱ ۔مَاجَآءَ فِیْ صِلَةِ الرَّحِمِ

باب ۱۲۴۱۔صلہ رحمی کی فضیلت۔

۱۷۴۰ ۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا بشر ابواسمٰعیل وفطر بن خلیفة عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا

۱۷۴۰۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو کسی قرابت دار کی نیکی کے بدلے نیکی کرے بلکہ وہ ہے جو قطع رحمی کے باوجود اسے ملائے اور صلہ رحمی کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سلمانؓ اور عائشہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۷۴۱ ۔حدثنا ابن ابی عمرو نصر بن علی وسعید بن عبدالرحمٰن المخزومی قالوا ثنا سفیان عن الزهری عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ

۱۷۴۱۔حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ابن ابی عمرؓ بھی سفیان سے یہی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قطع رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِىْ قَاطِعُ رَحِمٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۴۲۔مَاجَآءَ فِى حُبِّ الْوَلَدِ

باب ۱۲۴۲۔ بیٹے کی محبت۔

۱۷۴۲۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابراهیم بن میسرة قال سمعت ابن ابی سوید یقول سمعت عمر بن عبدالعزیز یقول زعمت المراة الصَّالِحَةُ ...... خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَىْ ابْنَتِهٖ هُوَ وَيَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَتُجَهِّلُوْنَ وَ اِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ

۱۷۴۲۔حضرت خولہ بنت حکیمؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اپنے ایک نواسے کو گود میں لے کر نکلے اور فرمایا: بے شک تم لوگ (بچے) انسان کو بخیل کر دیتے ہو، بزدل کر دیتے ہو، جاہل کر دیتے ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تم اللہ کے عطا کردہ خوشبودار پودوں میں سے ہو۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور اشعث بن قیسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عیینہ کی ابراہیم بن میسرہ سے منقول حدیث کو ہم صرف انہی کی سند سے جانتے ہیں۔ اور عمر بن عبدالعزیز کے خولہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

باب ۱۲۴۳۔مَاجَآءَ فِىْ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

باب ۱۲۴۳۔ بچوں پر شفقت کرنا۔

۱۷۴۳۔حدثنا ابن ابی عمر وسعید بن عبدالرحمٰن قالا ثنا سفیان عن الزهری عن اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبْصَرَالْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْحُسَيْنَ اَوِالْحَسَنَ فَقَالَ اِنَّ لِىْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

۱۷۴۳۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسنؓ کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا۔ ابن ابی عمر اپنی بیان کردہ حدیث میں حسنؓ یا حسینؓ کا ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ اقرع نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

اس باب میں انس اور عائشہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ ہے۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

باب ۱۲۴۴۔مَاجَآءَ فِى النَّفَقَاتِ عَلَى الْبَنَاتِ

باب ۱۲۴۴۔ لڑکیوں کی پرورش کی فضیلت۔

۱۷۴۴۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبدالله ابن المبارك ثنا ابن عيينة عن سهيل بن ابى صالح عن ايوب بن بشير عن سَعِيْد الْاَعْشَى عَنْ اَبِىْ سَعِيْد ن الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ

۱۷۴۴۔حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں تھیں۔ اور اس نے اچھی طرح ان کی پرورش کی۔ پھر اس دوران اللہ سے ڈرتا رہا اس کے لیے جنت ہے۔

اَخَوَاتٍ اَوِابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ

۱۷۴۵۔حدثنا قتيبة ثنا عبدالعزيز بن محمد عن سهيل بن ابى صالح عن سعيد بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

۱۷۴۵۔روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پھر احسان کرے ان پر مگر داخل ہوگا جنت میں۔

۱۷۴۶۔حدثنا العلاء بن مسلمة ثنا عبدالمجيد بن عبدالعزيز عن معمر عن الزهرى عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِىَ بِشَىْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ

۱۷۴۶۔روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو گرفتار ہوا ن لڑکیوں کے بلا میں پھر صبر کرے ان کی پرورش کی مصیبتوں پر ہو ویں گی وہ اس کا پردہ دوزخ کی آگ سے۔

۱۷۴۷۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبدالله بن المبارك ثنا معمر عن ابن شهاب ثنا عبدالله بن ابى بكر بن حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِىْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَاوَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِىَ بِشَىْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ

۱۷۴۷۔روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اس نے سو نہ پایا اس نے میرے پاس سے کچھ سوا ایک کھجور کے پھر دے دی میں نے اس کو اور اس نے بانٹ دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور آپ نہ کھائی پھر اٹھ کر چلی گئی اور تشریف لائے میرے پاس نبی ﷺ اور خبر دی میں نے آپ کو سو فرمایا نبی ﷺ نے جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں یہ اس کے لیے دوزخ سے پردہ ہوں گی۔

۱۷۴۸۔حدثنا محمد بن وزير الواسطى ثنا محمد بن عبيد ثنا محمد بن عبدالعزيز الراسبىّ عن ابى بكر بن عبيدالله بن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَا تَيْنِ وَاَشَارَبِاِصْبَعَيْهِ

۱۷۴۸۔روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے جو پالے دو لڑکیوں کو داخل ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند ان کی اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دولڑکیوں کو لے کر آپ نے اس کو تین کھجوریں عنایت کیں اور اس نے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو چیر کر دونوں پر تقسیم کر دیا، پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اچھا کام کیا اس نے داخل ہوگئی وہ بسبب اس حسنہ کے جنت میں اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے سنا آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش پر صبر کرے اور ان کو کھلاوے پلاوے اور پہناوے اپنے مقدور کے موافق اس کے لیے پردہ ہوں گی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جس کی دولڑکیاں ہوں پس اچھی طرح اس نے ان کا ساتھ دیا داخل کریں گی وہ اس کو جنت میں غرض فضائل بیٹیوں کی پرورش کے اس لیے زیادہ آئے ہیں کہ اس میں ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہے اول پرورش میں بعد جوانی کے سودامادوں کے غم وزیادتی پر اور بہرحال سوائے صبر وثبات کے کچھ چارہ نہیں ہوتا اور سوائے بار کے کسی طرح کی امید اعانت کی ان سے نہیں ہوتی۔

باب ۱۲۴۵۔ مَاجَآءَ فِی رَحْمَةِ الْیَتِیْمِ وَ کَفَالَتِهٖ

باب ۱۲۴۵۔ یتیم پر رحم کرنا اور اس کی کفالت کرنا۔

۱۷۴۹۔ حدثنا سعید بن یعقوب الطالقانی ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت ابی یحدث عن حنش عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ یَتِیْمًا مِنْ بَیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَّا یُغْفَرُ

۱۷۴۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شامل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بلاشک وشبہ اسے جنت میں داخل کریں گے الا یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو معاف نہ کیا جاتا ہو۔

اس باب میں مرہ فہریؓ، ابوہریرہؓ، ابوامامہؓ اور سہل بن سعدؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ابوعلی رحبی ہے۔ سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ حنش محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۷۵۰۔ حدثنا عبداللّٰه بن عمران ابوالقاسم المکی القرشی ثنا عبدالعزیز بن ابی حازم عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ کَهَا تَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ یَعْنِی السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی

۱۷۵۰۔ حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں یتیم کی اس طرح کفالت کرنے والا ہوں اور پھر اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا۔ یعنی شہادت اور بیچ کی انگلی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: اس طرح کی احادیث سے مراد اس شخص کی بلندی درجات ہے نہ یہ کہ وہ انبیاء ومرسلین کے مقام پر فائز ہو جائے گا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۲۴۶۔ مَاجَآءَ فِی رَحْمَةِ الصِّبْیَانِ

باب ۱۲۴۶۔ بچوں پر رحم کرنا۔

۱۷۵۱۔ حدثنا محمد بن مرزوق البصری ثنا عبید بن واقد عن زربیؒ قَالَ سَمِعْتُ ...... اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ جَآءَ شَیْخٌ یُرِیْدُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَاَ الْقَوْمُ

۱۷۵۱۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص آنحضرت ﷺ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا۔ لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی چھوٹے پر

عَنْهُ اَنْ يُّوَسِّعُوْا لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

شفقت اور بڑے کا احترام نہ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اور زربی کی حضرت انسؓ وغیرہ سے منکر حدیثیں ہیں۔ ابوبکر محمد بن ابان، محمد بن فضیل سے وہ محمد بن اسحاق سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑے کا احترام نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔ ابوبکر محمد بن ابان ہی یزید بن ہارون سے وہ شریک سے وہ لیث سے وہ عکرمہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم، بڑوں کا ادب، نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب اور عمرو بن شعیب کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبداللہ بن عمرو ہی سے اور سندوں سے بھی منقول ہے۔ بعض علماء "وہ ہم میں سے نہیں" کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے خلاف ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہماری طرح نہیں ہے۔

باب۔ ماجاء فی رحمة الناس۔

باب۔ لوگوں پر رحم کرنے کے بارے میں۔

۱۷۵۲۔حدثنا بندار ثنا يحيى بن سعيد عن اسمٰعيل بن ابى خالد ثنا قيس بن ابى حَازِمٍ ثَنِیْ جَرِيْرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ

۱۷۵۲۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کریں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف، ابوسعیدؓ، ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۷۵۳۔حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو داؤد ثنا شعبة قال كَتَبَ به الى منصور وقراته عليه سمع اباعثمان مولى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاالْقَاسِمِ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ

۱۷۵۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابوقاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شقی القلب کو رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعثمان کا نام مجھے نہیں معلوم۔ کہتے ہیں کہ یہ موسیٰ بن ابوعثمان کے والد ہیں جن سے ابوزناد نقل کرتے ہیں۔ ابوزناد، موسیٰ بن ابوعثمان سے وہ اپنے والد سے اور آنحضرت ﷺ سے کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۷۵٤۔حدثنا ابن ابى عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عَنْ اَبِیْ قَابُوْس عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يرحمهم الرحمٰن ارحموا من فى الارض يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وصله اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ

۱۷۵٤۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ رحم بھی رحمٰن کی شاخ ہے جس نے اس کو جوڑا اللہ تعالیٰ بھی اس سے رشتہ جوڑ لیں گے اور جو اسے قطع کرے گا۔ اللہ بھی اس سے قطع تعلق کر لیں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۴۷۔ماجاء فِی النَّصِیْحَةِ

باب ۱۲۴۷۔نصیحت کے متعلق

۱۷۵۵۔حدثنا بندار ثنا صفوان بن عیسی عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ثَلاَثَ مِرَارٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ

۱۷۵۵۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: دین نصیحت ہے۔صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ(ﷺ)! کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ، اس کی کتاب، مسلمان اہل اقتدار اور عام مسلمانوں کے لیے۔

یہ حدیث حسن ہے۔اور اس باب میں ثوبان، ابن عمر، تمیم، جریر اور حکیم بن ابوزید سے بھی احادیث منقول ہیں۔حکیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔

توضیح: نصیحت ایسا کلمہ ہے جو نصیحت کیے جانے والے شخص کو ارادہ خیر کے لئے کہا جاتا ہے۔اللہ کے لیے نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح اعتقاد رکھا جائے صرف اسی کی عبادت کی جائے اس کی وحدانیت کا اقرار کیا جائے۔اور ہر عمل خالصۃً ذات باری تعالیٰ ہی کے لیے کیا جائے۔اس کی کتاب کے ساتھ نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تصدیق کی جائے۔اور اس پر عمل کیا جائے۔ارباب اقتدار کے لیے نصیحت سے مراد یہ ہے کہ حق چیزوں میں ان کی اطاعت کی جائے اور بغاوت نہ کی جائے۔اور اس کے بعد عام مسلمانوں کے لیے نصیحت کے معنی یہ ہیں کہ انہیں ان کے مصالح کے متعلق صحیح مشورے دیئے جائیں۔واللہ اعلم (مترجم)

۱۷۵۶۔حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰه قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

۱۷۵۶۔حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے پر بیعت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۴۸۔مَاجَآءَ فِیْ شَفْقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ

باب ۱۲۴۸۔مسلمان کا مسلمان پر شفقت کرنا۔

۱۷۵۷۔حدثنا عُبَیْد بن اسباط بن محمد القرشی ثنا ابی عن هشام بن سعد عن زید بن اسلم عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ لَا یَخُوْنُهٗ وَلَا یَكْذِبُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ التَّقْوٰی هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

۱۷۵۷۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔لہٰذا وہ اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرے، جھوٹ نہ بولے اور اسے اپنی مدد و نصرت سے محروم نہ کرے۔ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور خون حرام ہے۔تقوی یہاں ہے یعنی دل میں (آپ ﷺ نے اشارہ کیا) کسی شخص کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۸۔حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا ثنا ابو اسامة عن برید بن عبداللہ بن ابی بردة عن جدہٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا

۱۷۵۸۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن، مؤمن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا اور قوت بخشتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں علیؓ اور ایوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۷۵۹۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللہ بن المبارك ثنا یحیی بن عبیداللہ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْہُ عَنْہُ

۱۷۵۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے آئینے کی مانند ہے۔ لہٰذا اگر کوئی کسی میں عیب دیکھے تو اسے دور کردے۔ یعنی اسے بتائے۔

شعبہ، یحییٰ بن عبیداللہ کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور اس باب میں انسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۴۹۔مَاجَآءَ فِی السَّتْرِ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ

باب ۱۲۴۹۔مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا۔

۱۷۶۰۔حدثنا عبید بن اسباط القرشی ثنا ابی ثنا الاعمش قال حدثتُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ فِی الدُّنْیَا یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ

۱۷۶۰۔حضرت ابوہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی مسلمان کی ایک دنیاوی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کردیں گے۔ اور جو شخص کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی وسہولت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کریں گے۔ اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی دنیا و آخرت میں ستر پوشی کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے

اس باب میں ابن عمرؓ اور عقبہ بن عامرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوعوانہ اور کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے اعمش کے اس قول کا ذکر نہیں کرتے کہ ابو صالح سے روایت ہے۔

باب ۱۲۵۰۔مَاجَآءَ فِی الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

باب ۱۲۵۰۔مسلمان سے عیب دور کرنا

۱۷۶۱۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللہ عن ابی بکر النهشلی عن مرزوق ابی بکر التیمی عن اُم الدرداء عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ رَدَّ اللّٰہُ عَنْ وَجْھِہٖ

۱۷۶۱۔حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے اس چیز کو دور کرے گا۔ جو اسے عیب دار کرتی ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور کردیں گے۔

النَّارَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

اس باب میں اسماء بنت یزید بھی حدیث نقل کرتی ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۲۵۱۔مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْھَجْرِ لِلْمُسْلِمِ

۱۷۶۲۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا الزھری ح و ثنا سعید بن عبدالرّحمٰن ثنا سفیان عن الزھری عن عطاء بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیْ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ یَلْتَقِیَانِ فَیَصُدُّ ھٰذَا وَ یَصُدُّ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

باب ۱۲۵۱۔ترک ملاقات کی ممانعت۔

۱۷۶۲۔حضرت ابو ایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ بات نہ کرنا حلال نہیں اس حالت میں کہ وہ دونوں راستے میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں اور وہ ایک دوسرے سے اعراض کریں پھران دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ، ہشام بن عامرؓ اور ابو ہند داریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۲۵۲۔مَاجَآءَ فِیْ مُوَاسَاۃِ الْاَخِ

۱۷۶۳۔حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نِالْمَدِیْنَۃَ اٰخی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ سَعْدِبْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ لَہٗ ھَلُمَّ اُقَاسِمُکَ مَالِیْ نِصْفَیْنِ وَلِیَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدٰھُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُھَا فَتَزَوَّجْھَا فَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْ اَھْلِکَ وَمَا لِکَ دُلُّوْنِیْ عَلَی السُّوْقِ فَدَلُّوْہُ عَلَی السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ یَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَہٗ شَیْءٌ مِنْ اَقِطٍ وَّ سَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَہٗ فَرَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَعَلَیْہِ وَضَرُ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَھْیَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا ...... اَصْدَقْتَھَا قَالَ نَوَاۃً قَالَ حُمَیْدٌ اَوْ قَالَ وَزْنُ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ

باب ۱۲۵۲۔بھائی کے ساتھ مروت کے ساتھ پیش آنا۔

۱۷۶۳۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ نے انہیں سعد بن ربیعؓ کا بھائی بنادیا۔سعد نے کہا: آؤ میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کردوں میرے پاس وہ بیویاں بھی ہیں لہٰذا میں ایک کو طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔عبدالرحمٰنؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے تم مجھے بازار کا راستہ بتادو۔انہیں بازار کا راستہ بتادیا گیا۔جب وہ اس روز بازار سے واپس آئے تو ان کے پاس اقط (ایک چیز کا نام) اور تھوڑا سا گھی تھا۔ جسے انہوں نے منافع کے طور پر کمایا تھا۔ پھر (تھوڑے دن بعد) آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان پر زردی کا نشان تھا۔آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مہر مقرر کیا ہے؟ عرض کیا: ایک گٹھلی کے برابر سونا۔آپ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو۔ اگرچہ ایک بکری سے ہی کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ گٹھلی بھر سونا: تین اور ثلث درہم کے برابر ہوتا ہے۔یعنی ۳ ۱/۳ جب کہ اسحاق پانچ درہم کے برابر کہتے ہیں۔ مجھے احمد بن حنبل کا یہ قول اسحاق بن منصور نے اسحاق کے حوالے سے بتایا ہے۔

باب ۱۲۵۳۔مَاجَآءَ فِی الْغِیْبَۃِ

باب ۱۲۵۳۔غیبت کے متعلق

١٧٦٤۔حدثنا قتيبة ثنا عبدالعزيز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْغِيْبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

۱۷۶۴۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: غیبت کیا ہے؟ فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کو اس طرح یاد کرنا کہ وہ اسے پسند نہ کرتا ہو۔ عرض کیا: اگر وہ عیب واقعی اس میں موجود ہو تو؟ فرمایا: اگر تم اس عیب کا تذکرہ کرو۔ جو واقعی اس میں ہے تو یہ غیبت ہے ورنہ تو بہتان ہو جائے گا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابو برزہؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٢٥٤۔مَاجَآءَ فِي الْحَسَدِ

باب ۱۲۵۴۔حسد کے متعلق

١٧٦٥۔حدثنا عبدالجبار بن العلاء ابن عبدالجبار العطار وسعيد بن عبدالرحمٰن قالا ثنا سفيان بن عيينة عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَايَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

۱۷۶۵۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملنا جلنا ترک نہ کرو، کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی نہ کرو۔ کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی سے حسد نہ کرو۔ اور خالص اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، زبیر بن عوامؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

١٧٦٦۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفيان عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اناء الليل واناء النهار ورجل اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ

۱۷۶۶۔روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے رشک نہ کرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں اور دوسرا مرد کہ دیا اللہ نے اس کو قرآن اور وہ ادا کرتا ہے اس کے حق کو رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں۔

باب ١٢٥٥۔مَاجَآءَ فِي التَّبَاغُضِ

باب ۱۲۵۵۔آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں۔

١٧٦٧۔حدثنا هناد ثنا ابومعاوية عن الاعمش عن اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ

۱۷۶۷۔روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوجیں اسے نمازی لوگ ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان میں۔

باب ١٢٥٦۔مَاجَآءَ فِيْ اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باب ۱۲۵۶۔آپس میں صلح کے بیان میں

١٧٦٨۔حدثنا محمد بن بشار ثنا ابواحمد ثنا سفيان ح وثنا محمود بن غيلان ثنا بشر بن

۱۷۶۸۔روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا حلال نہیں ہے جھوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کرے آدمی اپنی

السّری وابو احمد قالا ثنا سفیان عن ابن خثیم عن شَهرِبُنِ حَوُشَبِ عَنُ اَسُمَآءَ بِنُتِ یَزِیُدَ قَالَتُ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ الُکَذِبُ اِلَّا فِیُ ثَلَاثٍ یُحَدِّثُ الرَّجُلُ امُرَأَتَهٗ لِیُرُضِیَهَا وَالُکَذِبُ فِی الُحَرُبِ وَالُکَذِبُ لِیُصُلِحَ بَیُنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحُمُوُدٌ فِیُ حَدِیُثِهٖ لَا یَصُلِحُ الُکَذِبُ اِلَّا فِیُ ثَلَاثٍ

عورت سے تاکہ راضی کرے اس کو اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی میں اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جھوٹ مگر تین جگہ میں۔

اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسماء کی روایت سے مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا خبر دی ہم کو اس کی ابو کریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۷۶۹۔حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراھیم عن معمر عن الزھری عن حمید بن عَبُدِ الرَّحُمٰنِ عَنُ اُمِّهٖ اُمِّ کَلُثُوُمٍ بِنُتِ عُقُبَةَ قَالَتُ سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ یَقُوُلُ لَیُسَ بِالُکَاذِبِ مَنُ اَصُلَحَ بَیُنَ النَّاسِ فَقَالَ خَیُرًا اَوُنَمَا خَیُرًا

۱۷۶۹۔حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: جو شخص لوگوں میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے وہ جھوٹا نہیں بلکہ وہ نیک بات کہنے والا یا اچھائی کو فروغ دینے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۵۷۔مَاجَآءَ فِی الُخِیَانَةِ وَالُغِشِّ

باب ۱۲۵۷۔خیانت اور دھوکہ دہی کے متعلق۔

۱۷۷۰۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی ابن حِبَّان عَنُ لؤلؤة عَنُ اَبِیُ صُرُمَةَ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنُ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنُ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیُهِ

۱۷۷۰۔حضرت ابوصرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کو ضرر یا تکلیف پہنچائے گا اللہ بھی اسے ضرر اور تکلیف پہنچائیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں ابوبکرؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۷۷۱۔حدثنا عبد بن حمید ثنا زید بن حباب العکلی ثنا ابوسلمة الکندی ثنا فرقدالسبخی عن مرة بن شراحیل الهمدانی وَهُوَ الطَّیِّبُ عَنُ اَبِیُ بَکُرِ نِ الصِّدِّیُقِ قَالَ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ مَلُعُوُنٌ مَنُ ضَارَّ مُؤُمِنًا اَوُ مَکَرَ بِهٖ

۱۷۷۱۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مؤمن کو ضرر پہنچایا، یا اس کے ساتھ فریب کیا وہ ملعون ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۲۵۸۔مَاجَآءَ فِیْ حَقِّ الْجِوَارِ

باب ۱۲۵۸۔ پڑوسی کا حق۔

۱۷۷۲۔حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ ثنا سفیان عن داؤد بن شابور وبشیر اَبِیْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهٗ شَاةٌ فِیْ اَهْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

۱۷۷۲۔مجاہد کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمروؓ کے گھر میں ان کے لیے ایک بکری ذبح کی گئی۔ جب وہ آئے تو دومرتبہ پوچھا: کیا تم لوگوں نے ہمارے یہودی پڑوسی کو گوشت وغیرہ بھیجا ہے۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبریلؑ مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ بھلائی اور احسان کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اسے وارث کر دیں گے۔

اس باب میں عائشہؓ، ابن عباسؓ، عقبہ بن عامرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، مقداد بن اسودؓ، ابو شریحؓ اور ابو امامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور مجاہد سے بھی ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ کے واسطے سے منقول ہے۔

۱۷۷۳۔حدثنا قتيبة ثنا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن ابى بكر بن محمد وهو ابن عمرو بن حزم عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُوْصِيْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

۱۷۷۳۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریلؑ ہمیشہ مجھے پڑوسی کے متعلق نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔

۱۷۷۴۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبدالله بن المبارك عن حيوة بن شريح عن شرحبيل ابن شريك عن اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ

۱۷۷۴۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے۔ جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو عبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن زید ہے۔

باب ۱۲۵۹۔مَاجَآءَ فِی الْاِحْسَانِ اِلَى الْخَادِمِ

باب ۱۲۵۹۔خادم پر احسان کرنے کے متعلق

۱۷۷۵۔حدثنا بندار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدى ثنا سفيٰن عن واصل عن المعرور بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ

۱۷۷۵۔حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (یہ بھی) تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ہاتھوں کے نیچے جوان کر دیا ہے۔ لہٰذا جس کے ماتحت اس کا بھائی (خادم) ہو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھانا کھلائے اپنے لباس جیسا لباس

تَحۡتَ يَدِهٖ فَلۡيُطۡعِمۡهُ مِنۡ طَعَامِهٖ وَلۡيُلۡبِسۡهُ مِنۡ لِبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفۡهُ مَا يَغۡلِبُهٗ فَاِنۡ كَلَّفَهٗ مَا يَغۡلِبُهٗ فَلۡيُعِنۡهُ

پہنائے اور اسے ایسے کام کا مکلف نہ کرے جسے وہ نہ کر سکتا ہو لیکن اگر کبھی ایسا ہو جائے تو خود بھی اس کی اعانت کرے

اس باب میں علیؓ، ام سلمہؓ، ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۷۶۔حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن ھارون عن ھمام بن یحیی عن فرقد عَنۡ مُرَّةَ عَنۡ اَبِیۡ بَكۡرِ نِالصِّدِّيۡقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدۡخُلُ الۡجَنَّةَ سَيِّءُ الۡمَلَكَةِ

۱۷۷۶۔حضرت ابو بکر صدیقؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بداخلاق آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ابو ایوب سختیانی اور کئی راوی فرقد سبخی پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا حافظہ قوی نہیں۔

باب ۱۲۶۰۔اَلنَّهۡيُ عَنۡ ضَرۡبِ الۡخُدَّامِ وَشَتۡمِهِمۡ

باب ۱۲۶۰۔خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت۔

۱۷۷۷۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللّٰہ عن فضیل بن غزوان عن ابن ابی نُعۡمٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوالۡقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوۡبَةِ مَنۡ قَذَفَ مَمۡلُوۡكَهٗ بَرِيۡئًا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡحَدَّ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ اِلَّا اَنۡ يَكُوۡنَ كَمَا قَالَ

۱۷۷۷۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ توبہ کی صفت سے متصف نبی ابو قاسم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا اور وہ اس سے بری ہوں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر حد جاری کریں گے۔ الّا یہ کہ اس کا الزام صحیح ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں سوید بن مقرنؓ اور عبداللہ بن عمروؓ بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم حبلی اور کنیت ابوالحکم ہے۔

۱۷۷۸۔حدثنا محمود بن غیلان ثناء مؤمّل ثنا سفیان عن الاعمش عن ابراھیم التیمی عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ اَبِیۡ مَسۡعُوۡدٍ قَالَ كُنۡتُ اَضۡرِبُ مَمۡلُوۡكًا فَسَمِعۡتُ قَآئِلًا مِّنۡ خَلۡفِيۡ يَقُوۡلُ اِعۡلَمۡ اَبَامَسۡعُوۡدٍ اِعۡلَمۡ اَبَامَسۡعُوۡدٍ فَالۡتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَلّٰهُ اَقۡدَرُ عَلَيۡكَ مِنۡكَ عَلَيۡهِ قَالَ اَبُوۡمَسۡعُوۡدٍ فَمَا ضَرَبۡتُ مَمۡلُوۡكًا لِّيۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ

۱۷۷۸۔حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میرے پیچھے سے ایک آواز آئی۔ خبردار ابو مسعود جان لو ابو مسعود! میں نے مڑ کر دیکھا تو اچانک آپ ﷺ میرے سامنے کھڑے تھے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔ ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی کسی خادم کو نہیں مارا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابراہیم تیمی، یزید بن شریک کے بیٹے ہیں۔

باب ۱۲۶۱۔مَاجَآءَ فِیۡ اَدَبِ الۡخَادِمِ

باب ۱۲۶۱۔خادم کو ادب سکھانا

۱۷۷۹۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللّٰہ عن سفیان عن ابی ھارون اَلۡعَبۡدِيُّ عَنۡ اَبِیۡ سَعِيۡدٍ قَالَ

۱۷۷۹۔حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کو یاد کرنے لگے تو اسے فوراً اپنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَاللّٰهَ فَارْ فَعُوْا اَيْدِيْكُمْ

ہاتھ اٹھالینا چاہیے۔

ابو ہارون عبدی: عمارہ بن جوین ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ مزید کہتے ہیں کہ ابن عون اپنے انتقال تک ابو ہارون سے احادیث نقل کرتے رہے۔

باب۔ ماجاء فی العفو عن الخادم۔

باب۔ غلام کو معاف کرنا۔

۱۷۸۰۔حدثنا قتیبة ثنا رشدین بن سعد عن ابی ھانی الحولانی عن عباس بن جلید االْحَجَرِیْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

۱۷۸۰۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ(ﷺ) کتنی مرتبہ اپنے خادم کو معاف کروں؟ آپ ﷺ چپ رہے۔ اس نے دوبارہ وہی سوال عرض کیا تو فرمایا: ہر دن ستر مرتبہ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن وہب اسے ابو ہانی خولانی سے اسی سند سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور بعض راوی اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں۔

باب۱۲۶۲۔مَاجَآءَ فِیْ اَدَبِ الْوَلَدِ

باب۱۲۶۲۔اولاد کو ادب سکھانا

۱۷۸۱۔حدثنا قتیبة ثنا یحیی بن یعلی عن ناصح عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ

۱۷۸۱۔حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع (ایک پیمانہ) صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوفی محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور اسی سند سے معروف ہے جب کہ ناصح بصری ایک دوسرے محدث ہیں جو عمار بن ابی عمار وغیرہ سے نقل کرتے ہیں اور یہ ان سے اثبت ہیں۔

۱۷۸۲۔حدثنا نصر بن علی الجھضمی ثنا عامر بن اَبِیْ عَامِرِ الْخَزَّازِ ثَنَا اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

۱۷۸۲۔حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ کسی باپ نے اپنے بیٹے کو حسنِ ادب سے بہتر انعام نہیں دیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور ایوب بن موسیٰ: ابن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔ یہ روایت مرسل ہے۔

باب۱۲۶۳۔مَاجَآءَ فِیْ قُبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

باب۱۲۶۳۔ہدیہ قبول کرنا اور اس کے بدلے میں کچھ دینا۔

۱۷۸۳۔حدثنا یحیی بن اکثم وعلیٰ بن خشرم

۱۷۸۳۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول کرتے اور

قالا ثنا عیسی بن یونس عن ھشام بن عروۃ عَنْ اَبِیہِ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ عَلَیْھَا

اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

اس باب میں جابرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف عیسیٰ بن یونس کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

باب ۱۲۶۴۔مَاجَآءَ فِی الشُّکْرِ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْکَ

باب ۱۲۶۴۔احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا۔

۱۷۸۴۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللّٰہ بن المبارک ثنا الربیع بن مسلم ثنا مُحَمَّدُبْنُ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ

۱۷۸۴۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرے گا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۸۵۔حدثنا ھناد ثنا ابو معاویۃ عن ابن ابی لیلی ح وثنا سفیان بن وکیع ثنا حمید بن عبدالرّحمٰن الرّواسی عن ابن اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ

۱۷۸۵۔حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، اشعث بن قیسؓ اور نعمان بن بشیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۶۵۔مَاجَآءَ فِیْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

باب ۱۲۶۵۔نیک کاموں کے متعلق۔

۱۷۸۶۔حدثنا عباس بن عبدالعظیم العنبری ثنا النضر بن محمد الجرشی الیمامی ثنا عکرمۃ بن عمار ثنا ابو زمیل عن مالک بن مَرْثَدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ وَ اَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَبَصَرُکَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیِّ الْبَصَرِلَکَ صَدَقَۃٌ وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ

۱۷۸۶۔حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا، اسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا سب صدقہ ہے۔ پھر کسی بھولے بھٹکے کو راہ بتا دینا، نابینے کے ساتھ چلنا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی وغیرہ ہٹا دینا اور اپنی بالٹی سے اپنے بھائی کی بالٹی میں پانی ڈال دینا بھی صدقے ہی کے زمرے میں آتا ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، جابرؓ، حذیفہؓ، عائشہؓ اور ابوہریرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوزمیل کا نام سماک بن ولید حنفی اور نضر بن محمد جرشی، یمامی ہیں۔

باب ۱۲۶۶ ـ مَاجَاءَ فِي الْمَنِيحَة

باب ۱۲۶۶۔ منیحہ کے متعلق۔ (۱)

۱۷۸۷ ـ حدثنا ابو کريب ثنا ابراهيم بن يوسف بن ابی اسحٰق عن ابيه عن ابی اسحٰق عن طلحة بن مصرف قال سمعت عبدالرحمٰن بن عَوْسَجَةَ يقول سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ اَوْوَرِقٍ اَوْهَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ

۱۷۸۷۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دودھ یا چاندی کا منیحہ دیا۔ یا کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتایا اسے ایک غلام یا باندی آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابواسحٰق اسے طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں اور ہم اسے اسی سند سے جانتے ہیں۔ پھر منصور بن معتمر اور شعبہ بھی طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۲۶۷ ـ مَاجَاءَ فِيْ اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

باب ۱۲۶۷۔ راستہ میں سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا۔

۱۷۸۸ ـ حدثنا قتيبة عن مالك بن انس عن سُمَيٍّ عن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِي الطَّرِيْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَلَهٗ

۱۷۸۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر کوئی شخص چلتے چلتے راستے میں سے کسی کانٹے دار ٹہنی کو بھی ایک طرف کردے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی جزا دیں گے اور اس کو بخش دیں گے۔

اس باب میں ابوبرزہؓ، ابن عباسؓ اور ابوذرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۶۸ ـ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ

باب ۱۲۶۸۔ مجالس میں امانت کی اہمیت

۱۷۸۹ ـ حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللّٰه بن المبارك عن ابن ابی ذئب قال اخبرنی عبدالرحمٰن بن عطاء عن عبدالملك بن جابر بن عتيك عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ

۱۷۸۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تم سے کوئی بات کر کے چلا جائے تو وہ تمہارے پاس امانت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے معروف ہے۔

باب ۱۲۶۹ ـ مَاجَاءَ فِي السَّخَاءِ

باب ۱۲۶۹۔ سخاوت کے متعلق۔

۱۷۹۰ ـ حدثنا ابوالخطاب زياد بن يحيى

۱۷۹۰۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!

(۱) منیحہ دودھ کا منیحہ اسے کہتے ہیں کہ کسی کو اونٹنی یا بکری وغیرہ سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے اس شرط پر دی جائے کہ وہ جب تک چاہے اسے استعمال کرے اور پھر مالک کو واپس کردے۔ جب کہ چاندی کا منیحہ یہ ہے کہ کسی کو بطور قرض پیسے دیئے جائیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

الحسانی البصری ثنا حاتم بن وردان ثنا ایوب عن ابن ابی مُلَیْکَۃَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ مِنْ شَیْئٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَیَّ الزُّبَیْرُ اَفَاُعْطِیْ قَالَ نَعَمْ لَا تُوْکِیْ فَیُوْکَیْ عَلَیْکِ یَقُوْلُ لَا تَحْصِیْ فَیُحْصٰی عَلَیْکِ

میرے پاس جو کچھ بھی ہے زبیر ہی کی کمائی سے ہے کیا میں اس میں سے صدقہ، خیرات دے سکتی ہوں۔ فرمایا: ہاں دے سکتی ہو بلکہ مال کو روک کے نہ رکھو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

اس باب میں عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اسے اسی سند سے ابن ابی ملیکہ سے وہ عباد بن عبداللہ سے اور وہ حضرت اسماءؓ سے نقل کرتے ہیں جب کہ کئی راوی اسے ایوب سے نقل کرتے ہوئے عباد بن عبداللہ بن زبیر کو حذف کر دیتے ہیں۔

۱۷۹۱۔حدثنا الحسن بن عرفۃ ثنا سعید بن محمد الوراق عن یحیی بن سعید عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ

۱۷۹۱۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ سے بھی قریب ہوتا ہے، جنت سے بھی اور لوگوں سے بھی۔ جب کہ جہنم سے دور ہوتا ہے۔ البتہ بخیل اللہ تعالیٰ سے، جنت سے اور لوگوں سے دور اور جہنم سے قریب ہوتا ہے۔ پھر اللہ کے نزدیک جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن سعید کی اعرج سے روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث صرف سعید بن محمد کی سند سے منقول ہے۔ اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا گیا ہے کیونکہ سعید، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت عائشہ سے کچھ احادیث مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۷۰۔مَاجَآءَ فِی الْبُخْلِ

باب ۱۲۷۰۔بخل کے متعلق۔

۱۷۹۲۔حدثنا ابوحفص عمرو بن علی ثنا ابوداؤد ثنا صدقۃ بن موسیٰ ثنا مالک بن دینار عن عبداللّٰہ بن غَالِبِ الْحُدَّانِی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ

۱۷۹۲۔حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ایک مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ بخل اور بداخلاقی۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ ہم اسے صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے ہی جانتے ہیں اور یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۹۳۔حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن ھارون ثنا صدقۃ بن موسیٰ عن فرقد السبخی عن مُرَّۃَ الطَّیِّبِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۱۷۹۳۔حضرت ابو بکر صدیقؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فریب کرنے والا، بخیل اور احسان نہ کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٧٩٤ـ حدثنا محمد بن رافع ثنا عبدالرزاق عن بشر بن رافع عن يحيى بن ابى كثير عن اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ

۱۷۹۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن بھولا اور کریم ہوتا ہے جب کہ فاجر، فریبی اور بخیل ہوتا ہے۔

ہم یہ حدیث صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ١٢٧١ـ مَاجَآءَ فِى النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ

باب ۱۲۷۱۔ گھر والوں پر خرچ کرنا۔

١٧٩٥ـ حدثنا احمد بن محمد ثنا عبدالله بن المبارك عن شعبة عن عدى بن ثابت عن عبدالله بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الانصارىّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ

۱۷۹۵۔ حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عمرو بن امیہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧٩٦ـ حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابى قلابة عن اَبِىْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دابّته فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ بَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ وَاَىُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَهٗ صِغَارٌ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ

۱۷۹۶۔ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے یا پھر وہ دینار جسے وہ جہاد میں جانے کے لیے اپنی سواری پر یا اپنے دوستوں پر فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ راوی نے عیال کا شروع میں ذکر کیا اور پھر فرمایا: اور اس شخص سے زیادہ کسے ثواب مل سکتا ہے۔ جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے محنت و مشقت کرنے سے بچالیتا ہے اور انہیں مستغنی کر دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٢٧٢ـ مَاجَآءَ فِى الضِّيَافَةِ وَغَايَةُ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

باب ۱۲۷۲۔ مہمان کا اکرام۔

١٧٩٧ـ حدثنا قتيبة ثنا الليث بن سعد عن سعيد بن ابى سعيد الْمَقْبُرِىُ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِىِّ اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَاىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَمِعَتْهُ اُذُنَاىَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ

۱۷۹۷۔ حضرت ابو شریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا اور کانوں نے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور اسے ضیافت دے صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ

ضیافت کیا ہے؟ فرمایا: ایک دن اور رات پر تکلف ضیافت کرنا پھر فرمایا کہ ضیافت تین دن تک ہے اور اسکے بعد صدقہ ہے اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اچھی بات ہی کہنی چاہیئے۔ ورنہ خاموش رہنا چاہیئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧٩٨۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابن عجلان عن سعید الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّمَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَثْوِيْ عِنْدَهٗ يَعْنِي الضَّيْفَ لَا يَقِيْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ وَيَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ

١٧٩٨۔حضرت ابوشریح کعبیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضیافت تین دن تک اور پر تکلف ضیافت ایک دن و رات ہوتی ہے اس کے بعد جو کچھ مہمان پر خرچ کیا جائے وہ صدقہ ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پاس زیادہ وقت تک ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اسے حرج ہونے لگے۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ مہمان، میزبان کے پاس اتنا طویل نہ کرے۔ کہ اس پر شاق گزرنے لگے اور حرج میں نہ ڈالنے سے مراد بھی ہے کہ اسے تنگ نہ کرے۔

اس باب میں عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ مالک بن انس اور لیث بن سعد بھی یہ حدیث سعید مقبری سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی: کعبی عدوی ہیں۔ ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

باب ١٢٧٣۔مَاجَآءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْيَتِيْمِ

باب ۱۲۷۳۔یتیموں اور بیواؤں کے لیے کوشش کرنا۔

١٧٩٩۔حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ

١٧٩٩۔حضرت صفوان بن سلیم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مسکین یا بیواؤں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے یا پھر ایسے شخص کی طرح جو دن میں روزہ رکھتا اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے۔

انصاری، معن سے وہ مالک سے وہ ثور بن زید سے وہ ابوغیث سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوغیث کا نام سالم ہے وہ عبداللہ بن مطیع کے مولی ہیں۔ پھر ثور بن یزید: شامی اور ثور بن زید مدنی ہیں۔

باب ١٢٧٤۔مَاجَآءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ

باب ۱۲۷۴۔کشادہ پیشانی اور بشاش چہرے کے ساتھ ملاقات کرنا۔

١٨٠٠۔حدثنا قتیبۃ ثنا المنکدر بن محمد بن المنکدر عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ

١٨٠٠۔حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے۔ اور یہ بھی نیکیوں میں سے ہے کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے (خوش ہوکر) ملو اور اپنی بالٹی میں سے پانی اس کی بالٹی

صَدَقَةٌ وَ اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلَقٍ وَ اَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ

میں ڈال دو۔

اس باب میں ابوذرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۵۔ مَاجَآءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ

باب ۱۲۷۵۔ سچ اور جھوٹ کے متعلق۔

۱۸۰۱۔ حدثنا هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَ اِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا

۱۸۰۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ سچ کا دامن تھامے رہو کیونکہ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور یہ راستہ جنت کی طرف لے جاتا ہے۔ جو شخص ہمیشہ سچ بولتا اور اسی کی تلاش میں رہتا ہے وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ برائی کا راستہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا اور اسی کو تلاش کرتا رہتا ہے وہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

اس باب میں ابوبکرؓ، عمرؓ، عبداللہ بن شخیرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۲۔ حدثنا يحيى ابن موسى قال قلت لعبد الرحيم بن هارون الغسانى حدّثكم عبدالعزيز بن ابى رواد عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَتْنِ مَاجَآءَ بِهٖ

۱۸۰۲۔ حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔

یحییٰ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہاں یہ حدیث حسن، جید اور غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۷۶۔ مَاجَآءَ فِي الْفُحْشِ

باب ۱۲۷۶۔ فحش گوئی کے متعلق

۱۸۰۳۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلى الصنعانى وغير واحد قالوا ثنا عبدالرزاق عن معمر عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ

۱۸۰۳۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فحش گوئی کسی چیز میں شامل ہو جائے تو اسے خراب کر دیتی ہے جب کہ حیا کسی چیز کی زینت کو دوبالا کر دیتی ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ بھی حدیث نقل کرتی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۰۴۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد انبانا شعبة عن الاعمش قال سَمِعْتُ ابا وائل یحدث عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیَارُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلاَ قًا وَلَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلاَ مُتَفَحِّشًا

۱۸۰۴۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق سب سے بہتر ہے اور آنحضرت ﷺ نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی یہ ان کی عادات میں سے تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۷۔مَاجَآءَ فِی اللَّعْنَةِ

باب ۱۲۷۷۔لعنت بھیجنے کے متعلق۔

۱۸۰۵۔حدثنا محمد بن المثنی ثنا عبدالرحمٰن بن مھدی ثنا ھشام عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاَ تَلاَ عَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰہِ وَلاَ بِغَضَبِہٖ وَلاَ بِالنَّارِ

۱۸۰۵۔حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے پر اللہ یا اس کے غصے کی لعنت نہ بھیجا کرو اور نہ ہی کسی سے اس طرح کہا کرو کہ تم جہنم میں جاؤ۔

اس باب میں ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۶۔حدثنا محمد بن یحیی الازدی البصری ثنا محمد بن سابق عن اسرائیل عن الاعمش عن ابراھیم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلاَ اللَّعَّانِ وَلاَ الْفَاحِشِ وَلاَ الْبَذِیِّ

۱۸۰۶۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طعن کرنے والا، کسی پر لعنت بھیجنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بدتمیزی کرنے والا مؤمن نہیں ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۸۰۷۔حدثنا زید بن اخزم الطائی البصری ثنا بشر بن عمر ثنا ابان بن یزید عن قتادة عن ابی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً لَعَنَ الرِّیْحَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لاَتَلْعَنِ الرِّیْحَ فَاِنَّھَا مَاْمُوْرَةٌ وَ اِنَّہٗ مَنْ لَّعَنَ شَیْئًا لَّیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَیْہِ

۱۸۰۷۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولِ خدا ﷺ کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی آپ ﷺ نے فرمایا: ہوا پر لعنت نہ بھیجو یہ تو مامور ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی مستحق نہیں تو وہ لعنت اسی پر واپس آتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف بشر بن عمر کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

باب ۱۲۷۸۔مَاجَآءَ فِیْ تَعَلُّمِ النَّسَبِ

باب ۱۲۷۸۔نسب سیکھنے کے متعلق۔

۱۸۰۸۔حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللہ بن

۱۸۰۸۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: نسب

المبارك عن عبدالملك بن عيسى الثقفى عن يزيد بن مولى الْمُنْبَعِثِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِى الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِى الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِى الْاَثَرِ

کے متعلق اتنا کچھ سیکھو کہ اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کر سکو اس لیے کہ رشتے داروں سے حسنِ سلوک کرنا۔ اپنے گھر والوں میں محبت کا موجب، مال میں زیادتی اور موت میں تاخیر کا موجب ہے۔

باب ۱۲۷۹۔ مَاجَآءَ فِى دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب ۱۲۷۹۔ کسی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا۔

۱۸۰۹۔ حدثنا عبد بن حميد ثنا قبيصه عن سفيان عن عبدالرحمٰن بن زياد بن انعم عن عبداللّٰه بْنِ يَزِيْدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ أسرع إجابة من دعوة غَائِبٍ لِغَائِبٍ

۱۸۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: غائب کی کسی غائب کے لیے دعا کے علاوہ کوئی دعا ایسی نہیں جو اس طرح جلدی قبول ہوتی ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور افریقی کا نام عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ہے۔ یہ ضعیف ہیں۔

باب ۱۲۸۰۔ مَاجَآءَ فِى الشَّتْمِ

باب ۱۲۸۰۔ گالی گلوچ کے متعلق۔

۱۸۱۰۔ حدثنا قتيبة ثنا عبدالعزيز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مِنْهُمَا مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ

۱۸۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو گالی گلوچ کرنے والوں کا وبال ان دونوں میں سے شروع کرنے والے پر ہے الّا یہ کہ مظلوم کی طرف سے زیادتی نہ ہو۔ (یعنی وہ اس سے بڑھ کر گالی گلوچ نہ کرے)۔

اس باب میں سعدؓ، ابن مسعودؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۱۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابوداؤد الحضرى عن سفيان عن زياد بن علاقة قال سمعت الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَآءَ

۱۸۱۱۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرجانے والوں کو گالی نہ دیا کرو کیونکہ اس سے زندہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

اس حدیث کو نقل کرنے میں سفیان کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ بعض اسے حضری کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں جب کہ بعض سفیان سے اور وہ زیاد بن علاقہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی کو آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے سنا۔

۱۸۱۲۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن زبيد بن الحارث عن اَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ

۱۸۱۲۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ زبید کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا: کیا آپ نے خود یہ حدیث عبداللہؓ سے سنی تو فرمایا: ہاں۔

لِاَبِیْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۱۔مَاجَآءَ فِی قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

باب ۱۲۸۱۔قول معروف کے متعلق۔

۱۸۱۳۔حدثنا علی بن حجر ثنا علی بن مسھر عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن النعمان بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰی ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ

۱۸۱۳۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے صاف نظر آئے گا۔ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور پوچھا: وہ کس کے لیے ہوں گے؟ یارسول اللہ(ﷺ) فرمایا: جو اچھی طرح بات کرے گا، لوگوں کو کھانا کھلائے گا۔اکثر روزے رکھے گا اور رات کے وقت جب لوگ سوجاتے ہیں وہ نماز میں مشغول رہے گا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۸۲۔مَاجَآءَ فِی فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

باب ۱۲۸۲۔نیک مملوک کی فضیلت

۱۸۱۴۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ وَیُؤَدِّیَ حَقَّ سَیِّدِهٖ یَعْنِی الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

۱۸۱۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنا بہترین ہے وہ شخص جو اللہ کی بھی اطاعت کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔یعنی غلام یا نذی۔کعب کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے سچ کہا ہے۔

اس باب میں ابوموسیٰ اور ابن عمرؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۵۔حدثنا ابو کریب ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الیقظان عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰی كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُّنَادِیْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ

۱۸۱۵۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص مسک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ابن عمرؓ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ''قیامت کے دن'' بھی فرمایا۔ایک وہ شخص جو اللہ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے گا۔دوسرا وہ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور تیسرا وہ شخص جو پانچوں نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف ابوسفیان کی روایت سے جانتے ہیں۔ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

باب ۱۲۸۳۔مَاجَآءَ فِیْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

باب ۱۲۸۳۔معاشرت کے متعلق

۱۸۱۶۔حدثنا بندار ثنا عبدالرحمٰن بن مھدی ثنا

۱۸۱۶۔حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد بھلائی کرو تا کہ وہ اسے مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے ملو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمود بن غیلان، ابواحمد اور ابونعیم سے وہ سفیان سے اور وہ حبیب سے اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ وکیع بھی سفیان سے وہ حبیب سے وہ میمون سے وہ معاذ بن جبل سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود کہتے ہیں کہ صحیح حدیث ابوذرؓ کی ہے۔

باب ۱۲۸۴۔مَاجَآءَ فِیْ ظَنِّ السُّوْءِ

باب ۱۲۸۴۔ بدگمانی کے متعلق۔

۱۸۱۷۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ

۱۸۱۷۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے پرہیز کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں نے عبد بن حمید کو سفیان کے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ سفیان کہا کرتے تھے: گمان دو قسم کا ہے ایک گناہ ہے اور دوسرا نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ بدگمانی دل میں بھی کرے اور زبان پر بھی آئے۔ جب کہ صرف دل ہی میں بدگمانی کرنا گناہ نہیں۔

باب ۱۲۸۵۔مَاجَآءَ فِی الْمِزَاحِ

باب ۱۲۸۵۔ خوش طبعی کے متعلق۔

۱۸۱۸۔حدثنا عبداللّٰہ بن الوضاح الکوفی ثنا عبداللّٰہ بن ادریس عن شعبۃ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی اِنْ کَانَ لَیَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ

۱۸۱۸۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے گھل مل جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے۔ اے ابوعمیر: نغیر نے کیا کیا۔ (نُغَیر ایک پرندے کا نام ہے)۔

ہناد بھی وکیع سے وہ شعبہ سے وہ ابوتیاح سے اور وہ حضرت انسؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۱۸۱۹۔حدثنا العباس بن محمد الدوری ثنا علی بن الحسن ثنا عبداللّٰہ بن المبارک عن اسامۃ بن زید عن سَعِیْدِ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

۱۸۱۹۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں۔ فرمایا: میں سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔

یہ حدیث حسن ہے اور تداعبنا سے مراد مذاق ہی ہے۔

۱۸۲۰۔حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو اُسامة عن شریك عن عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ اِنَّمَا یَعْنِیْ بِهٖ اَنَّهٗ یُمَازِحُهٗ

۱۸۲۰۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے دوکان والے۔محمود، اسامہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کا مقصد یہی تھا کہ آپ ﷺ نے مذاق کیا۔

۱۸۲۱۔حدثنا قتیبة ثنا خالد بن عبداللّٰه الواسطی عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَامِلُكَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ

۱۸۲۱۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔اس نے عرض کیا: یارسول اللہ(ﷺ) میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے علاوہ بھی کوئی جنتا ہے۔(یعنی تمام اونٹ اونٹنیوں ہی کے بچے ہیں)۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

باب ۱۲۸۶۔مَاجَآءَ فِی الْمِرَآءِ

باب ۱۲۸۶۔تکرار کے متعلق

۱۸۲۲۔حدثنا عقبة بن مکرم العمی البصری ثنا بن ابی فدیك قال اخبرنی سلمة بن وردان اللَّیْثِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا

۱۸۲۲۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا جھوٹ تکرار چھوڑ دیا جو باطل تھا تو اس کے لیے جنت کے کنارے ایک مکان بنایا جائے گا۔اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے اسے چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائے گا۔پھر جو شخص اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرے گا۔اس کے لیے اونچی جگہ پر مکان بنایا جائے گا۔(جنت ہی میں)۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۲۳۔حدثنا فضالة بن الفضل الکوفی ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابن وھب بن مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَفٰی بِكَ اِثْمًا اَنْ لَّا تَزَالُ مُخَاصِمًا

۱۸۲۳۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ جھگڑتے رہنے کا گناہ ہی تمہارے لیے کافی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۸۲۴۔حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی ثنا المحاربی عن لیث وھو ابن ابی سلیم عن عبدالملك عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ

۱۸۲۴۔حضرت ابن عباسؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس سے دل لگی کرو اور نہ ہی ایسا وعدہ کرو۔جسے تم پورا نہ کرسکو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۲۸۷۔مَاجَآءَ فِی الْمُدَارَاۃِ

۱۸۲۵۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن محمود بن المنکدر عن عروۃ بن الزبیر عن عائشة قالت إستاذن رجل عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنَ العشِیْرَۃِ اَوْاَخُوالْعَشِیْرَۃِ ثُمَّ اَذِنَ لَہٗ فَاَلَانَ لَہُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ لَہٗ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَہُ الْقَوْلَ قَالَ یَا عَآئِشَۃُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اَوْوَدَعَہُ النَّاسُ اتِّقَآءَ فُحْشِہٖ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۷۔حسنِ سلوک کے متعلق۔

۱۸۲۵۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔میں آپ ﷺ کے پاس تھی آپ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ زادہ کتنا بُرا ہے؟ یا فرمایا: قبیلہ برادر۔ پھر اس شخص کو اجازت دے دی اور اس کے ساتھ نرم روی کے ساتھ باتیں کیں۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ(ﷺ) پہلے تو آپ ﷺ نے اسے بُرا کہا اور پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کی۔آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ: بدترین شخص وہ ہے۔ جسے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ دیا ہو۔

باب ۱۲۸۸۔فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

۱۸۲۶۔حدثنا ابو کریب ثنا سوید بن عمرو الکلبی عن حماد بن سلمة عن ایوب عن محمد بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اُرَاہُ رَفَعَہٗ قَالَ اَحْبِبْ حَبِیْبَکَ ھَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ بَغِیْضَکَ یَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِیْضَکَ ھَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ حَبِیْبَکَ یَوْمًا مَّا

باب ۱۲۸۸۔محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنا۔

۱۸۲۶۔حضرت ابوہریرہؓ شاید مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنے دوست کے ساتھ میانہ روی کا معاملہ رکھو۔شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے۔اور دشمن کے ساتھ دشمنی میں بھی میانہ روی ہی رکھو کیونکہ ممکن ہے کہ کل وہی تمہارا دوست بن جائے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔پھر یہ حدیث ایوب سے بھی ایک اور سند سے منقول ہے۔حسن بن ابی جعفر بھی اسے نقل کرتے ہیں یہ بھی ضعیف ہے۔حسن بھی اپنی سند حضرت علیؓ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔لیکن یہ بھی موقوف ہی ہے۔

باب ۱۲۸۹۔مَاجَآءَ فِی الْکِبْرِ

۱۸۲۷۔حدثنا ابوھشام الرفاعی نا ابوبکر بن عیاش عن الاعمش عن ابراھیم عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ

باب ۱۲۸۹۔تکبر کے متعلق۔

۱۸۲۷۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی کے ایک دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں دانے کے برابر ایمان ہوگا۔وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۸۔حدثنا محمد بن المثنی وعبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن قالا ثنا یحیی بن حماد ثنا شعبة عن ابان بن تغلب عن فضیل بن عمرو عن ابراهیم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ ولایدخل النار من کان فی قلبه مثقال ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهُ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَالْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۸۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا۔ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں جب کہ تکبر یہ ہے کہ کوئی شخص حق کو رد اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

۱۸۲۹۔حدثنا ابو کریب ثنا ابو معاویة عن عمرو بن راشد عن اَيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عن أبيه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۸۲۹۔حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے نفس کو اس کے مرتبے سے اونچا لے جاتا اور تکبر کرتا ہے تو وہ جبارین میں لکھ دیا جاتا ہے اور اسے بھی اسی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جس میں وہ مبتلا ہوتے ہیں۔

۱۸۳۰۔حدثنا علی بن عیسی بن یزید البغدادی ثنا شبابة بن سوار عن القاسم بن عباس عن نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لِيْ فِيَّ التِّيْهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۸۳۰۔حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا۔ موٹی چادر لباس کے طور پر استعمال کی اور بکری کا دودھ دوہا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کام کیے اس میں بالکل تکبر نہیں۔

باب ۱۲۹۰۔مَاجَآءَ فِيْ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب ۱۲۹۰۔اچھے اخلاق کے متعلق۔

۱۸۳۱۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکة عن یعلی بن مَمْلك عن اُمّ الدرداء عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۸۳۱۔حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اس لیے کہ بے حیا اور فحش گو شخص سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتے ہیں۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَاشَیْءٌ اَثْقَلَ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ

اس باب میں عائشہؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور اسامہ بن شریکؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۲۔حدثنا ابو کریب ثنا قبیصۃ بن اللیث عن مطرف عن عطاء عَنْ اُمِّ دَرْدَآءٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَ اِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِہٖ دَرَجَۃَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ

۱۸۳۲۔حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں۔ یعنی قیامت کے دن حساب وکتاب کے وقت۔ اور اچھے اخلاق والا روزے رکھنے اور نمازیں پڑھنے والے کے درجے کو پہنچتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۸۳۳۔حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء نا عبداللّٰہ بن ادریس ثنی اَبِیْ عَنْ جدی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَایُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ قَالَ تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِمَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ

۱۸۳۳۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ: کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ فرمایا: اللہ کے خوف اور حسن اخلاق سے۔ پھر پوچھا گیا کہ زیادہ تر لوگ جہنم میں کن اعمال کی وجہ سے جائیں گے۔ فرمایا: منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ عبداللہ بن ادریس، یزید بن عبدالرحمٰن اودی کے بیٹے ہیں۔

۱۸۳٤۔حدثنا احمد بن عبدۃ نَا اَبُوْ وَھب عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّہٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ ھُوَ بَسْطُ الْوَجْہِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَکَفُّ الْاَذٰی

۱۸۳۴۔حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حسن خلق یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے ملے، بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے اور تکلیف دینے والی چیز کو دور کرے۔

باب ۱۲۹۱۔مَاجَآءَ فِی الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

باب ۱۲۹۱۔احسان اور عفو ودرگزر کے متعلق

۱۸۳۵۔حدثنا بندار واحمد بن منیع ومحمود بن غیلان قالوا نا ابو احمد عن سفیان اَبِیْ اِسْحٰق عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِہٖ فَلَا یَقْرِیْنِیْ وَلَا یُضِیْفُنِیْ فَیَمُرُّبِیْ اَفَاَجْزِیْہِ قَالَ لَا اِقْرِہٖ قَالَ وَ رَاٰنِیْ رَثَّ الثِّیَابِ فَقَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ مَّالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ مِنَ

۱۸۳۵۔ابواحوص اپنے والدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر میں کسی شخص کے پاس جاؤں اور وہ میری میزبانی اور ضیافت نہ کرے اور پھر کسی وقت وہ میرے پاس آئے تو کیا میں بھی اس کے بدلے میں اسی طرح کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کی میزبانی کرو۔ آپ ﷺ نے مجھے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا تو دریافت فرمایا: تمہارے پاس مال ہے؟ عرض کیا: ہر طرح کا ہے۔ اللہ

الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ

تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا کی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہئے۔ (یعنی اچھے کپڑے پہنا کرو)۔

اس باب میں عائشہؓ، جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو احوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔

۱۸۳۶۔ حدثنا ابوهشام الرفاعی ثنا محمد بن فضیل عن الولید بن عبدالله بن جمیع عن اَبِی الطُّفَیلِ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَ اِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَ لٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَ اِنْ اَسَآءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا

۱۸۳۶۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ "امعہ" نہ ہو جاؤ یعنی یہ کہنے لگو کہ اگر لوگ ہم پر احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر لوگ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ بلکہ اپنے نفسوں کو اس چیز کا عادی کرو کہ اگر لوگ احسان کریں تو بھی تم احسان کرو اور اگر برائی کریں تب بھی ظلم نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۹۲۔ مَاجَآءَ فِیْ زِیَارَةِ الْاِخْوَانِ

باب ۱۲۹۲۔ بھائیوں سے ملاقات کرنا۔

۱۸۳۷۔ حدثنا محمد بن بشار والحسین بن ابی کبشة البصری قال ثنا یوسف بن یعقوب السدوسی نا ابوسنان القسملی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَّهٗ فِی اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

۱۸۳۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی یا اللہ کے لیے اپنے کسی بھائی سے ملاقات کی۔ اسے ایک اعلان کرنے والا بلائے گا اور کہے گا کہ تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا مبارک ہو۔ تم نے جنت میں اپنے ٹھہرنے کی جگہ بنالی۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ، ابو رافع سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اس میں سے کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۹۳۔ مَاجَآءَ فِی الْحَیَاءِ

باب ۱۲۹۳۔ حیاء کے متعلق

۱۸۳۸۔ حدثنا ابوکریب نا عبدة بن سلیمان وعبدالرحیم و محمد بن بشر عن محمد بن عمرو نَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَآءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَآءُ فِی النَّارِ

۱۸۳۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان کا نتیجہ جنت ہے جب کہ بے حیائی ظلم ہے اور اس کا نتیجہ جہنم ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابو بکرہؓ اور ابو امامہؓ، اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۴۔ مَاجَآءَ فِی التَّاَنِّیْ وَالْعَجَلَةِ

باب ۱۲۹۴۔ آہستگی اور عجلت

۱۸۳۹۔حدثنا نصر بن علی نا نوح بن قیس عن عبداللّٰہ بن عمران عن عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَۃُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّۃِ

۱۸۳۹۔حضرت عبداللہ بن سرجس مزنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھی خصلتیں، آہستہ آہستہ کام کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابوبکرہ، ابوامامہؓ اور عمران بن حصینؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے قتیبہ اسے نوح بن قیس سے وہ عبداللہ بن عمران سے وہ عبداللہ بن سرجس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عاصم کا ذکر نہیں۔ صحیح حدیث نصر بن علی ہی کی ہے جو اوپر مذکور ہے۔

۱۸۴۰۔حدثنا محمد بن عبداللّٰہ بن بزیع نا بشر بن المفضل عن قرۃ بن خالد عن اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ خَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ

۱۸۴۰۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد قیس کے قاصد اشج سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں۔ بردباری اور سوچ سمجھ کر کام کرنا۔

اس باب میں اشج عصری سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۸۴۱۔حدثنا ابومصعب المدینی نا عبدالمھیمن بن عَبَّاسِ بْنِ سَھْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِیِّ عن ابیہ عن جدّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ

۱۸۴۱۔حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تامل (آہستگی) اللہ کی طرف سے اور عجلت شیطان کی طرف سے ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض علماء عبدالمہیمن بن عباس کو قلت حافظہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

باب ۱۲۹۵۔مَاجَآءَ فِی الرِّفْقِ

باب ۱۲۹۵۔نرم دلی کے متعلق

۱۸۴۲۔حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن یعلی بن مملك عن اُمِّ الدرداء عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الْخَیْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الْخَیْرِ

۱۸۴۲۔حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی قسمت میں نرم روی آئی اسے قسمت کا بہت اچھا حصہ ملا اور جو اس سے محروم رہا وہ اچھے نصیب سے محروم رہا۔

اسی باب میں عائشہؓ، جریر بن عبداللہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۶۔مَاجَآءَ فِیْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ

باب ۱۲۹۶۔مظلوم کی دعا۔

۱۸۴۳۔حدثنا ابو کریب ناوکیع عن زکریا بن اسحٰق عن یحیی بن عبداللہ بن صیفی عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ

۱۸۴۳۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا تو فرمایا: مظلوم کی دعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں انسؓ، ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور ابو سعیدؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۹۷۔مَاجَآءَ فِی خُلُقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲۹۷۔آنحضرت ﷺ کا اخلاق۔

۱۸۴۴۔حدثنا قتیبۃ نا جعفر بن سلیمان الضبعی عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُہٗ لِمَ صَنَعْتَہٗ وَلَا لِشَیْءٍ تَرَکْتُہٗ لِمَ تَرَکْتَہٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِیْرًا وَلَا شَیْئًا کَانَ اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا کَانَ اَطْیَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۴۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس تک آنحضرت ﷺ کی خدمت کی آپ ﷺ نے مجھے کبھی "اُف" تک نہیں کہا۔ نہ ہی میرے کسی کام کو کر لینے کے بعد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے میرے کسی کام کو چھوڑ دینے پر مجھ سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا۔ اور آپ ﷺ لوگوں میں سے بہتر اخلاق والے تھے۔ میرے ہاتھوں نے کوئی کپڑا، ریشم یا کوئی بھی چیز آنحضرت ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوئی اور نہ ہی کوئی ایسا عطر یا مشک سونگھا جس کی خوشبو آپ ﷺ کے پسینۂ مبارک سے زیادہ ہو۔

اس باب میں عائشہؓ اور براءؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴۵۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبۃ عن ابی اسحٰق قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰہِ الْجَدَلِیَّ یَقُوْلُ سَاَلْتُ عَآئِشَۃَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَایَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ

۱۸۴۵۔حضرت ابو عبداللہ جدلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو فرمایا: نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی اس کی عادت تھی۔ آپ ﷺ بازاروں میں چیختے چلاتے نہیں تھے۔ اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیا کرتے تھے بلکہ عفو اور درگزر سے کام لیتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبداللہ جدلی: عبد بن عبد ہیں انہیں عبدالرحمٰن بن عبد بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۲۹۸۔مَاجَآءَ فِی حُسْنِ الْعَھْدِ

باب ۱۲۹۸۔اچھی طرح نبھانا۔

۱۸۴۶۔حدثنا ابو ھشام الرفاعی ناحفص بن غیاث عن ھشام بن عروۃ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۱۸۴۶۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہؓ پر کیا۔ اگر میں ان کے زمانے میں ہوتی تو میرا کیا حال ہوتا! اور یہ سب اس لیے تھا کہ آپ ﷺ انہیں بہت

وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ وَمَا بِیْ اَنْ اَکُوْنَ اَدْرَکْتُھَا وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِکَثْرَۃِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھَا وَ اِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاۃَ فَیَتَتَبَّعُ بِھَا صَدَائِقَ خَدِیْجَۃَ فَیُھْدِیْھَا لَھُنَّ

یاد کیا کرتے تھے۔ اور آنحضرت ﷺ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو خدیجہؓ کی کسی سہیلی کو تلاش کرتے اور ہدیہ دیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۲۹۹۔مَاجَآءَ فِیْ مَعَالِی الْأخلاق

باب ۱۲۹۹۔ اخلاقِ عالیہ کے متعلق۔

۱۸۴۷۔حدثنا احمد بن الحسن بن خراش البغدادی نا حبان بن ھلال نا مبارك بن فضالة ثنی عبد ربه بن سعید عن مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلاَ قًا وَ اِنَّ مِنْ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْھِقُوْنَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِیْنَ وَالْمُتَشَدِّقِیْنَ فَمَا الْمُتَفَیْھِقُوْنَ قَالَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ

۱۸۴۷۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قریب بیٹھنے والے لوگ وہ ہیں جو بہترین اخلاق والے ہیں۔اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور دور رہنے والے لوگ وہ ہیں جو زیادہ باتیں کرنے والے، بلا سوچے سمجھے اور بلا احتیاط بولنے والے اور متفیھقون،لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ پہلے تو ہم سمجھ گئے اور ''متفیھقون'' کیا ہے؟ فرمایا: تکبر کے ساتھ باتیں کرنے والے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۰۰۔مَاجَآءَ فِی اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

باب ۱۳۰۰۔ لعن وطعن کے متعلق

۱۸۴۸۔حدثنا بندار نا ابو عامر عن کثیر بن زید عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا

۱۸۴۸۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسی سند سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے لیے لائق نہیں کہ لعنت کرنے والا ہو۔

باب ۱۳۰۱۔مَاجَآءَ فِیْ کَثْرَۃِ الْغَضَبِ

باب ۱۳۰۱۔ غصہ کی زیادتی۔

۱۸۴۹۔حدثنا ابو کریب نا ابوبکر بن عیاش عن ابی حصین عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا وَلَا تُکْثِرْ عَلَیَّ لَعَلِّیْ اَعِیْہِ فَقَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا کُلَّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَاتَغْضَبْ

۱۸۴۹۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی تھوڑی سی چیز سکھایئے شاید میں اسے یاد کرسکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی مرتبہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح پوچھا اور آپ ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

اس باب میں ابوسعیدؓ اور سلیمان بن صردؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابوحصین کا نام عثمان عاصم اسدی ہے۔

۱۸۵۰۔حدثنا العباس بن محمد الدوری وغیر واحد قالوا نا عبداللّٰہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب ثنی ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِبْنِ اَنَسِ الْجُهَنِيِّ عن أبيه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِي اَيِّ الْحُوْرِ شَآءَ

۱۸۵۰۔حضرت معاذ بن انس جہنی آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص استطاعت کے باوجود اپنے غصے کو ضبط کرلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام خلائق کے سامنے بلا کر اختیار دیں گے کہ وہ جس حور کو چاہے پسند کرلے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۰۲۔مَاجَآءَ فِيْ اِجْلَالِ الْكَبِيْرِ

باب ۱۳۰۲۔بڑوں کی تعظیم کرنا۔

۱۸۵۱۔حدثنا محمد بن المثنی نایزید بن بیان العقیلی ثنا ابوالرحال الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ

۱۸۵۱۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی جوان شخص کسی بوڑھے کے بڑھاپے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کا اکرام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے میں اس کی تکریم کے لیے کسی شخص کو مقرر فرمادیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف یزید بن بیان اور ابورجال انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۰۳۔مَاجَآءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنَ

باب ۱۳۰۳۔ملاقات ترک کرنے والوں کے متعلق۔

۱۸۵۲۔حدثنا قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن سھیل ابن ابی صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِمَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِلَّا الْمُتَهَاجِرِيْنِ يَقُوْلُ رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يُصْلِحَا

۱۸۵۲۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان دنوں میں ان لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے جو شرک کے مرتکب نہیں ہوتے۔البتہ ترکِ ملاقات کرنے والے شخصوں کے متعلق اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں کہ انہیں واپس کردو یہاں تک کہ آپس میں صلح کریں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔بعض روایات میں ''ذروا'' کا لفظ آیا ہے۔اور متہاجرین سے مراد قطع تعلق کرنے والے ہیں۔یہ حدیث اس حدیث کی طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا حلال نہیں۔

باب ۱۳۰۴۔مَاجَآءَ فِي الصَّبْرِ

باب ۱۳۰۴۔صبر کے متعلق۔

۱۸۵۳۔حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن الزهری عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ

۱۸۵۳۔حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے کچھ مانگا۔آپ ﷺ نے انہیں دے دیا۔انہوں نے

نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْا فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَ مَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَ اَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ

پھر مانگا۔ آپ ﷺ نے پھر دیا اور فرمایا: اگر میرے پاس مال ہوتا ہے تو میں اسے تم لوگوں سے چھپا کر نہیں رکھتا۔ اور جو شخص مستغنی ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ جو شخص مانگنے سے اعراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچاتے ہیں اور جو صبر کا عادی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔ اور کسی کو صبر سے بہتر اور کشادہ چیز نہیں مل سکتی۔

اس باب میں انسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مالک سے بھی ان الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔ ''**فلن ادخرہ اور فلم ادخرہ**''۔

باب ۱۳۰۵۔ مَاجَآءَ فِیْ ذِی الْوَجْهَيْنِ

باب ۱۳۰۵۔ ہر ایک کے منہ پر اس کی طرف داری کرنے والا۔

۱۸۵۴۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ

۱۸۵۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہے جو دو دشمنوں میں سے ہر ایک پر یہ ظاہر کرے کہ میں تمہارا دوست ہوں۔

اس باب میں عمارؓ اور انسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۰۶۔ مَاجَآءَ فِی النَّمَّامِ

باب ۱۳۰۶۔ چغل خوری کرنے والا۔

۱۸۵۵۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان عن منصور عن اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا يُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ

۱۸۵۵۔ حضرت ہمام بن حارثؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حذیفہ بن یمانؓ کے پاس سے گزرا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ لوگوں کی باتیں امراء تک پہنچاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ''قتات'' جنت میں نہیں جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں کہ قتات چغلخور کو کہتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۰۷۔ مَاجَآءَ فِی الْعِیِّ

باب ۱۳۰۷۔ تامل کے متعلق۔

۱۸۵۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون عن ابی غسان محمد بن مطرف عن حسان بن عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَآءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَآءُ

۱۸۵۶۔ حضرت ابو امامہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ حیاء اور تامل (۱) ایمان کی دو شاخیں ہیں جب کہ فحش گوئی اور کثرتِ کلام نفاق کی دو شاخیں ہیں۔

(۱) تامل کے معنی قلتِ کلام کے ہیں۔

وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابوغسان محمد بن مطرف کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۰۸۔ مَاجَآءَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

باب ۱۳۰۸۔ بعض بیان میں جادو ہے۔

۱۸۵۷۔ حدثنا قتيبة ثنا عبدالعزيز بن محمد عن زيد بن اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَافِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۱۸۵۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دو شخص آئے اور دونوں نے لوگوں سے خطاب کیا جس سے لوگ حیرت میں پڑ گئے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: بعض لوگوں کا کسی چیز کو بیان کرنا جادو کی طرح ہوتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض بیان فرمایا، یا من البیان فرمایا:

اس باب میں عمارؓ، ابن مسعودؓ اور عبداللہ بن شخیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۰۹۔ مَاجَآءَ فِي التَّوَاضُعِ

باب ۱۳۰۹۔ تواضع کے متعلق

۱۸۵۸۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَمَا زَادَاللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

۱۸۵۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کسی کے مال میں کمی نہیں کرتا، معاف کرنے والے کی عزت کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھتی اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتے ہیں۔

اس باب میں ابن عباسؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور ابوکبشہ انماری بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۱۰۔ مَاجَآءَ فِي الظُّلْمِ

باب ۱۳۱۰۔ ظلم کے متعلق۔

۱۸۵۹۔ حدثنا عباس العنبري نا ابوداؤد الطيالسي عن عبدالعزيز بن عبدالله بن ابي سلمة عن عبدالله بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۸۵۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ظلم قیامت کے دن کی تاریکیوں کا موجب ہے۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، ابوموسیٰؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۱۱۔ مَاجَآءَ فِيْ تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

باب ۱۳۱۱۔ نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا۔

۱۸۶۰۔ حدثنا احمد بن محمد ناعبدالله بن المبارك عن سفيان عن الاعمش عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَ اِلَّا تَرَكَهُ

۱۸۶۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر جی چاہتا تو کھا لیتے، ورنہ چھوڑ دیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحذم اشجعی کا نام سلمان ہے اور وہ عزۃ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

باب ۱۳۱۲۔مَاجَآءَ فِیُ تَعْظِیمِ الْمُؤمِنِ

۱۸۶۱۔حدثنا یحیی بن اکثم والجارود بن معاذ قالانا الفضل بن موسیٰ نا الحسین بن واقد عن اوفی بن دلهم عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْ هُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَى الْبَيْتِ اَوْاِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَااَعْظَمَكَ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكَ

باب ۱۳۱۲۔مؤمن کی تعظیم

۱۸۶۱۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اے لوگوں کے وہ گروہ جو صرف زبانوں سے اسلام لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا مسلمانوں کو اذیت نہ دو انہیں عار نہ دلاؤ اور ان میں عیوب مت تلاش کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عیب گیری کرتے ہیں۔ اور جس کی عیب گیری اللہ تعالیٰ کرنے لگیں وہ ذلیل ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک دن ابن عمرؓ نے بیت اللہ یا فرمایا کعبہ کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: تم کتنے عظیم ہو تمہاری حرمت بھی کتنی عظیم ہے۔ لیکن مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک تم سے بھی زیادہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم سمرقندی بھی حسین بن واقد سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر ابو برزہ اسلمی بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۱۳۔مَاجَآءَ فِي التَّجَارِبِ

۱۸۶۲۔حدثنا قتيبة نا عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ

باب ۱۳۱۳۔تجربے کے متعلق۔

۱۸۶۲۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک بردباری میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ٹھوکر نہ کھائے۔ اسی طرح کوئی دانا بغیر تجربے کے دانائی میں کامل نہیں ہو سکتا۔(۱)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۱٤۔مَاجَآءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَالَمْ يُعْطَهٗ

۱۸۶۳۔حدثنا علی ابن حجرنا اسمٰعیل بن عیاش عن عمارة بن غزية عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ عَطَآءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى

باب ۱۳۱۴۔جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا۔

۱۸۶۳۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی گئی اور اس میں قدرت واستطاعت ہے تو اس کا بدلہ دے ورنہ اس کی تعریف کرے اس لیے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکر ادا کیا۔ اور جس نے کسی نعمت کو چھپایا اس نے کفرانِ نعمت کیا اور

(۱) یعنی کوئی بردبار اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس سے خطاء وغیرہ واقع نہ ہو اور وہ شرمندگی کے بعد لوگوں سے معافی کا خواستگار نہ ہو۔ چنانچہ جب وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی غلطیاں معاف کریں تو وہ بھی معاف کرتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَالَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ

جس شخص نے کسی ایسی چیز سے اپنے آپ کو آراستہ کیا جو اسے عطا نہیں کی گئی تو گویا کہ اس نے مکر کا لباس اوڑھ لیا۔(۱)

اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ اور عائشہؓ بھی احادیث نقل کرتی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۱۵ ۔مَاجَآءَ فِی الثَّنَآءِ بِالْمَعْرُوْفِ

۱۸٦٤ ۔حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهری و الحسين بن الحسن المروزی بمكة قالا ثنا الاحوص بن جواب عن سعير بن الخمس عن سليمان التيمی عن ابی عثمان النَّهدِی عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَآءِ

باب ۱۳۱۵۔احسان کے بدلے تعریف کرنا

۱۸٦۴۔حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے احسان کیا اور اس نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے تو اس نے اس کی پوری پوری تعریف کردی۔

یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

اَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طب سے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۳۱٦ ۔فِی الْحِمْيَةِ

۱۸٦٥ ۔حدثنا عباس بن محمد الدوری نا يونس بن محمد ثنا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبدالرحمٰن عن يعقوب بن ابی يَعْقُوْبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَمَعَهُ عَلِیٌّ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَهْ مَهْ يَاعَلِیُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِیُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهُ اَوْفَقُ لَكَ

باب ۱۳۱٦۔پرہیز کے متعلق۔

۱۸٦۵۔حضرت ام منذرؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ کو ساتھ لے کر ہمارے یہاں تشریف لائے ہمارے ہاں ایک کھجور کی شاخ ٹنگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ اور حضرت علیؓ دونوں نے کھانا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی ٹھہر جاؤ تم تو ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔ ام منذرؓ کہتی ہیں: اس پر علیؓ بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کھاتے رہے۔ پھر میں نے اُن کے لیے چقندر اور جو تیار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی اس میں سے لو۔ یہ تمہاری طبیعت کے مطابق ہے۔

(۱) مثلاً کوئی شخص علمیت نہ ہوتے ہوئے اہل علم کا لبادہ اوڑھ کر اپنی اصلیت کو چھپانے کی کوشش کرے۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف فلیح بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں وہ ایوب بن عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں محمد بن بشار بھی ابو عامر اور ابوداؤد سے یہ دونوں فلیح سے وہ ایوب بن عبدالرحمٰن سے وہ یعقوب بن ابی یعقوب سے اور وہ ام منذر سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے ان الفاظ کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے لیے زیادہ فائدہ مند ہے'' یعنی چقندر اور جو۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ مجھ سے اسے ایوب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ہے۔ یہ حدیث جید غریب ہے۔

۱۸۶۶۔حدثنا محمد بن یحیی نا اسحٰق بن محمد الفروی نا اسمعیل بن جعفر عن عمارة بن غزیة عن عاصم بن عمر بن قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدَ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظِلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِیْ سَقِيْمَهُ الْمَآءَ

۱۸۶۶۔حضرت قتادہ بن نعمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے دنیا سے اس طرح روکتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے روکتا ہے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور محمود بن لبید سے بھی منقول ہے وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اس باب میں صہیبؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر بھی اسماعیل بن جعفر سے وہ عمرو بن ابی عمرو سے وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سے اور وہ محمود بن لبید سے اسی کے مثل نقل کرتے ہوئے قتادہ بن نعمان کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ قتادہ بن نعمان ظفری، ابوسعید خدریؓ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے بچپن میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی ہے۔

باب ۱۳۱۷۔مَاجَآءَ فِی الدَّوَآءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب ۱۳۱۷۔ دوا اور اس کی فضیلت۔

۱۸۶۷۔حدثنا بشر بن معاذ العقدی البصری نا ابو عوانة عن زیاد بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَاللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَآءً اَوْ قَالَ دَوَآءً اِلَّا دَآءً وَاحِدًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ

۱۸۶۷۔حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ دیہاتیوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم دوا نہ کیا کریں؟ فرمایا: اللہ کے بندو، دوا کیا کرو اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا نہیں رکھا کہ اس کا علاج نہ ہو یا فرمایا دوا نہ ہو۔ ہاں ایک مرض لاعلاج ہے۔ عرض کیا: وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ اور ابوخزامہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں (ابوخزامہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے یعنی اسامہ کی۔

باب ۱۳۱۸۔مَاجَآءَ مَا يُطْعِمُ الْمَرِيْضَ

باب ۱۳۱۸۔ مریض کو کیا کھلایا جائے۔

۱۸۶۸۔حدثنا احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراهیم نا محمد بن السائب بن برکة عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَآءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ

۱۸۶۸۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ ہریرہ بنانے کا حکم دیا کرتے اور پھر اس میں سے گھونٹ گھونٹ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ غمگین کے دل کو تسکین دیتا اور اس کے دل سے بیماری کی تکلیف کو اس طرح دور

فَحَسَوْا مِنْهُ وَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُوْفُؤَادَالْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا اِحْدٰكُنَّ الْوَسْخَ بِالْمَآءِ عَنْ وَّجْهِهَا

کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرے کے میل کو پانی کے ساتھ دھو دیتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی عروہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی مضمون کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ہم سے اسے جریر نے ابو اسحاق طالقانی کے حوالے سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروۃ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کی ہے ہمیں یہ بات ابو اسحاق نے بتائی۔

باب ۱۳۱۹۔ مَاجَآءَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب ۱۳۱۹۔ مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے۔

۱۸۶۹۔ حدثنا ابو کریب نا بکر بن یونس بن بکیر عن موسی بن عُلَيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَبْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ

۱۸۶۹۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں کھلاتے پلاتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۲۰۔ مَاجَآءَ فِى الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ

باب ۱۳۲۰۔ کلونجی کے متعلق

۱۸۷۰۔ حدثنا ابن ابی عمر وسعید بن عبدالرحمٰن المخزومی قالا نا سفیان عَنِ الزُّهْرِی عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ

۱۸۷۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کالے دانے کے متعلق جان لو کہ اس میں سام کے علاوہ ہر مرض کی شفا ہے اور سام موت کو کہتے ہیں۔

باب ۱۳۲۱۔ مَاجَآءَ فِىْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب ۱۳۲۱۔ اونٹوں کا پیشاب پینے کے متعلق

۱۸۷۱۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان نا حماد بن سلمة نا حمید و ثابتٍ وقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا

۱۸۷۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ ﷺ نے انہیں صدقے و زکوۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ مذکورہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲۲۔ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسَمٍّ اَوْ غَيْرِهٖ

باب ۱۳۲۲۔ جس نے زہر کھا کر خودکشی کی۔

۱۸۷۲۔حدثنا احمد بن منیع نا عبیدة بن حمید عن الاعمش عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَرَاهُ رَفَعَهٗ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهٗ فِیْ نَارِجَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسُمٍّ فَسُمُّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدً

۱۸۷۲۔حضرت ابو ہریرہؓ شاید مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے لوہے سے خودکشی کی (تلوار وغیرہ) وہ قیامت کے دن اسے اپنے ہاتھ میں لے کر آئے گا۔ اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسے اپنے پیٹ میں جھونکتا رہے گا اور جس نے زہر سے خودکشی کی ہوگی وہ بھی اس زہر کو ہاتھ میں لے کر آئے گا اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتے ہوئے اسے پیتا رہے گا۔

۱۸۷۳۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبة عن الاعمش قال سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسُمٍّ فَسُمُّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ ...... فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِجَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا

۱۸۷۳۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی لوہے سے خود کو قتل کرے گا وہ اس چیز کو ہاتھ میں لے کر آئے گا اور اسے اپنے پیٹ میں بار بار مار رہا ہوگا۔ اور وہ یہ عمل جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح کرتا رہے گا۔ اور اسی طرح خود کو زہر سے مارنے والا بھی زہر ہاتھ میں لے کر آئے گا۔ اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح پیتا رہے گا۔ پھر جو شخص پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرے گا وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں اسی طرح گرتا رہے گا۔

محمد بن علاء بھی وکیع اور ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے شعبہ کی اعمش سے منقول حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ اور یہ پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ابو صالح بھی اسی طرح منقول ہے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عجلان، سعید مقبری سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے زہر کھا کر خودکشی کی وہ جہنم کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔'' اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کا ذکر نہیں۔ ابو زناد بھی اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس طرح کی متعدد روایات آئی ہیں کہ اہل توحید کو دوزخ میں عذاب دینے کے بعد نکالا جائے گا۔ یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

۱۸۷٤۔حدثنا سوید بن نصر انا عبداللّٰه بن المبارك عن یونس بن ابی اسحق عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السُّمَّ

۱۸۷۴۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دواء خبیث کے استعمال سے منع فرمایا: یعنی زہر سے۔

باب ۱۳۲۳۔مَاجَآءَ فِی التَّدَاوِیْ بِالْمُسْکِرِ

باب ۱۳۲۳۔نشہ آور چیز سے علاج کرنا

۱۸۷۵۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبة عن سماك انه سمع عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ

۱۸۷۵۔حضرت وائلؓ فرماتے ہیں کہ سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے ان کی موجودگی میں آنحضرت ﷺ سے شراب کا حکم دریافت کیا تو

اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ سُوَیْدُبْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْه فَقَالَ اِنَّا لَنَتَدَاوٰی بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِدَوَآءٍ وَلٰکِنَّهَا دَآءٌ

آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہم اس سے علاج کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دوا نہیں بلکہ مرض ہے۔

محمود بھی نضر اور شبابہ سے اور وہ شعبہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمود کی روایت میں طارق بن سوید اور شبابہ کی سند میں سوید بن طارق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲٤ ـ مَاجَآءَ فِی السَّعُوْطِ وغیرہ

باب ۱۳۲۴۔ ناک میں دوائی ڈالنے کے متعلق۔

۱۸۷٦ ـ حدثنا محمد بن مدویة نا عبدالرحمٰن بن حماد نا عباد بن منصور عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَمَا تَدَاوَیْتُم بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِیُّ فَلَمَّا اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهٗ اَصْحَابُهٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْهُمْ قَالَ فَلُدُّوْا کُلُّهُمْ غَیْرَالْعَبَّاسِ

۱۸۷۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوا سعوط (۱) لدود (۲) پچھنے لگانا اور مشی (۳) ہے۔ پھر جب آپ ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہ ﷺ نے آپ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی جب وہ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان سب کے منہ میں دوا ڈالو۔ چنانچہ سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی سوائے حضرت عباسؓ کے۔

۱۸۷۷ ـ حدثنا محمد بن یحیی نا یزید بن هارون نا عباد بن منصور عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُم بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِیُّ وَخَیْرَ مَا اکْتَحَلْتُم بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَ یُنْبِتُ الشَّعْرَ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ مُکْحَلَةٌ یَکْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلاَ ثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ

۱۸۷۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوائیں لدود، سعوط، پچھنے لگانا اور مشی ہے۔ (ان کی تفصیل پچھلی حدیث میں گزر چکی) جب کہ بہترین سرمہ اثمد ہے اس سے نظر تیز ہوتی ہے اور پلکوں کے بال اگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۳۲۵ ـ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْکَیِّ

باب ۱۳۲۵۔ داغنے کی کراہت۔

۱۸۷۸ ـ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر

۱۸۷۸۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۱) سعوط وہ دوا ہے جو مریض کے ناک میں چڑھائی جاتی ہے۔ (مترجم)

(۲) لدود اس دوا کو کہتے ہیں جو منہ کے ایک جانب سے اندر ڈالی جاتی ہے۔ (مترجم)

(۳) مشی سے مراد وہ دوائیں ہیں جن سے اسہال ہوتا ہے۔ یعنی قضائے حاجت کا بکثرت ہونا۔ واللہ اعلم (مترجم)

نا شعبة عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا

داغنے سے منع فرمایا: چنانچہ جب ہم بیمار ہوئے تو داغ دلوایا لیکن ہم نے مرض سے چھٹکارا نہیں پایا اور نہ ہی کامیاب ہوئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷۹۔حدثنا عبدالقدوس بن محمد نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ

۱۸۷۹۔حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں داغنے سے منع کیا گیا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابن عباسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲۶۔مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب ۱۳۲۶۔داغنے کی اجازت۔

۱۸۸۰۔حدثنا حميد بن مسعدة نا يزيد بن زريع نا معمر عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى سَعْدَبْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ

۱۸۸۰۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں داغ دیا۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

توضیح: داغنے کے متعلق مختلف روایات منقول ہیں۔ بعض اس کے جواز پر دلالت کرتی ہیں اور بعض میں ممانعت آئی ہے۔ ان روایات میں ابن قیم نے اس طرح تطبیق کی ہے کہ اس کا فعل اس کے جواز پر دلالت کرتا ہے اور اسے پسند نہ کیا جانا اس کی ممانعت پر دلالت نہیں کرتا۔ پھر اس کی ممانعت کی تعریف (جیسا کہ بعض روایات میں آتی ہے) اسکے ترک کرنے کو افضل قرار دیتی ہے جب کہ ممانعت انسان کے اختیار پر محمول ہے۔ یا پھر ایسے داغ دینے پر جو مرض لاحق ہونے سے پہلے بطور احتیاط دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۳۲۷۔مَاجَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

باب ۱۳۲۷۔ پچھنے لگانے کے متعلق

۱۸۸۱۔حدثنا عبدالقدوس بن محمد نا عمرو بن عاصم نا همام وجرير بن حازم قالا نا قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشَرَةَ وَتِسْعَ عَشَرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

۱۸۸۱۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دونوں جانب کی رگوں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگایا کرتے تھے اور یہ عمل سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو کیا کرتے تھے۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور معقل بن یسارؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۸۸۲۔حدثنا احمد بن بديل بن قريش اليامي الكوفي نا محمد بن فضيل نا عبدالرحمٰن بن اسحق عن القاسم بن عبدالرحمٰن هو ابن عبدالله

۱۸۸۲۔حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کا قصہ سناتے ہوئے فرمایا: کہ آپ ﷺ فرشتوں کے کسی ایسے گروہ کے پاس سے نہیں گزرے جس نے آپ ﷺ کو اپنی امت کو پچھنے

بن مسعود عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ اَنْ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ .

لگانے کا حکم دینے کا نہ کہا ہو۔

یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۸۸۳۔حدثنا عبد بن حميد نا النضر بن شميل نا عباد بن منصور قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يَغُلَّانِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهٗ وَيَحْجُمُ اَهْلَهٗ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوا عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُرِجَ بِهٖ مَامَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشَرَةَ وَ يَوْمَ تِسْعَ عَشَرَةَ وَيَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطَ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ

۱۸۸۳۔حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے پاس تین غلام تھے جو پچھنے لگاتے تھے۔ان میں سے دو تو اجرت پر کام کیا کرتے تھے اور ایک ان کی اور ان کے گھر والوں کی حجامت (پچھنے لگاتا تھا) کیا کرتا تھا۔راوی کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ، رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حجامت کرنے والا غلام کتنا بہترین ہے۔ خون کو لے جاتا ہے، پیٹھ کو ہلکا کردیتا ہے اور نظر کو صاف کردیتا ہے۔مزید فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ معراج کے لیے تشریف لے گئے تو فرشتوں کے جس گروہ سے بھی گزر ہوا۔انہوں نے یہی کہا کہ حجامت ضرور کیا کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے کے لیے بہترین دن سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کے دن ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ بہترین علاج سعوط، لدود، حجامت اور مشی ہے۔آنحضرت ﷺ کے منہ میں عباسؓ اور دوسرے صحابہؓ نے دوا ڈالی تو فرمایا کہ ہر موجود شخص کے منہ میں (بطور قصاص) دوا ڈالی جائے (کیونکہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا۔لیکن صحابہ سمجھے کہ شاید آپؐ بیماری کی وجہ سے جیسے مریض دوائی سے منع کرتے ہیں اسی طرح منع کررہے ہیں) چنانچہ آپ ﷺ کے چچا عباسؓ کے علاوہ سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی۔نضر کہتے ہیں کہ لدود، وجور کو کہتے ہیں۔ان الفاظ کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۲۸۔مَاجَآءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّآءِ

باب ۱۳۲۸۔مہندی سے دوا کرنا۔

۱۸۸٤۔حدثنا احمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط نا فائد مولى لآل اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهٖ وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۸۸۴۔حضرت علی بن عبید اللہ اپنی دادی سے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں۔نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔آنحضرت ﷺ کو اگر کسی پتھریا کانٹے وغیرہ سے زخم ہو جاتا تو مجھے اس زخم پر مہندی

عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاكَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّآءِ

لگانے کا حکم دیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فائد کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث اس طرح فائد سے نقل کرتے ہیں کہ فائد، عبیداللہ بن علی سے اور وہ اپنی دادی سلمی سے نقل کرتے ہیں اور عبیداللہ بن علی زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن علا، زید بن حباب سے وہ عبیداللہ بن علی کے مولی فائد سے وہ اپنے آقا سے وہ اپنی دادی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۲۹۔مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

باب ۱۳۲۹۔ دعا پڑھ کر پھونکنے کی کراہت

۱۸۸۵۔حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن منصور عن مجاهد عن عَقَّارِبْنِ الْمُغِيْرَةِ بن شعبة عن ابيه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِاسْتَرْقٰى فَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ التَّوَكُّلِ

۱۸۸۵۔حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے داغ دلوایا، یا جھاڑ پھونک کی وہ اہل توکل کے زمرے سے نکل گیا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۳۰۔ماجاء فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب ۱۳۳۰۔ رقیہ (جھاڑ پھونک) کی اجازت۔

۱۸۸۶۔حدثنا عبدة بن عبدالله الخزاعی نامطویة بن هشام عن سفیان عن عاصم الاحول عن عبدالله بْنِ الْحَارِث عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ

۱۸۸۶۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زہریلے جانور کے ڈنگ مارنے، نظر لگنے اور پسلی میں دانے نکلنے پر دعا پڑھ کر پھونکنے کی اجازت دی۔

۱۸۸۷۔حدثنا محمود بن غیلان نا یحیی بن ادم وابو نعیم قالا ثنا سفیان عن عاصم عن یوسف بن عبدالله بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ

۱۸۸۷۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بچھو کے کاٹنے اور دانے نکلنے پر رقیہ (جھاڑ پھونک) کی اجازت دی ہے۔

امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس باب میں بریدہؓ، عمران بن حصینؓ، جابرؓ، عائشہؓ، طلق بن علیؓ، عمرو بن حزمؓ اور ابوخزامہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۸۸۔حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن حصین عن الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ

۱۸۸۸۔حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر بد اور بچھو کے کاٹے کے علاوہ رقیہ نہیں۔

شعبہ یہ حدیث شعبی سے وہ حصین سے اور وہ بریدہ سے نقل کرتے ہیں۔

توضیح: اس باب میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں جو رقی کی تخصیص پر دلالت کرتی ہیں جب کہ پچھلے باب میں اس کی کراہت مذکور ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی احادیث ہیں جن میں سے بعض جواز اور بعض عدم جواز پر دلالت کرتی ہیں لیکن ان میں کوئی تعارض نہیں۔ چنانچہ جن احادیث میں اس کے ترک کا ذکر آیا ہے ان سے مراد وہ دم (رقیہ) ہے جو عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں ہیں۔ یا کلام کفار سے ہیں یا جن کے معنی معلوم نہیں۔ کیونکہ اس میں شرک کا احتمال ہے جب کہ دوسری احادیث میں اس کا جواز مذکور ہے ان سے مراد وہ رقی ہیں جو الفاظ قرآن اور اسماء الٰہی سے ماخوذ ہیں۔ یہ مسنون ہیں۔ بعض علماء قرآنی آیات سے دم کرنے کے جواز پر علماء کا اجماع نقل کرتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۳۳۱۔ مَاجَآءَ فِی الرُّقْیَةِ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ

۱۸۸۹۔ حدثنا هشام بن یونس الکوفی نا القاسم بن مالك المزنی عن الجریری عن اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا

باب ۱۳۳۱۔ معوذتین پڑھ کر پھونکنا

۱۸۸۹۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" نازل ہوئیں جب یہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ سب کچھ ترک کر دیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۳۳۲۔ مَاجَآءَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْعَیْنِ

۱۸۹۰۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن عروة وهو ابن عَامِرٍ عَنْ عُبَیْدِبْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِیِّ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرَ تُسْرِعُ اِلَیْهِمُ الْعَیْنُ اَفَاسْتَرْقِیْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهٗ لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ

باب ۱۳۳۲۔ نظر لگ جانے پر دم کرنے کے متعلق۔

۱۸۹۰۔ حضرت عبید بن رفاعہ زرقیؓ فرماتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) جعفر کے بیٹوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے کیا میں ان پر دم کر دیا کروں؟ فرمایا: ہاں اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر ہے۔

اس باب میں عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب بھی عمرو بن دینار سے وہ عروہ سے وہ عبید بن رفاعہ سے وہ اسماء بنت عمیس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ ہم سے اسے حسن بن علی خلال نے عبدالرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر سے اور انہوں نے ایوب سے بیان کیا ہے۔

۱۸۹۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق ویعلی عن سفیان عن منصور عن المنهال بن عمرو عن سعید بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ

۱۸۹۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ حسنؓ اور حسینؓ کے لیے ان الفاظ سے پناہ مانگا کرتے تھے **اعیذ کما...... لامة تک** یعنی میں تم دونوں کے لیے اللہ کے تمام کلمات کے وسیلے سے ہر شیطان، ہر فکر میں ڈالنے والی چیز اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر

وَالْحُسَيْنَ يَقُوْلُ أُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحٰقَ وَ اِسْمَاعِيْلَ

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ابراہیمؑ بھی اسماعیلؑ اور اسحاقؑ پر اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

حسن بن علی خلال بھی یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے وہ سفیان سے اور وہ منصور سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۳۳۔مَاجَآءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَالغسل لها

باب ۱۳۳۳۔نظر لگ جانا حق ہے اور اس کے لیے غسل کرنا۔

۱۸۹۲۔حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا یحیی بن کثیر نا ابو غسان العنبری نا علی بن المبارك عن یحی بن ابی کثیر قال ثَنِیْ حَيَّةُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِیْمِیُّ ثنی اَبِی اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شَیْءَ فِی الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ

۱۸۹۲۔حضرت حابس التیمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہام کی جو حقیقت عرب میں مشہور ہے وہ صحیح نہیں۔ ہاں نظر لگ جانا صحیح ہے۔(۱)

۱۸۹۳۔حدثنا احمد بن الحسن بن خرش البغدادی نا احمد بن اسحق الحضرمی نا وهیب عن ابن طاؤس عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَ اِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا

۱۸۹۳۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے اور جب تمہیں لوگ غسل کرنے کا کہیں تو غسل کرو۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ مذکورہ بالا حدیث صحیح ہے اور اس سے پہلی حدیث غریب ہے اسے شعبان یحیٰی بن ابی کثیر سے وہ حیہ بن حابس سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس سند میں ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

مسئلہ: نظر بد کا اثر حق ہے بہت سی روایات اس پر دلالت کرتی ہیں اس پر امت کا اجماع بھی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۳۳٤۔مَاجَآءَ فِیْ اَخْذِالْاَجْرِ عَلَی التَّعْوِيْذِ

باب ۱۳۳۴۔دم کر کے اجرت لینا۔

۱۸۹٤۔حدثنا هنادنا ابو معاویة عن الاعمش عن جعفر بن ایاس عن اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَا هُمُ الْقِرٰی فَلَمْ يَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَّرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰكِنْ لَا اَرْقِيْهِ حَتّٰی تُعْطُوْنَا

۱۸۹۴۔حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرے اور ان سے ضیافت طلب کی لیکن انہوں نے ہماری میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی اثناء میں ان کے سردار کو بچھو نے ڈنک مار دیا۔ وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی بچھو کے کاٹے پر دم کرتا ہے؟ میں نے کہا ہاں لیکن میں اس صورت میں دم کروں گا کہ تم ہمیں بکریاں دو۔ انہوں

(۱) ہام۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو فکر و غم میں ڈال دے جیسے کہ کوئی مرض یا مصیبت وغیرہ۔ (مترجم)

غَنَمًا قَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلٰثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے۔ہم نے قبول کرلیا اور پھر میں نے سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہوگیا اور ہم نے بکریاں لے لیں پھر ہمارے دل میں خیال آیا تو ہم نے فیصلہ کیا کہ جلدی نہ کریں یہاں تک کے رسول اللہ ﷺ نہ پوچھ لیں جب آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے پورا قصہ سنایا: آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے۔ بکریاں رکھ لو اور میرا بھی حصہ دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔امام شافعی اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قرآن کی تعلیم دینے پر اجرت لینے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ان کے نزدیک اسے مقرر کرنا بھی جائز ہے شعبہ،ابوعوانہ اور کئی راوی یہ حدیث ابومتوکل سے اور وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۹۵۔حدثنا ابوموسى محمد بن المثنى ثنى عبدالصمد بن عبدالوارث نا شعبة نا ابو بشر قال سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ وَلَا يُضَيِّفُوهُمْ فَاشْتَكٰى سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ وَقَالَ كُلُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

۱۸۹۵۔حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی ایک جماعت کا ایک بستی سے گزر ہوا۔اس بستی والوں نے ان کی میزبانی نہیں کی اور انہیں مہمان بنانے سے انکار کردیا۔اسی اثناء میں ان کا سردار بیمار ہوگیا تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تمہارے پاس اس کا علاج ہے؟ ہم نے کہا: ہاں لیکن تم لوگوں نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کردیا ہے اس لیے ہم اس وقت تک علاج نہیں کریں گے جب تک تم لوگ ہمارے لیے کوئی اجرت مقرر نہ کرو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایک گلہ بکریاں اجرت میں دینا منظور کرلیا۔پھر ہم میں سے ایک شخص نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھونکی اور وہ ٹھیک ہوگیا پھر جب ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کے سامنے یہ قصہ بیان کیا۔آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ یہ سورۂ رقیہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکریاں لینے سے منع نہیں فرمایا: بلکہ فرمایا: کھاؤ اور میرا بھی حصہ کرو۔(۱)

یہ حدیث صحیح ہے۔اور اعمش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔کئی راوی اسے ابوبشر جعفر بن ابووحشیہ سے وہ ابومتوکل سے وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔جعفر بن ایاس،وہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

باب ۱۳۳۵۔مَاجَآءَ فِي الرُّقٰى وَالْأَدْوِيَةِ

باب۱۳۳۵۔دم اور ادویات کے متعلق

۱۸۹۶۔حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عَنِ الزُّهْرِيُّ

۱۸۹۶۔حضرت ابوخزامہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے

(۱) اہل لغت کے نزدیک اس سے مراد دس سے لے کر چالیس تک کا عدد ہے جب کہ بعض پندرہ سے پچیس تک بھی کہتے ہیں۔(مترجم)

عَنْ اَبِیْ خِزَامَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْھَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰی بِہٖ وَتُقَاۃً نَتَّقِیْھَا ھَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِاللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ھِیَ مِنْ قَدَرِاللّٰہِ

رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) یہ رقیہ جس سے ہم دم وغیرہ کرتے ہیں اور یہ دوائیاں جنہیں ہم بطور علاج استعمال کرتے ہیں اور یہ پرہیز وغیرہ کیا تقدیر کو روک سکتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خود اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔ (یعنی فلاں بیماری فلاں کے دم سے اور فلاں فلاں دوائی وغیرہ سے دور ہوگی۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن عبدالرحمٰن اسے سفیان سے وہ زہری سے وہ ابن ابی خزامہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ سے یہ دونوں احادیث منقول ہیں۔ چنانچہ بعض ابن ابی خزامہ اور بعض ابی خزامہ کہتے ہیں ابن عیینہ کے علاوہ دوسرے راوی اسے زہری سے وہ ابی خزامہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے اور ابوخزامہ کی اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث کا بھی علم نہیں۔

باب ۱۳۳۶ ـ مَاجَآءَ فِی الْکَمْأَۃِ وَالْعَجْوَۃِ

باب ۱۳۳۶ ـ عجوہ (کھجور کی ایک قسم) اور کماۃ کے متعلق۔

۱۸۹۷ ـ حدثنا ابوعُبَیْدَۃَ بن اَبِی السفر و محمود بن غیلان قالا ثنا سعید بن عامر عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَفِیْھَا شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُ ھَا شِفَآءٌ لِلْعَیْنِ

۱۸۹۷ ـ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کماۃ من کی ایک قسم ہے (من وسلوٰی وہ کھانے ہیں جو بنی اسرائیل پر اترتے تھے) اور اس کا عرق آنکھوں کے لیے شفا ہے۔(۱)

اس باب میں سعید بن زیدؓ، ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے محمد بن عمر کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی سند سے جانتے ہیں۔

۱۸۹۸ ـ حدثنا ابو کریب نا عمر بن عبیدالطنافسی عن عبدالملک بن عمیر ح وثنا محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن عبدالملک بن عمیر عن عمرو بن حُرَیْثٍ عَنْ سَعِیْدِبْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُ ھَا شِفَآءٌ لِلْعَیْنِ

۱۸۹۸ ـ حضرت سعید بن زیدؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کماۃ من، میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کو شفا دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۹۹ ـ حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن ھشام ثنی ابی عن قتادۃ عن شھر بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ

۱۸۹۹ ـ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ نے کہا کہ ''کماۃ'' زمین کے چیچک ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کماۃ من میں سے ہے اور اس

(۱) کماۃ: پودوں کی ایک قسم ہے جو خود بخود اگتے ہیں۔ اس کو من کی ایک قسم قرار دینے سے یہی مراد ہے کہ جیسے بنی اسرائیل کو من عطا کیا گیا تھا۔ اسی طرح تم لوگوں کے لیے کماۃ ہے جو بغیر محنت ومشقت اور بغیر بیج بوئے حاصل ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَ مَآءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ

کے عرق میں آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ اور عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اس میں زہر سے شفا ہے۔

۱۹۰۰۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَآءَ هُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِّيْ فَبَرَأَتْ

۱۹۰۰۔حضرت قتادہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے تین، پانچ یا سات کماۃ لیے اور ان کا عرق نچوڑ کر ایک شیشی میں رکھ لیا پھر اسے ایک لڑکی کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ صحیح ہوگئی۔

۱۹۰۱۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّوْنِيْزُ دَوَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامُ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِيْ خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهٗ فَيَسْتَعِطُ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِيْ فِي الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِي الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْسِرِ قَطْرَةً

۱۹۰۱۔حضرت قتادہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: شونیز، موت کے علاوہ ہر مرض کی دوا ہے، قتادہ کہتے ہیں کہ روزانہ کلونجی کے اکیس دانے لے کر انہیں ایک کپڑے میں باندھ کر بھگو دیتے اور پھر ایک دن اس کے دو قطرے دائیں طرف اور ایک قطرہ بائیں طرف ناک میں ڈالتے اور دوسرے دن دو بائیں طرف ایک دائیں طرف پھر تیسرے دن دوبارہ دو قطرے دائیں جانب اور ایک قطرہ بائیں نتھنے میں ڈالا کرتے تھے۔

باب ۱۳۳۷۔مَاجَآءَ فِيْ اَجْرِ الْكَاهِنِ

باب ۱۳۳۷۔کاہن (غیبی امور کے علم کا دعویدار) کی اجرت کے متعلق۔

۱۹۰۲۔حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابى بكر بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۰۲۔حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت لینے، زنا کی اجرت لینے اور کاہن کی مٹھائی (یعنی اس کی مزدوری دینے سے منع فرمایا۔

باب ۱۳۳۸۔مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ

باب ۱۳۳۸۔گلے میں تعویذ وغیرہ لٹکانا۔

۱۹۰۳۔حدثنا محمد بن مدّوية نا عبيدالله عن ابن ابى لَيْلٰى عَنْ عِيْسٰى وَهُوَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِيْ مَعْبَدِ نِالْجُهَنِيِّ اَعُوْدُهٗ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۹۰۳۔حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم ابو معبد جہنی کے پاس ان کی عیادت کے لیے گیا تو ان کے جسم پر مرض کی سرخی تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کوئی تعویذ کیوں نہیں گلے میں ڈال لیتے۔ انہوں نے فرمایا: موت اس سے زیادہ قریب ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کو سونپ دیا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ

جائے گا یعنی مدد غیبی نہیں رہے گی۔

ہم اس حدیث کو صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن بشار بھی یحییٰ بن سعید سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کے ہم معنیٰ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

مسئلہ : شاہ ولی اللہ صاحبؒ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں کہ جن احادیث میں تعویذ وغیرہ کی ممانعت آئی ہے وہ ان چیزوں پر محمول ہے جن میں شرک ہو۔ لہٰذا اسماء الٰہی وغیرہ لکھ کر گلے میں لٹکانا جائز ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے بالغ لڑکوں کو ان کلمات کی تعلیم دیا کرتے تھے " اعوذ بکلمات اللّٰه التامات من غضبه وعقابه و شر عباده و من همزات الشياطين و ان يحضرون " اور نابالغ لڑکوں کے لیے لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد) واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۱۳۳۹ ۔ مَاجَآءَ فِی تَبرِيدِ الْحُمّٰی بِالْمَآءِ

باب ۱۳۳۹۔ پانی سے بخار کو ہلکا کرنا

۱۹۰۴ ۔ حدثنا هنادنا ابوالاحوص عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى فَوْرٌ هَا مِنَ النَّارِ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ

۱۹۰۴۔ حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جوش جہنم سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ کی بیوی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۰۵ ۔ حدثنا هارون بن اسحٰق الهمدانی نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ

۱۹۰۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

ہارون بن اسحاق، عبدہ سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی طرح نقل کرتے ہیں اسماء کی حدیث اس سے زیادہ طویل ہے اور وہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۱۹۰۶ ۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابوعامر العقدی ثنا ابراهيم بن اسمعيل بن ابی حبيبة عن داؤد بن حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

۱۹۰۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کو بخار اور تمام دردوں پر یہ دعا بتایا کرتے تھے۔ "بسم اللہ۔ الخ میں اس مرض کا دم اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اور ہر پھڑکتی رگ اور آگ کی گرمی سے اسی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو عظیم ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔ اس حدیث میں "عرق یعار" کے الفاظ ہیں یعنی آواز کرنے والی رگ۔

باب ۱۳۴۰۔مَاجَآءَ فِی الْغِیْلَةِ

۱۹۰۷۔حدثنا احمد بن منیع نا یحیی بن اسحاق نا یحیی بن ایوب عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل عن عروة عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِیَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِیَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ یَفْعَلُوْنَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ

باب ۱۳۴۰۔بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا۔

۱۹۰۷۔حضرت جدامہ بنت وہب فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تم لوگوں کو بچے کو دودھ پلانے والی بیوی سے صحبت کرنے سے منع کروں لیکن میں نے دیکھا کہ فارس اور روم والے ایسے کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اس باب میں اسماء بنت یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مالک اسے ابواسود سے وہ عروۃ سے وہ عائشہؓ سے وہ جدامہ بنت وہب سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مثل نقل کرتی ہیں۔امام مالک کہتے ہیں کہ غیلہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی سے دودھ پلانے کے زمانے میں صحبت کرے۔

باب ۱۳۴۱۔مَاجَآءَ فِیْ دَوَآءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۱۹۰۸۔حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة عن ابی عَبْدِاللّٰه عَنْ زَیْدِبْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَیُلَدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِیْ یَشْتَکِیْهِ

باب ۱۳۴۱۔ذات الجنب کے علاج کے متعلق

۱۹۰۸۔حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذات الجنب کے مرض میں تیل اور ورس کا علاج تجویز کیا کرتے تھے قتادہ کہتے ہیں کہ یہ دوا منہ کے اسی جانب سے انڈیلی جائے گی جس طرف شکایت ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور ابوعبداللہ کا نام میمون ہے یہ بصری بزرگ ہیں۔

۱۹۰۹۔حدثنا رجاء بن محمد العدوی البصری ثنا عمرو بن محمد ابی رزین ثنا شعبة عن خالد الحذاء ثنا میمون ابوعبدالله قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَبْنَ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّیْتِ

۱۹۰۹۔حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ذات الجنب کا علاج زیتون اور قسط بحری سے کرنے کا حکم دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف میمون کی زید بن ارقم سے روایت سے پہچانتے ہیں۔ پھر میمون سے کئی علماء یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ذات الجنب سے مراد سل کا مرض ہے۔

۱۹۱۰۔باب حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن یزید بن خصیفة عن عمرو بن عبدالله بن کعب السلمی ان نافع بن جبیر بن مطعم اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ

۱۹۱۰۔حضرت عثمان بن ابی عاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے مجھے اس وقت اتنا شدید درد تھا کہ قریب تھا کہ میں اس سے ہلاک ہو جاؤں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے سیدھے ہاتھ سے درد کی جگہ کو چھوؤ اور سات مرتبہ پڑھو "اعوذ سے اجد" تک میں اللہ اس

اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِیْ وَجَعٌ قَدْ کَادَ یُهْلِکُنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِمْسَحْ بِیَمِیْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا کَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُبِهٖ اَهْلِیْ وَغَیْرَهُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کی عزت وقدرت اور حکومت کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے جسے میں چاہتا ہوں۔ پناہ مانگتا ہوں۔ عثمان کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطاء فرمادی اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو یہ دعا بتاتا ہوں۔

باب ۱۳۴۲۔مَاجَآءَ فِی السَّنَا

۱۹۱۱۔حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن بکر ثنا عبدالحمید بن جعفر ثنی عتبة بن عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَیْئًا کَانَ فِیْهِ شِفَآءٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَکَانَ فِی السَّنَا

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۳۴۲۔سنا سے متعلق۔

۱۹۱۱۔حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے سوال کیا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کیا کہ شبرم کا۔ فرمایا: یہ تو بہت گرم اور ظالم ہے۔ کہتی ہیں پھر میں نے سنا کا مسہل لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر موت سے کسی چیز میں شفا ہوتی تو اس میں ہوتی۔ (۱)

باب ۱۳۴۳۔مَاجَآءَ فِی الْعَسَلِ

۱۹۱۲۔حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن قتادة عن اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ، جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلاً فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَقَیْتُهٗ عَسَلاً فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهٖ عَسَلاً قَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ اسْقِهٖ عَسَلاً فَسَقَاهُ فَبَرَاَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۳۔شہد کے متعلق۔

۱۹۱۲۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست لگے ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا کہ میں نے اسے شہد پلایا تو دست اور زیادہ ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ اس نے پھر شہد دیا اور دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا کہ اس سے دست مزید بڑھ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سچے ہیں اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے پھر شہد پلاؤ۔ اس مرتبہ اس نے پلایا تو وہ صحت یاب ہوگیا۔

---

(۱) شبرم: ایک چھوٹا درخت ہے جو قد آدم یا اس سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے۔ (مترجم)

۱۹۱۳۔حدثنا محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن یزید بن خالد قال سمعت المنهال بن عمرو یُحَدِّثُ عَنْ سَعِیْدِبْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مَرِیْضًا لَمْ یَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ اِلَّا عُوْفِیَ

۱۹۱۳۔حضرت ابن عباسؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں کہ وہ کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے اور سات بار یہ دعا پڑھے "اسئلک" سے "یشفیک" تک تو اللہ تعالیٰ اسے صحتیاب نہ کریں۔ بشرطیکہ مریض کی موت کا وقت نہ آ چکا ہو۔ (ترجمہ، میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا مالک ہے تیرے لیے شفا طلب کرتا ہوں)۔

یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف منہال بن عمر کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب:۔۱۳۴۴

باب۔۱۳۴۴

۱۹۱۴۔حدثنا احمد بن سعید الاشقر المرابطی ثنا روح عبادة ثنا مرزوق ابوعبداللّٰه الشامی ثنا سعید رجل مِنْ اَهْلِ الشَّامِ ثنا ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمُ الْحُمّٰی فَاِنَّ الْحُمّٰی قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْیُطْفِهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْیَسْتَنْقِعْ فِیْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْیَسْتَقْبِلْ جِرْیَتَهٗ فَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْیَغْمِسْ فِیْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ لَّمْ یَبْرَاْ فِیْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَاِنْ لَّمْ یَبْرَاْ فِیْ خَمْسٍ فَسَبْعٍ فَاِنْ لَّمْ یَبْرَاْ فِیْ سَبْعٍ فَتِسْعٍ فَاِنَّهَا لَا تَکَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ

۱۹۱۴۔حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے تو وہ اسے پانی سے بجھائے اور بہتی نہر میں اتر کر جس طرف سے پانی آ رہا ہو اس طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے۔ "بسم اللہ" سے "رسولک" تک یعنی اللہ کے نام سے ابتداء کرتا ہوں۔ اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر۔ اور فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نہر میں اترے پھر اسے چاہیے کہ نہر میں تین غوطے لگائے اور تین دن تک یہ عمل کرے۔ اگر تین دن میں صحتیاب نہ ہو تو پانچ دن اور اگر اس میں بھی نہ ہو تو سات دن اور پھر اگر سات دنوں میں شفا نہ ہو تو نو دن تک یہ عمل کرے انشاء اللہ اس کا یہ مرض اس سے تجاوز نہیں کرے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۳۴۵۔التداوی بالرماد

باب ۱۳۴۵۔راکھ سے علاج۔

۱۹۱۵۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِیَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ کَانَ عَلِیٌّ یَاْتِیْ بِالْمَآءِ فِیْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ وَاُحْرِقَ لَهٗ حَصِیْرٌ فَحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ

۱۹۱۵۔حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے زخم کا کس طرح علاج کیا گیا۔ سہل نے فرمایا: اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علیؓ اپنی سپر میں پانی لاتے اور فاطمہؓ زخم کو دھوتیں۔ میں بوریا جلاتا اور پھر اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم مبارک پر چھڑک دیتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۱۶۔حدثنا عبداللّٰه بن سعید الاشج ثنا عقبة بن

۱۹۱۶۔حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

خالد السکونی عن موسی بن محمد بن ابراھیم التیمی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْالَهٗ فِیْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَ یُطَیِّبُ نَفْسَهٗ

: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کے لیے دعا کیا کرو۔ اس سے تقدیر تو نہیں بدلتی ہاں مریض کا دل ضرور خوش ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مال وراثت کی تقسیم سے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

اس باب کے بحث میں داخل ہونے سے پہلے اس میں استعمال ہونے والی اصلاحات اور ورثاء کے حصے سے واقفیت ضروری ہے۔ جس کے پیش نظر ذیل میں مختصراً ان اصطلاحات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو اس باب میں استعمال ہوتی ہیں پھر ایک جدول بنایا گیا ہے جسے دیکھ کر با آسانی ہر وارث کا حصہ نکالا جا سکے۔ و باللہ التوفیق۔

میراث کی اصطلاحات

۱۔ ذوی الفروض: ان ورثاء کو کہتے ہیں جن کا حصہ قرآن و سنت یا اجماع سے متعین ہے۔ ان کی تعداد بارہ ہے۔

چار مردوں میں سے ہیں۔ ۱۔ باپ ۲۔ دادا ۳۔ اخیافی بھائی ۴۔ شوہر

جبکہ عورتوں میں سے آٹھ ذوی الفروض ہیں۔ ۱۔ بیٹی ۲۔ پوتی ۳۔ عینی بہن ۴۔ علاتی بہن ۵۔ اخیافی بہن ۶۔ بیوی۔ ۷۔ ماں ۸۔ جدہ صحیحہ۔

۲۔ عصبات: ذوی الفروض کے علاوہ باقی رشتہ داروں میں سے جو خود بھی مذکر ہوں اور میت کی طرف بھی بواسطہ مذکر منسوب ہوں ان کا حصہ معین نہیں۔ ذوی الفروض کو دینے کے بعد بقیہ مال عصبہ کو دیا جائے گا۔ عصبات کو جدول میں ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

۳۔ ذوی الارحام: ذوی الفروض اور عصبات کے علاوہ باقی رشتہ داروں کو ذوی الارحام کہتے ہیں۔

۴۔ عینی بھائی بہن۔ سگے بہن بھائی۔

۵۔ علاتی بھائی بہن۔ دونوں کا باپ ایک اور مائیں الگ الگ ہوں۔

۶۔ اخیافی بھائی بہن۔ جن کی ماں ایک اور باپ الگ الگ ہوں۔

۷۔ جد صحیح۔ اس سے مراد دادا ہے۔ بشرطیکہ میت کی طرف سے اس کی نسبت میں مؤنث کا واسطہ نہ ہو مثلاً باپ کا باپ باپ کے باپ کا باپ۔

۸۔ جد فاسد۔ میت کی طرف اس کی نسبت میں مؤنث کا واسطہ ہو مثلاً ماں کا باپ (نانا) اور باپ کی ماں کا باپ۔

۹۔ جدہ صحیحہ: میت کی طرف اس کی نسبت میں جد فاسد کا واسطہ نہ ہو جیسے کہ باپ کی ماں (دادی) ماں کی ماں، دادی کی ماں اور داد کی ماں وغیرہ۔ نیز ماں کی طرف سے صرف ایک ہی جدہ صحیحہ ہو سکتی ہے جب کہ باپ کی طرف سے زیادہ بھی ممکن ہیں۔

۱۰۔ جدہ فاسدہ۔ میت کی طرف اس کی نسبت میں جد فاسد کا واسطہ ہو مثلاً ماں کے باپ کی ماں، ماں کے باپ کی ماں کی ماں اور ماں کی ماں کے باپ کی ماں وغیرہ۔

۱۱۔ ترکہ: وہ تمام جائداد، نقد مال اور سامان وغیرہ جو میت اپنے مرنے کے وقت چھوڑے۔

۱۲۔ عول۔ ذوی الفروض کے حصص کا مجموعہ مخرج سے بڑھ جائے۔

مثلاً

۱/۲	شوہر	۳
۱/۲	بہن	۳
۱/۶	ماں	۱

۶۔ مجموعہ ۷ ہو گیا جو مخرج یعنی ۶ سے بڑھ گیا۔

۱۳۔ رد۔ ذوی الفروض کے حصص کا مجموعہ مخرج سے کم ہو جائے۔

۱۴۔ مناسخہ: ترکے کی تقسیم سے قبل کسی وارث کی موت کی وجہ سے اس کا حصہ اس کے ورثہ کو منتقل کرنا۔

۱۵۔ اولاد: بیٹا، بیٹی، بیٹے کی اولاد، بیٹے کے بیٹے کی اولاد وغیرہ۔

جدول سمجھنے کا طریقہ: جدول کے پہلے خانے میں میت سے رشتہ مع نمبر شمار دیا گیا ہے۔ جب کہ دوسرے خانے میں جو نمبر دیئے گئے ہیں ان سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو پہلے خانے میں مذکور رشتہ دار کی وجہ سے میراث سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ مثلاً ۳ نمبر سے مراد بیٹا، ۶ نمبر سے مراد پوتا اور ۹ نمبر سے مراد باپ ہے اور پھر تیسرے خانے میں اس رشتے دار کا میراث سے حصہ دیا گیا ہے۔

	میت سے رشتہ اور ورثہ کی تعداد	محروم	میراث میں وارث کا حصہ
۱	شوہر۔ ایک	--	۱/۲ اگر اولاد نہ ہو ورنہ ۱/۴
۲	بیوی۔ ایک یا زیادہ	--	۱/۴ اگر اولاد نہ ہو ورنہ ۱/۸
۳	بیٹا	۶ تا ۸، ۱۴ تا ۳۰	عصبہ
۴	بیٹیاں دو یا زیادہ	۷، ۸، ۲۲، ۲۳	۲/۳ بشرطیکہ ۳ نہ ہو
۵	بیٹی۔ ایک	۲۲، ۲۳	۱/۲ بشرطیکہ ۳ نہ ہو
۶	پوتا۔ ایک یا زیادہ	۱۴ تا ۳۰	عصبہ
۷	پوتیاں دو یا زیادہ	۲۲، ۲۳	۲/۳ بشرطیکہ بیٹی نہ ہو اور اگر بیٹی ہو تو ۱/۶
۸	پوتی ایک	۲۲، ۲۳	۱/۲ بشرطیکہ بیٹی نہ ہو اور اگر بیٹی ہو تو ۱/۶

۹	باپ	۱۱،۱۲،۱۴ تا ۳۰	عصبہ +۱/۶ بشرطیکہ ۳ یا ۶ نہ ہو اور اگر ۳ یا ۶ ہوتو ۱/۶
۱۰	ماں	۱۲،۱۳	اگر اولاد یا دو بھائی بہن ہوں ۱/۶۔ اگر ماں، باپ، شوہر یا بیوی ہوں تو باقی ۱/۳ اور اگر ایسی کوئی صورت نہ ہوتو کل مال کا ۱/۳
۱۱	دادا	۱۴ تا ۳۰	عصبہ +۱/۶ بشرطیکہ ۳ یا ۶ نہ ہو اور اگر ۳ یا ۶ ہوتو صرف ۱/۶
۱۲	دادی ایک یا زیادہ	--	۱/۶ سب میں برابر تقسیم ہوگا
۱۳	نانی ایک یا زیادہ	--	۱/۶ سب میں برابر تقسیم ہوگا
۱۴	عینی بھائی دو یا زیادہ	۱۸ تا ۲۱،۲۴ تا ۳۰	عصبہ
۱۵	عینی بھائی ایک	۱۸ تا ۲۱،۲۴ تا ۳۰	عصبہ
۱۶	عینی بہن دو یا زیادہ	۲۰ تا ۲۱	۴،۵ یا ۸ کے ساتھ عصبہ ہوگی، اگر ۵ اور ۸ نہ ہوتو ۲/۳
۱۷	عینی بہن ایک	۲۰ تا ۲۱	۴،۵ یا ۸ کے ساتھ عصبہ ہوگی، اگر ۵ اور ۸ نہ ہوتو ۱/۲
۱۸	علاتی بھائی دو یا زیادہ	۲۴ تا ۳۰	عصبہ
۱۹	علاتی بھائی ایک	۲۴ تا ۳۰	عصبہ
۲۰	علاتی بہن دو یا زیادہ	۲۴ تا ۳۰	عصبہ ۴،۵، یا ۷، ۸ کے ساتھ عصبہ اگر ۵، ۸، ۱۷ نہ ہوتو ۲/۳ اور اگر ۱۷ ہوتو ۱/۶
۲۱	علاتی بہن ایک	۲۴ تا ۳۰	۴،۵ یا ۷، ۸ کے ساتھ عصبہ اگر ۵، ۸، ۱۷ نہ ہوں تو ۱/۲ اگر ۱۷ ہوتو ۱/۶
۲۲	اخیافی بھائی بہن دو یا زیادہ	۲۴ تا ۳۰	۱/۳ سب بہن بھائیوں میں برابر تقسیم ہوگا
۲۳	اخیافی بھائی بہن ایک	۲۴ تا ۳۰	۱/۶
۲۴	عینی بھائی کا بیٹا ایک یا زیادہ	۲۵ تا ۳۰	عصبہ
۲۵	علاتی بھائی کا بیٹا ایک یا زیادہ	۲۶ تا ۳۰	عصبہ
۲۶	عینی چچا ایک یا زیادہ	۲۷ تا ۳۰	عصبہ
۲۷	علاتی چچا ایک یا زیادہ	۲۸ تا ۳۰	عصبہ
۲۸	عینی چچا کا بیٹا ایک یا زیادہ	۲۹ تا ۳۰	عصبہ
۲۹	علاتی چچا کا بیٹا ایک یا زیادہ	۳۰	عصبہ
۳۰	ذوی الارحام	۳۰	اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذوی الارحام:۔ جب ذوی الفروض یا عصبات میں سے بیوی یا شوہر کے علاوہ کوئی بھی وارث نہ ہو تو بیوی یا شوہر کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ ذوی الارحام کو دیا جائے گا۔ ان کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) جزء میت یعنی بیٹا یا پوتی کی اولاد اور اسی طرح ان سے نیچے۔

(۲) اصل میت جیسے اجداد اور جدات فاسدہ اور اسی طرح ان سے اوپر۔

(۳) باپ کا جزء جیسے عینی علاتی بھائیوں کی بیٹیاں، اخیافی بھائیوں اور سب بہنوں کی اولاد۔

(۴) دادا کا جزء جیسے عینی، علاتی چچاؤں کی بیٹیاں، اخیافی چچا، پھوپھیاں، ماموں، خالائیں اور ان کی اولاد۔

ان کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے جو منفرد ہوگا وہ پورے مال کا مستحق ہوگا۔ اور اگر چند لوگ ہوں گے تو دیکھا جائے گا کہ ان کی قرابت متحد ہے یا نہیں۔ اگر متحد ہے (یعنی ایک ہی صنف سے ہوں تو زیادہ قریبی زیادہ حق دار ہوگا۔ اور اسی پر اجماع ہے (یعنی سگا) سوتیلے سے اولی اور سوتیلا اخیافی سے اولی ہوگا۔ خواہ مرد ہو یا عورت) اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر "للذکر مثل حظ الانثیین" یعنی مرد کے دو حصے اور عورت کا ایک حصہ لیکن اگر قرابت مختلف ہے تو باپ کے قرابت داروں کے لیے دو تہائیاں اور ماں کے قرابت داروں کے لیے ایک تہائی ہوگی۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۳۴۶۔ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ

باب ۱۳۴۶۔ مال وراثت کے حقدار وارث ہیں۔

۱۹۱۷۔ حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی ثنا ابی ثنا محمد بن عمرو ثنا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ

۱۹۱۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے عیال بال بچے (بے سہارا) چھوڑے ان کی نگہداشت و پرورش میرے ذمے ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے ابو سلمہؓ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور یہ طویل ہے۔ اس باب میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اور ضیاعاً سے مراد وہ عیال ہے جن کی پرورش کے لیے میت نے کوئی مال وغیرہ نہ چھوڑا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان کی پرورش کا انتظام کروں گا۔

باب ۱۳۴۷۔ مَاجَآءَ فِیْ تَعْلِیْمِ الْفَرَائِضِ

باب ۱۳۴۷۔ فرائض کی تعلیم کے متعلق

۱۹۱۸۔ حدثنا عبدالاعلی بن واصل ثنا محمد بن القاسم الاسدی ثنا الفضل بن دلهم ثنی عوف عن شهر بن حَوْشَب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تعلموا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ

۱۹۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرائض اور قرآن خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ میں (عنقریب) وفات پانے والا ہوں۔

اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اسامہ اسے عوف سے وہ سلمان بن جابر سے وہ ابن مسعود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں ہم سے یہ حدیث حسین نے ابو اسامہ کے حوالے سے اسی کے ہم معنی بیان کی ہے۔

باب ۱۳۴۸۔ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْبَنَاتِ

باب ۱۳۴۸۔ لڑکیوں کی میراث۔

۱۹۱۹۔حدثنا عبد بن حمید نا زکریا بن عدی نا عبیداللّٰہ بن عمرو عن عبداللّٰہ بن محمد بن عَقِیلٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ جَآءَ تِ امْرَاَۃُ سَعْدِبْنِ الرَّبِیْعِ بِابْنَتَیْھَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِبْنِ الرَّبِیْعِ قُتِلَ اَبُوْھُمَا مَعَکَ یَوْمَ اُحُدٍ شَھِیْدًا وَ اِنَّ عَمَّھُمَا اَخَذَ مَا لَھُمَا فَلَمْ یَدَعْ لَھُمَا مَالاً وَلاَ تُنْکَحَانِ اِلاَّ وَلَھُمَا مَالٌ قَالَ یَقْضِی اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمِیْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَمِّھِمَا فَقَالَ اَعْطِ بِنْتَیْ سَعْدٍ الثُّلُثَیْنِ وَاَعْطِ اُمَّھُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِیَ فَھُوَ لَکَ

۱۹۱۹۔حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن ربیع کی بیوی سعدؓ کی دو بیٹیوں کو لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ان کے والد غزوۂ احد کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور شہید ہو گئے۔ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا اور ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا۔جب تک ان کے پاس مال نہ ہو ان کا نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔آپ ﷺ نے فرمایا:اس مسئلے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے۔چنانچہ میراث کی آیت نازل ہوئی اور آپ ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کو حکم بھیجا کہ سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث اور ان کی بیوی کو مال کا آٹھواں حصہ ادا کر کے باقی خود لے لیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے جانتے ہیں۔شریک بھی اسے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۴۹۔مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ بِنْتِ الْاِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

باب ۱۳۴۹۔بیٹی کے ساتھ پوتیوں کی میراث۔

۱۹۲۰۔حدثنا الحسن بن عرفۃ نا یزید بن ھارون عن سفیان الثوری عن ابی قیس الاَوْدِیِّ عَنْ ھُزَیْلِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَسُلَیْمَانَ بْنِ رَبِیْعَۃَ فَسَاَلَھُمَا عَنِ ابْنَۃٍ وَابْنَۃِ ابْنٍ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ فَقَالاَ لِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ مَابَقِیَ وَقَالاَ لَہٗ انْطَلِقْ اِلٰی عَبْدِاللّٰہِ فَاسْاَلْہُ فَاِنَّہٗ سَیُتَابِعُنَا فَاَتٰی عَبْدَاللّٰہِ فَذَکَرَلَہٗ ذٰلِکَ وَاَخْبَرَہٗ بِمَا قَالاَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ وَلٰکِنِّیْ اَقْضِیْ فِیْھَا کَمَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَلِابْنَۃِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَکْمِلَۃَ الثُّلُثَیْنِ وَ لِلْاُخْتِ مَابَقِیَ

۱۹۲۰۔حضرت ہزیل بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک شخص ابوموسیٰؓ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان سے بیٹی، پوتی اور سگی بہن کی میراث پوچھی۔انہوں نے فرمایا:بیٹی کے لیے نصف مال اور بہن کے لیے جو باقی بچ جائے گا۔پھر ان دونوں نے اسے کہا کہ عبداللہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو وہ بھی یہی جواب دیں گے۔وہ شخص حضرت عبداللہ کے پاس آیا اور وہی پوچھا اور ان کے قول کے متعلق بھی بتایا۔انہوں نے فرمایا:اگر میں بھی فیصلہ دوں تو میں گمراہ ہوگیا۔اور ہدایت پانے والا نہ ہوا۔لیکن میں اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کے لیے نصف مال اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ تاکہ یہ دونوں مل کر ثلث ہو جائیں۔جب کہ بہن کے لیے جو بچ جائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہیں۔شعبہ بھی یہ حدیث ابوقیس سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۵۰۔مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْاِخْوَۃِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

باب ۱۳۵۰۔سگے بھائیوں کی میراث

اس موقع پر سورۂ نساء کی آیت نمبر ۱۱ نازل ہوئی۔(مترجم)

۱۹۲۱۔حدثنا بندار نا یزید بن هارون نا سفیان عن ابی اسحق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ

۱۹۲۱۔حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو"من بعد وصية توصون بها او دين" جب کہ آنحضرت ﷺ نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔اور حکم دیا کہ سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ کہ اخیافی (جن کے والد ایک اور ماں الگ الگ ہو) یعنی کوئی شخص اپنے بھائی کا اس صورت میں وارث ہوسکتا ہے کہ وہ دونوں ایک ماں اور ایک باپ سے ہوں نہ کہ دونوں کا صرف باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا۔

بندار، یزید بن ہارون سے وہ زکریا بن ابی زائدہ سے وہ ابواسحاق سے وہ حارث سے وہ علیؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی طرح نقل کرتے ہیں۔ابن ابی عمر، سفیان سے وہ ابواسحاق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔اس حدیث کو ہم صرف ابواسحق کی سند سے جانتے ہیں بعض علماء حارث پر اعتراض کرتے ہیں لیکن علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

توضیح: حضرت علیؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ شاید تم لوگوں کو شبہ ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے۔اور قرض کو بعد میں جب کہ آپ ﷺ نے قرض کو وصیت پر مقدم کیا ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۳۵۱۔مِيْرَاثُ الْبَنِيْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

باب ۱۳۵۱۔بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث

۱۹۲۲۔حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرحمن بن سعد نا عمرو بن ابی قیس عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ فِيْ بَنِيْ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِيْ بَيْنَ وُلْدِيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الْاٰيَةَ

۱۹۲۲۔حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے بنی سلمہ کے محلے میں مریض تھا۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی اولاد میں مال کو کس طرح تقسیم کروں۔آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔اور یہ آیت نازل ہوئی۔"یوصیکم اللہ"......الآیۃ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔سورۂ نساء آیت ۱۱)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابن عیینہ اسے محمد بن منکدر سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب۔۱۳۵۲باب میراث الاخوان

باب۔۱۳۵۲

۱۹۲۳۔حدثنا الفضل بن الصباح البغدادی ثنا سفیان بن عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَوَجَدَنِيْ قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَاَتَانِيْ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْءِهٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ

۱۹۲۳۔محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا کہ میں بیمار ہوا تو آنحضرت ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھے بیہوش پایا۔آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ تھے اور دونوں پیدل چل کر آئے تھے۔پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر ڈال دیا۔مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا مال کس طرح تقسیم کروں؟ یا عرض کیا کہ میں اپنے مال کا کیا کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔راوی کہتے ہیں کہ جابر کی نو

مَالِیُ اَوْکَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ شَیْئًا وَکَانَ لَہٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمِیْرَاثِ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ الْاٰیَۃَ قَالَ جَابِرٌ فِیَّ نَزَلَتْ

بہنیں تھیں۔ یہاں تک کے میراث کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ''یستفتونک......الآیۃ۔ جابرؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔(۱)

یہ حدیث صحیح ہے۔

آیت کا ترجمہ: یہ آپ ﷺ سے حکم پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کا حکم بتاتے ہیں۔ (۲) اگر کوئی شخص فوت ہوجائے اور اس کا کوئی بیٹا نہ ہو اور بہن ہو تو اسے مال کا آدھا حصہ دیا جائے گا۔ اور اگر (وہ بہن فوت ہو جائے اور) اس بہن کا کوئی بیٹا نہ ہو تو وہ بھائی اس کا وارث ہوگا پھر اگر وہ دو بہنیں ہوں تو انہیں دو تہائی مال دیا جائے گا۔ اور اگر کئی شخص ہوں کچھ مرد اور کچھ عورتیں (یعنی بھائی بہنیں) تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ تم گمراہ نہ رہو۔

باب ۱۳۵۳۔ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَصَبَۃِ

باب۱۳۵۳۔ عصبہ کی میراث کے متعلق۔

۱۹۲۴۔ حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمن نا مسلم نا ابراھیم ثنا وھیب ثنا ابن طاؤس عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ

۱۹۲۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل فرائض کو ان کا حق ادا کرو اور جو باقی بچ جائے وہ اس مرد کے لیے ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

عبد بن حمید، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۵۴۔ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدِّ

باب۱۳۵۴۔ دادا کی میراث۔

۱۹۲۵۔ حدثنا الحسن بن عرفۃ ثنا یزید بن ھارون عن ھمام بن یحیی عن قتادۃ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِیْ مَاتَ فَمَالِیْ مِنْ مِیْرَاثِہٖ فَقَالَ لَکَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ فَقَالَ لَکَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ فَقَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَکَ طُعْمَۃٌ

۱۹۲۵۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا پوتا فوت ہوگیا ہے میرا اس کی میراث میں سے کیا حصہ ہے؟ آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: تمہارے لیے چھٹا حصہ ہوگا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: تمہارے لیے اور بھی چھٹا حصہ ہے۔ اور جب وہ مڑا تو دوبارہ بلایا اور فرمایا: یہ چھٹا حصہ عصبہ کی طرف سے ہے۔ مفروضہ نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں معقل بن یسار سے بھی روایت ہے۔

(۱) سورۂ نساء آیت ۱۷۶۔ (مترجم)

(۲) کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جس کا نہ بیٹا ہو اور نہ باپ (مترجم)

باب ۱۳۵۵۔مَاجَاءَ فِیْ مِیْرَاثُ الْجَدَّةِ

۱۹۲۶۔حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا الزهری قال مرة قال قبیصة وقال مَرَّةً عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ اَوْ أُمُّ الْاَبِ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ ابْنِىْ اَوْ اِنَّ ابْنَ ابْنَتِىْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اِنَّ لِىْ فِى الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا اَجِدُلَكِ فِى الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى لَكِ بِشَيْءٍ وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ قَالَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُبْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى الَّتِىْ تُخَالِفُهَا اِلٰى عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَنِىْ فِيْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَلٰكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا

باب ۱۳۵۵۔دادی، نانی کی میراث۔

۱۹۲۶۔حضرت قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ دادی یا نانی ابوبکرؓ کے پاس آئی کہنے لگیں کہ میرا پوتا یا نواسہ فوت ہو گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں میرا کچھ حق مذکور ہے۔ابوبکرؓ نے فرمایا: کتاب اللہ میں تمہارے لیے کوئی حق نہیں اور نہ ہی میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے۔لیکن میں لوگوں سے پوچھوں گا چنانچہ جب انہوں نے لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ نے گواہی دی کہ آنحضرت ﷺ نے اسے چھٹا حصہ دیا ہے۔ابوبکرؓ نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کسی نے یہ حدیث سنی ہے فرمایا: محمد بن مسلمہؓ نے۔راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوبکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دیا۔اس کے بعد دوسری جدہ (دادی یا نانی) حضرت عمرؓ کے پاس آئی (یعنی اس دادی یا نانی کی شریک) سفیان کہتے ہیں کہ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔میں نے انہیں زہری سے حفظ نہیں کیا بلکہ معمر سے کیا ہے۔کہ عمرؓ نے فرمایا: اگر تم دونوں اکٹھی ہو جاؤ تو چھٹا حصہ ہی تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور اگر تم دونوں میں سے ایک ہو تو وہ حصہ اسے مل جائے گا۔

انصاری بھی معن سے وہ مالک سے وہ ابن شہاب سے وہ عثمان بن اسحاق بن خرشہ سے اور وہ قبیصہ بن ذویب سے نقل کرتے ہیں۔کہ ایک جدہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئی اور اپنی میراث طلب کی۔انہوں نے فرمایا: تمہارے لیے قرآن کریم یا سنت نبوی میں کوئی حکم مذکور نہیں لیکن میں لوگوں سے پوچھوں گا۔چنانچہ جب پوچھا تو مغیرہ بن شعبہؓ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جدہ کو چھٹا حصہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ابوبکرؓ نے پوچھا: تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ اس پر محمد بن مسلم کھڑے ہوئے اور وہی کچھ بیان کیا جو مغیرہؓ نے کیا تھا۔چنانچہ ابوبکرؓ نے پوچھا: تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ اس پر محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور وہی کچھ بیان کیا جو مغیرہؓ نے کیا تھا۔چنانچہ ابوبکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دے دیا۔راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس یہی مسئلہ لے کر حاضر ہوئی اور اپنی میراث طلب کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: تمہارے لیے چھٹے حصے کے علاوہ کتاب میں مذکور نہیں۔پھر اگر تم دونوں (دادی/نانی) جمع ہو جاؤ تو چھٹا حصہ ہے۔اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک اکیلی ہو تو وہ حصہ اس کو مل جائے گا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔اس باب میں بریدہؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۵۵۔مَاجَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

۱۹۲۷۔حدثنا الحسن بن عرفة نا یزید بن هارون عن محمد بن سالم عن الشعبی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ

باب ۱۳۵۵۔باپ کی موجودگی میں دادی کی میراث۔

۱۹۲۷۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دادی کے بیٹے کی موجودگی میں دادی کی میراث کے متعلق فرمایا: یہ پہلی جدہ (دادی) تھی جسے رسول اللہ

عَبدِاللّٰہِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ فِی الجَدَّۃِ مَعَ ابنِھَا انَّھَا اَوَّلُ جَدَّۃٍ اَطعَمَھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابنِھَا وَابنُھَا حَیٌّ

ﷺ نے اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے چھٹا حصہ دیا جب کہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض صحابہ باپ کی موجودگی میں اسے (دادی کو) وارث کرتے ہیں اور بعض نہیں۔

باب ۱۳۵۶۔مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الخَالِ

باب ۱۳۵۶۔ ماموں کی میراث۔

۱۹۲۸۔حدثنا بندار نا ابواحمد الزبیری ثنا سفیان عن عبدالرحمٰن بن الحارث عن حکیم بن حکیم بن عَبَّادِ بْنِ حُنَیفٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حُنَیفٍ قَالَ کَتَبَ مَعِیَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ

۱۹۲۸۔ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے میرے ہاتھ ابوعبیدہؓ کو لکھوا کر بھیجا کہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) اس کے دوست ہیں جس کا کوئی دوست نہیں اور اگر کسی کا کوئی وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہے۔

اس باب میں عائشہؓ اور مقدام بن معدیکرب سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۲۹۔حدثنا اسحٰق بن منصور نا ابو عاصم عن ابن جریج عن عمرو بن مسلم عَنْ طاوس عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ

۱۹۲۹۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اسے بعض راوی مرسل نقل کرتے ہیں اور اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس مسئلے میں صحابہؓ کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ خالہ، ماموں اور پھوپھی کو میراث دیتے ہیں جب کہ علماء ذوی الارحام کی وراثت میں اسی حدیث پر عمل پیرا ہیں لیکن زید بن ثابت اس مسئلے میں میراث کو بیت المال میں جمع کرانے کا حکم دیتے تھے۔

باب ۱۳۵۷۔مَاجَآءَ فِی الَّذِیْ یَمُوْتُ وَلَیْسَ لَہٗ وَارِثٌ

باب ۱۳۵۷۔ جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو۔

۱۹۳۰۔حدثنا بندار ثنا یزید بن ھارون نا سفیان عن عبدالرحمن بن الاَصبہانی عن مجاھد بن وردان عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ مَوْلًی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَۃٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا ھَلْ لَہٗ مِنْ وَّارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْہُ اِلٰی بَعْضِ اَھْلِ الْقَرْیَۃِ

۱۹۳۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اس کا کوئی وارث ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کوئی نہیں فرمایا: تو پھر اس کا مال اس کی بستی والوں کو دے دو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں بریدہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب۔۱۳۵۸ باب فی میراث المولٰی الأسفل

باب۔۱۳۵۸

۱۹۳۱۔ حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً مَاتَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ

۱۹۳۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص فوت ہوگیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا۔ ہاں ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کردیا تھا آپ ﷺ نے اس کا ترکہ اسی آزاد کردہ غلام کو دے دیا۔

یہ حدیث حسن ہے اہل علم کے نزدیک اگر کسی شخص کا عصبہ میں سے بھی کوئی وارث نہ ہوتو اس کی میراث مسلمانوں کے بیت المال جمع کرادی جائے گی۔

توضیح: اس حدیث میں آپ ﷺ کا اسی غلام کو مال وراثت دینا بھی اسی قبیل سے تھا کیوں کہ اس کا وارث نہیں تھا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۳۵۹۔ مَاجَآءَ فِیْ اِبْطَالِ الْمِيْرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

باب ۱۳۵۹۔ مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں۔

۱۹۳۲۔ حدثنا سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا نا سفیان عن الزهری ح وثنا علی بن حجرنا هشیم عن الزهری عن علی بن حسین عن عمرو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

۱۹۳۲۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔

ابن ابی عمر، سفیان سے اور وہ زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں جابرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے معمر وغیرہ بھی زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ مالک بھی زہری سے وہ علی بن حسین سے وہ عمرو بن عثمان سے وہ اسامہ بن زیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں مالک کو وہم ہوا ہے بعض راوی عمرو بن عثمان اور بعض عمر بن عثمان کہتے ہیں۔ جب کہ عمرو بن عثمان بن عفان ہی مشہور ہے۔ عمر بن عثمان کو ہم نہیں جانتے۔ اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ بعض علماء مرتد کی میراث میں اختلاف کرتے ہیں بعض کے نزدیک اس کے مسلمان وارثوں کو دے دیا جائے جب کہ بعض کہتے ہیں کہ اس کے مال کا کوئی مسلمان وارث نہیں ہوسکتا۔ ان کی دلیل بھی حدیث ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۹۳۳۔ حدثنا حمید بن مسعدة نا حصین بن نمیر عن ابن ابی لیلی عن اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ

۱۹۳۳۔ حضرت جابرؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ دو دین والے آپس میں وارث نہیں ہوسکتے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف جابرؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ان سے اسے ابن ابی لیلیٰ نے نقل کیا ہے۔

باب ۱۳۶۰۔مَاجَآءَ فِی اِبْطَالِ مِیْرَاثِ الْقَاتِلِ

باب ۱۳۶۰۔قاتل کو میراث سے محروم کرنے کے متعلق۔

۱۹۳۴۔حدثنا قتیبة ثنا اللیث عن اسحٰق بن عبداللّٰه عن الزهری عن حمید بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا یَرِثُ

۱۹۳۴۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل وارث نہیں ہوتا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے بعض اہل علم احادیث نقل کرتے ہیں۔جن میں احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔علماء اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں۔قتل عمد اور قتل خطاء میں قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا لیکن بعض کے نزدیک قتل خطاء میں وارث ہوتا ہے۔مالکؒ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۳۶۱۔مَاجَآءَ فِی مِیْرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا

باب ۱۳۶۱۔شوہر کی دیت سے بیوی کو حصہ دینا۔

۱۹۳۵۔حدثنا قتیبة واحمد بن منیع وغیر واحد قالوا نا سفیان بن عیینة عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّیَةُ عَلَی الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا شَیْئًا فَاَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْیَانَ الْكِلَابِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَیْهِ اَنْ وَرِّثْ امْرَاَةَ اَشْیَمَ الضِّبَابِیِّ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا

۱۹۳۵۔حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: دیت عاقلہ پر واجب الاداء ہوتی ہے اور بیوی شوہر کی دیت کی وارث نہیں ہوتی۔اس پر ضحاک بن سفیان کلابی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت میں سے ان کا حصہ دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۶۲۔مَاجَآءَ اَنَّ الْمِیْرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَی الْعَصَبَةِ

باب ۱۳۶۲۔میراث ورثاء کی اور دیت عصبہ پر واجب الاداء ہے۔

۱۹۳۶۔حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن سعید بن الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ لَحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ ثُمَّ اَنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا بِغُرَّةٍ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِیْرَاثَهَا لِبَنِیْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ عَقْلَهَا عَلٰی عَصَبَتِهَا

۱۹۳۶۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے جنین (بچے) کے مرکر ساقط ہوجانے (ضائع ہوجائے) پر ایک غرہ بطور دیت ادا کرنے کا حکم دیا یعنی ایک باندی یا ایک غلام۔پھر وہ عورت جس کو غرہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا وہ بھی فوت ہوگئی۔آپ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور شوہر کے لیے ہے اور دیت اس کے عصبہ پر۔

یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔پھر مالک زہری سے وہ سعید بن مسیب سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۳۔مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ عَلٰی یَدِ الرَّجُلِ

باب ۱۳۶۳۔اس شخص کے متعلق جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو۔

۱۹۳۷۔حدثنا ابو کریب نا ابو اسامة و ابن نمیر ووکیع عن عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز عن عبداللّٰہ بن موھب وقال بعضھم عن عبداللّٰہ بْنِ وَھْبٍ عَنْ تَمِیْمِ نِالدَّارِیِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ما السُّنَّۃُ فِی الرَّجُلِ مِنْ اَھْلِ الشِّرْکِ یُسْلِمُ عَلٰی یَدِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ اَوْلَی النَّاسِ بِمَحْیَاہُ وَمَمَاتِہٖ

۱۹۳۷۔حضرت تمیم داریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ وہ مشرک جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا اس کا کیا حکم ہے: فرمایا: وہ اس کی زندگی اور موت کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن وہب سے نقل کرتے ہیں۔بعض انہیں ابن موہب کہتے ہیں۔وہ تمیم داری سے نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض ان کے درمیان قبیصہ بن ذویب کا بھی ذکر کرتے ہیں۔یحیٰی بن حمزہ اسے عبدالعزیز بن عمر سے نقل کرتے ہوئے قبیصہ بن ذویب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔لیکن میرے نزدیک یہ سند متصل نہیں۔بعض اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ اس کی میراث بیت المال میں جمع کرادی جائے۔امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے ان کا استدلال اس حدیث سے ہے کہ ''ان الولاء لمن اعتق'' ولاء اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔(۱)

۱۹۳۸۔حدثنا قتیبة نا ابن لَھِیْعَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ عَاھَرَ بِحُرَّۃٍ اَوْ اَمَۃٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ الزِّنَا لَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ

۱۹۳۸۔حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا۔تو بچہ زنا کا ہوگا۔نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔

یہ حدیث ابن لہیعہ کے سوا اور راوی بھی عمرو بن شعیب سے نقل کرتے ہیں علماء اسی پر عمل کرتے ہیں کہ ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔

توضیح: لیکن وہ اپنی ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں بھی اس کی وارث ہوتی ہے۔واللہ اعلم۔(مترجم)

باب ۱۳۶۴۔مَنْ یَرِثُ الْوَلَآءِ

باب ۱۳۶۴۔جو شخص ولاء کا وارث ہوتا ہے۔

۱۹۳۹۔حدثنا قتیبة نَا ابْنِ لَھِیْعَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَرِثُ الْوَلَآءَ مَنْ یَّرِثُ الْمَالَ

۱۹۳۹۔حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولاء کا وہی وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔

اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

(۱) ولاء سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنے والے کو ملتے ہیں مثلاً اس کا وارث ہونا۔وغیرہ وغیرہ (مترجم)

۱۹۴۰۔حدثنا هارون ابوموسی المستملی البغدادی نا محمد بن حرب نا عمرو بن روبة التغلبی عن عبدالواحد ابن عبدالله بن بسر النَّصْرِی عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ تَحُوزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيْقِهَا وَلَقِيطِهَا وَ وَلَدِهَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْهُ

۱۹۴۰۔حضرت واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے۔اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کے ترکے کی جس بچے کو اس نے اٹھا کر پالا ہو۔اس کی اور اس بچے کی جسے لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا اور اس سے الگ ہوگئی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْوَصَايَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصیتوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۳۶۵ ـمَاجَآءَ فِی الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب ۱۳۶۵۔ثلث ۱/۳ مال کی وصیت

۱۹۴۱ـحدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن الزهری عَنْ عَامِرِبْنِ سَعْدِبْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ أَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْوَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِيْهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِیْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِیْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِیْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسَ سَعْدُبْنُ خَوْلَةَ يَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۹۴۱۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوگیا اور ایسا بیمار ہوا کہ موت قریب نظر آنے لگی۔آنحضرت ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میرے پاس بہت دولت ہے اور صرف ایک ہی بیٹی ہے۔میں اپنے پورے مال کی وصیت کر جاؤں؟ (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی) آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔میں نے عرض کیا۔آدھے مال کی؟ فرمایا: نہیں میں نے عرض کیا: تہائی مال؟ فرمایا: تہائی مال کی وصیت مناسب ہے۔اور یہ بھی زیادہ ہے۔تم اپنے ورثاء کو اغنیاء چھوڑ کر جاؤ۔یہ اس سے بہتر ہے۔کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔تم اگر ان میں سے کسی پر خرچ کرو گے تو تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔یہاں تک کہ تمہارا اپنی بیوی کو ایک لقمہ کھلانا بھی ثواب کا موجب ہے۔پھر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ): کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے ہٹ گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم رضائے الٰہی کے لیے جو بھی نیک عمل کرو گے تمہارا مرتبہ بڑھے گا اور درجات بلند کیے جائیں گے۔شاید تم میرے بعد زندہ رہو اور تم سے کچھ قومیں نفع حاصل کریں اور کچھ قومیں نقصان اٹھائیں۔پھر آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ

ﷺ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو رواں کر دے۔ انہیں ان کے پیروں پر واپس نہ لوٹا۔ لیکن بیچارے سعد بن خولہ رسول اللہ ﷺ ان کے مکہ ہی میں فوت ہو جانے پر افسوس کیا کرتے تھے۔

اس باب میں ابن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے۔ اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ تہائی سے کم کی وصت کرنا مستحب ہے اس لیے آپ ﷺ نے تہائی کو بھی بہت فرمایا۔

١٩٤٢۔حدثنا نصر بن علی نا عبدالصمد بن عبدالوارث نا نصر بن علی ثنا الاشعث بن جابر عن شهر بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمُ الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَيَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

۱۹۴۲۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ کئی لوگ (ایسے بھی ہیں جو) ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں زندگی گزارتے ہیں پھر جب موت کا وقت آتا ہے تو وصیت میں وارثوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر جہنم واجب ہو جاتی ہے پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی "**من بعد وصية يوصى بهااودين غير مضاروصية من الله**" سے "**وذٰلك الفوز العظيم**" تک۔(۱)

ترجمہ :۔ وصیت کے بعد جو ہو چکی ہے یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو۔ یہ حکم ہے اللہ کا اور اللہ ہی سب کچھ جاننے والے اور تحمل کرنے والے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے نقل کرتے ہیں۔ نصر جہضمی کے دادا ہیں۔

باب ١٣٦٦۔مَاجَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب ۱۳۶۶۔وصیت کی ترغیب۔

١٩٤٣۔حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن ايوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرَاً مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ مَايُوصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ

۱۹۴۳۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ اسے کسی چیز میں وصیت کرنی ہو اور وہ دو راتیں اسی طرح گزار دے کہ وصیت نہ کرے بلکہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی چاہیے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے زہری، سالم سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب ١٣٦٧۔مَاجَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوْصِ

باب ۱۳۶۷۔آنحضرت ﷺ نے وصیت نہیں کی۔

١٩٤٤۔حدثنا احمد بن منیع نا ابو قطن نا مالك

۱۹۴۴۔طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کہ

(۱) سورۂ نساء آیت ۱۲، ۱۳ (مترجم)

بن مِغْوَلَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ اَوْفیٰ اَوْصٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ اَمَرَ النَّاسَ قَالَ اَوْصٰی بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی

کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی۔ فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا پھر وصیت کیسے لکھی گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو کیا حکم دیا؟ فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی فرمانبرداری کی وصیت کی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۶۸۔ مَاجَآءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

باب ۱۳۶۸۔ وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں۔

۱۹۴۵۔ حدثنا هناد وعلی بن حجر قالانا اسمعیل بن عیاش ناشرحبیل بن مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَدْ اَعْطٰی كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِانْتَمٰی اِلٰی غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ

۱۹۴۵۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر وارث کا حصہ مقرر کردیا ہے۔ لہٰذا اب کسی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔ لڑکا صاحب فراش کی طرف منسوب ہوگا اور زانی کو پتھر مارے جائیں گے۔ ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا یا کسی نے خود کو اپنے موالی کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا ان پر قیامت تک خدا کی لعنت ہے۔ کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ: کھانا بھی نہیں۔ فرمایا: کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے (یعنی اس کی حفاظت اور بھی ضروری ہے) پھر فرمایا: مانگی ہوئی چیز اور منحہ (دودھ پینے کے لیے دیا جانے والا جانور) واپس کیا جائے، اور قرض ادا کیا جائے۔ نیز ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہے جس کی اس نے ضمانت دی ہے۔

اس باب میں عمرو بن خارجہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوامامہ سے اور سندوں سے بھی نقل کی گئی ہے اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے وہ روایات قوی نہیں۔ جو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مناکیر روایتیں نقل کی ہیں۔ جب کہ ان کی اہل شام سے نقل کردہ احادیث زیادہ صحیح ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری بھی یہی کہتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ اسماعیل بن عیاش، بقیہ سے زیادہ صحیح ہیں کیونکہ ان کی بہت سی احادیث جو ثقات سے نقل کرتے ہیں۔ منکر ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، زکریا بن عدی سے اور وہ ابواسحاق فزاری سے نقل کرتے ہیں کہ بقیہ کی وہ حدیثیں نقل کرو جو وہ ثقات سے نقل کرتے ہیں۔ اور جو احادیث وہ اسماعیل بن عیاش سے نقل کریں انہیں چھوڑ دو خواہ وہ ثقات کی ہوں یا نہ ہوں۔

۱۹۴۶۔ حدثنا قتیبة نا ابوعوانة عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبدالرحمٰن بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰی

۱۹۴۶۔ حضرت عمرو بن خارجہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب کیا میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا تھوک میرے شانوں کے درمیان گر رہا

نَاقَتِهِ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَ اِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَاوَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر وارث کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ لہٰذا اب وارث کے متعلق وصیت کرنا جائز نہیں۔ لڑکا صاحب فراش کا ہوگا۔ (یعنی جس کی وہ بیوی یا باندی ہے) اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۶۹۔ مَاجَآءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

باب ۱۳۶۹۔ قرض وصیت پر مقدم ہوگا۔

۱۹۴۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابی اسحق الهمدانی عَنِ الحارث عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ

۱۹۴۷۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا جبکہ تم لوگ قرآن میں وصیت کو پہلے اور قرض کو بعد میں پڑھتے ہو۔ (یعنی اس حکم میں تقدیم وتاخیر ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔)

تمام اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرض کی ادائیگی وصیت پر مقدم ہوگی۔

باب ۱۳۷۰۔ مَاجَآءَ فِى الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ اَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب ۱۳۷۰۔ جو شخص موت کے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے۔

۱۹۴۸۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفيان عَنْ اَبِىْ اِسْحٰق عَنْ اَبِىْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ اَوْصٰى اِلَيَّ اَخِيْ بِطَآئِفَةٍ مِنْ مَّالِهٖ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَقُلْتُ اِنَّ اَخِيْ اَوْصٰى اِلَيَّ بِطَآئِفَةٍ مِنْ مَّالِهٖ فَاَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهٗ فِى الْفُقَرَآءِ اَوِالْمَسَاكِيْنِ اَوِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ

۱۹۴۸۔ حضرت ابوحبیبہ طائی کہتے ہیں۔ کہ مجھے میرے بھائی نے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کی۔ میری ابودرداءؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ اسے کس مصرف پر خرچ کیا جائے؟ فقراء اور مساکین کو دے دیا جائے یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر خرچ کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا: اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو میں اسے مجاہدین پر خرچ کرتا۔ پھر یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اس وقت ہدیہ دیتا ہے جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: یعنی ثواب تو اس کو بھی ملتا ہے لیکن کم۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۳۷۱۔

باب ۱۳۷۱۔ بلاعنوان

۱۹۴۹۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَتْ تَسْتَعِيْنُ

۱۹۴۹۔ حضرت عروہؓ، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بریرہؓ اپنی بدل کتابت میں حضرت عائشہؓ سے مدد لینے کیلئے آئیں۔

عائشة فی کتابتها ولم تکن قضت من کتابتها شیئا فقالت لها عائشة ارجعی الی اهلك فان احبوا ان اقضی عنك کتابتك ویکون ولاءك لی فعلت فذکرت ذلك بریرة لاهلها فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب علیك ویکون لنا ولاءك فلتفعل فذکرت ذلك لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال لها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ابتاعی فاعتقی فانما الولاء لمن اعتق ثم قام رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللّٰه من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللّٰه فلیس له وان اشترط مائة مرة

جبکہ انہوں نے اس میں سے بالکل ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: واپس جاؤ اور ان سے پوچھو اگر وہ لوگ میرے ادا کرنے پر راضی ہوں اور حق ولاء مجھے دیں تو میں ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بریرہؓ نے ان لوگوں سے اس کا تذکرہ کیا تو ان لوگوں نے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ اگر وہ تمہاری زر کتابت ادا کر کے ثواب چاہتی ہیں اور ولاء ہمارے لیے چھوڑتی ہیں تو ہمیں منظور ہے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: تم ان سے خرید لو اور آزاد کر دو۔ ولاء کا حق اسی کیلئے ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے پھر آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا بات ہے لوگ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں جو شخص ایسی شرط لگائے وہ شرط پوری نہیں کی جائے گی۔ اگرچہ وہ سو مرتبہ ہی کیوں نہ شرط لگائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ علماء اسی پر عمل کرتے ہیں کہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کر دے۔

ابواب الولاء والهبة عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

ولاء اور ہبہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب (۱)

باب ۱۳۷۲ ـ ماجاء ان الولاء لمن اعتق

باب ۱۳۷۲۔ ولاء، آزاد کرنے والے کا حق ہے۔

۱۹۵۰ ـ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة انها ارادت ان تشتری بریرة فاشترطوا الولاء فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الولاء لمن اعطی الثمن او لمن ولی النعمة

۱۹۵۰۔ حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ولاء اسی کا حق جو آزاد کرے یا فرمایا جو نعمت کا ولی ہو۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۷۳ ـ النهی عن بیع الولاء وهبته

باب ۱۳۷۳۔ ولاء بیچنے یا ہبہ کرنے کی ممانعت

۱۹۵۱ ـ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة نا عبداللّٰه بن دینار سمع عبداللّٰه بن عمر ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نهی عن بیع الولاء وهبته

۱۹۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

---

(۱) اس کے معنی پیچھے گزر چکے ہیں۔ باب ۱۳۵۹۔ حدیث ۱۹۳۷۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس بھی عبداللہ بن دینار سے اسے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ سے منقول ہے کہ اگر عبداللہ بن دینار مجھے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے اجازت دیں تو میں ان کی پیشانی چوم لوں۔ یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کی ہے۔ لیکن اس میں وہم ہے اور صحیح سند یہ ہے کہ عبیداللہ بن عمر عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند سے کئی راویوں نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو سے نقل کی ہے اور عبداللہ بن دینار اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

باب ١٣٧٤ ـباب ماجاء فی من تولّٰی غیر موالیه او ادّعٰی الٰی غیر ابیه

١٩٥٢ ـحدثنا هناد ثنا ابو معاویة عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَآءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْاٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَمَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ

باب ۱۳۷۴۔ باپ اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا۔

۱۹۵۲۔ ابراہیم تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا: جس نے یہ دعوی کیا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفے کے علاوہ بھی کچھ ہے جس میں اونٹوں اور زخموں کی دیات کے متعلق تحریر ہے وہ جھوٹا ہے۔ پھر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیر اور ثور کے درمیان مدینہ حرم ہے۔ جس نے اس میں بدعت شروع کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اللہ تعالیٰ، تمام لوگوں اور فرشتوں کی اس پر لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہیں کریں گے۔ اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی اس پر بھی اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی کوئی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہیں کریں گے۔ اور مسلمانوں کا کسی کو پناہ دینا ایک ہی ہے۔ ان کا ادنی آدمی بھی اگر کسی کو پناہ دے دے تو سب کو اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اسے اعمش سے وہ ابراہیم تیمی سے وہ حارث سے اور وہ علیؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ١٣٧٥ ـمَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِيْ مِنْ وَلَدِهٖ

١٩٥٣ ـحدثنا عبدالجبار بن العلاء العطار وسعيد بن عبدالرحمٰن المخزومي قالا نا سفيان عن الزهري عن سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِنْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

باب ۱۳۷۵۔ جو شخص اپنے بیٹے کی نسبت کا انکار کردے۔

۱۹۵۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو فزارہ کا ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ فام بچے کو جنم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: ان کا

امْرَأَتِی وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِیْهَا اَوْرَقُ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰی اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهٗ

رنگ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: سرخ۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ان میں کوئی کالا بھی ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے عرض کیا: شاید اس میں کوئی رگ آ گئی ہو۔ (یعنی اس کی نسل میں کوئی کالا ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر شاید تمہارے بیٹے میں بھی ایسی کوئی رگ تمہارے باپ دادا کی آ گئی ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷۶۔ مَاجَاءَ فِی الْقَافَةِ

باب ۱۳۷۶۔ قیافہ شناسی کے متعلق

۱۹۵۴۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

۱۹۵۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا کہ مجزز نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔ (۱)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ اسے زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عائشہؓ سے اس طرح نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا کہ مجزز زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا جب کہ ان کے سر ڈھکے ہوئے اور پاؤں ننگے تھے۔ مجزز نے کہا کہ یہ پیر ایک دوسرے میں سے ہیں۔'' سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی حضرات نے بھی اسے اسی طرح سفیان سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ کے معتبر ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

باب ۱۳۷۷۔ مَاجَاءَ فِی حَثِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْهَدِیَّةِ

باب ۱۳۷۷۔ آنحضرت ﷺ کا ہدیے کی ترغیب دلانا۔

۱۹۵۵۔ حدثنا ازهر بن مروان البصری ثنا محمد بن سواء نا ابو معشر عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ

۱۹۵۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں ہدیے دیا کرو۔ ہدیہ دینے سے دل کی خفگی دور ہو جاتی ہے۔ نیز کوئی پڑوسی عورت اپنے پڑوس میں رہنے والی عورت کو بکری کا کھر دیتے ہوئے بھی نہ شرمائے (یعنی حقیر چیز کا بھی ہدیہ دیا جا سکتا ہے)

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور یہ بنو ہاشم کے مولیٰ ہیں بعض اہل علم ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

باب ۱۳۷۸۔ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ الرُّجُوْعِ فِی الْهِبَةِ

باب ۱۳۷۸۔ ہدیہ یا ہبہ دینے کے بعد واپس لینے کی کراہت۔

---

(۱) اسامہ بن زید کا رنگ کالا اور ان کے والد زید کا رنگ سفید تھا لہٰذا لوگ ان کے نسب میں طعن کرتے تھے لیکن مجزز جو اس وقت قیافہ شناس تھے انہوں نے دونوں کے پیر دیکھ کر فیصلہ دیا کہ ان میں باپ بیٹے کا رشتہ ہے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۱۹۵۶_حدثنا احمد بن منیع نا اسحق بن یوسف الازرق نا حسین المکتب عن عمرو بن شعیب عَنْ طاؤس عَنِ ابْنِ عُمَر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِىْ يُعْطِى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَفَرَجَعَ فِىْ قَيْئِهٖ

۱۹۵۶_حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی چیز کو بطور ہدیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ جو خوب کھا کر پیٹ بھر لے اور قئے کر دے۔ پھر دوبارہ اپنی قے کھانے لگے۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔

۱۹۵۷_حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن حسین المعلم عن عمرو بن شعیب قال ثَنِىْ طَاؤس عَنِ ابْنِ عُمَرَوَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَان الْحَدِيْثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّعْطِىَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِىْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِىْ يُعْطِى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فِىْ قَيْئِهٖ

۱۹۵۷_حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔ ہاں البتہ باپ بیٹے کو چیز دینے کے بعد واپس لے سکتا ہے۔ اور جو شخص کوئی چیز دے کر واپس لیتا ہے۔ اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو کھا کر پیٹ بھرنے کے بعد قے کرے اور پھر دوبارہ اسے کھانے لگے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ باپ کے علاوہ کسی شخص کو ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَبْوَابُ الْقَدْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
تقدیر کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

توضیح: تقدیر پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ چنانچہ بندوں کے افعال خواہ نیک ہوں یا بد۔ تمام کے تمام تخلیق کائنات سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دیئے گئے۔ لہٰذا بندے سے سرزد ہونے والا ہر فعل خدا کے علم و اندازے کے مطابق ہے۔ لیکن اس سے قطعاً یہ مراد نہیں کہ اللہ رب العزت نے انسان کو اچھائی یا برائی کا راستہ اختیار کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ حقیقت یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و دانش سے نواز کر اس کے سامنے نیکی اور برائی دونوں راستے واضح کر دیئے ہیں اور ان پر چلنے کا اختیار دے دیا ہے۔ نیز یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ اگر نیکی کا راستہ اختیار کرو گے تو اللہ رب العزت راضی ہو جائیں گے اور تمہیں انعامات اور بہتر جزاء سے سرفراز فرمائیں گے۔ لیکن اس کے برعکس اگر بری راہ اختیار کرو گے تو یہ اللہ رب العزت کی ناراضگی کا باعث ہوگا۔ جس کی وجہ سے سزا اور عذاب کے مستحق قرار دیئے جاؤ گے۔

یہ بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ مسئلہ تقدیر عقل و فکر سے بالاتر ہے اور یہ ایسا راز ہے کہ جس کا بھید کسی پر آشکار نہیں کیا گیا۔ لہٰذا اس کے بارے میں غور و فکر اور بحث و مباحثہ کرنا جائز نہیں صرف مذکورہ بالا اعتقاد رکھنا ہی فلاح دارین کا ضامن ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ

سے کسی شخص نے قضاء وقدر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا: یہ ایک بڑا راستہ ہے اس پر نہ چلو۔ اس نے دوبارہ یہی سوال کیا تو فرمایا: یہ ایک گہرا دریا ہے۔ اس میں نہ اترو لیکن اس شخص نے تیسری مرتبہ بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ: یہ خدا کا ایک راز ہے جو تم سے پوشیدہ ہے اس لیے اس کی تفتیش و تحقیق میں مت پڑو۔

حاصل یہ کہ فلاح وسعادت اسی میں مضمر ہے کہ اس مسئلے کے متعلق اللہ اور اسکے رسول کے فرمودات پر بلاچون و چرا عمل کیا جائے نیز اسے عقلیات پر منطبق کرنے اور عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش نہ کی جائے کیونکہ یہ گمراہی و بربادی کا راستہ ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۱۳۷۹۔مَاجَآءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

باب ۱۳۷۹۔ تقدیر میں بحث کرنے کی ممانعت۔

۱۹۵۸۔حدثنا عبداللّٰہ بن معاویة الجمحی نا صالح المری عن ھشام بن حسان عن محمد بن سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى اِحْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ

۱۹۵۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے تو ہم لوگ تقدیر پر بحث کر رہے تھے۔ آپ ﷺ غصے میں آ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا گویا کہ آپ ﷺ نے چہرے پر انار کے دانوں کا عرق نچوڑ دیا گیا ہو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو اس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا میں اس لیے بھیجا گیا ہوں؟ تم لوگوں سے پہلے کی قومیں اس مسئلے پر بحث مباحثہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔ میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ اس مسئلے میں آئندہ بحث وتکرار نہ کرنا۔

اس باب میں عمرؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور ان کی غریب احادیث بہت ہیں جنہیں نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔

۱۹۵۹۔حدثنا یحیی بن حبیب بن عربی نا المعتمر بن سلیمان نا ابی عن سلیمان الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَ اَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى عَمَلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى

۱۹۵۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمؑ اور موسیٰؑ کے درمیان مکالمہ ہوا۔ موسیٰ نے فرمایا: اے آدم اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا پھر اپنی روح آپ میں پھونکی اور آپ نے لوگوں کو گمراہ کیا اور جنت سے نکال دیا۔ آدمؑ نے فرمایا: تم وہ موسیٰ ہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے سے ہم کلام ہونے کے لیے چنا۔ تم مجھے ایسے کام پر ملامت کر رہے ہو جو اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین پیدا کرنے سے بھی پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا چنانچہ آدمؑ، موسیٰ سے جیت گئے۔

اس باب میں عمرؓ اور جندبؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے (یعنی سلیمان تیمی کی اعمش سے) اعمش کے بعض ساتھی اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں جب کہ بعض راوی ابوہریرہؓ کی جگہ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے ابوہریرہؓ کے واسطے سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

توضیح: یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح تو ہر فاسق کہہ سکتا ہے کہ مجھے ملامت نہ کرو۔ جو کچھ میری تقدیر میں لکھا تھا وہی ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کہنے والا دار التکلیف میں ہے۔ یعنی دنیا میں جب کہ آدمؑ سے مذکورہ بالا گفتگو کا صدور دار التکلیف سے نکل جانے کے بعد ہوا۔ اور دنیا میں ان کی غلطی کا کفارہ ہو چکا تھا۔ یعنی دنیا میں تو حضرت آدمؑ نے بھی عجز و انکساری کے ساتھ یہی دعا کی "ربنا ظلمنا انفسنا......" الآیۃ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۳۸۰۔ مَاجَآءَ فِی الشَّقَآءِ وَالسَّعَادَةِ

۱۹۶۰۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا شعبة عن عاصم بن عبیداللّٰہ قال سمعت سالم بن عبداللّٰہ یحدث عَنْ اَبِیهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَیتَ مَا نَعْمَلُ فِیهِ اَمْرٌ مُبْتَدِعٌ اَوْ مُبْتَدأ اَوْفِیمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فِیمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ یَا ابنَ الْخَطَّابِ وَکُلٌّ مُیَسَّرٌ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ یَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَآءِ فَاِنَّهٗ یَعْمَلُ لِلشَّقَآءِ

باب ۱۳۸۰۔ بدبختی اور نیک بختی کے متعلق۔

۱۹۶۰۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: ہم جو یہ اعمال کرتے ہیں کیا یہ نیا امر ہے یا عرض کیا: کہ نیا شروع ہوا ہے؟ یا یہ پہلے سے تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔ یا اس سے فراغت حاصل کی جا چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پہلے سے مکتوب ہے اور اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ اے ابن خطاب ہر شخص پر وہ چیز آسان کر دی گئی ہے۔ جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا جو نیک بخت لوگ ہیں وہ نیک بختی کے لیے عمل کرتے ہیں (یعنی اعمال صالحہ کرتے ہیں) اور جو بد بخت ہیں وہ اسی کے لیے عمل کرتے ہیں (یعنی اعمال سیئہ کے مرتکب ہوتے ہیں)

اس باب میں علیؓ، حذیفہ بن اسیدؓ، انس اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۶۱۔ حدثنا الحسن بن علی الحلوانی نا عبداللّٰہ بن نمیر و وکیع عن الاعمش عن سعد بن عبیدة عن ابی عبدالرحمن السُّلَمِیُّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم وَهُوَ یَنْکُتُ فِی الْاَرْضِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ عُلِمَ قَالَ وَکِیعٌ اِلَّا قَدْ کُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا اَفَلَا نَتَّکِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ

۱۹۶۱۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے (جیسے کوئی تفکر کی حالت میں ایسے کرتا ہے) اچانک آپ ﷺ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جس کے متعلق متعین نہ ہو چکا ہو کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی۔ وکیع کہتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے لیے جنت یا دوزخ میں اس کی جگہ لکھی نہ جا چکی ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم بھروسہ کرلیں؟ یعنی اپنی تقدیر کے لکھے ہوئے پر) فرمایا عمل کرو ہر ایک جس کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اس پر وہ آسان کر دیا گیا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۱۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالْخَوَاتِیمِ

۱۹۶۲۔ حدثنا هناد نا ابومعاویة عن الاعمش عن زید بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ

باب ۱۳۸۱۔ اعمال کی مقبولیت کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

۱۹۶۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ صادق و مصدوق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ تم میں سے ہر ایک ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی حالت میں رہتا ہے پھر اتنے ہی دن وہ علقہ (لوتھڑا)

الْمَصْدُوْقُ اَنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ فِي اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

رہتا ہے۔ پھر مضغہ (گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے اور چالیس دن تک اسی حالت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس میں روح پھونکتا ہے اور چار چیزیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ (رزق، موت، عمل اور یہ کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت) قسم ہے۔ اس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ تم میں سے کوئی (ایسا بھی ہے) کہ وہ اہلِ جنت والے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اور اس کی تقدیر آگے بڑھتی ہے پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے اعمال پر کر دیا جاتا ہے اور وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور پھر تم میں سے ایسا بھی ہے جو دوزخیوں والے کام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے لیکن اس کی تقدیر آگے بڑھتی ہے اور اس کا خاتمہ اہلِ جنت کے اعمال پر ہو جاتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار اسے یحییٰ بن سعید سے وہ اعمش سے وہ زید بن وہب سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور انسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان جیسا آدمی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اعمش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ محمد بن علاء بھی وکیع سے وہ اعمش سے اور وہ زید سے اسی کی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۸۲۔ مَاجَآءَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

باب ۱۳۸۲۔ ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

۱۹۶۳۔ حدثنا محمد بن يحى القطعى نا عبدالعزيز بن ربيعة البنانى نا الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ بِهٖ

۱۹۶۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مولود ملت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی، یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا جو بچے اس سے پہلے ہی فوت ہو گئے (کہ ان کے والدین انھیں یہودی وغیرہ بنائیں یعنی بلوغت سے پہلے) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اگر بڑے ہوتے تو کیا کرتے۔

ابو کریب اور حسن بن حریث بھی وکیع سے وہ اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں ملت کی جگہ فطرت کا لفظ نقل کیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ وغیرہ اسے اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''**يولد على الفطرة**''

توضیح: یہاں فطرت سے مراد وہ خلقت اور طینت انسانی ہے جس پر اسے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ اسی طینت سے حق کو پہچاننے، احکام کو قبول کرنے اور دینِ اسلام کو اختیار کرنے پر قادر ہوتا ہے۔ نیز حق و باطل کے درمیان تمیز بھی کر سکتا ہے۔ رہ گیا مسئلہ کفار کے نابالغ بچوں

کا تو اس میں صحیح قول یہی ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بے گناہ کو عذاب نہیں دیتے۔ جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے تو یہ حکم آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کو بتا دیا گیا تھا کہ مشرکین و کفار کے بچے بھی جنت میں جائیں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

باب ۱۳۸۳۔ مَاجَآءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَآءُ

۱۹۶۴۔ حدثنا محمد بن حميد الرازی وسعيد بن يعقوب قالا نا يحيى بن الضريس عن ابی مودود عن سليمان التيمی عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا يَزِيْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ

باب ۱۳۸۳۔ تقدیر کو صرف دعا ہی لوٹا سکتی ہے

۱۹۶۴۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قضاء (قدر) کو صرف دعا ہی رد کر سکتی ہے اور عمر کو نیکی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھا سکتی۔

اس باب میں ابو اسید بھی حدیث نقل کرتے ہیں، حضرت سلمانؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن ضریس کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور ابو مودود دو ہیں۔ ایک کو فضہ اور دوسرے کو عبدالعزیز بن سلیمان کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک بصری اور دوسرے مدنی ہیں، جنھوں نے یہ حدیث نقل کی ہے وہ فضہ بصری ہیں۔

توضیح: اس سے مراد یہ ہے کہ جس قضاء کے متعلق لکھا جا چکا ہے کہ یہ دعا سے لوٹائی جا سکتی ہے وہ رد ہو جائے گی اس سے ان لوگوں پر رد ہوتا ہے جو حضرات کہتے ہیں کہ تقدیر میں جو لکھا جا چکا ہے وہ تو مٹ نہیں سکتا لہٰذا عمل اور دعا کا کیا فائدہ چنانچہ جن چیزوں کے متعلق یہ لکھا جا چکا ہے کہ یہ دعا سے ٹل جائیں گی وہ تو ٹلیں گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۳۸٤۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَیِ الرَّحْمٰنِ

۱۹۶۵۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَانَبِیَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَآءَ

باب ۱۳۸۴۔ لوگوں کے دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔

۱۹۶۵۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پڑھا کرتے تھے: "يا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دينک" اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم ایمان لائے آپ پر بھی اور جو چیز آپ ﷺ لائے اس پر بھی۔ کیا آپ ﷺ ہمارے بارے میں ڈرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں کیونکہ دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہتے ہیں انھیں پھیر دیتے ہیں۔

اس باب میں نواس بن سمعانؓ، ام سلمہؓ، عائشہؓ اور ابوذرؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے اسی طرح کئی راوی اعمش سے وہ ابوسفیان سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی انسؓ کی جگہ جابرؓ سے بھی اسے نقل کرتے ہیں لیکن ابوسفیان کی اعمش سے منقول حدیث زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۵۔ مَاجَآءَ اَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

باب ۱۳۸۵۔ اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے۔

۱۹۶۶۔حدثنا قتیبة بن سعید نا اللیث عن ابی قبیل عن شفی ابن مَانِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَ اِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَ اِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِی السَّعِيْرِ

۱۹۶۶۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے پاس دو کتابیں تھیں فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ (ﷺ) الا یہ کہ آپ ہمیں بتائیں آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا: یہ رب العالمین کی طرف سے ہے اور اس میں اہل جنت کے نام ہیں۔ پھر ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبیلوں کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں میزان ہے (یعنی ٹوٹل) پھر ان میں نہ کمی ہوگی اور نہ بڑھائے جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ بھی رب العالمین کی طرف سے ہے۔ اس میں اہلِ دوزخ، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام مذکور ہیں اور پھر آخر میں میزان کر دیا گیا ہے۔ اسکے بعد ان میں نہ کمی ہوگی اور نہ زیادتی۔ صحابہؓ نے عرض کیا: تو پھر عمل کا کیا فائدہ ہوا؟ اگر دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق فیصلہ ہو ہی چکا ہے تو عمل سے کیا حاصل ہوگا؟ فرمایا: متوسط چال چلو اور قریب ہوتے جاؤ کیونکہ اہلِ جنت کا خاتمہ جنت والوں ہی کے عمل پر ہوگا اگرچہ اس سے پہلے کیسے بھی عمل ہوں اور اہلِ دوزخ کا خاتمہ دوزخ والوں کے اعمال پر ہی ہوگا خواہ اس سے پہلے اس نے کسی طرح کے بھی عمل کیے ہوں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور دونوں کتابوں کو پھینک دیا پھر فرمایا: تمہارا رب بندوں سے فارغ ہو چکا ہے ایک فریق جنت میں اور دوسرا دوزخ میں ہے۔

قتیبہ بھی بکر بن مضر سے اور وہ ابو قبیل سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ ابو قبیل کا نام حُیَیّ بن ہانی ہے۔

۱۹۶۷۔حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

۱۹۶۷۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی چاہتے ہیں تو اسے عمل میں لگا دیتے ہیں۔ پوچھا گیا: کیسے عمل میں لگاتے ہیں؟ یا رسول اللہ (ﷺ) آپ نے فرمایا: اسے موت سے پہلے نیک اعمال کی توفیق دے دیتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۶۔مَاجَاءَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ

باب ۱۳۸۶۔عدوی (۱) صفر (۲) اور ہامہ (۳) کی نفی۔

۱۹۶۸۔حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن مهدی نا سفیان عن عمارة بن القعقاع نا ابوزرعة بن عمرو بن جریر قال نا صَاحِبٍ لَّنا عن ابن مَسْعُوْدٍ قال قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِيْ شَيْءٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ اَجْرَبُ الْحَشْفَةِ نُدْبِنُهُ فَيُجْرِبُ الْاِبِلَ كُلَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَاعَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا

۱۹۶۸۔حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: کسی کی بیماری کسی کو نہیں لگتی۔ایک اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ایک اونٹ جسے کھجلی ہوتی ہے جب دوسرے اونٹوں کے درمیان آتا ہے تو سب کو کھجلی والا کر دیتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر پہلے اونٹ کو کس کی کھجلی لگی؟ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی۔اور نہ ہی صفر کا اعتقاد صحیح ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا اور اس کی زندگی، رزق اور مصیبتیں بھی لکھ دیں۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔اور میں نے محمد بن عمرو بن صفوان الثقفی البصری کو کہتے سنا کہ علی بن مدینی فرماتے ہیں۔اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم اٹھائی جائے تو میں قسم اٹھاؤں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا نہیں دیکھا۔

باب ۱۳۸۷۔مَاجَآءَ فِي الْاِيْمَانِ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

باب ۱۳۸۷۔تقدیر خیر وشر پر ایمان لانا۔

۱۹۶۹۔حدثنا ابو الخطاب زیاد بن یحی البصری نا عبداللّٰه بن میمون عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ وَحَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَ اَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ

۱۹۶۹۔حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت مؤمن نہیں ہوسکتا۔جب تک اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لائے یہاں تک کہ وہ جان لے کہ جو چیز اسے ملنے والی تھی وہ اسے ہی ملی کسی اور کے پاس نہیں جاسکتی تھی اور جو چیز اسے نہیں ملی وہ کسی صورت اسے نہیں مل سکتی۔

اس باب میں عبادہؓ، جابرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث اس سند سے غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون کی سند سے جانتے ہیں۔اور یہ منکر الحدیث ہیں۔

۱۹۷۰۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن منصور عن ربعی بْنِ حَرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ باربع يشهد ان لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رسولُ اللّٰه بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ

۱۹۷۰۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے۔۱۔گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔۲۔موت پر ایمان لائے (یعنی اس کیلئے اعمال صالحہ سے تیاری کرے) ۳۔موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائے اور ۴۔تقدیر پر ایمان لائے۔

(۱) عدویٰ: اس کی تفصیل حدیث میں آرہی ہے۔(مترجم)۔(۲) صفر: اس میں علماء کے دو اقوال میں ایک یہ کہ صفر کو محرم پر مقدم کیا جائے جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے دوسرے یہ کہ عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہے جو بھوک کے وقت ہیجان کرتا ہے اور اکثر جانور کو مار ڈالتا ہے۔(۳) ہامہ اُلو کو کہتے ہیں عرب اس سے بدفالی لیتے تھے بعض کا خیال تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر اُلو بن جاتی ہیں۔(مترجم)

محمود بن غیلان، نضر بن شمیل سے اور وہ شعبہ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن ربعی ایک شخص سے اور وہ علیؓ سے نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد کی شعبہ سے منقول حدیث میرے نزدیک نضر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے کئی راویوں نے بھی منصور سے انھوں نے ربعی سے اور انھوں نے علیؓ سے یہی حدیث نقل کی ہے۔ جارود بیان کرتے ہیں کہ وکیع کہتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے کہ ربعی بن خراش نے اسلام میں ایک مرتبہ بھی جھوٹ نہیں بولا۔

باب ۱۳۸۸۔مَاجَآءَ اَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَیْثُ مَا کُتِبَ لَهَا

باب ۱۳۸۸۔ہر شخص وہیں مرتا ہے جہاں اس کی موت لکھی ہوتی ہے۔

۱۹۷۱۔حدثنا بندار نا مؤمّل نا سفیان عَنْ اَبِیْ اِسْحٰق عَنْ مَطَرِبْنِ عُکَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ یَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَیْهَا حَاجَةً

۱۹۷۱۔حضرت مطر بن عکامس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کی کسی جگہ موت لکھی ہوتی ہے تو اس کے لئے وہاں کوئی کام نکل آتا ہے۔

اس باب میں ابوعزہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مطر بن عکامس کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ محمود بن غیلان، مؤمّل، اور ابوداؤد حفری سے اور وہ سفیان سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ احمد بن منیع اور علی بن حجر بھی یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:......... الخ اس حدیث میں "الیہا حاجۃ" کے الفاظ بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعزہؓ صحابی ہیں ان کا نام یسار بن عبد ہے اور ابوملیح: عامر بن اسامہ بن عمری ہذلی ہیں۔

باب ۱۳۸۹۔مَاجَآءَ لَا تَرُدُّ الرُّقٰی وَالدَّوَآءُ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ شَیْئًا

باب ۱۳۸۹۔رقیہ اور دوا تقدیر کو نہیں لوٹا سکتے۔

۱۹۷۲۔حدثنا سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزهری عَنِ ابْنِ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَأَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْهَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰی بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِیْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ شَیْئًا قَالَ هِیَ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ

۱۹۷۲۔حضرت ابوخزامہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا! یہ رقیہ جن سے ہم دم کرتے ہیں اور یہ دوائیں جن سے ہم علاج کرتے ہیں اور یہ بچاؤ کی چیزیں جن سے ہم ضرب سے بچتے ہیں (یعنی ڈھال وغیرہ) کیا یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ لوٹا سکتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو خود ہی اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہیں۔

یہ حدیث ہم صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔ کئی راوی اسے سفیان سے وہ زہری سے وہ ابوخزامہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح کئی راوی زہری سے وہ ابوخزامہ سے اور وہ اپنے والد سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۹۰۔مَاجَآءَ فِی الْقَدَرِیَّةِ

باب ۱۳۹۰۔قدریہ کے متعلق

۱۹۷۳۔حدثنا واصل بن عبدالاعلی نا محمد بن فضیل عن القاسم بن حبیب و علی بن نزار عَنْ

۱۹۷۳۔حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ

عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ

نہیں۔قدریہ(۱)اور مرجیہ(۲)

اس باب میں عمرؓ، ابن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔محمد بن رافع، محمد بن بشر سے وہ سلام بن ابوعمرہ سے، وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔پھر محمد بن بشر بھی علی سے وہ نزار سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے وہ نبی کریم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۹۷٤۔حدثنا ابوهريرة محمد بن فراس البصري نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة نا ابو العوام عن قتادة عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَ إِلٰى جَنْبَيْهِ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوتَ

۱۹۷۴۔حضرت عبداللہ بن شخیرؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بنو آدم کی تصویر اس نقشے پر تیار کی گئی ہے کہ اس کے دونوں جانب ننانوے موتیں ہیں اگر وہ ان سے بچ جائے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے پھر اسی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ابوالعوام وہ عمران قطان ہیں۔

باب ۱۳۹۱۔مَاجَاءَ فِي الرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ

باب ۱۳۹۱۔رضا بالقضاء کے متعلق

۱۹۷٥۔حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر عن محمد بن ابي حميد عن اسمعيل بن محمد بن سعد بن ابي وقاص عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ

۱۹۷۵۔حضرت سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو آدم کی سعادت اسی میں ہے کہ اللہ کی قضاء وقدر پر راضی رہے اور اس کی بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر طلب نہ کرے اور اس کی قضاء پر ناراضگی کا اظہار کرے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف محمد بن ابی حمید کی روایت سے جانتے ہیں انھیں حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں۔یہ ابوابراہیم مدینی ہیں اور محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

باب ۱۳۹۲۔

باب ۱۳۹۲۔بلاعنوان

۱۹۷٦۔حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا حيوة بن شريح اخبرني أَبُو صَخْرٍ ثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ

۱۹۷۶۔حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا فلاں آپ کو سلام کہتا ہے۔انھوں نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ

(۱) قدریہ: ایک فرقہ ہے جو تقدیر کے منکر ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ مخلوق کے افعال ان ہی کی طرف منسوب ہیں اور یہی اس کے خالق ہیں اس میں ارادۂ الٰہی کا کوئی دخل نہیں (مترجم)

(۲) مرجیہ: یہ بھی ایک فرقہ ہے جو قدریہ کے برعکس ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ انسان مجبور ہے اور اس کے تمام افعال تقدیر سے ہیں انسان کو اس میں کسی قسم کا اختیار نہیں۔نیز یہ کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں پہنچاتا۔(مترجم)

جَاءَ ہٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلاَ نًا یَقْرَأُ عَلَیْكَ السَّلاَمَ فَقَالَ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلاَ تُقْرِئْہُ مِنِّی السَّلاَمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَكُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ اَوْفِیْ اُمَّتِیْ الشَّكُّ مِنْہُ خَسْفٌ اَوْمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِیْ اَھْلِ الْقَدْرِ

اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے اگر یہ صحیح ہے تو اسے میرا اسلام نہ کہنا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس امت میں یا فرمایا میری امت میں سے اہلِ قدر میں دھنسنا صورتیں بدلنا، اور پتھر برسنا ہوتا رہے گا۔(۱)

یہ حدیث غریب ہے اور ابوصخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

۱۹۷۷۔حدثنا یحیی بن موسی نا اَبُوْدَاوٗد الطَّیَالَسِی عَنْ عَبْدَ الْوَاحِدِبْنِ سُلَیْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِیْتُ عَطَآءَ بْنَ اَبِیْ رِبَاحٍ فَقُلْتُ لَہٗ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اَھْلَ الْبَصْرَةِ یَقُوْلُوْنَ فِی الْقَدْرِ قَالَ یَابُنَیَّ اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَءِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَأْتُ حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّا جَعَلْنَاہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَ اِنَّہٗ فِیْ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ قَالَ اَتَدْرِیْ مَا اُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ كِتَابٌ كَتَبَہُ اللّٰہُ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمَآءَ وَقَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْاَرْضَ فِیْہِ اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنَ النَّارِ وَفِیْہِ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ قَالَ عَطَآءٌ فَلَقِیْتُ الْوَلِیْدَ ابْنَ عُبَادَةَ ابْنِ صَامِتٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُہٗ مَا كَانَتْ وَصِیَّةُ اَبِیْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَانِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اتَّقِ اللّٰہَ وَاَعْلَمْ اَنَّكَ اِنْ تَتَّقِی اللّٰہَ وَتُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّہٖ خیرہٖ وشرّہٖ فَاِنْ مِتَّ علی غیر ھذا دَخَلْتَ النَّارَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰہُ القلم فقال اُكْتُبْ قال ماكتب قال اُكْتُبِ الْقَدْرَ مَا كَانَ وَمَا ھُوَ كَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ

۱۹۷۷۔عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا تو عطاء بن ابی رباحؒ سے ملاقات کی اور ان سے کہا: ابومحمد: اہلِ بصرہ تقدیر کے متعلق کچھ چیزوں پر اعتراض کرتے ہیں۔انھوں نے فرمایا: بیٹے تم قرآن پڑھتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔فرمایا: تو پھر سورۂ زخرف پڑھو۔کہتے ہیں میں نے پڑھنا شروع کیا اور ''حٰم'' سے ''حکیم'' تک پڑھا۔فرمایا: جانتے ہو کہ ام الکتاب کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔فرمایا: یہ وہ کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے لکھا۔اس میں تحریر ہے کہ فرعون دوزخی ہے اور ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ خود ٹوٹ گیا۔عطاء کہتے ہیں کہ پھر میں نے صحابیِ رسول ﷺ ولید بن عبادہ بن صامتؓ سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا: آپ کے والد نے موت کے وقت کیا وصیت کی تھی؟ فرمایا: انھوں نے مجھے بلایا اور فرمایا: بیٹے اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اگر تم اللہ سے ڈرو گے تب ہی اس پر ایمان لاؤ گے۔اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ گے اور اگر تم اسکے علاوہ کسی اور عقیدے پر مرو گے تو دوزخ میں جاؤ گے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ لکھو اس نے عرض کیا: کیا لکھوں؟ فرمایا: تقدیر، جو گزر چکی اور جو ہمیشہ ہمیشہ ہونے والی ہے یعنی قیامت تک۔

آیات کا ترجمہ: قسم ہے اس واضح کتاب کی۔ہم نے اس کو عربی زبان میں نازل کیا۔تاکہ تم لوگ سمجھ سکو اور یہ قرآن ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں ہے۔اس سے برتر اور مستحکم ہے۔یہ حدیث غریب ہے۔

---

(۱) یعنی عذاب کی یہ کیفیات آتی رہیں گی۔

۱۹۷۸۔حدثنا ابراهيم بن عبدالله بن المنذر الصنعاني نا عبدالله بن يزيد المقرى نا حيوة بن شريح ثنى ابو هانى الخولانى انه سمع ابا عَبدِالرَّحمٰنِ الحُبلىَ يَقُولُ سمعت عَبدَاللّٰهِ بنِ عَمرٍو يَقُولُ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدَّرَاللّٰهُ المَقَادِيرَ قَبلَ اَن يَّخلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِينَ بِخَمسِينَ اَلفَ سَنَةٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۹۷۸۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تقدیریں آسمان وزمین پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں۔

۱۹۷۹۔حدثنا محمد بن العلاء ومحمد بن بشار قالانا وكيع عن سفيان الثورى عن زياد بن اسمٰعيل عن محمد بن عباد بن جعفر المَخزُومِىُ عَن اَبِى هُرَيرَةَ قَالَ جَآءَ مُشرِكُوا قُرَيشٍ اِلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُونَ فِى القَدرِ فَنَزَلَت هٰذِهِ الاٰيَةُ يَومَ يُسحَبُونَ فِى النَّارِ عَلىٰ وُجُوهِهِم ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَىءٍ خَلَقنَاهُ بِقَدَرٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۷۹۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین قریش آنحضرت ﷺ کے پاس تقدیر کے متعلق جھگڑتے ہوئے حاضر ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون......" الآیۃ۔ یعنی جس دن اپنے چہروں کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اور پھر کہا جائے گا کہ چکھو دوزخ کا مزہ ہم نے ہر چیز تقدیر کے اندازے کے مطابق پیدا کی۔

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

اَبوَابُ الفِتَنِ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتنوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۳۹۳۔مَاجَآءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امرِءٍ مُسلِمٍ اِلَّا بِاِحدٰى ثَلٰثٍ

باب ۱۳۹۳۔تین جرموں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے۔

۱۹۸۰۔حدثنا احمد بن عبدة الضبى نا حماد بن زيد عَن يَحيَى بنِ سعيد عن ابى اُمامة بن سهل بن حنيف اَنَّ عثمان بنَ عَفَّانَ اَشرَفَ يَومَ الدَّارِ فَقَالَ اَنشُدُكُم بِاللّٰهِ اَتَعلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امرِءٍ مُسلِمٍ اِلَّا بِاِحدٰى ثَلٰثٍ زِنًا بَعدَ اِحصَانٍ اَوِارتِدَادٍ بَعدَ اِسلَامٍ اَو قَتلِ نَفسٍ بِغَيرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَازَنَيتُ فِى جَاهِلِيَّةٍ

۱۹۸۰۔حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ عثمان بن عفانؓ اپنے دور خلافت میں اہلِ فتنہ کے ڈر سے گھر میں محبوس تھے کہ ایک دن چھت پر چڑھے اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون تین جرموں کے علاوہ بہانا حرام ہے۔ اول یہ کہ شادی شدہ زنا کرے۔ دوم یہ کہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے۔ سوم یہ کہ کوئی شخص کسی کو ناحق قتل کرے۔ (ان جرموں کی پاداش میں کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز ہو جاتا ہے۔) اللہ

وَلَا فِیْ اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنِیْ

کی قسم میں نے نہ کبھی جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد پھر جس دن سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کے بعد مرتد نہیں ہوا۔ اور نہ ہی میں نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ لہٰذا تم لوگ مجھے کس جرم میں قتل کرتے ہو۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے حماد بن سلمہ یحییٰ بن سعید سے مرفوع نقل کرتے ہیں۔ پھر یحییٰ بن سعید قطان اور کئی راوی یحییٰ بن سعید سے یہی حدیث موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۳۹۴ ـ مَاجَآءَ فِیْ تَحْرِیْمِ الدِّمَاءِ وَالْاَمْوَالِ

باب ۱۳۹۴۔ جان و مال کی حرمت

۱۹۸۱ ـ حدثنا هناد ثنا ابوالاحوص عن شبیب بن غرقدة عن سُلَیْمَان بْنِ عَمْرِوبْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهٖ اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ عَلٰی وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بِلَادِکُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَلٰکِنْ سَتَکُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِیْمَا تُحَقِّرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَسَیَرْضٰی بِهٖ

۱۹۸۱۔ حضرت عمرو بن احوصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرماتے ہوئے پوچھا: یہ کونسا دن ہے؟ عرض کیا گیا: حج اکبر کا دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم لوگوں کی جان، مال اور عزت آپس میں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں۔ جس طرح آج کے دن کی تمہارے اس شہر میں حرمت ہے۔ جان لو کہ ہر مجرم اپنے اوپر ہی جنایت کرتا ہے۔ یعنی اس کا خمیازہ اسے ہی بھگتنا ہوگا۔ اور جان لو کہ کوئی جنایت کرنے والا اپنے بیٹے پر یا بیٹا اپنے باپ پر جنایت نہیں کرتا یہ بھی ذہن نشین کرلو کہ شیطان اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی اس کی عبادت کی جائے۔ لیکن اس کی ان اعمال سے تھوڑی بہت اطاعت ضرور ہوگی جنھیں تم حقیر سمجھتے ہو اور وہ اسی پر راضی ہو جائے گا۔

اس باب میں ابوبکرہؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ اور حذیمؓ بن عمرو سعدیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے زائدہ شبیب بن غرقدہ کی سند سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۹۵ ـ مَاجَآءَ لَایَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا

باب ۱۳۹۵۔ کسی مسلمان کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے کی ممانعت۔

۱۹۸۲ ـ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید نا ابن ابی ذئب نا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ السَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَاْخُذُ اَحَدُکُمْ عَصَا اَخِیْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِیْهِ فَلْیَرُدَّهَا اِلَیْهِ

۱۹۸۲۔ حضرت عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص بطور مذاق اپنے بھائی کو پریشان کرنے کے لئے اس کی لاٹھی نہ لے اور اگر کسی نے لی ہو تو واپس کردے۔

اس باب میں ابن عمرؓ، سلیمان بن صردؓ، جعدہؓ اور ابو ہریرہؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید صحابی ہیں انھوں نے آنحضرت رسول اللہ ﷺ سے احادیث سنی ہیں۔ جب آپ کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر سات سال تھی جبکہ ابو یزید بن سائب بھی صحابی ہیں اور انھوں نے کئی احادیث رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

باب ۱۳۹۶۔مَاجَآءَ فِیْ اِشَارَةِ الرَّجُلِ عَلیٰ اَخِیْهِ بِالسِّلاَحِ

باب ۱۳۹۶۔کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت۔

۱۹۸۳۔حدثنا عبداللّٰه بن الصباح الهاشمی نا محبوب بن الحسن نا خالد الحذاء عن محمد بُنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشَارَ عَلیٰ اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلاَئِکَةُ

۱۹۸۳۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے اپنے کسی بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

اس باب میں ابوبکرہؓ، عائشہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی خالد بن حزاء کی روایت ہے۔ محمد بن سیرین سے بھی ابو ہریرہؓ کے واسطے سے اسی طرح کی حدیث نقل کی گئی ہے لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "اگر چہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو" (۱) قتیبہ بھی حماد بن زید سے اور وہ ابوایوب سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۹۷۔اَلنَّهْیِ عَنْ تَعَاطِی السَّیْفِ مَسْلُوْلاً

باب ۱۳۹۷۔ننگی تلوار لینے کی ممانعت۔

۱۹۸۴۔حدثنا عبداللّٰه بن معاویة الجمحی البصری نا حماد بن سلمة عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُتَعَاطَی السَّیْفُ مَسْلُوْلاً

۱۹۸۴۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ننگی تلوار لینے اور دینے سے منع فرمایا۔(۲)

اس باب میں ابوبکرہؓ، سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ مذکورہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن لہیعہ اسے ابو زبیر سے وہ جابرؓ سے وہ بنہ جہنی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک حماد کی حدیث زیادہ صحیح ہے

باب ۱۳۹۸۔مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب ۱۳۹۸۔جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔

۱۹۸۵۔حدثنا بندار نا معدی بن سلیمان نا ابوعجلان عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلاَ یَتْبَعَنَّکُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِنْ ذِمَّتِهٖ

۱۹۸۵۔حضرت ابو ہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے لہذا ایسا نہ ہو کہ اللہ کی پناہ توڑنے کے جرم میں وہ تمہارا مواخذہ کرے۔

---

(۱) حقیقی بھائی کی قید لگانے کی وجہ یہی ہے کہ ان میں عداوت کا احتمال بعید ہے۔ چنانچہ مراد یہی ہے کہ مذاقاً بھی ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۲) اس ممانعت کی وجہ ہو سکتا ہے کہ یہ ہو کہ اندیشہ ہے کہ ہاتھ سے پھسل کر کسی کو زخمی نہ کر دے یا یہ بھی ممکن ہے کہ لینے والا دشمن ہو اور موقع پاتے ہی مار ڈالنے کی کوشش کرے۔ واللہ اعلم۔

اس باب میں جندبؓ اور ابنِ عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۹۹۔ فِیْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

باب ۱۳۹۹۔ جماعت کی پابندی کرنا۔

۱۹۸۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا النضر بن اسمعیل ابو المغیرة عن محمد بن سوقة عن عبداللّٰه بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِیَةِ فَقَالَ یَاأَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ قُمْتُ فِیْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْنَا فَقَالَ اُوْصِیْكُمْ بِاَصْحَابِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰی یَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا یُسْتَحْلَفُ وَیَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا یُسْتَشْهَدُ اَلَا لَایَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّیْطَانُ عَلَیْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِیَّاكم والفرقة فإنّ الشّیطٰن مع الواحد وهو من الإثنین ابعد من أراد بحبوحة الجنة فلیلزم الجماعة مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاۤءَتْهُ سَیِّئَتُهٗ فَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ

۱۹۸۶۔ حضرت ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو میں تم لوگوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کا قائم مقام ہوں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اپنے صحابہؓ کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں پھر ان کے بعد آنے والوں کی اور پھر ان سے متصل آنے والوں کی (یعنی تابعین اور تبع تابعین کی) اس کے بعد جھوٹ رواج پکڑ جائے گا۔ یہاں تک کہ آدمی بغیر قسم کھلائے قسم کھانے لگے گا۔ اور بغیر گواہی طلب کئے گواہی دینے کے لئے موجود ہوگا۔ خبردار کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت (۱) نہ کرے اس لئے کہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ تم لوگوں کا جماعت کے ساتھ التزام ضروری ہے جسے اس کی نیکی خوش اور برائی بری لگے وہی مؤمن ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے لیکن اسے محمد بن سوقہ سے بھی بواسطہ ابنِ مبارک نقل کیا گیا ہے اور یہ کئی سندوں سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔

۱۹۸۷۔ حدثنا ابوبكر بن نافع البصری ثنا المعتمر بن سلیمان ثنا سلیمان المدینی عن عبداللّٰه بن دینارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ عَلَی الضَّلَالَةِ وَیَدُاللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَی النَّارِ

۱۹۸۷۔ حضرت ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا: امت محمد یہ کو گمراہی پر جمع نہیں کریں گے اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے جبکہ جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے میرے نزدیک سلیمان مدنی، سلیمان بن سفیان ہیں۔ اس باب میں ابنِ عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

۱۹۸۸۔ حدثنا یحیی بن موسی ثنا عبدالرزاق نا ابراهیم بن میمون عن ابن طاؤس عن اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ

۱۹۸۸۔ حضرت ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۱) یعنی تنہائی میں سند ہے۔ (مترجم)

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۴۰۰۔ مَاجَاءَ فِیْ نُزُوْلِ الْعَذَابِ اِذَا لَمْ یُغَیِّرِ الْمُنْکَرَ

باب ۱۴۰۰۔ منکرات کو نہ روکنے پر عذاب کا نازل ہونا۔

۱۹۸۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ اَنَّهٗ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَكَ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ

۱۹۸۹۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو "یا ایها الذین ..... اهتدیتم" تک یعنی اے ایمان والو تم اپنی جانوں کی فکر کو ضروری سمجھو۔ کوئی گمراہ تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکتا بشرطیکہ تم ہدایت یافتہ ہو جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: اگر لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھ کر اسے روکیں نہیں تو قریب ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیج دے۔(۱)

اسی طرح کی محمد بن بشار، یزید بن ہارون سے اور وہ اسماعیل بن خالد سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عائشہؓ ام سلمہؓ نعمان بن بشیرؓ عبداللہ بن عمرؓ اور حذیفہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ کئی راوی اسماعیل سے یزید کی روایت کی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض راوی اسے موقوفاً بھی نقل کرتے ہیں۔

توضیح: اس آیت کے عموم پر عمل کرنا اس لیے صحیح نہیں کہ یہ آیت یا تو بحسب اشخاص یا بحسب زمان مخصوص ہے چنانچہ بحسب اشخاص مخصوص ومقید ہونے کی صورت یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ ان میں سے ہر ایک خود پسند ومتکبر ہے لہٰذا اس قسم کے لوگوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ تاکہ فتنہ اور زیادہ نہ بڑھے۔ جب کہ بحسب زمان مخصوص ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی خاص زمانے کے متعلق فرمایا: کہ تم لوگ اپنی فکر کرو۔ لیکن وہ زمانہ ابھی تک نہیں آیا اور قیامت کے نزدیک آئے گا۔ چنانچہ ابن مسعودؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: "اس سے مراد ہمارا اور تمہارا زمانہ نہیں"۔ کیونکہ لوگ اس میں سنتے بھی ہیں اور قبول بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح ابوثعلبہ خشنیؓ نے حضور اکرم ﷺ سے۔ اس آیت کی تفسیر کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: اس زمانے تک امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے رہو جب تک تم یہ نہ دیکھو کہ صفت بخل کی اطاعت، خواہشات نفسانی کی اتباع، دنیا کو آخرت پر ترجیح اور ہر ذی رائے اپنی رائے وعقل کو پسند کرنے لگے۔ اور لوگوں نے علماء سے رجوع کرنا چھوڑ دیا ہو تو اس صورت میں اس سے اعراض کر سکتے ہو۔ یا یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تم ان لوگوں میں رہتے ہوئے بے اختیار اس منکر میں پڑنے کا خطرہ محسوس کر رہے ہو تو ان سے کنارہ کشی اختیار کر لو۔ تاکہ خود برائی میں نہ پڑو اور اپنی فکر کرو۔ واللہ اعلم (مترجم)

---

(۱) یہاں مراد یہ ہے کہ تم لوگ اس آیت کو پڑھ کر اس کے عموم پر عمل کرتے ہوئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے اعراض کرتے ہو یہ صحیح نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا...... الحدیث۔ (مترجم)

باب ۱۴۰۱۔مَاجَآءَ فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنكَرِ

باب ۱۴۰۱۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق۔

۱۹۹۰۔حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عبدالله الْاَنْصَارِیُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْلَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجِيْبُ لَكُمْ

۱۹۹۰۔حضرت حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پروردگار کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (اچھی باتوں کا حکم اور برائی سے روکنا) کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر عذاب بھیج دیں اور تم لوگ اس سے دعائیں مانگو اور وہ قبول نہ کرے۔

علی بن حجر بھی اسماعیل بن جعفر سے اور وہ عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۹۱۔حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عبدالله بن عبدالرحمٰن الانصاری الْاَشْهَلِیُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ

۱۹۹۱۔حضرت حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم لوگ اپنے امام کو قتل نہ کرو گے، آپس میں ایک دوسرے کو تلواروں سے نہ مار ڈالو گے اور تمہارے بدترین لوگ حکومت واقتدار پر قابض نہ ہو جائیں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۹۲۔حدثنا نصر بن علی نا سفیان عن محمد بن سوقة عن نافع بن جُبَيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِیْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

۱۹۹۲۔حضرت ام سلمہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اس لشکر کا ذکر کیا جو دھنسا دیا جائے گا۔ (یعنی اس پر عذاب نازل ہوگا) ام سلمہؓ نے عرض کیا: ممکن ہے کہ اس میں بعض لوگ مجبور بھی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔(۱)

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور نافع سے بھی عائشہؓ کے واسطے سے مرفوعاً نقل کی گئی ہے۔

باب ۱۴۰۲۔مَاجَآءَ فِیْ تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ اَوْبِاللِّسَانِ اَوْ بِالْقَلْبِ

باب ۱۴۰۲۔برائی ختم کرنے کے درجے۔

۱۹۹۳۔حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن قيس بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

۱۹۹۳۔حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان تھا چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا

(۱) اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چند نیک لوگ جو اپنی قوم کے اعمال کی سزا میں ان کے ساتھ عذاب کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے ساتھ قیامت کے دن ان کی نیتوں جیسا ہی معاملہ کیا جائے گا۔ واللہ اعلم (مترجم)

قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَاكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور مروان سے کہا کہ تم نے سنت کی مخالفت کی ہے۔اس نے جواب دیا: اے فلاں سنت جسے تم ڈھونڈ رہے ہو چھوڑ دی گئی ہے۔ ابو سعیدؓ نے فرمایا: اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔ (یعنی امر بالمعروف کا) اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص کسی برائی کو دیکھے اسے ہاتھ سے روک دے۔ اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل میں اسے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔

باب ۱۴۰۳۔ مِنْهُ

باب ۱۴۰۳۔ اسی سے متعلق۔

۱۹۹۴۔ حدثنا احمد بن منیع نا معاویة عن الاعمش عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَاءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهَا فِيْ اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْاهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا وَاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۹۴۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود اللہ پر قائم رہنے والے اور اس پر عمل نہ کرنے والے کی مثال اس قوم جیسی ہے جو قرعہ اندازی کر کے سمندر میں ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ بعض اوپر کی منزل پر بیٹھے اور بعض نیچے کی منزل پر تو جو لوگ نیچے تھے وہ لوگ پانی لینے کے لیے اوپر چڑھتے اور اوپر بیٹھنے والوں پر پانی گرا دیتے۔ چنانچہ اوپر والوں نے کہا کہ ہم تمہیں پانی لینے کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ تم لوگ اوپر آ کر ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ اس پر نیچے والے کہیں کہ اچھا ٹھیک ہے ہم نیچے سے کشتی میں ایک سوراخ کر لیتے ہیں اس میں سے پانی لے لیں گے پھر اگر وہ لوگ ان کے ہاتھ پکڑ کر انہیں سوراخ کرنے سے روک دیں گے تو سب محفوظ رہیں گے ورنہ سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔(۱)

باب ۱۴۰۴۔ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

باب ۱۴۰۴۔ ظالم سلطان کے سامنے حق بات کہنا افضل ترین جہاد ہے۔

۱۹۹۵۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا عبدالرحمٰن ابن مصعب ابو یزید نا اسرائیل عن محمد بن جحادة عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

۱۹۹۵۔ حضرت ابو سعید خدریؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عظیم ترین جہاد ظالم سلطان کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

(۱) یہ حدیث امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے وجوب پر دلالت کرتی ہے چنانچہ علماء اسے فرض کفایہ قرار دیتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں ابوامامہؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابوسعیدؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۰۵۔سُوَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فِیْ اُمَّتِهٖ

باب ۱۴۰۵۔رسول کریم ﷺ کی امت کے لیے تین دعائیں۔

۱۹۹۶۔حدثنا محمد بن بشار نا وهب بن جریر ثنا ابی قال سمعت النعمان بن راشد عن الزهری عن عبداللّٰه بْنِ الْحَارِثِ عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّیْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّیْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَ رَهْبَةٍ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِیْهَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّایُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّایُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِهِمْ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْهَا

۱۹۹۶۔عبداللہ بن خباب بن الارت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل نماز پڑھی تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے ایسی طویل نماز پہلے کبھی نہیں پڑھی۔ فرمایا: ہاں بے شک یہ امید وخوف کی نماز تھی میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں۔ اللہ نے دو چیزیں دیں اور ایک نہیں دی۔ میں نے سوال کیا: کہ میری ساری امت قحط میں ہلاک نہ ہو۔ یہ قبول کرلی گئی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ ان پر غیروں میں سے کوئی دشمن مسلط نہ ہو۔ یہ بھی قبول کرلی گئی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ لڑائی کا مزہ نہ چکھا۔ لیکن یہ قبول نہیں ہوئی۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی حدیثیں کی گئی ہیں۔

۱۹۹۷۔حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عَنْ اَبِیْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَ اِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْكُهَا مَازُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِیْتُ الْكَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَ اِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَآءً فَاِنَّهٗ لَایُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّلَا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَلَوِاجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مِنْ اَقْطَارِهَا اَوْقَالَ مِنْ بَیْنِ اَقْطَارِهَا حَتّٰی یَكُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِكُ بَعْضًا وَیَسْبِیْ

۱۹۹۷۔حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میرے سامنے کردی اور میں نے اس کے مشرق ومغرب دیکھے۔ میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک یہ میرے سامنے سمیٹی گئی ہے اور مجھے دوخزانے عطا کیے گئے سرخ اور سفید (یعنی سونا، چاندی) پھر میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو ایک ہی مرتبہ قحط میں ہلاک نہ کرنا، ان کے علاوہ کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہ کرنا جو ساری امت کو ہلاک کردے۔ اس پر رب ذوالجلال نے فرمایا: اے محمد (ﷺ) جب میں کسی چیز کا حکم دیتا ہوں تو وہ واپس نہیں لیا جاتا۔ میں نے تمہاری امت کو یہ عطا کردیا ہے کہ میں انہیں قحط عام سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط نہیں کروں گا جو ان کی پوری جماعت کو ہلاک کردے۔ خواہ تمام اہل زمین ہی اس پر متفق کیوں نہ ہوجائیں۔ لیکن انہی میں سے بعض لوگ دوسروں کو ہلاک کریں گے اور انہیں قید کریں گے۔

بَعْضُهُمْ بَعْضًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۰۶۔مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَکُوْنُ فِی الْفِتْنَةِ

۱۹۹۸۔حدثنا عمران بن موسی القزاز البصری نا عبدالوارث بن سعید نا محمد بن حجادة عن رجل عَنْ طَاؤسٍ عَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِیْ مَا شِيَتِهٖ يُؤَدِّیْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَ رَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخِيْفُوْنَهٗ

باب ۱۴۰۶۔جو شخص فتنے کی وقت ہو اس کے متعلق۔

۱۹۹۸۔حضرت ام مالک بہزیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ بہت قریب ہے۔میں نے عرض کیا: اس دور میں کون بہترین شخص ہوگا؟ فرمایا: وہ شخص جو اپنے جانوروں میں ہوگا اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرے گا۔دوسرا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو پکڑ کر دشمن کو ڈرا رہا ہوگا اور وہ اسے ڈرا رہے ہوں گے۔

اس باب میں ام مبشرؓ، ابوسعید خدریؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔لیث بن ابی سلیم بھی اسے طاؤس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹۹۹۔حدثنا عبداللّٰه بن معاوية الجمحی نا حماد بن سلمة عن ليث عن طاؤس عن زياد بن سِيْمِيْنِ كوش عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِی النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ

۱۹۹۹۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو عرب کو گھیر لے گا، اور اس میں قتل ہونے والے دوزخی ہوں گے۔اس میں تلوار سے زیادہ زبان شدید ہوگی۔(یعنی اس زمانے میں کلمۂ حق کہنا کسی پر تلوار نکالنے سے زیادہ شدید ہوگا)۔واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے۔امام بخاری کہتے ہیں کہ زیاد بن سیمین کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے کہ وہ لیث سے نقل کرتے ہوں۔حماد بن سلمہ اسے لیث سے مرفوعاً اور حماد بن زید انہی سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۷۔مَاجَآءَ فِیْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ

۲۰۰۰۔حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن زَيْدِبْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْرَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَ اَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ

باب ۱۴۰۷۔امانت داری کا اٹھ جانا۔

۲۰۰۰۔حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں بیان کیں ان میں سے ایک میں نے دیکھ لی اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: مردوں کے دلوں میں پہلے امانت (ایمان اور پھر قرآن نازل ہوا ہے چنانچہ انہوں نے امانت کا حق قرآن سے بھی پہچانا اور سنت سے بھی۔پھر آنحضرت ﷺ نے ہمیں رفع امانت کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا: کوئی شخص ایک مرتبہ سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کا اثر چھین لیا جائے گا اور صرف ایک دھبہ باقی رہ جائے گا۔پھر ایک مرتبہ اور سوئے گا تو امانت اور چھین لی جائے گی۔

فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفَطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهِ فَقَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَ اَعْقَلَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيْهِ لِاَنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِيْنُهُ وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا

اور اس کا اثر گھٹے کے برابر رہ جائے گا جیسے کہ تم انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکا دو اور وہ چھالا بن جائے لیکن اس میں کچھ نہ ہو۔(۱) پھر آپ ﷺ نے ایک کنکری اٹھائی اور اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا کر دکھایا پھر فرمایا: جب صبح ہوگی تو لوگ خرید وفروخت کر رہے ہوں گے اور کوئی ایسا نہیں ہوگا کہ امانت کو ادا کرے یہاں تک کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک شخص امین ہے اور یہاں تک کہ کسی کی تعریف میں اس طرح کہا جائے گا: کتنا چست و چالاک آدمی ہے (یعنی کاروبار وغیرہ میں) جب کہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں بے شک مجھ پر ایسا زمانہ آیا کہ میں بلا خوف وخطر خرید وفروخت کیا کرتا تھا۔ اگر کسی مسلمان کے پاس میرا حق رہ جاتا تو وہ خود مجھے واپس کر دیتا اور اگر یہودی اور نصرانی ہوتا تو ان کے سردار ہمیں ہمارا حق دلواتے۔ (یعنی آنحضرت ﷺ کا زمانہ) لیکن آج کل میں کسی سے معاملات نہیں کرتا۔ ہاں البتہ فلاں اور فلاں شخص سے کر لیتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۰۸ ـ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

باب ۱۴۰۸ ـ امم سابقہ کی عادات اس امت میں بھی ہوں گی۔

۲۰۰۱ ـ حدثنا سعيد بن عبدالرحمٰن المخزومي نا سفيان عن الزهري عن سنان بن اَبِي سَنَان عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۲۰۰۱ ـ حضرت ابو واقد لیثیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ غزوۂ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت پر سے گزر ہوا اسے ذات انواط کہتے تھے۔ مشرکین اس پر اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی ذات انواط بنا دیجئے جیسے ان کے لیے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ یہ تو اسی طرح ہے جیسے قوم موسیٰ نے ان سے کہا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دے جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ امم سابقہ کے افعال کے مرتکب ہو گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو واقد لیثیؒ کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۰۹ ـ مَاجَآءَ فِيْ كَلَامِ السِّبَاعِ

باب ۱۴۰۹ ـ درندوں کے کلام کے متعلق۔

(۱) یہ مثال آپ ﷺ نے اس شخص کے متعلق بیان کی جس کے دل سے امانت نکل چکی ہوگی کہ وہ اس چھالے کی طرح بلند مرتبے والا معلوم ہوگا لیکن حقیقت میں اس میں امانت کا نام بھی نہیں ہوگا۔ (مترجم)

۲۰۰۲۔حدثنا سفیان بن و کیع نا ابی عن القاسم بن الفضل نا ابو نضرة الْعَبْدِی عَنْ اَبِی سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَکَلَّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَ حَتّٰی یُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرُہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ

۲۰۰۲۔حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک درندے انسانوں سے بات نہیں کریں گے اور جب تک کسی شخص سے اسکے کوڑے کو پھندنا اور اس کا تسمہ وغیرہ بات نہیں کریں گے مزید یہ کہ اس کی ران اسے یہ بھی بتائے گی کہ اسکی عدم موجودگی میں اس کی بیوی نے کیا کیا

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی منقول ہے۔ مذکورہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ثقہ اور مامون ہیں۔ انہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی ثقہ کہتے ہیں۔

باب ۱۴۱۰۔مَاجَآءَ فِی انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب ۱۴۱۰۔چاند کے پھٹنے کے متعلق

۲۰۰۳۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبة عن الاعمش عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْھَدُوْا

۲۰۰۳۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹا اور آپ ﷺ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔(۱)

اس باب میں ابن مسعودؓ، انسؓ اور جبیر بن مطعمؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۱۔مَاجَاءَ فِی الْخَسْفِ

باب ۱۴۱۱۔زمین کے دھنسنے کے متعلق۔

۲۰۰۴۔حدثنا بندار ناعبدالرحمن بن مھدی نا سفیان عن فرات القزاز عن اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ اُسَیْدٍ قَالَ اَشْرَفَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَۃٍ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ السَّاعَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَرَوْا عَشْرَ اٰیَاتٍ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَیَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَالدَّابَّۃَ وَثَلَاثَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْتَحْشُرُ النَّاسَ

۲۰۰۴۔حضرت حذیفہ بن اسیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے سے ہم لوگوں کو قیامت کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ ۱۔سورج کا مغرب سے طلوع ہوتا۔ ۲۔ یاجوج، ماجوج ۳۔جانور کا نکلنا۔ ۴۔ تین جگہ سے زمین کا دھنسنا مشرق ۵۔ مغرب اور ۶۔ جزیرۂ عرب میں ۷۔ عدن کی جڑ سے آگ کا نکلنا جو آدمیوں کو ہانکے گی یا فرمایا: اکٹھا کرے گی اور ان کے ساتھ جہاں وہ رات گزاریں رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے یعنی دوپہر گزاریں گے وہیں وہ بھی ٹھہرے گی۔(۲)

---

(۱) چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بھی ہے اور آنحضرت ﷺ کا معجزہ بھی چنانچہ جب کفار مکہ نے معجزہ طلب کیا تو آپ ﷺ نے انہیں چاند کا پھٹنا بطور معجزہ دکھایا اور فرمایا: گواہ رہنا لیکن کفار نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہم پر جادو کر دیا ہو لہٰذا مسافروں سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۱) باقی نشانیوں کے لیے اس حدیث کی توضیح ملاحظہ کیجئے اور ان کی تفسیر اس باب کے آخر میں مذکور ہے۔ (مترجم)

فَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا

محمود بن غیلان، وکیع سے اور وہ سفیان سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں آٹھویں چیز دھواں زیادہ نقل کرتے ہیں۔ ہناد بھی۔ ابو احوص سے اور وہ فرات قزاز سے وکیع کی سفیان سے منقول حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود بن غیلان، ابو داؤد طیالسی سے وہ شعبہ سے اور مسعودی سے اور وہ فرات قزاز سے عبدالرحمٰن کی سفیان سے منقول حدیث کی مانند نقل کرتے ہوئے نویں نشانی دجال کا ظہور اور دھویں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ اور ابوموسیٰ، ابونعمان سے وہ شعبہ سے اور وہ فرات سے شعبہ کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہوئے دسویں نشانی بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک ہوا ہے جو انہیں اڑا کر دریا میں پھینک دے گی یا نزول عیسیٰ بن مریم ہے۔ اس باب میں علیؓ، ابوہریرہؓ، ام سلمہؓ اور صفیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۰۵۔حدثنا محمود بن غيلان نا ابونعيم نا سفيان عن سلمة بن كهيل عن ابى ادريس المرهبى عن مسلم بن صَفْوَان عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَجَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِبَيْدَآءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْ سَطُهُمْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِيْ أَنْفُسِهِمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۰۵۔حضرت صفیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس گھر پر چڑھائی کرنے سے اس وقت تک باز نہیں آئیں گے جب تک ایک لشکر اس طرف آ کر بیداء یا فرمایا بیداء کی زمین پر پہنچ کر پورے کا پورا دھنس نہیں جائے گا۔ ان میں سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکے گا۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جو لوگ ان لوگوں میں سے اس فعل کو برا سمجھیں گے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دلوں کے حال کے مطابق اٹھائیں گے۔ (یعنی ان کی نیتوں پر دارومدار ہوگا ورنہ یہاں تو سب ہلاک ہو جائیں گے)۔

۲۰۰۶۔حدثنا ابوكريب نا صيفى بن ربعى عن عبدالله بن عمر عن عبيدالله عن القاسم بن مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنُهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ

۲۰۰۶۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے آخر میں (یہ عذاب نازل ہوں گے) دھنسنا، چہرے مسخ ہونا اور آسمان سے پتھروں کی بارش ہونا۔ پھر کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم لوگ نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے۔ فرمایا: ہاں اگر برائی غالب آ جائے گی تو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت عائشہؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر کے حافظے پر یحییٰ بن سعید اعتراض کرتے ہیں۔

توضیح: قیامت کی نشانیاں دو قسم کی ہیں ایک وہ جو قیامت کے قریب آنے کی علامت ہیں۔ جن میں سے رسول اللہ ﷺ کی بعثت سب سے پہلی نشانی ہے اور اس کے بعد باقی نشانیوں میں سے دھواں، دجال کا نکلنا وغیرہ ہیں جب کہ دوسری قسم ان نشانیوں کی ہے جو قیامت کے قائم ہونے پر دلالت کریں گی جیسے سورج کا مغرب سے نکلنا، زلزلے اور اس آگ کا نمودار ہونا ہے جو لوگوں کو گھیر کر حشر کی طرف لے جائے گی۔

حدیث میں جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان میں سے چند تفسیر طلب ہیں چنانچہ

(۱) دابۃ الارض: سے مراد ایک عجیب الخلقت اور نادر شکل کا جانور ہے جو مسجد الحرام میں صفا ومروہ کے درمیان سے نکلے گا۔ اس کی شکل چوپائے کی سی ہوگی اور لمبائی ساٹھ گز ہوگی۔ جب کہ بعض علماء اس کے متعلق یہ تفسیر کرتے ہیں کہ اس کا چہرہ انسانوں کی طرح، پاؤں اونٹ کی طرح، گردن گھوڑے کی طرح، دم چیل کی طرح، سرین ہرن کی طرح، سینگ بارہ سنگے کی طرح اور ہاتھ بندر کی طرح ہوں گے۔ جب یہ نکلے گا تو صفا یکا یک زلزلے سے پھٹ جائے گا اور اس میں سے یہ جانور نکلے گا۔

(۲) یاجوج ماجوج: یہ دو قبیلوں کے نام ہیں جنہیں ان کے فساد اور لوٹ مار کی وجہ سے ذوالقرنین نے ایک دیوار سے بند کرا دیا تھا تا کہ لوگ ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ قیامت کے قریب یہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور یہ باہر نکل آئیں گے۔

(۳) آگ جو عدن سے نکلے گی: بعض حضرات کہتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ اس کی ابتداء شام سے ہوگی۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ ملک شام کو اس قدر وسیع وعریض کر دیا جائے کہ پورے عالم کے لوگ اس میں جمع ہو جائیں گے۔

(۴) دھوئیں کی نشانی کے متعلق علماء کا کہنا ہے کہ یہ بہت بڑا دھواں ہے جو مشرق سے مغرب تک تمام زمین پر چھا جائے گا۔ اور چالیس روز تک چھایا رہے گا۔ جس کے اثر سے منافقین و کفار بیہوش ہو جائیں گے، جب کہ مسلمان صرف دماغ و حواس کی کدورت اور زکام میں مبتلا ہوں گے۔

(۵) ایک ایسی ہوا چلے گی جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔ علماء کہتے ہیں کہ یہ لوگ کفار ہوں گے اور ان کو ہانکنے والی آگ اس ہوا کے ساتھ ملی ہوئی ہوگی تا کہ ان کفار کو سمندر میں دھکیلنے کا عمل تیزی سے پورا ہو۔

(۶) دھنسنے کے عذاب: ابن مالک کہتے ہیں کہ عذاب کے طور پر زمین کا دھنس جانا مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں واقع ہو چکا ہے لیکن احتمال ہے کہ یہ تین خسوف ظاہر ہوں گے اور پہلوں سے زیادہ شدید ہوں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۴۱۲۔ مَاجَآءَ فِیْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

۲۰۰۷۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن ابراهيم التيمى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَاْذِنَ فِی السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلَعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَءَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَقَالَ ذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

باب ۱۴۱۲۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

۲۰۰۷۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں غروب آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوا تو آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے۔ فرمانے لگے: ابوذر جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ سجدے کی اجازت لینے کے لیے جاتا ہے اور اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ پھر حکم دیا جائے گا کہ وہیں سے طلوع کرو جہاں سے آئے ہو۔ اس طرح وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "ذٰلک مستقر لها" یعنی یہی اس کا مستقر ہے راوی کہتے ہیں کہ یہ ابن مسعودؓ کی قراءت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں صفوان بن صفوان بن عسالؓ، حذیفہ بن اسیدؓ، انسؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۱۳۔ مَاجَآءَ فِیْ خُرُوْجِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ

۲۰۰۸۔ حدثنا سعيد بن عبدالرحمٰن المخزومى

باب ۱۴۱۳۔ یاجوج ماجوج کا نکلنا

۲۰۰۸۔ حضرت زینب بنت جحشؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ

وغیر واحد قالوا اخبرنا سفیان عن الزهر عن عروۃ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ عن امّ حبیبۃ عن زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اِسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْھُہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یُرَدِّدُھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَیْلٌ لِلْعَرَابِ مِنْ شَرٍّ قَدِاقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ ھٰذِہٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَنُھْلَکُ وَفِیْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ

نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو رہا تھا پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ" پڑھا اور فرمایا: عرب کے لیے اس شر سے ہلاکت ہے جو قریب ہو گیا ہے۔ آج کے دن یا جوج ماجوج کو روکنے والی دیوار میں اس کے برابر سوراخ ہو گیا ہے اور پھر آپ ﷺ نے انگلی سے گول دائرے کا نشان بنا کر دکھایا۔ زینبؓ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) ہم صالحین کے ہونے کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ فرمایا: ہاں اگر برائی غالب ہو جائے گی تو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان نے اسے جید قرار دیا ہے۔ حمیدی، سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری کی اس سند سے چار عورتوں کو یاد کیا ہے۔ زینب بنت ابوسلمہ کو جو حبیبہ سے نقل کرتی ہیں اور یہ دونوں آنحضرت ﷺ کی پروردہ ہیں حبیبہ ام حبیبہ سے نقل کرتی ہیں اور یہ دونوں نبی کریم ﷺ کی بیویاں ہیں۔ معمر، زہری سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے حبیبہ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۱۴۱۴۔مَاجَآءَ فِیْ فِرْقَۃِ الْمَارِقَۃِ

باب ۱۴۱۴۔خوارج کے متعلق (۱)

۲۰۰۹۔حدثنا ابو کریب نا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِالزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاِسْنَانِ سُفَھَآءُ الْاَحْلَامِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِالْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ

۲۰۰۹۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جس میں جوان جوان کم عقل لوگوں کی کثرت ہوگی۔ وہ لوگ قرآن تو پڑھیں گے لیکن یہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا یہ لوگ (رسول کریم ﷺ) والی بات کہیں گے لیکن دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

اس باب میں علیؓ، ابوسعیدؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کے علاوہ بھی کئی حدیثوں میں ان کے اوصاف مذکور ہیں کہ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن یہ ان کی ہنسلی سے تجاوز نہیں کرے گا اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکار سے۔ یہ درحقیقت خوارج کا فرقہ حروریہ اور دوسرے خوارج ہیں۔

باب ۱۴۱۵۔مَاجَآءَ فِی الْاَثَرَۃِ

باب ۱۴۱۵۔اثرہ کے متعلق (۲)

۲۰۱۰۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا

۲۰۱۰۔حضرت اسید بن حضیرؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا:

(۱) خوارج ایک فرقہ ہے جس کا ظہور حضرت علیؓ کے زمانے میں مسئلہ تحکیم سے ہوا۔ یہ لوگ حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ، ابوموسیٰؓ، عمرو بن عاصؓ اور صحابہ کی ایک بڑی جماعت کو کافر سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ انہیں مارقہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کی صفت میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "یمرقون من الدین" جب کہ خوارج کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے حضرت علیؓ کے خلاف خروج کیا اور علم بغاوت بلند کیا۔ حرورہ ایک جگہ کا نام ہے جس میں یہ لوگ جا کر آباد ہوئے۔ صاحب اشاعہ کہتے ہیں کہ ان کی باقیات میں سے قرامطہ، باطنیہ اور اسماعیلہ ہیں۔ بعض علماء ان کے پندرہ فرق اور بعض اس سے بھی زیادہ بیان کرتے ہیں ان کی اکثریت عمان، موصل، حضرموت اور نواحی عرب میں آباد ہے۔ (مترجم)

(۲) اثرہ سے مراد لوگ ہیں جو صحابۂ کرامؓ پر دوسرے لوگوں کو مقدم کریں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

شعبة عن قتادة نا انس بن مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِبْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلاَ نًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِىْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ عَلَى الْحَوْضِ

یارسول اللہ ﷺ آپ نے فلاں شخص کو استعمال کیا جب کہ مجھ سے یہ کام نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم لوگ میرے بعد اثرہ کو دیکھو گے لہٰذا مجھ سے حوض پر ملاقات کرنے تک صبر کرنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۱۱۔حدثنا محمد بن بشار نا يحيٰى بن سعيد عن الاعمش عن زيد بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِىْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الَّذِىْ لَكُمْ

۲۰۱۱۔حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میرے بعد اثرہ بھی دیکھو گے اور ایسے بہت سے کام دیکھو گے جنہیں تم اچھا نہیں سمجھو گے۔ صحابہؓ نے پوچھا: آپ ﷺ ہمیں اس وقت کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تم ان حاکموں کا حق ادا کرنا (یعنی ان کی اطاعت کرنا اور ان کے خلاف بغاوت نہ کرنا اور اپنا حق خدا سے مانگنا)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱٦۔مَا اَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ بِمَا هُوَ كَآئِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

باب ۱۴۱٦۔آپ ﷺ کا صحابہؓ کو قیامت تک کی خبریں دینے کے متعلق

۲۰۱۲۔حدثنا عمران بن موسى القزاز البصرى نا حماد بن زيد نا على بن زيد أبى عن نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلاً هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَآءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَآءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اَلَا اِنَّ

۲۰۱۲۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر خطاب فرمایا جس میں آپ ﷺ نے قیامت تک واقع ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ چنانچہ جس نے یاد کرلیا، یاد کرلیا اور جو بھول گیا بھول گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا بڑی سرسبز وشاداب اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو آئندہ آنے والے لوگوں کا خلیفہ بنانے والے ہیں پھر وہ دیکھیں گے کہ تم لوگ کیا کرتے ہو، خبردار: دنیا اور عورتوں سے پرہیز کرو۔ خبردار: کسی شخص کو کسی چیز کا علم ہونے کے بعد لوگوں کی ہیبت حق بات کہنے سے باز نہ رکھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسعید یہ حدیث بیان کرتے ہوئے رونے لگے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم ہم بہت چیزوں سے ڈر گئے آپ نے فرمایا: جان لو کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے اس کی عہد شکنی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا اور امام عام سے بدعہدی کرنے والا سب سے بڑا عہد شکن ہے اس کا جھنڈا اس کی پشت پر لگایا جائے گا۔ ابوسعید فرماتے ہیں کہ اس دن جو چیزیں ہم نے یاد کیں ان میں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی

بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا ویحیی مؤمناً وَیَمُوْتُ مؤمنًا ومنھم من یولد کافرا ویحیی کافراً ویموت کافراً ومنھم من یّولد مؤمناً ویحیی مؤمناً ویموت کافراً ومنھم من یولد کافراً ویحیی کافراً ویموت مؤمناً اَلَا وَاِنَّ مِنْھُمْ بطیئَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ ومنھم سریع الغضب سریع الفیء فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْھُمْ سَرِیْعُ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ اَلَا وَخَیْرُھُمْ بَطِیْءُ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ وَشَرُّھُمْ سَرِیْعُ الْغَضَبِ بَطِیْءُ الْفَیْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْھُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْھُمْ سیئ الْقَضَآءِ حسن الطَّلَبِ ومنھم حسن القضاء سیئ الطلب فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْھُمْ سیئ الْقَضَآءِ السیئ الطَّلَبِ اَلَا وَخَیْرُھُمْ حَسَنُ الْقَضَآءِ حَسَنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّھُمْ سَیِّءُ الْقَضَآءِ سَیِّءُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَۃٌ فِیْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَمَا رَاَیْتُمْ اِلٰی حُمْرَۃِ عَیْنَیْہِ وَ اِنْتِفَاخِ اَوْدَاجِہٖ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْیَلْصِقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَی الشَّمْسِ ھَلْ بَقِیَ مِنْھَا شَیْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی مِنْھَا اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَّوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْہُ

یہ حدیث حسن ہے۔

تھا کہ آگاہ ہو جاؤ! انسان کئی طبقات پر پیدا ہوئے ہیں ان میں سے بعض مؤمن پیدا ہوتے ہیں مؤمن ہی کی حیثیت سے زندہ رہتے ہیں اور مؤمن ہی مرتے ہیں جب کہ بعض کافر پیدا ہوتے ہیں اسی حیثیت سے جیتے ہیں اور اسی پر ہی مرتے ہیں، بعض ایسے بھی ہیں جو مؤمن ہی پیدا ہوتے ہیں اور اسی حیثیت سے جیتے ہیں لیکن مرتے کافر ہو کر ہیں۔ پھر ان کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو کافر پیدا ہوتا ہے کافر بن کر زندگی گزارتا ہے لیکن خاتمہ ایمان پر ہو جاتا ہے۔ انہی میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں دیر سے غصہ آتا ہے اور جلدی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ جب کہ بعض غصے کے بھی تیز ہوتے ہیں اور ٹھنڈے بھی جلدی ہو جاتے ہیں اور یہ دونوں برابر برابر ہیں۔ انہی میں ایسا طبقہ بھی ہے جو جلدی غصے میں آ جاتا ہے لیکن دیر سے اس کا اثر زائل ہوتا ہے۔ ان میں سب سے بہتر دیر سے غصے میں آنے والے اور جلدی ٹھنڈے ہونے والے ہیں جب کہ سب سے بدتر جلدی غصہ میں آنے والے اور دیر سے ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ یہ بھی جان لو کہ ان میں بعض لوگ جلدی قرض ادا کرنے والے اور سہولت کے ساتھ ہی تقاضا کرنے والے ہیں (یعنی جب وہ کسی کو قرض دیتے ہیں) بعض قرض کی ادائیگی میں برے ہیں لیکن تقاضا حسن وخوبی ہی کے ساتھ کرتے ہیں۔ تیسرا طبقہ ایسا بھی ہے جو ادائیگی میں تو ٹھیک ہے لیکن تقاضے میں برا ہے جب کہ کچھ ایسے بھی جو مانگنے میں بھی برے ہیں اور ادا کرنے میں بھی صحیح نہیں۔ جان لو کہ ان میں سے سب سے بہتر بحسن وخوبی تقاضا کرنے والے اور ادا کرنے والے اور ان میں سے بدترین وہ ہیں جو دونوں چیزوں میں برے ہیں۔ خبردار! غضب ابن آدم کے دل میں ایک چنگاری ہے کیا تم اس کی آنکھوں کی سرخی اور اس کی گردن کی رگوں کے پھولنے کو نہیں دیکھتے۔ لہٰذا اگر کسی کو غصہ آنے لگے تو زمین سے لپٹ جائے تا کہ اسے اپنی حیثیت کا یقین ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے سورج کو دیکھنا شروع کر دیا کہ کچھ باقی ہے یا غروب ہو گیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جان لو! دنیا کی باقیات گزرے ہوئے زمانے کی بہ نسبت اتنی ہی رہ گئی ہیں جتنا تمہارا آج کا دن گزرے ہوئے پورے دن کی بہ نسبت۔

اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ، ابوزید بن اخطبؓ، حذیفہؓ اور ابومریمؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ تمام راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی۔

باب ۱٤۱۷ - مَاجَآءَ فِیْ اَهْلِ الشَّامِ

باب ۱۴۱۷۔ اہل شام کی فضیلت

۲۰۱۳ - حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبة عن مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عن أبيه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ لَاتَزَالُ طَآئِفَةٌ مِنْ اُمَّتِىْ مَنْصُوْرِيْنَ لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُبْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ

۲۰۱۳۔ حضرت قرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اہل شام خراب ہو جائیں تو پھر لوگوں میں بھی خیر و بھلائی نہیں نیز میری امت میں سے ایک فرقہ ایسا ہے جس کی ہمیشہ مدد و نصرت ہوتی رہے گی اور کسی کا ان کی مدد نہ کرنا انہیں نقصان نہیں۔ پہنچائے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ امام بخاری علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ فرقہ محدثین کا ہے۔

اس باب میں عبداللہ بن حوالہؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۱٤ - حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نَا بَهْزُبْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَاْمُرُنِىْ قَالَ هٰهُنَا وَنَحَا بِيَدِهٖ نَحْوَالشَّامِ

۲۰۱۴۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ مجھے کہاں قیام کا حکم دیتے ہیں؟ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اس طرف۔ (۱)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱٤۱۸ - لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب ۱۴۱۸۔ میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کو قتل نہ کرنے لگ جانا۔

۲۰۱۵ - حدثنا ابوحفص عمرو بن علی نا یحیی بن سعید نا فضیل بن غزوان ثنا عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۲۰۱۵۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، جریرؓ، ابن عمرؓ، کرز بن علقمہؓ، واثلہ بن اسقعؓ اور صنابحیؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱٤۱۹ - مَاجَآءَ اَنَّهٗ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

باب ۱۴۱۹۔ ایسا فتنہ جس میں بیٹھا رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا۔

۲۰۱٦ - حدثنا قتيبة نا الليث عن عيّاش بن عباس

۲۰۱۶۔ حضرت بسر بن سعیدؓ، سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

(۱) شام کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے بھی ہجرت کے لیے اسی کو اختیار کیا۔ پھر اکثر انبیاء وہیں سے مبعوث ہوئے اور اس زمین میں اللہ رب العزت نے برکت رکھی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

عن بکیر بن عبداللّٰہ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ سَعْدَبْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَۃِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ الْقَآئِمِ وَالْقَآئِمُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ قَالَ اَفَرَءَ یْتَ اِنْ دَخَلَ عَلٰی بَیْتِیْ وَبَسَطَ یَدَہٗ اِلَیَّ لِیَقْتُلَنِیْ قَالَ کُنْ کَابْنِ اٰدَمَ

عثمان بن عفانؓ نے آنحضرت ﷺ کا یہ قول نقل کیا کہ فرمایا: ایک ایسا فتنہ آنے والا ہے جس میں بیٹھا رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر، کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا: اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو اور مجھے قتل کرنے لگے تو میں کیا کروں؟ فرمایا: حضرت آدمؑ کے بیٹے ہابیل کی طرح ہو جاؤ جو اپنے بھائی کے ہاتھوں قتل ہوا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، خباب بن ارتؓ، ابوبکرہؓ، ابن مسعودؓ، ابوواقدؓ، ابوموسیٰؓ اور خرشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض راوی اسے لیث بن سعدؓ سے نقل کرتے ہوئے ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔ پھر یہ آنحضرت ﷺ سے بواسطہ سعدؓ کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ۱۴۲۰۔ مَاجَآءَ سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ کَقِطَعِ الَّیْلِ الْمُظْلِمِ

باب ۱۴۲۰۔ ایک فتنہ ایسا ہوگا جو اندھیری رات کی طرح ہوگا۔

۲۰۱۷۔ حدثنا قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاءِ بن عبدالرحمٰن عن اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَ یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ اَحَدُھُمْ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا

۲۰۱۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمالِ صالحہ میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ اندھیری رات کی طرح فتنے تم لوگوں کو گھیر لیں۔ جن میں انسان صبح مؤمن اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ پھر شام کو مؤمن ہوگا لیکن صبح تک کافر ہو جائے گا اور اپنے دین کو دنیاء فانی کے تھوڑے سے مال کے عوض بیچ دے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۱۸۔ حدثنا سوید بن نصر نا عبداللّٰہ بن المبارك نا معمر عن الزھری عن ھند بنت الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَیْقَظَ لَیْلَۃً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْفِتْنَۃِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَآئِنِ وَمَنْ یُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ یَارُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٍ فِی الْاٰخِرَۃِ

۲۰۱۸۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ رات کو نیند سے بیدار ہو گئے اور فرمایا: سبحان اللہ: آج کی رات کتنے فتنے نازل ہوئے اور کتنے خزانے اترے۔ کون ہے جو ازواج مطہراتؓ کو جگائے کہ بہت سی بدن کو اوڑھنے والیاں(۱) آخرت میں ننگی ہوں گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(۱) ان عورتوں سے مراد ایسے کپڑے پہننے والی، مال حرام سے لباس بنانے والی اور اس طرح کپڑے پہننے والی عورتیں مراد ہیں جن کے اعضاء نہیں چھپتے۔ (مترجم)

۲۰۱۹۔حدثنا قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سِنَان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا

۲۰۱۹۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب ایسے فتنے واقع ہوں گے جو اندھیری رات کی طرح ہوں گے۔ان میں انسان صبح مؤمن ہوگا تو شام کا کافر اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا۔اور بہت سے لوگ تھوڑے سے مال کے عوض اپنا دین تک بیچ ڈالیں گے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، جندبؓ، نعمان بن بشیرؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول کرتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۰۲۰۔حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا جعفربن سلیمان عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهٗ وَيُمْسِي مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهٗ

۲۰۲۰۔حضرت حسنؒ، آنحضرت ﷺ کے اس قول کے متعلق فرماتے تھے (صبح مؤمن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا......الحدیث) کہ صبح کو اپنے بھائی کی جان، مال اور عزت کو اپنے اوپر حرام سمجھے گا لیکن شام کو حلال سمجھنے لگے گا۔اور اسی طرح شام کو حرام سمجھتا ہوگا تو صبح حلال سمجھنے لگے گا۔(۱)

۲۰۲۱۔حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون نا شعبة عن سماك بن حرب عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَّسْاَلُهٗ فَقَالَ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيْنَا اُمَرَآءُ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا وَيَسْئَلُوْنَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ

۲۰۲۱۔حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص کو یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ اگر ہم پر ایسے حاکم حکمرانی کرنے لگیں جو ہمیں ہمارا حق نہ دیں اور اپنا حق طلب کریں تو ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اس لیے کہ ان کا عمل ان کے ساتھ اور تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۲۹۔مَاجَاءَ فِي الْهَرْجِ

باب ۱۴۲۱۔قتل کے متعلق

۲۰۲۲۔حدثنا هنادنا ابو معاویة عن الاعمش عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَّرَآئِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ

۲۰۲۲۔حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علم اٹھا لیا جائے گا اور ہرج کی کثرت ہوگی۔عرض کیا: ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل

اس باب میں ابو ہریرہؓ، خالد بن ولیدؓ اور معقل بن یسارؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠٢٣۔حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن المعلى بن زياد رده الى معاوية بن قُرّة فَردّه' اِلیٰ مَعْقِلِ بُنِ يَسَارٍ رَدَّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ

۲۰۲۳۔حضرت معقل بن یسارؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قتل کے ایام میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے صرف معلی بن زیاد کی روایت سے جانتے ہیں۔

٢٠٢٤۔حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابى قلابة عن اَبِيْ اَسْمَآءٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۲۰۲۴۔حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٤٢٢۔مَاجَآءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

باب ۱۴۲۲۔لکڑی کی تلوار بنانے کا حکم

٢٠٢٥۔حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراهيم عن عبدالله بن عُبَيْدٍ عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيِّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِلىٰ اَبِيْ فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ اِنَّ خَلِيْلِيْ وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِّنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهٗ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهٖ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهٗ

۲۰۲۵۔عدیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاری کہتی ہیں کہ حضرت علیؓ میرے والد کے پاس آئے اور انہیں لڑائی میں اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میرے والد نے کہا: میرے دوست اور تمہارے چچا زاد بھائی رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ اگر لوگوں میں اختلافات ہو جائیں تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں۔ لہٰذا میں نے وہ بنوالی ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ چلوں تو میں تیار ہوں۔ عدیسہ فرماتی ہیں کہ حضرت علیؓ نے ان کو چھوڑ دیا۔

اس باب میں محمد بن سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن عبید کی روایت سے جانتے ہیں۔

٢٠٢٦۔حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن نا سهل بن حماد نا حمام نا محمد بن حجادة عن عبدالرحمٰن بن ثروان عن هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْمَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزِمُوْا فِيْهَا اجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ

۲۰۲۶۔حضرت ابو موسیٰؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فتنے کے زمانے میں اپنی کمانیں توڑ دینا، زہ کو کاٹ دینا اور اپنے گھروں ہی میں رہنا۔ جس طرح ہابیل بن آدم نے قتل ہونے پر صبر کیا تھا۔

(۱) ان کا مقصد یہی ہے کہ محرمات کو حلال سمجھنے لگے گا اور یہ کفر ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن ثروان، ابوقیس اودی کا نام ہے۔

باب ۱۴۲۲۔ مَاجَآءَ فِیْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب ۱۴۲۲۔ قیامت کی علامات

۲۰۲۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل نا شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوا الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ وَيَقِلُّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ

۲۰۲۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ حدیث میرے بعد کوئی ایسا شخص بیان نہیں کرے گا جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت ظاہر و غالب ہو جائے گی۔ زنا رواج پکڑ جائے گا۔ شراب بکثرت استعمال ہوگی۔ عورتوں کی کثرت ہوگی اور مرد کم ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا۔

اس باب میں ابوموسیٰؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان الثَّوْرِیُّ عَنِ الزُّبَيْرِبْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّمِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۲۸۔ حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج سے ہونے والی شکایات بیان کیں فرمانے لگے۔ ہر سال سے اس کے بعد آنے والا سال بدتر ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ میں نے یہ آنحضرت ﷺ سے سنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ

۲۰۲۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا موجود ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ محمد بن مثنیٰ اسے خالد بن حارث سے وہ حمید سے اور وہ انسؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت مرفوع نہیں۔ اور پہلے والی زیادہ صحیح ہے۔

۲۰۳۰۔ حدثنا قتیبة بن سعید نا عبدالعزیز بن محمد عن عمر بن ابی عمرو ح وثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن عمرو ابن ابی عمرو عن عبداللّٰه وھو ابن عبدالرحمن الانصاری الْاَشْهَلِیُّ

۲۰۳۰۔ حضرت حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک آبائی احمق لوگ دنیا کے سعادت مند لوگ شمار نہ ہونے لگیں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ

یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف عمرو بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۳۱۔ حدثنا واصل بن عبدالاعلی نا محمد بن فضیل عن ابیه عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ فَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِیْ وَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُتِلْتُ وَيجی القاطع فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قطعت رحمی ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا

۲۰۳۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین اپنے جگر گوشوں کو قے کر دے گی یعنی اپنے خزانے اگل دے گی مثلاً سونے چاندی کے ستون وغیرہ پھر چور آئے گا، اور کہے گا کہ اسی کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر قاتل آئے گا اور کہے گا کہ اسی کے لیے میں نے قتل کیا اور پھر قاطع رحم آئے گا اور کہے گا کہ اسی کی وجہ سے میں نے قطع رحم کیا لہٰذا وہ لوگ اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ باب بلاعنوان۔

باب۔ ۲۰۲٤۔ حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا الفرح بن فضالة ابوفضالة الشامی عن يحيی بن سعيد عن محمد بن عُمَرَبْنِ علی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا

۲۰۳۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت میں پندرہ خصلتیں آ جائیں گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: جب مال غنیمت دولت ہو جائے گا۔ امانت کو لوگ غنیمت سمجھنے لگیں گے، زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا۔ شوہر بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔ نیز اپنے دوست کے ساتھ وفا اور باپ کے ساتھ ظلم و زیادتی کرے گا، مسجد میں لوگ زور زور سے باتیں کریں گے قوم کا زعیم ان کا گھٹیا ترین آدمی ہوگا، کسی شخص کا اکرام اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے کیا جائے گا شراب پی جائے گی۔ ریشمی کپڑا پہنا جائے گا گانے والیاں اور باجے وغیرہ لے جائے جائیں گے اور امت کے آخری لوگ پہلوں پر لعنت بھیجیں گے۔ چنانچہ اس وقت لوگ عذابوں کے منتظر رہیں یا تو سرخ آندھی یا خسف (دھنسنے کا عذاب) یا پھر چہرے مسخ ہو جانے والا عذاب۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت علیؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں نیز ہمیں علم نہیں کہ اسے فرخ بن فضالہ کے علاوہ کسی اور نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہو۔ بعض محدثین فرج کو ان کے حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ وکیع اور کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

۲۰۳۳_حدثنا علی بن حجر نا محمد بن یزید عن المستلم ابن سعید عن رمیح الْجُزَامِیُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ وَ اَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَ اَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْ ذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْیَرْ تَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِیْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَّ مَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰیَاتٍ تَتَابَعَ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ

۲۰۳۳_حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت ٹھہرایا جائے، امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے، زکوۃ کو ٹیکس سمجھا جائے، غیر دینی علوم سکھائے جائیں، آدمی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے اسی طرح دوست کے ساتھ وفا اور باپ کے ساتھ بے وفائی کرنے لگے۔ لوگ مسجد میں زور زور سے باتیں کریں، قبیلے کا سردار فاسق ہو۔ قوم کا زعیم گھٹیا آدمی ہو، کسی شخص کی عزت اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے کی جائے، گانے والیاں اور باجے رواج پکڑ جائیں، شرابیں پی جائیں، اور امت کے آخری لوگ گزرے ہوؤں کو برا بھلا اور ان پر لعنت ملامت کرنے لگیں تو پھر وہ لوگ سرخ آندھی، زلزلے، خسف مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے عذابوں کا انتظار کریں۔ اس وقت نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی پرانی (موتیوں کی) لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور وہ پے در پے گرنے لگیں۔ (یعنی قیامت کی نشانیاں)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۰۳۴_حدثنا عباد بن یعقوب الکوفی نا عبداللّٰہ بن عبدالقدوس عن الاعمش عن هلال بْنِ یَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰی ذٰلِكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقِیَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ

۲۰۳۴_حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں (تین عذاب آئیں گے۔ خسف، مسخ اور قذف۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کب؟ فرمایا: جب گانے والیوں اور باجوں کا رواج ہوجائے گا اور لوگ شرابیں پینے لگیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے اور اعمش سے بھی عبدالرحمٰن بن سابط کے حوالے سے منقول ہے لیکن یہ مرسل ہے۔

باب ۱۴۲۵_مَاجَآءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَیْنِ

باب ۱۴۲۵_آنحضرت ﷺ کی بعثت قیامت کے قرب کی نشانی ہے۔

۲۰۳۵_حدثنا محمد بن عمر بن هیاج الاسدی الکوفی نا یحیی بن عبدالرحمٰن الارحبی ناعبیدة بن الاسود عن مجالد عن قَیْسِ بن اَبِیْ حَازِمٍ

۲۰۳۵_مستورد بن شداد فہری، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں اور قیامت ایک ساتھ مبعوث کیے گئے۔ لیکن میں اس پر درمیانی انگلی کی شہادت انگلی پر سبقت کی طرح سبقت لے گیا۔(۱)

(۱) اس مثال کی توضیح یہ ہے کہ دونوں انگلیوں کی جڑ ایک ہی جگہ سے شروع ہوتی ہے جب کہ آخر میں درمیانی انگلی شہادت کی انگلی پر لمبائی میں سبقت لے جاتی ہے۔ اور شہادت کی انگلی کچھ پیچھے رہ جاتی ہے چنانچہ قیامت بھی اتنی ہی پیچھے رہ گئی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

الْمُسْتَوْرِدِبْنِ شَدَّادِ الْفِهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا فِيْ نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مستور بن شداد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۰۳۶۔حدثنا محمد بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَا تَيْنِ وَاَشَارَاَبُوْدَاوٗد بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضَلُ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى

۲۰۳۶۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے پھر ابوداؤد نے اپنی شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا اور فرمایا: ان دونوں میں کتنا کم فرق ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۲۶۔مَاجَآءَ فِيْ قِتَالِ التُّرْكِ

باب ۱۴۲۶۔ترکیوں سے جنگ کے متعلق

۲۰۳۷۔حدثنا سعيد بن عبدالرحمن و عبدالجبار بن العلآء قالا نا سفيان عن الزهرى عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

۲۰۳۷۔حضرت ابوہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم لوگ ایک ایسی قوم سے جنگ نہیں کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے پھر مزید فرمایا: کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایسے لوگوں سے تمہاری جنگ نہ ہوگی جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔

اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، بریدہؓ، ابوسعیدؓ، عمرو بن تغلبؓ اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۲۷۔مَاجَآءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ

باب ۱۴۲۷۔کسریٰ کی ہلاکت کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔

۲۰۳۸۔حدثنا سعيد بن عبدالرحمان نا سفيان عن الزهرى عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۲۰۳۸۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیصر و کسریٰ ہلاک ہو جائیں گے تو ان کے بعد نہ کوئی قیصر آئے گا اور نہ کسریٰ۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ قیصر و کسریٰ کے خزانے جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرو گے۔(۱)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱) قیصر، سلطان روم کا اور کسریٰ شاہ فارس کا لقب تھا۔ ان کے اکثر علاقے حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کے ادوار میں فتح ہوئے۔ (مترجم)

باب ۱۴۲۸۔ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قبلِ الْحِجازِ

باب ۱۴۲۸۔ حجاز سے آگ نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی۔

۲۰۳۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا حسین بن محمد البغدادی ثنا شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْمِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُم بِالشَّامِ

۲۰۳۹۔ حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضر موت یا فرمایا: حضر موت کے سمندر کی طرف سے قیامت سے پہلے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ عرض کیا گیا: ہم لوگ اس وقت کیا کریں؟ فرمایا: شام میں سکونت اختیار کرنا۔

اس باب میں حذیفہ بن اسیدؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۲۹۔ مَاجَاءَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ

باب ۱۴۲۹۔ تیس کذاب ظاہر ہونے سے پہلے قیامت نہیں آئے گی۔

۲۰۴۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا معمر عن همام بن مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۰۴۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال نبوت کے دعویدار بن کر ظاہر نہیں ہوں گے۔

اس باب میں جابر بن سمرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۱۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عَنْ اَبِیْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَآئِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ وَاَنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۴۱۔ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک میری امت کے کئی قبائل مشرکین کے ساتھ الحاق نہیں کرلیں گے اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے۔ پھر فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا یہی دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

باب ۱۴۳۰۔ مَاجَآءَ فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

باب ۱۴۳۰۔ بنی ثقیف کے کذاب اور مبیر کے متعلق

۲۰۴۱۔ حدثنا علی بن حجر نا الفضل بن موسی عن شریك عن عبداللّٰه بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِيْفٍ

۲۰۴۱۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو ثقیف میں سے ایک جھوٹا اور ایک ہلاک کرنے والا پیدا ہوں گے۔

كَذّابٌ وَّمُبِيْرٌ

اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ عبدالرحمٰن بن واقد بھی شریک سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی سند سے جانتے ہیں اور وہ راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عصم بیان کرتے تھے جب کہ اسرائیل عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں کذاب سے مراد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد مختارؓ بن ابوعبید ثقفی اور ہلاک کرنے والے سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی ہیں۔ ابوداؤد سلیمان بن سلم بلخی، نضر بن شمیل سے اور وہ ہشام بن حسان سے نقل کرتے ہیں کہ حجاج کے قتل کیے ہوئے افراد کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچتی ہے۔

باب۱۴۳۱۔ مَاجَآءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

باب۱۴۳۱۔ تیسری صدی کے متعلق۔

۲۰۴۲۔ حدثنا واصل بن عبدالاعلی نا محمد بن الفضيل عن الاعمش عن علي بن مدرك عن هلال بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْئَلُوْهَا

۲۰۴۲۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر ان کے بعد والے، پھر ان کے بعد والے پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو موٹا ہونا چاہیں گے، موٹاپے کو پسند کریں گے۔ وہ لوگ گواہی طلب کیے بغیر گواہی دیں گے۔

یہ حدیث محمد بن فضیل بھی اعمش سے وہ علی بن مدرک سے اور وہ ہلال بن یساف سے اسی طرح نقل کرتے ہیں جب کہ کئی راوی اسے اعمش سے وہ ہلال بن یساف سے وہ عمران بن حصین سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے پھر یہی حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصینؓ ہی سے مرفوعاً کئی سندوں سے منقول ہے۔

۲۰۴۳۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا ابوعوانة عن قتادة عن زرارة بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيَ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْ يَلُوْنَهُمْ قَالَ وَلَا اَعْلَمُ ذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَؤُ اَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۳۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میری بعثت کے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پتہ نہیں تیسرے زمانے کے لوگوں کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بغیر طلب کیے گواہی دیں گے، خیانت کریں گے۔ امین نہیں ہوں گے اور ان میں موٹاپا زیادہ ہوگا۔(۱)

باب۱۴۳۲۔ مَاجَآءَ فِي الْخُلَفَآءِ

باب۱۴۳۲۔ خلفاء کے متعلق

(۱) یعنی بزرگ اور اہل علم کہلوانا پسند کریں گے جس سے وہ درحقیقت متصف نہیں ہوں گے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد جمع اموال ہے بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ لوگ زیادہ موٹے ہوتے جائیں گے اور زیادہ کھانے پینے کو پسند کریں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۰۴۴۔حدثنا ابو کریب نا عمر بن عبید عن سماك بن حرب عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَّمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

۲۰۴۴۔حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ (۱۲) امیر آئیں گے راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے کوئی بات فرمائی لیکن میں سمجھ نہیں سکا۔ چنانچہ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابر بن سمرہؓ سے منقول ہے۔ ابو کریب بھی اسے عمرو بن عبید سے وہ اپنے والد سے وہ ابوبکر بن ابوموسی سے اور وہ جابر بن سمرہ سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے یعنی بواسطہ ابوبکر بن ابوموسی۔ اس باب میں ابن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۰۴۵۔حدثنا بندار نا ابو داوٗد نا حمید بن مهران عن سعد بن اَوْسٍ عَنْ زِيَادِبْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِابْنِ عَامِرٍ وَّهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ انْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ

۲۰۴۵۔حضرت زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں کہ میں ابوبکرہؓ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ خطبہ دے رہا تھا۔ اور اس کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ ابو بلال کہنے لگے: دیکھو ہمارا امیر فساق کے کپڑے پہنتا ہے۔ ابوبکرہؓ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی زمین میں حاکم کی اہانت کرے گا۔ اللہ اسے ذلیل کریں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۳۳۔مَاجَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

باب ۱۴۳۳۔خلافت کے متعلق۔

۲۰۴۶۔حدثنا احمد بن منیع نا سریح بن النعمان نا حشرج بن نباتة عن سعید بن جمهان قَالَ ثَنِيْ ...... سَفِيْنَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِيْ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ اَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَاهَا ثَلٰثِيْنَ سَنَةً قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ قَالَ كَذَبُوْا بَنُوالزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّالْمُلُوْكِ

۲۰۴۶۔حضرت سفینہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس سال تک خلافت رہے گی پھر بادشاہت آجائے گی۔ سفینہؓ فرماتے ہیں کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کی خلافت گن لو یہ پورے تیس سال ہیں۔ سعید نے عرض کیا: بنو امیہ سمجھتے ہیں کہ خلافت انہی میں ہے۔ فرمایا: بنو زرقاء جھوٹ بولتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ تو بدترین بادشاہوں میں سے ہیں۔

اس باب میں عمرؓ اور علیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن ہے اسے کئی راوی سعید بن جمہان سے نقل کرتے ہیں۔ ہم بھی اسے صرف انہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۴۷۔حدثنا یحیی بن موسی نا عبدالرزاق نا معمرعن الزھری عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ لَواسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ اِنْ لَّمْ اَسْتَخْلِف لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

۲۰۴۷۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے کہا گیا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا دیتے۔ فرمایا: اگر میں خلیفہ بناتا ہوں تو ابوبکرؓ نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر کیا تھا اور اگر نہ مقرر کروں تو اس میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء ہے کیونکہ آپ ﷺ نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے نقل کی گئی ہے۔

باب ۱۴۳۴۔مَاجَآءَ اَنَّ الْخُلَفَآءَ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

باب ۱۴۳۴۔خلفاء قیامت تک قریش ہی میں سے ہوں گے۔

۲۰۴۸۔حدثنا حسین بن محمد البصری نا خالد بن الحارث نا شعبة عن حبیب بن الزبیر قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِى الْهُزَيْلِ يَقُوْلُ كَانَ نَاسٌ مِنْ رَّبِيْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِبْنِ وَآئِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ اَوْلَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ فِىْ هٰذَاالْاَمْرَ فِىْ جُمْهُوْرٍمِّنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُوْ بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قُرَيْشٌ وَلَاةُ النَّاسِ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۲۰۴۸۔حضرت عبداللہ بن ابی ہزیل فرماتے ہیں کہ ربیعہ کے کچھ لوگ عمرو بن عاصؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بکر بن وائل (قبیلے) کے ایک شخص نے کہا کہ: قریش کو باز رہنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ خلافت کو جمہور عرب میں کر دیں گے۔ عمرو بن عاصؓ نے فرمایا: تم غلط کہتے ہو ایسا نہیں ہوگا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش خیر و شر میں لوگوں کے حاکم ہوں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

اس باب میں ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۴۹۔حدثنا محمد بن بشارنا ابوبکر الحنفی عن الحمید بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِىْ يُقَالُ لَهٗ جَهْجَاهُ

۲۰۴۹۔حضرت عمرو بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا کہ دن و رات کا عرصہ بھی نہ گزرنے پائے گا کہ ایک قبیلہ جہجاہ کا اک مولی حکومت پر قابض ہو جائے گا۔(۱)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۳۵۔مَاجَآءَ فِى الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ

باب ۱۴۳۵۔گمراہ حکمرانوں کے متعلق

(۱) احادیث کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہوگا اور اس کی حکومت امام مہدی کے بعد ہوگی نیز یہ سلاطین صالحین میں سے ہوگا۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۰۴۹۔حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اخافُ عَلٰى اُمَّتِىْ اَئِمَّةً مُضِلِّيْنَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِنْ اُمَّتِىْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِىَ اَمْرُاللّٰهِ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۴۹۔حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے متعلق گمراہ حکمرانوں سے ڈرتا ہوں۔(۱) نیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی اور وہ اپنے اعداء پر غالب ہوں گے۔ انہیں کسی کے اعانت ترک کر دینے سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

باب ۱۴۳۶۔مَاجَآءَ فِي الْمَهْدِيِّ

باب ۱۴۳۶۔مہدی کے متعلق

۲۰۵۰۔حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي نا ابى نا سفيان الثورى عن عاصم بن بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ يُوَاطِىْ اسْمُهٗ اسْمِىْ

۲۰۵۰۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے میرے ہی نام کا کوئی شخص پورے عرب پر حکمرانی نہیں کرے گا۔

اس باب میں علیؓ، ابوسعیدؓ، ام سلمہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۱۔حدثنا عبدالجبار بن العلاء العطار نا سفيان بن عيينة عن عاصم عن زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِىْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ يُوَاطِىْ اسْمُهٗ اسْمِىْ

۲۰۵۱۔حضرت عبداللہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اہل بیت میں سے میرے نام کا ایک شخص دنیا کا والی ہوگا۔

۲۰۵۲۔ قال عاصم وانا ابو صالح عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِىَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی بقاء کا ایک دن باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس دنیا کو اتنا طویل کر دیں گے کہ وہ شخص حکومت کرے۔(۲)

۲۰۵۳۔حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت زيد العمى قال سمعت ابا الصديق الناجى يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ قَالَ خَشِيْنَا اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ

۲۰۵۳۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی بدعت شروع ہوجائے۔ چنانچہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک مہدی آئے گا۔ جو پانچ، سات یا نو سال (راوی کو شک ہے)

(۱) گمراہ حکمرانوں سے مراد ہر وہ حکمران ہے جو قرآن و سنت کے مطابق حکومت نہ کرے۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۲) ان تینوں احادیث میں اس شخص سے مراد امام مہدی ہیں۔ (مترجم)

فَسَاَلْنَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیَ الْمَھْدِیَّ یَخْرُجُ یَعِیْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْتِسْعًا زَیْدُ الشَّاکُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاکَ قَالَ سِنِیْنَ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْہِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَھْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَہٗ فِیْ ثَوْبِہٖ مَااسْتَطَاعَ اَنْ یَحْمِلَہٗ

تک حکومت کرے گا۔ پھر اس کے پاس ایک شخص آئے گا۔ اور کہے گا اے مہدی مجھے دیجئے، مجھے دیجئے۔ چنانچہ وہ اسے اتنے دینار دیں گے جتنے اس میں اٹھانے کی استطاعت ہوگی۔

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابوسعیدؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔ اور ابوصدیق کا نام بکر بن عمر ہے انہیں بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۴۳۷۔مَاجَآءَ فِیْ نُزُوْلِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ

باب ۱۴۳۷۔عیسیٰ بن مریم کے نزول کے متعلق۔(۱)

۲۰۵۴۔حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شھاب عن سعید بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَ یَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ

۲۰۵۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم لوگوں میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے کو موقوف کر دیں گے اور اتنا مال تقسیم کریں گے کہ لوگ قبول کرنا چھوڑ دیں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۳۸۔مَاجَاءَ فِی الدَّجَّالِ

باب ۱۴۳۸۔دجال کے متعلق

۲۰۵۴۔حدثنا عبداللّٰہ بن معاویة الجمحی نا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن عبداللّٰہ بن شقیق عن عبداللّٰہ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَہُ الدَّجَّالَ وَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ فَوَصَفَہٗ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّہٗ سَیُدْرِکُہٗ بَعْضُ مَنْ رَّاٰنِیْ اَوْ سَمِعَ کَلَامِیْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ قُلُوْبُنَا یَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلُھَا یَعْنِی الْیَوْمَ اَوْخَیْرٌ

۲۰۵۴۔حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نوحؑ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے ڈرایا نہ ہو اور میں بھی تمہیں ڈراتا ہوں پھر آپ ﷺ نے اس کے اوصاف بیان کیے اور فرمایا: شاید مجھے دیکھنے اور سننے والوں میں سے بھی کوئی اسے دیکھے صحابہ نے عرض کیا: اس دن ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ فرمایا: آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔

---

(۱) حضرت عیسیٰ کے نازل ہونے سے مراد ان کا آسمان سے زمین پر اترنا ہے احادیث صحیحہ حضرت عیسیٰ کے قیامت کے نزدیک آسمان سے زمین پر تشریف لانے پر دلالت کرتی ہیں نیز یہ کہ وہ دین محمدی کی اتباع اور اسی کے مطابق اپنے تمام احکام وفرامین جاری کریں گے۔ اکثر روایات ان کی حکومت کی مدت چالیس سال تک بیان کرتی ہیں جب کہ بعض احادیث میں ۴۵ سال کا بھی تذکرہ ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ کی وفات ہوگی اور انہیں روضہ اقدس میں آنحضرت ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں عبداللہ بن بسرؓ، عبداللہ بن مغفلؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کا صرف خالد حذاء کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوعبیدہ کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح ہے۔

۲۰۵۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهری عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ وَلَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُمَرُبْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهٗ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَنْ يَرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ وَاِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهٗ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۵۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطاب کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وستائش بیان کرنے کے بعد دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اس سے ڈراتا ہوں جیسے کہ مجھ سے پہلے تمام انبیاء ڈرایا کرتے تھے نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو اس فتنے سے ڈرایا لیکن میں اس کے متعلق ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ یہ کہ تم لوگ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ عمر بن ثابت انصاری نے مجھے بعض صحابہؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ﷺ نے اس روز لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ: تم لوگ جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی اپنے خالق حقیقی اللہ رب العزت کو اپنی زندگی میں نہیں دیکھ سکتا۔ نیز اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا۔ جو لوگ اس سے بیزار ہوں گے وہی یہ لفظ پڑھ سکیں گے۔

۲۰۵۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهری عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِيُّ وَرَآئِيْ فَاقْتُلْهُ

۲۰۵۶۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودی تم لوگوں سے جنگ کریں گے اور تمہیں ان پر مسلط کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ پتھر کہے گا اے مسلمان میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کرو۔

باب ۱۴۳۹۔ مَاجَآءَ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

باب ۱۴۳۹۔ دجال کہاں سے نکلے گا۔

۲۰۵۷۔ حدثنا بندار واحمد بن منیع قالا نا روح بن عبادة نا سعید بن ابی عروبة عن ابی التیاح عن المغیرة بن سبیع عن عمرو بن حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

۲۰۵۷۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن شوذب بھی اسے ابوتیاح سے نقل کرتے ہیں اور یہ حدیث انہی کی روایت سے معروف ہے۔

باب ۱۴۴۰۔ مَاجَآءَ فِیْ عَلاَمَاتِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

۲۰۵۸۔ حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن نا الحلم بن المبارك نا الولید بن مُسلِم عن ابی بکر بن ابی مریم عن الولید بن سفیان عن یزید بن قطیب التکونی عن أبی بحریّة صَاحِبُ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰی وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِیْنَةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ

باب ۱۴۴۰۔ دجال کے نکلنے کی نشانیاں

۲۰۵۸۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زبردست خونریزی، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج یہ سب سات ماہ کے اندر اندر ہوگا۔(۱)

اس باب میں صعب بن جثامہؓ، عبداللہ بن بسرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۰۵۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داوٗد عن شعبة عن یَحْیَی ابْنَ سَعِیْد عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِیْنَةِ مَعَ قِیَامِ السَّاعَةِ

۲۰۵۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہوگا۔

محمود کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۴۴۱۔ مَاجَآءَ فِیْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۲۰۶۰۔ حدثنا علی بن حجرنا الولید بن مسلم وعبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر دخل حدیث احد همافی حدیث الاخر عن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر عن یحیی بن جابر الطائی عن عبدالرحمن ابن جبیر عن أبیه جبیر بْنِ نُفَیْرٍ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِیِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِیْہِ وَرَفَّعَ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا

باب ۱۴۴۱۔ دجال کا فتنہ

۲۰۶۰۔ حضرت نواس بن سمعان کلابی فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو اس طرح اس کی ذلت وحقارت اور اس کے فتنے کی بڑائی بیان کی کہ ہم سمجھنے لگے کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے۔ پھر ہم لوگ آپ ﷺ کے پاس سے چلے گئے اور دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ہمارے دلوں کے خوف کو بھانپ گئے پوچھا: کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ(ﷺ) کل آپ نے دجال کا فتنہ بیان کیا تو ہمیں یقین ہوگیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے۔ یعنی یقیناً وہ آنے والا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دجال کے علاوہ ایسی بھی چیزیں ہیں جن کا مجھے دجال کے فتنے سے زیادہ خوف ہے کیونکہ اگر دجال

(۱) قسطنطنیہ: روم کا ایک شہر ہے جو صحابہؓ کے دور میں ایک مرتبہ فتح ہو چکا ہے لیکن یہ دوبارہ کفار کے قبضے میں جانے کے بعد دوبارہ دجال کے خروج کے قریب فتح ہوگا اور احادیث میں یہی فتح مراد ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

اِلَیۡهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِیۡنَا فَقَالَ مَاشَانُكُمۡ قَالَ قُلۡنَا یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ ذَكَرۡتَ الدَّجَّالَ الۡغَدَاةَ فَخَفَّضۡتَ وَرَفَّعۡتَ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیۡ طَائِفَةِ النَّخۡلِ قَالَ غَیۡرُ الدَّجَّالِ اَخۡوَفُ لِیۡ عَلَیۡكُمۡ اَنۡ یَّخۡرُجَ وَ اَنَا فِیۡكُمۡ فَاَنَا حَجِیۡجُهٗ دُوۡنَكُمۡ وَ اِنۡ یَّخۡرُجۡ وَلَسۡتُ فِیۡكُمۡ فَامۡرُءٌ حَجِیۡجُ نَفۡسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِیۡفَتِیۡ عَلٰی كُلِّ مُسۡلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیۡنُهٗ قَائِمَةٌ شَبِیۡهٌ بِعَبۡدِ الۡعُزّٰی بۡنِ قَطَنٍ فَمَنۡ رَاٰی مِنۡكُمۡ فَلۡیَقۡرَاۡ فَوَاتِحَ سُوۡرَةِ اَصۡحَابِ الۡكَهۡفِ قَالَ یَخۡرُجُ مَا بَیۡنَ الشَّامِ وَالۡعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیۡنًا وَشِمَالًا یَا عِبَادَاللّٰهِ اُثۡبُتُوۡا قُلۡنَا یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ وَمَا لَبۡثُهٗ فِی الۡاَرۡضِ قَالَ اَرۡبَعِیۡنَ یَوۡمًا یَوۡمٌ كَسَنَةٍ وَیَوۡمٌ كَشَهۡرٍ وَیَوۡمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اِیَّامِهٖ كَاَیَّامِكُمۡ قَالَ قُلۡنَا یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اَرَاَیۡتَ الۡیَوۡمَ الَّذِیۡ كَالسَّنَةِ اَتَكۡفِیۡنَا فِیۡهِ صَلٰوةُ یَوۡمٍ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اقۡدُرُوۡالَهٗ قُلۡنَا یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ فَمَا سُرۡعَتُهٗ فِی الۡاَرۡضِ قَالَ كَالۡغَیۡثِ اسۡتَدۡبَرَتۡهُ الرِّیۡحُ فَیَاۡتِی الۡقَوۡمَ فَیَدۡعُوۡهُمۡ فَیُكَذِّبُوۡنَهٗ وَیَرُدُّوۡنَ عَلَیۡهِ قَوۡلَهٗ فَیَنۡصَرِفُ عَنۡهُمۡ فَتَتۡبَعُهٗ اَمۡوَالُهُمۡ فَیُصۡبِحُوۡنَ لَیۡسَ بِاَیۡدِیۡهِمۡ شَیۡءٌ ثُمَّ یَاۡتِی الۡقَوۡمَ فَیَدۡعُوۡهُمۡ فَیَسۡتَجِیۡبُوۡنَ لَهٗ وَیُصَدِّقُوۡنَهٗ فَیَاۡمُرُ السَّمَآءَ اَنۡ تُمۡطِرَ فَتُمۡطِرُوَیَاۡمُرُ الۡاَرۡضَ اَنۡ تُنۡبِتَ فَتُنۡبِتُ فَتَرُوۡحُ عَلَیۡهِمۡ سَارِحَتُهُمۡ كَاَطۡوَلِ مَاكَانَتۡ ذُرًی وَاَمَدِّهٖ خَوَاصِرَ وَاَدَرِّهٖ ضُرُوۡعًا ثُمَّ یَاۡتِی الۡخَرِبَةَ فَیَقُوۡلُ لَهَا اَخۡرِجِیۡ كُنُوۡزَكِ

میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے تم لوگوں کی طرف سے مقابلہ کرنے والا ہوں اور اگر میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر شخص خود اپنے نفس کی طرف سے مقابلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرے خلیفہ ہیں۔(۱) اس کی صفت یہ ہے کہ وہ جوان ہوگا، گھنگھریالے بالوں والا ہوگا، اس کی ایک آنکھ ہوگی (۲) اور عبدالعزی بن قطن (۳) کا ہم شکل ہوگا۔ اگر تم میں سے کوئی اُسے دیکھے تو سورۂ کہف کی پہلی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں (۴) کے لوگوں کو خراب کرے گا۔ اے اللہ کے بندو: ثابت قدم رہنا۔ پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ کتنی مدت زمین پر ٹھہرے گا؟ فرمایا چالیس دن تک۔ پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک ماہ کے برابر اور تیسرا ایک ہفتے کے برابر پھر باقی ایام تمہارے ان ایام ہی کی طرح ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: کیا اس سال بھر کے برابر دن (۵) میں ہمیں ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا: نہیں اندازہ کر کے نمازیں پڑھ لیا کرنا۔ عرض کیا: اس کی زمین پر رفتار کیا ہوگی؟ فرمایا: اس کی رفتار بارش کی طرح ہوگی وہ ہوا کو بھی پیچھے چھوڑ دے گا۔ وہ ایک قوم کے پاس آ کر انہیں اپنی خرافات کی دعوت دے گا وہ لوگ اسے جھٹلا دیں گے اور واپس کر دیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں کا مال و دولت اسی کے ساتھ چلا جائے گا وہ لوگ صبح اٹھیں گے تو دیکھیں گے کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں رہا۔ پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا وہ لوگ اس کی دعوت قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔ چنانچہ وہ آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برساؤ، بارش برسنے لگے گی۔ پھر زمین اس کے حکم سے غلّہ وغیرہ اگائے گی۔ ان کی

(۱) یعنی وہ اس کے شر سے محفوظ رہنے والے ہیں۔ (مترجم)

(۲) اس کی دوسری آنکھ بھی ہوگی لیکن بے نور ہوگی۔ (مترجم)

(۳) عبدالعزی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ زمانۂ جاہلیت میں ایک بادشاہ تھا۔ (مترجم)

(۴) اس سے مراد یہ ہے کہ اسکے فساد سے صرف اس کے راستے میں آنے والے ہی متاثر نہیں ہوں گے بلکہ دوسرے لوگ بھی متاثر ہوں گے۔ (مترجم)

(۵) اس ایک سال کے برابر دن کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ سورج کو غروب ہونے سے روک دے گا۔ اور یہ قدرت اللہ رب العزت اسے لوگوں کی آزمائش کے لیے عطا کریں گے۔ (مترجم)

فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَتَتْبَعُهٗ كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْرَجُلاً شَابًّا مُمْتَلِيًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَاهُوَ كَذٰلِكَ اِذْهَبَطَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَ اِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَمِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُوءِ قَالَ وَلَا يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهٖ يَعْنِيْ اَحَدٌ اِلَّا مَاتَ وَرِيْحُ نَفْسِهٖ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ قَالَ فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ حَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَايَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ قَالَ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ قَالَ وَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا وَيُحَاصِرُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًالَّهُمْ مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَآئُهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ

چراگاہ میں بہت لمبی کوہان والے جانور کوکیں پھلائے ہوئے، تھنوں میں دودھ بھرا ہوا پھرنے لگیں گے۔ پھر وہ ویران زمین کو حکم دے گا تو وہ اپنے خزانے اگل دے گی اور وہ اس طرح اس کے ساتھ رہیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے ساتھ ہی رہتی ہیں۔ پھر وہ ایک نوجوان کو دعوت دے گا اور اسے تلوار سے دو ٹکڑے کر دے گا پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ اس طرح زندہ ہو کر آئے گا کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہو گا اور ہنس رہا ہو گا۔ اسی اثناء میں شام کی مشرقی جانب سے سفید مینار پر سے عیسیٰ بن مریمؑ دو زرد کپڑوں میں ملبوس بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے اگر وہ سر جھکائیں گے تو ان کے بالوں سے نورانی قطرات ٹپکیں گے اور جب اسے اٹھائیں گے تو وہ قطرات چمکدار موتیوں کی طرح نیچے اتر آئیں گے (یہ ان کی بے انتہا نورانیت سے کنایہ ہے) اور کوئی ان کے سانس کی ہوا لگتے ہی مر جائے گا۔ (یعنی کفار) نیز ان کے سانس کی ہوا ان کی حد نظر تک ہو گی پھر وہ دجال کو تلاش کریں گے تو وہ انہیں باب لد پر مل جائے گا۔(۱) وہ اسے قتل کر دیں گے اور پھر اللہ کی چاہت کے مطابق مدت تک زمین پر قیام کریں گے پھر اللہ کی چاہت کے مطابق مدت تک زمین پر قیام کریں گے پھر اللہ تعالیٰ وحی بھیجیں گے کہ میرے بندوں کو طور کی طرف لے جایئے اس لیے کہ وہاں میں نے اپنے ایسے بندے نازل کیے ہیں کہ ان سے لڑنے کی کسی میں تاب نہیں۔ فرمایا: پھر اللہ تبارک وتعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجیں گے وہ اسی طرح آئیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ ہر بلندی سے پھیل پڑیں گے پھر ان کا پہلا گروہ بحرۂ طبریہ پر سے گزرے گا اور اس کا پورا پانی پی جائے گا۔ پھر جب ان کا دوسرا گروہ وہاں سے گزرے گا تو وہ لوگ کہیں گے کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔ پھر وہ لوگ آگے چل دیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر پہنچیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں۔ لہٰذا وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس کر دیں گے۔ اس

(۱) باب لد: یعنی لد کا دروازہ، لد بیت المقدس میں ایک جگہ کا نام ہے۔ جبکہ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ فلسطین کی ایک بستی ہے۔ (مترجم)

فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَامَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَقَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمْرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَاِنَّ الْقَبِيْلَةَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَاِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ يَبْقٰى سَآئِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

دوران حضرت عیسیٰ اور ان ساتھی ان کا محاصرہ کرلیں گے اور اس دن بیل کا ایک سران لوگوں کے نزدیک تمہارے آج کے سو دیناروں سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف رجوع کریں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کردیں گے جس سے وہ لوگ صبح تک سب کے سب اس طرح ہلاک ہوجائیں گے جیسے ایک شخص ہلاک ہوتا ہے۔ پھر عیسیٰ اور ان کے ساتھی آئیں گے تو بالشت بھر زمین بھی ایسی نہ ہوگی جوان کی چربیوں، بدبو اور خون سے بھری ہوئی نہ ہو۔ چنانچہ عیسیٰ اور ساتھی دوبارہ اللہ کی طرف رجوع کریں گے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی طرف ایسے پرندے بھیجیں گے جن کی گردنیں اونٹ کی طرح ہوں گی وہ انہیں اٹھا کر مہبل کے مقام پر پھینک دیں گے۔ اس کے بعد مسلمان ان کے تیروں، کمانوں اور ترکشوں سے سات سال تک ایندھن جلائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائیں گے کہ اسے مٹی کا کوئی گھر یا کوئی خیمہ نہیں روک سکے گا اس سے زمین دھل کر آئینے کی طرح صاف شفاف ہوجائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا کہ اپنے پھل واثمار اگل دو اور برکت واپس لاؤ۔ چنانچہ ایک پورا گروہ ایک انار (کے درخت) سے کھائے گا اور اس کے لوگ اس کے چھلکے سے سایہ کریں گے نیز دودھ میں اتنی برکت پیدا کردی جائے گی کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک جماعت سیر ہوجائے گی، ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلہ اور ایک بکری کے دودھ سے ایک کنبہ سیر ہوجائے گا۔ وہ لوگ اسی طرح زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجیں گے جو ہر مؤمن کی روح قبض کرلے گی اور باقی صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح راستے میں جماع کرتے پھریں گے اور انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

باب ۱۴۴۲ ـ مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ الدَّجَّالِ

باب ۱۴۴۲۔ دجال کی صفات کے متعلق

۲۰۶۱ ـ حدثنا محمد بن الاعلی الصَّنْعَانِیْ نا المعتمر بن سليمان عن عبيدالله بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

۲۰۶۱۔ حضرت ابن عمرؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے دجال کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں جب کہ دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی گویا کہ وہ ایک پھولا ہوا انگور

سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَبَّكُم لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وِانَّهُ اَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

ہے۔(۱)

اس باب میں سعدؓ، حذیفہ، ابوہریرہؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابوبکرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، اسماءؓ، ابن عباسؓ اور فلتان بن عاصمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۴۳_ماجآء فِي اَنَّ الدَّجَّالَ لَايَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

باب ۱۴۴۳۔دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔

۲۰۶۲_حدثنا عبدة بن عبدالله الخزاعي نا يزيد بن هارون نا شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلٰئِكَةَ يَحْرِسُوْنَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

۲۰۶۲۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مدینہ میں آئے گا تو فرشتوں کو اس شہر کا محاصرہ کیے ہوئے پائے گا لہٰذا... انشاء اللہ یہاں نہ طاعون کی وباء پھیلے گی اور نہ دجال داخل ہو سکے گا۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، فاطمہ بنت قیسؓ، محجنؓ، اسامہ بن زیدؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۶۳_حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٌ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَآءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْخَيْلِ وَ اَهْلِ الْوَبَرِ يَاْتِي الْمَسِيْحُ اِذَا جَآءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ

۲۰۶۳۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے جب کہ کفر مشرق کی طرف سے۔ بکری والوں میں تسکین اور عاجزی جب کہ اونٹ اور گھوڑے والوں میں تکبر غرور اور درشتگی پائی جاتی ہے۔ اور دجال جب احد (پہاڑ) کے پیچھے پہنچے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف موڑ دیں گے جہاں وہ ہلاک ہوگا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۴۴۴_مَاجَآءَ فِيْ قَتْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

باب ۱۴۴۴۔حضرت عیسیٰ بن مریمؑ دجال کو قتل کریں گے۔

۲۰۶۴_حدثنا قتيبة الليث عن ابن شهاب انه سمع عبيدالله بن عبدالله بن ثعلبة الانصارى يحدث عن عبدالرحمٰن بن يزيد الانصارى من بنى عمرو بن عوف قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۴۔حضرت مجمع بن جاریہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ باب لد پر دجال کو قتل کریں گے۔

(۱) اس روایت میں دائیں آنکھ کا اور بعض روایات میں بائیں آنکھ کے متعلق آیا ہے کہ وہ کانی ہوگی۔ اس میں تطبیق یہ ہے کہ یہ کیفیات اس پر بدلتی رہیں گی اور یہ اس لیے ہوگا کہ اہل بصیرت جان سکیں کہ یہ اپنے عیب کو ختم نہیں کر سکتا تو الوہیت کا دعویدار کس طرح ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

وَ سَلَّمَ يَقُولُ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ

اس باب میں عمران بن حصینؓ، نافع بن عتبہؓ، ابو برزہؓ، حذیفہ بن اسیدؓ، ابو ہریرہؓ، کیسانؓ، عثمان بن ابی العاصؓ، جابرؓ، ابو امامہؓ، ابن مسعودؓ، عبداللہ بن عمرؓ، سمرہ بن جندبؓ، نواس بن سمعانؓ، عمرو بن عوفؓ اور حذیفہ بن یمانؓ سے بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب۔ ۱۴۴۵

۲۰۶۵۔حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب۔ بلاعنوان

۲۰۶۵۔حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہر نبی نے اپنی امت کو کانے دجال کے فتنے سے ڈرایا۔ جان لو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں۔ اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا۔

باب ۱۴۴۶۔مَاجَآءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

۲۰۶۶۔حدثنا سفيان بن وكيع نا عبدالاعلى عن الجريرى عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ صَحِبَنِى ابْنُ صَيَّادٍ اِمَّا حُجَّاجًا وَ اِمَّا مُعْتَمِرِيْنَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ اَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِى بِلَبَنٍ فَقَالَ لِىْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اشْرَبْ فَكَرِهْتُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَاِنِّىْ اَكْرَهُ فِيْهِ

اللَّبَنَ فَقَالَ يَااَبَا سَعِيْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُوْثِقَهُ اِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اَخْتَنِقَ لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ لِىْ وَفِىَّ اَرَاَيْتَ مَنْ خَفِىَ عَلَيْهِ حَدِيْثِىْ فَلَنْ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ

باب ۱۴۴۶۔ابن صیاد کے متعلق۔

۲۰۶۶۔حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ابن صیاد نے میرے ساتھ حج یا عمرے کا سفر کیا تو لوگ آگے بڑھ گئے اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے۔ جب میں اس کے ساتھ تنہا رہ گیا تو میرا رواں خوف کی وجہ سے کھڑا ہو گیا اور مجھے اس سے وحشت ہونے لگی کیونکہ لوگ اسکے متعلق کہا کرتے تھے کہ دجال وہی ہے۔ جب میں ایک جگہ ٹھہرا تو اس سے بھی کہا کہ اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دو۔ اتنے میں اس نے کچھ بکریاں دیکھیں تو پیالہ لے کر گیا اور ان کا دودھ نکال کر لایا اور مجھ سے کہا کہ اسے پیو۔ لیکن مجھے اس کے ہاتھ سے کوئی چیز پینے میں کراہت محسوس ہوئی کیونکہ لوگ اسے دجال کہتے تھے۔ لہٰذا میں نے اس سے یہ کہہ دیا کہ آج گرمی ہے اور میں گرمی میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا۔ اس نے کہا: ابو سعید میں نے لوگوں کی ان باتوں سے جو وہ میرے متعلق کہتے ہیں تنگ آ کر فیصلہ کیا کہ رسی کو درخت سے باندھوں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں۔ دیکھو اگر میری حیثیت کسی اور پر پوشیدہ رہے تو رہے تم لوگوں پر تو پوشیدہ نہیں رہنی چاہیئے اس لیے تم لوگ احادیث رسول اللہ ﷺ کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہو۔ اے انصاریوں کی جماعت کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ کافر ہے جب کہ میں مسلمان ہوں؟ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ نا قابلِ تولد

اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِىْ بِالْمَدِيْنَةِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهٗ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ذَا انْطَلِقُ مَعَكَ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يُجِيْءُ بِهٰذَا حَتّٰى قُلْتُ فَلَعَلَّهٗ مَكْذُوْبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَعْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ وَالِدَهٗ وَاَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَكَ سَآئِرَ الْيَوْمِ

یہ حدیث حسن ہے۔

ہوگا اور اس کی اولاد نہ ہوگی جب کہ میں نے اپنا بچہ مدینہ میں چھوڑا ہے پھر کیا رسول کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ وہ مکہ میں داخل نہیں ہوسکتا جب کہ میں اہل مدینہ میں سے ہوں اور اس وقت تمہارے ساتھ مکہ ہی جا رہا ہوں۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ اس نے اس قسم کی اتنی دلیلیں پیش کیں کہ میں سوچنے لگا کہ شاید لوگ اسکے متعلق جھوٹی باتیں کہتے ہوں گے۔ پھر اس نے کہا: ابوسعید میں تمہیں ایک سچی خبر بتاتا ہوں کہ اللہ کی قسم میں دجال اور اس کے باپ کو جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے جب اس نے یہ بات کہی تو میں نے کہا خرابی ہو تیری اے دن۔ یعنی مجھے پھر اس سے بدگمانی ہوگئی کیونکہ آخر میں اس نے ایسی بات کہہ دی تھی۔

۲۰۶۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهرى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِىْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ مِنْهُمْ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عند اطم بن مغالة وهو غلام فلم يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِىْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَأَلَهٗ يَوْمَ تَاْتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ

۲۰۶۷۔ حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ اپنے چند صحابہ (جن میں عمرؓ بھی شامل تھے) کے ساتھ ابن صیاد کے پاس سے گزرے وہ بنومغالہ کے قلعے کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ کی آمد کا اسے اس وقت تک اندازہ نہ ہوا جب تک آنحضرت ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس کی پیٹھ پر نہیں مار دیا اور فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے پاس کس نوعیت کی خبریں آتی ہیں؟ اس نے کہا جھوٹی بھی اور سچی بھی آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تیرا کام مخلط ہوگیا۔ پھر فرمایا: میں نے دل میں تمہارے متعلق کوئی بات سوچی ہے۔ (لہٰذا بتاؤ کہ وہ کیا ہے)۔(۱) اور آپ ﷺ نے یہ آیت سوچ لی "یوم تاتی..... الآیۃ ابن صیاد نے کہا وہ (۲) درخ ہے (یعنی دخان کا جزء ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: دھتکار ہو (۳) تم پر، تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ

(۱) آپ ﷺ نے اس سے یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ جن اسے امور غیبی کی جھوٹی سچی خبریں دیا کرتے تھے۔ (مترجم) (۲) اس نے کہا کہ وہ پوشیدہ بات درخ ہے اس کے معنی دھوئیں کے آتے ہیں۔ چنانچہ وہ پوری آیت بتانے میں تو کامیاب نہیں ہوا۔ جو آپ ﷺ نے سوچ رکھی تھی۔ البتہ ایک لفظ ضرور بتا دیا۔ یہ اس کے کاہن ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (مترجم) (۳) اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی حقیقت واضح ہوگئی ہے وہ ایک کاہن ہے اور کاہن ہی رہے گا لہٰذا آپ ﷺ نے اسے دھتکار دیا کہ تیری اصلیت واضح ہوگئی۔ (مترجم)

فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُ وَقَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فَاَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَ اِنْ لَّايَكُ فَلَا خَيْرَلَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

سکتے۔حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اتار دوں؟ فرمایا: اگر یہ دجال ہی ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسے قتل کرنے کی قدرت نہیں دیں گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اسے مارنے میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔عبدالرزاق کہتے ہیں کہ اس سے مراد دجال ہی ہے۔

۲۰۶۸۔حدثنا سفیان بن وکیع نا عبدالاعلی عن الحریری عن اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ وَلَهٗ ذَوَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا فَوْقَ الْمَآءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ اَوْصَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَوَدَعَهٗ

۲۰۶۸۔حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی بعض راہوں میں ابن صیاد کو دیکھا تو اسے روکا وہ ایک یہودی لڑکا تھا اس کے سر پر چوٹی تھی۔آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے۔آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم میرے متعلق گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہوں۔پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تم مغیبات میں سے کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا: عرش کو پانی پر۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ابلیس کے عرش کو سمندر پر دیکھ رہا ہے۔آپ ﷺ نے پوچھا: اور کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا: ایک سچا اور دو جھوٹے یا کہا کہ دو سچے اور ایک جھوٹا۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس پر مشتبہ ہو گیا ہے اور پھر آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

اس باب میں عمرؓ، حسین بن علیؓ، ابن عمرؓ، ابوذرؓ، ابن مسعودؓ، جابرؓ اور حفصہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۶۹۔حدثنا عبداللّٰه بن معاویة الجمحی نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَاُمُّهٗ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَّاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّهٗ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الثَّدْيَيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ

۲۰۶۹۔حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کے ماں باپ کے ہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی اس کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوگا جو کانا ہوگا اور اس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ ہوگا۔اس کی آنکھیں سوئیں گی، دل نہیں سوئے گا۔پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے والدین کا حلیہ وغیرہ بیان کیا اور فرمایا: اس کا باپ کافی لمبا اور بالکل دبلا پتلا ہوگا اور اس کی ناک مرغ کی چونچ کی طرح ہوگی۔جب کہ اس کی ماں کے پستان لمبے لمبے ہوں گے اور وہ عورت ہوگی۔ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یہودیوں کے ہاں ایک بچے کی ولادت کا سنا تو میں اور زبیر بن عوام اسے دیکھنے کے لیے گئے ہم نے اس کے ماں باپ کو

بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُبْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا قُلْنَاهَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالاَ مَكَثْنَا ثَلاَثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَلَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِيْ

آنحضرت ﷺ کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ انہوں نے کہا ہم تیس سال تک بے اولاد رہے پھر ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو کانا ہے اور اس میں نفع سے زیادہ ضرر ہے۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ پھر ہم ان کے پاس سے نکلے تو اچانک اس لڑکے پر نظر پڑ گئی وہ ایک موٹی روئیں دار چادر میں دھوپ میں پڑا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا پھر اس نے ہم سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا؟ ہم نے کہا کیا تم نے سن لیا؟ کہنے لگا ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

توضیح: ابن صیاد کا اصل نام ''صاف'' تھا۔ جبکہ بعض حضرات عبداللہ کہتے ہیں۔ وہ ایک یہودی تھا اور جادو کہانت میں زبردست مہارت رکھتا تھا۔ اس کی شخصیت پر اسرار بن کر رہ گئی تھی کیونکہ آنحضرت ﷺ کو بھی وحی کے ذریعے اس کے متعلق متعین طور پر نہیں بتایا گیا۔ چنانچہ بعض صحابہؓ کہتے ہیں کہ وہی دجال ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور حضرت عیسیٰ اسے قتل کریں گے۔ ان کی دلیل حدیث باب ہے۔ جب کہ بعض صحابہؓ کہتے تھے کہ وہ کانا دجال تو نہیں لیکن چھوٹے دجالوں میں سے ضرور ہے کیونکہ پہلے یہ کاہن و کافر تھا لیکن بعد میں مسلمان ہو گیا اور حج و جہاد میں بھی مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوا۔ جب کہ دجال کافر ہوگا کفر ہی کی حالت میں مرے گا نیز مدینے اور مکہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہوگا۔ اس کی اولاد نہیں ہوگی پھر حضرت تمیم داری کی حدیث بھی یہ لوگ اپنی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں جس میں ایک کشتی کے سمندر میں طوفان گھر جانے اور ایک جزیرے میں اتر کر دجال کو دیکھنے کا ذکر ہے۔ اس سے یہی واضح ہوتا ہے اس کی حیثیت و حقیقت مبہم ہی رہی۔ شاید اس سے مقصود مسلمانوں کی آزمائش ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱٤٤٧۔

باب ۱۴۴۷۔ بلاعنوان

۲۰۷۰۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ يَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

۲۰۷۰۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس پر سو برس گزر جائیں یعنی سو برس تک سب مرجائیں گے۔(۱)

اس باب میں ابن عمرؓ، ابوسعید اور بریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۷۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم بن عبدالله وابي بكر بن سليمان وهو ابن اَبِي حَثْمَةَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ

۲۰۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں ایک مرتبہ ہمارے ساتھ نماز عشاء پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ دیکھو جو لوگ آج کی رات زندہ ہیں ان میں سے کوئی سو سال کے بعد زندہ نہیں رہے گا

(۱) اس سے یہ مراد نہیں کہ قیامت آجائے گی بلکہ یہ ہے کہ اس طبقے کے لوگ ختم ہو جائیں گے جیسا کہ بعد والی حدیث میں آرہا ہے (مترجم)

صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فِی اٰخِرِ حَیَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَأَیْتَكُمْ لَیْلَتَكُمْ هٰذِهٖ عَلٰی رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَایَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِی مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِیْمَا یَتَحَدَّثُوْنَ بِهٰذَا الْاَحَادِیْثِ نَحْوَمِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ یُرِیْدُ بِذٰلِكَ اَنْ یَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث نقل کرنے میں غلطی کی اور اسے سو برس تک باقی نہ رہنے کے معنی میں نقل کیا حالانکہ درحقیقت آنحضرت ﷺ کی مراد یہ تھی کہ سو سال بعد اس قرن (صدی یا زمانے) کے لوگ ختم ہو جائیں گے۔

باب ۱۴۴۸ـ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنْ سَبِّ الرِّیَاحِ

باب ۱۴۴۸ـ ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

۲۰۷۲ـ حدثنا اسحٰق بن ابراهیم بن حبیب بن الشهید نا محمد ابن فضیل نا الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن ذر عن سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّیْحَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَافِیْهَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَافِیْهَا وَشَرِّمَا اُمِرَتْ بِهٖ

۲۰۷۲ـ حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوا کو کبھی برا مت کہو اور اگر یہ اتنی چلے کہ تمہارے لیے تکلیف کا باعث ہو تو یہ دعا پڑھو۔ اللھم سے آخر تک اے اللہ ہم تجھ سے اس ہوا اور اس میں جو کچھ ہے ان میں سے بہتری کے طلبگار ہیں۔ نیز اس چیز کی بہتری کے بھی طلبگار ہیں جس کی وہ مامور ہے پھر ہم اس میں موجود شر اور جس شر کے لیے وہ مامور ہے اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

اس باب میں عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، عثمان بن ابو عاصؓ، انسؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۳ـ حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام انا ابی عن قتاده عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ حَدَّثَنِیْ بِحَدِیْثٍ فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِیْنَ رَكِبُوْا سَفِیْنَةً فِی الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰی قَذَفَتْهُمْ فِیْ جَزِیْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَآبَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرُهَا فَقَالُوْا مَااَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا فَاَخْبِرِیْنَا قَالَتْ لَااُخْبِرُكُمْ وَلَا

۲۰۷۳ـ حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ منبر پر چڑھے اور ہنستے ہوئے فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک قصہ بیان کیا ہے جس سے میں بہت خوش ہوا چنانچہ میں نے چاہا کہ تمہیں بھی سنا دوں کہ اہل فلسطین میں سے چند لوگ ایک کشتی میں سوار ہوئے یہاں تک کہ وہ کشتی موجوں میں گھر گئی جس نے انہیں ایک جزیرے پر پہنچا دیا۔ وہاں انہوں نے ایک لمبے بالوں والی عورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ انہوں نے کہا: پھر ہمیں کچھ بتاؤ۔ اس نے کہا: نہ میں تمہیں کچھ بتاتی ہوں اور نہ ہی پوچھتی ہوں۔ ہاں تم لوگ بستی کے کنارے پر جاؤ وہاں کوئی تم سے

اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوَثَّقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِى عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلَاَى تَدْفِقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِى عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِىْ بَيْنَ الْاَرْدُنِ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِى عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِى كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ فَنَزٰى نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ وَ اِنَّهٗ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ وَطَيْبَةُ الْمَدِيْنَةُ

کچھ پوچھے گا بھی اور بتائے گا بھی۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں گئے تو دیکھا کہ ایک شخص زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا: مجھے چشمہ زغر کے متعلق بتاؤ؟ ہم نے کہا وہ بھرا ہوا ہے اور اس سے پانی چھلک رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا، مجھے بحیرہ (طبریہ) کے متعلق بتاؤ؟ ہم نے کہا اس سے بھی پانی چھلک رہا ہے۔ پھر اس نے اردن اور فلسطین کے درمیان موجود بیسان کی کھجوروں کے متعلق پوچھا۔ ہم نے کہا ہاں وہ پھل دیتی ہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا کوئی نبی مبعوث ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے پوچھا کہ لوگ ان کی دعوت کس طرح قبول کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: تیزی کے ساتھ اس مرتبہ اس نے اپنے جسم کو اس زور سے حرکت دی کہ ہم نے سمجھا شاید یہ ابھی کھل جائے۔ پھر ہم نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں۔ اور وہ تمام شہروں میں جائے گا سوائے طیبہ کے اور طیبہ مدینہ منورہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی قتادہ کی شعبی سے نقل کردہ حدیث کئی اور راوی بھی حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے بواسطہ شعبی اسے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۷۴۔حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن الحسن عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِىْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ مَالَا يُطِيْقُ

۲۰۷۴۔حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ عرض کیا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: وہ اس طرح کہ خود کو ایسی مصیبت میں ڈال دے کہ اس سے نمٹنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۷۵۔حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا محمد بن عبداللّٰه الانصاری نا حمید الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَصَرْتُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ

۲۰۷۵۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مظلوم اور ظالم بھائی کی مدد کرو۔ عرض کیا گیا: مظلوم کی مدد تو میں نے کی۔ لیکن اس کے ظالم ہونے کی صورت میں کس طرح اس کی مدد کروں؟ فرمایا: اسے ظلم کرنے سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔

اس باب میں عائشہؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۶۔حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی موسیٰ عن وهب بن مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتٰى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتَنَ

۲۰۷۶۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی وہ سخت خو اور بدخلق ہوگیا۔ (کیونکہ اسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق کم ہوتا ہے۔اور جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہوگیا نیز جو حاکموں کے دروازے پر گیا وہ فتنوں میں مبتلا ہوگیا۔

اس باب میں ابو ہریرۃؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف ثوری کی سند سے جانتے ہیں۔

۲۰۷۷۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداوٗد انبانا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

۲۰۷۷۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ مدد کیے جانے والے ہو،اور تم لوگوں کو مال و دولت عطا کیا جائے گا۔نیز تمہارے ذریعے بڑے بڑے قلعے اور بہت سے شہر فتح کیے جائیں گے۔لہٰذا جس کو یہ انعامات عطا کیے جائیں اسے چاہیے کہ وہ اللہ رب العزت سے ڈرے اور بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔پھر جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اپنے لیے جہنم میں ٹھکانہ بنالے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۸۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداوٗد نا شعبة عن الاعمش وعاصم بن بهدلة وحماد سمعوا ابا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَر لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْئَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذَنْ لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ

۲۰۷۸۔حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ فتنے کے متعلق آنحضرت کے ارشاد کو کون بخوبی بیان کرسکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں۔پھر میں نے بیان کیا کہ کسی شخص کے لیے اس کے اہل وعیال، مال اور اس کا پڑوسی فتنہ ہیں (یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی میں نقص رہ جاتا ہے)اور ان فتنوں کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے۔حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا میں تو اس فتنے کی بات کررہا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح اٹھے گا۔میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین آپ کے اور اس عظیم فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔فرمایا: کیا وہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ عرض کیا: توڑا جائے گا۔فرمایا: تو پھر وہ قیامت تک دوبارہ بند نہیں ہوگا۔ابو وائل اپنی حدیث میں حماد کا یہ قول بھی نقل کرتے ہیں کہ میں نے مسروق سے کہا کہ حذیفہؓ سے پوچھیے کہ

الْبَابِ فَسَالَهُ فَقَالَ عُمَرُ

وہ دروازہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ حضرت عمرؓ کی ذات ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

توضیح: اس فتنے سے مراد مسلمانوں کے مابین اٹھنے والے فتنے، جنگیں اور لڑائی جھگڑا وغیرہ ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ جب تک حضرت عمرؓ کی ذاتِ اقدس مسلمانوں میں موجود رہے گی یہ فتنے سر نہیں اٹھائیں گے اور ان کی وفات کے بعد امن و امان ختم ہو جائے گا اور فتنے سر اٹھائیں گے پھر وہ کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۰۷۹۔ حدثنا هارون بن اسحق الهمدانی نا محمد بن عبدالوهاب عن مسعر عن ابی حصین عن الشعبی عَنِ الْعَدَوِیِّ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ، خَمْسَةٌ وَ اَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَیْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهُ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَآءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَیْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِکَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَیْسَ بِوَارِدٍ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ یَدْخُلْ عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُعِنْهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ وَلَمْ یُصَدِّقْهُمْ بِکَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَیَّ الْحَوْضَ

۲۰۷۹۔ حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے ہم کل نو آدمی تھے جن میں سے پانچ عربی اور چار عجمی یا اس کے برعکس۔ آپ نے فرمایا: سنو کیا تم لوگوں نے سنا کہ میرے بعد ایسے حاکم اور امراء آئیں گے کہ اگر کوئی شخص ان کے دربار میں جائے گا، ان کی جھوٹے ہونے کے باوجود تصدیق کرے گا۔ اور ان کی ظلم پر اعانت کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض پر آئے گا ہاں جو ان حکام کے پاس نہیں جائے گا۔ ان کی ظلم پر اعانت نہیں کرے گا اور ان کے جھوٹ بولنے کے باوجود ان کی تصدیق نہیں کرے گا وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں اور وہ شخص میرے حوض پر آسکے گا۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اسے مسعر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون یہ حدیث محمد بن عبدالوہاب سے وہ سفیان سے وہ ابوحصین سے وہ شعبی سے وہ عاصم عدوی سے وہ کعب بن عجرہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ہارون محمد سے وہ سفیان سے وہ زبید سے وہ ابراہیم سے (یہ ابراہیم نخعی نہیں) وہ کعب بن عجرہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مسعر ہی کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں حذیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۰۸۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداوٗد حدثنا اسمٰعیل بن موسی الفزاری ابن ابنة السدی الکوفی نا عمر بْنُ شَاکِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِیْهِمْ عَلٰی دِیْنِهٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمَرِ

۲۰۸۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ہاتھ میں انگارا پکڑنے والے کی طرح تکلیف میں مبتلا ہوگا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ عمر بن شاکر: بصری ہیں ان سے کئی اہل علم احادیث نقل کرتے ہیں۔

۲۰۸۱۔حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمن عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ قَالَ فَسَکَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّکُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ

۲۰۸۱۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں اچھوں اور بروں کے متعلق بتاؤں؟ وہ لوگ خاموش رہے تو آپ ﷺ نے یہی جملہ تین مرتبہ دہرایا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا۔ کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ ہمیں بتایئے کہ ہم میں کون اچھا اور کون برا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے نیک اور اچھا وہ شخص ہے۔ جس سے لوگ نیکی ہی کی امید رکھیں اور اس کے شر سے بے خوف ہوں جب کہ بدترین شخص وہ ہے جس سے نیکی کی کوئی امید نہ ہو بلکہ اس کے شر سے بھی لوگ محفوظ نہ ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۸۲۔حدثنا موسی بن عبدالرحمٰن الکندی نا زید بن حباب اخبرنی موسی بن عبیدة ثنی عبداللّٰه بن دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِی الْمُطَیْطَاءَ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰی خِیَارِهَا

۲۰۸۲۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میری امت کے لوگ اکڑ اکڑ کر چلیں گے اور بادشاہوں کی اولاد (یعنی مفتوحہ علاقوں کے بادشاہوں کی اولاد جو مسلمانوں کی غلام ہوگی) ان کی خدمت کرے گی یعنی فارس و روم کی اولاد تو ان کے نیک لوگوں پر ان کے بدترین لوگ مسلط کر دیئے جائیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے اسے ابو معاویہ بھی یحییٰ بن سعید انصاری سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے اسے محمد بن اسماعیل نے ابو معاویہ کے حوالے سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے انہوں نے عبداللہ بن دینار کے انہوں نے ابن عمرؓ کے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ جب کہ ابو معاویہ کی یحییٰ بن سعید سے بواسطہ عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمرؓ سے منقول حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی کی ہے۔ پھر مالک بن انس بھی یہی حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن دینار کو سند میں بیان نہیں کرتے۔

۲۰۸۳۔حدثنا محمد بن المثنی ثنا خالد بن الحارث نا حمید الطویل عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ عَصَمَنِیَ اللّٰهُ بِشَیْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ کِسْرٰی قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ یَعْنِی الْبَصْرَةَ ذَکَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ

۲۰۸۳۔حضرت ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی برکت سے ایک فتنے سے بچایا جو میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا تھا کہ جب کسریٰ ہلاک ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: اس کا خلیفہ کسے بنایا گیا؟ عرض کیا گیا: اس کی بیٹی کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جن پر کوئی عورت حکمرانی کرتی ہو ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہؓ بصرہ آئیں تو مجھے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد یاد آ گیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی معیت سے بچالیا۔(۱)

(۱) اس حدیث میں جنگ جمل کی طرف اشارہ ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے مابین ہوئی۔(مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۸۴۔حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا محمد بن ابی حمید عن زید بن اسلم عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخِیَارِ اُمَرَآءِ کُمْ وَشِرَارِهِمْ خِیَارُهُمْ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ یُحِبُّوْنَکُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَیَدْعُوْنَ لَکُمْ وَشِرَارُ اُمَرَآئِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ

۲۰۸۴۔حضرت عمر بن خطابؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تم لوگوں کے بہترین اور بدترین حکام کا نہ بتاؤں؟ بہترین حکام وہ ہیں جنہیں تم بھی چاہتے ہو اور وہ بھی تمہیں چاہتے ہیں نیز تم ان کے لیے دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ جب کہ بدترین حکام وہ ہیں جن سے تم لوگ بھی بغض رکھتے ہو اور وہ بھی تم سے بغض رکھتے ہیں پھر تم ان لوگوں پر اور وہ تم لوگوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن حمید کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

۲۰۸۵۔حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون نا هشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن مِحْصَنَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ کَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَّضِیَ وَتَابَعَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوْا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۸۵۔حضرت ام سلمہؓ، رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتی ہیں کہ فرمایا: میری امت میں عنقریب ایسے حاکم آئیں گے جنہیں تم (اچھے اعمال کی وجہ سے پسند بھی کرو گے اور بعض برے اعمال کی وجہ سے) ناپسند بھی کرو گے۔ چنانچہ جو ان کے منکرات کو ناپسند کرے گا وہ بری الذمہ ہے اور جو ان کے منکرات کو برا جانے گا وہ ان کا گناہ میں شریک ہونے سے بچ جائے گا۔ لیکن جو شخص ان سے رضا مندی ظاہر کرے گا اور ان کا ساتھ دے گا وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر کسی نے پوچھا: کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

۲۰۸۶۔حدثنا احمد بن سعید الاشقر نا یونس بن محمد و هاشم بن القاسم قالا نا صالح المری عن سعید الحریری عن ابی عُثْمَانَ النَّهْدِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ اُمَرَآئُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَآءُ کُمْ سَمَحَآءَ کُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ بَطْنِهَا وَ اِذَا کَانَتْ اُمَرَآئُکُمْ شِرَارَ کُمْ وَ اَغْنِیَآءُ کُمْ بُخَلَآئَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَآءِ کُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَهْرِهَا

۲۰۸۶۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کے حکام تمہارے بہترین لوگ ہوں۔ تمہارے اغنیاء تمہارے سخی ترین لوگ ہوں اور تم لوگ اپنے کام آپس میں مشورے سے کرتے ہو تو تم لوگوں کے لیے زمین کی پیٹھ اس کے پیٹ سے بہتر ہے۔ یعنی زندہ رہ کر چلنا پھرنا مر کر زمین میں دفن ہو جانے سے بہتر ہے۔ لیکن جب تمہارے حاکم بدترین لوگ ہوں، تمہارے اغنیاء بخیل ہوں اور تم لوگوں کے کام عورتوں کے سپرد کر دیئے گئے ہوں زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے یعنی موت زندگی سے بہتر ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کی روایتیں ایسی ہیں کہ انہیں کسی اور نے نقل نہیں کیا۔ نیز وہ نیک شخص ہیں۔

۲۰۸۷۔حدثنا ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی نا نعیم بن حماد عن سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَمَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ یَأْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَبِهٖ نَجَا

۲۰۸۷۔حضرت ابو ہریرہؓ، آنحضرت ﷺ نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: تم لوگ ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی اس چیز کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو ہلاک ہو گیا۔ لیکن بعد میں ایسا وقت آنے والا ہے کہ اگر اس میں کوئی دس فیصد بھی اپنے مامور بہ کو انجام دیتا رہا وہ نجات پا گیا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف نعیم بن حماد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابوذرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

۲۰۸۸۔حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهری عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَی الْمَشْرِقِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ اَوْقَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ

۲۰۸۸۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: فتنوں کی زمین اس طرف ہے اور مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جہاں سے شیطان کا سینگ یا فرمایا: سورج کا سینگ نکلتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۸۹۔حدثنا قتیبة نا رشدین بن سعد عن یونس عن ابن شهاب الزهری عن قبیصة بْنِ ذُوَیْبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَایَاتٌ سُوْدٌ فَلَا یَرُدُّهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُنْصَبَ بِاِیْلِیَآءَ

۲۰۸۹۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے انہیں کوئی نہیں روک سکے گا یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب ہوں گے۔(۱)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الرُّؤْیَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

خواب کے متعلق رسول کریم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۴۴۹۔اَنَّ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

باب ۱۴۴۹۔مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۲۰۹۰۔حدثنا نصر بن علی نا عبدالوهاب الثقفی نا ایوب عن محمد بن سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

۲۰۹۰۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب زمانہ قریب ہو جائے گا۔ (۲) تو مؤمن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ اور سچا

---

(۱) یہ جھنڈے امام مہدی کے زمانے میں نکلیں گے جو ان کے مددگار و معاون ہوں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۲) زمانے کی قربت کے متعلق علماء کے تین اقوال ہیں۔ (۱) جب قیامت قریب ہوگی۔ (۲) اس سے مراد [illegible] ختم ہونا ہے۔ (۳) اس سے [illegible] کا چھوٹا ہونا ہے یعنی قیامت کے قریب (بے برکتی کی وجہ سے) سال مہینوں کے برابر ہوں گے اور اسی طرح ماہ ہفتے کا اور ہفتہ دن کے برابر ہوگا وغیرہ (مترجم)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهٗ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ

خواب اس کا ہوتا ہے جو خود سچا ہو۔ نیز مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔(۱) پھر خوب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک تو اچھے خواب جو اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں دوسرے وہ جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلاء کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ اور تیسرے وہ خواب جو انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے وہی نیند میں متصور ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر تم میں سے کوئی خواب میں ایسی چیز دیکھے جسے وہ پسند نہ کرتا ہو تو کھڑا ہو کر تھوک دے اور لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔(۲) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں خواب میں زنجیر دیکھنا پسند کرتا ہوں کیونکہ (اس کی تعبیر دین پر ثابت قدم رہنا ہے جب کہ گلے میں ڈالے جانے والے طوق کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۹۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داوٗد عن شعبة عن قتادة سمع انسا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

۲۰۹۱۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابو رزین عقیلیؓ، انسؓ، ابو سعیدؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عوف بن مالکؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۵۰۔ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

باب ۱۴۵۰۔ نبوت ختم ہوگئی۔ اور مبشرات باقی ہیں۔

۲۰۹۲۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان بن مسلم نا عبدالواحد نا المختار بن فُلفل نا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ

۲۰۹۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی ہیں اور اب میرے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ لوگوں پر یہ بات شاق گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن مبشرات باقی رہیں گی۔ عرض کیا گیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان

---

(۱) مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ اس موضوع سے متعلق کئی احادیث کتب احادیث میں مذکور ہیں بعض میں ستر حصوں کا تذکرہ ہے بعض میں چالیس اور بعض میں انتالیس، وما الٰی ذلک۔ اس کے متعلق قاضی عیاض، طبری کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کے حساب سے ہوتا ہے۔ چنانچہ مؤمن صالح کا خواب چھیالیسواں حصہ ہے اور فاسق کا ستر واں حصہ۔ ایک اور قول یہ بھی ہے۔ کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خواب نبوت کی موافقت کی وجہ سے آتے ہیں۔ اس لیے کہ صرف یہی ایک ایسا جزء ہے جو نبوت کے اجزاء میں سے قیامت تک باقی ہے اور یہی زیادہ مختار ہے اگرچہ اس مسئلہ میں علماء کے کئی اقوال ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۱) اس کی تفصیل آئندہ احادیث میں آئے گی۔ انشاء اللہ (مترجم)

قَدِانْقَطَعتْ فَلاَ رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلاَ نَبِیَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنَّ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتِ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِیَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَآءِ النُّبُوَّةِ

کا خواب اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، حذیفہ بن اسیدؓ، ابن عباسؓ اورام کرزؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

۲۰۹۳۔حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُنْذُسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِیَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ

۲۰۹۳۔عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص نے ابودرداءؓ سے اس آیت کے متعلق پوچھا ''لهم البشرى فى الحيٰوة الدنيا'' (۱) تو انہوں نے فرمایا: کہ جب سے میں نے آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ہے تمہارے علاوہ صرف ایک شخص نے مجھ سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے۔ اور جب میں نے اس کے متعلق آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ پھر فرمایا: اس سے مراد نیک خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا فرمایا کہ اسے دکھایا جاتا ہے۔ (۲)

اس باب میں عبادہ بن صامتؓ سے حدیث منقول ہے اور مذکورہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۹۴۔حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ

۲۰۹۴۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچے ترین خواب وہ ہوتے ہیں جو سحری کے وقت دیکھے جائیں۔

توضیح: چونکہ یہ وقت صلحاء کی عبادت میں مشغولیت کا ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کا سونے والوں پر بھی اثر پڑتا ہے جو خوابوں کی صداقت پر منتج ہوتا ہے۔ پھر اس وقت میں برکات کا نزول بھی ہوتا ہے۔ لوگوں کی دعائیں بھی قبول کی جاتی ہیں اور اللہ رب العزت آسمان اول پر آجاتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۰۹۵۔حدثنا محمد بن بشارنا ابوداوٗد نا حرب بن شداد و عمران القطان عن يحيى بن ابى كثيرة عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَيٰوةِ

۲۰۹۵۔حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے ''لهم البشرىٰ فى الحيٰوة الدنيا'' ......الآیۃ کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ اچھے اور نیک خواب ہیں جو مؤمن دیکھتا ہے یا فرمایا کہ اسے دکھائے جاتے ہیں۔

(۱) سورۂ یونس آیت ۶۴۔

(۲) اس آیت کے متعلق مفسرین اور بھی اقوال نقل کرتے ہیں جو کہ کتب تفسیر میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ (مترجم)

الدُّنیا قَالَ هِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰی لَهٗ

حرب اپنی روایت میں عن یحییٰ کی جگہ حدثنا یحییٰ کالفظ بیان کرتے ہیں۔

باب ۱۴۵۱۔مَاجَآءَ فِی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِی

باب ۱۴۵۱۔آنحضرت ﷺ کا قول کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا۔

۲۰۹۶۔حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی اسحٰق عن اَبِی اسحٰق عن ابی الاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِی فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَایَتَمَثَّلُ بِی

۲۰۹۶۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے بلاشک وشبہ میری ہی زیارت کی اس لیے کہ شیطان میری صورت بنا کر نہیں آسکتا۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابوقتادہؓ، ابن عباسؓ، ابوبکرہؓ، ابوجحیفہؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ، انسؓ اور ابومالک اشجعیؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں ابومالک اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: اس حدیث کی تفسیر میں علماء کا اختلاف ہے ان چند اقوال میں سے یہاں صرف راجح اور صحیح قول نقل کرنے پر ہی اکتفاء کیا جائے گا۔ چنانچہ صحیح قول یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا خواب میں تشریف لانا اور ان کی زیارت ہونا حقیقی ہے۔ قاضی کہتے ہیں کہ بعض علماء کا قول ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اس فضیلت کے ساتھ مختص کیا ہے کہ آپ ﷺ کی زیارت صحیح اور سچی ہے۔ نیز شیطان کو آپ ﷺ کی صورت میں متصور ہونے سے روک دیا، تاکہ حق باطل کے ساتھ مختلط نہ ہو سکے اور وہ خواب میں بھی آنحضرت ﷺ پر جھوٹ نہ باندھ سکے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۱۴۵۲۔مَاجَآءَ اِذَا رَاٰی فِی الْمَنَامِ مَا یَکْرَهُ مَا یَصْنَعُ

باب ۱۴۵۲۔اگر خواب میں کوئی مکروہ چیز دیکھے تو کیا کرے۔

۲۰۹۷۔حدثنا قتیبة نا اللیث عن یحیی بن سعید عن ابی سلمة بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا یَضُرُّهٗ

۲۰۹۷۔حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں جب کہ برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو یعنی برا خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے۔ تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: اس باب میں متعدد روایات آئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور ''اعوذ باللّٰه من الشیطان الرجیم ومن شرها'' پڑھتا جائے۔ نیز آپ ﷺ نے تھوکنے کے لئے بائیں جانب کو اس لیے مخصوص کیا کہ یہ شیطان کے آنے اور نجاسات کی جگہ ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۴۵۳۔مَاجَآءَ فِیْ تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَا

۲۰۹۸۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داوٗد انبانا شعبة اخبرنی یعلیٰ بن عطاء قال سمعت وکیع بُنَ عُدُسٍ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَآئِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِھَا فَاِذَا تَحَدَّثَ بِھَا سَقَطَتْ قَالَ وَ اَحْسِبُہٗ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِھَا اِلَّا لَبِیْبًا اَوْ حَبِیْبًا

باب ۱۴۵۳۔خواب کی تعبیر کے متعلق

۲۰۹۸۔حضرت ابورزین عقیلیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔اور یہ کسی شخص کیلئے اس وقت تک پرندے کی مانند ہے جب تک وہ اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔اگر اس نے بیان کردیا تو گویا کہ وہ اڑ گیا۔راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: کہ اپنا خواب کسی عقلمند یا دوست کے سامنے ہی بیان کرو

۲۰۹۹۔حدثنا الحسین بن علی الخلال نا یزید بن ھارون نا شعبة عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن عُدُسٍ عَنْ عَمِّہٖ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَآئِرٍ مَالَمْ یُحَدِّثْ بِھَا وَ اِذَا حَدَّثَ بِھَا وَقَعَتْ

۲۰۹۹۔ابورزین عقیلیؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک ہے اور یہ کسی شخص کے لیے اس وقت تک پرندے کی مانند ہوتا ہے جب تک اسے وہ کسی سے بیان نہیں کرتا۔اگر بیان کردیتا ہے تو اس کی بیان کردہ تعبیر واقع ہوجاتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔حماد بن سلمہ، یعلی بن عطاء سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وکیع بن عُدُس سے روایت ہے جب کہ شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم، یعلی بن عطاء سے اور وہ وکیع بن عدس سے نقل کرتے ہیں۔

توضیح: مذکورہ بالا حدیث میں جس خواب کے کسی کے سامنے بیان کرنے کی ممانعت آئی ہے وہ ایسا خواب ہے کہ جس کے وقوع سے وہ آدمی ڈرتا ہو لیکن نیک اور اچھے خواب بھی کسی عقلمند، دوست اور خیر خواہ آدمی ہی سے بیان کرنے چاہئیں تا کہ وہ اس کی الٹی تعبیر نہ کرے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۳۰۰۰۔حدثنا احمد بن ابی عبیداللّٰہ السلیمی البصری نا یزید بن زریع نا سعید عن قتادة عن محمد بن سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا ثَلٰثٌ فَرُؤْیَا حَقٌّ وَرُؤْیَا یُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِھَا نَفْسَہٗ وَرُؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَکَانَ یَقُوْلُ یُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِیْ فَاِنِّیْ اَنَا ھُوَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ لَا تَقُصَّ الرُّؤْیَا

۳۰۰۰۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خواب تین قسم کے ہیں۔ایک سچا خواب، دوسرا وہ خواب کہ اس قسم کے انسان کے ذہن میں خیالات آتے ہیں اور تیسرا شیطان کی طرف سے غمگین کرنے والا خواب ہے۔چنانچہ جو برا خواب دیکھے وہ اٹھے اور نماز پڑھے۔نیز آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خواب میں زنجیر کا دیکھنا پسند ہے جب کہ طوق کو پسند نہیں کرتا۔اس لیے کہ زنجیر دین پر ثابت قدمی کی دلیل ہے۔آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ اگر کسی نے خواب میں مجھے دیکھا تو وہ میں ہی ہوں کیونکہ شیطان میری صورت میں متصور نہیں ہوسکتا۔پھر فرمایا: کہ خواب صرف کسی عالم یا ناصح کے سامنے ہی بیان کیا

اِلَّا عَلٰی عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ

کرو۔

اس باب میں انسؓ، ابوبکرہؓ ام علاءؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ، ابوموسیٰ، ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٤٥٤ـ مَاجَآءَ فِی الَّذِیْ یَکْذِبُ فِیْ حُلُمِهٖ

باب ۱۴۵۴۔ جو شخص اپنا خواب بیان کرنے میں جھوٹ سے کام لے۔

٣٠٠١ـ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن عبدالاعلی عن ابی عبدالرَّحمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَرَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَذَبَ فِیْ حُلُمِهٖ کُلِّفَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَقْدَ شَعِیْرَةٍ

۳۰۰۱۔ حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے یعنی درحقیقت اس نے خواب نہ دیکھا ہو لیکن لوگوں سے کہے کہ اس نے ایسا ایسا خواب دیکھا ہے تو قیامت کے دن اسے دو جو کے دانوں کو گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔

قتیبہ، ابوعوانہ سے وہ عبدالاعلیٰ سے وہ ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ ابوشریحؓ، اور واثلہ بن اسقعؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔

٣٠٠٢ـ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالوهاب نا ایوب عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ کَاذِبًا کُلِّفَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَعْقِدَ بَیْنَهُمَا

۳۰۰۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے قیامت کے دن دو جو کے دانوں میں گرہ لگانے کا مکلف کیا جائے گا۔ جو وہ کبھی نہیں کر سکے گا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ١٤٥٥ـ

باب ۱۴۵۵۔ بلاعنوان

٣٠٠٣ـ حدثنا قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری عن حمزة بن عبداللّٰه بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَانَائِمٌ اِذْ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ

۳۰۰۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا کہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا اور جو باقی بچا وہ عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) اس کی کیا تعبیر ہوئی؟ فرمایا: علم۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابوبکرہؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن سلامؓ، خزیمہؓ، طفیل بن سخبرہؓ، ابوامامہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ١٤٥٦ـ

باب ۱۴۵۶۔ بلاعنوان

٣٠٠٤ـ حدثنا الحسین بن محمد الحریری البلخی نا عبدالرزاق عن معمر عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ

۳۰۰۴۔ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیفؓ، بعض صحابہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ

بِنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ

میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں۔ ان میں سے بعض کی قمیصیں چھاتی تک اور بعض کی اس سے نیچے تک ہیں یعنی ناف یا گھٹنے تک ہیں پھر عمرؓ کو پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر لٹک رہی تھی وہ اسے کھینچ رہے تھے۔ لوگوں نے پوچھا: اس کی کیا تعبیر ہوئی؟ فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔

عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے وہ زہری سے وہ ابوامامہ سے وہ ابوسعید خدریؓ سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔

توضیح: اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی ابوبکرؓ پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ ان کی فضیلت پر اور بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں اس لیے یہاں اس سے سکوت اختیار کیا گیا۔ قمیص کی دین کے ساتھ مناسبت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ساتر عورت ہے جیسا کہ دین ساتر عیوب وذنوب ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۴۵۶۔ مَاجَآءَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدِّيْنِ وَالدَّلْوِ

باب ۱۴۵۶۔ ترازو اور ڈول کے متعلق

۳۰۰۵۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا الانصاری نا اشعث عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۰۰۵۔ حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں میں نے دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ترازو اتارا گیا پھر آپ ﷺ اور ابوبکرؓ کا وزن کیا گیا۔ آپ ﷺ زیادہ وزنی تھے پھر ابوبکرؓ وعمرؓ کا وزن کیا گیا تو ابوبکرؓ بھاری تھے پھر عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو عمرؓ بھاری تھے۔ پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ خواب سننے کے بعد ہم نے آپ ﷺ کے چہرے پر کراہت کے آثار دیکھے۔(۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰۶۔ حدثنا ابوموسی الانصاری نا یونس بن بکیر نا عثمان بن عبدالرحمٰن عن الزہری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ اِنَّهٗ كَانَ صَدَّقَكَ وَ اِنَّهٗ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۰۰۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے متعلق پوچھا گیا تو خدیجہؓ نے عرض کیا کہ انہوں نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی تھی پھر آپ ﷺ کے اعلان سے پہلے وہ انتقال کر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ خواب میں دکھائے گئے تو ان کے بدن پر سفید رنگ کے کپڑے تھے اگر وہ دوزخی ہوتے تو کسی اور رنگ کے کپڑے

(۱) شاید کراہت کی وجہ یہ ہو کہ آپ ﷺ نے سمجھا ہو کہ خلافت عثمانؓ ہی تک ہوگی۔ یہ سوچ بھی وقائع سے مطابقت رکھتی تھی کیونکہ حضرت عثمانؓ کے زمانے تک کی خلافت ہی باتفاق اصحاب، ہوئی جب کہ حضرت علیؓ کے زمانے میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ نیز یہ خواب اصحاب نبی ﷺ کے مراتب پر بھی دلالت کرتا ہے۔ کہ افضل ترین ابوبکرؓ پھر عمرؓ اور پھر عثمانؓ اور اہل سنت کا بھی یہی عقیدہ ہے۔(مترجم)

وَسَلَّمَ اُرِيتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ ہوتے۔

یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبدالرحمٰن محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

توضیح: ورقہ بن نوفل، ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے اعلانِ نبوت سے پہلے آپ ﷺ کا حال سن کر رسالت کی تصدیق کر دی تھی۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی میت کو سفید کپڑوں میں دیکھنا اس کی عاقبت اچھی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۳۰۰۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعاصم نا ابن جريج ثنی موسی بن عقبة ثنی سالم بن عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْهِ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ

۳۰۰۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت ﷺ کے ابوبکرؓ و عمرؓ کو خواب میں دیکھنے کے متعلق فرمایا: چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے بہت سے لوگوں کو ایک کنوئیں پر جمع ہوتے ہوئے دیکھا پھر ابوبکرؓ نے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا۔ اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کریں گے۔ پھر عمرؓ کھڑے ہوئے اور ڈول نکالا تو وہ بہت بڑا ہو گیا پھر میں نے کسی پہلوان کو ان کی طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر اپنی آرام گاہوں میں چلے گئے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

توضیح: اس حدیث میں خلافت کی طرف اشارہ ہے کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو سال ہے اور یہی ہوا چنانچہ ان کی خلافت دو سال تین ماہ تھی۔ ان کے کھینچنے میں ضعف سے مراد ان کے ایام خلافت میں اضطراب ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کریں گے۔ سے مراد یہ ہے کہ ان کے دور میں اٹھنے والے فتنے انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ ان کے بعد کسی پہلوان کو...... الخ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں دین کی تعظیم، اعلاء کلمۃ اللہ، کثرتِ فتوحات اور بہت سے خزانے وغیرہ فتح ہوں گے اور اس کے بعد لوگ اس طرح سیر ہو گئے کہ اپنے اونٹوں وغیرہ کو بھی پانی پلا دیا۔ اور انہیں آرام سے ان کی جگہوں پر بٹھا دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر خواب میں کسی کو پانی پلاتے دیکھا جائے تو اس کی تعبیر فیضانِ علوم ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۳۰۰۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعاصم نا ابن جريج اخبرنی موسی بن عقبة قال اخبرنی سالم بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَاَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ اِلَى الْجُحْفَةِ

۳۰۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، رسول اللہ ﷺ کا ایک خواب نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ سے نکلی اور مہیعہ یعنی جحفہ کے مقام پر جا کر ٹھہر گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ ایک وباء مدینہ میں آئے گی جو جحفہ منتقل ہو جائے گی۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

توضیح۔ ورقہ بن نوفل، ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے، جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے آپ ﷺ کا حال سن کر رسالت کی تصدیق کر دی تھی۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی میت کو سفید کپڑوں میں دیکھنا اس کی عاقبت اچھی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۳۰۰۹۔حدثنا الحسن بن علی الخلال نا عبدالرزاق نا معمر عن ایوب عَنْ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَالرُّؤْيَا ثَلٰثٌ اَلْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهٗ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِی الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اَلْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّيْنِ قَالَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۳۰۰۹۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں مؤمن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ اور سب سے سچا خواب اس کا ہوتا ہے جو خود سچا ہوتا ہے۔ نیز خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اچھا خواب جو اللہ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے۔ دوسرا وہ جس چیز کے متعلق انسان سوچتا رہتا ہے اور تیسرا شیطان کی طرف سے غم میں ڈالنے کے لیے۔ اور اگر کوئی برا خواب دیکھے تو وہ اسے کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے کہ اٹھے اور نماز پڑھے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں زنجیر دیکھنا پسند ہے اور طوق کا دیکھنا ناپسند کرتا ہوں اس لیے کہ زنجیر دیکھنے کی تعبیر دین پر ثابت قدم رہنا ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

عبدالوہاب ثقفی یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ جب کہ حماد بن زید اسے ایوب ہی سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

۳۰۱۰۔حدثنا ابراهيم ابن سعيد الجوهری البغدادی نا ابو اليمان عن شعيب وهو ابن ابی حمزة عن ابن ابی حسين عن نافع بن جبير عن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ فِیْ يَدَیَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِیْ شَانُهُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِیْ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا مُسَيْلَمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَآءَ

۳۰۱۰۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ مجھے انہوں نے فکر میں ڈال دیا۔ پھر مجھ پر وحی کی گئی۔ کہ ان دونوں کو پھونک ماروں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تو یہ دونوں اڑ گئے۔ پھر میں نے ان کی تعبیر کی کہ میرے بعد دو کذاب نکلیں گے ایک کا نام مسیلمہ ہوگا جو یمامہ سے نکلے گا اور دوسرا عنسی جو صنعاء سے نکلے گا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

توضیح: یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مرد کا اپنے جسم پر ممنوع چیزوں کا زیور دیکھنے کی تعبیر کسی کا جھوٹ باندھنا اور تہمت لگانا جب کہ اس تہمت وغیرہ سے بچتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۳۰۱۱۔حدثنا الحسين بن محمد نا عبدالرزاق نا عمر عن الزهری عن عبيدالله بن عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ

۳۰۱۱۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے

عبّاسٍ قَالَ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلاً مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلاَ ثُمَّ اَخَذَهٗ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلاَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وَصَلَ لَهٗ فَعَلاَ بِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ وَاللّٰهِ لَتَدَعُنِّیْ اَعْبُرُهَا فَقَالَ اَعْبُرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهٰذَا الْقُرْاٰنُ لِيْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِیْ اَنْتَ عَلَيْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ بَعْدَكَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْا بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بَعْدَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْا بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ فَيَعْلُوْا بِهٖ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثُنِّیْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرُنِیْ مَا الَّذِیْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ

یہ حدیث صحیح ہے۔

آج کی رات خواب میں ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ اور لوگ اس سے ہاتھوں میں لے کر پی رہے ہیں۔ ان میں زیادہ پینے والے بھی ہیں اور کم پینے والے بھی پھر میں نے آسمان سے زمین تک لٹکتی ہوئی ایک رسی دیکھی۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے پھر آپ ﷺ کے بعد ایک اور آدمی نے رسی پکڑی اور وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص بھی اسی طرح اوپر چڑھا۔ لیکن جب اس کے بعد والا شخص چڑھنے لگا تو وہ ٹوٹ گئی لیکن اسے دوبارہ جوڑ دیا گیا اور اس طرح وہ شخص بھی چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں آپ ﷺ کو قسم دیتا ہوں کہ اس کی تعبیر مجھے بیان کرنے دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کرو کہنے لگے۔ وہ بدلی اسلام کی بدلی ہے۔ اور اس میں سے گھی اور شہد کے ٹپکنے کی تعبیر قرآن کریم ہے جس کی نرمی اور مٹھاس گھی اور شہد سے مناسبت رکھتی ہے۔ زیادہ پینے والے اور تھوڑے پینے والے بھی قرآن کے زیادہ اور کم سیکھنے والے ہیں۔ اور وہ رسی حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے حق کو پکڑا اور چڑھ گئے یعنی اس پر ثابت قدم رہتے ہوئے مقبوض ہوں گے پھر آپ کے بعد آنے والا خلیفہ بھی اسی طرح حق کو مضبوطی سے تھامے رہے گا اور وہ بھی اعلیٰ علیین کی طرف چڑھ جائے گا۔ پھر دوسرا خلیفہ بھی اسی طرح ہوگا لیکن تیسرے شخص کے دورِ خلافت میں کچھ رخنہ آئے گا۔ لیکن وہ ختم ہو جائے گا۔ اور وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ یعنی اپنے ساتھیوں کی اتباع میں اعلیٰ علیین کی طرف چلا جائے گا۔ یا رسول اللہ (ﷺ) اب بتائیے کہ میں نے صحیح تعبیر کی یا غلط؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ صحیح ہے اور کچھ غلط بھی۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں آپ ﷺ کو قسم دیتا ہوں کہ میری غلطی کی اصلاح کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم مت دو۔

توضیح: اس خواب کی تعبیر بیان کرنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کیا غلطی ہوئی اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ انہوں نے تعبیر پوری نہیں کی وہ اس طرح کہ اس بدلی میں سے شہد اور گھی کا ٹپکنا قرآن و حدیث دونوں پر دلالت کرتا ہے جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا رسول اللہ ﷺ کو قسم دینا اس میں غلطی تھی۔ نیز بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ تعبیر خود بیان کرنا غلطی تھی اس لیے کہ آنحضرت ﷺ اسے بیان کرتے تو اس سے علم یقین حاصل ہوتا واللہ اعلم (مترجم)

۳۰۱۲۔حدثنا محمد بن بشار نا وهب بن يزيد عن ابيه عن ابى رجاء عن سمرة بن جندب قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا صلى بنا الصبح اقبل على الناس بوجهه وقال هل راى احد منكم رؤيا الليلة

۳۰۱۲۔حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے کہ کیا کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے۔(۱)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور عوف اور جریر بن حازم سے بھی بواسطہ ابورجاء منقول ہے وہ سمرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔بندار بھی وہب بن جریر سے یہی حدیث مختصراً نقل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گواہوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

توضیح: شہادت کے ابواب کے شروع میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق چند ضروری احکام اور بعض ہدایات بیان کی جائیں ضابطہ شہادت (گواہی) کے متعلق قرآنِ حکیم، سنتِ نبوی ﷺ اور قوانین فقہیہ میں مستقل تفصیل موجود ہے جسے یہاں اختصار کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

اسلام میں گواہ کا عادل ہونا اہم ترین چیز ہے کیونکہ شہادت ایک ایسا وسیلہ ہے جو عدالت کو انصاف و عدل تک پہنچنے میں فیصلہ کن مدد دیتا ہے چنانچہ ضروری ہے کہ گواہ مذہب، اخلاق اور قانون کے معیار پر صحیح اترتا ہو۔اس کی گواہی سچی اور انصاف پر مبنی ہو۔نیز اگر وہ واقعہ کو سورج کی طرف صاف طور پر دیکھ لے تو گواہی دے وگرنہ نہیں۔

قرآنِ حکیم کا حکم ہے کہ شہادت صرف اللہ ہی کے لیے دی جانی چاہئے۔چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”کونوا قوامین بالقسط شهداء لله“ یعنی انصاف پر قائم رہ کر صرف اللہ ہی کے لیے گواہی دو“ اس کے علاوہ قرآن کریم نے شہادت کی صداقت پر ایسا زور دیا ہے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی قانون میں نہیں ملتی۔چنانچہ حکم ربانی ہے کہ شہادت دو تو انصاف کے ساتھ دو خواہ یہ تمہاری ذات، والدین اور عزیز وا قارب کے خلاف ہی جائے۔نیز انصاف کے معاملے میں خواہشات نفسانی کی اتباع نہ کرو خواہ دوسرا فریق سرمایہ دار ہو یا غریب و محتاج، پھر یہ بھی ضروری ہے کہ گواہ تعداد میں قانون کے مطابق ہوں اور ہر گواہ عادل ہونے کے ساتھ ساتھ عقل و یادداشت کی صفات سے بھی متصف ہو۔

چنانچہ زنا کی تہمت ثابت کرنے کے لیے چار مرد گواہوں کی گواہی ضروری ہے۔اسی طرح قصاص، قتل اور عقوبات (فوجداری مقدمات) میں دو مرد گواہ اور عام شہری قوانین کے مقدمات میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی لازمی ہے۔

---

(۱) آپ ﷺ یہ سوال اس لیے کیا کرتے تھے تاکہ اگر کوئی خواب بیان کرے تو آپ اس کی تعبیر بیان کریں۔واللہ اعلم (مترجم)

یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا حق ہے ورنہ مدعی علیہ قسم کے ذریعے خود کو بری کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن اگر بعد میں قسم جھوٹی ثابت ہوگئی تو یہ کالعدم ہو جائے گی۔ نیز حلف (قسم) قاضی کے حکم سے دی جائے گی۔ گواہی کے متعلق جن چیزوں کی رعایت رکھنے کا حکم دیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

جھوٹی شہادت نہ دی جائے۔ کیونکہ یہ نا قابل قبول اور قابل سزا ہے۔ گناہ کبیرہ کے مرتکب اور فاسق کی گواہی نا قابل اعتبار ہے۔ سزا یافتہ دروغ گوئی میں مشہور، قانون کی خلاف ورزی کرنے والے مجرم، احکام اسلام کے مجرم، قاتل، خائن، تہمت یا کسی اور وجہ سے مجروح شدہ شخص کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ البتہ فاسق کی فاسق کے مقدمے میں یا ایسے فاسق کی گواہی جو ذاتی وقار کی وجہ سے سچی گواہی دے سکے بعض حالات میں قابل قبول ہوتی ہے لیکن باپ، بیٹے، میاں بیوی، غلام اور آقا کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی غیر معتبر ہے۔ پھر بنیادی طور پر یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ آدمی گواہی دینے کا اہل اسی وقت ہوگا جب کہ اس میں تین شرطیں پائی جاتی ہوں۔ (۱) کہ مسلمان ہو (۲) کہ وہ عاقل ہو (۳) کہ وہ بالغ ہو واللہ اعلم (مترجم)

۳۰۱۳۔حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن عبداللّٰه بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن عبداللّٰه بن عمرو بن عثمان عَنْ اَبِیْ عمرة الْاَنْصَارِیِّ عَنْ زَیْدِبْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّهَدَآءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَهَا

۳۰۱۳۔حضرت زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں! وہ ایسے گواہ ہیں جو سوال سے پہلے گواہی دیتے ہیں۔(۱)

احمد بن حسن، عبداللہ بن مسلمہ سے اور وہ مالک سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر راوی انہیں عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کہتے ہیں اور مالک کے یہ حدیث نقل کرنے میں اختلاف کرتے ہیں چنانچہ بعض ابی عمرہ سے اور بعض ابن ابی عمرہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری ہے۔ اور یہی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اس لیے کہ مالک کے علاوہ بھی کئی راوی عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری ہی کہتے ہیں۔ وہ زید بن خالد سے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ وہ بھی صحیح ہیں۔ نیز ابو عمرہ، زید بن خالد جہنی کے مولی ہیں ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے جس میں غلول کا ذکر ہے یہ ابی عمرہ سے منقول ہے۔

۳۰۱۴۔حدثنا بشر بن اٰدم بن بنت ازهر السمان نا زید الحباب ثنی ابی بن عباس بن سهل بن سعد قال ثنی ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اَبِیْ عُمْرَةَ ثَنِیْ زَیْدُبْنِ خَالِدِ نِالْجُهَنِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ

۳۰۱۴۔حضرت زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین گواہ وہ ہیں جو گواہی طلب کرنے سے پہلے گواہی دیتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۱) اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے متعلق صاحب حق کو بھی علم نہ ہو کہ یہ اس کے حق کے اثبات کا گواہ ہے۔ چنانچہ وہ اسے طلب نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا اسے طلب کیے بغیر اس کا گواہی دینا موجب ثواب ہے۔ اس طرح اس حدیث اور ایک اور حدیث جو پیچھے گزر چکی ہے کہ "ان سے گواہی طلب کیے بغیر گواہی دینے کے لیے آجائیں گے"۔ میں تعارض نہیں رہتا۔ نیز بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ حدیث جھوٹے گواہوں پر محمول ہے جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ حدیث باب سے مراد امانت اور ودیعت کی گواہی ہے کیونکہ اسے کوئی نہیں جانتا پھر بعض حضرات کہتے ہیں کہ حدیث باب خاص اور دوسری حدیث عام ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الشُّهَدَآءِ مَنْ اَدّٰى شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا

۳۰۱۵۔حدثنا قتيبة نا مروان بن معاوية الفزاری عن يزيد بن زياد الدمشقی عن الزهری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَآئِنٍ وَّلَا خَآئِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا مَجْلُوْدَةٍ وَّلَا ذِیْ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِیْ وَلَآءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِیُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ

۳۰۱۵۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خائن مرد وعورت کی گواہی، یا کسی ایسے مرد وعورت کی گواہی جن پر حد جاری ہو چکی ہو، یا کسی دشمن کی گواہی یا ایسے شخص کی گواہی جو ایک مرتبہ جھوٹا ثابت ہو چکا ہے یا کسی کے ملازم کی اس کے حق میں گواہی اور ولاء یا قرابت میں تہمت زدہ کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔(۱) یعنی ان تمام مذکورہ اشخاص کی گواہی قابلِ قبول نہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ پھر یہ حدیث ان کے علاوہ کوئی راوی بھی زہری سے نقل نہیں کرتے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی حدیث منقول ہے ہمیں اس حدیث سے مراد کا علم نہیں اور پھر میرے نزدیک اس کی سند بھی صحیح نہیں۔ علماء کا عمل اس طرح ہے کہ قریب کی قریب کے لیے شہادت جائز ہے۔ ہاں باپ کی بیٹے کے لیے شہادت میں اختلاف ہے اسی طرح بیٹے کی باپ کے لیے۔ چنانچہ اکثر علماء ان دونوں کی ایک دوسرے کے لیے شہادت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ لیکن بعض اہل علم اس کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ وہ دونوں عدل ہوں۔ پھر بھائی کی بھائی کے لیے شہادت اور قرابت داروں کی آپس میں شہادت کے متعلق علماء میں کوئی اختلاف نہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ کسی دشمن کی کسی پر شہادت کسی صورت بھی جائز نہیں اگرچہ گواہ عدل ہی کیوں نہ ہو۔ ان کی دلیل عبدالرحمٰن سے منقول حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا: صاحب عداوت کی گواہی جائز نہیں۔ حدیث باب سے بھی یہی مراد ہے کہ دشمن کی گواہی ناقابل قبول ہے۔

۳۰۱۶۔حدثنا حميد بن مسعدة نا بشر بن المفضل عن الجريری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَآئِرِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ

۳۰۱۶۔حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا گیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا اور جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہنا راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بار بار ''شہادۃ زور'' کو دہرانے لگے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کاش آپ ﷺ چپ ہو جائیں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۰۱۷۔حدثنا احمد بن منيع نا مروان بن معاوية

۳۰۱۷۔حضرت ایمن بن خریم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ

(۱) یعنی جس کا قریبی نہیں تھا لیکن اس سے قرابت ظاہر کی یا کوئی غلام اس کا آزاد کیا ہوا نہیں تھا۔ اسے اپنا آزاد کردہ کہے اور اس جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ (مترجم)

عن سفیان بن زیاد الاسدی عن فاتك بُنِ فَضَالَةَ عَنُ اَیمَنَ بُنِ خُرَیُمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِیبًا فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ عُدِلَتُ شَهَادَةُ الزُّوُرِ اِشُرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ فَاجُتَنِبُوا الرِّجُسَ مِنَ الْاَوُثَانِ وَاجُتَنِبُوا قَوُلَ الزُّوُرِ

خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو: جھوٹی گواہی، اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر کردی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "فاجتنبوا....." الآیۃ یعنی بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے پرہیز اور اجتناب کرو۔ (یعنی اس کے قریب بھی مت جاؤ)۔

اس حدیث کو ہم صرف سفیان بن زیاد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور ان سے نقل کرنے میں اختلاف ہے۔ پھر ایمن بن خریم کا مجھے علم نہیں کہ ان کا آنحضرت ﷺ سے سماع ثابت ہے یا نہیں۔

۳۰۱۸۔حدثنا واصل بن عبدالاعلی نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن علی بن مدرك عن هلال بُنِ یَسَافٍ عَنُ عِمُرَانَ بُنِ حُصَیُنٍ قَالَ سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ یَقُوُلُ خَیُرُ النَّاسِ قَرُنِی ثُمَّ الَّذِیُنَ یَلُوُنَهُمُ ثُمَّ الَّذِیُنَ یَلُوُنَهُمُ ثُمَّ الَّذِیُنَ یَلُوُنَهُمُ ثَلاَ ثًا ثُمَّ یَجِیءُ قَوُمٌ مِنُ بَعُدِهِمُ یَتَسَمَّنُوُنَ وَیُحِبُّوُنَ السِّمَنَ یُعُطُوُنَ الشَّهَادَةَ قَبُلَ اَنُ یُسَاَلُوُهَا

۳۰۱۸۔حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میرے زمانے کے لوگ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے بعد کے زمانے والے پھر ان کے بعد والے اور پھر ان کے بعد والے۔ یعنی تین زمانوں کے متعلق فرمایا: پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بزرگی کو پسند کریں گے اور اسی کو دوست رکھیں گے۔ (یعنی بڑے کہلوانا پسند کریں گے) اور طلب کیے بغیر گواہی دینے کے لیے موجود ہوں گے۔

یہ حدیث اعمش کی علی بن مدرک کی روایت سے غریب ہے۔ اعمش اس سند سے روایت کرتے ہیں کہ اعمش، ہلال بن یساف سے اور وہ عمران بن حصینؓ سے نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوعمار اسے وکیع سے وہ اعمش سے وہ ہلال بن یساف سے وہ عمران بن حصینؓ سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث سے وہ گواہ مراد ہیں جو بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دینے کیلئے تیار ہوں گے۔ محدثین کہتے ہیں اس کا بیان عمر بن خطابؓ کی حدیث میں ہے۔ کہ سب زمانوں میں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں..... پھر جھوٹ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ لوگ گواہی طلب کیے بغیر گواہی دیں گے۔ قسم کھلانے سے پہلے قسم کھائیں گے۔ جبکہ حدیث باب میں وہ گواہ مراد ہیں جو صاحب حق کے طلب کرنے پر فوراً گواہی دینے کیلئے تیار ہوں۔ یہ نہیں کہ بغیر بلائے شہادت دینے کے لیے آجائیں۔ یہ تطبیق بعض اہل علم بیان کرتے ہیں۔(۱)

الحمدللہ جامع ترمذی شریف کی اوّل جلد مکمل ہوئی

(۱) اس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے یعنی حدیث ۲۱۱۶ میں (مترجم)